هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ اول رسالہ خیر و برکت کا متعلقہ بہ
حالات مولد شریف سید الابرار مسمی بہ

خیر الاذکار

ذکر سید الاخیار

مولفہ شیدای احمد مجتبی شیفتہ محمد مصطفی مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علیخان لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ [illegible]

فہرست خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

امابعد بندہ عاصی امی رحمۃ اللہ القوی غلام محمد ہادی علی حنفی چشتی قادری غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ لکہتا ہے کہ اس زمانہ مین بعض احباب نے فرمائش کی کہ جو حالات اور فضائل جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تم محافل میلاد شریف مین بیان کرتے ہو لکہدو اس عاصی نے باوجود اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے متوکلاً علی اللہ اس امر خیر کو زاد آخرت جان کر اوسکے انصرام پر ہمت باندہی اور بارہ رسالہ میلاد شریف کے لکہے اس انتظام سے کہ ہر رسالہ کو ہر گاہ آیہ قرآنی سے شروع کیا اور فضائل جناب سرور عالم جو اوس آیہ شریفہ سے متعلق ہین وسکے تحت مین بیان کئے اور انہین فضائل کے ضمن مین قصہ میلاد شریف بہی لکہا اور بعد ذکر ولادت شریف کے کچہہ حالات نبی کریم بہی لکہدیے اور اس بات کا لحاظ حتی الامکان رکہا ہے کہ مضمون اور روایات ان رسائل مین مکرر نہون بجز ذکر ولادت باسعادت کے لیکن ذکر ولادت مین بہی حتی الوسع ہر ایک رسالہ مین رنگ بدلدیا ہے اور اسکا بہی خیال رکہا ہے کہ وہی روایات اور مضامین ان رسائل مین لکہی ہین کہ جو اپنے مقتدایان دین سے سنی ہین اور کتب معتبرہ اہل سنت مین دیکہی ہین اور مضامین اور حالات کو اس ترتیب سے ان رسائل مین لکہا ہے کہ اگر کل رسائل سے حالات ولادت شریف جمع کر لیے جاوین تو خلقت نور محمدی سے تا بولادت مفصل حال معلوم ہو جاوے اور بعد ذکر ولادت شریف کے جو حالات لکہی گئی ہین اگر وہ کل ایک جا جمع ہون تو وقت ولادت شریف سے تا بفتح مکہ وحنین جملہ حالات حضور کے رضاعت اور بعثت اور تبلیغ احکام

اور معراج اور ہجرت اور غزوات کی معلوم ہوجاوین اور باوجود اس ربط کے ہر ایک رسالہ
ایک مستقل رسالہ ہے ایک رسالہ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ ایک دوسرے سے متعلق ہے اور
چونکہ علمائے دین نے جو سابق مین گذر گئے ہین رسائل میلاد شریف مین ذکر وفات شریف
کو داخل نہین کیا ہے اور نہ اپنے وقت مین عاصی نے اپنے مقتدایان دین کو بیان کرتے سنا ہے
اسوجہ سے کہ ذکر وفات شریف ملال دیتا ہے اور یہ محفل ہوتی ہے سرور ولادت کی لہذا اس عاصی نے
بھی ذکر وفات شریف کو کسی رسالہ مین تصریح سے نہین لکھا ہے لیکن چونکہ یہ رسائل در حقیقت ایک
کتاب ہے سیر مصطفویہ مین لہذا واسطے تکمیل حالات حضرت سرور عالم کے ذکر وفات شریف کو ایک مستقل رسالہ
مین علاوہ دوازدہ رسائل کے لکھا ہے اور نام اس مجموعہ کا مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات رکھا ہے
اور شروع کیا لکھنا ان رسائل میلاد شریف کا اوسط ایام تشریق ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۱ ہجریہ مین
کہ اہل سیر نے حمل مادر مین تشریف لانا حضور کا ان ایام مین روایت کیا ہے اور ختم کیا اونکو شب ولادت
باسعادت یعنی دوازدہم ماہ مبارک ربیع الاول ۱۲۹۲ ہجریہ مین یعنی نو ماہ کامل مین تاکہ اس مناسبت سے
اللہ تعالی تصدق اپنے حبیب کریم کے اس ہدیہ کو قبول فرماوے اور احقر کیواسطے زاد آخرت کرے اور حضور
جناب رسالت مین اسکو مرتبہ مقبولیت دے اور اس عاجز کے عاجزی پر نظر فرماکر جو خطا وقوع مین آئی ہے
معاف فرماوے اور میرے اور اہل مطبع کیواسطے اسکو ذریعہ مغفرت اور وسیلہ نجات کرے آمین یارب العالمین امید ہے
اہل علم سے کہ اگر کوئی خطا دیکھین معاف کرین اور جو اہل اسلام اسکو پڑہکر خوش ہون اس عاصی کو دعا سے
یاد کرین کہ دعا مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق مین مقبول ہوتی ہے اللھم یارب بجاہ نبیک المصطفے
ورسولک المرتضی وامینک علی وحی السماء طھر قلوبنا من کل وصف یباعدنا عن مشاھدتک
ومحبتک وامتنا علی السنۃ والجماعۃ والشوق الی لقائک یاذا الجلال والاکرام والصلوۃ والسلام
علی سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد سید الانام وعلی آلہ واصحابہ الکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ یا رب العالمین و اصلی و اسلم علی رسولک و حبیبک محمد سید المرسلین و آلہ الطاہرین

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم — بلغ سلامی روضة فیہا النبی المحترم

من وجہہ شمس الضحی من وجہہ بدر الدجی — من نورہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم

جہان مین شور ہے یا رب یہہ کسکی آمد آمد کا — کہ ہے پرتو فگن عالم مین جلوہ حسن سرمد کا

زمین کو آج دعوی فخر کا ہے عرش اعظم پہ — گھٹا ہے اوسکے آگے مرتبہ لوح زبرجد کا

بنائے کفر و بدعت منہدم ہوتی ہی عالم سے — برا اندوہ و غم سے حال ہے شیطان مرتد کا

کھلے ہین باب رحمت بند ہین دوزخ کی دروازی — چھپا ہی دامن رحمت سے پردہ فعل ہر بد کا

کھلا یارو یہہ باعث ہے جو بدلا رنگ عالم نے — کہ موسم آگیا ہے ذکر میلاد محمد کا

زبان پر عاشقون کی نام اوس محبوب حق کا ہی — کہ خلاق جہان عاشق ہے جسکی حسن بیحد کا

سیاہی معصیت کی قلب مین خود نور ہوجاوی — اگر پرتو کہین پڑجاوے اوس نور مجرد کا

عدیم المثل خالق نے کیا ہے اسقدر اوسکو | نہ سایہ تک ہوا ظاہر اوس محبوب کی قد کا
محمد جو صفت حق کی ہے قرآن اسپہ شاہد ہے | وہی رکہا خدا نے نام اوس نورِ مجرد کا
بڑہا کر میم محبوبی احد مین حقتعالے نے | بنایا نام ثانی اسطرح اوس نورِ سرمد کا
کہ تا خود نام سے ظاہر ہو وہ محبوب مطلق ہے | کہلے اہلِ نظر پر مرتبہ قربِ محمد کا
بیانِ وصفِ احمد کارِ حق کا ہے نہ بندی کا | یہ حیلہ نعت کا بہی اک طریقہ ہے خوشامد کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی اللہ اور فرشتے اللہ کے صلوۃ بہیجتے ہین اوپر نبی کے ای ایمان والو تم بہی صلوۃ بہیجو اوسی نبی پر اور سلام بہیجو جو حق سلام بہیجنے کا ہے اللہ تعالے نے اس آیہ کریمہ مین کمال عظمت جناب رسالت ثابت کیا اور اپنا فضل بتصدق رسول کریم امت مرحومہ محمدیہ پر ظاہر فرمایا اسواسطے کہ اول ثابت کیا کہ ہم خود صلوۃ بہیجتے ہین نبی پر اور ملائکہ بہی ہمارے اتباع مین مشغول ہین اسکام مین اور بعد ثابت کرنے عظمت اور فضل درود شریف کے مسلمانون کو حکم دیا کہ تم بہی درود بہیجو اوسی نبی پر یعنی متصف ہو جاؤ ہمارے صفت کے ساتھہ یہ کمال فضل ہے اللہ تعالے کا مسلمانون پر کہ اپنی سنت خاص کا اونکو متبع کیا اور درحقیقت اس حکم سے پہیلا دیا اللہ تعالی نے دعا اور ثنائے آنحضرت کو عالم سفلی مین واسطے اظہار عظمت آنحضرت کے جیسا کہ پہیلایا تہا ذکر آنحضرت کا عالم علوی مین تاکہ دونون عالم مین حضرت کی عظمت اور بڑائی کا چرچا رہے ورنہ جب شان آنحضرت یہ ہے کہ اللہ تعالے خود اونپر صلوۃ بہیجتا ہے تو ظاہر ہے کہ ہماری اور ملائکہ کے درود سے کیا نفع ہے اسواسطے کہ لفظ صلوۃ زبان عرب مین جب مضاف ہوتی ہے اللہ جلشانہ کیطرف تو معنی اوسکے رحمت بہیجنے کے ہوتے ہین اور جب مصارف ہوتی ہے

خلق کی طرف تو یعنی اوسکی طلب رحمت کی ہوتے ہین پس اس صورت مین ہمارا اور ملائکہ کا صلوۃ
بھیجنا آنحضرت پر کیا ہے اللہ تعالے سے آپکے واسطے رحمت مانگنا اور وہ یہ فعل ہے جسکو اللہ تعالے نے
بتاکید ثابت فرمایا ہے کہ ہم خود کرتے ہین اور بصیغہ مضارع فرمایا ہے کہ اوس سے استمرار ثابت
ہوتا ہے یعنی اللہ تعالے آنحضرت پر رحمت بھیجتا ہے اور ہمیشہ بھیجے گا جب وہ خود بھیجتا ہے
اور بھیجے گا تو ہماری عرض کرنیکی کچھ ضرورت نہین ہے اب مامور فرمانا اللہ تعالی کا ہم کو
وہ وجہ سے ہے ایک یہ کہ عالم سفلی مین بھی ذکر جاری ہو واسطے اظہار عظمت آنحضرت کی جیسے
ہماری عبادت جاری ہے واسطے اظہار معبودیت کے تاکہ ظاہر ہو کہ جیسے ہم خالق اور معبود
ہین تمام خلق کے ایسے ہی رسول کریم سردار ہین اور رحمت ہین سبکو واسطے ورنہ خدا کو ضرورت
ہماری عبادت کی ہے کہ وہ خود غنی ہے اور نہ رسول کریم کو ضرورت ہمارے درود پڑہنے کی
او تعظیم کرنیکی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے خود آپکی طرف متوجہ ہے دوسری وجہ یہ ہے
کہ امت مرحومہ محمدیہ کو اللہ تعالے نے بتصدق رسول کریم کے کہ خیر الرسل ہین خیر امتہ
فرمایا ہے پس واسطے اظہار خیریت کے ہمکو درود شریف کا حکم فرمایا تاکہ ہم سنت الٰہی کے
متبع ہو جاوین او فضل لیجاوین کل انبیا علیہم السلام کی امتون پر کیونکہ وہ سب اپنے نبیون کے
متبع ہین اور متبع اللہ تعالے کا بلاشبہ متبع انبیا پر فضل رکھتا ہے جب اللہ تعالے نے انکے
کرم اور فضل سے یہ نعمت مسلمانون کو مرحمت کی تو اب لازم ہوا کہ احکام اور مسائل درود شریف
اور فضائل درود شریف بھی مختصرا بیان ہون جاننا چاہیے کہ اس آیہ کریمہ مین مومنین کو
حکم ہے درود پڑہنے کا حکم مفید فرضیت کو ہوتا ہے لہذا ہر ایک مسلمان پر تمام عمر مین
ایک مرتبہ درود کا پڑہنا فرض ہے اور جسوقت یہ آیہ کریمہ پڑہی جاوے تو پڑہنے والے اور
سننے والے پر واجب ہوتا ہے کہ درود پڑہے آنحضرت صلی اللہ وسلم پر اور یہ ایسا واجب

قوی ہے کہ صاحب مختار نے مسائل خطبہ جمعہ کے جہان بیان کیے ہین وہان فرمایا ہے
لہ وقت خطبہ کے سکوت واجب ہے کلام نکرنا چاہیے مگر جب خطیب آیہ درود پڑہے تو سامعین کو
لازم ہے کہ اپنے دلمین درود شریف پڑہین پس جب ایسے مقام پر کہ جہان سکوت واجب ہے
اس آیہ کریمہ کی سماعت سے دلمین درود پڑہنا لازم ہوتا ہے تو جو مقام کہ محل سکوت نہین ہین
وہان بلاشبہ زبانسے پڑہنا لازم ٹھہرا اور جسوقت کہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیا جاوے
یا ذکر آنحضرت کا ہو اسوقت نام کے لینے والون پر اور ذکر کے کرنیوالون پر اور جمیع سامعین پر
واجب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہین اور اگر ذکر طویل ہو یا نام شریف مکرر لیا جاوے
تو اسمین دو قول ہین بعضون کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے اور بعض کے نزدیک ایکمرتبہ
واجب ہے اور بعد اوسکے پڑہتے رہنا مستحب ہے اور مختار اکثر اہل علم کا قول ثانی ہے واسطے
امت کے آسانی کی اور دلیل وجوب کی وہ احادیث ہین جو مروی ہین کتب حدیث مین بعض
اونمین سے یہ ہین فرمایا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے سامنے
میرا ذکر ہوا اور مجھپر اوس نے درود نہ پڑہا اور پھر گیا داخل ہوا نار مین اخراج کیا ابن حبان نے
حدیث ابوہریرہ سے اور فرمایا ہے نبی کریم نے ناک گھسی جاویگی اوسکی کہ جسکے سامنے میرا
ذکر ہوا اور مجھپر درود نہ پڑہا روایت کیا اسکو ترمذی نے ابوہریرہ سے اور صحیح کیا اسکو حاکم نے
اور فرمایا نبی کریم نے شقی ہے وہ بندہ کہ ذکر کیا گیا مین اوسکے سامنے پس نہ پڑہا اوسنے درود
مجھپر اخراج کیا اسکا طبرانی نے حدیث جابر سے اور نقل کیا شیخ محقق دہلوی نے کتاب
مدارج مین کہ سیدنا علی مرتضیٰ سے کہا کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت
بخیل ہے وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکے سامنے اور درود نہ بھیجے مجھ پر اور روایت کیا
امام جعفر صادق نے اپنے باپ امام محمد باقر سے سلام اللہ علیہما کہ فرمایا نبی کریم نے

جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اوس نے درود نہ پڑہا مجھہ پر بہ تحقیق گم کیا راہ جنت کو
اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا ابو القاسم سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے فراموش کیا درود کو بہلایا طریق جنت کو اور قتادہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول کریم نے
جسوقت ذکر کیا جاؤنمین کسی شخص کے سامنے اور وہ درود نہ پڑہے مجھہ پر بہ تحقیق اوس نے ظلم کیا
اور ایک حدیث مین ہے خوار ہو وہ مرد کہ ذکر کیا جاؤنمین اوسکے سامنے اور درود نہ بہیجے مجھہ پر
اور خوار ہو وہ شخص کہ آوے اوسپر رمضان اور مرجاوے قبل اسکے کہ بخشا جاوے اور خوار ہو
وہ شخص کہ مان باپ کو یا ایک کو اون دونون ضعیفونسی پاوے اور نہ بلاوین اوسکو بہشت مین
یعنی حضرت کا ذکر سنکر درود نہ پڑہنا اور رمضان مین عبادات نکرنا اور والدین ضعیف کی خدمت
نکرنا سخت نافرمانی ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا آمین
اور دوبارہ پہر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا آمین پوچہا معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے سبب
حضرت کے آمین فرمانے کا ارشاد کیا آنحضرت نے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ یا محمد جس شخص کے
سامنے آپکا نام لیا جاوے اور درود نہ بہیجے آپ پر گرفتار ہو آتش جہنم مین اور دور کریگا اللہ تعالی
اوسکو اپنے سے آپ فرماوین آمین پس کہا مینے آمین اور ایسے ہی کہا جبرئیل نے اوس شخص کے
حقمین کہ پایا رمضان کو اور قبول نکی گئی اوس سے کوئی عبادت اور پایا باپ اور مان کو اور نیکی
نکی اون کے ساتھہ پس وعید ترک درود شریف پر وقت سماعت ذکر شریف سے سفید وجوب
تو ہے اور سوائے ذکر شریف کے درود شریف کا پڑہنا مستحب ہے اور عبادت ہی اور سبب ہے
اللہ تعالے کی قربت اور نزدیکی حاصل ہونے کا بڑا افضل درود شریف کا یہ ہی کہ اسکے
پڑہنے سے امتثال امر آلہی ہوتا ہے اور بندہ متصف ہوتا ہے بصفات الہی جل جلالہ اسواسطے
کہ اللہ تعالے خود بہی صلوۃ بہیجتا ہے نبی کریم پر اور فضائل درود شریف مین فرمایا ہی

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ جس نے مجھ پر ایکبار درود پڑہا اللہ تعالے اوسپر دس مرتبہ
صلوۃ بھیجتا ہے اور ابو طلحہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول خدا تشریف لائے درحالیکہ
اثر سرور کا چہرۂ مبارک پر دیکھا جاتا تھا پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ آج اثر سرور اور ذوق کا
آپکے چہرۂ انور پر بہت تابان ہے اسکا کیا سبب ہے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیلؑ اور کہا
یا رسول اللہ آیا آپ راضی نہیں ہین اس بات سے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ نہیں بھیجتا ہی آپ پر
کوئی شخص درود مگر یہ کہ بھیجتا ہون مین اوسپر دس مرتبہ صلوۃ اور سلام اور ایک روایت مین
مطلق یون وارد ہے کہ جو آپ پر درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر صلوۃ بھیجتا ہے اختیار ہے
بندہ کو خواہ زیادہ پڑہے خواہ کم اور ایک روایت مین ہے کہ صلوۃ بھیجتا ہے اللہ تعالے جلشانہ
اور فرشتے اوسکے درود پڑہنے والے پر ستر بار پس کم کرے بندہ یا زیادہ اور ایک حدیث مین ہے
کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑہتا ہے اللہ تعالی
اوسپر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اور معاف کرتا ہے اوسکے دس گناہ اور بلند کرتا ہے اوسکے
دس درجے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ قیامت کے روز قریب تر ساتھ میرے تمام آدمیونسے وہ شخص ہی جو سب
مین زیادہ تر درود پڑہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درود شریف وہ نعمت عظمی ہے
کہ جسکی برکت سے قربت نبی کریم حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی احادیث سے ثابت
ہوتا ہے کہ جو آنحضرت پر صلوۃ اور سلام عرض کرتا ہے نبی کریم کمال رحمت سے اوسپر
خود سلام فرماتے ہین اور دعاے رسول مقبول رد نہین ہوتی ہے پس ضرور ہے کہ درود
شریف پڑہنے والا سلامت رہے دنیا مین ہر بلا سے اور آخرت مین عذاب خدا سے
اسواسطے کہ معنی سلام کے سلامتی دارین کی ہین اور مروی ہے نبی کریم سے کہ جس شخص نے

جمعہ کے دن مجھہ پر سو مرتبہ درود پڑہنا بخشے جاتے ہین اوسکو اسی برس کے گناہ اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درود پڑہنے والیکو پل صراط پر نور ملیگا جو اہل نور ہے وہ اہل نار نہوگا اور فرمایا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مجھسے جبرئیل نے کہ جو آپ پر درود پڑہتا ہے ستر ہزار فرشتے اوسپر صلوٰۃ بہیجتے ہین اور جسپر ملائکہ صلوٰۃ بہیجتے ہین وہ جنتی ہوتا ہے اور فرمایا ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ جو شخص میری تعظیم کیواسطے مجھہ پر درود پڑہتا ہے اوس درود سے اللہ تعالے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے ایک بازو اوسکا مشرق مین ہوتا ہے اور ایک بازو مغرب مین اور پیر اوسکے زمین کے ساتوین طبق پر ہوتے ہین اور گردن اوسکی تحت عرش مین ہوتی ہے اور حکم دیتا ہے اوسکو اللہ تعالے جل شانہ صلوٰۃ بہیج میرے بندے پر جیسی صلوٰۃ بہیجی وہ میرے نبی پر صلوٰۃ بہیجتا ہے وہ فرشتہ اوسپر قیامت تک اور مروی ہے نبی کریم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص مجھہ پر ایکمرتبہ درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر دس مرتبہ صلوٰۃ بہیجتا ہے اور جو مجھہ پر دس مرتبہ درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر سو مرتبہ صلوٰۃ بہیجتا ہے اور جو مجھہ پر سو مرتبہ درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر ہزار مرتبہ صلوٰۃ بہیجتا ہے اور جو مجھہ پر ہزار بار درود پڑہتا ہے حرام کردیتا ہے اللہ تعالے اوسکے جسم کو نار جہنم پر اور ثابت رکہتا ہے اللہ تعالی اوسکو قول ثابت پر دنیا مین اور آخرت مین وقت سوال کے اور داخل کرتا ہے اسکو جنت مین اور آتی ہے صلوٰۃ اوسکی مجھہ پر اور صراط پر اوسکو واسطے نور ہوگا پانسو برس کی راہ تک اور عطا کریگا اللہ تعالے اوسکو جنت مین ہر صلوٰۃ کے عوض مین ایک قصر کم کہ اس سے یا زیادہ اور مروی ہے سیدنا علی مرتضی سے رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول کریم نے صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس نے مجھہ پر جمعہ کے دن سو بار درود پڑہا قیامت کے روز اوسکے

ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر تقسیم کیا جاوے تمام خلق پر کفایت کرے اور فرمایا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو کسی حاجت مین تنگی واقع ہو مجھہ پر درود کی کثرت کرے البتہ
درود دفع کرتا ہے اوسکے ہموم اور غموم کو اور کرتا ہو نکو اور زیادہ کرتا ہے رزق کو اور برلاتا ہے
حاجتون کو اور بعض صحابہ سے مروی ہے کہ جس محفل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
پڑہا جاتا ہے اوس محفل سے ایک خوشبو پاکیزہ بلند ہوتی ہے یہان تک کہ پہنچتی ہے عنان
فلک تک پس فرشتے کہتے ہین کہ یہ وہ مجلس ہے کہ جسمین آنحضرت پر درود پڑہا جاتا ہے اور
بعض اخبار مین مروی ہے کہ جسوقت کوئی مومن یا مومنہ شروع کرتا ہے درود پڑہنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہلجاتے ہین دروازے آسمان کے اور پردے عرش عظیم تک
اور نہین باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمانو نمین مگر یہ کہ درود پڑہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور دعا سے مغفرت کرتا ہے اوس درود پڑہنے والیکے واسطے پوچہا گیا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا دیکہتے ہین آپ صلواۃ کو درود پڑہنے والیکی جو غائب ہے آپسے یا آوینگا
بعد آپ کو کیا حال ہے ان دونونکا آپ کے نزدیک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنتا ہو نمین صلوۃ اہل محبت کو اور اونکو پہچانتا ہون اور عرض کیا جاتا ہے مجھہ پر درود سوا
اونکے دوسرونکا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درود شریف ایک ہی چیز ہے مگر جزا اوسکی
پڑہنے والیکی حیثیت خلوص اور محبت پر قائم ہوتی ہے پڑہنے والا جیسے خلوص سے اور
محبت سے پڑہیگا ویسی ہی جزا پاویگا اسی وجہ سے احادیث فضائل درود شریف مین
جو اجور مروی ہین متفاوت ہین اور بڑا اجر عظیم درود پڑہنے والیکے واسطے یہ ہے کہ اللہ
تعالی خود متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت کے جیسا کہ اول کی حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے
اور نبی کریم بہی براہ عاجز نوازی التفات فرماتے ہین جیسا کہ حدیث آخر سے ثابت ہے

اسواسطے کہ سُننا اور پہچاننا بغیر کامل التفات کے نہین ہوتا اور حضرت کا التفات فرمانا بہت
بڑی نعمت عظمیٰ ہے قصہ معراج مین مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب قریب
عرش عظیم کے پہنچے عرش نے تمنا کی کہ حضرت التفات میری طرف فرماوین نبی کریم نے زبان
حال سے جواب مین فرمایا کہ مجھکو اپنی طرف مشغول نکر مین فارغ ہون تجھسے اور میری صفائے
وقت کو مکدر نکر مجھپر اور دیکھا آنحضرت نے عرش کیطرف ایک سرسری نظر سے اور التفات
نفرمایا اوسکی طرف پس وہ رسول معظم کہ عرش جسکی التفات فرمانیکا باوجود عظمت و جلالت
متمنی ہوا اور آنحضرت نے التفات نفرمایا اوسکی طرف بھی توجہ اور التفات کرنا
بسبب کمال صفائی حضور کو باعث کدورت تھا کیا است پروری اور رحمت ہے کہ امتی
آپکا جو محبت سے درود پڑھتا ہے اور آپکو یاد کرتا ہے اوسکی طرف خود ملتفت ہوتے ہین
اور یہ دولت عظمیٰ کہ جسکی عرش کو تمنا تھی بے مانگی درود شریف کی برکت سے ہم لوگونکو
حاصل ہوتی ہے اور اگر محبت سے درود نہ پڑھا بلکہ بطریق رسم کے بے اتفاقی سے پڑھا
توبھی یہ دولت توضرور ہی ملے گی کہ عرض کیا جاویگا درود اوسکا حضور گنبد مستاین
بذریعہ ملائکہ کے یہ بھی بڑی خوش نصیبی ہے کہ گو ہم اپنی شامت اعمال کی وجہ سے
حضوری سے محروم ہین مگر ذکر تو ہمارا محفل حضور مین پہنچا اور جب نبی کریم نے ہماری
ہستی سے پیشتر ہماری طرف توجہ کی اور رحمت فرمائی تو جو شخص کہ ہم مین سے آنحضرت کو
یاد کریگا اور ذکر اوسکا حضور مین بذریعہ ملائکہ پیش ہوا کریگا بلاشک اوسکی طرف
حضرت کی توجہ خاص ہوگی اور حضرت کی توجہ باعث نجات ہے چنانچہ معتبر
لوگون نے روایت کیا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ معظمہ مین
ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر مقام پر بجائے ادعیہ ماثورہ کے درود شریف پڑھتا ہے

پوچھا اوسنے کہ اے شخص آیا تجھکو وہ دعائین یاد نہین ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سنے ان مقامات مین پڑھنا تعلیم کی ہین اوس شخص نے کہا کون ہے تو مجھکو درود پڑھنے کو
منع کرتا ہے اونہون نے کہا کہ مین ہون سفیان ثوری درود شریف پڑھنے کو منع نہین کرتا
سبب پوچھتا ہون وہ شخص آپ کے نام سے واقف تہا اور جانتا تہا کہ آپ مقتدای دین ہین
نام سنکر پہچانا اور کہا میرا قصور معاف کیجیے کہ مین نے کلام گستاخانہ کیا مین آپ کو پہچانتا نہتا
اور جس امر کا آپ نے مجھسے سوال کیا وہ ایک راز ہے میرے اور میرے رسول کے درمیان مین
آجتک مینے کسی سے کہا نہین ہے مگر اب آپ پوچھتے ہین آپسے عرض کرتا ہون کہ مینے یکبار سفر
کیا باپ میرا میرے ساتھہ تہا اور وہ نہایت گنہگار آدمی تہا اثناے راہ مین وہ بیمار ہوا
اور مر گیا وقت مرگ کے آثار سوء خاتمہ اوسپر ظاہر ہوے رنگ اوسکا سیاہ ہو گیا اور جسم سے
بدبو آنے لگی مینے جب اوسکا یہ حال دیکہا تہا اوسکو دفن کر دیا تاکہ اور مسلمان اوسکو
اس حال مین نہ دیکہین اور بعد دفن کے مین اوسکی قبر پر روتا رہا اسوجہ سے کہ وہ اسحال مین
مرا بعد تین روز کے ایکمرتبہ مینے دیکہا کہ ایک بزرگ تشریف لائے سراپا نور خدا اور مجھسے کہا کہ
اپنے باپ کی لاش میرے سامنے لے آ مینے عرض کی کہ حضرت وہ اس قابل نہین ہے
کہ آپکے حضور مین حاضر کرون فرمایا ہم حکم دیتے ہین لے آ اونکی ہیبت کیوجہ سے مجھسے
بجز تعمیل حکم کے کچھہ نہو سکا فوراً اپنے باپ کی لاش کو کھود کر پیش کیا اونہون نے اپنا دست مبارک
اوسکے چہرہ پر رکہا چہرہ اوسکا نورانی ہو گیا اور جسم سے خوشبو آنے لگی جب آپ تشریف لیچلے
تو مینے دامن شریف پکڑ لیا اور عرض کیا کہ حضرت یہ ارشاد ہو کہ آپ کون ہین کہ ایسے
وقت مصیبت مین اس بندہ خدا کی آپنے اعانت کی فرمایا مین ہون محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یہ شخص گو گنہگار بڑا تہا مگر اسنے ایک وظیفہ درود کا مقرر کیا تہا بغیر اوسکے شب کو سوتا نہتا

تین روز سے اسکا درود میرے پاس نہین پہنچا کل مینے فرشتون سے کہا کہ فلان شخص بیہ اتنی
کبہی بغیر درود پڑہنے کے نہ سوتا تہا کیا وجہ جو تم اوسکا درود کل سے نہین لائے فرشتون نے
کہا کہ یا رسول اللہ ہمکو اللہ تعالے نے قوت دی ہے کہ جو درود پڑہتا ہے ہمکو معلوم ہو جاتا ہے
ہم حضور مین عرض کر دیتے ہین کل سے اوس شخص کا درود ہمکو نہین پہنچا اب حضور اوسکا
حال پوچہتے ہین ہم دریافت کر کے کل عرض کرینگے آج وہ آئے اور مجہسے کہا کہ یا رسول اللہ
وہ مر گیا اور اپنے اعمال بد کے سبب سے عذاب الہی مین مبتلا ہے مجہکو یہ سنکر خیال آیا کہ جو شخص
روز ایکمرتبہ مجہکو یاد کرتا ہو ایسے وقت مین مین اوسکو بہلا دون مینے خود اوسکے واسطے تکلیف کی
اور اوسکے واسطے دعا کی اللہ تعالے نے میری دعا قبول فرمائی اور اوسکو بخش دیا یہ حال
ایک وقت درود پڑہنے والیکا تہا جو ہر وقت اس شغل مین رہیگا اوسپر کیا کچہ عنایت اور رحمت
حضرت کی ہوگی اور اگر ہر وقت نہو سکے تو ایک وقت معین پر خواہ غیر معین پر ضرور روز
درود شریف پڑہنا چاہیے ناغہ نہو کہ یہ امر باعث تعلق آنحضرت ہوتا ہے اور اس حدیث کے
سوا افضل درود شریف کے یہ امر بہی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ جیسا حیات دنیا مین
سنتے تہے اور دیکہتے تہے کہ بعد مکانی مانع حضور کے سماعت اور بصارت کو تہا ویسا
ہی حضرت بعد وفات شریف کے بہی سنتے اور دیکہتے ہین وفات حضرت کی مثل ہمارے
موت کے نہین ہے چنانچہ اسیواسطے اللہ تعالے جلشانہ نے قرآن مجید مین حال حضرت کی
وفاتکا جہان مذکور کیا ہے یون ارشاد فرمایا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ یعنی تم ایک
میت ہو یا محمد اور وے سب خلق ایک میت ہین اگر ہمارے اور حضور کے موت ایک ہی سی
ہوتی تو اللہ تعالے کہ خالق فصاحت ہے اور اس کلام پاک کو اوسنے کمال فصاحت پر
نازل کیا ہے لفظ میت کو دو نون جانہ ارشاد کرتا یون فرما دیتا اِنَّكَ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ یون

فرمایا تم سب میت ہو تاکہ کلام مختصر ہوتا اسصورتمین البتہ موافق قواعد نحو کے ہم سب خلق
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سی میت ہو جاتے لہذا اللہ تعالے نے ہماری موتکو
علیحدہ مذکور کیا اور نبی کریم کی وفات کو علیحدہ ارشاد فرمایا اب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کو نعوذ باللہ اپنا سا میت قرار دینا اللہ تعالے سے مخالفت کرنا ہے بلا شک رسول کریم
زندہ ہین اپنی قبر شریف مین مضمون وفات کا صرف اسقدر ہے کہ اللہ تعالے نے آپ کو
واسطے ہدایت خلق کے اور تعلیم کرنے احکام دین کے دنیا مین ظاہر کیا تھا جب دین پورا
ہوگیا آیہ کریمہ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ نازل فرمائی یہ آیہ شریفہ
گویا پیغام تھا کہ آپ جس کام کیواسطے تشریف لائے تھے پورا ہو گیا اب تخلیہ کیجیے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کہ سچے اور کامل عاشق اللہ تعالے کے ہین اور سچے عشاق کو موت
پسندیدہ ہوتی ہے اسواسطے کہ غیر کا تعلق قطع ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی تمنا کرو موت کی اگر سچے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پیام آلہی سے خوش ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ مجھکو بھی خلق سے تخلیہ
کرنا منظور ہے مگر اسکی صورت کیا ہوگی جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اگر
آپکی مرضی ہو مین زندہ آپ کو آسمان پر بلا لون نبی کریم نے فرمایا اے جبرئیل اللہ تعالی نے
قرآن شریف مین مجھسے فرمایا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ یعنی اللہ نہین ہے ایسا
اے محمد کہ تم ہو اون پر عذاب کرے اگر مین زمین سے چلا جاؤنگا تو امت مبتلائے
عذاب ہو جاویگی مین امت کو نچھوڑونگا ونہین کے ساتھ زمین مین رہونگا اور بپردہ
وفات مین لقائے الہی کو تخلیہ مین حاصل کرونگا چنانچہ صورت وفات شریف کی حسب
درخواست اور مرضی نبی کریم ظاہر ہوئی حضرت کے وفات کا مضمون اسیقدر ہے

دربار عام سے دربار خاص مین تشریف لیگئے پہلے سب عام وخاص زیارت کرتے تھے
اب فقط خواص حضوری سے مشرف ہوتے ہین لیکن فیضان حضور تمام امت پر ویسا ہی
جاری ہے اور توجہ جانب امت گنہگار ویسی ہی قائم ہے موافق عقائد اہل سنت کے
کل انبیا علیہم السلام زندہ ہین خود نبی کریم نے فرمایا ہے چنانچہ روایت ہے کہ حضور نے قصہ
اسرا مین ارشاد کیا کہ ملاقات کی مین ابراہیم علیہ السلام سے وہ اپنی قبر مین تلاوت کتاب
اللہ کرتے تھے سوال کیا گیا آنحضرت سے کہ ابراہیم علیہ السلام کو وفات فرمائے بہت
زمانہ ہوا فرمایا رسول کریم نے کہ زمین کی یہ مجال نہین ہے کہ نبی کے جسم کو کھا سکے انبیا
جیسے حیات مین ہین ویسے ہی بعد وفات کے رہتے ہین اور کیا شک ہے انبیا علیہم السلام
کی حیات مین جب اللہ تعالے قرآن مجید مین شہید کے حق مین فرماتا ہے وَلَا تَقُولُوا
لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ یعنی نہ کہو اونکو جو اللہ کی
راہ مین مارے گئے مردہ وہ زندہ ہین تو انبیا علیہم السلام جو اونکے بھی سردار ہین اور قطعی
اونسے افضل ہین اونکی حیات مین کیا شک ہے اہل علم مین اختلاف اسبات مین البتہ ہے کہ
قرارگاہ انبیا کہان ہے بعضے قایل ہین کہ آسمان پر ہے اور بعضے قایل ہین کہ زمین پر ہے
اور دونون تمسک کرتے ہین ساتھہ اوس حدیث کے جو قصہ معراج مین وارد ہے کہ ملاقات کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل انبیا سے بیت المقدس مین کہ وہ سب وہان مع الجسد
حاضر تھے اور ملاقات کی آسمانون پر بھی انبیا سے جو آسمان پر قیام کے قائل ہین وہ
بیت المقدس مین ملاقات ہونے مین یہ تاویل کرتے ہین کہ اوس وقت انبیا علیہم السلام
بطور استقبال سید الانبیا زمین پر تشریف لائے تھے اور جو زمین پر قیام کے قائل ہین
وہ آسمان پر ملاقات ہونے مین یہ تاویل کرتے ہین کہ آسمان پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے فقط خواص انبیا سے ملاقات ہوئی ہے اس سے ثابت ہے کہ واسطے اونکی اظہار فضل
کے اللہ تعالے نے اونکو بہی آسمانون پر لیگیا اور حسب مراتب اونکی ایک ایک آسمان پہلا دہون
نے علیحدہ علیحدہ نبی الانبیا سے ملاقات کی تاکہ عظمت اونکی دوسرے انبیا پر ثابت
ہو جاوے اور حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج مین اسی بحث مین
فرمایا ہے کہ شہدا بہی زندہ ہین مگر انبیا علیہم السلام کی حیات اونسے قوی تر ہے نستہ
کلامہ اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات سوائے قرآن شریف اور حدیث نبوی کے
بہت سے آثار صحابہ سے بہی ثابت ہوتی ہے منجملہ اوسکے ایک روایت یہ ہے کہ روضۃ الاحباب
کیفیت دفن رسول کریم مین وارد ہے فرماتے ہین حضرت قثم ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما کہ جب کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف مین دعا مغفرت امت فرماتے
تہے اس روایت سے حیات نبی کریم بہی ثابت ہوئی اور امت پروری اور رحمت آنحضرت بہی
ظاہر ہوئی واقف کردیا ہمارے نبی نے اپنی رحمت سے ہمکو اسبات سے کہ تم یہ نہ سمجہنا کہ ہم
جبتک دنیا مین ظاہر تہے اوسوقت تک تمہارا خیال تہا اب جو تخلیہ کیا تو تمکو بہول گئے
بلکہ ظاہر کردیا کہ جسطرح دنیا مین ہمکو تمہارا خیال تہا ویسا ہی اب بہی ہے اور جذب القلوب
الی دیار المحبوب مین شیخ محقق دہلوی نے روایت کیا ہے کہ بعد وفات جناب رسالتمآب کے
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا روضۂ مقدسہ جناب نبوت مین
حاضر تہین اور کسی شخص نے اپنے مکان مین کہونٹی گاڑی آواز اوسکی روضۂ منورہ مین
پہنچی ام المومنین محبوبہ جناب سید المرسلین نے خادم سے فرمایا کہ جا اس شخص سے
کہدے کہ ابہی تہوڑے دن ہوئے ہین آنحضرت کی وفات کو ابہی سے تم لوگ آداب
جناب رسالت کو بہول گئے نہین ڈرتے ہو اسبات سے کہ آواز کہونٹی گاڑنیکی مثل شریف

مین پہنچتی ہے مبادا کہ ناگوار خاطر شریف ہوا اور اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ بعد وفات جناب
نبوت کو سیدنا و مولانا علی مرتضی علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے دروازہ نکال ڈالا اور
اوسکی جگھہ پردہ کپڑیکا قائم کیا ایک شخص نے سوال کیا جناب امیر سے کہ آپ نے
دروازہ حجرہ کا کیون نکال ڈالا فرمایا آپنے کہ قریب اسمقام کے اللہ کا محبوب استراحت
فرماتا ہے ڈرا مین اس سے کہ مبادا آواز دروازہ کہلنے کی سمع شریف مین پہنچے اور
خاطر نازک پر گران ہو اسواسطے مینے دروازہ نکال ڈالا اب سمجھ لینا چاہیے کہ حضرات
صحابہ کیسا سنجے والا جانتے تھے آنحضرت کو اب کوئی یہ خیال کرے کہ آخر عالم ظہور دنیا مین
بھی آنحضرت حضرت جناب امیر کے حجرہ کے قریب تشریف رکھتے تھے اوسوقت کیون
نہ جناب امیر نے دروازہ نکالا جواب اوسکا یہ ہے کہ ظہور جناب رسالت عالم دنیا مین دربار
عام تھا آنحضرت کا جسوقت حاکم رعایا پرور دربار عام کرتا ہے اوسوقت ہر ایک مقرب
عرض معروض کر لیتا ہے اور جب وہی حاکم تخلیہ کرتا ہے واسطے اپنی آسائش کر اوسوقت
ہر شخص مقرب بہی ڈرتا ہے عرض وغیرہ کرنے سے کہ اوسوقت مزاج سلطان آسائش
اور لذائذ کیطرف متوجہ ہوتا ہے اسیوجہ سے وقت تخلیہ جناب رسول کریم کے صحابہ
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین زیادہ تر لحاظ آداب حضور کا کرتے تھے چنانچہ
مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ اپنی عہد خلافت مین درہ اپنے پاس
رکھتے تھے جب کوئی شخص باواز بلند مسجد نبوی مین کلام کرتا تھا آپ درہ سے مارتے تھے اور
فرماتے تھے اللہ تعالے فرماتا ہے لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی یعنی نہ بلند کرو
اپنی آوازونکو آواز نبی پر اور نیز اثبات حیات رسول کریم مین ایک روایت مدارج
وغیرہ معتبر کتابون مین لکھی ہے کہ سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کہ اجلہ تابعین اور

فقہائے مدینہ سے ہین فرماتے ہین کہ جب لشکر یزید پلید علیہ ما یستحقہ بعد شہادت ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ مین پہنچا اور اوس شہر پاک کو کہ صدہا حدیث
جسکے فضل مین وارد ہین غارت کیا اور صحابہ رسول کریم کو درون حرم نبوے کے
اون ظالمان بیدین نے قتل کیا چنانچہ اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ حرم شریف کے
نابدانون سے خون صحابہ کرام بہتا تھا جسقدر اہل حق باقی رہے تھے وہ حفظ جان کیواسطے
نکل گئے غدارون نے دیار حبیب کریم پر قبضہ کیا اور حرم نبوی کے ساتھ بہت بیادبیان
کین غضب کرے اللہ تعالے اون پر حضرت سعید فرماتے ہین کہ مین نابینا تھا
کہین جا نسکا سخت پریشان ہوا آخر کار خیال مین آیا کہ روضۂ مقدسہ نبی کریم مین
کہ دارین مین ہمارا ملجا ہے پناہ لینا چاہیے اور مین نے روضۂ شریف مین پناہ لی مگر
مجھکو خیال اسبات کا تھا کہ یہ لوگ جو اسوقت قابض اور متصرف ہین غدار اور دشمن
خدا ہین انکو نماز سے کیا کام اور مین نابینا ہون نماز کیوقت کو کیونکر پہچانونگا مین اسی
فکر مین تھا کہ نماز کا وقت آیا سنا مینے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر شریف مین
اذان کہی اور اقامت فرما کر ارکان نماز ادا فرمائے پس مینے بھی نماز پڑہی تین شب
روز راوی کہتے ہین کہ مین روضۂ مقدسہ مین پناہ گزین رہا نماز پنجگانہ کیوقت ہر روز
اسیطرح مین آواز آنحضرت کے اذان اور اقامت کی سنتا تھا اور اوسیکے موافق
نماز پڑہتا تھا کوئی شک نہین ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم قبر شریف مین
زندہ ہین اور سنتے ہین اور دیکھتے ہین اور کیونکر نہو شان رسول کریم یہ ہے کہ اللہ تعالے
آپکو خطاب مین فرماتا ہے وللاخرۃ خیر لك من الاولی یعنی تمہارا آخر اول سے
اچھا ہے بعض مفسرین نے آخر سے مراد عالم آخرت لیا ہے اور اول سے دنیا اور وہ

فرماتے ہین کہ یہ عالم چونکہ تنگ ہے اور فضائل اور کمالات نبی کریم نامحدود ہیں اِس
عالم مین اونکا ظہور کامل طور پر نہین ہوسکتا تھا لہذا اللہ تعالے جلشانہ نے ظہور
اسکا کماحقہ عالم آخرت کیواسطے اوٹھا رکھا ہے کہ وہ عالم شرح اور بسط کا ہے
ایسا کہ اللہ تعالے کی لقا اوسوقت حاصل ہوگی پس اوسیوقت مین فضائل اور کمالات
آنحضرت کماحقہ ظاہر ہون گے اور بڑائی آنحضرت کی تمام خلق کو معلوم ہوگی اور بعضے
مفسرین فرماتے ہین کہ نبی کریم پر اللہ کا فضل بیحد ہے وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا
اسپر شاہد ہے اور عطاے الٰہی بھی نسبت آنحضرت کے بے انتہا ہے آیہ کریمہ اِنَّا
اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اس مدعا کو ثابت کرتی ہے پس جب فضل اور عطاے الٰہی دونون
بیحد ہوئے تو ہر لحظہ اور ہر ساعت نبی کریم کو ترقی ہے اور مدارج رفعت نبی کریم بڑہتے
جاتے ہین اسصورت مین ہر ساعت جو گذر جاتی ہے ساعت آیندہ کہ ساعت گذشتنی
نسبت سے آخر ہے آنحضرت کے حق مین بہتر ہے پس جو معنی اس آیہ شریف کے لیجاوین
اوس سے یہ امر قطعی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقی ہے
ہر صفت مین نہ کمی پس بالیقین وفات شریف سے آنحضرت کا کچھہ گھٹ نہین سکتا بلکہ
بڑہتا چاہیے اور نبی کریم حیات دنیا مین سنتے تھے وہ جسے ہم لوگ سن نہین سکتے اور دیکھتے تھے
وہ جسے ہم دیکھہ نہین سکتے سنتے تھے آپ اطیط سماوات اور دیکھتے تھے قریب و بعید یکسا
تو اب اسمین بھی ترقی ہونا چاہیے اسیوجہہ سے فرمایا ہے نبی کریم نے کہ سنتا ہون مین
صلوٰۃ اہل محبت کو اور اونکو پہچانتا ہون اور جسطرح سے آنحضرت سنتے ہین صلوٰۃ اہل محبت کی
اوسیطرح سنتے ہین اہل خلوص کی عرض حاجت کو اور اونکی اعانت فرماتے ہین اور

کتاب اللہ سے ثابت ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا الرَّحِیْمًا یعنی جب گناہ ہو مسلمانونسے اور آوین تمہارے پاس اور استغفار کرین خود اور دعائے مغفرت کرے اونکے واسطے اونکا رسول تو البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا اس آیہ شریف مین صراحتا اللہ تعالے نے ہمکو جھکایا نبی کریم کیطرف کہ حکم فرمایا وقت صدور گناہ کے حاضر ہو رسول کے پاس اور اوس سے دعائے مغفرت کراؤ تو ہم بخشین پس اب وہ لوگ جو اللہ کے حضور مین وسیلہ رسول پیش کرنیسے انکار کرتے ہین اور یہ حجت لاتے ہین کہ جب اللہ تعالے خود سنتا اور دیکھتا ہے تو ہمکو اوسکے حضور مین وسیلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے ذرا غور کرین یہ قیاس کرنا ہے بمقابلہ نص کے اور یہ کفر ہے اور اول ایسا قول شیطان نے کہا ہے جب اللہ تعالی نے حکم دیا آدم کو سجدہ کرنیکا تو اوسنے اس حکم کو نمانا اور قیاس کیا کہ مین آدم سے اچھا ہون کہ اوسکو مٹی سے بنایا اور مین آگ سے بنا ہون پس ایسی قیاس نے اوسکو ملعون کیا نعوذ باللہ من ذالک خدا پرستی اسی کا نام ہے کہ جو اللہ تعالے حکم دے اوسکو بندہ بجالاوے اللہ تعالے نے ہمکو بیت اللہ کی سمت کہ ایک مکان تپھر اور چونہ کا بنا ہے سجدہ کرنیکا حکم دیا اگر کوئی اس حکم کو نمانے قطعی کافر ہے اور اگر کعبہ کو معبود جانکر سجدہ کرے تو بھی مشرک ہے خدا پرستی کیا ہے کہ کعبہ کو سجدہ کرے یہ سمجھکر کہ اللہ کا سجدہ کرتا ہون اوسکے حکم سے کعبہ کی سمت پر اسیطرح نبی کریم سے اعانت طلب کرنا اور آپکو وسیلہ کرنا جناب الہی مین یہ سمجھکر چاہیے کہ اوسکا حکم ہے ورنہ وہ قادر ہے بلا وسیلہ دینے پر اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت سے کہ آیہ کریمہ ولو انھم اذ ظلموا نازل ہوئی تھی وقت صدور گناہ کے حضرت کیخدمت بابرکت مین حاضر ہو کر آپسے دعا کراتے تھے اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے اور اونکی تسکین کردیتے تھے کہ اللہ تعالی نے میری دعا قبول کی اور گناہ تمہارا بخشش یا شیخ محدث دہلوی نے فرمایا ہی تفسیر مدارک میں اسی آیہ کریمہ کے تحت مین لکھا ہے کہ ایک اعرابی مسجد شریف حضرت نبوت مین حاضر ہوا اور روضہ مطہرہ کے سامنے اوسنے کھڑے ہوکر موافق آداب زیارت کے سلام بحضور جناب رسالت پیش کیا اور بعد سلام کے عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور آیہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ آخر تک پڑھا اور بعد اوسکے کہا کہ مجھسے گناہ ہوا ہے اسواسطے آپ کی خدمتمین حاضر ہوا ہون کہ آپ دعای مغفرت کرین اور یہ شعر پڑھے

یا خیر من دفنت فی الترب اعظمه	فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی فداء لقبر انت ساکنه	فیه العفاف وفیه الجود والکرم

چونکہ وہ محبت مین سچا تھا اور رنج و غم مین بچا یہ عرض کرتے ہی بے اختیار رو دیا یہانتک کہ روتے روتے گر پڑا اسکا گریہ کا دریاے رحمت محمدی جوش مین آیا اور روضہ مقدسہ مین سے آواز آئی کہ اے شخص مینے تیرے واسطے دعا کی اور اللہ تعالے نے قبول فرمائی اور گناہ تیرے بخشدئے سب حاضرین مسجد نے یہ آواز سنی مبارک ہو ہمکو اے گروہ اہل اسلام کہ ہمارے سردار آجتک ہماریطرف کمال رحمت سے متوجہ ہین اور دروازے آپ کے فیض کے امت پر کہلے ہین اودہر سے عنایت مین اور دینے مین کمی نہین ہے مگر صد حیف کہ ہمکو مانگنا نہین آتا اور ہم سے متوجہ نہین ہوا جاتا آنحضرت تو وہ رحمۃ العالمین ہین اور ایسی کریم ہین کہ طالب کو محروم چھوڑتے ہی نہین اور نہ سائل کے سوال کو رد کرتے ہین ایک چوب خشک آپکی درد جدائی سے جو رو یا فورًا آنحضرت نے اپنی فیضان

اونکا ملال کر دیا چنانچہ روایت ہے کہ مسجد شریف مین محراب النبی کے متصل ایک ستون تہا اچہا خشک کا نبی کریم اوس سے تکیہ لگا کر خطبہ پڑہتے تہے اور وعظ فرماتے تہے صحابہ نے کہ دل و جان سے عاشق تہے آنحضرت کے باہم مشورہ کیا کہ حضرت کو کہڑے ہو کر وعظ فرمانے مین تکلیف ہوتی ہے ایسی تدبیر ہو کہ حضرتکو تکلیف بہی کہڑے ہونیکی نہو اور ہم بہی زیارت سے مشرف ہون الغرض منبر شریف بنایا اور مسجد شریف مین رکہا حضور نے منبر پر جلوس فرمایا اور بیان وعظ اور نصائح مین مشغول ہوئے ناگاہ وہ ستون کہ برکت مجاورت نبی مختار سے مرتبہ محبت مین انسانون پر شرف لے گیا تہا

غم فراق آنحضرت سے رو دیا

استن حنانہ از ہجر رسول	نالہ میکرد ہمچو ارباب عقول
در میان مجلس وعظ آنچنان	کز وے آگہ گشت ہم پیر و جوان
در تحیر ماندہ اصحاب رسول	کز چہ مینالد ستون با عرض و طول

نبی کریم فخر رحمت سیر اوس کی حسنہ کے گریہ وزاری ملاحظہ فرما کر منبر پر سے اوترے کمال شفقت سے

اوس نوحہ گر سے فرمایا

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون	گفت جانم از فراقت گشت خون
از فراق تو مرا چون سوختجان	چون ننالم بے تو اے جان جہان
مسندت من بودم از من تافتی	بر سر منبر تو مسند ساختی

جواب مین اوسکے حضور نے ارشاد کیا کہ اگر تجہکو منظور ہو تو اللہ تعالے تجہکو ایک درخت [illegible] تمام عالم تجہسے نفع اوٹہاوے اور اگر تیری مرضی ہو تو اللہ تعالے تجہکو جنت کا [illegible] تو ستون ہے اوس ستون کو فیضان جناب رسالت

وہ عقل کامل عطا ہوئی تھی کہ اونسے عرض کیا

گفت آن خواہم کہ دایم شد بقاش	بشنو ای غافل کم از چوبی مباش

پس آنحضرت نے جب عرض اوسکی سنی کہ یہ دلدادہ ہمت عالی سے وہ چاہتا ہے جسکو دائمی بقا ہے فوراً مسجد شریف مین محراب النبی کے پشت پر اوسکو دفن کر دیا اور اوس سے وعدہ کرلیا کہ قیامت کے روز میری امت کے انسانون مین تیرا حشر ہوگا اور اپنے ساتھ تجھکو جنت مین لیجاؤنگا مروی ہے کہ حضرت امام الائمہ حسن بصری رضی اللہ تعالے عنہ اکثر اپنی محفل وعظ مین اس روایت کو فرماتے تھے اور وقت بیان کے روتے تھے اور مسلمانونسے کہتے تھے کہ اے لوگو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک چوب خشک سے تم کم نہوا سے عاشقان جمال احمدی خیال کرو جس کریم نے چوب خشک کے سوال کو رد نکیا اور مرتبہ انسانیت کا ملا اپنے فضل سے اوسکو دیدیا اگر ہم انسان ہو کر اوس سے مانگین گے تو کیونکر محروم رہین گے اور عرض حاجت اپنے آقا سے نکرنا بھی ایک سخت محرومی ہے گو وہ خلوص اور محبت نہو تاہم حضور مین عرض تو کرنا چاہیے اشعار

ما لعجزی سواک مستندی	یا حبیب الالہ خذ بیدی
ثم واذیلکم اسے المدد	استغیثوا الغایثی مضطر
گل نظارہ کو آنکھون پہ اوٹھاتی جاتے	دیکھنے جلوہ دیدار کو آتے جاتے
وہ جیان جیب گریبانکی اوڑاتی جاتی	دشت یثرب مین تیرے ناقہ کے پیچھے پیچھے
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے	کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتے

اور بذات بابرکات جناب سرور کائنات کو اللہ کے حضور مین وسیلہ کرنے سے قرب الٰہی بلاشبہہ حاصل ہوتا ہے اللہ تعالے جلشانہ قرآن مجید مین فرماتا ہے

یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة وجاهدوا فی سبیله اے ایمان والو تقویٰ کرو اور ڈھونڈو اللہ کیطرف وسیلہ اور جہد کرو اللہ کی راہ مین وسیلہ سے مراد ایمان نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ مخاطبین مین موجود تھا اسکے ڈھونڈنیکی کیا حاجت ہے اور عبادت بھی وسیلہ نہین ہوسکتی کیونکہ اتقوا موجود ہے اور اوسپر وابتغوا الیه الوسیلة کو عطف کیا ہے موافق قاعدۂ نحو کے معطوف اور معطوف علیہ ذات مین جدا ہوتے ہین اور حکم مین ایک پس اب تقویٰ وسیلہ نہین ہوسکتا اور جہد فی سبیل اللہ بھی اسی قاعدہ سے وسیلہ نہین ہوسکتا اسصورتین وسیلہ سے مراد تعلق کرنا ہے ذات کامل الصفات سید موجودات سے کہ وہ وسیلہ ہے اللہ سے تعلق حاصل ہونیکا جیسا کہ علما محققین نے اسکے معنی مین فرمایا ہے اور بعضے لوگ جو مراتب سید الانبیا سے واقف نہین ہین وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ کرنیسے انکار کرتے ہین اور یہ دلیل لاتے ہین کہ کفار بھی اپنی باطل معبودونکو خالق نہین سمجھتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ وہ ہمارے شفیع اور وسیلہ ہین حضور خالق ہین اور اسی سبب سے وہ کافر ہوئے اور اونکے اس قول کی اللہ تعالےٰ نے کلام قدیم مین جابجا خبر دی ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ حضور جناب احدیت مین شفیع اور وسیلہ ہونا انبیاء علیہم السلام کی شان ہے جو اللہ کے خاص اور برگزیدہ بندہ ہین اور اللہ تعالےٰ نے اونکو ہماری ہدایت کا وسیلہ خود کیا ہے بتقتضاے اپنی حکمت بالغہ کے ورنہ وہ خود قادر ہے بلا وسیلہ انبیا ہدایت کرنے پر پس وسیلہ و شفیع ہونا بحضور جناب ایزدی صفات انبیا علیہم السلام اور متبعین اور متعلقین خلص انبیا سے ہے ایسے صفات کو جو مقرر ہین خاص حضرت الوہیت کیواسطے سزاوار ہین چونکہ کفار نے اپنی باطل معبودون کی نسبت کہ اعداء اللہ ہین بوجہ حمل اعتقاد کیا

لہذا اس سبب سے اونہی نے اونکو کافر کیا اسیطرح بہت سے امور ہین کہ غیر خدا کی ساتھ
وہ امر کہ جیسے کفر کا اطلاق کتاب اللہ مین وارد ہے اور وہی امر نسبت نبی کے کرنا خود
قرآن مجید سے ثابت ہے جیسا کہ اللہ تعالے جلشانہ نے قرآن مجید مین غیر خدا کو
ولی ٹھرانیکو کفر مین داخل کیا ہے اور باوجود اسکے اوسی کتاب مین فرمایا ہے إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُولُهُ یعنی تمہارا ولی اللہ ہے اور اللہ کا رسول پس اس سے ثابت ہوگیا کہ نبی
غیر خدا نہین ہے بلکہ اس سبب قرب اور نیابت خدا کے وہ مرتبہ نبی کو حاصل ہے کہ جو فعل
اوسکے ساتھ کیا جاوے گا وہ گویا اللہ تعالے کیطرف رجوع کرجاوے گا اللہ تعالے خود آیتہ
بیعت مین اپنے حبیب کریم کے خطاب مین فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ یعنی جنہوں نے تمہاری بیعت کی اے محمد اونہوں نے اللہ ہی کی بیعت کی
اللہ تعالے کا ہاتھ ہے اونکے ہاتھون پر جب رسول کریم کو اسدرجہ تقرب الہی حاصل ہے
کہ حضور کی بیعت کو اللہ تعالے اپنی بیعت فرماتا ہے اور آپکے دست مبارک کو اپنا ہاتھ
ارشاد کرتا ہے تو اب استعانت نبی کریم سے کرنا اور حضور کے وسیلہ سے اللہ تعالے سے
دعا مانگنا کیونکر منع ہوسکتا ہے اس دلیل سے کہ یہی فعل کفار اپنے باطل معبودونکے ساتھ
کرتے تھے مصرعہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ⁂ کہان وہ دشمن خدا کے
اور کہان یہ محبوب اللہ تعالے کے دونون کیواسطے ایک حکم نہین ہوسکتا اور دلیل
واضح اس مدعا پر حدیث جناب رسالت اور آثار صحابہ ہین جو کتب معتبرہ حدیث مین
مروی ہین کہ اولیاء نبی اور مقربان نبی کو جناب الہی مین وسیلہ کرنا ثابت ہے چنانچہ منجملہ
اوسکے دو ایک روایتین بیان کیجاتی ہین اور اسیقدر واسطے ثبوت مدعا کے اہل انصاف کے
نزدیک کافی اور وافی ہے چونکہ منکران شفاعت شفیع المذنبین وسیلہ سید المرسلین

علیہ الصلوۃ والتسلیم متبع ہین شیخ نجد کے لھذا اونکی تردید کیواسطے وہی حدیث بیان کیجاتی ہے جو علما خیر البلاد مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا وتعظیما نے رسالہ تردید اقوال باطلہ شیخ نجد مین تحریر فرمائی ہے اور رد رحمتہ الاحباب مین وقت حاجت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف توجہ کرنیکے اثبات مین لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مروی ہے حضرت عثمان ابن حنیف سے رضی اللہ تعالے عنہ کہ ایک روز ایک نابینا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپکی وسیلہ سے اللہ تعالے مجھکو بینا کر دے پس نبی کریم نے اونکی عرض کو قبول کیا اور ارشاد فرمایا کہ جاکر وضو کر اور دو رکعت نماز پڑہ اور یہ دعا مانگ اللھم انی اسالك واتوجه اليك بنبيك محمد نبي الرحمة يا محمد اني اتوجه بك الى ربي في حاجتي هذه لتقضى لي اللهم فشفعه في مطلب اس دعا کا صاف یہ ہے کہ اے اللہ مین تجھسے سوال کرتا ہون اور متوجہ ہوتا ہون تیری طرف بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نبی رحمت ہین اور یا محمد مین آپکو ذریعہ اور وسیلہ کرتا ہون اللہ تعالے کے حضور مین اپنی اس حاجت کیواسطے کہ اللہ تعالے اسکو پورا کرے راوی کہتے ہین کہ وہ شخص باہر گیا اور ہنوز ہم لوگ مجلس سے متفرق نہوے تھے اور محفل برخاست ہونے نپائی تھی کہ وہ نابینا حاضر ہوے اونکی دونون آنکھین روشن تھین گویا کہ کوئی عارضہ ہی اونکی آنکھون مین نہ تہا اس روایت صحیحہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے کے حضور مین وسیلہ کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعانت چاہنا دونون امر کما حقہ ثابت ہوگئے اب انکار اسکا کرنا اللہ اور رسول کے حکم سے منکر ہونا اور انحراف کرنا ہے نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالے نے ایسے ہی لوگونکی نسبت مین

فرمایا ہے وَمَن یَعصِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَد ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِینًا یعنی جسنے عصیان کیا اللہ کا
اور اوسکے رسول کا پس تحقیق گمراہ ہوگیا کھلی ہوئی گمراہی کرکے اور اسی امر کی مثبت
ایک حدیث صحیح بخاری شریف کی کتاب الصلوٰۃ باب استسقا مین مروی ہی اور وہ
یہ ہے کہ سیدنا حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ واسطے نماز استسقا کے باہر نکلے
اور حضرت سیدنا عباس ابن عبد المطلب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی
آگے کیا اور دعا کی کہ اے اللہ جب ہم پر کچھہ بلا نازل ہوتی تھی تو ہم تیرے حضور مین
وسیلہ کرتے تھے تیرے رسول کریم کو اب چونکہ آپ نے پردہ کیا لہذا اب ہم عم مکرم
آنحضرت کو تیرے حضور مین وسیلہ کرتے ہین کہ اس وسیلہ سے بارش رحمت فرما خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے یہ امر بہی ثابت ہوگیا کہ جو مقربین جناب
رسالت ہین اونکو بہی اللہ تعالے کے حضور مین وسیلہ کرنا درست ہے چہ جائی ذات پاک
جناب رسالت اور یہ مضمون بہی ثابت ہوا کہ حضرات خلفاے نبی کریم کو کسقدر حفظ
مراتب اہل قرابت رسول مقبول تہا اور کیسا اونکو معظم جانتے تھے اور کس درجہ اونکا
آداب کرتے تھے کوئی شک نہین کہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کو سیدنا
عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے ہر طرح سے فضل تہا مگر چونکہ ایک فضل خبر بی قرابت
قریبہ نبی کریم اونکو حاصل تہا لہذا اونکو وسیلہ کیا پس اب ہم لوگون کو امت محمدی کی
اولیاء اللہ کو کہ ہر طرح سے ہم پر فضل رکہتے ہین اور قربت نبی کریم صوری اور معنوی اونکو
حاصل ہے اللہ تعالے کے حضور مین وسیلہ کرنا سنت ہوا اسواسطے کہ سنت خلیفہ
عین سنت حضرت نبوت ہے بمفہوم حدیث شریف علیکم بسنتی وسنۃ
خلفاء الراشدین اور فرمایا ہے بعض اولیاء اللہ نے اسی بحث مین کہ جب ہم کو

اللہ تعالے نے اپنی ہستی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتزاج کیا یعنی نور آنحضرت سے
ہمکو خلق کیا تو اب بلا وسیلہ رسول کریم ہرگز کوئی مرتبہ اللہ کے قرب کا ہمکو حاصل نہین ہو سکتا
اور یہی تعلیم بتایا ہے انبیا علیہم السلام نے چنانچہ مروی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے
وقت وفات شریف کے وصیت کی تہی حضرت شیث علیہ السلام کو کہا ای شیث اپنی
اولاد سے وصیت کرنا کہ جس کسیکو اللہ کے ساتہہ محبت کرنا منظور ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے محبت کرے بغیر اس وسیلہ کے اللہ کی محبت حاصل نہین ہو سکتی چنانچہ اسیکے مطابق
تمامی انبیا علیہم السلام اپنی امتونکو نصیحت فرماتے رہے اور مدارج النبوت مین ہے
کہ وحی کی اللہ تعالے نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام پر کہ اے موسی دوست
رکہتا ہے تو کہ مین ایسی چیز تجکو تعلیم کرون کہ جسکی وجہہ سے تجکو میرا ایسا قرب حاصل ہو
جیسا وقت کلام کرنیکے لفظ کو زبان سے قرب ہوتا ہے موسی علیہ السلام چونکہ اللہ تعالے
کے سچے عاشقون مین تہے عرض کی کہ اے اللہ جلد مجہکو وہ چیز تعلیم فرما ارشاد ہوا کہ
دس مرتبہ ہمارے حبیب محمد الرسول اللہ پر درود پڑہو تو یہ مرتبہ قرب عنایت کرین جب
انبیا علیہم السلام کو وسیلہ آنحضرت کی ضرورت ہو تو ہمکو بدرجہ اولی ہے ہمارا تو ایمان بہی
بے آنحضرت کو وسیلہ کے نہین ہوتا ہے اگر کوئی کروڑہا مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے گا تو مومن نہو گا
سب کفار بہی اسکے قائل ہین جب تک محمد الرسول اللہ کو ساتہہ تصدیق دلکے زبان سے
نہ کہے گا مدارج مین مروی ہے حضرت الوہیت نے سیدنا موسی سے فرمایا کہ اگر کوئی میری
وحدانیت کا قائل ہوا اور انکار کرے احمد کی رسالت کا وہ جہنمی ہے اور حضور کی ذات پاک
ایسی وسیلۂ فلاح اور نجات ہے کہ آپکے نام شریف کی برکت سے لوگ عذاب خدا سے
رہائی پاوینگے آخرت مین اور فلاح پاتے ہین اور برکت حاصل کرتے ہین دنیا مین چنانچہ مروی ہے

فی فضائل محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین

سیدنا علی مرتضیٰ علیہ السلام سے کہ جس گھر مین محمد کے نام کا آدمی رہتا ہے اوس گھر مین رحمت اور برکت ہوتی ہے اور جس دسترخوان پر محمد کے نام کا آدمی کھانا کھاتا ہے اوس کھانے مین اللہ تعالےٰ برکت کرتا ہے اور جس لشکر مین اس نام کا آدمی ہوتا ہے اوس لشکر کو اللہ تعالےٰ نصرت دیتا ہے اور حدیث مین مروی ہے کہ قیامت کو روز اللہ تعالےٰ کیطرف سے ندا ہوگی کہ آج کے دن جو لوگ کہ موسوم ہین ساتھ اسم محمد اور احمد کے اہل حشر سے علیحدہ ہو جاوین اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ نے عہد کیا ہے اپنے نفس سے کہ جسکا نام مین یہ اسم ہونگے اللہ تعالےٰ اوسپر عذاب نکریگا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ دو شخص ہونگے میری امت سے قیامت کے دن کہ اونکی نامۂ اعمال مین کوئی نیکی نہوگی اور اللہ تعالےٰ اونکو حکم دیگا کہ جنت مین داخل ہو وہ عرض کرینگے کہ اے اللہ تو نے اپنے فضل اور کرم سے ہمکو بخشا حالانکہ ہمارے نامۂ اعمال مین کوئی نیکی نہ تھی لیکن یہ تو ارشاد فرما کہ یہ کسکی جزا ہے ارشاد ہوگا کہ تمہارے نام مین لفظ محمد کی داخل تھی اور ہمنے عہد کیا ہے اپنے نفس سے کہ جو اس نام کو ساتھ موسوم ہوگا اوسپر عذاب نکرینگے لہذا تمکو چھوڑ دیا اسی سے صاحب قصیدہ بردہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین شعر فان لی ذمۃ منہ بتسمیتی ❊ محمدا وھو اوفی الخلق بالذمم ❊ یعنی میرے واسطے ذمہ داری آنحضرت کی ہے بسبب موسوم ہونیکے ساتھ اسم محمد کے اور وہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے وفا کرنیوالے عہد کے ہین تمام خلق سے پس جب نام شریف وسیلہ نجات ہے تو ذات پاک حضرت نبوت کے وسیلہ نجات ہونیمین کیا شک ہے بقول مولانا جامی

چو نام اینست نام آور چہ باشد		نکو تر بود از ہر چہ باشد

اور جسطرح سے نام شریف وسیلہ ہے حصول فلاح اور نجات کا دارین مین اسیطرح

محبت رسول کریم اللہ تعالے کی تقرب حاصل کرنیکا سبب ہے قدیم سے چنانچہ مروی ہے
کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد مین ایک شخص تھا بڑا فاسق اور بدکار اوسکی بدافعالی کی
وجہہ سے حضرت شیث علیہ السلام نے اوسکو اپنے گہوڑیکا چاکر مقرر کیا تھا جب وہ مر گیا
شیث علیہ السلام پر وحی ہوئی کہ تمہارے اصطبل مین ہمارا ایک دوست مر گیا ہے اوسکی
تجہیز اور تکفین اچھی طرح سے کرو جب شیث علیہ السلام بامر الہی وہان گئے تو دیکھا کہ وہ
شخص مر گیا ہے اور جبرئیل علیہ السلام اوسکو گود مین لیے بیٹھے ہین پوچھا حضرت شیثؑ
نے جبرئیل علیہ السلام سے کہ یہ شخص تو بڑا بدکار تھا یہ مرتبہ اسکو کیونکر ملا اونہون نے کہا
کہ مین اس راز سے واقف نہین ہون مجھکو یہی حکم ہوا کہ فلان مقام پر میرا ایک دوست
مر گیا ہے اوسکی لاش کی حفاظت کرین واسطے تعمیل حکم کے حاضر ہوا الغرض شیث
علیہ السلام نے اوسکی تجہیز اور تکفین کی بعد وقت خاص مین جناب الہی سے عرض کیا
کہ تو نے فلان بندیکو باوجود اسقدر گنہگار ہونیکے یہ مرتبہ قرب کیونکر دیا ارشاد ہوا کہ
اے شیثؑ گو یہ بدکار تھا لیکن ایکمرتبہ اسنے آدمؑ کی زبانسے فضائل ہمارے حبیب
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے تھے اونکی ساتھ اسکو محبت ہوگئی تھی اسوجہ
سے یہ مرتبہ اسکو ہمنے دیا اور کتب حدیث مین مروی ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشق کامل تھے وہ نہایت درجہ ضعیف ہوگئے تھے
اور رنگ اونکا زرد ہوگیا تھا ایکمرتبہ نبی کریم نے اونسے پوچھا کہ کیا کچھہ تو علیل ہے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ نہین فرمایا پھر اسقدر نحیف کیون ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
حال میرا یہ ہے کہ جب آپ کی حضور سے جدا ہوتا ہون تو دل میرا مضطرب ہوتا ہے
جہانتک ممکن ہوتا ہے دلکو بہلاتا ہون اور جب تسکین نہین ہوتی تو حاضر ہوکر

آپکو دیکھہ لیتا ہون اب چند روز سے یہ خیال مجھکو پیدا ہوا ہے کہ دنیا عالم فانی ہے
یہان کسیکو بقا نہین حضور بہی ایک روز پردہ کرینگے اور مین بہی مرونگا اگر اوس عالم مین
اللہ تعالے نے مجھکو بخشش بہی دی تو مین مقام امت مین ہونگا اور آپ مقام محمودیت
مین وہان کیونکر آپ کو دیکھونگا یہ خیال مجھکو ہلاک کئے دیتا ہے نبی کریم نے ارشاد کیا
انت مع من احببت تو اوسیکی ہمراہ ہوگا جس سے محبت رکہتا ہو اور اللہ تعالی نے
اوسیوقت قرآن مجید مین یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا یعنی
یہ لوگ ساتھی ہین اون لوگون کے جنپر اللہ تعالے نے نعمت کی یعنے انبیا اور
صدیقین اور شہدا اور صالحین سے اور اچھے ہین یہ لوگ از روے رفیق کے دیکھو
محبان نبی کریم کی کسطرح اللہ تعالے دلجوئی کرتا ہے اور کیسے مراتب اعلی اونکے واسطے ثابت
فرماتا ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ ایک صحابی نے جناب رحمۃ اللعالمین سے پوچھا
کہ یا نبی اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ کیا توشہ تمنے جمع کیا ہے قیامت
کیواسطے جو قیامت کو پوچھتے ہو عرض کیا اونہون نے یا رسول اللہ میرے پاس
کوئی توشہ نہین ہے بجز اسکے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھہ محبت رکھتا ہون
آنحضرت نے جواب مین فرمایا المرء مع من احب آدمی اوسیکے ساتھہ ہے جسکے ساتھہ اوسکو
محبت ہے پس محبت نبی کریم وہ دولت عظمی ہے کہ جسکے وسیلے سے اللہ اور رسول کا
قرب حاصل ہوتا ہے اس سے بڑہکر اور کیا نعمت ہوگی اور جو فعل کہ محبت رسول اللہ
سے آدمی کرتا ہے وہ فعل بہی باعث نجات ہوتا ہے چنانچہ کہا ہے شیخ القرا حافظ
ابو الخیر بن جزری نے کہ بعض صحابہ نے ابو لہب کو بعد مرنیکے خواب مین دیکھا پوچھا

تیرا کیا حال ہے جوابدیا اوسنے کہ آگ مین جلتا ہون مگر ہر شب دوشنبہ کو عذاب مین
تخفیف پاتا ہون اور ان دونون اونگلیونکی گھائیون سے کچھ نکلتا ہے کہ اوسکو چوس کر
تسکین لیتا ہون اور یہ سب اسوجہ سے ہے کہ جب پیدا ہوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خبردی مجھکو ثویبہ نے اونکی ولادتکی پس آزاد کردیا مینے اوسکو خوشی ولادت آنحضرت سے
جب ایسا کافر بسبب خوشی ولادت شریف کے ہر شب دوشنبہ کو تخفیف عذاب سے
پاوے اور سیرابی پیاس سے حاصل کرے تو سمجھنا چاہیے کہ کیا کچھ لذائذ امت محمدی کا
سواحد مسلم پاویگا جب خوشی کریگا حضرت کے ولادت باسعادت کی اور خرچ کریگا حسب
مقدور اپنے بسبب محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم عمر میرے کی کہ خواہمخواہ
جزا اوسکی یہ ہے کہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالے اپنے فضل سے جنات نعیم مین اور
ایساہی ذکر کیا ہے حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی نے اور سوا اس کے
اور بہی ائمہ حدیث نے اس روایت کو لکہا ہے اور اسمین ایک مضمون اور قابل
غور ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بے نیت خیر کے عمل کی جزا حشر مین نملے گی
یہانتک کہ جو لوگ نماز دکہانیکو خلق کے پڑہتے ہین یا دنیا مین نام کیواسطے سخاوت
کرتے ہین اونکی نامۂ اعمال حسنات سے خالی ہونگے اور اسیواسطے اللہ تعالی قرآن مجید
مین فرماتا ہے وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یعنی نہ شریک کرو اپنے رب کی عبادت مین
کسی کو یعنی عبادت خدا مین بجز اللہ تعالے کی رضامندی کے دوسری کوئی غرض نہو اور
ظاہر ہے کہ ابولہب نے جو ثویبہ کو حضرت کی ولادت کی خوشی مین آزاد کیا اسمین اوسکی
نیت کوئی خیر کی نہ تہی فقط آنحضرت کو اپنا بہتیجا سمجھکر اوسنے خوشی کی تہی کیونکہ جب اوسکو
حضرت کا رسول ہونا ثابت ہوا تو اوسنے آپسے وہ عداوت کی کہ تبت یدا اوسکی مذمت مین

نازل ہوئی پس باانیمہ کہ اوسنے وہ خوشی اپنے تعلق سے کی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے اللہ تعالے کے برگزیدہ اور محبوب ہین کہ ایسا فعل اتنے بڑے کافر سے بسبب ایک ادنا تعلق محبت آنحضرت کے اللہ تعالے نے قبول کرلیا اور اوسکو تخفیف عذابکی کی تو جب مسلمان نبی کریم کو اللہ تعالے کی نعمت اپنے اوپر جانکر بہ نیت اداے شکر نعمت الہی کی اور واسطے اظہار عظمت رسول کریم کے ایام ولادت شریف یعنی ماہ ربیع الاول مین خوشی کرینگے اور محافل میلاد جناب رسالت مرتب کرینگے کہ جو ایک مجموعہ خیر ہے کیونکر ثواب عظیم نپاوینگے اور سواے اسکے اور وجوہ سے بہی محفل میلاد شریف کا مستحسن ہونا ائمہ محدثین نے ثابت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر نے استخراج کی ہے واسطے اثبات محفل رسول شریف کے ایک اصل سنت سے اسطرح کہ کہا ہے اونہین حافظ ابن حجر نے کہ ظاہر ہوئی ہمکو اصل اس فعل کے اوس حدیث سے جو مروی ہے صحیحین مین اور وہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ منورہ مین پایا یہود کو کہ روزہ رکہتے تھے یوم عاشورہ کے سوال کیا اونسے آنحضرت نے کہا یہود نے کہ یہ وہ دن ہے کہ غرق کیا اللہ تعالے نے اسمین فرعون کو اور نجات دی موسی کو پس ہم روزہ رکہتے ہین اظہار شکر خدا کیواسطے پس فرمایا نبی کریم نے کہ ہم احق ہین ساتہہ موسے کے تمسے زیادہ پس خود روزہ رکہا نبی کریم نے اور حکم دیا امت کو صوم کا پس مستفاد ہوا اوس سے میلاد شریف کرنا واسطے شکر نعمت الہی کے بروز ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عود کرکر وہ دن مسلمانونکو چاہیے کہ اوس دن مین انواع عبادات سے مثل صوم وصدقہ اور تلاوت کتاب اللہ کی تقرب خدا حاصل کرین کونسی نعمت بڑہکر ہے ظہور نبی کریم اور نبی رحمت سے خاص یوم ولادت باسعادت مین تلاش کرکے امور خیر کرنا

ذ نفحات عنبرین میلاد شریف سے بنا ہین

مثل محفل میلاد شریف کے سزاوار ہے تاکہ مطابقت کرے ساتھ قصہ موسیٰ علیہ السلام
کے روز عاشورہ مین اور فرمایا ہے امام جلال الدین سیوطی نے کہ ظاہر ہوئی مجھکو سوائے
اوس وجہ کے جسکو ذکر کیا ہے حافظ ابن حجر نے احوال صوم عاشورہ سے ایک اصل
اور اثبات محفل میلاد شریف کے اور وہ یہ ہے کہ روایت کیا بیہقی نے حضرت انس
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا اپنا بعد نبوت کے حالانکہ
وارد ہے کہ آپ کے جد امجد سیدنا عبد المطلب نے عقیقہ کیا تھا آپکا ولادت شریف کے ساتوین روز
اور عقیقہ دوسری مرتبہ کرنا وارد نہین ہوا پس حمل کیا جاویگا دوبارہ عقیقہ کرنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اس بات پر کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اظہار شکر کے بنا بر پیدا
ہونے اپنے کے رحمۃ اللعالمین اور مشروع کرنے امت کے جیساکہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کہ درود پڑھتے تھے اپنے اوپر اسی راہ سے پس مستحب ہے ہمکو بھی اظہار شکر کا بنا بر ولادت
شریف کے ساتھ جمع ہونے لوگون کے اور کھانا کھلانیکے اور مثل اسکے انواع خیرات اور
خوشبو سے اور کہا شرح سنن ابن ماجہ مین کہ صواب اور صحیح یہ ہے کہ مجلس مولد شریف
سنت حسنہ ہے بشرطیکہ خالی ہو منکرات شرعی سے اور تیسرے دلیل تعین مولد شریف
کی ایام ولادت باسعادت مین اور علماے دین نے یہ فرمائی ہے کہ روایت کیا اسکو مسلم نے
قتادۃ الانصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سبب دوشنبہ کے روزہ کا فرمایا آنحضرت نے یہ وہ دن ہے کہ پیدا ہوا ہون مین اوسمین
اور ظہور بعثت میرا اوس روز مین ہوا ہے پس جب نبی کریم نے وقت عود کرنے یوم
ولادت شریف کے بنا براداے شکر ولادت کے خود اوس روز صوم شروع کیا تو اب
کیا کلام باقی رہگیا اثبات تعین میلاد شریف مین بروز ولادت شریف کے پس ایام

بیان اثبات تعین میلاد شریف ایام ولادت باسعادت مین

ولادت مین انواع خیرات او ر مبرات سے تقرب الٰہی حاصل کرنا چاہیے اور ذکر جناب رسالت بھی انواع عبادات سے ہے کوئی شک نہین کہ ماہ ولادت اور یوم ولادت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا افضل ہے تمام ماہون سے اور تمام روزون سے جیسے آپ خود افضل ہین تمام مقربان خدا سے اور جو ہمارا نظیر اثبات تعین مولد شریف کا ایام ولادت مین یہ ہے کہ صلوات خمسہ انہی اوقات مخصوصہ مین اگلے انبیا سے بطریق نفل کیواسطے شکر حصول نعمات کے وقوع مین آئے اور اوسی تعداد رکعت کے ساتھ اوسی اوقات معینہ مین جناب احدیت نے اس امت پر نماز فرض فرمائی جیسا کہ ملا حسن چلپی نے ذخیرۃ العقبے حاشیہ شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ فجر ایسی نماز ہے کہ پہلے سب سے پڑہا اوسکو آدم علیہ السلام نے جب اوتارے گئے جنت سے اور تاریک ہوئی دنیا گئے لیل رات نے اور نہین دیکھا تھا پہلے آدم علیہ السلام نے اوسکو پس بڑا خوف کہایا جب کہ ملنے لگی رات یعنی صبح شروع ہوئی نماز پڑہی دو رکعت اللہ تعالے کے شکر کیواسطے اول رکعت واسطے نجات کے تاریکی شب سے اور دوسری رکعت واسطے روشنی روز کے پس ہوا یہ سبب اوسکے دو رکعت ہونیکا اور فرض ہوئی ہم پر اور پہر دوسرے قول کے تحت مین لکہا کہ کہا گیا ہے کہ پہلے سب سے نماز پڑہی بعد دوپہر ڈہلنے دن کے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جبکہ مامور ہوئے اپنے فرزند اسمعیل عم کے ذبح پر یعنی بعد فراغ اسکام کے چار رکعت اول رکعت واسطے نہ ذبح ہونے لڑکے کے غم کے دوسری واسطے شکر نزول فدیہ کے تیسری واسطے حصول شکر رضامندی اللہ تعالے جلشانہ کے کہ ندا فرمائی قد صدقت الرؤیا چوتھی واسطے شکر صابر ہونے اپنے لڑکے اسمعیل علیہ السلام کے اور تھی یہ نماز ابراہیم علیہ السلام کیطرف سے نفل اور بتحقیق فرض ہوئی ہم پر اور روایت ہے کہ پہلے سب سے نماز عصر کی پڑہی یونس علیہ السلام نے جب نجات

دی اونکو اللہ تعالے نے چار تاریکیون سے تاریکی فزلہ اور تاریکی شب اور تاریکی آب اور تاریکی بطن ماہی سے پس نماز پڑہی شکر کی نفل اور مامور ہوئے ہم اوسکی اور روایت کی کہ پہلی سب سے نماز پڑہی مغرب کی نفل عیسے علیہ السلام نے جب مخاطب ہوئے بخطاب ءانت قلت للناس اتخذونی الی ایہ اور یہ خطاب تہا بعد غروب آفتاب کے پس پہلی رکعت واسطے نفی معبودیت کی اپنے نفس سے دوسری نفی معبودیت کی اپنی ماں سے اور تیسری واسطے اثبات معبودیت اللہ تعالے جلشانہ کی یعنی اس شکر مین کہ اللہ تعالی نے دعوی معبودیت سے دونون کو بچایا اور معبودیت حق کو دلیل سے راسخ کیا اور روایت ہی کہ پہلی شب سے نماز عشا کی پڑہی حضرت موسی علیہ السلام نے جب نکلے شہر مدین سے اور بہول گئی راہ اور پہنسے اپنی اور ہارون کی فکر مین اور ڈرے فرعون اور اوسکی قوم سی پہر نجات دی اللہ تعالے نے ان چارون تردون سے اور ندا سنی اِنِّی اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى نماز پڑہی نفل چار رکعت اور ہم مامور ہوی اوسکی پس ان روایات سے معلوم ہوا کہ جن اوقات پر انبیا علیہم السلام سے نسبت حصول نعمائکی از راہ سرور واسطے ادائے شکر خدا کے جو عبادت وقوع مین آئی ہے وقت عود کرنے اون اوقات معینہ کے وہی طریقہ عبادت بجالانا مطلوب شرعی اور مرغوب الہی ہے اور ظاہر ہے کہ وقت ولادت شریف کے تمام عوالم مین کیا کچھ چرچا ذکر ولادت پہیلا تہا پس ذکر ولادت شریف ماہ مبارک ربیع الاول مین بہی مطلوب شرعی ہوا فرمایا ہے شیخ احمد بن خطیب قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین کہ جب یوم جمعہ کو کہ پیدا ہوئی اوسمین آدم علیہ السلام اللہ تعالے نے یہ فضل دیا کہ ایک ساعت اوسمین ایسی خاص کی ہے کہ جو مسلمان اوسوقت مین اللہ سے اپنے واسطے خیر طلب کرتا ہے

اللہ تعالے اوسکو دیتا ہے پس کیا حال ہے اوس ساعت کا کہ جسمین پیدا ہوئے سید المرسلین
اور نہ تکلیف دینا اللہ تعالے کا امت کو ساتھہ عبادات کے آنحضرت کے ولادت کی روز مین
یعنی دوشنبہ مین جیسا کہ تکلیف دی ہے اللہ تعالے نے انواع عبادات سی مثل نماز جمعہ
او خطبہ وغیرہ کی جمعہ کے دنمین کہ دن ہے مخلوق ہونے آدمؑ کا یہ اکرام ہی ساتھہ انہی
حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تخفیف کے آپکی امت سی بسبب عنایت
او رجود آنحضرت کے فرمایا ہے آپ کو اللہ تعالے نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اسی وجہہ سے تکلیف ندی آپ کی امت کو یہ جواب دیا ہے صاحب مواہب نے
اون لوگونکو جو تعظیم یوم ولادت مین کلام کرتے ہین اور دلیل یہ کرتے ہین کہ اگر یہ یوم
افضل ہوتا تو اللہ تعالے کوئی عبادت اسمین کیون نہ مقرر کرتا اور مدارج مین فرمایا ہی
شیخ محدث دہلوی نے کہ شب ولادت رسول کریم افضل ہے لیلۃ القدر سی کیونکہ شب قدر
تو یہ فضل ہے کہ جبرئیل علیہ السلام زمین پر آتے ہین اور سلام اللہ تعالے کا لاتے ہین
اور شب ولادت وہ شب ہے کہ جسمین سید العالمین نے زمین کو سرفراز کیا اور اللہ تعالے
کی رحمت کو اہل زمین پر پھیلایا پس جیسا فضل نبی کریم کو حضرت جبرئیل پر ہی ویسا ہی
فضل لیلۃ الولادت کو شب قدر پر ہے اور یوم ولادت فضل رکھتا ہے تمام ایام پر
اور چونکہ یہ شب و روز معظم ہوئے ہین رسول رحمت کیوجہہ سے بدین وجہہ آپ
ہی کی رحمت کے سبب سے اسمین کوئی عبادت فرض واجب نہین کی گئی کہ تکلیف
امت غلبۂ رحمت سے رسول کریم کو ناگوار تھی لیکن واسطے اظہار عظمت اوس
یوم کے خود زبان نبی کریم سے اللہ تعالے نے روزہ شکر کا یوم دوشنبہ مین مسنون
ہونا ثابت کرا دیا اب اگر کوئی روزہ رکھیگا ثواب پائیگا او جو نرکھے گا گنہگار نہوگا پس

پس جب یوم ولادت مین واسطے ادائے شکر کے عبادت کرنا مشروع ہوا تو ذکر جناب رسالت بھی عبادات سے ہے اوسکا کرنا بھی مستحب ہوا اور ذات پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمت ہی مسلمانون پر ایسی نعمت کہ جسکے ظاہر ہونیکا احسان رکھتا ہی اللہ تعالی مسلمانون پر چنانچہ فرمایا ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا یعنی احسان کیا اللہ تعالے نے مومنین پر یہ کہ مبعوث کیا اون پر اس رسول کو پس اب اللہ تعالے کے احسان کا شکر لازم ہے کیونکہ کتاب اللہ مین شکر کی بہت تاکید ہے اور فرمایا ہے مفسرین نے کہ شکر بیان کرتا ہے منعم کی نعمت کا اور نیز قرآن مجید مین فرمایا ہے واذکروا نعمت اللہ علیکم یاد کرو تم اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور سورہ والضحی مین اللہ تعالے نے بعد ظاہر کرنے اپنے انعامات اور احسانات کے اپنے نبی پر حکم دیا ہے آنحضرت کو واما بنعمة ربك فحدث یعنی آپ اپنے رب کی نعمت کو بیان کرین یا محمد اس حکم سے بھی ثابت ہوا کہ بیان نعمت اللہ تعالے کو پسندیدہ ہے اور بعد یاد دلانے اپنی نعمات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بیان نعمت کا فرمانا اشارہ کرتا ہے صریح اس بات کا کہ وقت یاد دہی نعمات کے بیان کرنا نعمت کا زیادہ تر پسندیدہ ہے لہذا ماہ مبارک ربیع الاول کہ ہمارے واسطے یاد دہ ہے حضور کے ظہور کا کہ جو اصل ہے تمام خدا کی نعمتونکی اولے ہے واسطے ذکر جناب رسالت کے کہ در حقیقت وہ بیان ہے اللہ کی نعمت کا پس یہ ہین وجوہ ماہ ولادت مین علماے امت محمدی نے اسکو اچھا جانا ہے چنانچہ کہا ہے قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین ناقلا ابن جزری خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ مسلمان ماہ مولد آنحضرت کی راتونمین دعوت کرتے ہین اور خیرات کرتے ہین انواع صدقات سے اور ظاہر کرتے ہین سرور کو اور زیادتی کرتی

ہین مبرات مین اور پڑہتے ہین مولد شریف کو اور ظاہر ہوتا ہے اون پر اس فعل کی
برکات سے فضل عمیم اور کہا امام حافظ ابو الخیر ابن الجزری نے کہ خواص سے عمل میلاد
کے ایام ولادت مین یہ ہے کہ وہ امان ہے اوس سال مین اور خوشخبری ہے واسطے
حصول مقصد کے کر لو ماہ ولادت شریف کے شبونکو عیدین کیونکہ یہ فعل سخت تر
گذرتا ہے اوس قلب پر جسمین مرض عناد ہے اور دوسرے مقام پر کہا ہے کہ نہین ہے بیچ
اسکے مگر رغام شیاطین اور کہا ہے حافظ ابو شامہ شیخ نووی نے اپنی کتاب مین جو موسوم
ہے ساتھ الباعث علی انکار البدع والحوادث کے شمار اسکی کہ یہ فعل حسن اور مندوب ہے
شکر کیا جاویگا فاعل اوسکا اور تعریف کیا جاویگا اوپر اوسکی اور کہا ہے شیخ الامام العالم
العلامہ نصیر الدین مبارک نے اپنے لکھے ہوئے فتوے مین کہ یہ فعل جائز ہے
ثواب پاویگا فاعل اوسکا جب نیک کریگا ارادہ کو اور کہا امام العلامہ ظہیر الدین نے
کہ یہ فعل مولود احسن ہے جب فاعل اوسکا قصد کرے جمع کرنے صالحین کا اور درود کا
اوپر نبی امین کے اور مساکین اور فقرا کو کہانا کہلانے کا اور اسقدر موجب ثواب کا ہے
اور کہا شیخ نصیر الدین نے کہ یہ اجتماع حسن ہے ثواب پاویگا اوسکا قصد کرنیوالا اور
جمع ہونا صلحا کا تا کہ کہاوین کہانا اور ذکر کرین اللہ تعالے کا اور درود بیچ مین رسول
کریم پر بڑہاتا ہے قربت کو اور ثواب کو اور کہا امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعیل نے
کہ از احسن بدعت یہ کہ جو نکالا گیا ہے ہمارے اس زمانہ بیچ کرتے ہین ہر سال یوم ولادت
نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم مین صدقات ہوا اور بہلائیان خصوصا اور اظہار زینت و سرور
لیس تحقیق یہ فعل ساتھ اسکے کہ اسمین احسان ہے طرف فقرا کے مشعر ہے یہ فعل ساتھ
محبت حضرت کے اور تعظیم اور جلالت آنحضرت کے قلب فاعل مین اور شکر خدا کو

اس پر کہ بہیجا اوس نے ایسے رسول کو جو رحمت العالمین ہے اور ایسے ہی کہا ہی شیخ الامام العلامہ
صدر الدین موہوب بن عمر الجزری نے اور یہ سب ہے سیرت شامیہ سے پس جب تعین
میلاد شریف کو یوم ولادت مین مستحسن جانا ایسے ایسے دین کے عالمون نے تواب اوسکا
انکار کرنا اور نامستحسن سمجھنا حضرت شارع علیہ السلام سے مخالفت کرنا ہے اسواسطے کہ
امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحًا
جس چیز کو دیکھین مسلمان بہتر وہ نزدیک اللہ کے بہتر ہے اور جس کو دیکھین مسلمان برا وہ
اللہ کے نزدیک بہی برا ہے اور فرمایا آنحضرت نے مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ اور نفرمایا مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ
دلالت کرتا ہے اسپر کہ اچھا جاننا صالحین امت کا مفید حسن شرعی کو ہوتا ہے اسواسطے کہ مسلم
اسم فاعل اسلام کا ہے اور اسلام شرع مین عبارت ایمان مع العمل سے ہے پس مراد اس سے
مومن باعمل ہین چنانچہ اسی وجہہ سے علما اہل اصول نے مستحب کی یہ تعریف کی ہے نور الانوار مین ہے
کہ مستحب وہ چیز ہے کہ اچھا جانا اور دوست رکہا اوسکو علمانے اور درمختار مین بیان مسائل
وضو مین لکہا ہے کہ مستحب وہ چیز ہے کہ کیا ہو اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اور چہوڑا ہو
دوسری مرتبہ یعنی کبہی کیا اور کبہی نہین کیا اور وہ چیز ہے کہ اچھا جانا اوسکو اگلے لوگون نے پس
اچھا سمجھا ہوا علما سلف کا اور فعل عادی آنحضرت کا حکم برابر ہے اور نیز صاحب درمختار نے
مسائل تکبیرات تشریق مین لکہا ہے اور نہین قباحت ہے ساتہہ اوسی تکبیر تشریق کے بعد عید کے
اسواسطے کہ تحقیق مسلمان لوگ کرتے چلے آئے ہین پس واجب ہے اتباع اوسکا اور اوپر اسکے
فتوا دیا علمائے بلخ نے پس موافق حدیث شریف مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا اور مسئلہ اصول
اور اقوال فقہا کے ہر ایک فعل جسکو احسن جانتا ہے مسلمانون نے مستحسن ہونا اوسکا ثابت

ہو گیا تو اب سمجھنا چاہیے کہ مولد شریف کا ماہ ولادت مین کرنا نکالا ہے اسکو علماء باعمل ذی الطریق اجتہاد اور قیاس شرعی کے اور مستحسن کہا ہے اوسکو ائمہ حدیث نے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا تو مزنا کلام اوسکے مستحسن اور مستحب ہونے مین اور بعدہ عمل کیا اس پر تمام جہان کی مسلمانون نے چنانچہ مولد ابوالفرح ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ مین ہے کہ بہ تحقیق کلام ترغیب مولد نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم مین دراز ہے اور ساکنان مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور مصر اور یمن اور شام اور تمام شہر ہاے عرب مین مشرق سے مغرب تک ہمیشہ سب جمع ہوتے ہین مجلس مولد شریف مین اور خوش ہوتے ہین رویت ہلال ربیع الاول سے اور غسل کرتے ہین اور لباس ہاے فاخرہ پہنتے ہین اور انواع انواع کی زینت کرتے ہین اور خوشبو کا استعمال کرتے ہین اور سرمہ لگاتے ہین اور ان ایام مین بہت خوش ہوتے ہین اور نقد اور جنس جو اونکے پاس ہوتا ہے سب خیرات کرتے ہین اور بڑا اہتمام اوپر پڑھنے اور سننے مولد شریف کی کرتے ہین اور وہ پہنچتے ہین بسبب اوسکی اجر جزیل اور ثواب عظیم کو اور تحقیق مجرب ہوئی ہے یہ بات کہ جس سال کوئی مولد شریف کرتا ہے نیکی اور برکت بہت پاتا ہے اور سلامتی اور عافیت اور کشادگی روزی اور زیادتی مال اور اولاد اور اخفاد اور امن اور امان ہوتا ہے اون شہرونمین اور سکون اور قرار ہوتا ہے اون گھرونمین مولد شریف کی برکت سے اور کہا ہے حافظ ابوالخیر سخاوی نے عمل مولد شریف کو نقل نہین کیا کسی نے سلف صالح سے تینون قرن فاضلہ مین اور حادث ہوا ہے بعد اوسکی پس اہل اسلام بیچ تمام اطراف اور شہرون کلان کے ہمیشہ مشغول رہتے ہین ماہ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ساتھ عمل کرنے دعوت ہاے نادرکے جو مشتمل ہے اوپر امور مسرت بلند کے اور صدقے دیتے ہین اوس مہینے کی راتونمین طرح طرح کے صدقے اور ظاہر کرتے ہین خوشی اور داد دہش زیادہ کرتے ہین اور خیرات مولد شریف مین زیادہ

اہتمام کرتے ہین اور ظاہر ہوتی ہے اوپر اونکے مولد شریف کی برکتون سے بزرگی بڑی اور
کہا ہے حافظ عماد الدین کبیر نے تہا بادشاہ اربل کا کہ محفل مولد شریف کی ربیع الاول کے
مہینہ مین کرتا تہا بڑی دہوم سے اور تصنیف کیا شیخ ابو الخطاب نے واسطے اوسکی ایک رسالہ
مولد شریف کا اور نام رکہا اوسکا تنویر فی مولد البشیر النذیر اور تعریف اور ثنا کی ہے اوسکی
اماسون نے اونہین سے ہے ابو شامہ اوستاد امام نووی بیچ کتاب الباعث علی انکار البدع
والحوادث کے اور کہا اونہین عماد الدین نے اور مانند اس فعل کے ہر آئینہ نیک ہے تحسین
کیجاتی ہے اوپر اوسکے اور تعریف کیا جاتا ہے فاعل ایسے فعل کا اور ثنا کیجاتی ہے اوپر اوسکے
پس ان دین کے عالمونکی تحریر سے ثابت ہوگیا کہ تمام ملکون کے مسلمان خصوصاً اہل حجاز برابر
اس فعل کو کرتے چلے آتے ہین اور نیز اسوقت بالبداہت ظاہر ہے جو حجاز گئے ہین اونہون نے
خود دیکہا ہے اور جو نہین گئے ہین وہ حجاج سے پونچہہ سکتے ہین کہ کیا فعل اور قول ہے اسمین اہل حجاز
اور تمام مسلمانان بلاد اسلام کا تو اب مستحسن جاننا اسکا مسلمان پر واجب ہوا اور ممنوع جاننا اوسکا
مبتدع کردیگا کیونکہ تعامل الناس ملحق ہے ساتہہ اجماع کے نور الانوار مین بیان حصر اصول
فقہہ مین درمیان چار کے لکہا ہے و تعامل الناس ملحق بالاجماع کرتے چلے آنا علما کا ملحق ہے
ساتہہ اجماع کے یعنی مثل اجماع کے حجت ہے اور اجماع کا اتباع واجب ہے اللہ تعالے جل شانہ
قرآن مین فرماتا ہے وَمَن يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
جسنے اتباع کیا سوا مومنین کی راہ کے جہکاوینگے ہم اوسکو جدہر وہ جہکا ہے اور پہنچاوینگے
اوسکو جہنم مین جو بری راہ ہے اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ مومنین کی راہ سے
علحدہ ہونا جہنم کو پہنچاویگا اور بعض لوگونکا انکار کرنا تعامل الناس اور اجماع کو توڑ نہین سکتا
بلکہ وہ شخص خود بسبب انکار کے ایسے امر سے اہل بدعت مین سے ہوجاویگا جیسے بعض فرق

باطل یا جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے کہ خلافت خلفاء راشدین سے گئے بعد انکار خلافت سے خود صحبت ع
ہوگئے تھے اور ہمارے ہادی مطلق یعنی رسول کریم نے وقوع اختلاف مین اونکی جانب جس
رجوع کرنیکا طریقہ ارشاد کیا ہے کہ جدہر اکثر مسلمان ہون اوسی طرف رجوع کرو چنانچہ مشکوۃ شریف
مین کتاب العلم مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے اور بروایت ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت کیا ہے کہ پیروی کرو بڑے گروہ کی یعنی اکثر لوگونکے اسواسطے کہ جو علیحدہ ہوا اونکی
پیروی سے ڈالا جاویگا جہنم مین اور نیز مشکوۃ شریف مین بروایت امام احمد کے معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی شیطان بھیڑیا ہے انسانکا مثل بھیڑیے
بکری کے پکڑ لیتا ہے بھاگنے والے کو گروہ مین سے اور بہت چلنے والے کو جماعت مین سے
اور چھوٹ جانیوالے کو گروہ مین سے اور بچاؤ تم اپنے کو پگ ڈنڈیونسے یعنی دو چار کی راہ نکالی
ہوئی اختیار نکرو اور لازم پکڑو اور اختیار کرو جماعت اور اکثر کو یعنی وہ راہ کہ اکثر علماء صالحین نے
اختیار کی ہو اوسی کو اختیار کرو اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے اس حدیث کے
شرح مین لکھا کہ ہمکو چاہئیے کہ لازم پکڑو جماعت کو اور اکثر کو اور اکثر اشارہ اس کا ہے کہ معتبر اتباع
اکثر اور جمہور کا ہے اسواسطے کہ اتفاق کل کا سب مین واقع بلکہ ممکن نہین ہے پس اب ہر
مسلمان جو نہین بھی پڑہا ہے اسقدر سمجھ سکتا ہے کہ اکثر مسلمان کس جانب ہین اور اوسی کا
اتباع کرین ظاہر ہے کہ مولد شریف تمام بلاد اسلامیہ مین ہوتا ہے یہانتک کہ خاص قسطنطنیہ جو
اسوقت دار السلطنت اہل اسلام کا ہے اور خود سلطان المعظم کہ صاحب امر ہین بروز ولادت
شریف جشن کرتے ہین اور مسجد جامع مین جاتے ہین اور تمام علماء دین حاضر ہوتے ہین اور
مولد شریف پڑہا جاتا ہے اور سلامی ہوتی ہے یہ حالات برابر اخبارات روم مین ہر سال
تصریح سے لکھے جاتے ہین اور مکہ مکرمہ مین بتاریخ ولادت باسعادت یعنی دوازدہم ربیع الاول کو

بمقام ولادت نبی کریم کہ اسوقت تک وہ مقام زیارت گاہ ہے تمام علما اور مفتیان دین حاضر
ہوتے ہین اور مولد شریف پڑہا جاتا ہے اور مدینہ منورہ مین حرم نبوی کے اندر علی الصباح تاریخ
ولادت شریف مین مولد شریف ہوتا ہے اور اہل حجاز تاریخ ولادت کو عید الولادت کہتے ہین
اسکے واسطے دلیل کی ضرورت نہین جسکو یقین نہ ہو دیکھہ آوے پس فعل اہل حجاز کا جس کو
وہ مستحسن جان کر کرین قطعی مستحسن ہے اسواسطیکہ التزام اہل حجاز کا بدعت شنیعہ کو ممکن
نہین اسواسطے کہ مشکوۃ مین بسند ترمذی عمر ابن عوف سے کہ صحابی جلیل القدر حاضرین بدر سے
ہین رضی اللہ عنہ اور بسند صحاح ستہ کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہ تحقیق دین نے جگہہ پکڑی طرف ملک حجاز کے
جیساکہ دانہ جگہہ پکڑتا ہے اپنی کشت گاہ مین کہ وہین رہتا ہے اور وہین اوگتا ہے اور
ھر آئینہ دین پناہ لیگا حجاز سے یعنی حجاز جائے پناہ دین ہے جیسے پناہ لیتے ہین پہاڑی بکریان
پہاڑ کی چوٹی سے تحقیق دین شروع ہوا مسافر اور قریب ہے کہ ہو جاویگا جیساکہ شروع
ہوا پس خوشی اور اچھائی غربا کو ہے اور وہی غربا وہ لوگ ہین کہ درست کرتے ہین اوس
چیز کو کہ خراب کیا لوگون نے بعد میرے میرے سنتہ سے پس موافق اس حدیث کہ
دین حجاز سے جدا نہین ہوسکتا اور بدعت شنیعہ وہان رواج نہین پاسکتی لہذا ہمکو اتباع
اہل حجاز ضرور ہے خصوصاً اہل مکہ اور مدینہ کا مدینہ منورہ وہ بلدہ پاک ہے کہ جسکی نسبت مین
حدیث سے ثابت ہے کہ ستر ہزار فرشتہ ہر روز واسطے حفاظت حرم نبوی کے آتا ہے اور جسوقت
کہ دجال خروج کریگا اوسوقت حضرت نے فرمایا ہے کہ میرے حرم کے سات دروازے
ہونگے اور ہر دروازے پر ستر ہزار فرشتونکا پہرہ ہوگا کہ اثر حول دجال کا وہان اثر نکرے اور
یہ بہی حدیث شریف سے ثابت ہے کہ مدینہ سطہر اپنے سے پلیدی کو خود دفع کرتا ہے پس

حب اوس بلدہ مقدسہ کی یہ شان ہے تو ہرگز کوئی فعل قبیح وہان جاری نہین ہوسکتا ہو
اور بعض مانعین مولد شریف کہ جنکے دلونمین مرض عناد ہے لوگون کے اغوا کرنے کو بیان
کرتے ہین کہ یہ فعل قرون ثلثہ مین پایا نہین گیا اور جو فعل کہ قرون ثلثہ کے بعد حادث ہو وہ
بدعت سیئہ ہے اور حدیث کل بدعت ضلالت کو سند لاتے ہین یہ بھی اونکا قیاس ہو مخالف
نص حدیث کے کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود امر جدید کو دو قسم کا فرمایا ہے
چنانچہ مشکوۃ شریف کی کتاب العلم مین اسند مسلم حضرت جریر رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک
حدیث طولانی مروی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ شروع روز مین ایک قوم برہنہ اور ننگے ہوئے
تلوارین لٹکائے حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے اونکو محتاج دیکھکر چہرہ آپ کا متغیر ہوگیا
اور نبی کریم نے خطبہ پڑہا مسلمانون کو جمع کرکے اور بہت احکام تقوی اور صلہ رحم کے تعلیم
فرمائے اور صدقے کی تاکید کی پس لایا ایک مرد انصار سے صدقہ اور پھر پیہم لوگ لانے لگے
دیکھا مین نے کہ چہرہ حضور کا چمکنے لگا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نکالا
اسلام مین طریقہ اچھا واسطے اوسکے ہے اجر اوسکا اور جسنے اوس طریقہ پر عمل کیا اوس کا
ثواب بھی اوسکو ہے اور عمل کرنیوالے کا ثواب بھی کم نہوگا اور جسنے نکالا اسلام مین طریقہ برا
ہوگا اوسپر بوجہ اوسکا اور جسنے اوس طریقہ پر عمل کیا اوسکا بوجہ بھی اوسپر ہوگا اور اوس
فاعل سے بھی کم نہوگا اس حدیث شریف سے صاف ثابت ہے کہ جو طریقہ جدید اسلام مین
کوئی نکالے وہ اچھا بھی ہوتا ہے اور برا بھی ہوتا ہے پس کل امر جدید کو برا کہنا صریح مخالفت
حدیث شریف سے اور نیز مشکوۃ مین بسند ترمذی و ابن ماجہ کے بلال بن حارث مزنی سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زندہ کیا یعنی جاری کیا
کسی طریقہ کو میرے طریقہ سے کہ مٹایا گیا ہو بعد میرے پس تحقیق ثابت ہے واسطے اوسکو

اجر مثل اجر اون لوگون کے کہ عمل کیا اوس سنت پر بدون اسبات کے کہ کم کیجاوے اونکے
اجور سے کوئی چیز یعنی عمل کرنیوالا اپنا اجر پاوے گا اور جاری کرنیوالے کو بھی ویسا ہی اجر
ملیگا اور جسنے کہ نکالی بدعت برائیکی کہ نہین راضی ہے اوس سے اللہ اور رسول اللہ کا ہوگا
اوسپر وبال سے مثل وبالون اون لوگونکے کہ عمل کیا اوسپر اس حدیث کے ملانیسے ساتھ
حدیث من سن سیئۃ کے صریح ثابت ہوتا ہے کہ موجب وبال وہی نئی بات ہے کہ قبیح شرعی
اوسمین ہوا سواسطے کہ مقید کرنا بدعت کا ساتھہ اضافت ضلالت کے دلالت کرتا ہے
کہ نئی بات غیر ضلالت بھی ہوتی ہے اور اچھی جدید بات پر وعدہ اجر کا فرمایا پس جمیع احادیث
سے ثابت ہوا کہ کل بدعت ضلالۃ مین بھی بدعت ضلالت غیر مرضیہ مراد ہے اور نیز مشکوۃ
شریف مین بسند کتب ستہ کے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم نے جو شخص کہ جدید بات نکالے ہمارے اس امر مین وہ بات
کہ نہ ہو اوس سے پس وہ مردود ہے مقید کرنا احدث کا بقید ما لیس منہ کے دلالت
کرتا ہے اوپر اجنبیۃ او رمخالفت کے اور حکم رد کا اوسپر مفید اسبات کو ہے کہ جو جدید امر ہوا موافق
او رمناسب ہو قواعد دین سے اوسپر حکم رد نہین لہذا جمیع احادیث سے یہ مضمون ظاہر
ہو گیا کہ بدعت ضلالت وہی بدعت ہے کہ ضد ہو قواعد اصول کی اور جو بدعت کہ موافق
قواعد اصول کے ہو وہ موجب اجر و ثواب ہے چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے
ترجمہ حدیث جابر کے بحث مین لکھا ہے جانو تم کہ جو کچھہ بعد جناب رسالت کے پیدا ہو وہ
بدعت ہے اوسمین وہ امر کہ جو موافق اصول اور قواعد سنت آنحضرت کے ہے قیاس کیا گیا ہے
اوپر اوسکے اوسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور وہ امر کہ مخالف اصول اور سنت کے ہوا وسکو
بدعت ضلالت کہتے ہین اور کلیت کل بدعت ضلالت محمول اوپر اسی کے ہے اور بعضی

بدعتیں واجب ہیں مثل تعلیم اور تعلم صرف اور نحو کہ اوس سے معرفت آیات اور احادیث کو
حاصل ہوتی ہے اور بعضی مستحب اور مستحسن ہیں مثل تعمیر کرنے رباطون اور مدرسونکے اور بعضی
مکروہ ہیں مثل منقش کرنے مساجد اور مصحفون کے اور بعضی لغو اور بعض مباح مثل طعام
لذیذ کو کہانے اور لباس فاخرہ پہننے کے بشرطیکہ حلال ہوں اور واسطے تکبر اور مفاخرت کے
نہوں اور بعضی حرام ہیں جیسے مذاہب اہل بدعت کی کہ سنت اور جماعت کے خلاف ہیں
اور جو کچھ کہ خلفاے راشدین نے کیا ہے اگرچہ اس معنی سے کہ زمان نبوت میں نہ تہا
بدعت ہے لیکن بدعت حسنہ بلکہ درحقیقت وہ سنت ہے اسواسطے کہ فرمایا ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو پس احادیث
جناب رسالت اور تقریر شیخ سے بہی ظاہر ہوا کہ جو فعل جدید موافق اصول اور قواعد
سنت کے ہو وہ بدعت حسنہ ہے اور یہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ تعین مولد شریف یادولادت
فعل محدثین کا ہے کہ نکالا ہے اونسکو موافق قیاس شرعی کے قول اور فعل حضرت شارع
علیہ السلام سے پس یہ فعل کسیطرح بدعت ضلالت نہیں ہوسکتا اور نیز کوئی قبح شرعی
اسمیں پایا نہیں جاتا بہت سے امورات خیر اسمیں وہ جمع ہیں کہ بعینہ زمان میں پائے گئے ہیں
مثلاً ذکر فضائل اور کمالات آنحضرت کا کہ خود قدیم مطلق نے اپنے کلام قدیم میں فرمایا ہے
اور نبی کریم نے بہی خود بیان کیا ہے پس بیان کرنا اور سننا اوسکا تو قطعی سنت ہے بلند
مقام پر بیٹہ کر یا کہڑے ہو کر مدح آنحضرت بیان کرنا یہ بہی زمان نبوت میں پایا جاتا ہے
چنانچہ امام بخاری نے اپنے جامع میں اور ترمذی نے مفصلاً شمائل میں ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا ہے کہا ام المومنین نے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ درست کرتے تہے واسطے حسان ابن ثابت کے ایک منبر مسجد میں

کھڑے ہوتے تھے حسان اوسپر اور کھڑے کھڑے بیان مفاخر آنحضرت کا کرتے تھے یا آنکہ جوابدہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے یعنی جو کفار بد شعار کلمات بے ادبانہ کہتے تھے اوسکا رد کرتے تھے ساتھ اشعار مدحیہ کے اور فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یقینی اللہ تائید کرتا ہے حسان کے ساتھ روح القدس کی جبتک کہ مدح اور فخر بیان کرتے ہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث شریف سے بلندی پر کھڑے ہو کر ذکر آنحضرت کرنا بہی ثابت ہوا اور مدح آنحضرت سے خوش ہونا اللہ کا اور اللہ کے رسول کا بہی ظاہر ہوا پس ایسے فعل کو اگر کوئی شخص منع کہے تو کیا شک ہی اوسکے اہل بدعت ہونے مین اور خوشبو کا سلگانا یہ بہی زمانہ آنحضرت مین جاری تہا چنانچہ مشکوٰۃ مین بسند مسلم نافع سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما جب بخور کرتے تھے یعنی خوشبو سلگاتے تو بخور کرتے عود ہندی کو یعنی اگر یا لوبان کہ نہین مخلوط ہے کسی سے اور ساتھہ کافور کے کہ ڈالتے تھے اوسکو عود مین ملا کر پھر کہا یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایسی ہی بخور کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اس روایت سے ثابت ہوا کہ نبی کریم اور صحابہ بخور کرتے تھے اور خوشبو آنحضرت کو پسندیدہ تہی پس ہوا یہ فعل مباح پھر ذکر آنحضرت مین بخور کرنا ممنوع نہین ہوسکتا اور قرآن پڑہا جاتا ہے محفل مولد مین وہ عبادت مجردہ قطعی اور کچھہ کہانا یا شیرینی تقسیم کیجاتی ہے مسلمانونکو یہ بہی قطعی خیر محض ہے بس اب نرہا اسمین کوئی فعل جدید سوائے تعین مولد شریف کے یوم ولادت مین اور تعین قیام کیوقت ذکر ولادت شریف کے سو یہ دونون فعل گو جدید ہین مگر نظیر انکی حدیث مین پائی جاتی ہین چنانچہ تعین مولد شریف کے دلائل اور نظائر بیان ہوچکے رہا قیام او سکے ثبوت مین ایکتو حدیث ام المومنین مذکور ہوچکی

کہ حسان ابن ثابت کھڑے ہوکر قصائد مدحیہ حضرت کے سامنے پڑھتے تھے وہ کافی ہے
دوسری نظیر تعین کرنے قیام کیوقت ذکر ولادت کی یہ ہے کہ ترمذی نے شمائل مین انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے
مکہ معظمہ مین عمرۃ القضا مین عمرۃ القضا مراد ہے اوس عمرہ سے کہ سنہ ہجری مین آنحضرت
نے قصد کیا تھا کفار مانع آئے اور آپنے صلح کرکے اس وعدہ پر کہ سال آیندہ مین عمرہ کرینگے
مراجعت فرمائی اوسکے دوسرے سال عمرہ قضا ادا فرمایا اوسکو عمرۃ القضا کہتے ہین اور بعض
محدثین نے وجہہ تسمیہ عمرۃ القضا کی یہ لکھی کہ معنی قضا کے فتح کے ہین اور یہ عمرہ بعد جاری ہونے
اور شروع ہونے فتوح کے اور نازل ہونے سورۂ فتح کے وقوع مین آیا ہے اور اسکو عمرۃ الفتح بھی
کہتے ہین اور حکم دیا تھا آنحضرت نے کہ جن لوگون نے سال گذشتہ مین عمرہ موقوف رکھا ہے
اس سال مین چلین کوئی رہنجاوے جو لوگ زندہ تھے سب ساتھ ہوئے اور دو ہزار مرد اور
سلاح اور اسباب جنگ ہمراہ لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذو الحلیفہ سے احرام باندہکر لبیک
کہتے ہوئے چلے یعنی جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئے خبر آمد آمد نبی کریم سنکر کفار قریش گھبرائے
اور رعب مین آکر مکہ کو خالی کردیا اور پہاڑونکی چوٹیون پر جا ٹھیرے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی سواری پر مکہ معظمہ مین داخل ہوئے اور ابن رواحہ سامنے آنحضرت کے چلتے تھے اور پڑھتے تھے

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ	الیوم نضربکم علی تنزیلہ
ضربا یزیل الھام عن مقیلہ	ویذھل الخلیل عن خلیلہ

یعنی الگ ہوجاؤ اے گروہ کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے آج مارینگے ہم تمکو
بنا بر تنزیل اوسکے ایسا مارنا کہ جدا کردیگا سر کو گردنسے اور بہلادیگا دوست کو اپنے
دوست سے اور بیہقی نے اول مصرع کے بعد چہہ مصرع اور روایت کئے ہین پس

در اثبات قیام کے وقت ذکر ولادت شریف کے مشروع ہے

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابن رواحہ آگے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے
اور حرم اللہ مین شعر پڑہتے ہو پس فرمایا نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے الگ ہو اوس سے اے
عمر اسواسطے کہ ہر آئینہ یہ تیز تر ہے اونکے یعنے کفار کے حق مین چبہتی ہوئی کا سیو نسے اس سے
ثابت ہوا کہ وقت ظہور آثار فتح کے پڑہنا اشعار مدحیہ حضرت نبوت کا دشمنان دین کو زیادہ
صدمہ دیتا ہے اور نیز سنت صحابہ ہے اور پسندیدہ جناب رسالت ہے چونکہ وقت ذکر
ولادت باسعادت کہ وہ ذکر ہے اللہ تعالے کی شان خالقیت اور صفت صنعت کا اور محل
سرور ہے اور تسکین دہ ہے مسلمانون کیواسطے اور نیز فتح حاصل ہوتی ہے اوسوقت
شیطان پر کیونکہ مشکوۃ شریف مین بسند مسلم ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹھتی کوئی قوم اللہ کے ذکر کیواسطے مگر یہ کہ
گھیر لیتے ہین اونکو ملائکہ اور چہا جاتی ہے اون پر رحمت اور نازل ہوتا ہے اون پر سکینہ اور نیز
اوسی کتاب مین بسند بخاری ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے خلاصہ اوسکا
یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان بیٹہا ہوا ہے آدمی کے دل پر پس جب
ذکر کرتا ہے انسان اللہ کا بہاگتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے شیطان اور جب غافل ہوتا ہے
انسان وسوسہ ڈالتا ہے شیطان اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ذکر خدا سے شیطان
بہاگتا اور ذاکر کو اوسپر غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اوسوقت ایک مناسبت خاص واقعہ
عمرۃ القضا کے ساتھہ حاصل ہو جاتی ہے لہذا ہم بہی قصائد مدحیہ اور کلامات توصیفیہ جناب
رسالت کھڑے ہو کر پڑہتے ہین اسواسطے کہ اوسوقت پڑہنا حضرت ابن رواحہ کا بہی جالسا
نہ تہا بلکہ قیام مین تہا اور ایک نظیر اور اس قیام کی یہ ہے کہ بخاری شریف مین پندرہوین
پارہ مین فضائل انصار مین حضرت انس سے روایت کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ دیکہا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتونکو اور لڑکونکو آتے ہوئے یعنی انصار سے وہ آتے تھے
شادی مین سے پس کھڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے اور فرمایا
اللّٰھم اور کہا خطاب مین اونکے کہ تم محبوب تر ہو مجکو انسانو نمین اور تین بار یہ فرمایا
ظاہر ہے اس حدیث سے کہ خوش ہوے نبی کریم بسبب محبت انصار کے اونکی مسرت سے
پس یہ قیام حضور کا بسبب خوشی کے اور اونکے اظہار محبت کے تہا اور ہمارے واسطے
نبی کریم کی ولادت سے بڑھکر کوئی خوشی نہین ہے لہذا ہم بہی اوسوقت کھڑے ہوجاتے ہین
واسطے اظہار محبت اور مسرت کے اور اسمین کہلا ہوا اتباع ہے نبی کریم کا اور نیز کھڑے ہوجانا
ایک طریقہ تعظیم کا ہے جو غیر خدا کیواسطے حدیث مین پایا جاتا ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین
بسند بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہ بیٹھتے تھے ہمارے ساتھہ مسجد مین اور باتین کرتے تھے ہمسے پس جب کھڑے ہوتے
اور اوٹھتے کھڑے ہوجاتے ہم سیدھے یہانتک کہ دیکھتے ہم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل
ہوچکے اپنے بعضے ازواج کے گھر مین اور نیز اوسی کتاب مین بسند ابوداود ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی سے مروی ہے کہا ام المومنین نے کہ نہین دیکہا مینے کسی ایک کو کہ ہوئے مشابہ
زیادہ روش باطنی اور وقار ظاہری اور حسن اخلاق مین اور ایک روایت مین ہے از روے
حدیث اور کلام کو ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا تہین بی بی فاطمہ
جب داخل ہوتین آنحضرت پر یعنی حضور کیخدمت بابرکت مین آتین کھڑے ہوجاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اونہین کیطرف پھر پکڑتے ہاتہہ اونکا اور بوسہ دیتے اونکو اور بٹھلاتے اونکو اپنی نشستگاہ
مین اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب تشریف لاتے حضرت سیدہ کے گھر مین
کھڑی ہوجاتین واسطے آنحضرت کے پھر پکڑتین ہاتہہ آنحضرت کا اور بوسہ دیتین اون کو

اور بٹھلاتین اپنی جاے نشست مین اور نیز اسی کتاب مین ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد ابن معاذ کی تعظیم کیواسطے فرمایا لوگونسے اوٹھہ کھڑے ہو واسطے اپنے سردار کے پس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قیام تعظیم واسطے معظمین کے درست ہے اور بعضے لوگ نادان جو قیام کو منع کرتے ہین حدیث انس رضی اللہ عنہ کو سند لاتے ہین اور وہ یہ ہے کہ کہا انس نے کہ نہ تھا کوئی شخص محبوب تر صحابہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھے صحابہ کہ دیکھتے تھے آنحضرت کو نہ اٹھتے تھے واسطے اسکے کہ جانتے تھے مکروہ جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکو اس حدیث مین نہی قیام آنحضرت سے مروی نہین ہے بلکہ وجہہ ترک قیام صحابہ کے کراہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہے ظاہر ہے کہ یہ کراہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بسبب ممنوعیت قیام تعظیمی کے نہ تھی کیونکہ خود قیام کیا اور دوسرونکو حکم قیام دیا بلکہ کراہت آنحضرت کی بسبب کمال شفقت کے نسبت صحابہ کے تہی چنانچہ حضرت شیخ محدث دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین لکھا ہے طیبی نے کہا کہ یہ کراہت بسبب کمال محبت اور رسوخ مودت اور صفاے باطن اور تالیف قلوب کی تہی کہ موجب رفع تکلف اور وجود اتحاد اور یگانگی کا ہے پس حاصل یہ ہوا کہ قیام اور ترک قیام موافق زمان اور احوال اور اشخاص کی مختلف ہے اس سے کبھی کیا ہے اور کبھی نہین کیا ہے اور اسطرحسے حاصل ہوئی تطبیق اور توفیق احادیث نیز اور دوسری حدیث مانعین یہ پیش کرتے ہین کہ مشکوۃ مین بسند ابوداؤد ابو امامہ سے مروی ہے کہ کہا ابو امامہ نے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکا دیتے ہوے اوپر عصا کی پس کھڑے ہوے ہم واسطے آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے نہ کھڑے ہو جیسی کہ کھڑی ہوتے ہین اعاجم کہ تعظیم کرتے ہین بعضے بعضونکی یہ نہی محمول ہے اوپر ہیئت خاص کے

عبارت کے قرینہ سے جیساکہ لکھا ہے محدث دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین
نہ اوٹھوا ور نہ قیام کرو جیساکہ اوٹھتے ہین اہل عجم تشبیہ اصل اوٹھنے مین ہے یا او پر کیفیت خاص کر کہ
جب کوئی بڑا اونکے بڑو نمین اونکیطرف آتا ہے بمجرد دیکھنے کے اوٹھتے ہین اور اضطراب کرتے ہین
اور آگے آتے ہین اور واسطے تعظیم کے پیر پر کھڑے رہتے ہین اس توجیہ سے اصل قیام
ممنوع نہوا جیساکہ بعض احادیث مین آیا ہے بلکہ وہ قیام ممنوع ہے جو بطریق تعظیم اور تجبر کے
ہو ختم ہوا بیان شیخ کا اور درصورت ہونے اس نہی کے مطلق قیام پر بھی یہ نہی منسوخ ہے
فعل قیام نبی کریم سے کہ جو ام المومنین سے اوپر مذکور ہو چکے کیونکہ اوسمین کانت اذا
دخلت علیہ اور اذا دخل علیہا مذکور ہے اور کلمہ کان کا بعد داخل ہونیکے فعل پر دلالت
کرتا ہے اوپر دوام کے بلا شبہ وقوع اس فعل کا بعد نہی کے ہوگا اور اگر منسوخ بھی نہ ہو تو یہ
حدیث منفی قیام ہے اور حدیث ام المومنین مثبت قیام ہے اور موافق قواعد اصول کے
مثبت منفی سے قوی ہے اسیوجہ سے محدثین اور فقہا کل قائل ہین کہ قیام تعظیمی مستحب ہے
واسطے اہل فضل کے چنانچہ محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ مین حدیث ابو سعید خدری
قوموا الی سیدکم کے تحت مین لکھا ہے بلکہ طیبی نے محی السنت سے نقل کیا ہے کہ جمہور
علما نے اجماع کیا ہے موافق اس حدیث کے کہ جملہ اہل فضل خواہ اہل علم ہون خواہ اہل
صلاح اور اہل شرف اکرام اونکا ساتھہ قیام کے درست ہے اور امام محی السنت محی الدین
نووی نے کہا ہے کہ وقت آنے اہل فضل کے قیام مستحب ہے اور احادیث اس بارہ مین
وارد ہوئی ہین اور نہی قیام مین کوئی چیز صریح صحت کو نہین پہنچی ہے اور فتاوی عالمگیری مین
آداب زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہے کہ متوجہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی قبر شریف کیطرف اور کھڑا ہوا آنحضرت کے سر مبارک کے قریب اور جذب القلوب مین

اداب زیارت مین شیخ نے لکھا ہے کہ وقت وقوف اور عرض سلام کے بجناب رسالت عظمت کے
ساتھہ دہنے ہاتھہ کو بائین ہاتھہ پر رکھے جیسا کہ نماز مین کرتے ہین اور فوائد الدرایہ شرح ہدایہ مین لکھا ہے
کہ جائز ہے غیر خدا کے خدمت کرنا ساتھہ قیام کے اور ہاتھہ باندہنے کے اور جھکنے کے اور نہین جائز ہے
سجدہ بالاجماع پس نرہا شک جمع احادیث سے قیام تعظیمی کے درست ہونے مین اور جب قیام
طریق تعظیم ٹھہرا اور تعظیم نبی کریم کے ہم مامور ہین کیونکہ اللہ تعالے جل جلالہ نے قرآن مجید مین حکم
دیا ہے مسلمانون کو وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یعنی تعظیم کرو آنحضرت کی اور بلا قید عام حکم تعظیم کا
فرمایا اور عام کو عام رکہنا موافق اصول کے واجب ہے لہذا کل طریق تعظیم کے ہم مامور
ہوسے اور ہر امر خدا عبادت ہے اور اپنی حد ذات مین مستحسن چنانچہ علامہ ابن حجر نے
جوہر التنظیم مین کہا ہے کہ تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تمام انواع تعظیم کے جسمین
مشارکت نہو اللہ سے الوہیت مین امر مستحسن ہے نزدیک اوسکے جسکی ابصار مین نور دیا ہے
اللہ نے پس قیام تعظیم بہی وقت ولادت کے مستحسن ٹھہرا اور جب اوسکو اختیار کیا علماء دین نے
اور اہل حرمین نے پس ہوگیا تعامل الناس قیام تعظیمی بہی مثل محفل مولد شریف کے اور
تعامل ملحق بالاجماع ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور اجماع امت ضلالت پر ممکن نہین ہے
چنانچہ حدیث مرفوع ہے نہ اجماع کرینگے میری امت ضلالت پر روایت کیا اسکو مسلم نے
اور احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور نیز اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ
شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ جب تعظیم شعائر اللہ تقوی قلب سے ہے تو تعظیم
حبیب خدا مین کس درجہ تقوی قلب ہوگا خوشا نصیب اون مسلمانون کے جنسے تعظیم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقوع مین آوے ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ معظم ہے
اور آپ ایسے اللہ تعالے کے محبوب اور برگزیدہ ہین کہ اللہ تعالے خود اہتمام فرماتا ہے آپ کے

ف بیان خلقت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا

اظہار عظمت مین چنانچہ ایک اہتمام اللہ تعالے کا حضور کے اظہار عظمت مین فقط کیفیت
خلقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سمجھنا چاہیے کہ جب اللہ تعالے کو پیدا کرنا خلق کا منظور ہوا
ایک قبضہ لیا اپنے نور سے اور فرمایا کن محمدا پس نور محمدی کہ تعین اول عبارت اوس سے ہے
عالم ظہور مین سر اپردۂ بطون سے جلوہ گر ہوا اس خطاب اول سے کہ نسبت نور جناب رسالت
کے حضرت احدیت جلشانہ سے جاری ہوا عظمت شان نبوت کو سمجھنا چاہیے کہ تمام
خلق کو اللہ تعالے نے پیدا کیا لفظ کن سے اور کن تامہ فرمایا یعنی نیست ہو ہست ہو جاؤ
اور نور جناب رسالت سے کن ناقصہ فرمایا تھا کن محمدا ہو جاؤ ستودہ یعنی صفت ستودگی کو
اختیار کرو پس خطاب اول ہی سے اللہ تعالے نے ظاہر کر دیا کہ از روئے خلقت ہی کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور یکتا ہین تمام خلق مین وہ خطاب نکیا اللہ تعالی نے
آپ سے جو خطاب کہ فرمایا تمام خلق سے اور بعدہ اوس نور شریف کو سیر کرائی اللہ تعالے
نے اپنی صفات کی حجابات مین جاننا چاہیے کہ صفات باریتعالے حسبیت سے شل وسکی
ذات کے منزہ ہین حجاب اسواسطے کہا گیا ہے کہ حجاب اوسکو کہتے ہین جو دوسرے کو چھپالے
اللہ تعالے نے نور محمدی کو عالم تعین مین ظاہر کیا اور کمال محبت سے پھر اپنی صفات مین
چھپا لیا پس ہوگیا وہ نور شریف مظہر اللہ تعالے کا اور یہ اشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے کمال قرب کا اللہ جل جلالہ کے ساتھ ہے اور پھر اوس نور کو اپنے بحار صفات مین
تیرایا چونکہ بحر مین جریان اور روانگی ہوتی ہے لہذا وہ صفات باریتعالے کہ جن کا جاری
کرنا خلق مین منظور تھا اونمین نور محمدی کو آشنا کیا تاکہ اس وسیلہ سے ظہور اون صفات کا
خلق مین ہو اور اسی مناسبت سے لفظ بحار کا اون صفات کی نسبت وارد ہے ورنہ صفات
باریتعالے بحر ہونیسے بھی منزہ ہین بعدہ بساط صفات بچھا کر اوسپر اللہ تعالے نے اوس

بیان اول خلقت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

نور مقدس کو قیام دیا صفات باریتعالے بساطہ ہونیسے بہی منزہ ہین یہ سب استعارات ہین
چونکہ وہ مضامین قید بیان مین آنہین سکتے تھے لہذا بالکنایہ بیان کیے گئے اور مراد فقط ظاہر
اسیقدر معلوم ہوتی ہے کہ نور حضرت نبوت کو تحت و فوق سے گھیر لیا اللہ تعالے نے
ساتھ اپنی صفات کے واسطے اظہار قرب اور عظمت کے اور اوس انبساط صفات پر
اوس نور شریف نے پانچ قیام کیے اللہ تعالے کی عبادت کہ ہر ایک قیام موافق اوس
زمانہ کی مقدار کے ستر ہزار برس کا اور یہ بہی کمال عظمت حضرت نبوت ہے اسواسطیکہ
عبادت معبود ہے سے بندہ کو عظمت ہوتی ہے ہر قیام کے بعد اللہ تعالے جلشانہ ایک
خلعت نور اپنی صفات سے اوس نور معظم کو مرحمت کرتا تہا اور وہ نور اوسکے شکر مین سجدہ
کرتا تہا نور علی نور کا مضمون ظاہر ہوا کہ ایک تو وہ خود نور تہا اوپر سے انوار صفات
احدیت کی چہا گئی بعدہ اوس نور نے دو رکعت نفل کی پڑہی بالہام الٰہی اسی ترتیب سے
جو اب ہم پر فرض ہے اور ہر ایک رکن کو اوسکے ہزار ہزار برس مین ادا کیا یعنی تحریمہ
اور قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ اور سجدہ ثانی ہر ایک کو ہزار ہزار برس مین ادا کیا
پھر اللہ تعالے نے فرمایا اے حبیب مجھسے کچھ طلب کر کیا شان محبوبیت نبی کریم ہے
کہ حقتعالے خود آنحضرت سے سوال کرتا ہے کہ مجھسے کچھ مانگو نور رحمۃ للعالمین نے کہا
کہ اے رب مجھکو معلوم ہوگیا ہے کہ تو مجھکو ایک گروہ کا سردار کریگا اور اوسکو حکم عبادت کا
دیگا تیری بڑی شان ہے تو قدیم اور مجید ہے اور وہ حادث اور محدود پس کیونکر اونسے
حق عبادت تیرا ادا ہوگا ضرور ہے کہ اون سے کمی اور نقصان عبادت مین ہوگا لہذا اپنی
یہ عبادت جو کی ہے اپنی امت کو دی کہ جو اون سے کمی ہوگی میری عبادت ملاکر اوسکو
پورا کردینا اللہ تعالے نے قبول کیا اور فرمایا کہ اور کچھ مانگو یعنی یہ تو اپنا کیا ہوا دیا تمنے

اوس نبی رحمت نے عرض کیا کہ اے اللہ اوس امت مین ایسے لوگ بھی ہونگے جنسے کوئی
عبادت نہوگی اونکے واسطے مجھکو اختیار شفاعت دی کہ تجہسے مغفرت اونکی مانگون اللہ تعالی نے
یہ بھی عرض قبول کی امت کا کام جب بنا وہ نور کہ مظہر رافت اور رحمت حضرت الوہیت تہا
خوش ہوا اور وجد مین آکر جہوما اوس نور سے لاکہہ قطرے عرق کے ٹپکے ایک ایک قطرہ سے
اللہ تعالے نے ایک ایک نبی کو پیدا کیا پس جمیع انبیا مثل ان قطرونکے ہین اور نور محمدی
بحر حقیقت ہے لہذا انبیا حضور فضل رکھتے ہین ہمہ وجوہ تمام انبیا پہر انوار انبیا کے عکس سے
اولیاء اللہ کو بنایا اور اونکے عکس سے متقین کو اور اونکے عکس سے عامہ مومنین کو اور اونکے عکس سے
کفار کو اور کفار اور گنہگارون کے عکس سے منافقین کو یہ ہی عظمت نبی کریم کو اللہ تعالی نے
ظاہر کیا ہے کہ جسکو خلقت کی روسے جسقدر حضرت کا قرب حاصل ہے اوسیقدر اوسکی
عظمت ہے چونکہ منافقین کو سب سے زیادہ بعد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لہذا وہ سب سے
بدتر ہین اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی منافقین
جہنم مین سب سے نیچے کے درجہ مین ہونگے پس ظاہر ہوگیا کہ تم سے عظمت حضرت ہی کے
قرب سے حاصل ہوتی ہے پہر دوبارہ جنبش کی نور محمدی نے اوس سے لاکہہ قطرے ظاہر ہوئے
اونمین سے ایک قطرہ لیکر اللہ تعالے نے اوسکے دس حصہ کئے اور تمام خلق کو اوس سے پیدا کیا
اوسوقت مین بجز تعین نور محمدی کے دوسرا تعین ہی نتہا عرق اور قطرہ یہ سب کنایہ ہے حقیقت سے
اوسکی وہی خالق واقف ہے اسقدر سمجہنا چاہیے کہ حقیقت تمام خلق کی مثل ایک قطرہ کے ہے
اور حقیقت ہر ایک نبی کی مثل اوسکی اسی سے انبیا تمام خلق سے عظم ہین کہ تمام خلق کی حقیقت
اور اونکی حقیقت مساوی ہے اور کل انبیا بمنزلہ لاکہہ قطرونکے ہین اور نبی کریم بمنزلہ دریا کے پس
جیسا فضل اور بزرگی دریا کو قطرات پہ ہوتی ہے ویسی ہی بزرگی اور عظمت انکے وجود خلقت کے

ہمارے حضرت کو تمام انبیا پر ہے اور حقیقت آنحضرت بمنزلہ ایک قبضہ نور کے ہے پس
یہانسے عظمت اور بڑائی کو اوس خالق مطلق کی قیاس کر لینا چاہیے کہ ایک قبضہ اوسکی نور کا
جب اتنا بڑا ہے تو وہ خالق کیسا ہوگا اور حقیقت مین بڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اللہ ہی کی بڑائی ہے کیونکہ آپ مصنوع الہی ہین اور مدح اور تعریف مصنوع کی عین مدح صانع
کی ہے پھر جب اللہ تعالی نے اوسی نور کے ایک قطرہ کے حصۂ وہم سے لوح اور قلم کو پیدا کیا
تو قلم کو حکم دیا کہ لکھہ حال امتونکا لکھا قلم نے بالہام الہی نسبت امت سیدنا آدم علیہ السلام
کے کہ اے امت آدم جو تم مین سے اللہ کی اطاعت کریگا اللہ تعالے اوسکو جنت مین داخل
کریگا اور جو اللہ تعالے کی نافرمانی کریگا اوسکو جہنم مین مبتلا کریگا یہی ایک عبارت کل انبیا
علیہم السلام کی امتون کی نسبت مین از آدم تا بحضرت عیسی علیہ السلام قلم نے لکھی جب
نوبت کتابت احوال امت مرحومہ محمدیہ کی آئی قلم نے لکھا کہ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جو تم مین سے اطاعت اللہ تعالے کی کریگا وہ جنت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا پس اتنا
لکھا تھا قلم نے کہ جناب احدیت سے خطاب ہوا ادب سیکھہ ادب سیکھہ ادب سیکھہ اے قلم
کس کی امت کے نسبت کلمات بے ادبانہ لکھتا چلا جاتا ہے پس شق ہو گیا قلم ہیبت خدا سے
اور چالیس ہزار برس کانپا کیا پھر دست قدرت سے اوسپر قط لگا اور ارشاد ہوا کہ لکھہ قلم نے
عرض کیا کہ جو تو حکم دے وہ مین لکھون ارشاد ہوا کہ لکھہ دے وہ امت گنہگار ہے اور اللہ
پرورش کرنیوالا ہے اور مغفرت کرنیوالا ہے سبحان اللہ کیا اہتمام ہے اللہ تعالی کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار عظمت مین روز ازل سے کہ واسطے امت محمدی کے وہ عبارت
جو اور امتونکے واسطے لکھی گئی تھی لکھنے ندی اور ایک عبارت خاص جس سے اظہار اللہ
تعالے کی رحمت خاصہ کا اس امت پر ہو لکھوا دے اور حکم تا ابد جو قلم پر جاری ہوا کہ کل

عظمت امت آنحضرت کو ظاہر کرتا ہے بعدہ جب اللہ تعالے کو ظاہر کرنا اوس نور کا
زمین پر منظور ہوا تو سیدنا آدم علیہ السلام کو خلق کیا اور نور محمدی اونکی سپرد فرمایا اور بطفیل
حاملیت اوس نور پاک کے آدم علیہ السلام کو یہ مرتبہ دیا کہ مسجود ملائکہ کیا تاکہ عظمت جناب
رسالت ظاہر ہو کہ یہ وہ معظم ہے کہ جسنے مشت خاک کا یہ مرتبہ بڑہایا کہ ملائکہ جو نوری ہی تھے
وہ سجدہ کے مامور ہوئے شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نکیا اسکی سزا مین اللہ تعالے
نے اوسکو ملعون کیا بے تعظیمی حامل نور محمدی نے معلم الملکوت کو ملعون کیا ڈرنا چاہیے
معاملات تعظیم آنحضرت اور متعلقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آدم پردہ عتاب مین
جنت سے زمین پر آئے تین سو برس استغفار کرتے رہے خطائے آدم معاف نہوئی آخر
آدم علیہ السلام نے بواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کی اللہ تعالے نے فوراً خطائے
آدم معاف کرکے اونکو مقام اجتبٰی پر پہنچا دیا اسمین بہی عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ظاہر کی کہ تعظیم آنحضرت معتوب کو مجتبٰی کردیتی ہے اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو
توفیق اپنے حبیب مکرم کے تعظیم کی عنایت فرماوے بعدہ سیدنا آدم علیہ السلام حضرت حوا سے
ملے اور اولاد پیدا ہوئی شیث علیہ السلام چہوٹے فرزند ہین آدم کے جب حضرت حوا کے حمل مین
آئے ملائکہ جو آدم علیہ السلام کیطرف متوجہ تھے وہ سب حوا کیطرف متوجہ ہوگئے حضرت آدم نے
جناب الٰہی مین عرض کیا کہ اے اللہ کیا ہمسے کچھہ خطا ہوئی کہ ملائکہ کو میری جانب توجہ نہی
ارشاد ہوا اے آدم تجہسے کوئی خطا نہین ہوئی مگر نور محمدی جسکا تو حامل تہا اور جسکی
وجہ سے ملائکہ تیری طرف متوجہ تہے وہ حوا کو سپرد ہوا لہذا اب ملائکہ حوا کیطرف متوجہ ہین
پہر جب شیث علیہ السلام پیدا ہوے اور جوان ہوئے بعد آدم علیہ السلام کے اللہ تعالی نے
اونہین کو قائم مقام آدم اور نبی معظم کیا گو عمر مین شیث علیہ السلام سب بہائیون سے

ف تشریف لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اولاد آدم علیہ السلام مین

چھوٹے تھے بہ برکت حاملیت نور محمدی مرتبہ مین سب سے بڑہ گئے ظاہر کیا اللہ تعالی نے
عظمت نور جناب رسالت کو کہ یہ وہ معظم ہے جو چھوٹے کو بڑا کر دیتا ہے پہر وہ نور معظم اولاد
شیث علیہ السلام مین منتقل ہوا اور بہ ترتیب آبائی نبوی اصلاب پاک سے ارحام پاک مین
انتقال فرمانے لگا اہتمام الٰہی انتقال نور جناب رسالت مین برابر یہ جاری رہا کہ جب
جناب نبوت کو اللہ تعالے وہ شرف دیتا تھا کہ اپنے معصرون مین سر برآوردہ او معظم ہوتا
چنانچہ فرمایا ہے نبی کریم نے کہ اللہ تعالے نے برگزیدہ کیا خلق مین اولاد آدم کو فرمایا لَقَدْ کَرَّمْنَا
بَنِیْٓ اٰدَمَ اور اولاد آدم مین برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم علیہ السلام کو اور اونمین سے قریش کو
او رقریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم مین سے مجھکو اور اللہ تعالے قرآن مجید مین واسطے
اظہار عظمت اجداد جناب رسالت کی فرماتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اور انس
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے سنا مینے کہ پڑہتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انفسکم کو بفتح فا یعنی اَنْفَسِکُمْ اور انفس صیغہ اسم تفضیل کا ہے نفاست سے
پس اس قرأت سے معنی اس آیہ شریفہ کے یہ ہوئے کہ البتہ آگیا تم مین رسول تمہارا انفس تر
لوگون سے پس اس آیہ کریمہ سے فضل اجداد نبوی کما حقہ ظاہر ہے پس نور شریف اسی
شان سے منتقل ہوتا ہوا تا عبد اللہ تشریف لایا لقب عبد اللہ کا ذبیح اللہ ہے اور وجہ
اس لقب کی یہ ہے ایک وقت مین عمر بن حارث سردار قوم جرہم نے حجر اسود کو کعبہ کے
رکن سے کہود کر اور صورت ہر دو بره آہو طلائی مزین بجواہر جسکو اسفندیار بادشاہ فارس نے
بطور ہدیہ کعبہ کو بہیجا تہا اور اونکو غزال کعبہ کہتے ہین اور چند ہتیار کہ خانہ کعبہ مین رکہے تھے اون سبکو
چاہ زمزم مین چہپا کر اوس کنوین کو بند کر دیا تہا اور اسطرح زمین کو ہموار اور برابر کر دیا تہا کہ نشان
چاہ زمزم ہرگز نہ ملتا تہا بعدہ اوسکو حقتعالے نے عبد المطلب کے ہاتہ سے ظاہر کرایا تفصیل

اوسکی یہ ہی کہ جب عبد المطلب کو ریاست کعبہ کی ملی اللہ تعالے کا ارادہ زمزم شریف کی ظاہر کرنیکا
ہوا عبد المطلب کو خواب مین دکھلایا کہ زمزم کو پیدا کرو چونکہ نشان چاہ زمزم اوسوقت مین
کسی کو معلوم ہی نتہا کہ کہان ہے بالہام علامات اور آثارات چاہ زمزم کے اللہ تعالے نے عبد المطلب کو
بتلادئے اوسوقت عبد المطلب نے ارادہ کیا کہ زمزم شریف کو صاف کرین چونکہ اوس مقام کے قریب
دو بت رکھے تھے کہ نام اونکا اساف اور نائلہ تہا اسوجہ قوم کو منظور نہوا کہ قریب اوسکی کنوان کہدے
لہذا تمام قریش مانع آئے اور عبد المطلب کی ایذا رسانی پر مستعد ہوئے عبد المطلب معہ اپنی فرزند
حارث کے برسر مقابلہ ہوئے اور بتائید الٰہی بوسیلہ نور محمدی تمام قوم پر غالب آئے اور زمزم کو کہودنیلگے
جب تہوڑی سی زمین کہودی علامات اور آثار اوسکے ظاہر ہوئے حجر اسود اور ہرد وغزال کعبہ
اور ہتہیار نکلے اور بعدہٗ پانی پیدا ہوا جب عبد المطلب نے زمزم کو صاف کیا عزت اور نام اون کا
بڑہ گیا قریش حسد سے عبد المطلب کے درپے آبرو ریزی کے رہنے لگے عبد المطلب نے خدا سے
دعا کی اور نذر مانی کہ اگر دس لڑکے اللہ تعالے مجھکو دے تو ایک اونمین سے اللہ کی راہ مین قربانی
کرون اللہ تعالے نے دس بیٹے اونکو دئے اور وہ سب جوان ہوئے ایک شب کو عبد المطلب
خانہ کعبہ کے قریب سوتے تھے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اے عبد المطلب اس گھر کے
صاحب کیواسطے اپنی نذر پوری کر عبد المطلب خواب سی بیدار ہوئے ترسان اور لرزان کیونکہ
لڑکے کا ذبح کرنا بہت دشوار ہے اور ایک بکری ذبح کرکے فقرا اور مساکین کو تقسیم کردی پہر خواب مین
دیکھا کہ اس سے بزرگ تر قربانی کر عبد المطلب نے ایک گائے ذبح کرکے نذر خدا کی پہر تیسری مرتبہ
خواب مین دیکھا کہ اس سے بزرگ تر قربانی کر اونٹ ذبح کرکے نذر خدا کیا پہر خواب مین دیکھا کہ اس سے
بزرگ تر قربانی کر عبد المطلب نے پوچھا کہ اس سے بزرگ تر قربانی کون ہے جواب پایا کہ ایک بیٹا
نذر کر جس کی نذر مانی ہے عبد المطلب کو اسکا ملال تو ہوا مگر ادائے نذر پر مستعد ہو کر سب بیٹون کو

جمع کرکے صورت واقعہ بیان کی سب لڑکون نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے اگر منظور ہو ہم سبکو
خدا کے واسطے ذبح کرو ہمکو عذر نہین ہے عبد المطلب بیٹونکی اطاعت سے خوش ہوے اور قرعہ
ڈالا کہ جسکے نام پر قرعہ پڑے اوسکو ذبح کرین جب قرعہ ڈالا عبد اللہ کے نام پر آیا عبد المطلب عبد اللہ کو
نہایت محبوب رکھتے تھے اسواسطے کہ نور محمدی اونکی پیشانی پر جلوہ گر تہا اور وہ نہایت درجہ خوبصورت
اور صاحب جمال اور شجاع اور خوش اوصاف تہے لیکن چونکہ نذر کر چکے تہے واسطے خدا کی رضا کے چہری
ہاتہ مین لیکر اور عبد اللہ کا ہاتہ پکڑ کر واسطے ذبح کرنیکے مذبح مین لائے چونکہ بسبب خوبصورتی اور
خوش سیرتی کے تمام قریش کو عبد اللہ سے محبت تہی یہ خبر سنکر تمام قوم کے لوگ جمع ہوئے اور
عبد المطلب کو مانع آے کہ عبد اللہ کو ذبح نکرو عبد المطلب نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین
مجبور ہون نذر کو کیونکر پورا نکرون بعد حجت اور تکرار کے یہ امر قرار پایا کہ فلان عورت کاہنہ
جو سب کاہنو مین ممتاز ہے اوسکے پاس چلکر یہ سب حال بیان کیا جاوے جو وہ تجویز کرے
وہ کیا جاوے الغرض عبد المطلب نے ہمراہ قوم کے اوس کاہنہ کے پاس جاکر یہ حال بیان کیا
اوسنے بعد تامل کے کہا کہ ایک جن میرا ملاقاتی ہے اوس سے مین پوچہ لون کل آنا جواب دونگی
دوسرے روز پہر اوسکے پاس گئے اوسنے پوچہا کہ تمہارے ملت مین دیت آدمی کی کیا ہے
عبد المطلب نے کہا کہ دس اونٹ ہین کاہنہ نے کہا کہ عبد اللہ کو ایکطرف کہڑا کرو اور دس اونٹونکو
ایک جانب اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹونکے نام پر آوے اونٹ ذبح کرو اور اگر عبد اللہ کے نام پر آوے
تو دس اونٹ اور زیادہ کرو اور اسیطرح دس دس اونٹ بڑہاتے جاؤ یہانتک کہ قرعہ اونٹونکے
نام پر آوے اوسوقت اون کل اونٹونکو ذبح کرو نذر تمہاری پوری ہوجاویگی قریش خوش
ہوے اور کہا کہ اگر تمام اونٹ قریش کے عبد اللہ کے خون بہا مین ذبح ہون تو ہم حاضر
ہین الغرض عبد اللہ کو قربان گاہ مین کہڑا کیا اور دس اونٹ دوسریطرف کرکے قرعہ ڈالا

عبد اللہ کے نام پر آیا دس اونٹ اور زیادہ کیے پھر قرعہ عبد اللہ کے نام پر آیا اسیطرح دس
دس اونٹ بڑہانے لگے آخرکار دسوین مرتبہ جب سو اونٹ کی نوبت آئی قرعہ اونٹونکے نام پر آیا
عبد المطلب نے پہر بنا بر احتیاط کے قرعہ ڈالا دوبارہ بہی قرعہ اونٹونکے نام پر آیا عبد المطلب نے
خدا کا شکر ادا کیا اور سو اونٹ قربانی کیے فدیہ ذبیح عبد اللہ ادا ہوا اسمین بہی اللہ تعالے نے
حضرت کی بڑائی اور عظمت کو ظاہر کیا کہ ہماری حبیب کا باپ مثل اور انسانونکے نہین ہیکہ دس
اونٹ جو ہر انسانکا اسوقت خونبہا ہے وہی اوسکا بہی خونبہا ہو بلکہ اورونکا خونبہا دس اونٹ
ہین تو عبد اللہ کے سو جیسا مال نفیس ہوتا ہے ویسی ہی قیمت بہی گران ہوتی ہے اور نیز اس
واقعہ سے اللہ تعالے نے عظمت جد نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ظاہر کی جو کام سیدنا ابراہیم
علیہ السلام نے خدا کی رضا کیواسطے مرتبہ نبوت اور خلت مین کیا تہا وہ کام جد حضرت نبوت نے
باوجود نبی نہونیکے کیا یہ فیضان نور جناب رسالت تہا کہ بسبب قرابت قریبہ کے حضرت عبد المطلب
جاری ہوا تہا اسی سے نبی کریم نے فرمایا ہے انا ابن الذبیحین یعنی مین دو ذبح کیے گئے ہوؤنکا بیٹا
ہون عبد اللہ چونکہ بسبب حاملیت نور محمدی کے مطلع انوار الٰہی تھے جسقدر زمان ظہور اوس
آفتاب حسن کا قریب آتا جاتا تہا لمعان حسن وجمال محمدی چہرہ عبد اللہ پر بڑہتا جاتا تہا جیسے کہ
طلوع آفتاب کے قریب افق روشن اور تابان ہوتا جاتا ہے لہذا تمام قریش کی عورتین وہ حسن و
جمال دیکہکر دل سے عبد اللہ پر عاشق ہوئین اور سو سو طرح چاہتی تہین کہ کسیطرح عبد اللہ کو انپر
ناز و انداز سے اپنا فریفتہ کرین لیکن اللہ تعالے اونکا حافظ تہا حضرت عبد اللہ کو کبہی لغزش
نہوئی جب عبد المطلب کو یہ حال معلوم ہوا عبد اللہ کو شکار کیواسطے باہر جنگل مین بہیجدیا اور وہب
زہری کو اونکے ساتہہ کر دیا ایک روز وہب ایک جانب شکار مین مشغول تھے کہ دیکہا اونہون نے
نوے سوار یہود کے ہتیار ونسے مسلح ولایت شام کیطرفسے نمودار ہوے وہب نے آگے بڑہکر اونسے

فائدہ عبادت [illegible]

ذکر ازدواج حضرت عبداللہ کا با آمنہ

پوچھا کہ آپ لوگون نے کسطرف کا قصد کیا وہ لوگ وہب کو مرد صحرائی جان کر سمجھے کہ انسے پتا مقصد کا ملجاویگا کہنے لگے کہ عبد اللہ کے مارنیکو آئے ہین وہب نے کہا کہ عبد اللہ کا قصور کیا ہے اونہون نے کہا کہ قصور تو عبد اللہ کا کچھہ نہین ہے مگر اوسکی پشت سے وہ شخص پیدا ہوگا کہ دین جسکا کل دینونکو منسوخ کریگا اور مذہب اوسکا سب مذاہب کو مٹا ویگا اسواسطے اس گروہ نے ارادہ کیا ہے کہ عبد اللہ کو قتل کرڈالین تاکہ وہ لڑکا پیدا نہو وہب نے کہا کہ تم نادان ہو یہ کام عقل کا نہین اگر اللہ کو اوس لڑکے کا عبد اللہ سے ظاہر کرنا منظور ہے تو ہرگز تم عبد اللہ کو قتل نکرسکوگے اور اگر اللہ کو منظور نہین تو عبد اللہ کے قتل سے تمکو کیا ملیگا بعد اسکے وہب نے دیکھا کہ کچھہ سوار اور ایک روایت مین ہے ستر سوار کہ اس عالم کے لوگونسے مشابہت نرکھتے تھے غیب سے ظاہر ہوئے اور وہ فرشتے تھے اونہون نے اون سب یہودیون کو قتل کیا وہب یہ معاملہ دیکھکر عبد اللہ کو ساتھہ لیکر عبد المطلب کے پاس آئے اور صورت واقعہ ظاہر کی بعدہ اپنے گھر مین جاکر سب حال اپنی بی بی سے بیان کیا اور کہا کہ میرا یہ قصد ہے کہ اپنی دختر نیک اختر آمنہ کو عبد اللہ کے نکاح مین دون اور بعض اشخاص سے عبد المطلب کو اس مضمون سے اطلاع کرادی عبد المطلب بھی عبد اللہ کے نکاح کی تجویز مین تھے وہ جب اس بات سے واقف ہوئے فاطمہ اپنی بی بی کو وہب کے گھر بھیجا کہ بی بی آمنہ کو دیکھہ آوین بی بی فاطمہ نے جب آمنہ کو دیکھا فریفتہ ہوگئین اور عبد المطلب سے آکر بیان کیا کہ انسان عاجز ہے اور زبان قاصر ہے وصف آمنہ مین حق یہ ہے کہ عبد اللہ ہی کی صحبت کے قابل ہے عبد المطلب نے یہ سنکر وہب کو پیام عبد اللہ کا دیا وہب نے منظور کیا چنانچہ بروایتے اوسط ماہ جمادی الثانی مین اور بروایتے چوتھی شب رجب کو عقد ہوا حضرت عبد اللہ کا بی بی آمنہ سے ہین اللہ اوسی شب مین نخل عالم مین ثمر مراد آیا یعنی باعث ایجاد عالم حمل مین

تشریف لائے بنابر اظہار عظمت جناب رسالت کے غیب سے ندا ہوئی کہ اے عرش برتے
نور کے پہن لے اور اے کرسی چادر فخر کی اوڑھ لے اے سدرۃ المنتہی نورانی ہوجا اے حورون
جنت کی آراستہ ہو بیٹھو اے رضوان دروازے جنت کے کھولدے اور اے مالک دروازے
دوزخ کے بند کردے رحمۃ للعالمین اپنی والدہ کے حمل مین تشریف لائے ہین اور علی ہذا القیاس
زمین پر بھی ندا ہوتی تھی کہ اے تہامہ زمزم یہ نبی اعظم ہین جو تشریف لاتے ہین اے جبل حرا
یہ مقام [illegible] ہے اے جبل ابو قبیس یہ لڑکا صاحب خوشی اور مبارکبادی کا ہے
اے جبل عرفات یہ وہ لڑکا تشریف لاتا ہے جو نجات دینے والا ہے بلکہ تو نسی جانور قریش کے
حضرت کے حمل مین آنیکے وقت گویا ہو گئے تھے اور آپس مین ایک دوسرے کو خوشخبری
دیتے تھے کہ قریب آگیا وقت اللہ کے حبیب کی ولادت کا اب ہم سب آپ کی زیارت سے
مشرف ہونگی بی بی آمنہ فرماتی ہین کہ مجھہ کو ایام حمل مین کچھہ گرانی اور کسل معلوم نہوتا تھا
بلکہ ایک نور مین اپنے بیچ مین دیکھتی تھی کہ بڑھتا جاتا تھا جب ایام حمل کے گذر گئے اور ماہ ولادت
باسعادت یعنی ربیع الاول آیا طرح طرح کی برکات بی بی آمنہ نے مشاہدہ کیے اور عجائبات
قدرت الہی دیکھی یہانتک کہ شب ولادت آئی حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ اوس شب کو
اسقدر نور میرے بدن مین ہوگیا تھا کہ مشرق سے مغرب تک سارا عالم میرے پیش نظر تھا پہر
جب وقت ولادت شریف آیا جبرئیل علیہ السلام بامر الہی واسطے خدمت کے حاضر ہوے
حبیب سردار عالم تشریف لاوے تو اوسکی خدمت اور استقبال کیواسطے ایسا ہی معظم
درکار ہے جو افضل ملائکہ ہے الغرض جبرئیل علیہ السلام نے بحضور جناب رسالت
نہایت ادب سے عرض کیا ظاہر ہوا اے رسول اللہ کے ظاہر ہوا اے نبی اللہ کے
ظاہر ہوا اے بہتر خلق خدا کے ظاہر ہوا اے سردار رسولون کے ظاہر ہوا اے ختم کرنیوالے

نبیون کے چونکہ جناب رسالت ممدوح جناب احدیت ہین غیر کی مدح کی پروا نہین رکھتے ہین آنحضرت نے التفات نفرمایا جبرئیل علیہ السلام نے عاجز ہوکر عرض کیا یا اسم اللہ ظاہر یا محمد ابن عبداللہ یعنی ہماری مدح کیا اور رحم کیا اب طریق مدح چھوڑ کر اللہ کا واسطہ دیتے ہین تا اوسکے نام کیواسطے سے ظاہر ہو جیے پس جب نام الٰہی پیش ہوا کمال ادب کیوجہ سے قبول کرلیا حضور نے عرض جبرئیل علیہ السلام کو اور متوجہ ہوئے عالم ظہور کیطرف فطلع رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَالْبَدْرِ الْمُنِیْرِ پس تشریف لائے نبی کریم مثل چودھوین رات کے

چاند کے روشن **شعر**

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا	دعائے خلیل و نوید مسیحا
سلطانِ دوجہان کا ذکر ظہور ہے	تعظیم شاہ دین کو اوٹھنا ضرور ہے
تشریف لائے حضرتِ محبوب کبریا	تشریف لائے سید و سلطان انبیا
تشریف لائے باعثِ ایجاد دوجہان	تشریف لاؤ نور ہدا شاہ انس جان

ابیات

السلام اے سرورِ عالیجناب	السلام اے شافعِ یوم الحساب
السلام اے مقتدای مرسلین	السلام اے رحمۃ اللعالمین
السلام اے آنکہ کانِ نعمتی	السلام اے آنکہ ابر رحمتی
السلام اے بحر علم من لدن	السلام اے مخزن اسرار کن
السلام اے معطی ہر آرزو	السلام اے فیض تو ہر چار سو
السلام اے ذکر تو ایمان من	السلام اے فکر تو درمان من
السلام اے دستگیر بیکسان	السلام اے چارۂ دردِ نہان

السلام اے حل مشکل اسلام
صد سلام از ما ہر دم صبح و شام
ہر امید آنکہ اے والی جناب
درد مند ہم اے طبیب غیب دان
از علاج ما تو نیکو آگہی
ہست دارو ے دل بیماریٔ ن
پس چشان یک جرعہ از جام وصال
من ہران مار ز دیا درد و رنج

السلام اے کان ازتو تمام
بر تو ہم بر آل وا صحابت تمام
از لب شیرین تو آید جواب
رنج مادر یا سب از بغض نہان
دارو ے درد دل ہم تو دہی
شربت وصل تو اے دل امین
پیش از این بگزار ما را در ملال
رحم کن بر من بحق ہفت و پنج

اللہم صل وسلم وبارک علیہ وقت ولادت باسعادت جناب سید الانبیاء کے بہت سے عجائبات مشاہدہ کیے گئے کہ اوس سے عظمت اور جلالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئی بعض اونمین سے بیان کیے جاتے ہین روایت کرتے ہین حضرت عبد الرحمن بن عوف اپنی والدہ شفا بنت عوف سے کہ کہا اونہون نے مین قابلہ تہی بی بی آمنہ کے حضور کی شب ولادت مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاتہہ مین آئے ایک آواز میرے کانمین آئی کہ کہنے والا کہتا تہا رحمت کرے تجہپر رب تیرا اور مشرق سے مغرب تک زمین نورانی ہو گئی چنانچہ بعض مکانات شام کو مینے اوس نور مین دیکہا اوسوقت تکیہ لگایا مینے کچہہ دیر نہین گذری تہی کہ ایک ظلمت اور ڈر اور لرزہ مجہپر طاری ہوا بعدہ میرے دہنے جانب سے ایک روشنی ہوئی سنا مینے کہ کہنے والا کہتا تہا کہان لیگیا تو اوسکو دوسرے نے جوابدیا کہ جانب مغرب لیگیا مین اوسکو اور تمام مقامات متبرکہ مین پہنچایا مینے اوسکو شفا کہتی ہین کہ پہر وہی خوف اور

لرزہ اور رعب مجھپر طاری ہوا اور بائین جانب سے میرے روشنی پیدا ہوئی سنا مینے
کہ کہنے والا کہتا تہا کہ کہان لیگیا تو اوسکو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے نے
تہا مشرق کیطرف لیگیا مین اونکو اور تمام مقامات متبرکہ مین پہنچایا مینے اون کو او
ابراہیم خلیل اللہ کے پاس لیگیا مین اونکو اونہون نے اپنے سینہ پر لیا اور طہارت
اور برکت کی دعا کی شفا کہتی ہین اوسوقت کہا یعنی ہاتف غیبی نے کہ بشارت ہو تم کو
اے محمد ساتہہ عزت اور شرف دنیا کے تحقیق تم متمسک ہو ساتہہ عروہ وثقی کے جو شخص
متعلق ہو ساتہہ شاخون درخت دین اور ملت تمہاری کی اور تمہارے کہنے کے موافق کرے
قیامت کے دن تمہارے زمرہ مین محشور ہوا اور شفا فرماتی ہین کہ یہ مضمون ہمیشہ میرے
خاطر مین رہا یہانتک کہ آنحضرت مبعوث ہوئے اور مین اول ایمان لانیوالونمین سے ہوئی
اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور بی بی آمنہ سے روایت کی گئی ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہاتہہ اپنے زمین پر رکہے اور سر مبارک آسمان کیطرف
کیا اور دونون انگوٹہے اور اونگلیونکو اپنی بند کرلیا تہا اور انگشت سبابہ سے اشارہ کرتے تہے
گویا تسبیح کرتے تہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ انگوٹہے کو چوستے تہے اور شیر اوس سے
روان تہا بعدہ آپنے قبضہ خاک زمین سے اوٹہایا اور متوجہ ہوئے کعبہ کیطرف اور سجدہ مین گئے
اور ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نور مجہسے ظاہر ہوا کہ مکانات بصری شام
کو اوس نور مین مینے دیکہا اور ایک روایت بی بی آمنہ سے یہ ہے کہ کہا اونہون نے جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ایک ابر کا ٹکڑا آسمان سے اوترا اور آنحضرت سے
قریب ہوا اور آپ کو اپنے سے لایا اور اوٹہایا اور میری آنکہ سے غائب کیا اور سنا مینے کہ
منادی پکارتا تہا کہ اسکو زمین مشرق اور مغرب مین پہراؤ اور مقامات ولادت انبیا مین لیجاؤ

اوسکے دعاے برکت اونکے واسطے کرین اور اونکو جامہ ملت حنفیہ پہناؤ اور انکے باپ ابراہیم علیہ السلام
کے پاس انکو لیجاؤ اور تمام دریاؤن مین پھراؤ تاکہ اہل دریا اونکو ساتھ اسم اور صفت اور
صورت کے پہچان لین بالتحقیق نام اونکا دریاؤن مین ماحی ہے جسقدر شرک زمین پر ہے
اونکے زمانہ مین مخفی ہوجاویگا اور بعد لحظہ کے اونکو پہیر لایا لپٹا ہوا ایک قطعہ صوف مین کہ برف
سے زیادہ سفید تہا اور ایک روایت مین ہے کہ دودہ سے زیادہ سفید تہا اور اونکو اوپر حریر
سبز کے رکہا اور چند کنجیان آنحضرت کے ہاتہ مین دین اور کہنے والا کہتا تہا کہ محمد نے لے لیا
کلید نبوت اور کلید نصرت اور کلید خزانہ ریاح کو بعدہ دوسرا ابر آیا پہلے سے نورانی اور عظیم زیادہ
اور سنتی تہی مین اونسے آواز مثل صہیل اسپ اور آواز مرغونکی اور آدمیون کے باتین کرنیکی
اوس ابر پارہ نے بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور میری نظر سے غائب
ہوگیا اول بار سے زیادہ اور سنا مین کہ منادی کہتا تہا کہ لیجاؤ محمد کو صلی اللہ علیہ وسلم اور اطراف
زمین مین پہراؤ اور پیش کرو اونکو تمام روحانیون انس وجن پہ اور دو اونکو صفوت آدم اور
رقت نوح اور ایک روایت مین ہے کہ شدت اور قوت نوح ع اور خلت ابراہیم ع اور سنت
اسحاق ع اور ایک روایت مین بجاے سنت اسحاق ع کے صبر ایوب ع مروی ہے اور فصاحت
اسمعیل ع اور بشارت یعقوب ع اور جمال یوسف ع اور صوت داؤد ع اور زہد یحیی ع اور
کرم عیسی علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام اور ایک روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو غوطہ دو اخلاق انبیا اور رسل مین پس ذات بابرکات ہمارے نبی کریم کی جامع ہے

کل صفات خوبان خدا کی بقول خسرو علیہ الرحمۃ

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بی بی آمنہ فرماتی ہین کہ بعد اسکے لاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹا ہوا پارہ حریر مین

اور آپ کے ہاتھ مین قطرات آب زلال کے اوس حریر پارہ سے ٹپکتے تھے اور ہاتف کہتا تھا
کہ محمد نے تمام دنیا پر قبضہ کیا تمام مخلوق دنیا کی اونکے قبضہ تسخیر مین آگئی بطوع و رغبت باذن اللہ
تعالے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور نقل کرتے ہین کہ حضرت آمنہ نے کہا جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے تین شخص مجھپر ظاہر ہوئے ایسے خوبصورت کہ گویا آفتاب اونکے
چہرونسے چمکتا تھا ایک کے ہاتھ مین ابریق نقرہ تھی بوے مشک اوس سے آتی تھی اور
دوسرے کے ہاتھ مین ایک طشت زمرد سبز کا اور اوسکی چار گوشے تھے ہر گوشے پر موتی تھے
اور ہاتف کہتا تھا کہ یہ دنیا ہے شرق اور غرب اور بر اور بحر یا حبیب اللہ اسمین سے جس
گوشہ کو چاہو پکڑ لو حضور نے دست مبارک درمیان طشت مین رکھا غیب سے ندا ہوئی
بخدا اے کعبہ آنحضرت نے کعبہ کو اختیار کیا جانو تم کہ حقتعالے نے اوسکو اونکا قبلہ اور مسکن شریف
اونکا کیا اور تیسرے شخص کے ہاتھ مین سفید ٹکڑا حریر کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
سات مرتبہ اوس طشت مین نہلایا اوس ابریق نقرہ سے اور اوس پارہ حریر مین آپ کو
لپیٹا اور ایک بند کہ گویا مشک اذفر سے تھا اوپر اوسکے باندھا بعد اوسکے صاحب حریر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زیر بازو لایا ابن عباس کہتے ہین کہ جب یہ خبر آنحضرت سے کہتے تھے
فرماتے تھے کہ وہ شخص رضوان تھا خازن بہشت حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ بعد ایک
لحظہ کے وہ اپنے بازو کے نیچے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر لایا اور آپ کے گوش
مبارک مین بہت سی باتین کہین کہ مین کچھہ نہ سمجھی بعد حضور کے دونون چشمان مبارک کے
درمیان مین اوسنے بوسہ دیا اور کہا بشارت ہو تمکو اے محمد صلعم تمام پیغمبرونکا علم تمکو دیا اور علم
اور شجاعت تمہاری سب سے بڑھ گئی اور کنجیان نصرت کی تمہارے ساتھ کردین اور ہیبت
اور عظمت تمہاری آدمیونکے دلونمین ڈالی کہ تمہارا ذکر سنکر سب اونکا دل لرزان اور ہراسان ہونگے اگرچہ

تمکو نہ دیکھا ہو اسے حبیب اللہ کے حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ بعد اسکے دیکھا مینے ایک شخص کو
اوسنے اپنا دہن حضور کے دہن مبارک پر رکھا اور جیسے کبوتر اپنے بچے کو بھراتا ہے کوئی چیز
آنحضرت کو وہ دیتا تہا اور مین دیکھتی تہی کہ حضور اپنی اونگلی سے اشارہ کرتے تھے اور
زیادہ طلب فرماتے تھے۔ روایت کیا ہے کہ وقت ولادت باسعادت جناب ختم رسالت
کے تمام بت روے زمین کے منہ کے بل گر پڑے اور شیطان کو مع اوسکے لشکر کے گرفتار کیا
اوسنے فریاد اور نالے بہت کئے یہی سبب ہے کہ ذکر ولادت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
شیطان کے دل پر شاق گذرتا ہے اور جو اوسکے متبع ہین اونکو اغوا کرتا ہے کہ ذکر ولادت شریف
سے باز رہین اور دوسری باتین بکین نعوذ باللہ من شر الشیطان علیہ اللعن جمہور
اہل سیر اسطرف ہین کہ نبی الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا ختنہ کیے ہوے اور ناف بریدہ پیدا
ہوے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ پیدا ہوا مین مختون
اور نہ دیکھا کسی نے میرا ستر عورت کو علما نے فرمایا ہے کہ حکمت اسمین یہ تہی کہ کسیکو
مخلوق مین سے حضور کی تکمیل خلقت مین مداخلت نہو اور کوئی شخص ستر شریف حضور کو
نہ دیکھے کیونکہ حیا حضور کے مزاج مین بہت تہی اور عبد المطلب سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین
کہ مین حضرت کی شب ولادت مین خانہ کعبہ مین تہا جب نصف شب گذر گئی دیکھا مینے
بیت اللہ کی چارون دیوارین مقام ابراہیم کیطرف جہک گئین اور سجدہ کیا اور پھر
ہیئت اصلی پر آگئین اور تکبیر عجیب کعبہ سے سنتا تہا مین کہ ندا کرتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر رب
محمد ن المصطفے اسوقت میرے رب نے مجکو پاک کیا بتون اور مشرکون کی نجاست سے
اور جو بت کہ گرداگرد کعبہ معظمہ کے تھے وہ پارہ ہوتے تھے جیسے کپڑا پہٹتا ہے اور بڑا بت
جسکا نام ہبل تہا اوندہا پڑا تہا اور سنتا تہا مین کہ منادی ندا کرتا تہا کہ اب آمنہ سے

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور ابر رحمت اونپر اوترا اور ایک طشت
فردوس سے اور ایک روایت ہو کہ عالم قدس سے نازل ہوا تا کہ اوسمین آنحضرت کو نہلا دین
عبد المطلب فرماتے ہین کہ جب مینے کعبہ کو اوس حال مین دیکھا اور بتون کو گرتے دیکھا
اور وہ ندا سنی تحیرانا مینے کہ کیا کہون مینے اپنی آنکہین کہولین اور ملین اور اپنے دل مین کہا
کہ آیا خواب مین ہون مین بعدہ کہا مینے کہ نہین جاگتا ہون اوٹہا مین اور بی بی آمنہ کے
گھر کیطرف چلا جب گھر کے دروازے پر پہنچا اوسکو انوار اور خوشبوؤن سے پر
پایا مینے دروازہ پر دستک دی آمنہ نے ضعیف آواز سے جواب دیا اور کہا مینے
دروازہ کھول والا میرا زہرہ پھٹ جاویگا آمنہ نے جلدی سے دروازہ کھولا پایا اول مینے
انکہ آمنہ کے منہ پر موضع نور محمدی پر پڑی اثر اوس نور کا اونکی پیشانی مین نپایا بے طاقت
ہوا مین اور کہا مینے اے آمنہ وہ نور کیا ہوا کہا اونہون نے مینے وضع حمل کیا لڑکا پیدا ہوا
مینے کہا اوسکو لاؤ تو دیکھون اونہون نے جواب دیا کہ تم ابہی نہین دیکھ سکتے ہو مینے کہا
کیون نہین دیکھ سکتا ہون آمنہ نے کہا کہ جب وہ پیدا ہوئے ایک شخص آیا میرے پاس
کہ قد اوسکا مثل خرمے کے درخت کے تہا اور کہا کہ اس طفل کو گھر سے نکال اور کسی
شخص کو اولاد آدم سے نہ دکھا تین روز تک عبد المطلب کہتے ہین کہ مینے تلوار کھینچی اور
کہا آمنہ سے کہ لڑکے کو باہر لاؤ کہ دیکھون مین والا تمکو یا اپنے کو ہلاک کرتا ہون آمنہ نے جب
یہ حال دیکھا کہا کہ لڑکا فلان مقام پر ہے جاؤ دیکھ لو مینے ارادہ کیا کہ اوس مقام مین جا کر دیکھون
ناگاہ مینے ایک شخص دیکھا ایسا باعظمت وہیبت کہ مثل اوسکے ہرگز نہ دیکھا تہا ایک تلوار
برہنہ اوسکے ہاتہہ مین تہی مجہہ پر حملہ کیا اور کہا روکے تجکو تیری مان کہان آتا ہے تو
مینے کہا مین اس گھر مین آتا ہون کہ اپنے لڑکے کو دیکھون اوس نے کہا پلٹ جاؤ کوئی

اولاد آدم سے اوسکو نہین دیکھہ سکتا جبتک سب فرشتے اوسکی زیارت نکرلین پھر عبد المطلب
کہتے ہین کہ لرزہ میرے جسم پر طاری ہوا اور تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی باہر آیا تاکہ قریش کو اس
واقعہ کی خبر دون مین ہر چند چاہا مینے کہ اس حال کو بیان کرون لیکن بیان نکرسکا [illegible] روایت
مین ہے کہ عبد المطلب نے جب سرور کائنات کو دیکھا نہایت خوش ہوئے [illegible] حضرت کو
گود مین لیا اور خانہ کعبہ مین لیگئے اور خدا کی پناہ مین سپرد کیا اور محمد نام رکھا اور [illegible] دل سے
کہ عبد المطلب دروازہ خانہ کعبہ پر کھڑے ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا اور [illegible] اشعار پڑھے خلاصہ
اونکا یہ ہے کہ شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھکو عطا کیا یہ لڑکا پاک اللہ کی پناہ مین دیتا ہون مین اسکو
شر ہر حاسد کو اور پھر آمنہ کے پاس لاکر سپرد کیا اور کہا کہ اسکی بہت حفاظت کرو یہ لڑکا بڑا
صاحب شان ہے اور بی بی آمنہ سے یہ بھی مروی ہے وہ فرماتی ہین کہ جب حضرت پیدا ہوئے
چار عورتین آسمان سے اوترین مین اونکو دیکھہ کر ڈری اور پوچھا مینے کہ تم ایسی مستورات
مکہ کی نہین ہو اونہون نے کہا کہ اے آمنہ تم خوف نکرو اور ایک نے کہا مین ہون ام البشر حوا دوسری
نے کہا کہ مین ہون سارہ ام اسحاق تیسری نے کہا کہ مین ہون ہاجرہ ام اسمٰعیل چوتھی نے کہا کہ
مین ہون آسیہ بنت مزاحم اور حوا کے پاس عطر تھا بہشت کا اور آسیہ کے پاس مندیل سبز تھی
حضرت کو غسل دیکر حضرت آمنہ کی گود مین دیا پھر حضرت نے سجدہ کیا اور کہا الٰہی ہب لی
امتی اے پروردگار تو بخش میرے واسطے میری امت کو جناب الٰہی سے ندا آئی [illegible]
وہبت امتک یا علی ہمتک بخشا مینے تیری امت کو [illegible] تیری ہمت [illegible]
فرمایا اللہ تعالے جلشانہ نے گواہ رہو فرشتون میرے کہ میرا دوست نہ بھولا اپنی امتکو
ولادت کیوقت پھر کیونکر بھولے گا اپنی امت کو قیامت کے دن [illegible] انا معشر
الاسلام ان لنا من العنایۃ رکنا غیر منہدم خوشخبری ہو ہمکو اے گروہ اہل اسلام

بالتحقیق ہمارے واسطے اللہ کی عنایت سے وہ رکن ہے جو گرے ہی گا نہیں ۔

یارب صل وسلم دائما ابدا	علی نبیک خیر الخلق کلہم
عطر اللہم قبرہ الکریم	بعرف شذی من صلوۃ وتسلیم

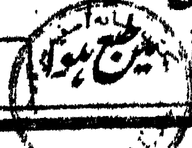
اللہم صل وسلم وبارک علیہ

تمۃ الرسالۃ الاولی سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین
والحمد للہ رب العالمین

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد اضعف ازلی ابو الحسنات قطب الدین احمد قریشی قادری حنفی عاشقان گیسوے احمدی وشیفتگان روے محمدی کو مژدۂ جانفزا و نوید دلربا سناتا ہے کہ اس زمان سعید وآوان حمیدمیں رسالہ فیض مقالہ مطبوع طبع اولی الابصار مسمے بہ خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار مولفہ ومرتبہ عاشق حبیب رب العالمین شیدائے سرور اولین وآخرین جناب مولوی حافظ حاجی غلام محمد بادیعلیخان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۱ ہجری قدسی مطبع نامی لکھنؤ



اعلام واجب الاعظام

واسطے اطلاع خاص وعام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرة بعد اخرے طبع ہوا کرتے ہین اور شائقین کیخدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین —

نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندرجال
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	ترجمہ اردو زلالی الغربا	خلاصة الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	تحفۂ سعیدی	تحفۂ حمیات قانون	ہنس جواہر	دیوان عالم
دیوان صبا	دیوان حضرت علی مع ترجمۂ فارسی	مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	مفردات ہندی	ناصر العاشقین
خیر الاذکار فی ذکر سید الانبیاء	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدی فی ذکر سید الوری	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سلطنة النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدی فی ذکر خیر الوری	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سلطنة القلوب فی ذکر المحبوب
منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	قصائد چمنستان	مجموعۂ مناقب علی	نقل محفل	نقل مجلس	مولد شریف قلق
مجلس گیارہوین	قصائد چاریار	اندرجال کلان	عملیات نادرہ	کحل البصر	مجموعۂ وظائف
طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	ایکادشی مہاتم	تذکرة الفہوم	ترجمہ ابو ذر وبیلا دی

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے۔ نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمایش کو خط کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے فقط —

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ محلہ ابو تراب خان

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت آوان مین یہہ مجموعہ لاجواب
خزینہ برکات مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات
جسے عالیجناب مولوی حافظ حاجی غلام محمد یاد علیخان صاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات
صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ
مبارک ربیع الاول سے بارہ۱۲وین تک کیواسطے ایک
ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سی تحریر فرمایا
اور تیرہ۱۳وین رسالہ مین حال پرملال وفات خلاصہ کائنات تحریر
ہوا ہی انشاء اللہ تعالی یکے بعد دیگری طبع ہونگی بالفعل اوسکا پہلا حصہ
جسکا نام خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار ہی مطبع نامی لکھنؤ مین
بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف طبع ہوا ہے لہذا کوئی صاحب
بلا اجازت مطبع قصد طبع کا نفرمائین نیازمند سی طلب فرمائین

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ دوسرا رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع

حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار سے ہے

نور الابصار

فی

ذکر سید الابرار

مولفہ شیدای احمد مجتبی شیفتہ محمد مصطفے مولوی حافظ

حاجی غلام محمد ہادی علیخان لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۴ع

فہرست نور الابصار فی ذکر سید الابرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا رافع الدرجات
ونصلی علی حبیبک محمد سید الموجودات

صبا بسوے مدینہ روکن ازین دعاگو سلام برخوان
بگرد شاہ رسل بگرد و بصد تضرع پیام برخوان

بنہ بچرخ بریں ادب را ز سر ارادت بنہ آنگہ آن کو
صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخوان

بہ باب رحمن گہے گذر کن بہ باب جبریل گہہ جبیں سا
سلام ربی علی حبیبی گہے بہ باب السلام برخوان

پھر آمدِ بہار ہے دل باغ باغ ہے
پھر بلبلِ سخن کا فلک پر دماغ ہے

مستانہ پھر رہے ہیں جو عشاق سو بسو
پھر لائی ہے صبا کسی یوسف لقا کی بو

پیدا ہے آج گلِ چمنِ دہر کی ہوا
نامِ خدا بہار کا موسم پھر آ گیا

سینہ سے رنگ حسرت و حرمان نکل گیا
پھر دل میں جوش آ گیا موسم بدل گیا

پھر اہلِ درد مجلسِ عشرت کو پا گئے
پھر مولدِ شریف کے ایام آ گئے

پھر ذکرِ خیر سیدِ عالم ہوا بپا
پھر بام و در سے اوٹھنے لگا شورِ مرحبا

پھر اپنے گھر میں مدحتِ سلطانِ دین چھڑی
پھر اپنی بزم رشکِ خلدِ بریں بنی

محفل مین آج ذکر رسولِ انام ہے	یہ بزم ہے کہ روضۂ دار السلام ہے
ہر وقت لب پہ قبلۂ عالم کا نام ہے	جس جا درود فرض ہے یہ وہ مقام ہے

اللھم صل وسلم وبارک علیہ اللہ تعالے جل جلالہ واسطے اظہار عظمت حضرت ختم رسالت کے ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا تحقیق اللہ تعالے اور ملائکہ اوس کے صلوۃ بھیجتے ہین اوپر نبی کے اے ایمان والو تم بھی صلوۃ بھیجو اوسی نبی پہ اور سلام بھیجو جو حق سلام بھیجنے کا ہے اس آیہ کریمہ مین حقتعالے نے اپنے محبوب کریم کی بڑی عظمت ظاہر کی اسواسطے کہ فرمایا علی النبی اور نہ ارشاد کیا علی محمد حالانکہ صلوۃ الٰہی کا حضرت نبوت پر ہونا اس لفظ سے بھی ویسا ہی ثابت ہوتا تھا کلام الٰہی ابلغ الکلام ہے کوئی لفظ اسمین وہ نہین ہے جو کچھ نفع ندیتا ہو پس لفظ نبی کا فرمانا اور نام پاک نہ لینا دلالت کرتا ہے آنحضرت کی کمال عظمت پر کیونکہ نام لیکر ذکر کرنیمین ایک نوع کی تحقیر ہے حالانکہ اللہ تعالے جل جلالہ بادشاہ حقیقی وہ عظمت والا ہے کہ وہ جسکا نام لیکر ذکر کرے یا خطاب فرماوے تو اوس بندہ کو دوسرے بندون پر بہت بڑا فضل حاصل ہوتا ہے کیونکہ حضرت کبریا نے اوسکو محبت سے یاد تو فرمایا اور خطاب تو کیا جیساکہ جملہ انبیا علیہم السلام جو اللہ تعالے کے برگزیدہ بندے ہین اور مقبول ہین اللہ تعالے اون کو یاد فرماتا ہے نام لیکر اور خطاب بھی کرتا ہے اونسے اونکا نام لیکر چنانچہ ذکر انبیا مین فرمایا ہے وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِبْرٰھِیْمَ وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مُوْسٰی یاد کر واے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب مین ابراہیم کو اور یاد کر واے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب مین موسی کو اور اسیطرح خطاب مین اونکا نام لیا ہے اور فرمایا ہے یا اٰدَمُ اسْکُنْ

أَنْتَ يَا نُوحُ اهْبِطْ يَا اِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا يَا مُوسٰى فَاخْلَعْ
نَعْلَيْكَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ پس یہ خطاب اللہ جل جلالہ کا انبیاء علیہم السلام
سے کہ نام اونکا لیکر فرمایا ہے ظاہر کرتا ہے اونکی عظمت اور فضل کو یہ وہ مقربان
خاص احدیت ہین کہ شہنشاہ حقیقی اونسے خود کلام فرماتا ہے ہمارے سردار چونکہ
نبی الانبیا ہین اور اللہ کے حبیب ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالے نے
جہان ذکر کیا ہے وصف کے ساتھہ آپکو یاد کیا ہے نام لیکر نہین ذکر فرمایا ہے اور جہان
حضور سے خطاب کیا ہے تو بھی ساتھہ کسی صفت عظمت کے آپ کو پکارا ہی چنانچہ
یون فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے رسول اے نبی اور کسی مقام پہ
خطاب بالکنایہ فرمایا ہے حبیبی لیس یہ راز ہے اللہ اور اللہ تعالے کے حبیب کے
درمیان مین اور معنی حقیقی اسکے بجز اللہ کے اور اللہ کے رسول کے جو اوسکا مخاطب
ہے دوسرا جان نہین سکتا ہے اسواسطے کہ حروف مقطعات آیات متشابہات
مین داخل ہین اور آیات متشابہات کی نسبت مین اللہ تعالے فرماتا ہی لَا يَعْلَمُ
تَاوِيلَهُ اِلَّا اللهُ یعنی نہین جانتا ہے اوسکی تاویل کو مگر اللہ تعالے اور بعض قرا ن
اس آیہ شریف مین لفظ اللہ پر وقف نہین ہے بلکہ وقف ہے والراسخون فی العلم
پر جو عبارت اوسکے آگے ہے اس قرات سے اس آیہ شریفہ کے معنی یہ ہوئی کہ نہین
جانتا اوسکی تاویل کو مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین اب قراۃ اول مین جنمین
وقف اللہ پر ہے اور دوسری قراۃ مین کہ جسمین وقف علم پر ہی تناقص ہوا اسواسطے
کہ اول قراۃ سے ثابت ہوتا ہے کہ تاویل آیات متشابہات کو سوائے اللہ کے دوسرا
جان ہین نہین سکتا اور قراۃ ثانیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تاویل آیات متشابہات کو

اللہ جانتا ہے اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین لہذا انطابق اسمین مفسرین نے یون بیان
کہ معنی حقیقی اوسکے سوا ے اللہ کے کوئی جان ہی نہین سکتا ہے اور بتعلیم الہی
راسخین فی العلم بھی کسیقدر اوسکے مطالب سے واقف ہوجاتے ہین بہین وجہ
حروف مقطعات کے معنی بھی بعض علماء دین نے فرمائے ہین چنانچہ یٰس کے
معنی امام العلما سید العرفا سیدنا امام جعفر صادق سلام علیہ و ابائہ الکرام نے یہ ارشاد
کئے ہین کہ یا حرف ندا ہے اور سین سے مراد ہے سید جو ایک اسم ہے اسمائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالے خطاب کرتا ہے آپ سے ای سردار
کہ سب کے اور طٰہٰ کے معنی بعض علما نے یون فرمائے ہین کہ طو سے مراد ہے طاہر اور
ہا سے مراد ہے ہادی اس صورت مین معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالے آپسے فرماتا ہے
اے پاک اے راہ کے دکھلانے والے اور بعض نے اسکے معنی مین یہ لکھا ہے کہ طو کے عدد
نو ہین اور ہی کے پانچ نو اور پانچ جمع کرنے سے چودہ ہوے اور یہ اشارہ ہے ماہ چاردہ
کیطرف چونکہ بسبب کمال لطافت اور نورانیت کے چہرہ انور کو بدر کامل سے
تشبیہ دی گئی ہے لہذا اللہ تعالے جل جلالہ نے بھی آپ سے خطاب مین فرمایا
اے چودھوین رات کے چاند اور کہین اللہ تعالے محبت سے یون فرماتا ہے
یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر اے جھرمٹ مارنے والے اے جامہ مین لپٹے ہوے
وقت نزول وحی کے جناب رسالت کچھ اوڑھ لیا کرتے تھے وہ ہیئت اللہ کو ایسی
پسند آئی کہ اوسی ہیئت پر آپ کو پکارا جو لوگ اہل محبت ہین وہ واقف ہین کہ
اس خطاب سے کیا کچھ شان محبوبیت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ظاہر ہوتی ہے
الغرض کہین اللہ تعالے نے آپ کو نام مبارک لیکر مثل اور انبیاء مقربین کے خطاب

نہین کیا اور علی ہذا القیاس ذکر بھی حضور کا نام لیکر نہین فرمایا قرآن مجید مین کل چار مقام پہ
نام نامی اور اسم گرامی آنحضرت ارشاد ہوا ہے مگر وہ نام بھی عظمت کے ساتھہ فرمایا ہے
اول سورۂ آل عمران مین حضور کا نام لیا مگر فرمایا وما محمد الا رسول نہین ہین محمد
مگر رسول اللہ کے نام مبارک کے ساتھہ حضرت کی صفت رسالت کو مذکور کیا دوسرے
سورۂ احزاب مین وہان یہ ارشاد کیا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئ علیما اس آیۂ شریفہ مین نام اقدس کے بعد
اعلی درجہ کی صفات عظمت آنحضرت کی مذکور کی ترجمہ اسکا یہ ہے کہ نہین ہین محمد باپ
کسی ایک کے تمہارے مردون مین سے لیکن رسول ہین اللہ کے اور ختم کرنیوالے
نبیون کے اور ہے اللہ کل شئے کا عالم اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالے نے نفی کی کہ تمہارے
رجال سے محمد کسی کے باپ نہین ہین حالانکہ اولاد مین حضور کے رجال تھے جو جنہوں نے
اپنی ہی ہیٹی تھی کہ اونھون نے ایام طفلی مین انتقال کیا تھا اور اولاد دختری جیسے حسنین تھے
تو آنحضرت نے اون کو اپنا بیٹا بھی کہا ہے اور یقینا حضرت اون کے باپ ہین پس
اس آیہ شریف مین عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر کی کہ محمد تمہارے
رجال مین سے کسی کے باپ نہین ہین اور جو رجال اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہین وہ رجال اللہ ہین نہ تمسی رجال اور ظاہر ہے کہ خلقت تمام اولاد آدم کی نطفہ سے
ہوتی ہو جو شریعت مین نجس ہے اور اولاد امجاد حضور کے نطفہ زکیہ نبویہ سے تھی جو پاک تھا
اسواسطے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ فضلات جسد اطہر حضرت کے پاک تھے پس
جب اونکی خلقت پاک شئے سے ہے اور ہماری نجس چیز سے تو ہم اور وہ ایک
کیونکر ہوسکتے ہین اور بعد ثابت کرنے عظمت اولاد امجاد کے اور نفی کرنے ابوت کے

رجال امت سے فرمایا لیکن رسول ہین اللہ کے یعنی تمہارے باپ نہین لیکن
اللہ کیطرف سے تمہارے ہدایت کیواسطے تشریف لائے ہین اور ختم کرنیوالے ہین
انبیا کے یعنے سلسلہ نبوت کے جزو آخر ہین اور ساتھہ اسکے مذکور فرمایا آپنی صفت علم کو
احاطہ کو کہ کل شئے کو گھیرے ہوئے ہے اور یہ اسواسطے فرمایا تاکہ ثابت ہو کہ حضرت
الوہیت کے علم قدیم مین کہ جو ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے یہی امر ہے کہ نبوت ختم
ہوگئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اب ہرگز اور کوئی نبی ہو نہین سکتا لہذا
ممکن نہین ہے مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبزادگان و الا تبار نے جو ایام
طفولیت ہی مین انتقال فرمایا و بعض علمانے یہ نکتہ لکھا ہے کہ نبوت حضرت ختم ہیم
صاحبزادے نبی ہو نہین سکتے تھے اور سابقین انبیاء کے لڑکے نبی ہوئی تھے لہذا
اللہ کو منظور نہوا کہ حضور کے بیٹے ہون اور نبی نہون اور دوسرے انبیا کی اولاد
سبقت لیجائے ہمارے حبیب کی اولاد پر اسواسطے ایام طفولیت ہی مین اونکو
اپنی فضائے قربت مین بلالیا تیسرے سورۂ محمد مین نام پاک ارشاد ہوا ہے وہان فرمایا ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ معنی اسکے یہ ہین اور جو ایمان لائے اور اچھی کام کیے
اور ایمان لائے اوس چیز پر جو نازل کی گئی ہے محمد پر اور وہ حق ہے اونکی رب کیطرف سے
دور کیا اون سے برائیون کو اور درست کیا اون کے حالون کو اس آیہ شریف مین
نام پاک حضرت صلی اللہ علیہ کا فرمایا مگر ساتھہ اوسکے کسقدر آنحضرت کی عظمت کو
ظاہر کیا کہ آپ کے دین مین داخل ہونیوالونکی نسبت مین فرمایا کہ دور کیا اونسے برائیونکو
اور درست کیا اون کے حالون کو اس ارشاد سے کیا کچھ عنایت خدا امت محمدی پر

ظاہر ہوئی اور چوتھے سورۂ فتح میں نام حضور کا آیا ہے وہاں یہ ارشاد فرمایا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ یعنی محمد رسول ہیں اللہ کے اور ساتھی اونکے
یعنی صحابہ سخت ترین کفار پر اور رحیم ہیں آپس میں اس آیہ پاک میں بھی اللہ تعالے
نے حضور کا نام مبارک خالی نہیں لیا لفظ رسول ساتھہ اوسکے ملا دیا اور بعد اوسکی تعریف کی
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت کردیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے
ہمارے محبوب ہیں کہ ہم اونکی ہمراہیونکی مدح کرتے ہیں پس اس آیہ شریف میں فضل صحابہ کو
ثابت کیا جیسے کہ اول کی آیہ میں فضل اولاد امجاد آنحضرت کی بطلق علمانے [illegible]
جو اللہ کا دوسرے انبیا اور حضرت جناب سے فیا ہے تو یہ جو کلمات ایک دوسرے کی
اس سے صاف ظاہر ہے کہ اور انکی نسبت [illegible] ہو گیا ہم کو یہ فعل کرنا [illegible]
تھا اور یہی شان ہے اللہ کے [illegible] سے ایسے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اللہ کے محبوب ہیں لہذا اللہ کی نسبت [illegible] نہوسے ہولن لہذا حضرت احدیت نے
نہیں کرتا ہے پس اسیطرح [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا تعلیم کیا
آیہ درود میں بھی لفظ صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی حضرت پر درود بھیجو یہ طریقہ کسی کے
لیے جب ہم مالک او [illegible] ہوا [illegible] جہت ہمارے علمانے یہ فرمایا ہے کہ لفظ صلوٰۃ کا
ذکر اونکا نہیں کرتے [illegible] نسبت میں نہ کہنا چاہیے ہان حضور کی تبعیت میں کہنا
چاہیے لہذا ہمکو انبیا پر صلوٰۃ اگر لکھے تو یون لکھے علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
اور نام مبارک کو بعض صحابہ کرام یا دیگر متبعین آنحضرت پر بعد آنحضرت کی صلوٰۃ کہنا
ایک دوسرے کی نسبت بلکہ آل پاک نبی کریم پر حضرت کے ساتھہ درود بھیجنا ضرور ہے
نہ کہیں اور یہ طریق تعظیم نہیں ہوتی ہے اور نیز یہ حکم درود کا جو اللہ تعالے نے [illegible]

الف کتاب صحابی اعتصامی بی بی مر صرم [illegible]

دوسرے مقام پر ہمکو عبارت النص سے بہی تعلیم فرمایا ہے تاکہ کسیکو اغواے
نفس اور شیطان سے حضور کے طرق تعظیم مین دہوکے سے انکار نہو چنانچہ سورۂ
حجرات مین فرمایا ہے یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون معنی
اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اے مسلمانون نہ بلند کرو اپنی آوازون کو آواز
نبی پر اور نہ پکارو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام مین جیسے پکارتے ہین بعض تمہارے
ممکن نہین ہے مثل زوجہ کی تعظیم کے اللہ تعالے نے یہان تعلیم فرمائے ایک یہ کہ
طفولیت ہی مین انتقال فرمایا او سمین کولیس حرام ہوا حضور جناب رسالت مین بلند آواز
صاحبزادے بنی ہو نہین سکتے تھے اور سابقین لہ علیہ وسلم وقت نزول اسرار آں شعر نعیہ
اللہ کو منظور نہوا کہ حضور کے بیٹے ہون اور نبی نہون) کے بعضے اپنی طرف سے کلام ہی
سبقت لیجائے ہمارے حبیب کی اولاد پر اسواسطے ہوا اب عرض کردیتے تھے اور
اپنی فضل سے قربت مین بلالیا تیسرے سورۂ محمد مین نام پاک انوری مین حاضر ہوتے تھے
والذین امنوا وعملوا الصالحات وامنوا بما نزل علی محمد وھو اکے سامنے کلام کل نجاو
عنہم سیاتہم واصلح بالہم معنی اسکے یہ ہین اور جو ایمان لاے ہم بہی اداب مسجد نبوی
اور ایمان لاے اوس چیز پر جو نازل کی گئی ہے محمد پر اور وہ حق ہے دوسرے یہ کہ حضرت
دور کیا اون سے برائیون کو اور درست کیا اون کے حالون کو اس پکار و بعضے مفسرین نے
نام پاک حضرت صلی اللہ علیہ کا فرمایا مگر ساتھ اوسکے کسقدر انخفض آواز سے آنحضرت صلی اللہ
ظاہر کیا کہ آپ کے دین مین داخل ہونیوالونکی نسبت مین فرمایا کہ جن کلمات سے ایک دوسرے کو
اور درست کیا اون کے حالون کو اس ارشاد سے کیا کچھ عنایت اور فی الحقیقت خیال

غور کا مقام ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ مثل دیگر انبیا کی حضرت کا ذکر نہین فرماتا ورنہ حضرت سے
مثل اور انبیا کے خطاب فرماتا ہے جیسا اوپر مذکور ہوچکا پس جب اللہ تعالی وہ باتین
جو انبیا علیہم السلام کے نسبت جاری کیئے ہین حضور کے نسبت مین نہین کہتا
تو ہم لوگون کو کب سزاوار ہے کہ جو کلمات آپسمین ایک دوسرے کی نسبت مین جاری
کرتے ہین وہ کلمات حضرت کی نسبت میں لاوین اور اللہ تعالے اسکو کیونکر پسند فرماویگا
اسی واسطے اللہ تعالے جلشانہ نے یہ حکم فرماکر یہ ارشاد کیا اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یعنی اگر
ایسا کروگے تو اعمال نیک تمہارے برباد ہوجاوینگے اور بعض علما نے فرمایا ہے
کہ چونکہ اس آیۂ شریفہ مین اللہ تعالے نے منع کیا ہے کہ جو کلمات ایک دوسرے کی
نسبت مین جاری ہین نبی کریم کی نسبت ناگفتہ اور حرام ہوگیا ہم کو یہ فعل کرنا اور علما
نے تصریح کی ہے کہ خوف و خطر سے ایسے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
تخصیص کرسکتے ہین دوسرے کی نسبت جاری نہوسکے ہون لہذا حضرت احدیت نے
اپنی کتاب مستطاب مین جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی تعلیم کی یا
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی حضرت پر درود بھیجو یہ طریقہ کسی کے
نسبت جاری نہین ہوا ہے اسی وجہ سے علما نے یہ فرمایا ہے کہ لفظ صلوٰۃ کا
بجز حضرت کے کسی کی نسبت نہین کہنا چاہیئے ہان حضور کی تبعیت مین مضائقہ
نہین ہے مثلاً کسی نبی پر صلوٰۃ اگر بھیجے تو یون کہے علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور ذریت پاک اور صحابہ کرام یا دیگر متبعین آنحضرت پر بعد آنحضرت کی صلوٰۃ کہنا
مضائقہ نہین ہے بلکہ آل پاک نبی کریم پر حضرت کے ساتھ درود بھیجنا ضرور ہے
کیونکہ بغیر اسکے صلوٰۃ کامل نہین ہوتی ہے اور نیز یہ حکم درود کا جو اللہ تعالے نے آیۂ مذ

درود مین فرمایا ہے بعد بیان کرنے عظمت نبی کریم کے فرمایا ہے یہ اشارہ ہے اسطرف
کہ جب ذکر حضور ہو تو سب مسلمانون کو اوسوقت درود پڑہنا چاہیے یہ تعلیم ہے
اللہ تعالی کی سامعین ذکر شریف کو اور اسمین بہی اللہ تعالے نے اظہار رحمت کیا ہی
است مرحومہ محمدیہ پر اسواسطے کہ درود شریف کی ابتدا ہے اللھم اور یہ ذکر ہو اللہ تعالے
کے اسم ذات کا پس درود پڑہنے والا اللہ اور اللہ کے رسول دونونکا ذکر ہوتا ہی
اور جب سب مسلمان جو مجلس ذکر نبی کریم مین حاضر ہین درود پڑہنے مین مشغول
ہونگے تو وہ مجلس شریف مجمع ہوگا اللہ کے ذاکرین کا اور بنا مجلس مولد شریف واسطے
ادائے شکر خدا کی ہے کہ اوسی نے ایسے رسول مکرم اور نبی معظم کو ہم مین ظاہر کیا
پس جمع ہوگا محفل مولد شریف مین ذکر اور شکر اور جس مجمع مین کہ اللہ تعالی کا
ذکر اور شکر ہوتا ہے اوسکا بڑا مرتبہ حدیث سے ثابت ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ گذرے اوپر
ایک مجلس کے کہ جمع تھے مسجد مین پس کہا اونہون نے کہ کس چیز نے تم کو بٹھلایا
اسجگہ کہا اہل مجلس نے کہ بیٹھے ہم تا کہ ذکر کرین اللہ کا کہا حضرت معاویہ نے قسم خدا کی
فقط اسی کام کیواسطے بیٹھے ہو کہا اہل مجلس نے قسم ہے خدا کی ہم فقط اسیواسطے
بیٹھے ہین کہا حضرت معاویہ نے آگاہ ہو کہ تحقیق مین نے بدگمانی کی سبب سے تم سے
قسم نہین لی اور برابر میرے کم بیان کرنیوالا احدیث کا کوئی نہین یعنی بیان حدیث مین
بہت محتاط ہون بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک حلقہ کے
یعنی مجلس کے اپنے اصحاب سے پس فرمایا کس چیز نے تم کو بٹھلایا اسجگہ عرض کیا
صحابہ نے بیٹھے ہم کہ ذکر کرین ہم اللہ کا اور حمد اور شکر کرین اس احسان کا کہ ہمین

اسلام کی ہدایت کی اور احسان رکھا ساتھہ اوسکے ہم پر فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا قسم ہے اللہ کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی چیز نے یعنی محض اسیواسطے بیٹھی ہو عرض کیا صحابہ نے کہ ہان قسم ہے اللہ کی ہم اسی واسطے بیٹھے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو نہین قسم لی مینے تمسے از راہ تہمت کے لیکن شان یہ ہے کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس خبر دی مجھکو کہ بتحقیق اللہ عزوجل تمہارے اس بیٹھنے کا ملائکہ سے فخر کرتا ہے پس مجلس مولد شریف اور اس مجلس معظم مین کہ جسکا فضل حدیث مین مذکور ہے انصاف سے دیکھو تو کچھہ بہی فرق نہین ہے بلکہ بعینہ وہی ہے پس امید قوی ہے کہ اللہ تعالے نے جو برکات اون پر کئے تھے بطفیل اونکی اتباع کے ہم کو بہی اس محفل ذکر مین حاضر ہونے سے مرحمت کرے اور واضح ہو کہ ذکر جناب رسالت خود ذکر خدا ہے اسواسطے کہ آپ تمام مصنوعات الہی کی اصل ہین اور اعلی درجہ کی صنعت الہی ہین اور ذکر مصنوع کا عین ذکر صانع کا ہوتا ہے مثلاً اگر کسی خوشنویس نے کچھہ لکھا اور اوس لکھے ہوے کی کسی شخص نے مدح کی کہ کیا خوب لکھا ہے تو یہ مدح گو ظاہر مین اوس تحریر کی ہے لیکن درحقیقت مدح کاتب کی ہے اسیطرح حضرت کی مدح اللہ کی مدح ہے اور اللہ تعالے جلشانہ کی ذات اور صفات کل منزہ ہین ہمارے ادراک سے وہ ہمارے بیان مین کب آسکتی ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہین ؎ **شعر**

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

پس جب ہم اوسکا ذکر کرینگے ناچار اوسکے مصنوعات ہی کے پردہ مین کرینگے مثلاً یکہین گے کہ وہ ایسا ہے کہ فرش زمین کو پانی پر بچھایا اور سقف آسمان کو بے ستون

قائم کیا اور انسان کو ایک قطرۂ ناپاک سے بنایا اور یہ عقل و فراست دی کہ تمام
جہان کو اوس نے مسخر کیا پس اسیطرح اگر تمام عمر مصنوعات الٰہی بیان کیجائے
تو ختم نہو نگی کیونکہ مصنوعات خدا لاتعد و لاتحصی ہین اور ثابت ہو چکا ہے کہ
تمام مصنوعات کو جب حضرت کا ذکر کیا تو سب مصنوعات الٰہی چونکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل ہین آپ کے تشریف کل کا ذکر ہو گیا لاریب ذکر شریف
حضرت خالق جل و علا کا حضرت ہی کے ذکر مین حاصل ہوتا ہے دوسرے یہ کہ
نبی کریم اللہ تعالیٰ کے نائب خاص اور مظہر اتم ہین اور دلیل مظہریت آنحضرت
تسلیم ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسماء حسنیٰ
کے ساتھ موسوم کیا ذکر اسکا انشاء اللہ تعالیٰ بالتفصیل اپنے محل پر ہوگا اور جب
نبی کریم نے کفار نابکار سے مقابلہ مین مٹھی بھر خاک پھینکی اور سب اونکو بھوت معجزہ نبی کریم
اوس مٹھی خاک سے شکست ہوئی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین اوسکی نسبت مین
فرمایا ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنی تمنے نہین پھینکی وہ مٹھی جب
پھینکی تھی ہمنے پھینکی تھی اس سے بھی مظہریت حضور کی ثابت ہوئی اور یہ بھی کہ جو
کہ نبی کریم اللہ تعالیٰ کے نائب خاص اور مظہر اتم ہین اللہ تعالیٰ سورۂ فتح مین
آیہ بیعت مین ارشاد کرتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ
فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ تحقیق اے محمد جنھون نے تمہاری بیعت کی یون ہی ہے
کہ اللہ ہی کی بیعت کی اللہ کا ہاتھ ہے اونکے ہاتھون پر اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ شریف
مین حضور کی بیعت کو اپنی بیعت اور حضور کے دست مبارک کو اپنا دست اقدس
ارشاد کیا پس ظاہر کردیا کہ یہ وہ مظہر اتم اور ایسا نائب خاص ہمارا ہے کہ جو فعل

اسکی نسبت مین کیا وہ ہمارے ہی ساتھ ہوا پس اسوجہ سے بھی ذکر نبی کریم اللہ ہی کا
ذکر ہوا اور سواے اسکے نص حدیث سے بھی ثابت ہے کہ ذکر رسول اللہ ذکر خدا ہو چنانچہ
حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج مین لکھا ہے کہ حدیث ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالے عنہ مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے
جبرئیل اور کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جانتے ہو تم کس شے سے مین نے تمہارے
ذکر کو بلند کیا ہے مین نے اللہ جل شانہ نے کہا ساتھ اسکے کہ جب ذکر کیا جاؤن مین ذکر
کیا جاوے تو ساتھ میرے اور کیا مینے ایمان کو کامل تیرے ذکر سے ساتھ اپنے ذکر کے
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور کہا کہ کیا مینے تیرے ذکر کو اپنا ذکر اور تیری
طاعت کو اپنی طاعت جسنے تیرا ذکر کیا اوسنے میرا ذکر کیا اور جسنے تیری طاعت کی میری
طاعت کی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ مینے تیری متابعت کو مستلزم اپنی محبت کا
کیا فاتبعونی یحببکم اللہ پس آیہ بیعت کی اشارۃ النص سے اور حدیث شریف
کی عبارت النص سے اور نیز قیاس اور عقل سے ثابت ہے کہ ذکر حضرت نبوت
عین ذکر خدا ہے اور محفل مولد شریف مین یہی ذکر خدا اور رسول ہوتا ہے تو کیا شبہ
رہا اوسکی عبادت عظمی اور وسیلہ نجات ہونے مین افسوس ہے اون لوگون پر جو
کہ دعوے ایمان کرتے ہین اور ممنوع کہتے ہین ایسے محفل کو جسمین ذکر خدا اور رسول
ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالے قرآن مجید مین جابجا خود فرماتا ہے فاذکرونی یعنی ذکر کرو
میرا تو پس ذکر خدا کے مسلمان مامور ہوے اور حکم خدا عبادت ہوا بلا تمیز
اور چونکہ حکم عام ہے لہذا جتنے اقسام ذکر خدا ہین وہ سب عبادت ہین موافق
اس حکم خدا کے پس جس عمل کا عبادت ہونا کتاب اللہ سے ثابت ہوا اوسکو ممنوع

جانتا صریح مخالفت ہے اللہ تعالے اور اوسکے رسول سے نبی کریم نے فضل ذکر مین
بہت حدیثین ارشاد کی ہین منجملہ اوسکے ایک یہ ہے روایت کیا ترمذی نے کہ کہا انس
رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم جنت کے
باغیچونکی طرف پس چرو تم عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہین باغیچہ جنت کے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجالس ذکر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمع ہوکر بیٹھنا اور
ذکر خدا اور رسول کرنا موجب دخول جنت کا ہوتا ہے اور شریک ہونا اوس محفلمین بھی
باعث دخول جنت ہے اس لئے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حلقہ ذکر کو باغیچہ
جنت فرمایا ہے اور اوسطرف گذرنے والے کو امر شریک ہونیکا بلفظ فارتعوا ارشاد
کیا ارتع چرنیکو کہتے ہین اور وہ عبارت ہے مزہ اوٹھانے اور فرحت لینے سے باغمین
اور مشکوۃ مین بسند بخاری اور مسلم کے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ کے کچھ فرشتے ہین کہ پھرا کرتے ہین
اور وہ بزرگ فرشتے ہین ڈہونڈہتے ہین مجلس ذکر کی پس جب پاتے ہین کوئی مجلس کہ
اوسمین ذکر ہوتا ہے اللہ اور رسول کا بیٹھہ جاتے ہین ساتھہ اونہین اہل مجلس کے اور
گھیر لیتے ہین بعضے بعضونکو اپنے بازوون سے یعنی ذاکرون کے گردا گرد وہ فرشتے بیٹھتے ہین
اور اون پر سایہ کرتے ہین اور گھیر لیتے ہین یہانتک کہ بھر ہوتے ہین اوس وسعت مین
کہ درمیان اون ذاکرون کے اور آسمانون کے ہے پھر جب علیحدہ ہوتے ہین اور
اوٹھہ جاتے ہین اہل ذکر اونچے ہوتے ہین اور چڑہتے فرشتے آسمان کیطرف فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھتا ہے اونسے اللہ حالانکہ وہ بڑا واقف ہے
اونکی حال سے کہان سے آتے ہو پس کہتے ہین فرشتے آتے ہین ہم تیرے بندون کی

پاس سے جو زمین پر پاکی اور بڑائی اور وحدانیت اور بزرگی تیری بیان کرتے ہین
اور ظاہر ہے کہ بیان احوال جناب رسالت مین کیسے کچھہ بڑائی اللہ تعالے کی بیان ہوتی ہے
اور مانگتی ہین تجھسے فرماتا ہے اللہ کیا مانگتے ہین مجھسے عرض کرتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین
تجھسے جنت تیری فرماتا ہے اللہ کیا دیکھا ہے اونہون نے میری جنت کو کہتے ہین فرشتے
نہین اے پروردگار فرماتا ہے اللہ تعالے اور کیا ہوتا اگر دیکھا ہوتا جنت کو اونہون نے
پھر فرشتے کہتے ہین امان اور پناہ مانگتے ہین تیری فرماتا ہے پروردگار کس چیز سے
میری پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے تیری آگ سے یعنے دوزخ سے فرماتا ہے
پروردگار کیا دیکھا ہے اونہون نے میری آگ کو اور عرض کرتے ہین فرشتے اور مغفرت
مانگتے ہین گناہون سے فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرماتا ہے
اللہ تعالے جلشانہ کہ تحقیق بخشا مینے اونکو پھر دیا ہمنے اونکو جو کچھہ مانگتے ہین اور چھوڑ دیا
اونکو اوس چیز سے کہ نجات مانگی اونہون نے یعنی دوزخ سے آزاد کردیا عرض کرتے ہین
فرشتے اے رب اونمین فلان بندہ گنہگار رہے کہ فقط اونکی طرف سے گذرا پس
اونکے پاس بیٹھہ گیا ذاکر نہین ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ وسلم نے پس فرماتا ہے
اللہ اوسکو بھی بخشدیا ہمنے وہ ذکر کرنیوالے ایسے گروہ ہین کہ خراب و برباد نہین ہوتا ہے
اونکی برکت سے اونکے پاس بیٹھنے والا اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالے خود ہر شے کا
واقف اور عالم ہے یہ استفسار فرمانا اوسکا ملائکہ سے ازروے مباہات کے ہے
ظاہر کرتا ہے اللہ تعالے فرشتون پر کہ تمنے ہماری آیات یعنی جنت اور دوزخ کھلی
ہوئی دیکھی اور تمکو ہمنے پاک کیا مادۂ نافرمانی تم مین دیا ہی نہین نکوئی حاجت تمہارے
ساتھہ لگائی تمنے اگر ہماری عبادت کی تو کیا دیکھو ان بندونکو جنت دوزخ کچھہ نہین

دیکھا فقط ایک ہمارا رسول اونہین گیا اور ہماری راہ تبلائی اوس کو ایسا سچا جانتا
ہے باوجود اسکی کہ سیکڑون خواہشین اونکی ساتھہ لگی ہین اور ذہن مین غفلت کے پردے
پڑے ہین اسطرح ہمکو یاد کرتی ہین اور نیز چونکہ اللہ تعالے کا وعدہ ہے قرآن مجید مین
مسلمانون سے کہ تم ہمکو یاد کرو تو ہم تمکو یاد کرین اور حدیث مین ہے کہ فرمایا ہے نبی کریم نے
کہ اللہ تعالے ارشاد کرتا ہے کہ جو بندہ مجھکو اپنے دل مین یاد کرتا ہے مین اوسکو اپنے دل مین
یاد کرتا ہون اور جو مجھکو محفل مین یاد کرتا ہے مین اوس سے بہتر محفل مین یعنی مجلس ملائکہ
مقربین مین اوسکو یاد کرتا ہون پس اللہ تعالے جلشانہ اور اوسکا رسول دونون سچے ہین
چونکہ مجلس مین مسلمانون نے اللہ کو یاد کیا اللہ تعالے حسب وعدہ بطریق مباہات
اونکا ذکر ساتھہ بڑائی کے فرشتون مین فرماتا ہے اور چونکہ وہ بڑی رحمت والا ہے
اور دنیا اوسکا کام ہے اوس ذکر کے بدلے مین اونکی مغفرت کرتا ہے یہانتک کہ جو اپنی
غرض کو جاتا ہو اور مجمع دیکھکر ذاکرین کے پاس ٹھہر جاوے گو ذکر نہ بھی کرے اوسکی برکت
سے اللہ تعالے اوسکو بھی بخش دیتا ہے پس اب سمجھہ لینا چاہیے کہ محفل ذکر خدا اور رسول کا
کیا مرتبہ ہے اور نیز ذکر جناب رسالت کے اظہار فضل اور عظمت کیواسطے قرآن مجید
کافی ہے کہ یہ وہ ذکر ہے کہ جسکو خود اللہ تعالے فرماتا ہے اور تمام اگلی کتابون مین جو
انبیا علیہم السلام پر نازل کی ہین اونمین بھی فرمایا ہے اسوجہہ سے تمام اہل کتاب
خوب واقف تھے حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید
مین فرماتا ہے يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ پہچانتے ہین اہل کتاب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو جیسا پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو یعنی اونکو بسبب تعلیم انبیا کے علم یقینی
رسالت حضرت کے نسبت حاصل ہے اکثر اہل کتاب برابر بیان کرتے تھے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے ظہور کے انتظار مین تھے جب ظہور فرمایا
نبی کریم نے جو اونمین اہل حق تھے ایمان لائے آنحضرت پر مثل عبد اللہ ابن سلام
اور کعب احبار وغیرہ کے کہ یہ بڑے عالم تھے یہود مین اور جو اہل نفس تھے اونہون نے
عناد کیا حضرت سے اور بدل ڈالی جابجا عبارت کتب سماوی کی جس مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور صفات مذکور تھے مگر اللہ جس کو باقی رکھتا ہے
اوسکو کوئی مٹا نہین سکتا باوجود تحریف کے اسوقت تک کتب سماویہ مین حضور کی
صفات کا پتہ ملتا ہے چنانچہ مدارج النبوت مین شیخ نے فرمایا ہے کہ توریت شریف
مین باوجود تحریف کے یہ عبارت ہے کہ تجلی کی اللہ تعالے نے سینا سے اور چمکا
ساعیر سے اور آشکارا ہوا فاران سے سینا نام ایک پہاڑ کا ہے جسکو طور سینا
اور طور سینین کہتے ہین جس پر تجلی کی ہے اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام پر اور نازل
کی ہے کتاب اور ساعیر مقام سکونت عیسی علیہ السلام ہے اور وہ ایک مقام ہے
ارض خلیل مین قریہ ناصرہ مین اور فاران عبرانی مین نام ہے جبال بنی ہاشم کا
اور وہ تین پہاڑ ہین مکہ معظمہ مین ایک اونمین جبل ابوقبیس ہے کہ مکہ اوسکے نیچے
آباد ہے اور اوسکے مقابل قیقعان ہے بطن وادی تک اور پورب کیطرف اوسکی
شعب بنی ہاشم ہے جس مین ولادت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابن قتیبہ کہ علماء امت سے ہین اور کتب سابقہ اونہون نے پڑھی ہین اور ترجمہ
اونکا کیا ہے وہ لکھتے ہین کہ اسمین کچھ شبہ اور شک نہین اوسکے نزدیک جو
تامل کے ساتھ دیکھتا ہے کہ جیسے تجلی کرنا خدا کا سینا سے مراد اوس سے طور پر
نازل ہونا توریت کا ہے موسے علیہ السلام پر اور چمکنا اللہ کا ساعیر سے مراد اوس سے

نازل ہونا انجیل کا ہے اوس مقام مین حضرت عیسے پر ایسی ہی ظاہر ہونا اللہ
تعالے کا جبال فاران سے مراد ہے اوس سے نازل ہونا قران مجید کا
حضرت رسالت پر اسواسطے کہ جبال فاران نام ہے مکہ کے پہاڑونکا اور
اہل کتاب اس سے انکار نہین کرسکتے کیونکہ اوسی توریت مین ہے کہ ٹہرایا
ابراہیم نے ہاجرہ اور اسمعیل کو فاران مین اور ربا لبداہت ثابت ہی کہ قرارگاہ
ہاجرہ اور اسمعیل جبال مکہ ہین اور توریت کے سفر خامس مین اللہ تعالے نے
موسے علیہ السلام کے خطاب مین فرمایا ہے کہ پیدا کرتا ہونمین بنی اسرائیل
کیواسطے ایک پیغمبر تیرے بہائیون سے اور ایک روایت مین ہے اونکے بہائیونکے
اور مین اپنا کلام اوسکے دہن مین ڈالتا ہون پس کہتا ہے وہ اونکو وہ خبر جسکا
مین اوسکو حکم دیتا ہون جسنے اوسکے ارشاد کا اتباع نکیا اوس سے مین انتقام
لونگا مراد اس قول سے ذات جناب رسالت ہی کہ ظہور فرمایا آپنے بنی اسمعیل سے
جو بنی اسرائیل کے بہائی ہین اور حضرت نے ظاہر مین کچہ پڑہا لکہا نتہا اسوجہ سے
اللہ تعالی نے آپ پر کوئی صحیفہ نہین اوتارا بلکہ وحی کی حضرت کیطرف ساتہ اپنے
کلام کے یہی معنی ہین اسکے کہ مین اپنا کلام اوسکے دہن مین ڈالتا ہون پس سوائے
جناب رسالت کے ایسی صفات کے ساتہہ متصف بعد حضرت موسی کے
کوئی نبی نہین ہوا جو اس پیشین گوئی کا مصداق ہو سکے اور یوحنا حواری
عیسے علیہ السلام نے اپنی انجیل مین حضرت مسیح سے نقل کیا ہے کہ فرمایا
اونہون نے مین مانگتا ہون اپنے باپ سے کہ دے دے تمکو فارقلیط دوسرا
کہ ثابت رہے تمہارے ساتہہ ابد تک اور وہ روح حق ہے اور تعلیم کرتا ہے

تمکو اور ایک روایت مین یہ ہے کہ وہ گواہی دیتا ہے واسطے میرے جیسے مین
گواہی دیتا ہون واسطے اوسکے اور یہ بھی ایک روایت مین ہے کہ کوئی
طاقت نہین رکھتا کہ اوسکو قتل کر سکے اگر میرے حکم کو مانتے ہو اور مجھکو دوست
رکھتے ہو میری وصیت کو نگاہ رکھو الغرض ایک فارقلیط کا آنا بعد عیسیٰ علیہ السلام
کے مختلف عبارتون سے حوارین نے اپنی انجیلون مین روایت کیا ہے اور فارقلیط
کے معنی بعض انصارہ نے حامد کہین ہین اور بعض نے خالص ہیں اگر معنی اسکے
حامد ہین تو صریح یہ ایک نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون مین سے
اور اگر معنی مخلص ہین تو اس صفت سے بھی آنحضرت سزاوار ہین کہ خلاص کیا
آ خلق کو شرک سے بھر نوع مراد اس سے ہے تشریف لانا ایک نبی کا
بعد عیسیٰ علیہ السلام کے کہ قائم رہے گا دین اوس کا ابد تک پس جملہ صفات
یل مین مروی ہین وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہیں
اور یہ مضامین جملہ انجیل کے ترجمون مین اسوقت تک باختلاف الفاظ
موجود ہین اور مروی ہے کہ انجیل مین وحی کی تھی اللہ تعالے نے حضرت
عیسے علیہ السلام پر کہ تصدیق کر محمد کی اور ایمان لاؤ ان پر اور حکم دے
اپنی امت کو کہ جو شخص اونکے زمانہ کو پاوے اوسپر ایمان لاوے اے پسر خیر باکرہ
کے جان تو کہ اگر محمد نہوتا آدم کو اور بہشت کو نہ پیدا کرتا اور جب عرش کو
مینے پیدا کیا مضطرب تھا قرار اوسکو نہ آتا تھا لکھا مینے اوسپر لا الٰہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ پس وہ ساکن ہو گیا اور صحیفہ ابو الانبیا آدم علیہ السلام
مین ہے کہ وحی کی اللہ تعالے نے آدم پر کہ مین ہون خداوند مکہ اور اہل مکہ میرے

ہمسایہ ہین اور زیارت کرنیوالے اوسکے اور وہان کے حاضر ہونیوالے میرے
مہمان ہین اور میری حفظ وحمایت مین ہین معمور کرونگا مین اوس گھر کو ساتھ
اہل آسمان اور اہل زمین کے آوینگے وہان گروہ کے گروہ بال اوجھے ہوئے غبار
آلودہ تکبیر کہتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے اور روتے ہوئے اور جو شخص کہ
اوس گھر کی زیارت کیواسطے آوے اور مقصود اوسکا بجز زیارت کعبہ اور
میری رضا کے کہ صاحبخانہ ہون اور نہو وہ ایسا ہے کہ گویا میری زیارت کی
اور میرا مہمان ہوا سزاوار میرے کرم کے یہ ہے کہ اوسکی تکریم کرون اور اوسکو
محروم نچھوڑون اور کام اوس گھر کا ایک پیغمبر کے سپرد کرونگا مین تیری اولاد مین سے
کہ نام اوسکا ابراہیم ہو ساتھ اوسکی بلند کرون مین اور اوسکی ہاتھ سے تعمیر کراونگا
اور چشمۂ زمزم کو واسطے اوسکی ظاہر کرونگا اور حل وحرمت اوسکی اوسکو میراث
مین دونگا مین اور مشاعر اوسکی اوسکی ہاتھ سے ظاہر کرونگا مین اور بعد اوسکی پھر قرنہ
آدمیو نسے اوسکو باز رکھینگے اور لوگ قصد اوسکا نکرینگے یہانتک کہ نوبت پیغمبر کی
پہنچے تیری اولاد سے کہ نام اونکا محمد ہو صلی اللہ علیہ وسلم اور آخر ہو نبیو نکا
اوسکو اس بیت گرامی کے ساکنون اور والیون اور حاجیون اور ساقیون سے
کرونگا مین جو کہ مجھکو ڈہونڈے اور مجھسے کچھہ چاہے اوسکو چاہیے کہ جانے کہ مین
ساتھہ اوس جماعت ژولیدہ مو غبار آلودہ کی وفا کرنیوالا اور متوجہ ہونیوالا
ہون اور صحیفہ ابراہیم علیہ السلام مین ہے کہ اے ابراہیم مینے دعا تیری تیرے
فرزند اسمعیل کے حق مین قبول کی اوسپر اور اوسکی اولاد پر برکتین کین مینے
اور اوس سے ایک لڑکا پیدا کرونگا مین معظم اور مکرم کہ نام اوسکا محمد ہو وہ میرا

بلند کیا ہوا اور برگزیدہ ہوا اور امت اوسکی سب امتونسے بہتر ہوا اور شعیب پیغمبر کے صحیفہ میں
ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ فرماتا ہے بندہ جسکو مینے دوست رکھا ہے کہ شاد ہی ساتھ
اوسکی نفس میرا بندہ مختار ہے اوپر بندی نفس میرا افاضہ کرتا ہون مین اوپر اوسکی
اپنے روح کو اور فرمایا بھیجتا ہون اوپر اوسکی وحی اپنی پس ظاہر ہوتا ہے اوپر امتونکی عدل
وہ ہنستا نہین اور سنی نہین جاتی بازار مین آواز اوسکی روشن کرتا ہے اندہی آنکھونکو
اور سماعت دیتا ہے بہرے کانون کو اور زندہ کرتا ہے مردہ دلون کو دو نگا مین اوسکو
وہ جو کسیکو نہین دیا ہے احمد کہ حمد کرتا ہے خدا کی ایک حمد تازہ اور رد مغلوبکیا جاویگا
اور میل نہین کرتا وہ خواہش نفس کیطرف اور خوار نہین رکھتا ہے سالحین کو کہ
مانند کلک کے ضعیف ہین قوی کرتا ہے صدیقون کو اور وہ رکن ہے متواضعونکا
اور وہ نور خدا ہے کہ کبھی فرونہوگا ثابت ہوتی ہے ساتھہ اوسکی محبت میری اور
منقطع ہوتا ہے ساتھہ اوسکی عذر ساتھہ توریت یعنی کتاب اوسکی کے منقاد ہوویگے
جن اور انس اور نیز کتاب موصوف مین ہے فرمایا خدا یتعالے نے یا محمد مین خدا
ہون کہ عظیم اور قوی کیا ہے مین نے تجکو بحق اوکیا ہے مینے تجکو نور امتون کا تاکہ
کہولے تو اندہی آنکھونکو اور رہائی دے تو اسیران نفس اور ہواکو ظلمات سے
نور کیطرف اور نیز اوسی کتاب مین آیا ہے کہ فرمایا پروردگار عالم نے کہ اوٹہہ اور
دیکہہ اور خبر دے جو کچہہ دیکھے تو پس اوٹہا مین اور دیکہا مینے دو سوارون کو کہ آتی
ہین ایک سوار ہے حمار پر اور ایک اونٹ پر اور کہتا ہے ایک دوسرے سے
گرا یا اور بت اوسکی کہ تراشے گئے ہین ابن قتیبہ کہ علما رکتب سابقہ سے ہین
کہتے ہین کہ سب نصارا متفق ہین کہ صاحب حمار سے مراد عیسے ہین پس کیا وجہ کہ

صاحب جمل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہ لیے جاوین اسواسطے کہ آنحضرت کا صاحب جمل ہونا محتاج بیان نہین اور بابل اور اوسکے بت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ سے برباد ہوے ہین نہ حضرت عیسے علیہ السلام کے ہاتھہ سے پس کوئی شبہہ نہین کہ پیشی گوئی شعیا علیہ السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین ہے اسی طرح اگر تلاش کیا جاتا ہے تو باوجود تحریف کرڈالنے اہل کتاب کے اسوقت تک کھلی کھلی خبرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب سماویہ مین ملتی ہین پس ذاکر محبوب کبریا خود کبریا ہے جل جلالہ اور سامعین اوسکی انبیا علیہم السلام ہین خوشا نصیب اون مسلمانون کے کہ ذکر حبیب خدا کرین اور سنین اور نیز یہ وہ ذکر شریف ہے کہ اللہ تعالے نے خود جسکو رفعت دی ہے چنانچہ فرمایا ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ یعنی بلند کیا ہمنے اے محمد تمہارے واسطے تمہارے ذکر کو فرمایا ہے مفسرین نے کہ بلند کیا ہے اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو دنیا اور آخرت مین ساتھہ نبوت اور شفاعت کے اور متصل کیا حضرت کے نام کو اپنے نام کے ساتھہ کلمہ توحید مین بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے توحید صحیح نہین ہوتی ہے حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ما الایمان باللہ وحدہ یعنی اللہ تعالے کی وحدانیت کا ایمان کیا ہے صحابہ نے کہا اللہ ورسولہ اعلم اللہ اور اللہ کا رسول بڑا جاننے والا ہے فرمایا حضور نے وہ یہ ہے کہ شہادت دو تم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کوئی معبود نہین ہے سواے اللہ کے محمد اوسکے رسول ہین اگر کوئی شخص لفظ لا الہ الا اللہ کی تصدیق اور اقرار کرے اور محمد الرسول اللہ کا اقرار نکرے وہ بالاتفاق قطعی کافر ہے اور مدارج میں ہے

حاشیہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کہ وحی کی اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام پر کہ اے موسی اگر کوئی میری الوہیت کی تصدیق کرے درحالیکہ منکر ہو احمد کا وہ جو نبی ہے پس قدیم سے ایمان اسی کا نام ہے کہ اللہ جل جلالہ کی الوہیت کے ساتھ تصدیق کیجاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی چنانچہ کل انبیا علیہم السلام عالم ارواح ہی مین ایمان لائی مین نبی کریم کی نبوت پر اور تصدیق کی ہے آپ کی سرداری کی آیہ میثاق سے ظاہر ہے تفصیل اسکی اپنے مقام پر مذکور ہوگی اور اسی وجہہ سے سب نبی اپنے اپنے زمانہ مین اپنی امتون کو بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت تعلیم فرماتے رہے اور جتنے اہل حق تھے وہ سب یہ تعلیم انبیا علیہم السلام حضور کی نبوت اور عظمت کی تصدیق کرتے رہے گیا کچھہ رفعت ذکر نبوی ہے کہ نام نامی قدیم سے اللہ جل جلالہ کے نام کے ساتھہ مذکور رہا ہے اور مکمل ایمان ہے اور نیز نماز کہ اول رکن اسلام ہے اور جمع کیا ہو اللہ تعالے نے اوس مین ہر قسم کی عبادت کو یعنی تکبیر اور تہلیل اور تحمید اور تسبیح سب اقسام ذکر الٰہی اوس مین ہوتے ہین آخر نماز مین یعنی قاعدہ اخیرہ مین درود شریف کو کہ ذکر جناب رسالت ہے مقرر کیا ہے اور بغیر درود شریف کے نماز مقبول نہین ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف مین ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے درود کے نماز نہین ہوتی ہے اسیوجہہ سے بعض امام قاعدہ اخیرہ مین وجوب درود کے قائل ہین اور بعض سنت موکدہ کہتے ہین ہمارے امام یعنی امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ سنت ہونے کے قائل ہین اور بعض محققین حنفیہ یہ راز بیان کرتے ہین کہ امام نے درود شریف کو واجب اسواسطے نلکھا کہ اگر واجب فرماتے تو ترک واجب مین سجدہ سہو سے نماز کامل ہو جاتی ہے

پس سہواً ترک درود شریف مین بھی سجدہ سہو کرنے سے نماز کامل ہو جاتی ہے
لہذا درود کو سنت کہا تاکہ ظاہر ہو کہ یہ وہ فعل ہے کہ اگر سہواً بھی ترک ہو گا تو
نماز مین وہ نقصان پیدا ہو گا کہ بغیر اعادہ کسیطور سے نماز کامل نہو گی چونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خود بے مثل اور یکتا ہین آپ کے ذکر کو بھی امام نے بے مثل
ہی رکھا یعنی دوسرا کوئی فعل اوسکا سا ہے نہین کہ اوسکا قائم مقام ہو کر نماز کو
کامل کردے پس رکن اول اسلام یعنی نماز مین بھی اللہ تعالے نے اپنے ذکر کے
ساتھ حضور کے ذکر کو مقرر کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالے کو کوئی
عبادت بے تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند نہین ہے جیسے بغیر حضور کی
تصدیق کے ایمان پسند نہین ہے اور اسی سے اذان اور اقامت مین بھی بعد
اپنے ذکر کے ذکر حضرت نبوت مشروع کیا ہے اور جسطرح عالم سفلی مین اللہ تعالیٰ نے
اپنے ذکر کے ساتھ ذکر نبوی کو عبادات مین جاری کیا ہے اسیطرح سے عالم علوی مین
بھی اپنے اسم شریف کے ساتھ نام نامی جناب نبوت کو لکھا ہے چنانچہ حدیث
شریف سے ثابت ہے کہ حضور کا نام اللہ تعالے نے اپنے نام کے برابر قبل
پیدائش آسمان اور زمین کے عرش اعظم پر لکھا ہے اور جنت کے دروازون پر
اور جنت کے درختون کے پتون پر اور حورون کی گردنون پر اور تمام سماوات پر
نام گرامی حضور کا لکھا ہے واقعات معراج مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
کہ حضور نے فرمایا ہے کہ مین نے سیر کی تمام آسمانونکی نپایا کوئی مین نے وہ مقام کہ جس پر
میرا نام نہ لکھا ہوا اور نیز قرآن مجید مین کہ اللہ کا کلام قدیم ہے صدہا مقام پر اللہ تعالیٰ نے
اپنے ذکر کے ساتھ ہی بصورت عطف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کیا ہے چنانچہ

قرآن مجید مین ایمان کا حکم بھی یون ارشاد کیا ہے تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اوسکے رسول پر کہین فرمایا اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ اور حکم اطاعت مین یہ ارشاد کیا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی غرض اسطرح کئی آیات مین بصورت عطف لفظ رسول کو اپنے نام اقدس کے متصل ارشاد کیا ہے اور معطوف اور معطوف علیہ دونون کا ایک حکم ہے موافق قاعدہ نحو کے پس جیسا ایمان اللہ کا اور اطاعت اللہ کی ہم پر لازم ہے ویسی ہی ایمان رسول اور اطاعت رسول ہم پر واجب ہے اور ایک جگہہ پر یہ فرمایا ہے مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمْرًا اَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا نہین ہے کسی مومن یا مومنہ کو جب جاری ہو جائے حکم اللہ اور رسول کا کچھہ اختیار اپنے امر مین یعنی بعد اللہ اور رسول کے حکم جاری ہو جانیکے مسلمانون کو اختیار ہی نہین رہتا بجز تعمیل کے کچھ چارہ نہین ہے اور بعد اوسکے فرمایا اور جسنے عصیان کیا اللہ اور اوسکے رسول کا پس وہ گمراہ ہو گیا کھلی ہوئی گمراہی اس آیہ مین بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے نام کے ساتھہ دونون مقام پر لفظ رسول ارشاد کیا اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل ایک ہی فرض ہے اور اللہ اور رسول کی نافرمانی مین وبال اور عقاب بھی برابر ایک سا ہے اور محل تعظیم مین بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے نام کے ساتھہ بصورت عطف لفظ رسول کو فرمایا ہے چنانچہ سورۂ حجرات مین ارشاد کیا ہے يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ اے ایمان والو پیشی اور سبقت نکرو اللہ پر اور اوسکے رسول پر شان نزول مین اس آیہ شریف کے لکھا ہے بعض صحابہ نے عید اضحیٰ کے دن بعد نماز کے قربانیکی

اور وہ وقت بہی قربانیکا تہا مگر اتفاق سے اونکی قربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قربانی سے پیشتر ہو گئی اوسپر اللہ تعالے نے یہ آیہ شریفہ نازل کی اس سے ظاہر ہے
کہ اتنی پیشی بہی اللہ کو اپنے رسول پر گوارا نہیں ہے اور چونکہ آیہ شریفہ مین عام طور پر
ممانعت پیشی کی ہوئی لہذا کسی قسم سے سبقت مسلمان کو اللہ اور رسول پر کرنا نچاہیے
اسیوجہ سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ادب حضرت کا یہ تھا
مروی ہے کہ حدیبیہ مین حسب مشورہ صحابہ نبی کریم نے اپنی طرف سے حضرت
سیدنا عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کو کفار قریش کے پاس بہیجا تاکہ اونسے کہہ دین کہ ہم
مقابلہ اور مجادلہ کو نہین آئے ہین عمرہ لیکر آئے ہین مناسک عمرہ ادا کرکے چلے جاوینگے
جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قریش سے ملے اور پیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اونسے بیان کیا قریش نے کہا کہ اے عثمان اگر تمہارا دل چاہتا ہو تم طواف
اور زیارت خانہ کعبہ کرلو حضرت عثمان نے جواب دیا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ طواف کعبہ کرونگا بغیر حضور کے مین زیارت کعبہ نکرونگا کفار یہ
سنکر غصہ مین آئے اور حضرت غنی رضی اللہ تعالے عنہ کو نظر بند کیا اور مراجعت
کرنے ندی جب اونکی واپس آنے مین دیر ہوئی صحابہ نے کہا کہ خوشا نصیب
عثمان کے کہ وہ کعبہ مین گئے اور رہے ہمارے طواف کعبہ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا گمان عثمان کے ساتھہ یہ ہے کہ بے میرے وہ طواف
نکرے اور یہی امر اونسے وقوع مین آیا یعنی بغیر نبی کریم اونہون نے طواف نکیا تاکہ
تقدیم نہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت محدث دہلوی نے مدارج مین
اس روایت کے تحت مین لکہا ہے کہ حضرت غنی نے رعایت ادب آنحضرت کو

عظیم تر جانا طواف کعبہ سے اور الحق ایسا ہی ہے کہ کوئی عمل اور عبادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایت ادب کے برابر نہیں ہے ختم ہوا کلام شیخ کا واقعی ایمان اسی ادب اور محبت کا نام ہے اور اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے لَا تُقَدِّمُوا فرما کر اپنے نام اقدس کے متصل لفظ رسول ارشاد کیا تاکہ ظاہر ہو کہ بعد خدا کے تمام عالم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلق تقدیم حاصل ہے اسی سے مولانا جامی فرماتے ہیں رباعی

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور سورہ برات میں فرمایا ہے وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ یعنی دیکھتا ہے اللہ تمہارے عمل کو اور اوسکا رسول یہان بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے ذکر کے ساتھہ ذکر رسول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی کچھہ قوت دربارہ رویت اعمال امت اپنے نام پر لفظ رسول کو عطف کر کے ثابت کر دی اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُولُهٗ قریب ہے کہ دیگا ہم کو اللہ اپنے فضل سے اور اوسکا رسول اس آیہ شریفہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے نام پاک کے ساتھہ لفظ رسول کا فرما کر کمال قوت عطاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ ثابت کی اور ایک مقام پر یون فرمایا ہے اِنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ یہ کہ غنی کیا اونکو اللہ اور اوسکے رسول نے اپنے فضل سے یہ سب آیات قرآنی دلالت کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال فضل اور عظمت پر اور ثابت کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قویہ اور تصرفات نبی کریم کو خلق مین کہ جو عطا کی ہین رب العزت نے اپنے حبیب کو اور ظاہر کرتی ہین رفعت ذکر نبوی کو کہ یہ وہ ذکر ہے

بیان فضائل ذکر اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

ہے جسکو اللہ تعالے اپنے ذکر کے ساتھہ خود فرماتا ہے اور ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے فرمانا اللہ جل شانہ کا ظاہر کرتا ہے کہ آپ اللہ تعالے کے محبوب ہین اور اللہ جلشانہ آپکا محب ہے بفحواے من احب شیئا اکثر ذکرہ کے یعنی جو شے محبوب تر ہوتی ہے اکثر اوسکا ذکر کرتا ہے پس کثرت سے ذکر کرنا دلیل ہے ذاکر کی محبت اور مذکور کی محبوبیت پر اور دلیل اسپر وہ حدیث ہے جو صاحب دلائل الخیرات نے فضائل درود شریف مین نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون ہے آل محمد ایسی کہ مامور کی گئی ہین ہم اوسکے ساتھہ محبت اور بزرگی اور نیکی کرنیکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ اہل صفا اور وفا ہین کہ ایمان لائے مجھپر اور خلوص کیا پوچھا گیا کہ حضرت اونکی نشانی کیا ہے فرمایا زیادہ ہونا میری محبت کا کل محبوبون پر اور اشتغال باطن کا ساتھہ میرے ذکر کے بعد ذکر خدا کے اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ علامت اونکی ہے ہمیشہ میرا ذکر کرنا اور کثرت سے مجھپر درود پڑہنا اور یہی کیفیت تھی حضور کی ساتھہ صحابہ کے جو سچے مومن اور پکے عاشق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف کثرت سے کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے پر حریص تھے چنانچہ بخاری شریف مین باب التعاون فی بناء المسجد مین عکرمہ سے روایت ہے کہا اونہون نے کہ کہا مجھسے ابن عباس نے رضی اللہ تعالے عنہا اور اپنے بیٹے علی سے کہ جاؤ دونون پاس ابو سعید خدری کے سنو تم حدیث اونکی پہر چلے ہم پس ناگاہ وہ یعنی ابو سعید مصروف تھے ایک دیوار بنانے مین اور درست کرتے تھے

اوسکو پس لی چادر اوراوڑھکر بیٹھے پہر بیان کرنا شروع کیا یعنی حدیث کا یہانتک
کہ پہنچے ذکر بنا مسجد پر اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابو سعید رضی اللہ
عنہ کی عادت ذکر حدیث کرنے کی تہی اور ابن عباس اس سے واقف تہے لہذا
ادن دونون کو اونکی باتین سن نے کو اونکے پاس بہیجا اور ویسا ہی اتفاق ہوا
کہ بمجرد اونکی دیکہنے کے اونہون نے اپنا کام چہوڑ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا احوال بیان کرنے لگے گویا اسکے منتظر ہی تہے کہ کوئی سن نے والا ہو اور ردا
لیکر اوڑہنا اونکا ظاہر ہے کہ فقط واسطے اظہار عظمت ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے تہا تاکہ اجمل ہیئت پر ذکر سرور کائنات کیا جاوے اور یہی طریقہ تہا تابعین
اور تبع تابعین کا امام مالک ایک مرتبہ کھڑے تہے کہ عبد المجید قاضی شہر نے
اونسے حدیث پوچہی امام نے اونکو قید کرنے کا حکم دیا لوگون نے کہا کہ یہ قاضی ہے
امام نے کہا کہ قاضی سزاوار زیادہ ہے کہ ادب کرے بعضے منکرین مولد نبوی
کہتے ہین کہ اگر یہ فعل مولد مستحسن ہوتا تو قرون ثلثہ کے لوگ کیون نکرتے ذرا
سمجہین کہ وہ لوگ ایسے تہے کہ ہر لحظہ اور ہر ساعت ایسی ذکر مین رہتے تہے وہ لوگ ایک
زمانہ واسطے ذکر کے جب معین کرتے کہ باقی اوقات کو اس ذکر سے خالی رکہتے اور
یہ اونکی ملت مین کفر تہا مصرعہ دمے بے یاد او ربودن روا نیست ❊ ہم لوگ
کہ شبانہ روز غفلت مین ہین اگر ہم تعین نکرتے تو بالکل اس ذکر کے کہنے اور سننے سے
محروم رہتے جیسا اونکی حقمین معین کرنا نازیبا تہا ویسا ہی ہمارے واسطے معین نکرنا
ناروا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کے بہتر جز ہین اسوقت اگر
ایک جز بہی نپایا جاوے گا ایمان صحیح نہوگا اور ایک وقت ایسا ہوگا کہ جسمین

ایک جز بہی اوسمین سے پایا جاویگا وہ مومن ہوگا پس وہ لوگ اوسی بہتر زمانہ مین تہے اونکو وہ میسر اوا رتہا اور ہم لوگ اس خراب زمانہ مین ہین ہم کو یہ بہی غنیمت ہے دیکہو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی حضور کے ذکر شریف کے بیان کرنے اور سننے کے شایق تہے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ اول ایک یہودی کے ملک مین تہے اور نبی کریم کے ساتہہ اونکو عشق صادق تہا اور سچے مومن تہے بمقتضائے محبت ہر وقت احد اور احمد کہا کرتے تہے وہ ظالم نام احمد کا دشمن تہا اون کو مارتا تہا اور کہتا تہا ــ

کہ چرا تو یاد احمد میکنی	بندۂ بد منکر دین منی

اتفاق سے ایک مرتبہ حضرت صدیق رضی اوسطرف سے نکلے آواز حضرت بلال اونہون نے سنی اہل درد آواز اہل درد کو خوب پہچانتا ہے حضرت صدیق رضی وہ آواز سنکر رو دیے اور علیحدہ پاکر حضرت بلال کو فہمایش کی کہ تم اظہار اسلام کا نکرو اور اس نام کو اپنے دل مین رکہو اللہ تعالے عالم السر ہے ضرورت زبان سے کہنے کی نہین ہے حضرت بلال نے اونسے اقرار کرلیا کہ اچہا اب نہ کہونگا دوسرے روز پہر حضرت صدیق رض اوسطرف سے گذرے اوسی حال مین حضرت بلال رض کو پایا اور پہر اونکو نصیحت کی اور اونہون نے بہی توبہ کی مولانا روم

فرماتے ہین اشعار

باز پندش داد وباز او توبہ کرد	عشق آمد توبۂ اورا بخورد
توبہ کردن این نمط بسیار شد	عاقبت از توبہ او بیزار شد
فاش کرد اسپرد تن را در بلا	کای محمد اے عدو توبہا
اے تن من وے رگ من پر ز تو	توبہ را گنجا کجا باشد درو

ازحیاتِ خلد توبہ چون کنیم	توبہ را این لبن زدل بیرون کنیم
چون فجر روشن شدم از نور عشق	عشق قہار است ومن مقہور عشق

جب حضرت صدیق نے اونکا یہ حال دیکھا کہ دل اونکا عشق سے ایسا پر ہوگیا کہ گنجایش توبہ کی اوسمین نہین ہے حضور جناب رسالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان اسطرح سے آپ کے دام محبت مین مبتلا ہے اور ایک یہودی کے ملک مین ہی اور وہ اوسکو مارتا ہے اور ستاتا ہے حضور نے جب حال حضرت بلال کا سنا فرمایا پھر کیا مصلحت ہی صدیق رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ اونکو خرید لون

درزبان وحیف ظاہر منکرم	ہر بہا کہ گوید اوراہی خرم
سخرۂ خشم عدو اللہ شدہ است	کو اسیر اللہ فی الارض آمدہ است

نبی کریم نے فرمایا مین بہی اسمین تمہارا شریک ہون نصف قیمت مجہسے لے لینا الغرض صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اوس یہودی کے مکان مین تشریف لیگئے اور اوسکو دیکھا

اینچہ حقد است ای عدو روشمنی	کاین ولی اللہ را چون میزنی

اوس یہودی نے جواب دیا کہ اگر تمکو اس پر اسقدر رحمت ہے تو خرید کرلو جب تک میرے ملک مین ہے مجھکو اختیار ہے جو چاہون اسکو ایذا دون صدیق اکبر نے فرمایا مین حاضر ہون میرا ایک غلام ہے بہت خوبصورت وہ تو لے لے اور اسکو مجھکو دیدے اور اوس غلام کو اپنے بلاکر حاضر کردیا یہود نے جب غلام حسین کو دیکھا حیران ہوا اور سمجھا کہ آپکو اسکی بڑی خواہش ہے انکار کیا کہ اس سے زیادہ دو تو مین بیچون حضرت صدیق نے ایک نصاب نقرہ اور بڑہائی وہ یہودی راضی ہوا

داد گوہر سنگ بستد در عوض	بیع کرد وداد وبستد بیغرض

جب طرفین سے ایجاب وقبول ہوگیا یہودی ہنسا صدیق نے سبب خندہ پوچھا اوسنے کہا کہ تمہارے اصرار نے اسکی قیمت بڑہادی ورنہ مین اسکی دسوین حصہ پراس کو فروخت کردیتا

پس جوابش داد صدیق اے غنی
گوہرے دادی بجوزی چون صبی
او بہ نزد من ہمی ارزد دو کون
من بجانش ناظر ہستم نے بلون

اور فرمایا صدیق نے کہ اگر تو اسوقت مبالغہ کرتا تو مین تمام ملک ومال اپنا اسکی قیمت مین دیتا

سہل دادی زانکہ ارزان یافتی
ور ندیدی حقہ را نشگافتی

اور صدیق نے حضرت بلال کو ہمراہ لیا اور حضور جناب رسالت مین اونکو حاضر کیا

چون بدید آنخستہ روئے مصطفے
گفت طبتم فادخلوہا باصفا

حضرت بلال نے جب جمال باکمال احمدی دیکھا بیہوش ہوگئے اور دیر تک بیہوش رہے جب ہوش اونکو آیا حضور نے اونکو کنار مبارک مین لیا اور مرتبۂ اعلی پر پہنچادیا اور حضور نے صدیق اکبر سے فرمایا

تو چرا تنہا خریدی بہر خویش
باز گو احوال اے پاکیزہ کیش
گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد من بر روئے تو
تو مرا می دار بندہ و یار غار
ہیچ آزادی نخواہم زینہار
کہ مرا از بندگیت آزادیست
بیتو بر من محنت وبیدادیست

خلاصہ یہ کہ بلال کو یہ مرتبہ معیت اور ہذکر حضور سے حاصل ہوا ترمذی نے شمائل مین روایت کیا ہے حضرت سیدنا امام حسن مجتبی علیہ السلام سے کہ فرمایا آپنے پوچھا مینے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ سے اور تھے ہند رضی اللہ عنہ بڑے بیان کرنیوالے حلیہ

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے اور مین بہو کا تہا اسکا کہ بیان کرین ہند مجہسے کچہہ
احوال حلیہ شریف کا کہ لگاؤکرون ساتہہ اوسکے اس روایت سے ثابت ہوا کہ صحابہ
بڑے ذکر کرنیوالے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ کثرت ذکر ہی کی وجہہ سے
حضرت ہند کا لقب وصاف النبی ہوگیا تہا اور نیز اسی سبب سے امام علیہ السلام نے
وصافاعن حلیۃ النبی اونکو فرمایا اور یہ ارشاد امام کا کہ مین بہو کا تہا اسکا کہ بیان
کرین مجہسے کچہہ احوال حلیہ شریف کا دیکہو کسقدر شوق سماعت ذکر رسول اللہ کو ثابت
کرتا ہے حالانکہ امام خود آئینہ جمال باکمال حضرت نبوی تہے احادیث سے ثابت ہے
کہ سر سے تاناف امام حسن مجتبیٰ اشبہ تہے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس
حلیہ مبارک خود اپنی صورت زیبا مین دیکہتے تہے اور سوا اسکے دیکہا تہا آپنے بچشم
ظاہر اور بصر باطن جمال صورت اور حسن سیرت حضرت نبوت کو مگر یہ خاصہ محبت ہی
کہ محب چاہتا ہے کہ ہر عضو اوسکا محبوب کے کام مین رہے لہذا امام عالیمقام
چاہتے تہے کہ کان بہی سماعت ذکر حضرت محبوب مطلق سے لذت پاوین اور یہ فرمانا
امام کا کہ انا اشتہی یعنی مین بہو کا تہا سماعت ذکر شریف کا اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ حضور کا ذکر شریف وہ غذاے لطیف ہے کہ جسکی اشتہا امام حسن مجتبیٰ سے صحیح المزاج
کو تہی کہ جسکی فضل مین قرآن اور حدیث ناطق ہین اب جنکو اس ذکر سے لذت
نہین ملتی ہے ضرور اونکے قلب مین کوئی مرض عناد یا نفاق کا پیدا ہے کہ جو اس
غذاے لطیف سے لذت نہین پاتے اسواسطے کہ بیمار ہی کو غذا لطیف اچہی
معلوم نہین ہوتی ہے اور نعوذ باللہ جنکو ذکر ناگوار معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ اس
ذکر شریف کے کرنے کو مانع ہوتے ہین وہ اونہین لوگون مین سے ہین کہ جنکی نسبت

مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرۃ القضا مین ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شعر مدحیہ
حضرت پڑہنے پر بجواب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے خود زبان معجز بیان
سے فرمایا ہے کہ اسکے شعر تمہارے بہالون سے زیادہ اونکے دلون مین چبھتے ہین اور نیز
امام علیہ السلام نے سبب خواہش سماعت ذکر حلیہ شریف فرمایا ہے اتعلق یہہ کہ
مین لگاؤ اوس سے کرون اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ سماعت ذکر سے دلکو لگاؤ
پیدا ہوتا ہے اور اسی کا نام محبت ہے مولانا جامی یہی مضمون فرماتے ہین -

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کین دولت از گفتار خیزد	
در آید جلوہ حسن از در گوش	زجان آرام بر باید ز دل ہوش	

ف بیان محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین ایمان ہے

اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان ہے چنانچہ صاحب دلائل الخیرات نے
نقل کیا ہے کہا انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہوگا کوئی تم مین مؤمن یہان تک کہ ہون مین محبوب تر اوسکو اوسکی نفس سے اور مال سے
اور اولاد سے اور مان باپ سے اور کل انسانون سے زیادہ اور ایک حدیث مین ہے
کہ کہا حضرت عمر نے رضی اللہ تعالے عنہ یا رسول اللہ آپ مجھکو محبوب زیادہ ہین
ہر شے سے الا اپنے نفس سے کہ جو پہلو مین ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہوگے تم مومن یہان تک ہون مین تمکو محبوب زیادہ تمہارے نفس سے پس عرض کیا
سیدنا حضرت عمر نے قسم ہے اوس خدا کی جسنے نازل کی ہے آپ پر کتاب البتہ آپ مجھ کو
محبوب ہین میرے نفس سے جو میرے پہلو مین ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسوقت اے عمر کامل ہوا ایمان تمہارا اور ایک روایت مین ہے کہ کہا گیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب ہونگے ہم مومن اور ایک روایت مین ہے مومن صادق

فرمایا جب محبت کرو اللہ سے عرض کیا کب محب ہوتا ہے اللہ کا فرمایا جب محبت کرے
اوسکے رسول سے پس کہا گیا کب محب ہوتا ہے اوسکے رسول کا فرمایا جب اتباع کرے
اوسکی طریقہ کا اور عمل کرے اوسکی سنت کی مطابق اور محبت کرے بسبب اوسکی محبت
کا اور بغض کرے بسبب اوسکی بغض کے اور ولا کرے بسبب اوسکی ولا کی او عداوت
کرے بسبب اوسکی عداوت کے یعنی جو کام کرے اوسکو واسطے کرے اور فرمایا
تفاوت رکھتے ہین انسان ایمان مین بقدر اونکی تفاوت کے میری محبت مین اور تفاوت
رکھتے ہین کفر مین بقدر اونکی تفاوتکی میری عداوت مین انتہی سے ثابت ہوگیا کہ محبت
رسول اللہ ایمان ہے اور عداوت رسول اللہ کفر لعبدہ واسطے مزید تاکید کے تین مرتبہ
یہ کلمات حضور نے ارشاد کیے الا لا ایمان لمن لا محبة لہ آگاہ ہو نہین ہے ایمان اوسکو
جسکو میری محبت نہین ہے پس ان احادیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حضور کی محبت
ایمان ہے اور محبت حاصل ہوتی ہے اتباع سنت سے اور اتباع بغیر پڑھنے یا سن نے
حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممکن نہین ہے پس ہر نوع ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہ عبادت ہوا کہ جسکی پڑھنے اور سن نے سے ایمان صحیح ہوتا ہے
اور ذکر عام ہے خواہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کا بیان ہو خواہ حضور کے
افعال کا خواہ دیگر حالات آنحضرت کا اور اوسکو واسطے قید کسی وقت کے نہین ہے جس وقت
ہوگا عبادت ہوگا اور یہی نفع دیگا اور محفل مولد شریف مین بھی انکا ر ہوتے ہین پھر
اوسکی عبادت ہونے مین کیا شک ہے اور تعین ماہ ولادت کا واسطے ذکر میلاد کے
کہ جسکو مستحسن جانا ہے مقتدایان دین نے فقط اس غرض سے ہے کہ عظمت حضور کے
ماہ ولادت شریف کی ظاہر ہو اسواسطے کہ یہ ماہ منتسب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ اور تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل منتسبات کی لازم ہے انشاء اللہ تعالیٰ
تفصیل بیان اسکا اپنے محل پر ہوگا اور نیز اس تعین مین اظہار سرور ہے حضرت کی
ولادت کا اور اظہار سرور واسطے شکر نعمت کے ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے
یہ نعمت عظمیٰ ہمکو عنایت کی بعضے مانعین یہ حجت بھی کرتے ہین کہ ماہ ربیع الاول فقط ماہ
ولادت نہین ہے وفات شریف جناب سرور کائنات بھی اسی ماہ مین ہوئی ہے
جب سرور اور حزن دونون جمع ہین تو وجہ سرور کی کیا ہے اور یہ دہوکا دیتے ہین
وہ تاکہ لوگ ذکر شریف سے محروم رہین فی الواقع اسمین ہمکو کلام نہین کہ حضور کی
وفات شریف بھی ماہ ربیع الاول ہی مین واقع ہوئی ہے اسمین کسیکو کلام نہین ہوسکتا
اگر اختلاف ہے تو تاریخ وفات شریف مین البتہ ہے بعض بارہوین تاریخ نقل کرتے ہین
اور بعض آٹھوین اور بعض دوسری بارہوین کی روایت کو محدثین نے ضعیف کیا ہے
اسوجہ سے کہ اوس سال مین حضرت نے جو حجۃ الوداع فرمایا ہے وہ بالاتفاق جمعہ کا
روز تھا اور یہ مضمون نہایت قوی حدیثون سے ثابت ہوتا ہے اس حساب سے غرہ
ذی الحجہ پنجشنبہ کو ہوا اور وفات شریف بالاتفاق یوم دوشنبہ کو ہوئی ہے موافق
روایت صحیح حدیثون کے پس جس سال مین کہ غرہ ذی الحجہ پنجشنبہ کو ہو اوس سال مین
کسیطرح بارہوین ربیع الاول دوشنبہ کو ہوئی نہین سکتی کسی حساب سے خواہ کل ماہ
یعنی ذی الحج اور محرم اور صفر تینون مہینہ کامل یعنی تیس۳۰ کے رکھے خواہ تینون ناقص یعنی
اونتیس کے خواہ بعض کامل اور بعض ناقص پس روایت دوازدہم بسبب مخالف
ہونے روایات صحیحہ کے ضعیف ہوگئی البتہ دوسری ربیع الاول یوم دوشنبہ ہوسکتی ہے
اگر سب ماہ ناقص ہون اور اگر دو ناقص تھے اور ایک کامل ہو تو آٹھوین ربیع الاول

پیر زندو شنبہ ہوگی اس سبب سے ان دو روایتیون کو محدثین نے قوت دی ہے اور علمار
اہل عرفان دوسری ربیع الاول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے
قائل ہین اور فرمایا ہے علمانے کہ اگر وفات جناب سرور کائنات سواے ماہ ولادت کے
اور مہینہ مین واقع ہوتی تو اہل اسلام بسبب حادث ہونے ایسی حادثہ جانکاہ کے ضرور
اوس مہینہ کو برا جانتے چونکہ حضور رحمۃ اللعالمین ہین اور ایام بہی عالم مین ہین لہذا اللہ کو
گوارا نہوا کہ نبی رحمتہ کی وجہہ سے کسی مہینہ اور یوم مین نقصان پیدا ہو لہذا اسی ماہ مبارک
اور یوم مبارک مین کہ اوس سرور دارین کا ماہ اور یوم ولادت تہا یہ حادثہ ظاہر کیا تاکہ
برکات ولادت شریف کی وجہہ سے اثر اس حادثہ کا ماہ اور یوم مین نہونے پاوے یہ تو
حال ہے حضور کے تاریخ اور ماہ وفات کا اب جواب اوسکا بچند وجہہ دیا جاتا ہے اول یہ کہ
ولادت باسعادت جناب سید الانبیا علیہ التحیتہ والثنا سے جو نعمات اور برکات کہ ہمکو
حاصل ہوے ہین وہ اسوقت تک ہم پر موجود ہین وفات نبی کریم سے اون مین کچھہ فرق نہین
آیا ہے چنانچہ حضور نے خود فرمایا ہے امت کے خطاب مین کہ حیات بہی میری تمہارے
واسطے اچہی ہے اور موت بہی میری تمہارے واسطے اچہی ہے حیات حضور کا
اچھا ہونا تو ظاہر ہے محتاج بیان کا نہین وفات کا اچھا ہونا یہ ہے کہ حضور اوس عالم مین
ہمارے واسطے اہتمام اور سامان آسایش فرماتے ہین پس جب وہ چیزین جو باعث
مسرت تہین ہم مین موجود ہین تو سرور بہی اوسکا قائم ہے دوسرے نبی کریم ہمارے
زندہ ہین بیان تفصیلی اسکا اوپر مذکور ہوچکا ہے اور تمام اہل حق اسی کے قائل ہین
اور اسی وجہہ سے ازواج مطہرات آنحضرت کے نکاح مین قائم رہین اور مال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل اور اموات کے مال کے متروکہ قرار نہین پایا اور ورثا پر تقسیم نہین ہوا

بموجب حضور کے ارشاد کے اور فیوض سرور کائنات ہم پر مثل زمانہ حیات ظاہری کے موجود ہین جب وفات سے کچھ بھی تغیر اوس سلطان دارین کو نہین ہوا بلکہ بمفاد ایہ کریمہ وللاخرۃ خیر لک من الاولی اور ترقی حاصل ہے اور ہم پر بھی وہی نعمت قائم ہے تو ہمکو کوئی وجہ حزن کی نہین ہے کہ سرور ولادت شریف کو ترک کرین ہان البتہ ایک امر حزن کا یہ ہے کہ محبت کا خاصہ ہے کہ اگرچہ محبوب کو ترقی مدارج ہون لیکن مضمون فراق محبوب محب کو ضرور ایذا دیتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شیدائے جمال محمدی تھے گو اونکو بسبب تصفیہ باطن کے حضوری باطنی جناب رسالت حاصل تھی لیکن مضمون فراق ظاہری پیش ہونیسے اس درجہ محزون ہوئے تھے کہ لکھا ہے بعض ایسے بدحواس تھے کہ زمین پر افتادہ تھے اور لوگ اونکو روندتے تھے اور اونکو خبر نہ تھی اور بعض مثل مجنون کے ہو گئے تھے اور کلمات مجنونانہ کہتے تھے چنانچہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ باینہمہ علم وعقل کہ جناب رسالت نے اونکی نسبت مین فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ کلام کرتا ہے لسان عمر پر اور اکثر نزول وحی کا اونکی رای کے موافق ہوا ہے ایسے بیخود تھے کہ تلوار کھینچے ہوے دروازہ حجرۂ شریف پر کھڑے تھے اور کہتے تھے کہ جو کوئی کہیگا کہ جناب رسالت نے انتقال کیا اس تلوار سے اوسکو دو ٹکڑے کرونگا اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ اس واقعہ مین سب صحابہ سے زیادہ مستقل تھے چنانچہ اونکی خطبہ شریف سے صحابہ کو تسکین ہوئی اور ہوش وحواس سب کے درست ہوے اونکی بھی یہی کیفیت تھی روایت کرتے ہین کہ وقت وفات شریف کی حضرت صدیق اپنے مکان مین تھے خبر اس واقعہ جانگزا کی سنکر بتعجیل سوار ہوکر مکان سے چلے اور راہ مین روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے وا محمداہ وا انقطاع ظہراہ یہانتک کہ خوابگاہ سید کونین مین حاضر ہوئے اور ردائے شریف

کو چہرۂ انور سے اوٹھایا اور پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور کہا وانبیاہ اور پہر سر اوٹھایا اور رو دیے
اور پہر دوبارہ حضور کی پیشانی اقدس کو چومنا اور کہا واصفیاہ اور پہر سر اوٹھایا اور گریہ کیا
اور پہر تیسری بار پیشانی انور پر بوسہ دیا اور کہا واخلیلاہ بعدہ حضور کے ساعد مبارک کو
چومنا اور رو دیے اور کہا میرے مان باپ فدا ہون آپ پر پاک ہین آپ حیات مین اور
ممات مین اور کہا کہ خدا دو موت آپ پر جمع نکریگا وہ موت کہ آپ کیواسطے لکہی تہی آپ پا چکے
اور آپکی وفات سے منقطع ہوگے وہ شے کہ جو کسی پیغمبر کی وفات سے منقطع نہوئی تہی
یعنی نبوت ختم ہوگئی اب کوئی نبی نہوگا اور یہ فرمانا حضرت صدیق کا آپ پر دو موت جمع نکریگا
جو موت آپکے واسطے لکہی تہی وہ ہوچکی یہ اشارہ ہے حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اسواسطے کہ ہر میت قبر مین ضرور ہی زندہ ہوتا ہے چہ جاے جناب رسالت پس جب
حضرت کیواسطے ایک ہی موت تہی جو ہوچکی تو ناچار حضور قبر مبارک مین آپ زندہ ہین
ویسے ہی جیسے حیات مین تہی اور بعدہ حضرت صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ بزرگ تر ہین
اوس سے کہ آپ کا وصف کرین اور جلیل تر ہین اوس سے کہ آپ پر گریہ کرین اور اگر
میرے ہاتہہ مین اختیار ہوتا تو مین اپنے نفس کو آپ پر فدا کرتا اور اگر آپ ہمکو انپر او پر
رونیکو منع نکر چکے ہوتے تو ہر آئینہ ایسا ہم روتے کہ آنکہونسے چشمے جاری ہوتے امی اللہ
میر اسلام اپنے حبیب پر پہنچا اور یا رسول اللہ خدا کے پاس ہمکو یاد کرو اور اہلبیت
طہارت کا جو حال اس واقعہ جانگزا سے تہا وہ بیان مین نہین آسکتا خصوصًا جناب
سیدہ بنت رسول اللہ کا حال وہ تہا کہ جسکے بیان سے کلیجا پہٹتا ہے خلاصہ یہ کہ جناب
سیدہ علیہ السلام کو بعد وفات شریف کے کسی نے خندان نہین دیکہا بقیہ عمر شریف
گریہ ہی مین بسر کی یہانتک کہ اسی درد فراق کے صدمے سے چہٹے مہینے اس عالم فانی کو

چھوڑکر یدبزرگوار کی قربت حاصل کی اور ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم روتی تھین اور فرماتی تھین افسوس وہ پیغمبر جسنے فقر کو خود عمدا اختیار کیا
اور وہ امت پرور جسنے غم گناہان امت سے کسی شب کو بستر استراحت پر آرام نفرمایا عالم
دنیا سے کنارہ کش ہوا الغرض جب حضرات اہلبیت نبوت اور اصحاب جناب رسالت کو
یہ درد والم ہوا تو لاریب کوئی حزن اس حزن سے بڑہکر نہین ہے مگر وقوع حزن پر اللہ تعالے
نے صبر کا حکم فرمایا ہے لہذا اکتمان اوسکا دل مین اور نہ ظاہر کرنا اوسکا افعال اور اقوال سے
ضروری ہے اور جسطرح غم کا چھپانا اور صبر اوسپر کرنا لازم ہے اوسیطرح حصول نعمت اور
سرور پر شکر کرنا لازم ہے اور شکر عبارت ہے بیان نعمت منعم سے خواہ زبان سے ہو جیسا کہ
اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ یعنی اپنے رب کے نعمت کو
بیان کرو خواہ فعل سے ہو جیسے بعد عقد کے کہ محل حصول نعمت اور سرور کا ہے دعوت ولیمہ کرنا
یعنی احباب کو جمع کرکے کہانا کہلانا یا ولادت اولاد کے شکر مین کہ یہ بہی ایک نعمت ہے نعمات
الہی سے عقیقہ کرنا مشرع ہے موافق حکم شارع علیہ السلام کے پس جب ہمکو ہمارے خدا
اور رسول نے وقوع غم مین صبر کا حکم دیا کہ عبارت ہے غم کو دل مین ضبط کرنیسے اور حصول
نعمات پر شکر کا حکم دیا کہ عبارت ہے اعلان نعمت سے تو ناچار ماہ ربیع الاول کہ اسمین
حزن فراق حضرت رسالت اور سرور حصول نعمت ولادت باسعادت دونون جمع
ہین حزن کو ضبط کرنا چاہیے اسواسطے کہ اسکے اظہار مین شکایت مالک ہوتی ہے
اور اظہار سرور کیواسطے محفل مولد شریف کو ترتیب دینا چاہیے اور حسب مقدرت
اپنے مال کو راہ خدا مین صرف کرنا چاہیے کہ اسمین شکر نعمت منعم حقیقی ادا ہوتا ہے
جب فضائل ذکر شریف جناب رسالت معلوم ہوچکی اور یہ بہی ثابت ہوگیا کہ متقربان

حضرت احدیت اور عاشقان جناب رسالت کا ہمیشہ سے طریقہ ہے ذکر حضرت محبوبیت مین مشغول رہنا گو ہم اوسمین سے نہین ہین لیکن اونکی ہیئت بنائے کیواسطے ہمکو بہی حضور کے ذکر مین مشغول رہنا بہتر ہے شعر

مسکین حسن میگوید ای وقت عشاق تو خوش	اگر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

لہذا ذکر ولادت باسعادت جناب رسالت کہ عین پیدایش حضرت الوہیت ہے مختصر بیان کیا جاتا ہے حدیث مین ہے کہ پوچہا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اول اللہ تعالے نے کس کو پیدا کیا فرمایا حضرت نے اول ما خلق اللہ نوری اول وہ چیز جو خدا نے پیدا کی وہ میرا نور ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اللہ تعالے جل شانہ کہ قدیم ہے اپنی جمیع صفات کے ساتہہ وہ ہے تہا اور کچہہ نتہا جب اوسنے چاہا کہ پہچانا جاؤن پیدا کیا خلق کو چنانچہ حدیث قدسی ہے کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق تہا مین ایک خزانہ پوشیدہ پس چاہا مینے کہ پہچانا جاؤن پس خلق کیا مینے خلق کو اس حدیث کی سند گو موافق علماء ظاہر کے صحت کو نہین پہنچتی ہے مگر کسی حدیث صحیح کی معارض بہی نہین ہے اور علمائے اہل عرفان نے بلاواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی تصحیح کی ہے اور اوسکے معنی مین یہ بہی فرمایا کہ کنت کنزا مخفیا سے یہ اشارہ ہے کہ قبل از خلقت ذات بحت تہی یعنی ذات کو صفات سے اور صفات کو فی مابین کچہہ تمیز نتہا اور تفریق نتہی اور اسکو مرتبہ احدیت اور غیب اول اور مرتبہ وجوب کہتے ہین جب اوس ذات بحت کو منظور ہوا کہ صفت معروفیت کا ظہور ہو توجہ کی خلق مخلوق کیطرف پس اول ذات کو صفات سے تمیز دی اور جدا کیا بعد اوسکے ہر صفت کو ایک کو دوسرے سے الگ کیا اسکو مقام ثبوت اور غیب ثانی کہتے ہین اور اوسکے

ف بیان خلق پیدا ہونے نور محمدی کا اور صفات سبحانی کا آپ سے ظاہر ہونا اور دریا سے صفات مین پہرنا

خطاب کن صحیح ہوا پھر فعل صنعت کو صفت نور پر جاری کیا اور کن ارشاد ہوا
اور خلق کو پیدا کیا اول سب سے اپنے نور خاص سے نور حضرت محمدیت کو پیدا
کیا صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ روایت کی عبدالرزاق نے ساتھہ ایک
سند کے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اونہون نے کہ عرض کیا یعنی یا رسول اللہ
میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر خبر دین آپ مجکو اول شے سے کہ خلق کیا
اوسکو اللہ تعالے نے قبل اشیا کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
جابر بہ تحقیق اللہ تعالے نے خلق کیا قبل اشیا کے نور تیرے نبی کا اپنے نور سے
پس بے شبہہ آنحضرت نور ہین اللہ کے اور بعض لوگ یہ شبہہ کرتے ہین کہ آپکو
نور خدا سمجھنے مین اللہ تعالے کے نور کا تجزیہ لازم آتا ہے نعوذ باللہ من ذلک
نور اللہ تعالے کی ایک صفت ہے اوسکے صفات سے اور صفات اللہ تعالی کے
منزہ ہین ٹکڑا ہونیسے بالبداہت دیکھہ لو کہ اگر ایک شمع سے دوسری شمع کو جلاؤ
تو اول شمع کا نور دوسری شمع مین ظہور کر جاتا ہے اور نور شمع اول کا ٹکڑا نہین ہوتا ہے
اسواسطے کہ اگر اوسکا ٹکڑا ہوتو ضرور ہے کہ اوسمین سے کم ہو حالانکہ وہ کم نہین ہوتا اگرچہ
ہزارہا شمع اوس سے روشن کرتے جاؤ پس جب نور کہ اشیاے ارضی سے ترکیب
پاکر ظاہر ہوتا ہے اوسمین یہ صفت ہے کہ دوسرا نور اوس سے ظاہر ہوتا ہے اور اوسکا
تجزیہ نہین ہوتا اگر اللہ تعالے جل جلالہ کے نور سے نور محمدی ظاہر ہوگیا اور اوسکا
تجزیہ نہوا تو کیا محال ہے ملا معین واعظ معارج النبوۃ مین تفسیر بحر العلوم مصنفہ
امام نجم الدین عمر نسفی سے نقل کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے اوس نور شریف کو اول
صفات جمالیہ کے بارہ حجابون مین پھرایا اس ترتیب سے کہ حجاب قدرت مین دو رہ کیا

بارہ ہزار برس اور تسبیح سبحان ربی الاعلیٰ میں مشغول رہا پھر حجاب عظمت میں
گیارہ ہزار برس گشت کیا اور سبحان عالم السر و الاخفی پڑہتا رہا بعدہ دس ہزار
برس حجاب منت میں سیر کی اور سبحان الرفیق الاعلی پڑہتا رہا من بعد
حجاب جمت میں نو ہزار برس ٹہرا اور سبحان الحی القیوم کا ذکر کرتا رہا بعد ازان
حجاب سعادت میں آٹھ ہزار برس سیر کی اور سبحان من ھو دائم لا یسھو کہا کیا
بعدہ حجاب کرامت میں سات ہزار برس سبحان من ھو غنی لا یفتقر کہتا رہا بعدہ
حجاب منزلت میں چھ ہزار برس ٹہرا اور سبحان العلیم الحلیم پڑہا کیا بعدہ حجاب
ہدایت میں پانچ ہزار برس دورہ کیا اور سبحان ذی العرش المجید پڑہا کیا
بعد ازان حجاب نبوت میں چار ہزار برس گشت کیا اور سبحان ربک رب
العزت عما یصفون پڑہتا رہا بعدہ حجاب رفعت میں تین ہزار برس ٹہرا اور
سبحان ذی الملک و الملکوت کہتا رہا بعدہ حجاب ہیبت میں دو ہزار برس
دورہ کیا اور سبحان و بحمدہ میں مشغول رہا پھر حجاب شفاعت میں ایک ہزار
برس سیر کی اور سبحان ربی العظیم پڑہا کیا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ہر
حجاب میں بارہ بارہ ہزار برس اوس نور پاک نے سیر کی جب سیر حجابات سے
فارغ ہوا دریاے فضائل میں غوطہ زن ہوا اور زمین پہرا کیا اس تفصیل سے کہ بحر شفاعت میں
ہزار برس ٹہرا اور یا ربی یا ربی کہتا رہا پہر بحر نصیحت میں دو ہزار برس سیر کی اور الٰہی
الٰہی کہا کیا بعدہ بحر شکر میں تین ہزار برس تیرا کی کی یا سیدی پڑہا کیا بعدہ بحر صبر میں
چار ہزار برس ٹہرا اور یا فرد یا فرد کہتا رہا پہر بحر سخاوت میں پانچ ہزار برس پہرا اور
یا جواد کہا کیا پہر بحر امانت میں چھ ہزار برس غوطہ زن رہا اور یا کریم پڑہا کیا

پھر بحر یقین مین سات ہزار برس پھرا اور یا علی یا علی کہا کیا بعدہ بحر حلم مین آٹھ ہزار برس پھرا اور یا عظیم یا عظیم کہتا رہا پھر بحر قناعت مین نو ہزار برس سیاحت کرتا رہا اور یا رؤف پڑھا کیا پھر بحر محبت مین دس ہزار برس غواصی کی اور سبوح قدوس یا اللہ یا کریم پکارا کیا جب بحار صفات کی غواصی کر چکا کنارہ دریاے محبت پر اللہ تعالے نے ایک بیان نور کا پیدا کر سات مقام مقرر کیے اور ہر مقام مین ہزار ہزار برس اوس نور کو رکھا اور آخر اون مقامات کا مقام محبت تھا جب اوسکی طواف سے فارغ ہوا حضرت احدیت نے اوس سے فرمایا من انا مین کون ہون نور محمدی نے بالہام الہی جواب دیا الہی انت خالقی انت رازقی انت محیی انت ممیتی یعنی اے اللہ تو میرا خالق ہے تو میرا رازق ہے تو میرا زندہ کرنیوالا ہے تو میرا مارنیوالا ہے اسکے عوض مین جناب الوہیت سے ہواب تحسین و رحمت ہوا کہ اے میرے حبیب کے نور تو نے خوب حق معرفت ادا کیا اب میری عبادت مین مشغول ہو تاکہ سب خلق جان لے کہ مشغولی عبادت نشان کمال معرفت ہے جب یہ خطاب نور شریف نے سنا فورًا تعمیل حکم کی ستر ہزار برس سامنے درگاہ عزت کے قیام بحضور تمام بجا لایا اللہ تعالے جلشانہ نے اسکے عوض مین ایک قبضہ نور ذاتی سے اوس نور شریف کو مرحمت کیا اوس نور نے اوسکی شکر مین سجدہ تحیت کیا اوسکی صلہ مین قرب اختصاص عنایت ہوا اور نماز صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کیواسطے فرض ہوئی پھر نور شریف نے سر اوٹھایا اور ستر ہزار برس قیام خدمت ادا کیا اور دوسرا خلعت نور خاص پایا اوسکی شکر مین دوبارہ سجدہ کیا اوسکی مقابل مین نماز ظہر معین ہوئے بعدہ تیسرا قیام شکر ستر ہزار برس کا کیا اور پھر خلعت نور سے شرف پایا اور سجدہ شکر ادا کیا اوسکی مین نماز عصر مقرر ہوئی پھر اوس نور شریف نے چوتھا قیام کیا اور خلعت نور پاکر سجدہ

ادا کیا اوسکے مقابل مین نماز مغرب مقرر ہوئی پہر اوس نور نے حسب دستور پانچوان
قیام کیا اور پہر خلعت نور درگاہ احدیت سے اوسکو مرحمت ہوا اور اوس نور شریف نے
سجدہ شکر ادا کیا اوسکے مقابل مین نماز عشا قرار پائی اس کیفیت سے ثابت ہوگیا کہ نماز
جو رکن اول ہے اسلام مین بعوض انعام خاص کے کہ جو عالم نور مین ہمارے سردار پر
جناب الہی سے ہوئے ہین قرار دی گئی ہے بعدہ نور شریف نے ان سب انعامات کو
شکر مین دوگانہ شکر بالہام الہی بجا لا انہین ارکان کے ساتھہ جو اب نماز مین مقرر ہین اس
طریق سے ادا کیا کہ تحریمہ اور قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ جو دونون سجدونکے
درمیان کا اور سجدۂ ثانی ہر ایک رکن کو ہزار ہزار برس مین ادا کیا اور اسیطرح رکعت
ثانیہ پڑہے اور قعدہ تشہد اور پہر درود سلام بہی ہزار ہزار برس مین کی اسکے صلہ مین
جناب الہی سے ارشاد ہوا اے میرے حبیب کے نور عبادت کی تونے بہت اچھی
اب ہے کوئی خلعت حسب خواہش مانگ نور شریف نے عرض کیا کہ اے اللہ ان
انعامات سے معلوم ہوتا ہے کہ تو مجکو ایک قوم کا سردار کریگا اور اونکو میری تبعیت کا
حکم دیگا اور نماز پنجگانہ اون پر فرض ہوگی ضرور ہے کہ بمقتضاے بشریت اونسی
عبادت مین تقصیر ہوگی یہ عبادت جو آج مینے کی ہے اونکے کام مین صرف کرتا ہون اور
اسکے ذریعہ سے اونکے واسطے خلعت مغفرت مانگتا ہون جناب الہی سے جواب مین
ارشاد ہوا کہ اے میرے حبیب کے نور بہت اچھا خلعت تونے مانگا مین بہی تیرے واسطے
اسکو پسند کرتا ہون یہانسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وسیع کو سمجھنا چاہیے کہ تمھارے
آپ اونکا وجود خارج مین نہ تہا فقط علم الہی مین البتہ تہا او سوقتمین بالہام خدا حضور نے
ہمارے حالات سے واقف تہے تو اب جب ہمارا وجود خارج مین پایا جاتا ہے کیونکر ہمارے

حالات کا علم حضرت کو نہین ہے اللہ تعالے جلشانہ خود اس مضمون کو کتاب اللہ مین
ثابت کرتا ہے بخطاب اہل اسلام فرماتا ہے وسیری اللہ عملکم ورسولہ دیکھتا ہی تمہاری
عمل کو اللہ اور اوسکا رسول اللہ تعالے نے اس آیہ شریف مین اپنی اوپر عطف کیا رسول کو
اور ایک لفظ سیری کا اسناد کیا اپنے اور اپنے رسول دونون کیطرف اور یہ قاعدہ ہی
نحو کا کہ معطوف اور معطوف علیہ ذات مین جدا ہوتے ہین اور حکم مین ایک ہوتی ہین
پس ہمارے اعمال کو مشاہدہ فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیہ شریفہ سے
کس مرتبہ اعلی پر ثابت ہوگیا اب جو لوگ ایسے رسول اکرم اور نبی معظم کے صفات
کاملہ کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسمین نعوذ باللہ اللہ سے ساتھہ شرکت ہوتی ہی
کیا وہ لوگ ایسی آیات مین واو عطف پر خیال نہین کرتے کہ مرتبہ محمدیہ اون پر منکشف ہو
یہ سب باتین اونکی فریب نفس اور شیطان سے ہین اور درحقیقت وہ لوگ مخالفت
کرتے ہین اللہ کے ساتھہ علم کائنات اور رویت اعمال امت سے ہرگز اللہ کی صفاتمین
شراکت نہین ہوتی ہے اسواسطے کہ اوسکی صفات کاملہ ایسی منزہ ہین کہ ہماری علم مین
بھی نہین آسکتے ہین اور نہ سوا اوس قدیم کے کسی حادث مین پائے جاسکتے ہین یہ
سمجھنا چاہیے کہ جسنے اپنے بندۂ خاص کو یہ صفات مرحمت کیے ہین وہ خود کیسا ہوگا
فی الواقع وہ ایسا ہے کہ نبی کریم باانہمہ علم اور قرب کے فرماتے ہین نہین پہچانا مین نے
تجکو جیسا کہ حق تیرے پہچاننے کا ہے اور نیز اس روایت سے ایک بہت بڑا مضمون
مسرت مسلمانونکی واسطے یہ ہے کہ جب وہ رسول کریم اوسوقت مین کہ ہمارا
وجود خارج مین پایا نجاتا تھا ہمکو نہ بھولا تو قیامت کے روز کہ ہم سب گناہون کی
بوجہہ سرون پر رکھے ہوئے حضرت کے سامنے عرصات قیامت مین حاضر ہونگے

اوسوقت کیونکر ہمکو بھول جاوینگے ضرور شفاعت کرینگے اور اللہ تعالے نے جب اوسوقت میں
اپنے حبیب کی درخواست کو رد نکیا اور وعدہ مغفرت امت کر لیا اور قرآن مجید مین
بہی وعدہ مغفرت بیان کر دے تو اب وہ کبہی اوسکی خلاف نکریگا بشفاعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ہمارے گناہون کو بخشیگا **شعر**

اے رب تو کریمی و رسول تو کریم ‏ ‏ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

تفصیلی حالات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے انشاء اللہ اپنے
محل پر مذکور ہونگے الغرض جب نور شریف نے انعامات مالک حقیقی کے معاینہ کیے
اور مژدہ مغفرت امت سنا مسرور ہوا اور وجد مین آکر چہوہ لاکہہ قطرے نور کے اوس سے
ٹپکے اللہ تعالے نے اول ایک قطرے کو ایک لاکہہ چوبیس ہزار قسم پر منقسم کیا اور
ہر ایک قسم سے ایک ایک نبی کی روح کو پیدا کیا اور صاحب معارج نے عاد العباد
مصنف شیخ نجم الدین رازی سے نقل کیا ہے کہ ارواح انبیا سے ارواح اولیا اور
ارواح اولیا سے ارواح مومنین اور ارواح مومنین سے ارواح عاصیین او گنہگارونکی
ارواح سے منافقین اور کفار کو خلق کیا بعدہ نور ارواح انسانی سے ارواح ملکی اور
ارواح ملکی سے ارواح جن اور ارواح جن سے ارواح شیاطین کو پیدا کیا بعد اسکے
دردنور ارواح انسانی سے ارواح حیوانات اور نباتات کو بنایا اور ملا عمر نسفی سے
روایت ہے کہ بعد نور محمدی کے قطرات چکیدہ کے دوسرے قطرے کو نظر
قدرت مین لاکر اللہ تعالے نے دس قسم کیا پہلے سے جبرئیل ع کو پیدا کیا دوسرے سے
میکائیل ع کو تیسرے سے اسرافیل کو چوتھے سے عزرائیل ع کو پانچوین سے
حاملان عرش کو چھٹے سے رضوان کو ساتوین سے ملائک ساکنان عرش کو آٹھوین سے

اردائیل کو نویں سے راس اللہ کو اور پھر آخر قسم قطرہ دوم کو دس قسم کیا اول قسم سے
عرش کو دوسرے سے کرسی کو تیسرے سے لوح کو چوتھے سے قلم کو پانچوین سے
بہشت کو چھٹے سے ماہتاب کو ساتوین سے آفتاب کو آٹھوین سے دوسرے ستارونکو
نوین سے آٹھو خلفاے رضوان کو اور ہر خلیفہ کے ساتھہ اسی ہزار فرشتوں کو
دسوین سے جوہر آب کو پیدا کیا اور اوس جوہر کی یہ کیفیت مروی ہے کہ طول
اوسکا چار ہزار برس کی راہ کا تہا اور عرض اوسکا ایک ہزار برس کی راہ کا پھر
اوس جوہر کو نظر ہیبت سے دیکہا وہ آدہا پانی ہوگیا اور آدہا آگ ہوگیا معاج میں یہ
ہے کہ اوس پانی سے بہت سے دریا ظاہر ہوئے اور وہ موجزن ہوئے حرکت موج سے
اللہ تعالے نے ہوا کو پیدا کیا اور اوس ہوا کو پانی کے نیچے کردیا اور ہوا کے نیچے
آگ کو اور کہا ہے حضرت کعب نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالے نے ایک یاقوت سبز
اور پھر اوسپر نظر ہیبت ڈالی وہ پانی ہوگیا اور تہر تہرانے لگا پھر ہوا کو پیدا کیا اور
پانی کو سطح ہوا پر قائم کیا پھر رکہا عرش کو اوپر پانی کے اور شکل عرش کی جامع ہے
جمیع مخلوقات کے اشکال کو اور عرش کے چہ سو پائے ہین ہر پایے کی مسافت
تمام دنیا کے برابر ہے اور اونمین فرشتے بہرے ہین اور وہ اہل ایمان کیواسطے استغفار
کرتے ہین اور مسافت ہر پایے کے مابین کی بقدر اسی ہزار برس پرندہ تیز پر کے اڑنیکی ہے
اور بلندی عرش کی اتنی ہے کہ ایک فرشتہ ہے اللہ کا حرقائیل نام اوسکے پہلے اٹھارہ ہزار
بازو تھے اور فرق درمیان ہر دو بازو ونکے مسافت پانسو برس کی راہ کا تہا اوس فرشتے کو
خطرہ گذرا کہ دیکھوں عرش کے اوپر کیا ہے اللہ تعالے نے اوسکے بازو دونے کر دیے
یعنی چہتیس ۳۶۰۰۰ ہزار بازو اوسکے ہو گئے اور ہر ایک بازو سے دوسرے بازو تک پانسو برس کی

راہ کی مسافت پہر حکم اوسکو اوڑنے کا ہوا وہ فرشتہ بیس ہزار برس اوڑا اور ایک پایہ کی
بلندی کو نہ پہنچا پہر اللہ تعالے نے اوسکی جثہ اور طاقت کو دونا کیا اور اوڑنیکا حکم دیا
پہر وہ تینتیس ہزار برس اوڑا پہر اوسکو جناب الہی سے وحی ہوئی کہ اگر اس قوت سے
نفخ صور تک اوڑیگا تو بہی عرش کی بلندی کو نپاویگا اوس فرشتے نے کہا سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْاَعْلٰى یعنی تسبیح کی اوسنے اللہ کی ساتہہ اوسکی بڑائیکے فی الحقیقت جسکی مصنوعات
ایسے بڑے ہین اوس خالق کی بڑائی کو کون سمجہہ سکتا ہے اور یہانسے قوت اور
عظمت جناب رسالت کو قیاس کرنا چاہیے کہ وہ فرشتہ باوجود اوس قوت کے
جو مذکور ہوئے پچاس ہزار برس اوڑا اور بلندی عرش تک نہ پہنچا اور سنا کہ اگر
قیامت تک اس قوت سے اوڑیگا تو بہی بلندی عرش پر نہ پہنچیگا اور جناب
سرور کائنات نے لیلۃ الاسرا مین بحول اللہ وقوتہ چشم زدن مین اوس مسافت کو
طے کیا اور بالاے عرش عظیم تشریف لیگئے بیان تفصیلی اسکا قصہ معراج مین انشاء اللہ
تعالے بیان ہوگا الغرض جب عرش کو اس شان پر اللہ تعالے نے خلق کیا وہ
اپنی بزرگی پر نازان ہوا اور جہومنے لگا اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک
سانپ اتنا بڑا پیدا کیا کہ وہ عرش مین لپٹا اور اوسکے نصف قد نے تمام دور عرش کا
احاطہ کرلیا اور اوس سانپ کے ستر ہزار سر ہین اور ہر سر مین ستر ہزار دہن ہین اور
ہر دہن مین ستر ہزار زبانین نکلی ہین ہر روز اون زبانونسے اللہ کی تسبیح کرتا ہے
بقدر قطرات باران اور برگ درختون کے اور کنکریون اور ریزون ریگ میدان کے
اور ایام دنیا کے اور بقدر شمار کل ملائکہ کے اور پہر کرسی کو پیدا کیا ہیئت عرش پر
اوسکے ہر پایہ کی بلندی آسمانونکی ساتون طبق اور زمینون کے ساتون طبق کے

برابر ہے چار فرشتے اوسکو اوٹہائے ہین اور ہر فرشتے کے چار چہرے ہین اور پیر اونکے
زمین کے نیچے ہین ایک فرشتے کی صورت انسان کی ہے وہ انسانون کیواسطے رزق مانگا
کرتا ہے ابتدائے سال سے آخر سال تک اور دوسرے فرشتے کی صورت گائے کی ہے
وہ دواب کیواسطے رزق مانگا کرتا ہے شروع سال سے ختم سال تک تیسرا فرشتہ
باز کی شکل کا ہے وہ رزق مانگتا ہے طیور کیواسطے چوتہا فرشتہ بشکل شیر کے ہے وہ
درندونکیواسطے رزق مانگتا ہے اور وسعت کرسی کی اتنی ہے کہ اگر ساتون آسمان اور
ساتون زمین پہیلا کر ملائے جاوین تو کرسی کے روبرو مثل ایک حلقہ کے ہووین اور کرسی
عرش کے مقابل مین ایسی ہے جیسے ایک حلقہ صغیر میدان کے سامنے اور بعض روایتوں مین
عرش مانند تخت شاہی کے اور کرسی مثل ایک چہوٹی چوکی کے بقدر دو قدم رکہنے کے
مذکور ہے اور مابین عرش اور کرسی کے ستر حجاب نور کے اور ستر حجاب تاریکی کے ہین
اور حجم ہر حجاب کا پانسو برس کی راہ کا ہے اور یہ حجاب اسواسطے ہین کہ حاملان عرش کے
نور سے حاملان کرسی سوخت نہو جاوین سوائے جناب رسالت کے کسی نے اون حجابونکو
طے نہین کیا یہ حضرت ہی کی قوت تہی بعدہ لوح کو پیدا کیا ایک سفید موتی سے اور
کنارہ اوسکا مرصع موتی اور یاقوت سے ہے اور دفتین اوسکی یاقوت سرخ سے اور کتابت
نور کی اور وہ ایک فرشتہ کی گود مین رکہی ہے اور طول لوح کا بقدر وسعت مابین آسمان
اور زمین کے ہے اور عرض اوسکا بقدر وسعت مابین مشرق او مغرب کے ہر روز اللہ تعالی
تین سو ساٹہہ مرتبہ اوسمین نظر کرتا ہے اور پہر قلم کو پیدا کیا اسطرح کہ اول اوس نور کر
نے کو بنایا اور اوس نے سے قلم کو خلق کیا طول اوسکا پانسو برس کی راہ کا اور عرض
اوسکا پانسو برس کی راہ کا یہ سب اس غرض سے بیان کیا گیا ہے تاکہ اہل اسلام سمجہین

کہ جسکی مصنوعات ایسے بڑے ہین وہ صانع کیسا بڑا ہے اور نبی کریم کی عظمت کو
بھی خیال کرین کہ جسکے ایک قطرہ نور سے ایسی ایسی بڑی چیزین ظاہر ہوئی ہین
وہ خود کیسا عظیم ہے چنانچہ اللہ تعالے خود واسطے اظہار عظمت کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خطاب مین فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تحقیق اے محمد تم اوپر خلق عظیم
کے ہو اور دوسری قرات آیہ شریف کی اِنَّكَ لَعَلٰى خَلْقٍ عَظِيْمٍ بھی مروی ہے جسکے
یہ معنی ہین کہ تحقیق اے محمد تم اوپر بڑی صورت کے ہو اول قرات سے حضور کے
صفات کی بڑائی ثابت ہوئی اور دوسری قرات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صورت کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے اور فرمایا ہے اسکی تفسیر مین علماء نے کہ اللہ تعالی نے
اس آیہ شریفہ مین ہمکو مخاطب نہین کیا اور اپنے حبیب کریم سے خطاب فرمایا تا کہ ظاہر ہو
ہمارا عجز ادراک عظمت جناب رسالت مین کہ تم اسکو سمجھ بھی نہین سکتے ہو اسواسطے
اللہ تعالے نے ہمسے خطاب نکیا کہ کلام زائد اور بیکار ہوتا اور اللہ تعالے منزہ ہے ایسے
کلام سے پس ہمکو یہ سمجھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ عظیم الخلق اور عظیم الخلق
ہین کہ ہم حضور کی بڑائی کو سمجھ بھی نہین سکتے اللہ ہی جانتا ہے جسنے آپ کو خلق کیا ہے
یا خود حضرت جانتے ہین کہ جنکو یہ بڑائی اللہ نے دی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی صورت اور سیرت کی بڑائی ہم سمجھ نہین سکتی ہین تو حضور کے ذات کی بڑائی کب
سمجھ مین آسکتی ہے الغرض جب اللہ تعالے نے قلم کو پیدا کیا اوسکو حکم دیا کہ لکھ
قلم نے عرض کیا کیا لکھون ارشاد ہوا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس لکھا قلم نے اول کتابت
جو قلم سے اللہ تعالے نے کرائی وہ بسم اللہ تھی اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالے کو پسند ہے
کہ ابتدا ہر کام کی بسم اللہ سے کیجاوے لہذا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہملوگونکو

حکم دیا ہے کہ جو کام کرین بسم اللہ کرکے شروع کرین اور یہ بھی فرمادیا ہے کہ جو کام بے خدا کے نام لیے ہوئے کیا جاویگا وہ ابتر ہوگا الحاصل جب قلم بسم اللہ لکھ چکا ارشاد ہوا کہ لکھ اندازہ تمام مخلوقات کا جو ہو چکے ہین اور جو ہونگے پس لکھا قلم نے اور نسبت سب امتونکی لکھا اوسنے کہ جو خدا کی اطاعت کرے گا اللہ اوسکو جنت مین داخل کرے گا اور جو نافرمانی کرے گا اللہ تعالے اوسکو جہنم مین داخل کرے گا یہانتک کہ نوبت ثنا بت احوال امت مرحومہ محمدیہ کی آئی قلم نے بدستور عبارت لکھنا شروع کی جب نوبت اسکی آئی کہ گنہگاران امت محمدیہ کی نسبت وعید جہنم حسب عادت لکھی جناب الوہیت سے خطاب تادب قلم کو ہوا پس قلم ہیبت خدا سے کانپا اور بیہوش ہو کر گرا بعد مدت دراز کے جب قلم کو ہوش آیا عرض کیا اے رب کیا لکھون حکم ہوا لکھدے اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ پس اب عبارت امت مرحومہ کے حقمین یہ ہوئی اُمَّۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَاہُ اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تم مین اللہ کی اطاعت کرے گا جنت مین داخل کیا جاوے گا اور جو نافرمانی کرے گا امت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے فرمایا ہے علماء معرفت نے کہ من عصاہ کی جزا امۃ مذنبۃ نہین ہوسکتی ہے اسواسطے کہ شرط اور جزا کو باہم متصل ہونا لازم ہے اور درمیان ومن عصاہ لکھ کر چالیس ہزار برس کے بعد امۃ مذنبۃ لکھا گیا ہے پس ترکیب اس جملہ کی یہ ہے من اطاع اور من عصاہ ترکیب مین معطوف اور معطوف علیہ واقع ہوئے ہین اور جزا اوسکی ادخلہ الجنۃ ہے اور امۃ مذنبۃ ترکیب مین حال واقع ہے اس صورت سے معنی اس جملہ کے یہ ہین کہ امت محمدی مین جسنے اللہ کی اطاعت کی وہ جنت مین جاوے گا

اور جسنے نافرمانی کی وہ بھی یعنی دونون جنتی ہین اور حال اوس کل امت کا یہ ہے کہ امت گنہگار ہے
اور اللہ تعالے کی شان اوسکے ساتھہ پرورش اور غفاری کی ہے اور کل امت گنہگار
اسواسطے ہے کہ امت محمدیہ کی تین قسم ہین ایک عامۂ مومن جنسے گناہ بھی ہوتا ہے اور نیکی بھی
کرتے ہین دوسرے متقی کہ وہ حتے الوسع گناہ سے بچتے ہین لیکن حق عبادت معبود
برحق بسبب ضعف خلقت کے اونسے ادا نہین ہوتا ہے لہذا تقصیر عبادت کا عصیان
اونکے ذمہ بھی ہے تیسرے اولیاء اللہ کہ وہ اپنے کو محبت محبوب مطلق مین ایسا مٹا دیتے ہین
اور محو کردیتے ہین کہ حکم میت مین ہوجاتے ہین اور صفات باری تعالے کا اونمین بموجب
حدیث قدسی کُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَہٗ ظہور ہوتا ہے اور مرتبہ حق الیقین اونکو حاصل ہوجاتا ہے
اور یہی بندے کیواسطے عبادت کی حد ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى
يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ عبادت کر اپنے رب کی یہانتک کہ آجاوے تمکو یقین پس وے لوگ
تہ اہل نظر مین والہ اور شیفتہ کامل ہوتے ہین جناب رسالت کے جو محبوب ہین
اللہ جل جلالہ کے لہذا اونکو ایک مضمون رقابت کا حضرت الوہیت سے پیدا ہوتا ہے

چنانچہ ایک عاشق جمال با کمال محمدی کا قول ہے شعر

دل از عشق محمد ریش دارم
رقابت با خدائے خویش دارم

اور شان عبدیت مین یہ بھی ایک عصیان ہے اس راہ سے کل امت محمدیہ عاصی ہے
اور اللہ تعالے بپاس خاطر حبیب کل کے عصیان کو معاف فرماتا ہے اور حسب مرتبہ
اون پر رحمت کرتا ہے اور مراتب اعلی اپنے قرب کے اونکو دیتا ہے بعد خلقت
لوح و قلم اللہ تعالے نے اوس پانی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے
پیدا کیا تھا جنت کو خلق کیا جنت کے سو درجے ہین ہر درجے کی وسعت مثل وسعت

آسمان اور زمین کی ہے اور سب درجون مین اعلی درجہ جنت الفردوس ہے اور اس سے
جنت کی نہرین جاری ہین اول درجے کا سب سامان دروازے اور گھر اور احاطہ
اور کنجیان چاندی کی ہین اور دوسرے درجے کے سب متعلقات سونیکے اور تیسرے
درجے کی سب چیزین یاقوت اور موتی اور زمرد کی اور باقی درجات کا حال اللہ جانتا ہے
اور اوسکے آٹھ طبقے ہین اور طرح طرح کے لذائذ اور عجائب حسنہ اوسمین ہین اور پھر
دوزخ کو پیدا کیا اوسکے سات طبقے ہین اور اوسمین اللہ کے غضب اور قہر کا ظہور ہے
بعد اوسکے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا اسطرح سے کہ ہوا کی حرکت سے آگ کو جوش ہوا
اور اوسکے جوش سے پانی اُبلا اور کف اوسپر مجتمع ہوا اور دہوان اوٹھا اوس کف سے
کرۂ ارض کو پیدا کیا دو روز مین ابتداے یکشنبہ سے آخر دوشنبہ تک اور ابتداے سشنبہ سے
چہارشنبہ تک اشجار اور جبال وغیرہ تمام اسباب زمین کو خلق کیا اور ابتداے پنجشنبہ سے
جمعہ تک آسمان کو دہوین سے پیدا کیا اور اوسکے سات طبقے کیے تو بر تو بعد اوسکے طبقون کو
جدا کیا اور مابین ایک دوسرے کے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ مقرر کیا اور ہر آسمانکا
دَل پانسو برس کی راہ کا کیا پھر زمین کو پہیلایا اور اوسکے سات طبقے کیے مثل طبقات
سماوات کے اور ساتوین زمین مین سجین ہے اور تحت شیطان ہے سجین ایک
مقام ہے بشکل ایک کنوئین کے نہایت تنگ اور تاریک اوسمین بچھونا ٹاٹ کا ہے اور
ڈہکنا اوسکا سیاہ پتھر کا بہت بدبودار ہے اور اوس سے دہوان اوٹھتا ہے کہ اوسکا
رہنے والا بڑی ایذا مین رہتا ہے جب انسان بداعمال مرتا ہی ملائکہ اوسکی روح کو آسمان پر
لیجاتے ہین اوسکے واسطے دروازہ نہین کہلتا ہے پھر زمین پر لاتے ہین زمین بہی
اوسکو قبول نہین کرتی آخرالامر سجین مین ڈالدیتے ہین الغرض آسمان اور زمین کو بنا کر

زینت دی آسمان کو تارون سے اور زمین کو آراستہ کیا بنی آدم سے جب اللہ تعالی نے
ابو البشر آدم علیہ السلام کو خلق کیا جنت مین اونکو رکہا ملائکہ آدم علیہ السلام کی تعظیم
کرتے تھے اور اونکے پیچھے چلتے تھے ایک مرتبہ حضرت آدم نے جناب الہی مین عرض کیا
کہ اے اللہ ملائکہ اسقدر میری تعظیم کیون کرتے ہین اور میرے پیچھے کیون چلتے ہین ارشاد
ہوا کہ اے آدم نور ہمارے حبیب کا تیری پشت مین ہے اور تسبیح ہماری کرتا ہے ملائکہ
اوسکی تعظیم کیواسطے تیرے پیچھے چلتے ہین آدم علیہ السلام کو شوق اوس نور حبیب کی زیارت کا
ہوا اور جناب الہی مین اونہون نے عرض کی کہ اے رب اوس نور کو میرے ایسے
کسی عضو مین منتقل کردے کہ مین بہی اوسکی زیارت کرون اللہ تعالے نے دعائے
آدم قبول کی اور نور شریف اونکی دونون ہاتہونکی انگشت شہادت مین منتقل کیا
آدم ع نے جب نور مبارک کو دیکہا کلمہ شہادت پڑہا اور دونون اونگلیون کو چوم کر
آنکھون پر لگایا پہر عرض کیا یا الہی کچہہ بقیہ اس نور کا اور بہی باقی ہے فرمایا ہان اوسکے
چار یار کا نور ہے آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ بہی میری باقی اونگلیونمین منتقل
کردے الغرض نور چار یار باصفا کا یعنی حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور غنی ذی النورین
اور جناب ولایت مآب رضی اللہ عنہم کا باقی اونگلیون مین منتقل ہوا اور ایک روایت مین یہ ہے
کہ نور جناب رسالت کا انگوٹھون مین اور انوار خلفائے اربعہ باقی چارون اونگلیونمین
منتقل ہوئے اسی وجہہ سے اذانمین نام جناب رسالت مآب سنکر ابہامین کا اور بروایتے
بطن ہر دو انگشت شہادت کا چوم کر آنکھون پر لگانا مستحب ہے کہ اسمین اتباع سنت
ابو البشر علیہ السلام ہوتا ہے اور حدیثین بہی تقبیل ابہامین مین وارد ہین مگر
بعض محدثین نے اونکی نسبت مین لکھا ہے کہ حد صحت کو نہین پہنچتی ہین اور حد صحت کو

ف بیان ظاہر ہوا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا آدم علیہ السلام کی اونگلیون مین

نہ پہنچنے سے وہ حدیثین موضوع نہین ہوسکتی ہین ادنے مرتبہ یہ ہے کہ ضعیف ہون
چنانچہ مولف قرۃ نے لکھا ہے اسی بحث مین خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ لم یصح کہنے سے
وہ حدیثین حدیث ضعیف کے رتبہ سے نہین گر سکتی ہین اور حدیث ضعیف فضائل
مین مقبول ہے باتفاق علما اور رسائل اصول حدیث مین بھی ہے کہ حدیث ضعیف
فضائل اعمال مین مقبول ہے اور تقبیل ابہامین کی حدیثین فضل عمل مین ہین لہذا
عمل اون پر مستحب ہوا اگر صحت کو وہ حدیثین پہنچ جاتین تو تقبیل ابہامین سنت
ہوتا نہ مستحب اور بطن انگشت سبابہ کا چومنا وقت سن نے نام مبارک کے اذان مین
سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے مولف قرۃ نے لکھا ہے کہ اخراج کیا
حافظ رویانی نے اپنی مسند مین اپنی اسناد سے علی مرتضی سے کہ بتحقیق تھے وہ کہ جب
سنتے تھے موذن سے کہتا وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ خود بھی یہ کلمات کہتے اور فرماتے
رضیت باللہ ربًا و بالاسلام دینًا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیًا اور چومتے کلمے کی انگلیون کی
بطن کو اور اپنی اونہین دونون اونگلیون کو اپنی دونون آنکھون پر رکھتے تم کلامہ اور
اس اثر مین کسی نے کلام نہین کیا ہے اور فی الواقع مقتضاے محبت بھی یہی ہے اسواسطے
کہ ہم سب اجزاے آدم ہین اور مندرج تھے اپنے کل مین یعنی آدم مین جسوقت کہ نور
شریف نے جلوہ کیا تھا آدم کی اونگلیون مین پس اثر اوسکا ضرور ہمین بھی پہنچا ہے لہذا
اس تصور سے کہ ایک وقت مین یہ قرار گاہ نور حبیب تھین محبت سے چومنا ہی چاہیے

اہل محبت کا قول ہے شعر

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا	بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است
من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم	تا ہمسری سگانش باشد ہوسم

بیان تقبیل ابہامین کا

در قافلہ کہ اوست دانم نرسم	این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم

ف بیان نور و ولادت باسعادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الغرض آدم جبتک جنت مین رہے پہر جب اللہ تعالی کو اوس نور کا زمین پر ظاہر کرنا
منظور ہوا آدم کو زمین پر بہیجا اور اونکو اولاد عنایت کی اور اوس نور شریف کو اولاد آدم
مین بترتیب ابائی جناب رسالت اصلاب پاک سے ارحام پاک مین منتقل کرنا شروع
کیا آدم سے تا بہ عبد اللہ اہل تاریخ اونچاس پشت شمار کرتے ہین اس قول پر انچاس
حجاب پدری اور اونچاس حجاب مادری دو کم سو حجاب خاکی ہین اون نور مبارک نے
گشت کیا اسپر بہی وہ غلبہ نور تہا کہ جب وہ نور شریف عبد اللہ سے منتقل ہوکر حضرت
آمنہ کے سپرد ہوا یعنی بی بی آمنہ حاملہ ہوئین اوس نور کے فیض سے جسقدر ایام حمل گذرتے
جاتے تہے اور زمانہ ظہور قریب پہنچتا جاتا تہا حضرت آمنہ مین نور بڑہتا جاتا تہا
یہانتک کہ جب شب ولادت باسعادت آئی ہے تو حضرت آمنہ سے مروی ہے
کہ اسقدر نور مجہہ مین ہو گیا تہا کہ قصور شام مجکو مکہ مین دکہائی دیتے تہے اور سوا اسکے
بہت سے عجائبات قدرت الہی بی بی آمنہ نے اوسوقت مشاہدہ کیے جب وقت ولادت
باسعادت آیا حضرت آمنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ ایک اواز دہشت ناک مینے
سنی کہ اوسکے سننے سے نہایت درجہ خوف مجھکو معلوم ہوا پہر دیکہا مینے کہ ایک مرغ سفید
پیدا ہوا اور اوسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف بالکل مجہسے دور ہوا پہر وہ
مرغ ایک جوان خوبصورت ہو گیا اور اوسکے ہاتہہ مین پیالہ شراب طہور کا تہا دودہ سے
زیادہ سفید اور شہد سے سوا میٹہا وہ پیالہ اوسنے میرے ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ پی
مینے پیا پہر کہا سیر ہوکر پی مینے سیر ہوکر پیا پہر کہا کہ خوب سیر ہوکر پی مینے خوب سیر ہوکر پیا
فرمایا ہے علماے اہل نکات نے کہ اواز دہشت ناک جو بی بی آمنہ نے سنی تہی وہ تہی

کہ بی بی آمنہ پر ظاہر کیا گیا تھا کہ اب وقت ولادت باسعادت سلطان الانبیا کا قریب آگیا جلد یہ وہ آفتاب عالم تاب مطلع حمل سے طلوع کر یگا غلبہ محبت سے استعجاب کی یعنی اپنے بطن سے جدا ہونا اوس محبوب مطلق کا حضرت آمنہ کو شاق ہوا سو جیسے اوس آواز کو دہشت ناک کرکے تعبیر کیا پس اللہ تعالے نے واسطے تسکین خاطر کے فوراً شراب طہور بواسطہ جبریئل علیہ السلام حضرت آمنہ کو خوب سیر کر کے پلوادی تاکہ اوسکے سکر مین بی بی آمنہ کو خیال اس جانب کا نہ رہے اور ملال خاطر اونکا رفع ہو جائے اسی وجہہ سے حضرت جبریئل نے تین بار اصرار کرکے شراب طہور حضرت آمنہ کو پلائی اوسوقت اپنا ہاتھ بڑہا کر حضرت آمنہ کے شکم مبارک پر ملا اور عرض کیا اظہر یاسید المرسلین اظہر یاسید العالمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمت اللعالمین لیکن حضور نے عالم ظہور کیطرف توجہہ نفرمائی آپ اللہ تعالے کی یاد مین مستغرق تھے جبریئل ع نے جب مضمون راز و نیاز اللہ اور رسول کا دیکھا سمجھے کہ بجز اللہ کے نام کا واسطہ دیئے ہوئے کام نہ نکلے گا ناچار عرض کیا باسم اللہ اظہر یا محمد بن عبد اللہ اللہ کے نام کیواسطے سے ظاہر ہوا ے محمد بیٹے عبد اللہ کے فظہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کالبدر المنیر پس تشریف لاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل چودہوین رات کے

چاند کے روشن اور تابان

سلموا یا قوم بل صلوا علی صدر الہدیٰ	مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ اللعالمین
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ	الصلوۃ والسلام یا نبی اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یا سید الانام	الصلوۃ والسلام علیک یا قمر التمام

الصلوۃ والسلام علیک یا مصباح الظلام

السلام ای سرور عالیجناب | السلام ای شافع یوم الحساب
السلام ای روی تو بدر منیر | السلام ای بوی تو مشک و عبیر
السلام ای جلوه گر در سینه ام | السلام ای صیقل آئینه ام
السلام ای ذکر تو غفلت ربا | السلام ای فکر تو ظلمت ربا
السلام ای بیکسان را دستگیر | السلام ای ازدان روشن ضمیر
السلام ای عذر خواه مذنبین | لطف فرما بر گناه ناسبین
بر در تو رانده در ما رسید | جرم پوشی جز تو در عالم ندید
بر درت آمد فقیر بی نوا | بر درت آمد حقیر مبتلا
بر درت آمد درمانده | بنده شرمنده درمانده
صد فریب از دست دنیا خورده | عمر در عصیان بسر آورده
جان نوازا چاره سازا رحمتی | رحمتی مسکین نوازا رحمتی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ جسوقت کروہ آفتاب ہدایت روے زمین پر چمکا اوسیوقت آثار کفر و بدعت منہدم ہونیلگی چنانچہ روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ عروہ بن زبیر نے روایت کی کہ قریش کی ایک جماعت کے بتخانہ مین ایک بت تھا کہ ہر سال ایکروز لوگ اوس بت کے پاس جمع ہوتے تھے اور اوس روز کو اپنی عید جانتے تھے اور وہان اونٹون کو مارتے تھے اور دعوت کرتے تھے اور شراب پیتے تھے اور اوس بت کی سامنی معتکف رہتے تھے اتفاقا ایک رات کو اونکی عید کی راتونسی تھی اوس بت کے پاس گئے دیکھا اوسکو کہ اپنی جگہہ پر مونہہ کے بل پڑا ہے یہ حال اونکو برا معلوم ہوا اوسکو اوٹھا کر اوسکی جگہہ پر رکھہ دیا بعد ایک لحظہ کے پھر اوندہا

گر پڑا پھر اوسکو لوگون نے سیدہا کیا وہ پھر سرنگون ہوگیا اون لوگون نے جب یہ حال دیکھا
نہایت غمگین ہوئے اور پھر اوس بت کو اوٹھا کر اوسکی جگہہ پر قائم کیا اوسوقت سنا
کہ کہنے والا جوف بت مین سے کہتا تھا خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ایسا لڑکا پیدا ہوا کہ روشن
ہوگئے اوسکے نور سے تمام اطراف زمین کی شرق اور غرب مین اور گر پڑے اوسکی ہیبت سے
بت اور کانپ گئے دل سب بادشاہون کے رعب سے اور یہ واقعہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی شب ولادت مین وقوع مین آیا اور نقل کی ہے کہ حضور کی ولادت باسعادت کی
شب کو دریائے ساوہ خشک ہوگیا اور دریا وادی سماوہ کا جاری ہوا کہ ہزار برس پہلے سے
سوکہا پڑا تہا اور محل کسرا کا نپا چودہ کنگرہ اوسکے گر گئے کسرا اس حال کے معاینہ سے
بہت ڈرا اور اپنے حقمین شگون بد سمجھا لیکن چندوقت تک اوسکو چھپایا آخر رای اوسکی
یہ ہوئی کہ اپنے ندیمونسے نہ چھپاوے پس تاج سرپر رکھہ کر اپنے تخت پر بیٹھا اور خواص کو
جمع کیا جسوقت سب جمع ہوے ایک خط فارس سے اس مضمون کا آیا کہ فلان شبکو
آتشکدہ فارسیون کا بجھہ گیا کہ جو ہزار برس سے جلتا تہا اور یہ واقعہ بہی اوسی شب کا
تہا کہ جسمین اوسکے محل کے کنگرے گرے تھے اس باعث سے اور بہی زیادہ اوس کو
پریشانی ہوئی اور موبد موبدان یعنی قاضی القضات شہر نے کہا کہ مینے بہی اوس رات کو
خواب دیکہا کہ شتران تند وسرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سے
گذر کر شہرہن مین منتشر ہوے کسرانے جب موبد سے کہ رئیس تہا عالمون کا یہ واقعہ
سنا پوچھا کہ آخر اسکا انجام کیا ہوگا اوسنے کہا کہ ایک حادثہ ہوگا کہ ناحیہ عرب سے پیدا ہوگا
کسرانے نعمان بن منذر کو لکہا کہ ایک مرد دانا اور ہوشیار کو میرے پاس بہیج کہ مین
اوس سے کچھہ پوچھون نعمان نے عبدالمسیح بن عمر غانی کو اور بعض کہتے ہین عبدالمسیح

بن حیان بن بقیلہ کو بلا کر اسکے پاس روانہ کیا کسرا نے کہا کہ مین تجھسے کچھہ پوچھونگا
جواب دیگا اوسنے کہا کہ اگر جانتا ہونگا جواب دونگا الغرض کسرا نے حالات گذشتہ عبد المسیح سے
بیان کیے اور کہا کہ اکثر یہ امور دلالت اس امر پر کرتے ہین کہ ایک حادثہ ہوگا مین یہ چاہتا ہون
کہ مجھکو معلوم ہو کہ وہ کیا ہے عبد المسیح نے کہا کہ اسکا واقف میرا ماموں ہے جو
شام مین رہتا ہے اور سطیح اوسکا نام ہے سطیح ایک کاہن تھا بنی ذئب سے یکتای روزگار
اپنے عصر مین اپنے زمانہ کا تھا اور حال اوسکا عجیب وغریب تھا تمام بدن مین اوسکے
مفاصل نہ تھی اور نہ ہڈی اور رگ تھی نہ بیٹھ سکتا تھا نہ حرکت کرتا تھا مگر جب غضب مین آتا ہوا مین
بھرجاتا اور بیٹھتا اور اوسکے اعضا مین استخوان نہ تھی سواے استخوان جمجمہ کے اور کنارہ
ہاتھہ اور انگلیون کے گویا ایک سطح گوشت کے تھے جسوقت چاہتے کہ اوسکو کسی
مقام پر لیجاوین اوسکو لپیٹ لیتے تھے جیسے کپڑے کو لپیٹ لیتے ہین اور اوس کا
منہ سینہ مین تھا اور سر اور گردن اوسکے نہ تھی اور قریب چھہ سو برس کے اوسکی عمر
تھی اور جب لوگ چاہتے کہ وہ کہانت کرے اور اخبار غیبی کہے اوسکو ہلاتے اور جنبش
دیتے تھے جیسے دوغ کی مشک کو ہلاوین پھر دم اوسمین پڑتا اور غیب کی باتونسے
خبر دیتا اور وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ سطیح سے لوگون نے پوچھا کہ علم کہانت
تمنے کہان سے حاصل کیا کہا اوسنے کہ ایک میرا یار ہے جنون سے کہ اوس نے اخبار
آسمانی سنی ہین اوسوقت مین کہ حضرت حق سبحانہ تعالے نے موسی علیہ السلام سے
کوہ طور پر کلام فرمایا ہے وہ اون خبرونسے مجھسے بیان کرتا ہے مین تمسے کہہ دیتا ہون
القصہ کسرا نے عبد المسیح سے کہا کہ اسیوقت تو اوسکے پاس جا اور جواب میرے سوال کا
اوس سے دریافت کر اور پلٹ آ عبد المسیح روانہ ہوا اور اوسکی شہر مین پہنچکر اوسکے

پاس گیا سطیح اوسوقت سکرات موت مین تہا عبد المسیح نے سلام کیا اور تحیت کسریٰ پہنچائی
اونکی کچھہ جواب اوسنے نپایا عبد المسیح نے اوسوقت چند شعر پڑہے کہ مشتمل حالات
کسریٰ اور اوسکی سوال پر تہے چنانچہ اوسمین سے بعض کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا بہرا ہے یا سنتا
بزرگ اور بہتر یمن یا مردہ ہے اور موت اوسپر طاری ہوئی ہے اے فاضل اور حاکم
ایسا ایک امر عظیم کہ جسنے متحیر کردیا ہے ایک جماعت کو یعنی کسریٰ اور موبدون اور اونکے
دنبالہ کو اور ندیمونکو اور اے کہولنے والے پردۂ کرب اور اندوہ کے اوس شخص سے
کہ شکستہ خاطر ہو کثرت غم اور حزن سے آیا ہے تیرے پاس شیخ قبیلہ کہ آل سنین سے ہے
اور مان اوسکی آل ذیب بن حجن سے ہے یعنی تیری اہل قرابت سے ہے بہیجا ہوا
اور قاصد بادشاہ عجم کا ہے یعنی کسریٰ کا قطع کیے ہوے راہ دور اور دراز کو نہ ڈرا ہوا
آفات زمانہ سے جو راہ مین پیش آتی ہین سطیح نے جب یہ شعر اس مضمون کی سنی جوابمین
خودبہی اشعار پڑہے مضمون اوسکا یہ ہے عبد المسیح آیا ہے سطیح کے پاس ایسے اونٹ پر
سوار ہوکر جو رفتار سے عاجز ہو گیا ہے تحقیق سطیح قریب اوسکی ہے کہ قبر مین داخل ہو
بہیجا ہوا بادشاہ ابن ساسان کا یعنی نوشیروان کا بسبب اضطراب اور تزلزل ایوان اور
گر پڑنے کنگرون کے اور بجہنے آتشکدہ فارسیونکے اور خواب موبدان کے کہ دیکہا ہے اونٹ
سرکش عربی گہوڑونکو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سے گذر گئے اے عبد المسیح جسوقت
پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑہنا اور ظاہر ہو صاحب عقبی یعنی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور روان ہو رودخانہ سماوہ اور خشک ہو جاوے دریاچہ ساوہ اور سرد ہو
آتشکدہ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت فرش زمین بابل سے
منقطع ہو اور سطیح رخت حیات سرائے دنیا سے باہر لیجاوے اور علم کہانت اوسکا

ملک شام مین نہر ہے اور چودہ آدمی حکومت کرین اونکی عورتون اور مردونسے بعد اوسکے شدائد اور امور عظائم پیدا ہون اور جو کچھہ آنیوالا تہا سو آیا سطیح نے یہ کلام تمام کیا اور گر پڑا اور مر گیا عبد المسیح نے مراجعت کی کسریٰ اسسے آکر تمام قصہ بیان کیا کسریٰ نے کہا کہ جب چودہ پشت تک ہم مین سے حکومت کرینگے تو اسکے واسطے ایکمدت دراز چاہیے اور وہ غافل تہا اللہ جلشانہ کی تقدیر سے کہ وہ اپنی قدرت سے بہت جلد یہ سب معاملہ وقوع مین لاویگا چنانچہ اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ چار سال کی مدت مین دس شخص اون کے پادشاہ ہوکر مر گئے اور چار شخص نے تا زمانہ خلافت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکومت کی الغرض چودہ پادشاہ اوسکی قوم کے حضرت خلیفہ دوم کے عہد معدلت مین پورے ہوگئی اور سعد بن ابی وقاص کے ہاتہہ سے اللہ تعالےٰ نے ملک فارس فتح کر دیا اور مملکت یزدجرد کہ آخر بادشاہ ہے فارس کا مسلمانون کے قبضہ مین آگئی اور وہ لشکر اسلام کے مقابلہ سے بہاگا اور بعد چند روز کے پہر لشکر جمع کر کے مسلمانون سے محاربہ کیا یہانتک کہ جنگ نہاوند سے بہاگ کر جانب خراسان گیا اور عہد خلافت حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ مین سنہ اکتیس ۳۱ ہجری مین مرو مین مارا گیا محققان فن سیر اور تواریخ نے لکھا ہے کہ جب سطیح نے انتقال کیا علم کہانت جاتا رہا اور اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا مقصود اصلی ملک عرب مین کاہنون کے ہونیسے یہی تہا کہ اخبار جناب رسالت کی بعثت کے بیان کرین اور اخبار مین جو وارد ہے کہ نہین کہانت ہے بعد نبوت کی موید ہے اس معنی کی پس بعد ظہور جناب رسالت کے کہانت جاتی رہی اور اسیوجہہ سے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کاہن کو سچا جانا و سنے انکار کیا اوس کا جو محمد پر نازل ہوا ہے اور یہ کفر جلی ہے پس قبل از جناب رسالت جو کاہن راستگو تہے

ف بیان خبرات علم کہانت

وہ سچے تھے اور اونکی قول کی تصدیق بھی گناہ نہین ہے ہان بعد ظہور جناب رسالت کے
اللہ تعالے نے اس علم کو اوٹھالیا اب جو کوئی دعوے کہانت کرے جہوٹا ہے اور پیغمبر کی
تکذیب کرنیوالا ہے اور اوسکا سچا جاننیوالا بھی کافر ہے اس زمانہ مین بعض جہلا یہہ
ظاہر کرتے ہین کہ فلان شخص پر جن آتا ہے یا نعوذ باللہ فلان ولی یا شہید آتے ہین اور
آیندہ کے حالات اونسے پوچھتے ہین اور وہ کچھہ کہتا بھی ہے یہ سب فریب ہی شیطان انسانکو
گمراہ کرنیکے واسطے اسیکا نام کہانت ہی اور وہ باقی نہین ہے موافق مخبر صادق کی قول کے
جو اسکا دعوی کرے اور جو اسکی تصدیق کرے دونون منکر ہین جناب رسالت کی اور قطعی
مکذب پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام ہین اور یہی حال ہے ستارونکی گردش سے اور حروف
اور اعداد حروف سے یا قرعہ ڈالکر حالات گذشتہ بیان کرنیوالون کا اور اوسکے تصدیق
کرنیوالون کا ہے اسواسطے کہ علم نجوم اور کہانت دونون ظہور جناب رسالت کیوقتسے
باقی نہین رہی اور بعض اولیاء امت مرحومہ محمدیہ کہ بسبب کمال اتباع سنت سنیہ نبویہ
کی مظہر ہوگئے ہین جناب رسالتکے اور دیکھتے ہین وہ ساتھہ اللہ کے نور کے حدیث قدسی
کنت سمعہ وبصرہ اونکی شان مین وارد ہے اونکی زبان سے جو کسی وقت مین
کچھہ حال گذشتہ یا آیندہ نکلجاتا ہے وہ بتعلم حضرت الوہیت اور بحکم حضرت احدیت جل جلالہ
کے ہوتا ہے اور وہ کرامت اولیاء اللہ ہے اور کتب عقائد اہل سنت مین ہے کہ کرامت
حق ہے اور درحقیقت وہ ایک معجزہ ہے منجملہ معجزات جناب نبوت سے کہ باقی رکھا ہی
اللہ تعالے نے واسطے اظہار حقیت دین محمدی کے ایک وقت معلوم تک اور یہ کمال
اہتمام ہے اللہ جلشانہ کا اپنے حبیب کریم کے اظہار عظمت مین اور اللہ تعالے کا اہتمام
حضور کی عظمت کے ظاہر کرنے مین اور بڑائی کے پہیلانے مین قدیم سے جاری ہے

چنانچہ حضرت آمنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پیدا ہوے بہت سے امور عجیبہ
کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور عظمت پر دلالت کرتے تھے اللہ تعالی نے
اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کئیے منجملہ اوسکے ایک روایت ہے کہ بی بی آمنہ فرماتی ہین
کہ بعد ولادت کے دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گویا کہ ماہ شب چہاردہم ہین
اور بوے مشک اذفر کی آپ کے جسم مبارک سے آتی تہی اور دیکھا مین نے تین آدمیونکو
ایک کے ہاتہہ مین ابریق چاندی کا اور دوسرے کے ہاتہہ مین طشت زمرد کا اور تیسرے کے
ہاتہہ مین حریر سفید تہا پہر نکالی ایک انگوٹہی کہ اوسکے نظارہ صفا مین ابصار ناظرین کی
خیرہ و حیران ہوتی تہی پہر دہویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سات بار اور مہر کی درمیان
دونون شانون کے اوس انگوٹہی سے اور لپیٹا آپ کو حریر مین اور رلاے اپنے بازو مین
اور کہا ایک ساعت تک پہر مجہکو سپرد کیا اور یہ نشانی خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا کی
پہلے سے اہل کتاب تبعلم انبیا علیہم السلام جانتے تھے امام احمد قسطلانی مواہب مین
نقل کرتے ہین حافظ ابن حجر قسطلانی سے وہ اچہی سند سے روایت کرتے ہین ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ ایک یہودی مکہ
معظمہ مین رہتا تہا شب ولادت باسعادت مین اوسنے لوگون سے کہا کہ اے اہل قریش
آج کی رات مین تم مین کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے لوگ بولے ہمکو معلوم نہین اوسنے کہا آج
اس امت کے نبی پیدا ہوے ہین اونکے دونون شانونکے درمیان مین ایک نشانی ہے
جب لوگون نے دریافت کیا معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ کے یہان لڑکا پیدا ہوا یعنی
جناب رسالت بی بی آمنہ سے ظاہر ہوئے وہ یہودی آیا اور آپ کی زیارت کی جب
اوسکی نظر مہر نبوت پر پڑی بیہوش ہوکر گر پڑا اور کہنے لگا کہ نبوت حضرت یعقوب کی

ف۔ ایسا ہی بیان یہودی کا بزبان کعب احبار و اصحاب ...

اولاد سے اب جاتی رہی مراد اس سے یہ ہے کہ نبوت اب ختم ہوگئی بعدہ اوس یہودی نے کہا کہ اے
اہل قریش یہ شخص تم پر ایسا حملہ کریگا کہ اوسکی خبر مشرق سے مغرب تک مشہور ہوجاویگی
اور امام بیہقی اور ابونعیم نے حسان ابن ثابت سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین اون دنون مین
یعنی حضرت کے زمانہ ولادت مین سات یا آٹھ برس کا تھا جو کچھ دیکھتا اور سنتا تھا اوسکو سمجھتا تھا
یکایک ایک یہودی صبح کیوقت چلانے لگا اور یہود کو پکارا وہ سب جمع ہوے اور مین
سب سن رہا تھا وہ سب یہودی بولے خرابی پڑے تجھکو کیا ہوا وہ بولا کہ نکلا آج ستارہ احمد کا
جسکے ساتھ وہ آج کی رات پیدا ہوے الغرض اہل کتاب خوب واقف تھے حالات اور آثار
ظہور جناب نبوت سے مگر جن کو اون مین سے اللہ تعالے نے ہدایت کی وہ ایمان لائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سعادت دارین حاصل کی اور جنکے قلبون پر مہر تھی وہ گمراہ ہوے
اور ایمان نہ لائے اس سے معلوم ہوا کہ علم بے اللہ تعالے کی ہدایت کے کام نہین آتا
اور بے اللہ تعالے کی توفیق دینے کے عمل نیک ہو نہین سکتا اور یہ کمال قدرت ہے
اوسکی کہ بے اوسکی مشیت کے کچھ نہین ہوتا اور کوئی اسباب کام نہین آتا وہ جو چاہے
سو کرے یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید اوسکی شان ہے شعر

زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست	حسن ز بصرہ بلال از حبش سہیل از روم

اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین امین یارب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا وھادینا و
شفیعنا محمد سید المرسلین ورحمۃ للعالمین عطر اللھم قبرہ الکریم بعرف شذی من
صلوۃ والسلام اللھم صل وسلم وبارک علیہ

تمت

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع **نامی** لکھنو مین اکثر مرة بعد اخری طبع ہوکے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین قیمت عند الدریافت بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی

نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندرجال
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصة الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	تحشیہ سعدی	تحشیہ حمیات قانون	ہمس جواہر	دیوان عالم
دیوان صبا	دیوان حضرت علی معہ ترجمہ فارسی	مفردات ناصری	تعلیم حبیبیہ	تقریب التجوید	ناصر العاشقین
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدی فی ذکر سید الوری	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینة النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدی فی ذکر خیر الورے	نور العینین فی ذکر رسول ثقلین	مسند الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینة القلوب فی ذکر المحبوب
منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	فضای چمنستان	مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	میلاد شریف قلق
مجالس گیارہوین	فضائل چاریار	اندرجال کلان	عملیات نادرہ	کحل البصر	مجموعہ وظائف
طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	ایکادشتی جہاتم	تذکیة الفہوم	ترجمہ اردو لیلاوتی

سواے انکی اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے یا اور جس قسم کا مال ساخت لکھنو یا دہلی یا کلکتہ و بمبی و ڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیجا سکتی ہے —

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنو عرف ابو تراب خان

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت اوان مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینہ برکات مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادیعلیخان صاحب نے کتب معتبرہ سے انتخاب کر کے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال پرملال وفات خلاصۂ کائنات تحریر فرمایا ہی انشاء اللہ تعالیٰ کے بعد دیگری طبع ہونگے بفضلہ تعالیٰ اب دوسرا حصہ جسکا نام نور الابصار فی ذکر سید الاخیار ہے مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف ماہ ذیالحجۃ الحرام سنہ ۱۳۰۱ھ مین طبع ہو گیا ہی لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرین

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابوتراب

هو الہادی

الحمد للہ کہ یہ تیسرا رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع

حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمی بہ

نجم الہدیٰ

فی

ذکر سید الوریٰ

مولفہ شیدائی احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علیخان لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۷ع

فہرست نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدك يا معين ونصلي على رسولك محمد
رحمة للعالمين وعلى اله واصحابه اجمعين

اے بگرد روضہ ات گردد فلک ہر صبح و شام
ارض بر افلاک از تو فخر می سازد مدام

من کیم تا تحفۂ تسلیم پیشت آورم
قبلۂ مقصود من باد از خدا بر تو سلام

اے رسالت را علم افراختہ
دست تو تیغ شریعت تاختہ

نہ قبائے چرخ را خیاط صنع
خاص بہر قامتت پرداختہ

آدم و من دونہ تحت اللوا است
آمدہ چون تو لوا افراختہ

تافتہ نور تو از اوج ازل
پرتو خود تا ابد انداختہ

جز خدا قدر ترا نشناخت کس
کس خدا را ہمچو تو نشناختہ

بندہ خسرو تا نویسد نعت تو
ز آتش دل جان خود بگداختہ

اللهم صل وسلم وبارك عليه پروردگار عالم اپنی کتاب قدیم مین جو اپنے حبیب کریم پر نازل
کی ہے ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا تحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے صلوٰۃ بہیجتے ہین اوپر نبی کے اے ایمان والو تم
بہی صلوٰۃ بہیجو اوسی نبی پر اور سلام بہیجو جو حق سلام بہیجنے کا ہے اللہ تعالے کا کلام پاک
ابلغ الکلام ہے اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ نبی سے
یاد فرمایا ہے علما نے لکہا ہے کہ اسمین حکمت یہ ہے اس آیہ شریفہ مین چونکہ اللہ تعالے کو
منظور تہا امت کو حکم دینا درود شریف پڑہنے کا لہذا اول حضور کو لفظ نبی سے یاد کیا اور نبی کے
معنی لغوی آگاہ اور جاننے والے کے ہین یہ اشارہ اس جانب فرمایا ہے کہ ہم ایسے شخص پر
درود پڑہنے کا تمکو حکم دیتے ہین جو آگاہ ہے پس اب مسلمان کو چاہیے کہ جب درود شریف
پڑہین یہ خیال کرلین کہ حضور ہمارے درود شریف کے پڑہنے سے آگاہ ہوتے ہین اور
یہ مضمون یعنی حضرت کے آگاہ ہونیکا درود پڑہنے والے کے درود پڑہنے سے اوپر بندہ کو بہی
ہوچکا ہے اور یہ طریقہ نہایت افضل ہے چنانچہ صاحب درمختار نے مسائل قعدہ اخیر صلوٰۃ مین
فرمایا ہے کہ جب التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات پڑہے یہ سمجہے کہ مین اسوقت اللہ تعالیٰ کے
حضور مین تحیت کو عرض کرتا ہون اور جب یہ کہے السلام علیك ایها النبي ورحمة الله و
برکاته تو خیال کرے کہ مین حضور جناب رسالت مین تحفہ سلام عرض کرتا ہون اور مروی ہے جب
آیہ درود نازل ہوئی صحابہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طریقہ درود پڑہنے کا پوچہا
حضور نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا کہ یہ پڑہو اللهم صل علی محمد اے میرے اللہ صلوٰۃ بہیج اوپر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمایا ہے علما نے کہ اللہ تعالے نے تو ہمکو حکم دیا تہا کہ تم صلوٰۃ بہیجو محمد پر اور نبی کریم
نے اس حکم کی تعمیل کا یہ طریقہ فرمایا کہ اللہ تعالے سے عرض کرو کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر صلوٰۃ بہیج اسمین حکمت یہ ہے کہ جب اللہ تعالے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
صلوٰۃ بہیجتا ہے تو ہماری کیا حیثیت اور لیاقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ

بہیجین لہذا اللہ تعالیٰ کے حضور مین عرض کرتے ہین کہ ہم عاجز ہین ہماری کیا حیثیت کہ جسپر
تو صلوٰۃ بہیجے اوسپر ہم بہی صلوٰۃ بہیجین لہذا تو بڑی قدرت والا ہے تجہی سے عرض کرتے ہین
کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حسب مرتبۂ آنحضرت صلوٰۃ بہیج پس بسبب ہماری عاجزی کے
اسمین تعمیل حکم ہوجاتی ہے اور نیز مقتضائے شان عبدیت بہی یہی ہے اور احادیث مین
جو طریقے صلوٰۃ بہیجنے کے مروی ہین اونمین سے ایک طریقہ اکمل صلوٰۃ کا یہ ہے کہ جو صحیحین
اور دیگر کتب صحاح مین مروی ہے کعب بن عمرہ سے کہا اونہون نے پوچہا مین نے آنحضرت
سے کہ یا رسول اللہ کیفیت آپ پر سلام عرض کرنیکی تو ہم جانتے ہین لیکن کیفیت صلوٰۃ
کی ہم نہین جانتے ہین کہ کیونکر بہیجین یعنی نماز مین بعد تشہد کے اور ایک قول مین یہ ہے کہ مراد
مطلق تہی اونکی یعنی نماز اور غیر نماز مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو تم اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور اس درود کو ائمہ مجتہدین نے نماز مین اختیار کیا ہے ایک دو لفظ کی کمی
بیشی کے ساتہ اور اس درود مین ایک شبہہ یہ واقع ہوتا ہے کہ اہل عرب کا قاعدہ ہے
کہ رتبہ مشبہ بہ اعلیٰ ہوتا ہے مشبہ سے اور ہمارے رسول کریم بالاتفاق افضل اور اشرف ہین
تمام انبیا اور مرسلین سے پس کیونکر صلوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشبہ ہوگئے صلوٰۃ سے
اوپر ابراہیم علیہ السلام کے جواب اس شبہہ کا علما نے یہ فرمایا ہے کہ اللھم صل علی محمد منقطع
ہے تشبیہ سے اور صلوٰۃ اوپر آل جناب رسالت کے مشبہ ہے ابراہیم علیہ السلام پر صلوٰۃ کی
ساتہ یعنی مراد یہ ہے کہ آل محمد پر صلوٰۃ بہیج جیسی صلوٰۃ بہیجی ہے تو نے ابراہیم پر اب تشبیہ صحیح ہوگئی
اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام نبی معظم ہین اور نبی غیر نبی سے افضل ہین بالاتفاق خصوصاً

فائدہ ابن حجر مکی

ابراہیم علیہ السلام کہ اونکو فضل جدیت رسول اللہ صلی علیہ وسلم ہی حاصل ہے جیسا اہل بیت
طہارت کو فضل ہے حضور کی خبریت کا اور مرتبہ خلت علاوہ اوسکے ہے اور بعض علمانے جواب
اس شبہہ کا یہ دیا ہے کہ کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ تشبیہہ واسطے تشریک کے اور مساوات کی
ہوتی ہے جیسا کہ آیہ کریمہ اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ کَمَا اَوْحَیْنَا اِلیٰ نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ مین
واقع ہے پس در حقیقت اس عبارت درود شریف مین سوال ہے مشارکت کا اصل صلوۃ
مین نہ اوسکے اندازہ مین اور مراد یہ ہے کہ صلوۃ بھیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بقدر مرتبہ
محبوبیت آنحضرت کے جیسے تونے صلوۃ بھیجی ہے ابراہیم پر بقدر اونکے مرتبہ خلت کی اور شیخ نے
مدارج مین فرمایا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ صلوۃ خدا ابراہیم علیہ السلام پر مشہور ہے بسبب
شہرت کے اوسکا مشبہ بہ ہونا کافی ہے واللہ اعلم بحقیقتہ اللھم صل وسلم وبارک علیہ او
نیز اس آیہ شریفہ مین جو حکم ہے مسلمانونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کا اسکی
وجہہ علمانے یہ بھی لکھی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انعامات اور احسانات اہل اسلام پر
بیحد اور بے انتہا ہین مختصر ایہ سمجھنا چاہیے کہ جسوقت وہ نور عالم تعین مین جلوہ گر ہوا لاکھون
برس اوس نور شریف نے اللہ تعالی کی عبادت کی اور جب ارشاد ہوا کہ کچھہ ہمسے طلب کر
اوس نور نے شان امت پروری سے وہ سب عبادت امت کو رحمت کی اور اوس
عبادت کے صلہ مین حضرت رب العزت سے مغفرت امت عاصی طلب فرمائے حالانکہ اوسوقت تک
امت کا ظہور بھی خارج مین نتھا پھر جب زمین پر جلوہ گر ہوئے یعنی پیدا ہوے اوسوقت بھی
دعاے مغفرت امت کی اور جب تک اس عالم دنیا مین حیات ظاہری کے ساتھ تشریف
رکھی ہمیشہ امت ہی کے حال کیطرف متوجہ رہے اور اللہ تعالے سے مغفرت امت مانگا کیے
اور عبادات شاقہ واسطے نجات امت کے کرتے رہے اور ایک شب کو آنحضرت نے بسبب

ہماری فکر نجات کے آسایش سے استراحت نفرمائی یہانتک کہ لیلۃ المعراج مین اوس
خاص قرب مین بھی امت کو یاد کیا بیان معراج شریف مین حال تفصیلی اسکا انشاء اللہ
تعالے بیان کیا جاویگا اور بعد وفات کے قبر شریف مین بھی مروی ہے کہ حضور کے لب مبارک
ہلتے تھے سنا تو قبر مین بھی دعائے مغفرت امت فرماتے تھے اور روایات سے ثابت ہے
کہ جسوقت حضور قبر مبارک سے حشر کے روز برآمد ہون گے اوسوقت حضرت جبرئیل سے
پہلے حال امت کا ہی دریافت کرینگے اور میدان حشر مین بھی سرگرم شفاعت رہین کے حال
اسکا بیان شفاعت مین مفصل بیان ہوگا یہانتک کہ جنت مین بھی حضور اللہ تعالے سے امت
کیواسطے ترقی مدارج مانگا کرینگے غرض تا ابد حضور کو یہی شغل رہے گا اور اللہ تعالے کا وعدہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رضامند کرنیکا ہے وہ صادق الوعد ہے اپنی قدرت کاملہ سے
دے ہی جاویگا پس وقت تعین اول سے ابد تک گھیر لیا ہے ہمکو حضور کے انعامات اور
احسانات نے اور شکر احسان واجب ہے شریعت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جسنے انسان کا شکر نکیا اوسنے اللہ کا شکر نکیا جب عامۃ الناس کا شکر نکرنا گناہ ہے تو جناب
رسالت کہ اصل ہین تمام مخلوقات کے آنحضرت کا شکر نکرنا کسقدر باعث وبال ہوگا اور انعامات
حضور کی حد نہین ہے ہم عاجز اوسکا شکر ادا نکر سکتے تھے اللہ تعالے نے اپنے فضل سے
ہمکو آنحضرت پر صلوۃ کا مامور کیا کہ اللہ تعالے کے حضور مین عرض کرین کہ اے رب ہمارے
تیرے حبیب کریم نے ہم عاجزون پر بڑا رحم کیا اور بڑے احسانات فرمائے شکر اوسکا ہمسے
ادا ہو نہین سکتا لہذا تجھسے کہ ہمارا خالق ہے عرض کرتے ہین کہ تو رحمت بھیج اپنی حبیب پر
بقدر اوسکے مرتبہ اور کمال کے اور بقدر اونکے احسانات کے جو ہم پر فرمائے ہین پس درود شریف
وہ عبادت ہے کہ جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر ادا ہوتا ہے اللھم صل وسلم و

بارک علیہ اور چونکہ درود شریف ایک قسم ہے اقسام ذکر حضرت نبوت سے اللہ تعالے نے
یہ مرتبہ مقبولیت اوسکو بخشا ہے کہ جو مسلمان اللہ تعالے کے حضور مین درود شریف پڑھکر
عرض حاجت کرتا ہے اللہ تعالے اوسکی حاجت پوری کرتا ہے مدارج مین ہے کہ فضالہ ابن عبید
کی حدیث مین ہے کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور
درود نہ پڑھا اور دعا کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کی اس شخص نے پس
بلایا اوسکو اور فرمایا اوس سے کہ جسوقت کوئی شخص تم مین سے نماز پڑھے پس چاہیے اوسکو
تو اللہ کی حمد کرے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اللہ تعالے کی تمجید اور ثنا کرے اور درود
پڑھے پھر پیچھے دعا کرے جو چاہے اور مروی ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نماز
معلق رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور صعود نہین کرتی ہے اوسمین سے کوئی چیز
جبتک کہ درود نہ پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس نماز کہ عبادت مجردہ ہے بے
درود کے مقبول نہین ہوتی ہے تو دعا کیونکر بے درود کے مقبول ہوگی اور حضرت سیدنا
علی مرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے دعا اور نماز کے بارہ مین اور
ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب چاہے کوئی تم مین سے کہ مانگے اللہ تعالے سے کوئی شی
چاہیے اوسکو کہ ابتدا کرے حمد اور ثنا ے خدا کے ساتھ اور جس چیز کے وہ سزاوار ہے
بعد اوسکے درود پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے اللہ تعالے نے سی امر
باعث ہے برآمد حاجات کا اور فرمایا ہے اس حدیث کے تحت مین شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہ درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اول دعا اور اوسط دعا اور آخر دعا مین
جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ مین وارد ہے اور ابن عطا نے کہا ہے کہ دعا کیواسطے
ارکان ہین اور اجنحہ ہین اور اسباب اور اوقات ہین اگر موافق ہون ارکان دعا قوی ہوتی ہے

اور اگر موافق ہون اجنحہ اوڑتی ہے دعا آسمان کیطرف اور اگر موافق ہوتے ہین اوقات فتح ہوتی
ہوتی ہے اور اگر موافق ہوتے ہین اسباب مقصد جلد حاصل ہوتا ہے ارکان دعا مین ہر حضور قلب
اور رقت اور عاجزی کرنا اور آنکھین بند کرنا اور تعلق قلب حق تعالے کے ساتھہ اور قطع کرنا ما سوی اللہ
سے اور اجنحہ دعا صدق ہے اور مواقیت دعا پناہ مانگنا ہے اور اسباب دعا درود ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حدیث مین آیا ہے کہ وہ دعا کہ جسکے اول اور آخر درود ہوتا ہے رد نہین
ہوتی ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ ہر دعا محجوب ہی نیچے آسمان کے جب محبوب پر درود پڑہا
جاتا ہے صعود کرتی ہے دعا آسمان کیجانب اور بہت تاکید درود شریف پڑہنے کی ہے بعد دعاے
قنوت کے اور اکثر مسلمان ہمارے زمانہ کے اس مسئلہ سے غافل ہین حالانکہ فقہاے حنفیہ نے
بہی اس مسئلہ کو لکہا ہے چنانچہ درمختار مین بہی یہ مسئلہ ہے کہ دعاے قنوت کے بعد درود شریف
پڑہنا چاہیے پس احادیث مذکورہ اور اقوال صحابہ اور علماء دین سے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ درود
شریف کی برکت سے دعا مقبول ہوتی ہے مگر خلوص اور صدق ضرور ہے اگر عقیدہ صحیح نہوگا
تو اسکا ظہور بہی نہوگا اسواسطے کہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالے اپنے بندہ کے گمان کے ساتھہ
ہے لہذا اہل اسلام کو اسپر یقین کرنا لازم ہے اور اگر کوئی مسلمان دعا مین درود شریف کے
پڑہے اور وقوع اوسکا نہو تو یہ سمجہنا چاہیے کہ بعض وقت ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہم ایک مضمون
اپنے نزدیک اپنے حق مین صدق دل سے اچہا سمجہ کر اللہ تعالے سے طلب کرتے ہین اور
وہ ہمارے حق مین مضر ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے عَسیٰ اَن تُحِبُّوا
شَیْئاً فَھُوَ شَرٌّ لَّکُم یعنی بہت ایسا ہوتا ہے کہ تم اوسکو اچہا سمجہتے ہو اور وہ تمہارے حق مین
شر ہوتا ہے اور یہ مضمون بسبب ہماری کم علمی کے ہوتا ہے اللہ تعالے جل شانہ کہ ہمارے
حال پر ہمارے مان باپ سے زیادہ رحیم ہے اپنے کرم سے اوسکا ظہور نہین کرتا اور یہ اوسکی

عین رحمت ہے مثال اوسکی یہ ہے کہ لڑکا بیمار ہوتا ہے اور اچھی چیز کہانے کو اپنی ماں باپ سے مانگتا ہے ماں باپ چونکہ صاحب علم ہین جانتے ہین کہ یہ شے اسکے حق مین مضر ہے اوس کو نہین دیتے ہین پس وہ نہ دینا اونکا عین شفقت ہے اسیطرح پر اللہ تعالے کا اوس دعا کا ظہور مین نلانا بہی عین رحمت اور شفقت ہے مولانا روم فرماتے ہین **شعر**

بس دعاہا کان زیان است وہلاک	وزکرم می نشنود یزدان پاک

مگر اوس دعا کو بہی اللہ تعالے رد نہین کرتا ہے کسی وقت مین اوسکا ظہور کریگا اور اگر حیات مین اوسکا ظہور نہوگا تو اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکی عوض مین وہ نعمات عنایت کریگا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ جنکی دعا کا دنیا مین ظہور نہین ہوا ہے اوسکے عوض مین اللہ تعالے قیامت کے روز وہ نعمات عنایت کریگا کہ جنکی دعا مقبول ہوئی ہے اور ظہور اوسکا دنیا ہی مین ہوگیا ہے وہ حسرت کرینگے کہ کاش ہماری دعا بہی دنیا مین مقبول نہوئی ہوتی کہ آج یہ نعمات پاتے اور کبہی یہ بہی سبب ہوتا ہے کہ مسلمان دعا کرتا ہے مابین درود شریف کے صدق دل سے اور مانگتا ہے اللہ تعالے سے ایک دنیا کی حاجت اور اعمال حسنہ سے وہ خالی ہوتا ہے اللہ تعالے اپنے فضل سے اوسکی تمنا کو دنیا مین کہ عالم فانی ہے اور اوسکی ہر شے کو فنا ہے پورا نہین کرتا ہے تاکہ اوسکے عوض مین عالم بقا مین وہ نعمات مرحمت کرے کہ جنکو بقا ہے یہ کمال رحمت ہے اوسکی امت محمدی پر کہ ہم اوس سے وہ مانگتے ہین جو فنا ہونے والا ہے اور وہ اوسکی عوض مین وہ دولت دیتا ہے جو لازوال ہے اور درحقیقت یہ سب فضل ہے جناب رسالت کا کہ ہم حضرت کی امت کہلاتے ہین اللہ تعالے اس نسبت کی وجہ سے اسیطرح ہمارے حال پر رحمت کرتا ہے ورنہ اگلی انبیا کی امت بہی سب اللہ تعالی کے بندے اور مخلوق تھے اون پر یہ فضل حذا کب تہا جو اس امت پر ہے اللھم صل وسلم

وبارک علیہ اور یہی شان رحمت ہے اللہ تعالے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل
متعلقات اور منتسبات کے ساتھ یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار پر
بہی اللہ تعالے کا یہ فضل ہے کہ اون پر دنیا مین عذاب نہ کیا ہے اور نکریگا چنانچہ قرآن مجید
مین اپنے حبیب کریم اور رسول رحیم کے خطاب مین فرمایا ہے ما کان اللہ لیعذبہم وانت
فیہم اللہ تعالے ایسا نہین ہے کہ اون پر عذاب کرے درحالیکہ تم ہو اونمین یعنی جنمین
تم ہوگے اون پر عذاب نہوگا اور عذاب کا نہونا کفار پر بعد ظہور جناب رسالت کے چند
وجہہ سے ہے اول یہ کہ حضور رحمۃ اللعالمین ہین اور وہ بہی عالم مین ہین پس ضرور ہے
کہ اونکو بہی حضور کی رحمت عام سے کچہہ حصہ ملے لہذا یہ حصہ اونکو رحمت سے ملا کہ عذاب دنیا
سے بچ گئے دوسرے یہ کہ اونہون نے حبیب خدا کے زمانہ کو دیکہا تو گو ایمان نہین لائے لہذا
زمانہ آنحضرت کے دیکہنے کی برکت سے یہ فضل اللہ تعالے نے اون پر کیا کہ عذاب دنیا سے
اونکو بچایا تاکہ ایک نوع کا فضل دوسرے کفار ماسبق پر اونکو حاصل ہے کہ یہ وہ ہین کہ ہمارے
حبیب کے زمانہ کو تو دیکہا تیسرے یہ کہ اللہ تعالے بے نیاز ہے اوسنے کسیکے کفر یا کسی گناہ کی
وجہہ سے بسبب رحمت خالقیت کے عذاب نہین کیا جب تک کسی اللہ کے بندہ خاص
اور برگزیدہ کو ستایا اور تکلیف دی اور اوس بندہ نے بد دعا کی اوسوقت البتہ عذاب کیا
کیونکہ حق دوسرے بندیکا کہ جو اللہ تعالے کا فرمان بردار اور مقبول تہا اور اللہ تعالے کی
رحمت خاص کا مستحق تہا متعلق ہوگیا چنانچہ دیکہو نمرود نے مدت تک خدائی کا دعوی کیا
اور اپنے کو پجوایا اللہ تعالے اوسکی حکومت کو ترقی ہی دیتا رہا جب اوسنے سیدنا ابراہیم
علیہ السلام کو ستایا اوسکے عوض مین اللہ تعالے نے اوسکو سزا دی اور عذاب سے برباد کردیا
اور فرعون عرصہ دراز تک اپنے کو خدا بنائے رہا اللہ تعالے نے شان بے نیازی سے

ف رحمۃ للعالمین کے طفیل سے تمام مخلوق کا عذاب دنیا سے محفوظ رہنا

اوسکو کبھی درد سر تک ندیا جب اوسنے موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کیا اور اونہون نے
بددعا کی اللہ تعالیٰ نے اوسکو مع اوسکے لشکر کے رود نیل مین غرق کر کے نیست و نابود
کردیا حضرت مولانا روم فرماتے ہین **شعر**

تا دل اہل دلان نا مد بدرد	ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد

الغرض سنت الٰہی قدیم سے یہی جاری رہی کہ بے اہل حق کے بددعا کی اوسنے کسی کافر پر
عذاب نہین کیا اور ہمارے رسول چونکہ رحمۃ اللعالمین ہین اور اللہ تعالیٰ نے آپکو
رؤف اور رحیم خود فرمایا ہے پس آنحضرت مین اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رافت کا
ظہور تہا لہذا حضرت کی یہ شان تہی کہ جو آپ کو ایذا دیتا تہا آپ اوسپر رحمت کرتے تہے
جو آپ کو ستاتا تہا حضور اوسکو دعا دیتے تہے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو
بددعا نہین فرمائی بلکہ حدیث مین ہے کہ ایک مرتبہ حضور کے خیال مبارک مین آیا کہ اللہ تعالیٰ
میری دعا کو رد نہین کرتا جو مین اوس سے مانگتا ہون وہی دیتا ہے ایسا نہو کہ مجھکو کسی سے
ایذا پہنچے اور مین اوسکو بددعا کرون تو فوراً اللہ تعالیٰ اوسکو برباد کردیگا یہ مضمون
خیال شریف مین جو آیا حضور نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے اللہ اگر مجھکو کسی سے
ایذا پہنچے اور بددعا کرون تو قبول نکرنا اور یہ مضمون بسبب کمال رحمت کے تہا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف کسیکی دیکھی نجاتی تہی یہان تک کہ مروی ہے جنگ احد مین
جب دندان شریف کفار کے ظلم سے شکستہ ہوئے اور سیدنا حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم شہید ہوے اور کفار نے اونکے ساتہہ قابو پاکر بہت بے ادبی کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے عم مکرم کو جب اس حال مین دیکھا حضور کو نہایت درجہ کا ملال ہوا اوس
ملال انگیز زبان اعجاز بیان سے نکل گیا کہ اے اللہ تیرے بندے محمد کو بہت ستاتے ہین

غیرت الٰہی نے جوش کیا چنانچہ جبرئیل علیہ السلام بحکم حضرت الوہیت حاضر ہوئے اور
سامان عذاب اون کفار کے واسطے جمع کر دیا اور جناب رسالت کے حضور مین عرض کیا
کہ اللہ تعالے نے مجھکو بھیجا ہے کہ اس قوم پر عذاب کرون مگر یہ حکم دیا ہے کہ ہمارے حبیب
موجود ہین اونسے پوچھ لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صورت عذاب کی دیکھی
رحمت نے جوش کیا فرمایا اے جبرئیل اللہ تعالے نے مجھکو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے اور
یہ صورت عذاب کی ہے اور خیال مین آیا کہ ایسا نہو کہ اللہ تعالے میری تکلیف کی وجہ سے
اس قوم پر عذاب کرے پس دعا فرمائی اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون اے میرے
اللہ ہدایت کر میری قوم کو پس تحقیق وہ جانتے نہین ہین یعنی میرے مرتبہ کو اللہ اکبر
کیا شان رحمت ہے نبی رحمت کی کہ ایسے ایذا دینے والون کو یہ دعا دی اور اونکی طرف
سے عذر بھی لاعلمی کا کیا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ حضور نے یہ دعا کی اللھم اغفر
لھم اے میرے اللہ اونکو بخشدے صحابہ کو یہ مضمون شاق گذرا اور کہا کاش حضور
اونکو بد دعا کرتے کہ یہ ہلاک ہوجاتے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین مبعوث
نہین ہوا ہون لعان یعنی لعنت اور بد دعا کرنے والا بلکہ مبعوث ہوا داعی بحق اور رحمۃ للعالمین
یعنی اللہ کیطرف بلانیوالا اور رحمت واسطے تمام عالم کے اور دعا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اثر کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگ فقط عذاب دنیا ہی سے نہین بچے بلکہ دعاے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ہدایت کامل کر دی اور پاک کر دیا اکثر اونمین سے ایمان لائے اور
اعلی درجہ کے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوے چنانچہ خالد ابن ولید بھی اوسوقت
اونہین کفار مین تھے آخر کار وہ مرتبہ پایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اللہ تعالی کی
شمشیر برہنہ فرمایا اور تمام ملک شام اونہین کی شجاعت اور سعی سے کفر سے پاک ہوا

اور عکرمہ ابن ابی جہل بھی انہین کفار مین سے تھے آخر مین بعد فتح مکہ ایمان لائے اور شدید
عدد کرنے والے اسلام کے ہوئے تا آنکہ وحشی قاتل سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ بھی
ببرکت دعاے نبی کریم مشرف باسلام ہوے اگرچہ جناب رسالت کو بسبب قتل کرنے
سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ کے انکا ملال تھا کہ فرمایا تھا حضور نے اونسے کہ میرے
برابر نہ آ چنانچہ وحشی کہتے ہین کہ مین جب آنحضرت کو دیکھتا تھا بھاگ جاتا تھا تاہم دعاے
ہدایت اور مغفرت جو نبی کریم کی اون مخالفین کے حق مین وارد ہوئی تھی اوسنے ایسا وحشی کو
پاک کیا کہ خلافت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ مین مسیلمہ کذاب جسنے دعوی نبوت کا
کیا تھا اوسکو وحشی نے اوسی حربہ سے جس سے امیر حمزہ کو شہید کیا تھا قتل کیا چنانچہ
وحشی کہتے تھے کہ حالت کفر مین خیر الناس یعنی حمزہ میرے ہاتھ سے شہید ہوے اور
حالت اسلام مین شر الناس یعنی مسیلمہ کذاب کو مینے قتل کیا گویا کہ یہ کفارہ ہو گیا
اوس فعل قبیح کا اس سب بیان سے حاصل یہ ہے کہ رسول کریم کی مخالفون کے ساتھ
یہ شان رحمت تھی کہ حضور اونکی برباد ہونے سے ہدایت پانا اونکا اچھا جانتے تھے اور دشمنو کے
حق مین بھی دعاے خیر فرماتے تھے پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب کمال
رحمت کے ایذاے کفار و مخالفین ناگوار تھی اللہ تعالے اپنے حبیب کی ناگواری کب گوارا
فرماتا لہذا بعد طلوع جناب رسالت کے عذاب دنیا کا بھیجنا موقوف کر دیا اور اسیواسطے
فرمایا کہ اے محمد اللہ نہین ہے کہ [illegible] تم ہو اون پر عذاب کرے تاکہ ظاہر ہو جاوے
کہ انکی موجودگی [illegible] کہ اللہ تعالے [illegible] نہین کرتا پس جب رسول کریم کی مخالفین
اور منکرین کے ساتھ یہ شان رحمت تھی اور اللہ تعالے بھی حضرت کی وجہ سے
اونکی جانب اسقدر متوجہ ہے تو کیا کچھ الطاف اور رحمت خدا اور رافت اور رحمت

جناب سرور انبیا ہونگی مطیعین مومنین کیطرف اللھم صل وسلم وبارک علیہ جو کچھ رحمت
اور فضل اللہ تعالے نے بتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت مرحومہ محمدیہ پر
فرمایا ہے اور اپنی رحمت سے جو مراتب اعلی اس امت کو دئے ہین وہ بیان مین نہین
سما سکتے خلاصہ یہ ہے کہ جیسا ہمارے رسول کو تمام رسولون پر شرف اور فضل بخشا ہے
ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے امت محمدی کو تمام امتون پر فضل
دیا ہے چنانچہ بعض فضائل اور مراتب امت محمدی مذکور ہوتی ہین تاکہ اہل اسلام اللہ
اور اللہ کے رسول کا شکر ادا کرین بڑا فضل اس امت کا یہ ہے کہ اللہ تعالے خود قرآن مجید
مین خطاب فرمایا ہے صدہا مقام پر امت محمدیہ کو اور نہین خطاب کیا ہے اللہ تعالے نے
اور کسی نبی کی امت سے مخاطب ہو کر. اور خصیصہ انبیا علیہم السلام ہے ہمیشہ اللہ تعالے
نے اپنی کتابون مین انبیا سے خطاب فرمایا ہے اور اگر اونکی امت کو کچھ حکم دینا منظور ہوا تو
انبیا سے فرمایا ہے کہ اپنی امت سے یہ کہدو اور یہ مرتبہ اعلی اللہ تعالے نے امت مرحومہ کو
عنایت فرمایا جیسا کہ انبیا کے خطاب کے جو امت مرحومہ سے ہوئے ہین ایک آیۃ یہ
کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تم بہترین امت ہو اے امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نکالے گئے ہو انسانون کے واسطے مدارج مین ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا
موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا اللہ تعالے جل شانہ سے کہ اے اللہ تو نے میری
امت پر دہوپ مین ابر کا سایہ کیا اور بہوک مین من و سلوا اونکو دیا اور پتہر سے اونکی
واسطے پانی جاری کیا دریاے نیل مین اونکو راستہ دیدیا اور فرعون اونکے دشمن کو
غرق کیا یہ احسانات تو نے میری امت پر فرمائے یہ ارشاد کر کہ میری امت سے بہی
کوئی امت افضل ہے تیرے نزدیک ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ امت احمد کو تمام امتوں

ایسا فضل ہے جیسا مجھکو تمام خلائق پر اور یہ امت وہ بہتر امت ہی کہ بڑے بڑے انبیا
نے تمنا کی ہے اس امت مین داخل ہونیکی اور اللہ تعالے نے اپنی اگلی کتابونمین بہی
اس امت کی مدح کی ہے چنانچہ روایت ہے کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے پوچہا حضرت کعب سے کہ تم توریت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف
کیونکر پاتے ہو کہا اونہون نے یہ مضمون پاتا ہون محمد ابن عبد اللہ عبد مختار ہے مولد
اوسکا مکہ ہے اور دار ہجرت اوسکا مدینہ اور ملک اوسکا شام اور وہ سخت گو سخت دل
نہین ہے اور بخشتا ہے اور عفو کرتا ہی جس سی سیئہ دیکہتا ہے اور اس روایت مین مدح امت
محمدی بہی وارد ہوی ہے یعنی اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ امت اوسکی شکر گذار ہووین
غم اور شادی اور خوشی اور ناخوشی مین تکبیر کہین ہر بلندی پر اور حمد کہین ہر پستی مین
اور رعایت کرتے ہین آفتاب کے واسطے نماز کی اور جب وقت نماز آجاتا ہے نماز پڑہتے
ہین اگرچہ خاک مین ہون اور ازار پہنے ہین نصف ساق تک اور دہوتی ہین اپنے اطراف
اعضا کو یعنی وضو کرنے مین اور منادی اونکا یعنی موذن ندا کرتا ہے مقام بلند پر اور صفین
اونکی قتال مین اور نماز مین ایک ہون اور اونکو رات کو زمزمہ ہو مثل زمزمہ زنبور ونکی
مراد اس سے اوراد اور اذکار شب ہین اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے
وہ کہتے ہین کہ سنا مین نے رسول خدا سے کہ کہا جب نازل ہوئی موسیٰ پر توریت اور
پڑہا اوسکو پایا اوسمین ذکر اس امت کا پس کہا خداوندا پاتا ہونمین ان تختونمین ایک
امت کو کہ وہ آخر اور سابق ہین یعنی آخر ہین وجود مین اور سابق ہین فضل مین شفاعت
کیجاویگی اونکی واسطے یعنی اونکا نبی شفاعت کریگا اور برستا ہے ابر اونکی دعا سے اور اونکی
کتاب اونکے سینونمین ہے پڑہتے ہین اوسکو یعنی حافظ قرآن ہین اور یہ بہی اس امتکی

بہتری کا سبب ہے کہ کتب سماوی سوائے نبی کے غیر نبی کو بجز اس امت کی یاد نہین ہوئی ہے اور کہاتے ہین وہ مال غنیمت کو اور صدقات کو اپنے شکمون مین اور یہ بہی خواص اسی امت کا ہے کہ آسان کر دیا کام اونکا اور حلال کر دیا گیا اونپر مال غنیمت اور صدقہ برخلاف امم سابقہ کے اور جب قصد کرتا ہے کوئی اونمین سے بدی کا تا وقتیکہ بدی نہین کرتا لکہی نہین جاتی اوسکے واسطے برائی اور جب ایک بدی کرتا ہے تو اوسکے واسطے ایک بدی لکہی جاتی ہے اور جو ایک نیکی کرتا ہے اوسکے واسطے دس نیکیان لکہی جاتی ہین یہ مضمون قرآن شریف مین بہی اللہ تعالے نے فرمایا ہے اور بہت سی حدیثون مین بہی مروی ہے اور دیا جاتا ہے اونکو علم اول اور آخر کا یہ مرتبہ بسبب کمال اتباع حضرت نبوت کے خواص امت مرحومہ کو حاصل ہوتا ہے اور مارتے ہین وہ مسیح دجال کو یہ مضمون بہی قرب قیامت مین وقوع مین آوے گا اور بعض روایت مین آیا ہی کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے توریت شریف کے تختون سے ستر وصف اس امت کی کہ آخر زمانہ ہوئی ہے بیان کیے اور کہا اے میرے خداوند وہ امت مجہکو دیدے ارشاد ہوا اے موسیٰ وہ امت تجہکو کیسی دیدون وہ لوگ امت احمد کی ہونگے عرض کیا موسیٰ علیہ السلام نے اے میرے اللہ پہر مجکو اوس امت سے کردے پس دیگئی موسیٰ علیہ السلام کو اس کلام کے عرض کرنے پر دو خصلت اور ارشاد ہوا یا موسیٰ اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَاتِی وَبِکَلَامِی فَخُذْ مَا آتَیْتُکَ وَکُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ یعنی اے موسیٰ مین نے چن لیا تجکو انسانون پر ساتہ اپنی رسالت کے اور اپنے کلام کے یعنی تجہکو رسالت بہی دی اور تجہسے مین نے خود کلام کیا پس پکڑ واسکو جو مین نے تجہکو دیا اور ہو شکر گذارون سے پس عرض کیا موسیٰ علیہ السلام نے اے رب مین راضی ہوا اس سے اللہ اکبر

کیا بہتری دی ہے اللہ تعالے نے اس امت کو کہ اتنا بڑا جلیل القدر نبی تمنا فرماتا تھا
اس امت مین داخل ہونیکی اسے مسلمانون خوش ہو اور شکر کرو اللہ کا کہ اوسنے صدقے
اپنے حبیب کے یہ مرتبہ اعلیٰ ہمکو دیا کہ جسکی انبیا تمنا کرتے تھے اور ابو نعیم نے سالم ابن
عبد اللہ ابن عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت
کعب کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے خواب مین دیکہا کہ گویا لوگ جمع کیے گئے ہین واسطے
حساب کے پس بلائے گئے انبیا آیا ہر نبی اپنی امت کے ساتھ اور دکھائے گئے ہر نبی کو
دو نور اور اوسکی ہر ایک تابع کو ایک نور کہ جاتے تھے اوسکے ساتھ پھر بلائے گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے ہر ہر مو کو ایک
نور اور آپ کے تبعین مین سے ہر ایک کو دو نور پس کہا حضرت کعب نے اور وہ نجانتے تھے
کہ یہ شخص خبر خواب سے دیتا ہے کہ اے شخص تجکو کس شخص نے خبر دی اس قول سے
اوسنے کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ نہین ہے سوا اوسکے خدا مین نے یہ مضمون خواب مین
دیکہا ہے پس کہا حضرت کعب نے قسم ہے اوس خدا کی کہ بقا ہے کعب اوسکی دست قدرت
مین ہے یہ صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امت کے اور انبیا اور اونکی
امتونکی ہے خدا کی کتاب مین گویا تونے اسکو توریت مین پڑہا ہے یعنی جو مضمون تونے
خواب مین دیکہا ہے وہ بعینہ توریت شریف مین موجود ہے ایک مضمون خیریت کا
اس امت مین اللہ تعالے نے یہ بہی قایم کیا ہے کہ وزارت نبی بجز نبی کے غیر نبی نے
نہین کی تہی اسواسطے نبوت کا وہ مرتبہ اعلیٰ ہے کہ دوسرا بار خلافت بہی اوس کا
نہین اوٹہا سکتا تہا امت رسول اللہ مین ایسی قوت کے لوگ اللہ تعالے نے پیدا
کیئے کہ بفیضان جناب رسالت اونہون نے بار خلافت جناب رسالت کا کرکے تمام

عالم کے رسول ہین اوٹھالیا اور باحسن وجہ اوسکو انجام دیا اور گو بسبب بعد زمانکے قوت قویہ باقی نرہنے سے خلافت جامعہ کا بار مدت سے کوئی اوٹھا نہین سکا اور نہ یہ مرتبہ اب کسیکو ہے لیکن تاہم مضمون خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز منقسم باقی ہے اور باقی رہیگا علماے دین علم ظاہری مین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ بفیضان آنحضرت اسوقت تک قواعد اصول کے مطابق کتاب اللہ اور احادیث نبوی اور آثار صحابہ سے مسائل صحیحہ سمجھ لیتے ہین اور خلق کو تعلیم دین کرتے ہین اور اولیا اللہ علوم باطنی مین خلیفہ ہین نبی کریم کے کہ حقائق اور معارف بلا واسطہ کلام اور زبان طالبان خدا کو تعلیم فرماتے ہین اور ریاضات اور مجاہدات جو راستی اللہ کے ملنے کے ہین سالکان راہ طریقت کو سکھاتے ہین اور امراے اسلام امارت مین خلیفہ آنحضرت ہین تاکہ عدل اور انصاف کو خلق مین جاری کرین اور حدود اور قصاص کو رواج دین کہ مظلوم ظالمون کے شر سے محفوظ رہین ایک مضمون اس امت کی بہتر ہونیکا یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا عیسے علیہ السلام جو اسوقت آسمان چہارم پر زندہ ہین اور وقت ظہور امام محمد مہدی علیہ السلام کے کہ وہ ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بارہوین امام ہین ائمہ اثنا عشر سے اور حامل ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت جامعہ کے زمین پر تشریف لاوینگے اور اتباع کرینگے شریعت محمدیہ کا اور اعانت کرینگے مہدی کی اور بعد وفات امام علیہ السلام کے بطور خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکومت کرینگے جبتک کہ اللہ تعالے کو منظور ہوگا چنانچہ حدیث مین ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر برباد ہوگی وہ امت کہ جسکی اول مین مین ہون اور بیچ مین مہدی ہوگی اور آخر مین عیسے الغرض یہ بھی ایک فضل خاص اس امت کا

ہے کہ یہ امت ذومعظم نبیونکے درمیان مین واقع ہے پس مضامین جو مذکور ہوی اوس سے
خیریت امت مرحومہ محمدیہ کی کما حقہ ظاہر ہوگئی کہ اللہ تعالے نے جیسا اس امت کو
خَیرَ اُمَّۃٍ فرمایا ہے ویسا ہی سب امتون کی نسبت سے اسمین ہر قسم کی بہتریکو
جمع کرکے دکھا بھی دیا ہے اور قیامت کے روز بھی اس امت کی بہتریکو اہل حشر کو
دکھلاویگا بہت طور سے منجملہ اوسکے ایک یہ مضمون ہے کہ اسوقت آفتاب آسمان
چہارم پر ہے اور پشت آفتاب کی زمین کیطرف ہے اور منہ اوسکا آسمان کیجانب ہے
اور ستر ہزار فرشتے برف مشکونمین بھرے ہوے اوسپر چھڑکتے ہین تا کہ کامل طپش
اوسکی زمین پر نہ پہنچے ورنہ رطوبات ارضی سب جل جاوین اور رویئدگی بالکل جاتی رہے
قیامت کے روز آفتاب منہ کریگا زمین کیطرف اور زمین سے قریب آجاویگا بعض نے
لکھا ہے کہ سوا نیزے کی بلندی پر زمین سے ہوگا اور فرشتے برف کا چھڑکنا بھی موقوف
کردینگے سمجھ لینا چاہیے کہ اوسوقت کیا حال ہوگا گرمیکا اور کس درجہ پر ہوگی طپش آفتاب
کی تمام اہل حشر میدان قیامت مین کہ کہین سایہ کا پتا بھی نہوگا کھڑے ہونگے اور حدیث
سے ثابت ہے کہ تابش آفتاب سے کوئی اپنے پسینے مین ٹخنون تک اور کوئی کمر تک
اور کوئی شانے تک غرق ہونگے پس اوسوقت مین کہ اللہ تعالے کی ایسی
شان قہاری کا ظہور ہوگا امت مرحومہ محمدیہ زیر لواے معقود ہوگی لوا کے معقود
ایک علم ہے کہ اوسکے دو پھریرے ہین اور اللہ تعالے اپنے حبیب کو قیامت کو دن
دیگا جناب رسالت اپنی تمام امت کو اوسی علم کے نیچے کرلینگے اور وہ سایہ
کریگا امت محمدی پر تا کہ امت مرحومہ محمدیہ طپش آفتاب حشر سے محفوظ رہے
اور بعد حساب کتاب کے پہلے سب امتون سے یہ امت جنت مین جاویگی گو ظہور مین

سبکے بعد ہے کمال بہتری کو امت محمدیہ کے یہ سمجھنا چاہیے کہ اس امت کے وہ لوگ جنکے نامۂ اعمال بالکل حسنات سے خالی ہونگے اور کوئی ذریعہ بھی اونکو نہوگا اور وہ مستحق عذاب قرار پاکر جہنم کو بھیجے جاوینگے مضمون بہتری اونمین بھی ہوگا حدیث سے ثابت ہے سب گنہگار جو مستحق جہنم ہونگے اونکی صورتین مسخ ہو جاوینگی اور ملائکہ اونکو منہ کے بل گراکر پیشانی کے بال پکڑکر کھینچتے ہوے ذلت اور خواری سے دوزخ میں لیجاکر داخل کردینگے اور امت محمدیہ کے گنہگار جو دوزخ مین بھی جاوینگے اونکی چہرہ انسانکے ہونگے اور وہ اوندہے گراکر ذلت کے ساتھہ کھینچے نجاوینگے تاکہ دوسری امتونکی گنہگارونمین اور اس امت کے گنہگارونمین امتیاز قائم رہے اور یہ مضمون بہتری پایا جاوے غرض اس صورت سے وہ ہونگے کہ مالک فرشتہ دوزخ کا دوسرے فرشتونسے کہیگا کہ کیسی لوگون کو جہنم مین لاتے ہو جنمین کوئی نشانی بھی جہنم کی نہین ہے اور بعد چند روز کے جب وہ اپنی سزاے اعمال پالینگے اللہ تعالے جل شانہ بشفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو بھی عذاب جہنم سے نجات دیگا اور جنت مین داخل ہو جاوینگے یہ بھی فضل اسی امت کیواسطے ہے ورنہ جہنم وہ مقام قہر ہے کہ جو اوسمین پھنسیگا پیچھا نچھوٹیگا اور اس امت کا کوئی شخص ہمیشہ گرفتار جہنم نرہیگا فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے صدق دلسے کہا ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جنت مین جاویگا اور اللہ تعالے جلشانہ قرآن مجید مین فرماتا ہے قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ شان نزول اس آیہ شریفہ کا یہ ہے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے وحشی قاتل سیدنا حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

بابرکت مین حاضر ہوا اور کہا کہ مین آیا ہون تاکہ مجھکو آپ امان دین اور مین کلام خدا سنون
حضرت نے فرمایا کہ دوست رکھتا تھا مین کہ تجھکو دیکھون بے اسکے کہ تو طالب امان ہو
لیکن جب تو نے پناہ مانگی مین نے تجھکو پناہ دی تاکہ کلام خدا سنے تو وحشی نے عرض کیا
کہ مینے شرک کیا ہے اور خون ناحق میری گردن پر ہے اور زنا مین مشغول رہا ہون مین آیا
اسحال مین اللہ تعالے میری توبہ قبول کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے
کچھ جواب نہین دیا یہانتک کہ یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا
اٰخَرَ سے غَفُوْرٌ رَّحِیْمًا تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی کو یہ آیہ شریفہ سنائی وحشی نے
کہا کہ اس آیہ مین اللہ تعالے نے شرط کیا ہے کہ مغفرت گناہ اوسیکو حاصل ہوگی کہ وہ بعد
توبہ کے اعمال حسنہ کرے شاید کہ مجھسے عمل صالح نہو سکے مین آپ کی جوار مین ہون تاکہ اور
کلام خدا سنون اوسوقت یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ تحقیق شرک کرنیوالے کو نہ بخشیگا اور سواے اوسکے
جسکو چاہے بخشدے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی کو بلاکر یہ آیہ کریمہ سنائی وحشی نے
کہا شاید مین اون لوگون مین سے ہون کہ مشیت ایزدی مین میری مغفرت نہو مین آپکی
جوار مین ہون تاکہ اور کلام خدا سنون کہ جسمین کوئی قید نہو اوسوقت اللہ تعالے نے یہ آیہ
شریفہ نازل کی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا آخر تک وحشی نے کہا کہ اب اسمین کوئی
شرط اور قید نہین پاتا ہون مین اور فی الحال وہ ایمان لائے اور معنی لفظی اس آیہ کریمہ کے
یہ ہین کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے حملو کون میری ایسی کہ تجاوز کیا اپنی نفسون پر
ناامید نہو اللہ کی رحمت سے تحقیق اللہ تمہارے سب گناہ بخش دیگا تحقیق اللہ بخشنیوالا
اور رحم کرنیوالا ہے خطاب کیا اس آیہ مین اللہ تعالے نے اپنے حبیب سے اور فرمایا کہ آپ

ثم دین اسے معلوکون میرے پس یاے متکلم جو عبادی مین ہے اسکا مرجع علما محققین کے نزدیک ذات جناب رسالت ہے چنانچہ مولانا ے روم فرماتی ہین اس آیہ پاک کی معانی مین شعر

بندہ خود خواند احمد در رشاد		جملہ عالم را بخوان قل یا عباد	

اور یہ اسواسطے ہے کہ اگر مرجع اوسکا ذات حضرت الوہیت کو قرار دین تو ضرور ہے کہ بعد قل کے یقول اللہ محذوف ماننا ہوگا اور بلاضرورت ایک جملہ محذوف قرار دینا خلاف فصاحت ہے اور اگر بالفرض تسلیم کرلیا جاوے کہ یقول اللہ یہان سی محذوف ہی تو یہ اشکال پیدا ہوگا کہ تمام مخلوق اللہ کے عباد ہین پس سب اسمین داخل ہونگے اور یہ وعدہ نجات مومن اور کافر اور مشرک سبکو شامل ہوجاویگا اور یہ مضمون بالکل قرآن اور حدیث اور اجماع کے مخالف ہے اور اگر مراد لفظ عباد سے فقط مومن اور مسلم لیے جاوین تو کفار اور مشرک جو قطعی جہنمی ہین وہ اللہ کے عباد سے نکلی جاتے ہین اور یہ بھی مذہب کے خلاف ہے پس اب یاے عبادیکا مرجع بجز ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہوسکتا اور مفسرین نے لکھا ہے کہ یاے عبادی واسطے تخصیص کے ہے یعنی اوس سے فقط مومن مراد ہین پس فقط مومن اوسیوقت ہوسکتے ہین کہ مرجع یاے متکلم ذات جناب رسالت ہو اور اسمین کوئی قبح شرعی نہین ہے یہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ عباد کے معنی مخلوق کے ہین یہ محض غلط ہے بلکہ عباد جمع ہے عبد کی اور معنی اوسکے مملوک اور غلام کے ہین چنانچہ قرآن مجید مین اللہ تعالے فرماتا ہے وَاَنکِحُوا الاَیَامٰی مِنکُم وَالصّٰلِحِینَ مِن عِبَادِکُم وَاِمَائِکُم یعنی مسلمانون سے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ نکاح کرو اپنے مین سے بیواؤنکا اور صالحین کا اپنے غلامون اور لونڈیون سے دیکھو وہی لفظ عباد اس آیہ مین بھی ہے اور مضاف کیا ہے اللہ تعالے نے اوسکو ہم لوگونکی جانب پس اب عباد کے معنی مخلوق کی کیونکر

ہو سکتے ہین اور جب لفظ عباد ہماری طرف اللہ تعالے نے مضاف کی ہے اور عبادکم مین
ضمیر کم کا مرجع ہم لوگ مسلمان ہین تو عبادی مین یاے متکلم کا مرجع اگر حضور ہوئی تو کیا قبح
شرعی لازم آیا اور جب ثابت ہوگیا قرآن سے کہ عباد کے معنی غلام اور مملوک کے ہین
تو اس آیۂ شریفہ سے اسقدر اور ثابت ہوگیا کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
غلام اور مملوک ہین اور لاریب فیہ ہم حضور کی مملوک ہین اسی وجہہ سے عبدالرسول اور
عبدالنبی نام رکھنا بھی جائز ہے اور قدماء صالحین نے یہ نام رکھے ہین اور اسکو اچھا جانا ہے اور
اگر مرجع یاے عبادی اللہ تعالے کو قرار دین تو بھی عباد خاص مطیعین یعنی مسلمان مراد ہین
الغرض اسمین کسیکو کلام نہین ہے سب کے نزدیک عبادی سے مراد امت مرحومہ محمدیہ ہے
پس جو لوگ کہ آنحضرت کی مملوک ہوگئے اونہین کو اللہ تعالے بوساطت اپنے حبیب کی
بشارت دیتا ہے کہ ناامید نہو اللہ کی رحمت سے یعنی اوسکی رحمت بہت وسیع ہے جیسا وہ
بیحد ہے ویسی ہی اوسکی رحمت بیحد ہے پس وہ اپنی رحمت سے بتحقیق تمہارے کل
گناہ بخش دیگا وہ بڑا بخشنے والا اور رحمت کرنیوالا ہے الغرض اس آیہ مین اللہ تعالی کل
امت محمدی سے وعدہ نجات اور مغفرت اس تاکید سے فرماتا ہے کہ ہر مسلمان کو یقین
کرنا لازم ہے کہ ہم ضرور مغفور ہونگے خواہ اپنی رحمت سے بے عذاب کیے ہوئے بخشدے
خواہ اپنی حکمت سے کچھہ عذاب کرکے بخشدے اور اگر کوئی یہ عقیدہ کریگا گناہ ہرگز بخشے نجاوینگے
وہ فرقہ ناجیہ سے ضرور خارج ہوجاویگا مگر یہ بھی سمجھہ لینا چاہیے کہ مجرد دعوی کرنا کہ ہم مملوک
اور غلام ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے گواہ عادل اللہ تعالے جلشانہ کی عدالت
مین مقبول نہوگا کہ وعدۂ مغفرت کے سزاوار ہون اور گواہ عادل ہماری مملوکیت پر اتباع
کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین

پس روے سخن بہین غنی گو است	کہ منم بندہ و او مولاے ما است

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حال مین مروی ہے کہ آپ مدینہ سے مکہ معظمہ
جب جاتے تھے اثنار راہ مین ایک مقام تھا کہ وہان آپ شاہراہ کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتے تھے
اور تھوڑا سا پھیر کھا کر پھر راستہ پہ آتے تھے ایکمرتبہ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت آپ
شاہراہ کو کیون چھوڑ دیتے ہین فرمایا کہ سفر کیا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ دیکھا تھا مین نے آنحضرت کو کہ حضور اسی طرح تشریف لیگئے تھے مین حضور کا اتباع
کرتا ہون پس یہ لوگ صحیح ملوک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک قدم بے اتباع
رسول اللہ نرکہتے تھے اور مقتضاے محبت ہے کہ محبوب کا ہر فعل محب کو پسندیدہ ہوتا ہے اور
جو شے پسندیدہ ہوگی اوسکو ضرور کریگا ہم لوگ جو دعوی اسلام کرتے ہین اور اتباع سنت نہین
کرتے ہین جھوٹے ہین اسواسطے کہ ایمان عبارت ہے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اگر ہم مین محبت ہوتی تو ضرور بلا اتباع رسول اللہ کے ہمسے رہا نجاتا مگر شفقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایسے جھوٹے ایمان کو بھی ہمارے حضور قبول کرتے ہین اور اللہ تعالے
بھی فقط اس نسبت لفظی سے ہمکو نجات دیگا مگر تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ الایمان بین الخوف والرجی یعنی ایمان خوف اور امید کے درمیان مین ہے لہذا ہم
ساتھہ اس امید قوی کے اللہ تعالے کے غضب سے ڈرنا چاہیے کہ وہ بے نیاز ہے اور
ہر شے پر قادر ہے گو مسلمان نسبت اوسکے وعدہ کے مغفور ہین قطعی کیونکہ اوسکا وعدہ بدلتا
نہین ہے مگر اس امر سے ڈرنا چاہیے کہ ایسا نہو کہ وہ بسبب مخالفت سنت حبیب کی برہم
ہو جائے اور ایمان سلب کرلے پس جب ایمان ہی نرہے گا تو جو وعدہ نجات کے اہل اسلام
سے اوسنے فرمائے ہین وہ کیا نفع دین گے یہ عبادت اور تقوی فقط اسواسطے ہے کہ اللہ تعالی

اسکی برکت سے ایمان پر خاتمہ کرے اور امت محمدی مین داخل رکھے اللھم صل وسلم وبارک
علیہ اور ایک مضمون اس امت کی بہتری کا یہ بہی ہے کہ بندے کو فضل معبود کی عبادت سے
ہوتا ہے جسقدر عبادت زیادہ کرے گا اوسیقدر دوسرے بندون پر اوسکو فضل ہوگا لھذا
اللہ تعالے نے اپنے فضل سے اس امت کو عبادات مین ایک طریقہ نماز کا وہ تعلیم کیا ہے
کہ جو تمام خلق کی عبادات کو جامع ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ ملائکہ جو معصوم ہین اور بڑے عابد ہین
اونکے طریقہ عبادت کے یہ ہین کوئی قیام اور کوئی قعدہ اور کوئی رکوع اور کوئی سجدہ مین اللہ تعالی
کو یاد کرتا ہے اور طریقہ یاد کرنیکے بہی مختلف ہین کوئی تسبیح کرتا ہے اور کوئی تہلیل مین مشغول
ہے اور کوئی اللہ تعالے کو بڑائی کے ساتھہ یاد کرتا ہے اور کوئی اوسکی حمد کرتا ہے اور
یہی حال ہے اگلے انبیا اور اونکی امت کی نماز کا کہ وہ بہی مثل ملائکہ کے ایک رکن خاص مین
ایک طریقہ خاص سے اللہ کو یاد کرتے تھے اور نیز جملہ جمادات اور حیوانات اور نباتات بمفہوم
آیہ کریمہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ اللہ تعالے کی تسبیح اور تحمید مین مصروف ہین مگر ایک
صورت خاص پر مثلاً پہاڑ ہین کہ وہ ہمیشہ صورت قیام مین رہتے ہین کسیطرف جھکتے نہین اور
درخت ہین کہ صورت قیام مین رہتے ہین مگر ہوا سے کسی وقت جھک کر صورت رکوع مین آجاتے
ہین اور جو درخت بیل ہوتے ہین وہ ہمیشہ سجدہ کیحالت مین زمین پر پڑے رہتے ہین اور
جانور چوپایہ ہمیشہ صورت رکوع مین رہتے ہین اور حشرات الارض اور بعضے جانور جو
زمین سے ہر وقت متصل رہتے ہین صورت سجدہ مین ہین الغرض سب مخلوق ایک ایک
ہیئت خاص پر اللہ تعالے کو یاد کرتے ہین اسیواسطے اس ہمارے پیغمبر پر اللہ تعالے نے
نماز فرض کی اوسمین قیام اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ سب صورتین اپنی یاد کرنے کا
ایک ایک طریقہ تعلیم کیا کسی رکن مین تکبیر ہے اور کسی مین تسبیح اور تحمید ہے اور کسی مین

تحلیل ہے تاکہ جتنی طرق عبادت عام مخلوق کی ہین وہ سب اس امت کی ایک عبادت
نماز سے ادا ہو جاوین چنانچہ ابتداے نماز تکبیر تحریمہ سے ہے یعنی اللہ اکبر کہنا
اور ہاتھونکو کان تک اوٹھانا اس رکن مین زبان سے تو بندے نے اللہ کی بڑائی کو ظاہر
کیا اور فعل سے اللہ تعالے کی وحدانیت کو ثابت کیا اسواسطے کہ دونون ہاتھ اوٹھانے سے
صورت لا کی پیدا ہوئی اور لا کے معنی ہین نہین پس یہ اشارہ اسطرف ہے کہ ہم سب نیست
ہین نہ ہست فقط وہی ایک معبود ہے جسکی عبادت پر مین مستعد ہوا ہون شعر

بناء بلندی و پستی توئی	ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی

اور بعدہ ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا یہ ہیئت خاص دلالت کرتی ہے کہ اپنے مالک کو حاضر جانتا ہے
اسواسطے ادب کی صورت بنا کر کھڑا ہے اور یہی طریقہ نماز کا حدیث سے ثابت ہوتا ہے
کہ نماز پڑہے تو سمجھے کہ مالک کو مین دیکھتا ہون اور اگر یہ ممکن نہو تو یہ جانتا رہے کہ وہ مجھکو دیکھتا ہے
اور قیام مین پڑہتا ہے سبحانک اللھم تا آخر اسمین اللہ کی پاکی اور حمد اور یکتائی
بیان کرتا ہے پھر شر شیطان سے پناہ مانگتا ہے اور اللہ کے نام سے قرءت کتاب اللہ
شروع کرتا ہے اور پڑہتا ہے سورہ فاتحہ اسمین بعد حمد کے اور اظہار مالکیت معبود کی
اپنے عجز کو پیش کرکے اعانت اوس سے مانگتا ہے پھر قرءت کے بعد جہک جاتا ہے اظہار
عجز کیواسطے اور اسمین اللہ کی پاکی اور عظمت کو بیان کرتا ہے بعدہ سجدہ مین گر پڑتا ہے
اور اس فعل سے نہایت درجہ اپنی عاجزی اور سرنگونی کو ثابت کرتا ہے اور سجدہ مین
اللہ کی پاکی اور بڑائی یاد کرتا ہے پھر اسیطرح دوبارہ سجدہ کرتا ہے یعنی مکرر اپنی عاجزی
دکہاتا ہے اور پھر اسیطرح دوسری رکعت پڑہتا ہے یعنی ہر فعل کو اپنے موکد کرتا ہے
پھر بیٹھ جاتا ہے اوسوقت اور تحیتہ کو اللہ تعالے کے حضور مین عرض کرتا ہے واسطے

اتباع سنت کے کہ لیلۃ المعراج مین حصول قرب کیوقت نبی کریم نے وہ کلمات تحیت عرض
کی تہی اور حدیث سے ثابت ہے کہ نماز مسلمانون کا معراج ہے پس جب یہ معراج
اللہ نے مرحمت کیا تو اتباع سنت کیواسطے بندے نے بہی کلمات تحیت پیش کی اور جب
فضل سنت نبوی سے سرفراز ہوتا ہے اوسکی برکت سے یہ مرتبہ پاتا ہے کہ وہ کلمات تحیت
جو جناب احدیت نے اپنے حبیب کے جواب مین فرمائی تہی واسطے اتباع سنت الٰہی کے
حضور جناب رسالت مین عرض کرتا ہے بعدہ درود پڑہتا ہے نبی کریم پر واسطے اداے شکر
نعمت اوس نبی رحمت کہ جسکے طفیل سے یہ مرتبہ پایا ہے بعدہ دعاے سلام کرتا ہے اپنی
قوم پر اور اسمین بہی اتباع سنت نبوی ہے کہ ہمارے نبی کریم نے بہی لیلۃ المعراج مین
اپنی امت پر سلام فرمایا تہا الغرض جسنے نماز کو پڑہا گویا تمام خلق کی عبادت کے کل طریقونکو
ادا کیا اور جو اس سے محروم رہا وہ کل خیر سے محروم رہا کیونکہ عبادت ہی سے
بندے کو عظمت حاصل ہوتی ہے اسیوجہ سے اللہ تعالے نے نبی کریم پر سواے نماز
پنجگانہ کے نماز تہجد کو بہی فرض کیا تہا اور ایک مضمون اس امت کے بہتری کا دوسری
امتون سے یہی ہے کہ اللہ تعالے خود اونکی طرف متوجہ ہے اور اون پر رحمت
بہیجتا ہے چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا
وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا اے ایمان والون ذکر کرو اللہ کا ذکر کثیر اور تسبیح کرو اوسکی
صبح اور شام وہ اللہ ایسا ہے کہ صلوۃ بہیجتا ہے تم پر اور فرشتے اوسکے تاکہ نکالے
وہی اللہ تمکو تاریکیون سے نور کیطرف اور ہے اللہ ساتہ مسلمانون کے رحم کرنیوالا
اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالے نے مسلمانون سے خود خطاب کیا اور فرمایا کہ ہم خود تم پر

رحمت بھیجتے ہین اور فرشتے تمہارے واسطے دعاے مغفرت کرتے ہین اور رحمت
خدا کی تم پر اسواسطے ہے تاکہ نکالے وہ ہی اللہ تمکو ظلمات سے نور کیطرف ظلمات سے
مراد ہین گناہ کہ وہ قلب کو سیاہ کرتے ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہے کہ مسلمان جب
گناہ کرتا ہے ایک تل سیاہی کا اوس کے دل پر پڑجاتا ہے اگر توبہ کرتا ہے وہ سیاہی دفع
ہوجاتی ہے ورنہ قائم رہتی ہے اور جو گناہ مکرر کرتا چلا جاتا ہے وہ تل بڑہتا چلا جاتا ہے یہانتک
کہ سب قلب تاریک ہوجاتا ہے اور نور سے مراد ہے مغفرت اب پس معنی یہ ہوئے کہ تم گناہون سے
قلب کو سیاہ کرتے ہو اور اللہ تعالے اپنی رحمت سے اوس ظلمت سے تمکو نور مغفرت کیطرف
نکالتا ہے اور اسکے واسطے اللہ تعالے نے بہت اسباب مقرر کردیے ہین چنانچہ اعلی
سبب مغفرت گناہ کا توبہ ہے اور طریقہ توبہ کا اگلی انبیا کی امتون کیواسطے یہ تہا کہ جس عضو سے
گناہ ہوا اوس عضو کو کاٹ ڈالین تب توبہ قبول ہو اور اگر تمام جسم کا گناہ ہو تو اپنے تئین ہلاک
کرین اور اس امت کو اپنی رحمت سے یہ سہل طریقہ توبہ کا تعلیم فرمایا کہ مسلمان کیسا ہی
گنہگار ہو جسوقت دل مین گناہ سے شرمندہ ہوکر ارادہ کرے کہ اب یہ کام نکرونگا پس تائب
ہوگیا اور تائب کا مرتبہ یہ ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کرنیوالا
گناہ سے ایسا ہے جیسے گناہ ہی نہین کیا اور ایک روایت مین ہے کہ مسلمان جب گناہ
کرتا ہے فرشتہ کاتب گناہ ٹہر جاتا ہے کہ شاید یہ بعد گناہ کے نادم ہوجاوے تو گناہ
لکھا ہی نجاوے اگر وہ نادم نہین ہوتا ہے تو ایک گناہ اوسکے نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہے
پہر جب وہ نادم ہوا یعنی نادم ہوکر توبہ کرتا ہے فرشتہ کاتب عصیان گناہ کو نامہ
اعمال سے محو کردیتا ہے اور فرشتہ کاتب نیکی کا ایک نیکی توبہ کرنیکی اوسکے نامہ اعمال
مین بڑہا دیتا ہے اب خیال کرنا چاہیے کہ اللہ تعالے اپنی رحمت سے کیسا نکالتا ہے مسلمانونکو

ظلمت سے نور کیطرف کہ کرین تو گناہ اور توبہ کرنے سے ظلمت گناہ مٹ کر نور نیکی کا برجا ہو
ایک صورت اوسنے اپنی رحمت سے ظلمت سے نور کیطرف نکال نیکی اس امت کیواسطے
یہ کی ہے کہ قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ تحقیق نیکیان
مٹاتی ہین برائیونکو یعنی مسلمان جو گناہ کرتے ہین اور عبادت بھی کرتے ہین وہ عبادت
اونکی گناہ کو مٹا دیتی ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال نماز کی ایسی ہے
جیسے کسی کے دروازے پر پانچ نہرین جاری ہون جب کچھ نجاست اوسکی بھر جاوے
اوسمین دھو ڈالے پاک ہو جاوے ویسے ہی نماز ہی جب نماز پڑھتا ہے اللہ تعالے اوسکی برکت
سے اگلی گناہ اوسکے بخش دیتا ہے اور وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور روزہ کی نسبت مین
حدیث شریف مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آخر شب رمضان کی
ہوتی ہے اللہ تعالے میری امت کے گناہ بخشدیتا ہے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا
وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہین یعنی لیلۃ القدر نہین ہے لیکن مزدور کو پوری اجرت نہین
دیجاتی ہے مگر اوسوقت کہ جب کام کو پورا کرتا ہے یعنی یہ مغفرت بسبب عمل سے فارغ ہونیکے
ہے اور ایک حدیث مین بعد فضل لیلۃ القدر کے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پس جسوقت کہ مسلمانون کی عید کا دن ہوتا ہے مفاخرت کرتا ہے اللہ ساتھہ اپنے
بندون کے اپنے فرشتون سے پس ارشاد کرتا ہے اے فرشتون میرے کیا ہے بدلا
ایسے مزدور کا کہ تمام کرے اپنے عمل کو پس فرشتے عرض کرتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے
یہ ہی بدلا اوسکا کہ پوری دیجاوے اجرت اوسکو پس فرماتا ہے اللہ تعالے اے میرے
فرشتون میرے غلامون اور لونڈیون نے میری اطاعت پوری کی جو مین نے اون پر
فرض کی تھی یعنی روزے رمضان کے رکھے اور پھر نکلے [illegible] کرتے ہین [illegible]

دعا مین قسم ہے مجھکو اپنے غلبہ اور قدرت اور بزرگی اور بلندی قدر اور مرتبہ کی ہر آئینہ قبول
کی مین نے دعا اونکی اور فرماتا ہے اللہ تمہارے یعنی مسلمانون سے کہ پھر جاو بتحقیق بخشا
مین نے تمکو اور بدل دیا مین نے تمہاری بدی کو نیکی سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ پھرتے ہین بندے مغفور یعنی بخشے ہوے اور نیز فضل رمضان مین حدیث میں ہے
کہ اللہ تعالے نے قیام لیل کو اس ماہ مین سنت کیا ہے یعنی نماز تراویح کو جو کوئی قیام کریگا
شبکو اور ختم کریگا اوسمین قرآن کو یعنی خود پڑہے گا یا سنے گا بخشدیے جاوینگے اوسکی سب
اگلی گناہ اور اسیطرح بہت حدیثین فضائل حج مین کہ وہ بہی ایک رکن ہے ارکان اسلام سے
وادہین خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ جو شخص حج مبرور کرتا ہے وہ گناہ سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسے
ماں کی پیٹ سے پیدا ہوا تہا اور مروی ہے فضائل حج مین کہ نبی کریم نے دعا کی ایام حج مین یوم
عرفہ کے حجاج کیواسطے مغفرت کی جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوے اور کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
کہ بہنے اپنے حقوق بخشدیے سوا ے حقوق العباد کے نبی کریم نے کمال رحمت سے پھر دعا
کی کہ اے پروردگار تو قادر ہے اس پر کہ مظلوم کو اوسکو مظلومیت کے عوض مین جنت
دے اور ظالم کو بہی معاف کردے یعنی مظلوم کی دادرسی اسطرح پر کردے اوس روز
کچھ جواب نہ آیا تمام شب حضور ملول رہے دوسرے روز مقام مزدلفہ مین پھر حضرت نے
یہی دعا کی اوسوقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے
کہ اگر یہی مرضی ہے کہ کل بخشدیے جاوین تو ہم حقوق العباد بہی بخشوادینگے چنانچہ یہی
مروی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالے مظلوم کو مقامات عالی جنت مین دکھلاویگا
وہ خواہش کرینگے اوس مقام کی ارشاد ہوگا کہ یہ مقام محسنین کا ہے تو اگر اپنا حق جو
فلان بندہ پر ہے اوسکو معاف کردے تو یہ مقام تجھکو ملے وہ اوس مقام کی خواہش سے

اوسکا حق معاف کردیگا کیا کرم ہے کہ مظلوم کو تو ترقی مدارج ہوجاویگی اور ظالم بھی ظلمت گناہ سے
نجات پاجاویگا دونونکا بھلا ہوگا اور جسطرح کہ روزہ و نماز وغیرہ گناہ سے پاک کرتے ہین اسیطرح
زکوٰۃ بھی گناہ سے پاک کرتی ہے اور یہی حال ہے اور عبادات کا ایک رحمت خاص اس امت پر
یہ بھی ہے کہ جو مسلمان گناہ کرتا ہے اور بعد گناہ کے نادم بھی نہین ہوتا ہے ایک گناہ اوسکے نامہ
اعمال مین لکھا جاتا ہے اور اوسیکی مثل اوسکو سزا ملیگی اللہ تعالی نے خود قرآن مجید مین فرمایا ہے
کہ جو کوئی گناہ کریگا اوسکو سزا دیجاویگی مگر مثل اوسکے اور نیکی کی نسبت یہ قرار دیا کہ ایک نیکی کے
عوض مین اقل مرتبہ دس نیکی کا ثواب دیگا قرآن شریف مین فرمایا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا جو ایک نیکی کریگا اوسکو دس نیکیان مثل اوسکی ملین گی اور جسقدر خلوص
عبادت مین زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر مدارج نیکی کے اللہ تعالے بڑہاتا ہے چنانچہ ثابت ہے
کہ ایک نیکی کے عوض مین اللہ تعالے اپنے فضل سے سات سو نیکی تک کا ثواب دیگا اور
یہ امر بھی اللہ تعالے نے اس امت کے ظلمت معاصی سے اخراج کرنیکے واسطے کیا ہے تاکہ
یوم عدالت مین مستحق جنت قرار پاوین کیونکہ طریقہ عدالت حشر کے روز یہ ہوگا کہ نیکی اور
بدی دونون میزان مین تولی جاوینگی جسکے بدی زیادہ ہوگی وہ جہنم مین بھیجا جاویگا اور جسکی
نیکی زیادہ ہوگی وہ جنت پاویگا لہذا پہلی ہی سے اللہ تعالے اپنی رحمت سے اس امت کی
گناہ گھٹاتا ہے اور نیکیان بڑہاتا ہے کہ خواہ مخواہ نیکی نامہ اعمال امت محمدیہ مین زیادہ ہو اور
امت مرحومہ کی نیکیون کے بڑہانے کیواسطے اور بھی بہت سے طریقہ اللہ تعالے نے قائم
کیے ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رمضان مین
کہ نفل اس ماہ کا فضیلت مین مثل فضل فرض دوسرے مہینے کے ہے اور ایک فرض اس
ماہ کا دوسرے مہینے کے ستر فرض کے برابر ہے اور لیلۃ القدر ایک شب اوس ماہ مبارک مین

اللہ تعالیٰ نے ایسی مقرر کی ہے کہ اوس ایک رات کی عبادت بہتر ہے ہزار مہینہ کی عبادت سے
اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ اور شان نزول مین اس آیہ کریمہ کے یہ
لکھا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا عمر اوسکی آٹھ سو برس کی تھی اور تمام عمر اوسنے اللہ تعالیٰ
کی عبادت مین بسر کی تھی اوسکا حال سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب کمال رحمت
کے اپنی امت کا خیال آیا کہ میری امت کی عمر بہت کم ہے اگر وہ تمام عمر بھی اللہ کی عبادت مین
مشغول رہین گے تو بھی اون لوگونکی برابر کیونکر ہونگے جنہون نے سیکڑون برس خدا کی عبادت
کی ہے اوسوقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے تسکین خاطر کیواسطے سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ نازل کی
اور اوسمین فرمایا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ یعنی لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار ماہ سے ہزار ماہ کو
تراسی برس چار مہینے ہوتے ہین اور امت مرحومہ کیواسطے اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ ایک نیکی کے
عوض مین دس نیکی اللہ تعالیٰ دیتا ہے پس اب جو ایک شب قدر مین اللہ کی عبادت کریگا
اللہ تعالیٰ اوسکو دس لیلۃ القدر کی عبادت کا ثواب دیگا یعنی تراسی برس چار مہینہ کا
دس گونہ اور دس گونہ اوسکو کرنے سے آٹھ سو تینتیس برس چار مہینے ہوتے ہین پس یہ
مطلب اس آیہ شریف کا ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم سے فرماتا ہے اور آپکی
دلجوئی کرتا ہے کہ آپ اپنی امت کی عمر کم ہونیسے کیون افسردہ ہوتے ہین ہم تو تمھاری
اجر بڑہانے پر مستعد ہین ایک رات تمہاری خاطر سے تمہاری امت کو لیلۃ القدر دیتے ہیں
کہ وہ رمضان کے آخر عشرہ کی طاق شبون مین ہوتی ہے اوس ایک رات کی عبادت آٹھ سو تینتیس
برس چار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے پس اگر اب امم سابقہ کے لوگونکی عمر بڑی تھی تو کیا
ہوا تمہاری امت کیواسطے اجر کا سمندر ہمنے بڑہا دیا ہے کہ وہ تھوڑی عبادت کرنے سے
اونکی سیکڑون برس کی عبادات پر فضل لیجاوینگے اور ہنوز اوسکی ایک مضمون بات

محمدی کے عبادات پڑہنے کا یہ بہی ہے کہ مسجد الحرام مین ایک نماز پڑہنے سے لاکہہ نماز کا ثواب
ملتا ہے اور مسجد نبوی مین ایک نماز پڑہنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے اور مسجد قبا
مین کہ وہ مسجد حوالی مدینہ طیبہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی تعمیر کی ہوئی ہے
اوسمین ایک نماز پڑہنے مین ایک عمرہ مقبول کا ثواب ملتا ہے اور عمرہ انصف حج ہے اور رمضان
شریف مین جو شخص وقت افطار صوم کے روزہ دار کو دودہ یا خرما یا آب شیرین سے روزہ افطار
کرا دیگا اللہ تعالے افطار کرانیوالے کو روزی کا ثواب دیگا اور افطار کرنیوالے کو بہی اوسکے
روزیکا پورا ثواب دیگا مثل اسکے اور بہت سے امور اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے امت
محمدی کیواسطے زیادتی اجر کی مقرر فرمائی ہین اور نیز کمال رحمت خدا اس امت پر یہ ہے کہ گناہ
کی نسبت مین تو فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی ایک کا بوجہہ دوسری پر نہ رکہا جاویگا
یعنی جو کرے گا گناہ وہ ہی مبتلا ہوگا اور عبادات مین یہ وسعت دی ہے کہ ایک کی نیکی دوسرے
مسلمانون کو پاک کرتی ہے چنانچہ فضل ذکر مین حدیث بیان ہو چکی ہے کہ جس محفل مین اللہ کا
ذکر ہوتا ہے وہان اگر کوئی شخص بلا قصد سماعت ذکر بہی بضرورت خود اودہر سے نکل کر مجمع
دیکہ کر ٹہر جاتا ہے اوسکے بہی گناہ اللہ تعالے بخشدیتا ہے اور فرماتا ہے میرے ذکر کرنیوالے ایسے
قوم ہین کہ اونکے پاس کا بیٹہنے والا بہی خراب نہین ہوتا اور اسیطرح جو لوگ صالحین امت محمدیہ کا
اتباع کرتے ہین اللہ تعالے اون صالحین کی صلاحیت کی برکت سے اونکو بخشدیگا چنانچہ
قرآن شریف مین خود فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ
ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ جو لوگ کہ
ایمان لائے اور اتباع کیا اونکا اونکی ذریت نے بسبب اونکے ایمان کے ملا دینگے ہم اونکی
ساتہہ اونکی ذریت کو اور نہ گہٹا وینگے اونکی عمل مین سے کچہہ ہر شخص اپنے کیے کا گرفتار ہے

الذین امنوا سے مقتدا لوگ یعنی علما اور اولیا مراد ہین جنکا دوسرے مسلمان اتباع کرتے
ہین بسبب اونکی ایمان کے اور ایمان کے معنی لغت مین گرویدگی کے ہین تو مراد یہ ہی کہ بسبب
اونکی گرویدگی یعنی عشق کے جو اوسکے ساتھہ ہے اور جزا اس اتباع کی یہ ارشاد ہوئی کہ ہم اونکو
اونسے ملادینگے یعنی وہ مغفور ہین اونکی وجہہ سے اونکو بہی مغفور کردینگے اور اس آیہ شریف مین
لفظ امنوا کی واقع ہے اس سے انبیا مراد نہین ہوسکتی بجز مومنین کاملین امت کے اور اونکا
اتباع سبب نجات قطعی ہے پس اب تقلید ائمہ اور مقتدایان دین کی جو اپنے سے پہلے گذرگئے
ہین اور اونکی بزرگی اور عظمت پر اجماع امت ہے عین اللہ اور اوسکے رسول ہی کی فرمان آوری
ہے اور سبب ہی نجات کا خواہ علما شریعت ہون مثل امام اعظم اور امام شافعی وغیرہم کے خواہ
علما طریقت ہون مثل ابراہیم ادہم اور جنید بغدادی وغیرہم کے رضوان اللہ تعالے علیہم
اجمعین اور خدمت خاصان خدا کی بہی موجب نجات ہے ثابت ہے کہ قیامت کے روز کچھہ
لوگ ہونگے کہ اونکی پاس کوئی نیکی نہوگی جب وہ لوگ اپنی شامت گناہ کی وجہہ سے مستحق
دوزخ قرار پاوینگی اون صالحین کے پاس آوینگے اور اونسے کہین گے کہ ہمنے تمکو دنیا مین خدا کا
نیک بندہ سمجھکر تمہاری خدمت کی تہی اب اسوقت ہم جہنم مین بہیجے جاتے ہین اسوقت کچھہ
ہمارے کام آؤ وہ صالحین حضور جناب احدیت مین عرض کرینگے کہ اے رب ہم جنت مین جاوینگے
اللہ تعالے فرماویگا کیون نجاؤ گے وہ عرض کرین گے اے اللہ فلان فلان تیرے بندون نے
دنیا مین ہمکو تیرا نیک بندہ جانکر ہماری خدمت کی تہی اسوقت وہ اوسکی عوض کے خواہان ہین
ہمارے پاس کیا ہے جو اونکو دین لہذا ہم اونکا ساتھہ ہی دینگی اللہ تعالے فرماوے گا کہ تم
دوزخ مین کیون جاؤ ہمنے اونکو بہی بخشدیا تم اپنے ساتھہ لیجاؤ یہ بہی ایک صورت ہمنشینی سے
ملنے کی اور نجات کے یہی مضمون حضرت سعدی فرماتے ہین شعر

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بدان را بہ نیکان ببخشد کریم

اور نیز جوار صالحین اور انکے ساتھ رہنا اور جوار قبور صالحین مین دفن ہونا بھی باعث نجات ہوتا ہے
اور ایک صورت ایک مسلمان کی عبادت سے دوسرے مسلمان کو نفع پہنچنے کی یہ ہے
کہ جو مسلمان عبادات مالی خواہ عبادات بدنی سوائے فرائض اور واجبات کے کہ وہ خود
اسپر فرض اور واجب ہین جب دوسرے مسلمان کو خواہ وہ زندہ ہو خواہ مردہ بخشیگا
ثواب اوسکا اللہ تعالے اوس مسلمان کو پہنچاویگا اور اوس عبادت کرنیوالے کا ثواب
کم نہوگا بلکہ ایک ثواب اور دوسرے مسلمان کو نفع پہنچانیکا اوسکو ملیگا اور ایک رحمت اللہ کی
اس امت پر واسطے نجات کے ظلمات معاصی سے یہ بھی ہے کہ دنیا مین جبکسی مسلمانکو
کسی قسم کی تکلیف ہوگی وہ تکلیف کفارہ ہو جاویگی اوسکے گناہ کا اور اگر اوس تکلیف پر
اوسنے صبر کیا تو اور بھی مرتبہ اعلی پاویگا اور ایک صورت نجات کی مسلمان کیواسطے
یہ بھی ہے کہ اولاد صغیر جو مرجاتی ہے وہ قیامت کے روز شفیع ہوگی اپنی والدین کی اور اللہ تعالے
اوسکی شفاعت سے اوسکو والدین کو نجات دیگا مروی ہے ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکے تین لڑکے صغیر
مرینگے وہ اوسکے فرط ہونگے قیامت مین اور فرط اوسکو کہتے ہین کہ جسکو قافلہ سے آگے روانہ کردین
کہ منزل پر جاکر سامان کرے تاکہ قافلہ منزل پر پہنچکر آسائش پاوے عرض کیا ام المومنین نے
کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مرین فرمایا وہی فرط ہونگے عرض کیا اگر ایک ہی مرے فرمایا وہ ایک
بھی فرط ہوگا پھر عرض کیا کہ اگر ایک بھی نمرے فرمایا اوسکا فرط مین ہون یعنی میرے فراق کو غم سے بڑا اور کون
غم ہوگا فداک یا رسول اللہ اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور جن لوگون کو کہ کوئی اسباب نجات پانیکا
ظلمت معاصی سے بہم نہین پہونچا یا ہی آخر کار ظلمت گناہ کی سبب سے جہنم مین گرفتار ہونگے کہ وہ تیرہ و تار ہے

چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ اللہ تعالے نے جب جہنم بنایا ملائکہ کو حکم کیا کہ اسے دہونکو ملائکہ نے دہونکا یہانتک کہ وہ زرد ہوگئی پہر حکم ہوا کہ اور دہونکو پہر ملائکہ نے دہونکا یہانتک کہ سرخ ہوگئی حکم ہوا کہ اور دہونکو پہر دہونکا یہانتک کہ سیاہ ہوگئی اور اب جہنم سیاہ ہے پس وہ لوگ ظلمات بعضہا فوق بعض کے مصداق ہونگے لیکن انجام کو اللہ تعالے اپنی رحمت کریمہ سے اس امت پر فرما رہا ہے بشفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی جہنم سے اونکو نکال کر جنت مین پہنچاویگا مگر اونکی پیشانیون پر لکہا ہوگا هٰؤلاء عتقاء الله یہ اللہ کے چہوڑے ہوئے ہین اہل جنت اون لوگون کو دیکہکر آپس مین کہین گے کہ یہ دوزخ سے نکل کر آئے ہین وہ لوگ جناب رحمۃ اللعالمین کے حضور مین جاکر عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ یہ تو جنت مین بہی عذاب ہوگیا اہل جنت ہمکو دیکہکر ہنستے ہین کہ یہ جہنم سے نکل کر آئے ہین رسول اللہ صلی اللہ اپنے دست مبارک سے اونکی پیشانیان نہر جنت کے پانی سے دہو دین گے وہ اثار محو ہوجاویگی اور مثل اہل جنت کے وہ بہی ہوجاوینگے یہ ہے نکالنا اللہ کا اپنی رحمت سے امت مرحومہ محمدیہ کو ظلمات سے نور کیطرف کہ ظلمت گناہ تو اس درجہ کہ آخر اوسکی خباثت سے ظلمت جہنم مین پہنچین گے اور اللہ تعالے اپنی رحمت سے ایسا نور کیطرف نکالے گا کہ مغفرت بہی کریگا اور دست مبارک جناب رسالت کہ اللہ جنکو ید اللہ فرماتا ہے اور وہ خود نور ہین اللہ کے اون سے اونکی پیشانیان دہوئی جاوینگے تاکہ اوس دست مبارک کے مس ہونیکی لذت بہلادی تکالیف جہنم کو اونکے دلون سے یہ بہی مہربانی اللہ تعالیٰ کی ہے اس امت پر کہ اسطرح سے بعد عسر کے یسر دیتا ہے پس جس نبی برگزیدہ کی امت کے گناہگارونکی طرف یہ رحمت اور التفات خدا ہے اوسکی امت کے پرہیزگارون پر کیا کچہہ فضل خدا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے پرہیزگارون اور متقین پر یہ فضل ہے اللہ تعالے کا کہ قہر آمیز

اونکی مدح کرتا ہے اور فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تحقیق بڑا بزرگ تم مین اللہ کے
نزدیک وہ ہے جو تم مین بڑا متقی ہے اور دوسری جگہہ قرآن مین فرماتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ تم کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم ایسے کہ اللہ کے ساتھ محبت
کرتے ہو پس اتباع کرو میرا اللہ تمکو محبوب کرے اس سے زیادہ اور کیا فضل ہوگا کہ حضور کے
اتباع سے مسلمان اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے اور فرمایا ہے علمائے محققین نے کہ اللہ تعالیٰ نے اس
آیہ شریفہ مین کمال عظمت محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت فرمایا ہے اسواسطے
کہ یہ نہ کہا کہ اے محمد مین نے تمکو اپنا محبوب کیا اور نہ امت کے خطاب مین ارشاد کیا کہ مینے محمد کو محبوب کیا
بلکہ یہ فرمایا کہ تم لوگون سے کہو کہ میرا اتباع کرو تو اللہ تمکو اپنا محبوب کرلے تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ ہمارے
حبیب کی شان محبوبیت وہ اعلیٰ ہے کہ تم اوسکو جان ہی نہین سکتے ہو پس یہ سمجھ لو کہ وہ ایسے
محبوب ہین کہ اونکی اتباع سے آدمی محبوب خدا ہو جاتا ہے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے
اللہ تعالیٰ کے محبوب ہین کہ انکی افعال اور اقوال بہی سب اللہ کو محبوب ہین یہانتک کہ متبع
آنحضرت کہ اوسمین افعال اور اقوال آنحضرت ظاہر ہوتے اور محل ظہور اوسکا ہو جاتا ہو وہ بہی
اللہ کو محبوب ہوتا ہے اور نیز ارباب محبت اس آیہ شریف کے معنی مین فرماتے ہین کہ ہر محب کو
پسندیدہ ہوتا ہے کہ ذکر محبوب کرے تاکہ اوسکی خوبی ظاہر ہو لیکن غیرت عشق مانع ہوتی ہے اور پسند
نہین کرتی ہے کہ غیر سے راز محبوب بیان ہو ناچار محب ذکر محبوب پردہ مین بیان کرتا ہے

چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

پس اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی محبوبیت کو پردہ امت مین فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ فرما کر ظاہر کیا پس جاننا چاہیے کہ جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع

کرتا ہے حسب مرتبہ اتباع اللہ تعالے اوسکو اپنا محبوب کرتا ہے یہانتک کہ جب اتباع کامل ہوتا ہے
یعنی ظاہر مین اتباع ظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہے اور باطن مین اتباع باطن آنحضرت
کرتا ہے اور اسی کا نام طریقت ہے اور یہ جو بعض جہلا سمجھتے ہین کہ طریقت مخالف شریعت ہے
یہ محض غلط ہے اور فریب ہی شیطان کا شریعت کہتے ہین اتباع ظاہر کو اور طریقت اتباع ظاہر اور
باطن کو اور یہی کامل اتباع ہے اور اسی اتباع کے صلہ مین بندہ اللہ کا محبوب ایسا ہو جاتا ہے
کہ اللہ تعالے اپنی صفات کے خلعت اوسکو مرحمت کرتا ہے کنت سمعہ وبصرہ جو حدیث
قدسی مین وارد ہے وہ اسیطرف اشارہ ہے اوسوقت یہ بندہ خطاب ولی اللہ کا مصداق
ہوتا ہے اور وہ مرتبہ اوسکو ملتا ہے کہ نہ اوسکو کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی آنکھہ نے اوسکو
دیکھا ہے اور نہ اوسکا خطرہ کسی دل پر گذرا ہے اللہ تعالے قرآن مجید مین خود اونکی مدح کرتا ہی
اور فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ آگاہ ہو تم تحقیق جو لوگ
اللہ کے ولی ہین نہ خوف ہے اون پر اور نہ اونکو حزن ہوگا کلمہ الا اس آیہ شریفہ مین واسطے
ہم لوگونکی تنبیہ کی ہے اور لفظ ان واسطے کمال تاکید کی تا کہ کسی کو مراتب اولیاء اللہ مین
محل انکار نرہے اور بعد تاکید اللہ تعالے نے ثابت کیا کہ نہ اون پر خوف ہے اور نہ اونکو غم ہوگا
اور خوف اور حزن اسوجہ سے اونکو نہین ہے کہ وہ مرتبہ فنا مین ایسا اپنی کو محو کرتے ہین
کہ تعلق خودیکا باقی ہی نہین رہتا پس جو رضائے خدا ہوتی ہے وہی اونکی رضا ہوتی ہے اور
ظاہر ہے کہ بلا رضائے آلہی ایک ذرہ نہین ہلتا جو کچھہ ہوتا ہے اوسکی مشیت اور مرضی کے موافق
ہوتا ہے پس وہ اونکی بھی عین مرضی کے موافق ہوا اور نرہا اونکو خوف اور حزن اور حدیث مین ہی
کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک جماعت زیر عرش
زرنگار کرسیون پر مطمئن بیٹھی ہوگی صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے یعنی الٰہی

وقت میں کہ تمام خلق کو اضطراب ہوگا اور وہ مطمئن ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم مجھسے وہ سوال کرتے ہو جو قیامت کے روز فرشتے اللہ تعالےٰ سے سوال کرینگے اور فرمایا
آپنے کہ قیامت کے دن ملائک اونکو دیکھکر متحیر ہونگے اور آپسمین چرچا کرینگے کہ یہ کون لوگ
ہین آخر اللہ تعالےٰ سے پوچھین گے ارشاد ہوگا کہ یہ ہمارے حبیب کی امت کے عشاق ہین
اونہون نے اپنا انتساب دنیا مین کر لیا اور اغراض کو ہمارے واسطے مٹا دیا بجز ہمارے
لقا کے کوئی غرض انکو باقی نرہی اور وہ اسوقت انکو حاصل ہے اسواسطے اطمینان سے
بیٹھے ہین چنانچہ احمد جام بہی مضمون فرماتے ہین

احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است	ہردم رضائے جانان رضوان شد است ما را

اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَاهُمْ يَحْزَنُونَ جسکے معنی یہ ہین کہ اونکو
نہ غم ہے اور نہ ہوگا اور یہ اشارہ اولیاء اللہ کے متعلقین کے نجات کیطرف ہے اسواسطے کہ مرتبہ
تسلیم ورضا مین اونکو اپنا تعلق تو رہتا ہے نہین مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی
امت کا تعلق ہمیشہ رہے اور ہمیشہ رہے گا لہذا اسمین بہی وہ لوگ متبع ہین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنت کے اونکو بہی اپنے متعلقین کا خیال ہے اور رہے گا پس ضرور محزون ہوتے
وہ لوگ اپنے متعلقین کی گرفتاری سے لہذا اللہ تعالےٰ نے اونکی تسکین کر دی وَلَاهُمْ
يَحْزَنُونَ فرماکر مراد اس سے یہ ہے کہ ہم اونکی متعلقین کو بہی مبتلائے عذاب نکرینگے کہ اونکو
حزن ہو یہ بہی ایک مضمون امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کا ہے کہ ایسے
ایسے مرتبہ کے لوگ اس امت مین اللہ تعالےٰ نے کیے ہین اور در حقیقت یہ سب فضل آنحضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حضور کی امت مین ہونے سے یہ مراتب اللہ تعالیٰ نے
دیے ہین اور اسی طرح ہر شے جو متعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکو ایک فضل

خاص اللہ تعالیٰ نے مرحمت کیا ہے مثلاً قرآن مجید کہ نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکو
جناب رسالت پر فضل دیا ہے اوس کو اپنی کل کتابون پر جو اگلی انبیا پر نازل کی ہین حالانکہ
اس نسبت سے کہ وہ سب اللہ کا کلام ہین اور اون پر ایمان لانا فرض ہے کل کتابین ایک
ہین اور ایک فضل قرآن مجید کا یہ ہے کہ محفوظ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو اور محفوظ
رکھیگا زمانہ آخر تک تحریف سے یعنی جیسی کہ توریت اور انجیل وغیرہ کتب سماویہ مین تحریف
ہوگئی ہے اس کتاب مقدس مین نہوگی چنانچہ دیکھہ لو انجیل کو کہ ہر حواری کی انجیل علحدہ
ہے ایک مین اور مضمون ہے اور دوسری مین اور مضمون ہے اور یہی حال ہے توریت وغیرہ کا
اور قرآن مجید اسوقت تک اس شان پر ہے کہ مشرق سے مغرب تک دیکھہ لو ایک نقطہ
اور ایک اعراب کا فرق نپاؤ گے دوسرا فضل اس کتاب معظم کا یہ ہے کہ اس بلاغت اور
فصاحت پر اللہ تعالیٰ نے اسکو نازل کیا ہے کہ مثل اوسکی ایک آیت بہی فصحاء عرب سے
نہ بن سکی اور تیرہ سو برس سے برابر علماء امت اسکی معنی اور مطالب مین غور فرماکر تفاسیر
لکھہ رہی ہین اور ہزارہا تفسیر لکھی گئی ہے مگر معانی اوسکی ختم نہین ہوتے ہین اور نہ ختم ہونگے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ کوئی تر او خشک وہ نہین ہی جو اس
کتاب مین نہین ہے یعنی ازل سے ابد تک جو کچہہ ہوا ہے اور ہوگا سب کچہہ اسمین موجود ہی
یہ کتنی بڑی شان عظمت ہے اس کتاب معظم کی کہ عبارت مین کم ہے تاکہ پڑہنے والے اور
یاد کرنیوالے کو دقت نہو اور مضامین اور مطالب اسقدر اسمین ہین کہ اوسکو سوائے خدا اور
رسول کے کوئی کماحقہ نہین جان سکتا ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن کا
ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور اوسکے باطن کا ایک باطن اور ہے یہانتک کہ سات باطن
ہین قرآن کے یعنی معانی در معانی اوسمین سے تین معانی تک خلق کو رسائی ہے اور چار معانی

فی بیان بعض فضائل قرآن مجید اور بعض معجزات کی تمام کتب آسمانی اور بعض انبیاء پر

اللہ جانتا ہے جو نازل کرنیوالا ہے اور نبی کریم جانتے ہین کہ جن پر نازل کیا گیا ہے الغرض
تین معانی قرآن مجید کے جہانتک علما کو رسائی ہے وہ ایسی عظیم ہین کہ اسوقت تک تحریر
اور تقریر مین نہین سمائی ہین الغرض قرآن مجید کو بھی تمام کتابون پر ایسا ہی فضل ہے جیسا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے تمام انبیا پر اور ایسا ہی فضل دیا ہے اللہ تعالے نے
ملت محمدی کو تمام ملل پر اور دلیل اسکی افضل ہونیکی یہ ہے کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین
فرماتا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا نہین منسوخ کی ہمنے کوئی
آیت اور نہ مٹایا مگر یہ کہ لائے ہم بہتر اوس سے یا مثل اوسکے اس آیہ شریف سے ظاہر ہوا کہ ہر
ناسخ منسوخ سے بہتر ہوتا ہے یا مثل اوسکے اور ظاہر ہے کہ ملت محمدی کُل ملتون کی ناسخ ہے
پس ضرور ہے کہ بعض احکام اسکے اور ملتون کے احکام سے افضل ہین اور بعض احکام اور
ملتون کے احکام کے مثل ہین اگر کل ملتون کے برابر بھی ملت محمدی کو قرار دین تو بھی تو ہر ایک
ملت سے افضل ہوئے ملت محمدی کیونکہ کل کے برابر اور کل کے مثل ہے اور صورت بہتری
مین تو بدرجہ اولے بہتر ہی ہے پس اب قطعی ملت محمدی خیر الملل ہے جیسے کہ امت محمدی
خیر الامم ہے اور اسی طرح اللہ تعالے نے فضل دیا ہے دیار جناب رسالت کو تمام روئے زمین پر
چنانچہ مکہ معظمہ کہ مولد جناب رسالت ہے اوسکو یہ فضل دیا ہے کہ باوجودیکہ خود قید مکانی سے
منزہ ہے لیکن اپنا بیت اضافی یعنی بیت اللہ اوسمین قرار دیا ہے اور اوس شہر معظم کے
رہنے والے اللہ کے ہمسایہ ہین حدیث مین مروی ہے کہ اور بلاد کی شب کو عبادت کرنیوالے
اور مکہ معظمہ کے رات کو سونے والے برابر نہین ہین اسواسطے کہ وہ اللہ تعالے کے ہمسایہ ہین
اور کر دیا ہے اوس شہر کو دار الامن چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا
جو اوسمین داخل ہوا امن مین آگیا یہانتک کہ اوسکے گرد نواح مین جہانتک کہ حد حرم ہے اوس حد مین

شکار کھیلنا بھی حرام کردیا ہے اور ایسا ہی فضل ہے مدینہ طیبہ کو کہ وہ ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آرام گاہ جناب رسالت ہی تا قیام قیامت اور یہ شرف اللہ تعالےٰ نے اوسکو دیا ہے کہ فرمایا ہے رسول کریم نے کہ مدینہ اپنے سے پلیدی کو خود دور کردیتا ہے جیسا اگن لوہے سے زنگ کو دور کرتا ہے اور حدیث مین ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لاتے تھے اور صحابہ ہمراہ تھے جب مقام ذوالحلیفہ مین کہ وہان سے حد حرم نبوی ہے پہنچے اتفاق سے ہوا ے تند چلی اور گرد اوڑنے لگی بعض صحابہ نے کپڑے سے منہ چھپایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گرد گرد مدینہ ہے اسکو جسم پر لینا چاہیے صحابہ نے اپنے پیراہنون کی گریبان کھولدیے تاکہ وہ گرد سینون پر پڑے یہ مرتبہ ہے اوس بلدہ پاک کا کہ اوسکی خاک کو یہ شرف حاصل ہے اور خاک وہان کی خاک شفا ہے بقیع شریف جو گورستان مدینہ مطہرہ ہے اوسکو یہ شرف ہے کہ جو اوسمین دفن ہوا وہ سب جھگڑون سے چھوٹ گیا قیامت کے روز ہمراہ جناب رسالت سیدھا جنت کو جاویگا اور ایک بڑا فضل اوس بقعۂ پاک کو یہ ہے کہ وہ امانت الٰہی جسکو اوسکی عظمت کی وجہ سے آسمان اور زمین اور پہاڑ نہ اوٹھا سکتے تھے اور اوٹھالیا تھا اوسکو بقوت عشق آدم علیہ السلام نے وہ بلدہ امین تا قیام قیامت اوس امانت عظمیٰ کا حامل ہے چنانچہ انوار محبوبیت جناب نبوت اسوقت تک اوس بلدہ پاک کی نواح اور اطراف سے تابان ہین اور خوشبو سے جناب رسالت اسوقت تک اوس بقعہ نورانی کی در و دیوار سے مہک رہی ہے اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واقبرنی ببلد حبیبک امین

غزل

یارب کہین جلد اب تو نظر آئے مدینہ	مدت سے دل زار ہے شیدائے مدینہ
اللہ ان آنکھون سے جو دکھلائے مدینہ	جان ہوئے فدائے شہ والائے مدینہ

خوشبوئے پیمبر سے مہکتا ہے شب و روز — کیون خلد سے افضل نہو صحرائے مدینہ
دائم ہے یہان جلوہ نما نور خدا کا — افضل ہے کہین طور سے صحرائے مدینہ
ہر ذرہ کو کہتا ہے یہان طور کے جلوے — کیا ہوئے بیان وصف تجلائے مدینہ
یہ جا ہے وہ جا جسکی قسم کہائی خدا نے — ایمان ہے واللہ تولائے مدینہ
کیونکر نہ شرف اسکو ہو کونین پہ حاصل — جب تمسا نبی ہو شرف افزائے مدینہ
آیا ہون ترے در پہ لیے بار معاصی — سنکر ترا لطف و کرم آقائے مدینہ
اس بار سے دے مجھکو نجات اپنے کرم سے — سن لے یہ دعا اے مرے مولائے مدینہ
یہ بندۂ ہندی ترا مشتاق لقا ہے — دکھلا رخ زیبا شہ والائے مدینہ
ہو در پہ کھڑا تشنہ جگر ہادی مضطر — پلوا دے اک جرعہ صہبائے مدینہ

اللھم صل وسلم وبارک علیہ کمال فضل بلدہ جناب رسالت کا یہ ہے کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین اوسکی قسم کہاتا ہے اور فرماتا ہے وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ قسم ہے اس بلدہ امین کی اور دوسری جگہہ ارشاد کرتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ مدارج مین ہے کہ عرض کیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جناب رسالت مین میرے مان باپ فدا ہون آپ پر یا رسول اللہ تحقیق فضیلت آپ کی اللہ کے نزدیک اس مرتبہ پر پہنچی کے کہ قسم کہائی آپ کے حیات کی اور نہین قسم کہائی ہے اللہ نے حیات انبیا کی یعنی سوائے آپ کی اور فضیلت آپ کی اللہ کے نزدیک اس حد پر پہنچی ہے کہ قسم کہائی آپ کی خاکپای کی فرماتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ شیخ نے بعد بیان روایت کے لکہا ہے کہ یہ لفظ نظر ظاہر مین نسبت جناب الوہیت جل جلالہ کے سخت معلوم ہوتی ہے اور نظر حقیقت مین معنی اسکے صاف ہین اور تحقیق اس کلام کی یہ ہے کہ قسم کہانا اللہ تعالے کا کسی چیز کا سوائے

اپنی ذات اور صفات کے نہین ہوتا ہے مگر واسطے اظہار شرف اور فضیلت اوس چیز کے
خلق کے نزدیک اونکی نسبت سے تاکہ جانین کہ یہ ایک امر عظیم اور شریف ہے نہ یہ کہ نعوذ
باللہ تعالےٰ کی نسبت سے اعظم ہے جیسا کہ ہم قسم کہاتے ہین اللہ تعالےٰ کی ذات اور
صفات کی اور جسطرح اللہ تعالےٰ نے عظمت اور شرف مقام ولادت اور سکونت نبی کریم
قسم کہا کر ظاہر کیا ہے اسی طرح زمان محمدی کا فضل بہی ثابت کیا ہے فرمایا ہے وَالْعَصْرِ
قسم ہے زمانہ کی یعنی زمان محمدی کی پس فضل رکہتا ہے مکان نبی کریم تمام امکنہ پر اور فضل
رکہتا ہے زمان محمدی تمام ازمنہ پر اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خود بہی فرمایا ہے
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم بہتر سب قرنون سے میرا قرن ہے
پہر وہ کہ جو اوسے ملا ہے اور پہر وہ کہ جو اوسے ملا ہے پس خیر اور بہتری حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے منتسبات کیواسطے ہے جسقدر آنحضرت سے قرب اور تعلق زیادہ ہے اوسیقدر
فضل اور عظمت اور خیر زیادہ ہے اور جسقدر بعد اور بے تعلقی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اوسیقدر خیر مین بہی کمی ہے اور جسطرح زمان رسول اللہ سب زمانون سے بہتر ہے
اسی طرح ماہ ولادت نبی کریم بہتر ہے تمام مہینون سے اور یوم ولادت باسعادت بہتر ہے تمام
ایام سے اور ذکر جناب رسالت بہتر ہے تمام اذکار سے خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَرَفَعْنَا
لَكَ ذِكْرَكَ پس ذکر بہتر کو زمانہ بہتر مین کرنا ضرور باعث ہے زیادتی اجر اور ثواب کا
اور سبب ہے اللہ تعالےٰ کی التفات اور عنایت کا اور قدیم سے سنت الٰہی عز اسمہٗ
نسبت جناب رسالت کے یہی جاری ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اہتمام فرماتا ہے حضور کے
اظہار عظمت مین اور جملہ متعلقات اور منتسبات آنحضرت کے اظہار شرف اور فضل مین
فـ
مختصراً یہ مضمون کیفیت خلق نور محمدی اور حالات ولادت باسعادت سے ظاہر ہوتا ہے

کہ جب اللہ تعالےٰ کو ظاہر کرنا اپنا منظور ہوا اپنے نور سے ایک قبضہ لیا اور فرمایا اوس سے کن محمدا ہوجا تو محمد محمد کے معنی ہین بڑا استودہ بہت تعریف کیا گیا اور ستودگی وہ صفت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فاتحۃ الکتاب کے ابتدا مین فرمایا ہے الحمد للہ سب تعریف اللہ ہی کیواسطے ہے یعنی ستودگی کی سزاوار مین ہی ہون پس یہ صفت خاص اپنی کہ اللہ تعالےٰ نے خطاب اول ہی مین اپنے حبیب کو مرحمت کی گیا کچھ اس سے حضور کی عظمت کا اظہار ہوا پس جب اللہ جلشانہ خود آنحضرت کو بڑا استودہ فرماوے تو اب ماوشما کی کیا قدرت ہے کہ اوس ممدوح

خدا کی مدح کرسکین بقول شخصے

محمد ہے نبی ممدوح ذاتِ کبریائی کا ؏ کرے بندہ گر اوسکی مدح دعوے ہی خدائی کا

پھر وہ نور بامر الٰہی عالم تعین مین جلوہ گر ہوا اور اللہ تعالےٰ نے مخلوقات علوی اور سفلی کل کو اوسی نور سے عالم ظہور مین لایا پھر جب اوس نور کا ظاہر کرنا خلق مین منظور ہوا چونکہ اوس نور مجرد کو بیحجاب کے کوئی دیکھ نہ سکتا تھا اللہ تعالےٰ نے اسواسطے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کو حکم دیا کہ زمین پر جاکر ایک قبضہ خاک پاک سفید بمقام قبر شریف جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے اور جبرئیل مع میکائیل اور اسرافیل کے بمقام قبر اطہر پر اوتری اور فرمان حضرت رب العزت زمین کو پہنچایا زمین نہایت سرور سے خوشی مین آکر شق ہوگئی جبرئیل درون مرکز زمین سے ایک مثقال خاک لیکر مع اپنے رفقا کے پلٹ آئے پھر حکم ہوا کہ اے جبرئیل بہشت مین جا اور وہان سے تھوڑا سا کافور اور زعفران اور سنبل اور آب معین اور سلسبیل اور آب تسنیم لاکر اس خاک مین سب اشیا کو مخلوط کر جبرئیل علیہ السلام نے اس ترکیب کی حکمت دریافت کی حکم ہوا کہ کافور سے استخوان اور زعفران سے پیہی اور مشک سے خون اور سنبل سے بال اور سلسبیل سے کلام اور آب معین سے لب و دہان اب تسنیم سے

عبارات محمدی ہم کو خلق کرنا مقصود ہے تاکہ کلام بلیغ فرماوین اور شفیع خلائق ہووین پھر جب
وہ خاک پاک ان اجزا کے ساتھہ خمیر ہوئی مثل کوکب دری کے درخشان ہوگئی اور وہ نور شریف
اوسمین جلوہ افروز ہوا پھر حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو کہ اس کھولنے والے تاریکیون کو طبقات
سماوات کے گرد وپیش پھراؤ اور مجالس ملائکہ کو اوس سے منور کرو اور جنت کی نہرون مین اوسکو
غوطہ دو اور بر و بحر اور آسمانون اور زمینون پر اوسکو پیش کرو اور ندا کرو ھذا حبیب رب العالمین
خاتم الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین مشہور فی الاولین مذکور فی الاخرین
یعنی یہ ہے حبیب پروردگار عالم کا ختم کرنیوالا انبیا و مرسلین کا شفاعت کرنیوالا گناہگارون کا مشہور
اگلو مین مذکور پچھلو نمین پس اوسیوقت سے خلعت نبوت آنحضرت کے جسم مبارک پر راست اور
زیبا ہوگیا اسی طرف اشارہ ہے اس حدیث مین کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کنت نبیا و ادم بین الروح والجسد تہا مین نبی اور آدم درمیان روح اور جسد کے تھے اور
ایک حدیث یہ ہے کہ کنت نبیا و ان ادم لمنجدل فی طینۃ تہا مین نبی اور بہ تحقیق آدم لتھڑے
تھے اپنی طینت مین یعنی حضور اوسوقت مین نبی تھے کہ ہنوز کالبد آدم علیہ السلام قید تشخص مین
نہ آیا تہا شیخ نے اس بحث مین مدارج مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی یہ تصور کرے کہ سب انبیار کی نبوت
قدیم ہے اسواسطے کہ علم الٰہی مین کل نبی تھے جواب اسکا یہ ہے کہ اونکی نبوت بالقواتی یعنی فقط
علم الٰہی مین اور نبوت جناب رسالت بالفعل خارج مین موجود تھی وقت تعین عالم سے الغرض
جب اوس نور شریف کیواسطے یہ اہتمام ہوچکا آباد کیا زمین کو اللہ تعالےٰ نے اول قوم بنی جان سے
اور بعد اوسکے بنی آدم کو پیدا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نوع مین سے ظہور فرمایا
ہے تاکہ کمال اور عظمت نوع جناب رسالت کے بطور ناسخیت ظاہر ہوجاوے اور ابتدائے
خلقت بنی جان کے اسطرح سے مروی ہے کہ درمیان عرش اور کرسی کے جو چار حجاب ہین

اونمین سے ایک حجاب ہے آگ کا کہ مشتمل ہے نور اور ظلمت پہ نور خالص سے اوسکی ملائکہ کو
پیدا کیا اونکو بسبب نورانیت کے میل طرف عبادت تھا اور طاعت کے عنایت ہوا اور ظلمت
خالص سے اوسکی شیاطین خبائث کو خلق کیا اسیوجہ سے اونکو توفیق ایمان اور طاعت کی
نہین ہوتی اور بیچ مین آتش سے کہ اومین لگاؤ نور اور ظلمت کا ہے ابو الجان کو پیدا کیا اسی
سبب سے بعض اونمین کے مشرف ہوئے ایمان اور عرفان سے اور بعض مبتلا ہوئے کفر
اور طغیان مین اور نام ابو الجان کا سوما ہے اور بعض روایت مین طاری نوس اور لقب اوسکا
جان اللہ تعالے نے بنی جان کی خلقت کی قرآن مجید مین خبر دیتا ہے فرمایا ہے وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ
مِنْ قَبْلُ مِنَ النَّارِ السَّمُوْمِ پھر ابو الجان سے اوسکی جفت کو پیدا کیا اور اونکو زمین پر رہنے کا
حکم دیا اونکی اولاد ہوئی اور اونکو مکلف کیا اور طریقے عبادت کے تعلیم کیے بقول حضرت محی الدین
عربی رحمۃ اللہ علیہ چھبیس ہزار برس تک طاری نوس کی قوم کی حکومت رہی جب وہ
دورہ قریب الاختتام ہوا چونکہ خلقت بنی جان کی آگ سے ہے اور آگ مظہر قہر ہے اونہون نے
اپنی اصل کیطرف رجوع کی تمرد اور غرور کرنے لگے اور کفر کو حد سے بڑہا دیا اللہ تعالے نے بعد
اختتام حجت کے انواع طرحکی عذاب سے اونکی کفار اور مستکبرین کو ہلاک کیا اور جو اونمین سے غریب
تھے اور شریعت پر رہے تھے اونکو زمین پر بجائے اشرار کے آباد کیا اور اومین سے ایک شخص
حلیانیس نامی کو بجائے طاری نوس کے حاکم کیا اور شریعت جدید اون پر قائم کی اونہون نے
بھی اول اطاعت کی اور بعدہ اپنی اصل کیطرف رجوع کی اوسیقدر زمانہ کے بعد وہ بھی قہر خدا سے
برباد ہوئے اسیطرح چار دورہ اونکی آبادی اور بربادی کے ہوئے اور چار شخص اونمین کے
سردار اور معلم اونکی ہوئے جب چوتہا رہنما اونکا جسکا نام ہاموس تہا وہ بھی راہی ملک بقا ہوا
اشرار بنی جان نے تمرد اور طغیان اختیار کیا ہر چند کہ اللہ تعالے نے بارسال رسل بہت نصائح

بیان خلقت بنی جان اور عزازیل

اونکو کیسے وہ لوگ متنبہ نہ ہوئے یہانتک کہ دورہ رابع بہی ختم ہوا اوسوقت اللہ تعالےٰ نے بمقتضائے
حکمت بالغہ ایک گروہ ملائکہ کو اون پر آسمان سے بہیجا ملائکہ نے اکثر اونمین سے قتل کیے اور باقی کو
جزائر اور خرابات پر متفرق کردیا اور جو اونمین لڑکے تھے اونمین تمیز کو نہین پہنچے تھے اونکو گرفتار کرلیا
اونمین ایک عزازیل بہی تہا بیٹا حیلت کا کہ جسکی شکل شیر کی تہی اور عزازیل کی مانکانام میلت تہا
اور صورت اوسکی بہیڑیے کی تہی اور عزازیل پہلے بجہت عقوق کے باپ کی بد دعا مین مبتلا ہوا تہا
اور وہ بڑا عقلمند تہا جب اوسنے دیکہا کہ یہ سب بربادی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی وجہہ سے ہوتی ہے
اوسنے طریق عبادت کو اختیار کیا اور یہان تک عبادت کی کہ مفسرین نے لکہا ہے کہ کوئی بقعہ
زمین اوسنے نچہوڑا کہ جہان عبادت خدا کی نکی ہو آسمان دنیا کے فرشتون نے جب اوسکی عبادت
دیکہی جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے اللہ ایسے عابد کا آسمان پر ہونا اچہا معلوم ہوتا ہے پروردگار عالم نے
بدعائے ملائکہ اوسکو آسمان پر بلایا وہان بہی وہ عبادت خدا مین بغایت درجہ مصروف رہا
یہانتک کہ ملائکہ آسمان دوم کثرت عبادت سے اوسکو مشتاق ہوئے اور جناب احدیت مین
دعا کی کہ اسکو آسمان دوم پر بلا دے بدعائے ملائکہ آسمان دوم پر پہنچا اور وہان عبادت کی الغرض
اسی طرح ہر آسمان کے فرشتے اوسکی عبادت دیکہکر خواہان ہوئے کہ ہم مین اسکو بلا دے اور بدعائے
ملائکہ اسی طرح صعود کرتا ہوا فلک الافلاک یعنی ساتوین آسمان پر پہنچا پہر رضوان خازن جنت نے
عرض کی کہ اے اللہ ساتون آسمان کے فرشتے عزازیل کی عبادت اور مجالست سے محظوظ ہوئے
اب اسکو چند روز کیواسطے جنت مین بہیج تا کہ اہل بہشت بہی اوسکی فیضان طاعت سے مستفیض
ہون حقتعالےٰ نے اوسکو بہشت مین پہنچایا وہان بہی وہ عبادت ہی مین مشغول رہا پہر مرتبہ
اللہ تعالےٰ نے اوسکو مرحمت کیا کہ زیر عرش منبر یاقوتی رکہا جاتا تہا اور زر دوسکی اوپر علم نور کا
قائم ہوتا تہا عزازیل اوس منبر پر بیٹہکر زیر علم نور وعظ کہتا تہا اور ملائکہ اوسکی مجلس مین پاس

کثرت سے حاضر ہوتے تھے کہ اوسکی تعداد سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور معلم الملکوت اوسکا لقب
ہوا سالہا سال اسی طرح بسر ہوئی تا آنکہ بسبب طول زمان کے قوم بنی جان بسبب توالد اور
تناسل کے بہت بڑھ گئے اور تمام ربع مسکون کے اکثر خرابات پر متصرف ہوئے اور کفر اور تمرد
کو جاری کر دیا عزازیل نے بسبب شفقت ہم جنسی کے جناب آلہی مین درخواست کی کہ اون کو
ہدایت کرے اللہ تعالےٰ نے قبول کیا اور اوسکو ہدایت کرنیکے اجازت دی عزازیل ایک گروہ
ملائکہ ہمراہ لیکر آسمان دنیا سے زمین پر آیا اور اپنی قوم کو دعوت ہدایت کی ایک جماعت قلیل نے
جو مطیع تھی اوسکی قوم سے اونہون نے اطاعت عزازیل کی کی پھر عزازیل نے ایک صالح کو
اوسکی قوم سے اونکی ہدایت کیواسطے بھیجا اون اشرار نے اوس فرستادہ عزازیل کو قتل کیا
جب کچھہ خبر اوسکی عزازیل کو عرصہ تک نہ پہنچی دوسرا شخص اوسنے بھیجا اوسکو بھی اشرار بنی جان نے
قتل کیا الغرض چند اشخاص مطیعان بنی جان سے عزازیل نے اون کیطرف بھیجا اون سبکو
شریرون نے مار ڈالا آخر الامر یوسف بن یاسف کو کہ بنی جان مین بہت فہمیدہ تھا اور نیکبخت اور
صالح بنی جان کیطرف بھیجا اوسنے وہان پہنچکر احوال فرستادگان عزازیل کا سنا اور اپنے قتل کا بھی
سامان دیکھا حیلہ وحوالہ کرکے وہ عزازیل کے پاس پلٹ گیا اور یہ سب حال اوسنے بیان کر دیا
عزازیل نے اللہ تعالےٰ سے اون پر جہاد کرنیکی اجازت طلب کی اللہ تعالےٰ نے اوسکو
اجازت دی عزازیل لشکر ملائکہ لیکر زمین پر آیا اور جہاد کیا اور بہت کفار کو مارا اور باقی کو
ربع مسکون سے نکال دیا اللہ تعالےٰ نے اوسکے صلہ مین اوسکو بادشاہت تمام روئے
زمین کی اور آسمان دنیا کی دی اور خزائن جنت حرست کی وہ عبادت کرتا رہا تا آنکہ سلطنت
دنیا کی استقلال پر مطمئن ہوا اور اپنے دلمین بسبب غرور کمالات علمی اور عملی کے یہ ٹھہرا دیا
کہ اگر اللہ تعالےٰ یہ سلطنت اور حکومت کسی اور کو دیگا تو مین اوس سے مقابلہ کرونگا اور

اس سلطنت کو نچھوڑونگا اس اثنا مین ایک گروہ ملائکہ نے ہمراہیان عزازیل سے لوح محفوظ پر
لکھا دیکھا کہ قریب تر ایک شخص مقربان خاص سے ملعون ہوگا وہ گروہ اللہ کی شان بے نیازی سے
ڈر گیا اور جب وہ عزازیل کے پاس آئے آثار خوف اونکے چہرہ پر دیکھکر عزازیل نے اون سے
پوچھا کہ خائف کیون ہو اونہون نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ تو ہمارے واسطے دعا کر
کہ اللہ اپنی قہر سے ہمکو بچاوے عزازیل نے کہا کہ یہ معاملہ ہمارے تمہارے ساتھہ تعلق
نہین رکھتا ہے مجھکو مدت سے یہ حال معلوم ہے مگر مینے کسی سے کہا نہین پھر فرشتون نے
اوس سے دعا کے بارہ مین اصرار کیا اوسنے دعا کی کہ اے اللہ انکو امن دے اور بسبب غرور کے
اپنے کو اس دعا مین شامل نکیا آخرکار اس غرور نے اوسکو برباد کیا بندے کو ہر حال مین
مالک سے ڈرنا چاہیے اور دعا کرنا چاہیے کبر سے دعا نکرنا بہی باعث غضب ہوتا ہے فرمایا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا نکرنے والون پر اللہ غضب کرتا ہے اور بعض روایتون
وارد ہے کہ عزازیل نے بہشت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ ایک بندہ ہمارا ہے اوسکو ہم انواع
واقسام سے بزرگی دینگے اور زمین سے آسمان پر پہنچاوینگے اور آسمان سے جنت مین
لیجاوینگے بندہ اوسکو ایک حکم دینگے وہ نافرمانی کریگا عزازیل نے جو یہ مضمون دیکھا اپنی عبادت کو
چھوڑ کر اوس بندہ پر لعنت کرنے لگا اور ہزار برس لعنت کرتا رہا یہ امر بہی باعث اوسکی لعنت کا
ہوا اسرار ربنیہ گو یہ ہے کہ جسکو مبتلائے بدی دیکھو اوسکی حال پر رحمت کرے نہ یہ کہ اوسکو
برا جانکر اوسپر لعنت کرے اسواسطے کہ وہ مالک ہے ایسا نہو کہ ہمکو اوس سے بہی بدتر کردے مولانا روم فرماتے ہین

بر بدی ہائے بدان رحمت کنند	بر منی و خویش بینی کم تنند
پس مبادا غیرت آید از کمین	سرنگون افتید در قعر زمین

اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب سے عزازیل کو غرور سے تخیل فاسد آیا یہ امر اوسپر طاری ہوگیا

جسجگہہ سجدہ کرتا جائی سجدہ پر لکہہ جاتا لعن اللہ علیٰ ابلیس عزازیل باوجود اس تنبیہات آلہی کی پہر بہی تنبہ
نہوا اور ہزار برس تک خود بہی ہی عبارت مکتوبہ پڑہتا رہا عزازیل کا یہ حال تہا کہ اللہ تعالی جلشانہ کو منظور ہوا
کہ نور محمدی کو زمین پر چمکاوی اور اوس آفتاب ہدایت سی رہ گم کردگان کوئی ضلالت کو راہ راست پر لاوی کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہین او رباشندگان ارض بہی عالم ہین وہ بہی اوس نور ہدایت سی بہرہ یاب ہووہ نور
فیض گنجور اگرچہ جوہر اور اشیاء جنت کے پردہ مین جلوہ گر تہا مگر وہ اشیاء
اسا خود لطیف ہین اجرام علوی کیواسطے البتہ اونکا پردہ کافی تہا کہ وہ اوس پردہ مین زیارت
اوس نور کی کرسکتے تہی اہل ارض اجرام علوی کو تو بسبب ضعف بصر کے دیکہہ نہین سکتے ہین
اوس نور کو اونکی پردہ مین کیسے دیکہہ سکتی اسیواسطے اللہ تعالے نے اپنی حکمت بالغہ سی آدم علیہ السلام
کو مٹی سے بنایا اور اس پردہ مین وہ نور شریف زمین پر چمکا عظمت جناب رسالت کو خیال
کرنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے حامل نور محمدی کیواسطے کیسا اہتمام بلیغ فرمایا کہ کسی اور مخلوق
کیواسطے نفرمایا تہا خلق مین جسکو پیدا کیا فرمایا کن ہوجا پس وہ ہوگیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی
خلقت مین یہ اہتمام ہوا کہ قبل از خلقت آدم واسطے اونکی اظہار عظمت کے ملائکہ سے فرمایا
انی جاعل فی الارض خلیفہ ہم زمین پر خلیفہ کرنیوالے ہین یہان خلیفہ سی مراد خلیفۃ اللہ ہے
اور ملائکہ ہمراہی عزازیل کے سمجہی کہ خلیفۃ الجان مراد ہے یعنی جنون کا خلیفہ پس اونہون نے
استفسار حکمت مین مبادرت کی اور کہا کہ کیا کریگا تو اونمین کہ فساد کرین اوسمین یعنی زمین
مین اور بہاوین خون کو اور ہم تسبیح کرتے ہین ساتہہ تیری حمد کے اور پاکی تیری بیان کرتے ہین
مراد اس سے یہ ہے اگر یہ خلیفہ زمین پر اس غرض سے کرتا ہے کہ وہ مثل سابق کے فساد
کرین اور خون ناحق بہاوین تو پہلون کو کیون غارت کیا اسمین کیا حکمت ہے اور اگر اونسی
تجکو عبادت اور اطاعت کرانا منظور ہے تو ہم تیری تسبیح کرتے ہین اور حمد کرتے ہین ہم کو

(۲) بیان حضرت آدم علیہ السلام

معزول کرکے دوسرے کو لانیکی کیا وجہ ہے جواب مین ارشاد ہوا انی اعلم ما لا تعلمون مین
جانتا ہون وہ جو تم نہین جانتے ہو ملائکہ نے جب یہ جواب پایا بسبب نورانیت کے سمجھ گئے
ہمارے سوال پر عتاب ہوا کہ حکمت کو اظہار نفر پایا پس نادم ہوئے اور استغفار کرنے لگے
بعض روایت مین ہے کہ سات برس تک بکمال تضرع وزاری گرد کرسی کے طواف کرتے تھے
اور کہتے تھے کہ لبیك اللھم لبیك اعتذارًا الیك نستغفرك ونتوب الیك اور
بعض روایت مین ہے کہ مدت دراز تک گرد عرش کے تین وقت ہر روز طواف کرتے تھے
اور مغفرت مانگتے تھے پس آخر کار رحمت الٰہی اونکی طرف متوجہ ہوئے اور قصور اونکا معاف ہوا
نادم ہونا خطا سے مرتبہ مقبولیت کو پہنچا دیتا ہے الغرض جناب الٰہی سے ندا انی جاعل فی الارض
خلیفہ کی ہوئی ہر عنصر کو تمنا پیدا ہوئی کہ وہ خلیفہ مجھسے بنے آگ نے عرض کیا کہ اے رب
مین نورانی اور درخشان ہون اور آفتاب کے ساتھہ مشابہت رکھتی ہون قنادیل اور
مساجد مجھسے منور ہونگی اور کفار سے سبب انتقام مین ہون اوس خلیفہ کو مجھسے بنا پانی نے زبان
حال سے عرض کیا کہ مین ہون سبب سیرابی تشنگان محبت مین ہون باعث تازگی اشجار
مین ہون باعث اجراے انہار اوس خلیفہ کو مجھسے خلق کر ہوا نے گذارش کی کہ اے رب مین
سبب راحت ارواح ہون اور ہر طرف سے ریزہ ہائے ابر کو جمع کرکے باران رحمت خلق پر مین
پہنچاتی ہون اوس خلیفہ کی خلقت مجھسے فرمان سب نے تو اپنے فضائل اور کمالات بیان کرکے
اونکو ذریعہ استحقاق ٹھرایا کہ وہ خلیفہ ہم مین سے ہو بعدہ زمین نے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ پروردگا
عالم مین افگندہ بارگاہ صنعت اور پس ماندہ درگاہ خلقت ہون دل دردآمیز اور رنج گرد انگیز
رکھتی ہون تیرہ رنگ ہون پامال کوہ وسنگ ہون کوئی ہنر اور کمال مجھہ مین نہین کہ جسکو
تیرے حضور مین وسیلہ کرون مگر تو نے اپنے فضل سے مجھہ افتادہ کو یہ مرتبہ بخشا ہے کہ روضہ

محمد امین مجہسے گردانا ہے اگر مجہکو معدن خلیفہ کرے تو کیا عجب ہے رحمت خدا ہمیشہ افتادہ اور
اور منکسر کے حال پر متوجہ ہوتی ہے اسی سبب سے نبی کریم ہی مساکین کیطرف بہت
التفات فرماتے تھے یہانتک کہ اوس سلطان دارین نے دعا کی ہے کہ اے اللہ مجہہ کو
زندہ رکہہ مسکینون مین اور مارنا مجہکو مسکینون مین اور حشر کرنا میرا زمرہ مساکین مین اہذا
اپنے خلیفہ کیواسطے کہ حامل نور حبیب کریم تہا اللہ تعالےٰ نے خاک ہی کو پسند فرمایا یعنی
دعائے زمین مقبول ہوئی اور ندائے انی خالق بشر من طین ہمنے خلق کیا بشر کو مٹی سے
بلند ہوئی زمین مسرور ہوئی بعدہ وہ امانت خدا یعنی گوہر لطیف نور احمدی کہ مرتب ہوکر
مثل قندیل نور کے ساق عرش مین آویزان تہا آسمانون اور پہاڑون وغیرہ پر پیش کیا گیا

گوہری برسر بازار ظہور آوردند	تا خریدار وے از کون و مکان برخیزد
این گران مایہ متاع از دو جہان مستغنی است	طالبی کو کہ ہم از کون و مکان برخیزد

سب نے بنظر کمی حوصلہ خود اور بلحاظ عظمت و علو مرتبت اوس امانت کا اوسکو اوٹہانے سے ابا و انکار کیا
پس تعین آدم علیہ السلام کہ عالم ثبوت مین متمکن تہا بسبب غلبہ مادہ عشق کے کہ اوسکی واسطے
اول سے تعین آدم علیہ السلام ہی موضوع تہا اپنے حیثیت اور مقدار پر نظر نکرکے خواستگار
اوس امانت عظمیٰ کا ہوا اور وہ دولت لازوال اوسیوقت سے اونکے نام زد ہوئی چنانچہ

حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند	گل آدم بسرشتند و بپیمانہ زدند

یعنی خلقت ہی سے اون مین مادہ محبت اور عشق خمیر کردیا گیا او بفیضان عشق یہہ سب پایا

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعہ فال بنام من دیوانہ کشید

پہر جناب احدیت سے زمین کو الہام ہوا کہ مین تجہسے پیدا کرونگا ایک اپنے خلق کو کہ اونمین سے

میری اطاعت بھی کرینگے اور نافرمانی بھی کرینگے پس جو میری اطاعت کریگا وہ جنت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا جہنم مین گرفتار ہوگا زمین یہ مضمون سنکر سخت پریشان ہوئی او مناجات کرنے لگی کہ اے پروردگار یہ سنکر کہ بعض اون مین کے جنت مین جاوینگی مجھہ کو تسکین ہوئی لیکن یہ معلوم ہونے سے کہ بعض جہنم مین جاوین گے میرا اقرار جاتا رہا اور اب دریائے اضطراب مین غرق ہون پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ اطراف ارض سے کچھہ مٹی جمع کرکے حاضر کر جبرئیل علیہ السلام جب خاک لینے کو زمین پر آئے زمین نے کہا کہ اے ملک رحمت خدا کیواسطے مجھپر رحم کرا ور مجھسے خاک نہ لیجا اور بہت عذر بیان کیے اہل اشارات قائل ہین کہ سب عذر زمین کے محض اس لحاظ سے تھی کہ اپنے مین طاقت قربت کی نپاتی تھی جبرئیل علیہ السلام نے اوسکی گریہ وزاری پر رحم کہایا اور خالی ہاتھہ پلٹ گئے اور عرض کیا کہ ای رب

سن تہی دستم بکارت سرسری	لیک زانچہ رفت تو دانا تری
گفت خاکی کز ہولش ای بصیر	ہفت گردون باز ماند از مسیر
چون نام تو مرا سوگند داد	رحمتت عام است احسان جم داد
شرم آمد گشتم از ندامت خجل	ورنہ آسان است نقل مشت گل

پھر اللہ تعالیٰ نے میکائیل علیہ السلام کو اس کام کیواسطے زمین پر بھیجا زمین نے اونسے بھی بگریہ زاری کہا

کہ بحق لطف رحمان حمید	گر بکرتہ حامل عرش مجید
کہ امانم دہ مرا آزاد کن	بین کہ خون آلود سگویم سخن
رفت میکائیل پیش رب دین	از غرض خالی دو دست و سینہ
گفت ای دانای سر درب دین	گرد خاک لاجرم نوحہ دنین

عالم از زاری و نوحہ پست کرد — گریہ اسار کرد آن روئے زرد

پھر اسرافیل کو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور خاک لاؤ اسرافیل سے بھی زمین نے ویسے ہی عذر کیے اور واسطے دے وہ بھی خالی ہاتھ پھرے پھر اللہ تعالے جلشانہ نے عزرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور ایک مشت خاک لے آؤ اور کوئی عذر اوسکا نہ سنا عزرائیل نے زمین پر آکر ایک مشت خاک اوس سے طلب کی زمین نے ویسے ہی عذر پیش کیے عزرائیل نے کہا

کہ اے زمین بندے کو حکم مالک مین کیا اختیار بجز تعمیل کے

دل ہمین سوزد مرا بر لالہ ہات — سینہ ام پرخون شد از شورابات
بر تغیر تو جگر می سوزدم — لیک حق قہرے ہمین آموزدم
لطف مخفی در میان مہرہا — در خزف پنہان عقیق بے بہا

زمین نے کہا کہ عزرائیل میری گریہ وزاری بجا ہے میرے پارہ سے گنہگاروں کو بھی پیدا کرینگے کہ وہ لقمہ جہنم ہونگے عزرائیل نے جواب دیا کہ اے زمین ماں باپ کی شومی اعمال سے لڑکوں سے بھی عصیان ہوتا ہے پہلے تو تجھی سے گناہ وقوع مین آیا تین مرتبہ مالک نے تجھسے خاک طلب کی اور تو نے قبول نکیا اگر اول مرتبہ تو ایک مشت خاک بے عذر دیدیتے تو تمام فرزند تیرے اللہ کے مطیع ہوتے الغرض ہر چند زمین عذر کرتی رہی عزرائیل نے کچھہ سماعت نکی تمام اطراف سے مختلف رنگ کی مٹی ایک چنگل مین سمیٹ کر حضور جناب احدیت مین پیش کی زمین اوسوقت بہت روئی جناب الٰہی سے واسطے اوسکے تسکین کی وحی ہوئی کہ اے زمین رنج اور ملال نکر کہ تجھسے ایک مشت خاک لی ہے اسکے عوض مین بندگان خاص جو ہمارے مظہر اتم ہین تجکو عنایت کرینگے الحاصل چونکہ تمام زمین سے اجزائے مختلف اوٹھا کر خلقت آدم کی گئی ہاسی وجہہ سے شکلین طبعیتین اور

اور عادتین بنی آدم کی مختلف ہین روایت ہے کہ جب عزرائیل وہ خاک لیکر حاضر
ہوئے جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے عزرائیل کیا زمین نے تجھسے الحاح اور زاری نہین کی
عرض کی اے پروردگار زمین نے ہر چند بہت گریہ وزاری کی اور قسمین بھی دلائین مگر مین نے
کچھہ سماعت نہ کی ارشاد ہوا کہ تجھہ کو مثل اور فرشتونکے رحم اوسپر نہ آیا عرض کیا خداوندا مین نے
تیرے اتباع حکم کو اوسپر رحم کرنے سے مقدم جانا ارشاد ہوا کہ مین نے تجکو انکا قابض ارواح
بھی کیا عزرائیل علیہ السلام کہ ملک رحمت ہین یہ سنکر روئے اور عرض کیا اے رب اولاد
آدم مین اولیا اور انبیا ہونگی موت کل کو ناگوار ہے جب اونکو معلوم ہوگا کہ مین قابض ارواح
ہون میرے دشمن ہوجاوینگے ارشاد ہوا کہ ہم ایک حیلہ پیدا کردیا کرینگے لوگ حیلہ کو
دیکھینگے کہ فلان سبب ہوا اس سے مرگیا تجھہ کو کوئی نکہیگا بعض روایت مین ہے کہ ملک الموت
نے عرض کیا کہ اے پروردگار اونمین بہت لوگ حقیقت بین ہونگے وہ حیلہ پر نظر نکرینگے
ارشاد ہوا کہ جو حقیقت بین ہونگے وہ ہم کو کہینگے تجھہ کو کیون کہینگے اسواسطے کہ درحقیقت
سب افعال ہمارے ہین پھر اوس خاک کو اوس جگہہ پر کہ درمیان مکہ اور طائف کے ہے
آب انہار جنت سے خمیر کیا اور ایک قطرہ ابر کا اوس خاک پر مسلط کیا اور اوسکی وساطت
چالیس برس بحر الاحزان سے پانی غمونکا اوس خاک پر برسایا اسی وجہہ سے انسان کو
غم بہت ہوتے ہین پس وہ مٹی بسبب غمون کے تیرہ اور سیاہ ہوگئی بعد ایک سال کے باران
راحت اور خوشی کا اوسپر برسایا یہ اشارہ اس جانب ہے کہ غم کا انجام خوشی ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ تکلیف کے ساتھہ راحت ہے اور
ارباب عشق یہ نکتہ فرماتے ہین کہ آدم علیہ السلام حامل درد عشق ہین جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو	ورنہ طاعت کے لیے کچھہ کم نہ تھے کروبیان

اور عشق مین رنج وغم و درد و بلا بہت طاری ہوتا ہے چنانچہ مولانا عراقی نے کہا ہے

بعالم ہر کجا درد و بلا بود — بہم کردند و عشقش نام کردند

اسی وجہ سے اول اللہ تعالےٰ نے اوس پر بارش غموم کی اور آخر مین باران جہت برسایا
تا کہ ظاہر ہو وے کہ ابتدائے عشق مین حزن و ملال بہت طاری ہوتے ہین اور انجام
اوسکا راحت دائمی ہے تاکہ طالب صادق مستقل رہے اور تکلیف سے نگھبرا جاوے

چنانچہ حافظ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

یوسف گم گشتہ باز آید بکنعان غم مخور — کلبۂ احزان شود روزے گلستان غم مخور
اے دل غم دیدہ حالت بہ شود دل بد مکن — وین سر شوریدہ باز آید بسامان غم مخور
ہان مشو نا امید چون واقف نۂ ز اسرار غیب — باشد اندر پردہ بازیہای پنہان غم مخور
گرچہ منزل بس خطرناک است و مقصد ناپدید — ہیچ راہی نیست کورا نیست پایان غم مخور
حافظا در کنج فقر و خلوت شبہاے تار — تا بود وردت دعا و درس قرآن غم مخور

بعدہ چونکہ ہر عنصر پہلے اللہ سے طالب ہوئے تھے کہ خلیفہ کو ہمسے بنا اور کریم کا کام نہین ہے
کہ دعاے سائل کو رد کرے اللہ تعالےٰ نے اوسکا سامان یہ کیا کہ اسرافیل سے حکم دیا کہ چند
قطرے آب جوئے قدرت کے اسپر برسادے اور جبرئیل سے ارشاد ہوا کہ ہوائی لطیفہ
جاری کردے اور میکائیل سے فرمایا کہ آتش بلا طیار کرکے اوس سے قالب آدم کو خشک کرو
اور اسمین یہ بھی حکمت تھی کہ یہ ملائکہ بھی خلیفہ کی خدمت سے بہرہ اندوز ہوں بعدہ چالیس
برس مین اوسی مٹی سے اللہ تعالےٰ نے اپنے دست قدرت سے شکل آدم علیہ السلام کو
باحسن اشکال آراستہ کیا اور دوسرے کسی بندیکو اس کام مین دخل نہین دیا واسطے
اظہار عظمت آدم کے اسواسطے کہ بادشاہ جو عمارات کو اپنے مملوکون سے بنواتے ہین اور

جب کوئی مخزن خاص کہ جسکو کل سے مخفی رکھنا منظور ہوتا ہے بنانا چاہتے ہین تو اوسکو اپنے
ہاتھ سے بناتے ہین چونکہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے اپنے علم مین خزینہ نور حبیب قرار
دیا تھا لہذا اپنے دست قدرت سے اوس مخزن اسرار کو بنایا اور ہر عضو آدم کو حسب مصلحت
خود ایک ایک بقعہ زمین کی خاک سے خلق کیا بدء الخلق مین عبد اللہ ابن سلام سے مروی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کیا اللہ تعالے نے سر اور پیشانی آدم کو خاک
مکہ سے اور سینہ اور پشت کو بیت المقدس کی خاک سے اور دونون رانین زمین یمن سے
اور دونون پنڈلیان زمین مصر سے اور دونون قدم زمین حجاز سے اور دست راست خاک
مشرق سے اور دست چپ خاک مغرب سے پھر جب اللہ تعالے نے خلقت آدم کو تمام کرلیا
تو لا اوسکی عقل کو مقابل تمام عقول بنی آدم کی عقل آدم تمام بنی آدم کی عقلون پر غالب ہوئی
پھر ڈال دیا جسد آدم کو درمیان طائف اور مکہ کے چالیس برس وہان پڑا رہا گروہ ملائکہ جو
اودہر سے نکلتے تھے آدم علیہ السلام کی حسن صورت اور موزونی قامت کو دیکھکر متعجب ہوتے تھے
اس سبب سے کہ ایسی صورت اونھون نے کبھی دیکھی نتھی ایک مرتبہ عزرائیل اپنا لشکر ہمراہ
لیکر اودہر گذرا جسد آدم کو دیکھکر پاتھ سے بجایا اوسکو درمیان سے خالی اور کھنکناتا ہوا پایا پھر
وہ دہن آدم سے اونکے جسم مین داخل ہوا اور ہر ایک جوف مین اوسکے پھرا اور سیر کی لیکن قلب
آدم مین پہنچ نسکا اوسکا راستہ ہی اوسکو نملا پھر جسم آدم سے باہر نکلا اور ہمراہیون سے کہا کہ محتاج
کھانے پینے اور شہوت کا ہے مثل دوسرے حیوانات کے اسکا تسخیر کرنا کچھ دشوار نہین ہے
لیکن اسکے اندر ایک قصر ایسا ہے کہ اوسکا دروازہ معلوم نہین ہوتا اور اوسکے اندر مین نجا سکا
مین نہین جانتا ہون کہ وہ کیا چیز ہے دل چونکہ دار محبت ہے اوسکا اسوجہہ سے اوس مین شیطان کو
دخل نہوا اول کے فصل مین حدیث قدسی ہے اللہ تعالے نے اپنے حبیب کی زبان پر فرمایا ہے

نہین وسعت کرسکتی مجھکو میری زمین اور میرے آسمان لیکن وسعت کرجاتا ہے مجھکو قلب میرے بندہ مومن کا مومن کے معنی ہین گرویدہ مراد اوس سے عاشق ہے اور مولانا فرماتے ہین

ابیات

کعبہ بنیاد خلیل آذر است	دل گذرگاہ جلیل اکبر است
دل بدست آور کہ حج اکبر است	از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است

اور حافظ فرماتے ہین

دل سراپردۂ محبت اوست	دیدہ آئینہ دار طلعت اوست

مولانا جامی فرماتے ہین جامی

پرتو حسنت نگنجد در زمین و آسمان	در حریم سینہ حیرانم کہ چون جا کردۂ

مگر یہ سب فضل اوسی دل کو ہے جسکو اللہ سے لاگ ہے اور تعلقات ماسوا اللہ سے پاک ہے اور اگر حرص دنیوی اوسمین ہے تو دل نہین ہے بتخانہ ہے اللہم صل وسلم وبارک علیہ پھر عزازیل نے اپنے ہمراہ کے فرشتون سے پوچھا کہ اگر یہ تم پر حاکم کیا جاوے تو تم کیا کروگے ملائک نے کہا کہ ہم اپنے پروردگار کی اطاعت کرینگے عزازیل نے اپنے دل مین کہا کہ اگر یہ مجھپر حاکم ہوگا تو مین اسکی اطاعت نکرونگا اور اگر مین اسپر حاکم ہونگا تو اسکو ہلاک کردونگا اور غصہ مین آکر اوسنے جسد آدم پر تھوک دیا وہ تھوک آدم کے مقام ناف پر پڑا اللہ تعالےٰ نے جبرئیل سے فرمایا کہ اس جگہ کی مٹی نکال ڈال حضرت جبرئیل نے نکال ڈالی اسیوجہ سے یہ طریقہ تمام اولاد آدم مین ہے کہ خلقت بنی آدم کی اس طرح پر ہوتی ہے کہ ناف کاٹی جاتی ہے کیونکہ ہم سب جزو آدم مین اسوقت اپنے کل مین موجود تھے لہذا اوسکا اثر سب مین پہنچا ہے باتباع سنت آدم یہان بھی ناف کاٹی جاتی ہے اور اسیوجہ سے نبی کریم ناف بریدہ تشریف

لائے تاکہ ظاہر ہو کہ آپ جزو آدم نہین ہین بلکہ اصل آدم ہین اور نیز ناف کا کاٹنا شیطانکی
تہوک کا اثر دفع کرنیکے واسطے مقرر ہے حضور وہ طاہر اور اطہر ہین کہ وہان جس شیطانی کو
کسی نوع سے مداخلت ہی نہین ہے الغرض بعد ان سب واقعات کے روح کو حکم ہوا
کہ جسد آدم مین داخل ہو روح نے جسد آدم کو تیرہ اور تنگ پاکر جناب الٰہی مین عذر کیا
کہ اے اللہ یہ مدخل کریہ ہے اور قعر بعید مین کیونکر اسمین داخل ہوان پھر وہی حکم ہوا
کہ داخل ہو اس جسد مین روح نے تنگی کے خوف سے پھر وہی عذر کیا جناب احدیت سے
پھر وہی خطاب پایا تیسری بار پھر روح نے نہایت ہیبت سے وہ عذر پیش کیا چوتھی بار
جناب الٰہی جلشانہ سے بطور زجر کے حکم ہوا داخل ہوا اسمین اور نکل اور روح یتیم نور محمدی
کو پہلے سے مقام مدینہ منورہ سے جو بہر ارض لیکر اور اجزاے جنت سے خمیر کرکے اوس کو
ساق عرش مین لٹکا رکہا تہا پیشانی آدم علیہ السلام مین بالاسے مینی ایک گذ ناکرکے وہان
اوسکو رکہدیا روح آدم نور حضرت محبوب مطلق کو دیکہکر بشوق زیارت اول دماغ آدم مین
در آئی اور سو برس تک اوسکی تلاش مین سرگردان رہی جسطرف کے زاویہ کاسہ سر
آدم مین روح جاتی تہی وہ سفال خاک اللہ کی صنعت سے گوشت اور پوست ہو جاتا تھا
گشت کرتے کرتے بعد سو برس کے آدم کی آنکہونمین روح آئی آنکہین روشن ہوگئین پہلے
آدم نے اپنے قالب کو دیکہا ہنوز خاکی تہا اور یہ اسواسطے اللہ تعالےٰ نے دکھایا تاکہ آدم
اپنی حقیقت کو پہچانے رہین پھر آدم نے اپنی علوے ہمت سے منظر اوپر اوٹھائی دیکہا تو ساق
عرش پر لکہا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ اسکے دیکہنے سے
عظمت شان محمدی آدم کے ذہن مین آگئی معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ پوچہا آدم علیہ السلام
نے کہ اے پروردگار یہ کون ہے جسکا نام تو نے اپنے نام کے برابر لکہا ہے ارشاد ہوا

یہ ہمارا حبیب ہے تیری اولاد سے ہوگا جسوقت تجھسے ذلت وقوع مین آویگی ہم اسکی
شفاعت سے تیرا گناہ معاف کرینگے اس کلام پاک کے سننے سے آدم کو خطرہ پیدا ہوا کہ عجائب
یہ کہ باپ اولاد کا شفیع ہو یہ اولٹا معاملہ ہے کہ بیٹا باپ کا شفیع ہوگا اور سخت فکر اسکی آدم کو
لاحق ہوئی اور سبب اوسکا یہ تہا کہ شیطان نے جو اول جسد آدم کی سیر کی تہی اوس کے
عکس سے یہ تاثیر تہی کہ بزرگی اوس حبیب کی مفہوم نہوئی اور اپنی پدریت کی بڑائی ملحوظ
رہی حضرت الوہیت کو چونکہ برگزیدہ کرنا آدم کا منظور تہا خود اوسنے تدارک کیا اسطرح پر
کہ جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا جلد جاؤ اور اس خطرہ کو درون آدم سے نکال ڈالو ورنہ وہ ہلاک
ہوجاویگا جبرئیل نے بامر الٰہی سینہ آدم کو چاک کر کے اوس خطرہ کو نکال کر دو ٹکڑے کیا
ایک ٹکڑہ جنت مین دفن کر دیا اوس سے وہ درخت پیدا ہوا جسکے قریب جانیکی آدم کو
ممانعت ہوئی اور دوسرے ٹکڑے سے نفس امارہ مخلوق ہوا اسیوجہ سے نفس ہمیشہ
گناہ کیجانب توجہ کرتا ہے بعدہ روح باذن اللہ آدم کو ناک اور کانمین داخل ہوئی آدم کو
چھینک آئی اور ساتھہ ہی اسکے روح آدم کے زبان مین پہنچی آدم علیہ السلام نے کہا الحمد
للہ رب العالمین اللہ تعالےٰ نے اوسکے جواب مین بخطاب آدم فرمایا یرحمک ربک
یا آدم وللرحمۃ خلقتک پس چھینک ہمارے حق مین بہتر ہے کہ ہمارے جد آدم علیہ السلام
کے زندہ ہونیکی نشانی ہے اور اوسکے صلہ مین خطاب رحمت اونکو حاصل ہوا ہے اور بد
جاننا اوسکا گناہ ہے اور اتباع شیطان ہے کیونکہ آدم کا زندہ ہونا اوسکے حق مین برا تہا
اور اوسکو ناگوار ہوا تہا پس اوسکے حق مین چھینک البتہ شگون بد تہی جو اوسکی متبع ہین
اوسکے اغوا سے چھینک کو بد کہتے ہین مسلمان کے حق مین سنت ہے کہ جب چھینک آوے
الحمد للہ کہے اور دوسرے مسلمانون کو چاہیے کہ اوسکے خطاب مین کہین یرحمک اللہ

تاکہ ادائے سنت الٰہی اور سنت آدم ہو پھر روح آدم کی عروق اور شریانوں میں داخل ہوئی
جو سیر ہوئی بہت شادمان ہوئی کہ آدم نے قصد اونکو کیا گرچہ اسی سند اللہ تعالیٰ نے
مخلوق کی دستان مین تجمل ہے پھر تمام جسم آدم مین روح داخل ہوئی اور سب بدن
انوار روح سے منور ہو گیا چونکہ روح آدم پہلے در جوار قرب الٰہی تھی جسم خاکی کی تنگی سے
گھبراتی تھی اور بار بار قصد پرواز کرتی تھی اوسکے بہلانے کو اللہ تعالیٰ نے مناظرہ تمام
اعضا کے زبان حال سے جاری کیا ہر عضو نے دوسرے عضو پر اپنی فضیلت بیان کی
روح نے جب دیکھا کہ یہ سب غلطی سے دعوی کمالات کا اپنی اپنی نسبت کرتے ہین از راہ
ہدایت واسطے تنبیہ کے اعضا سے کہا کہ اے جوارح یہ سب فضائل تم کو میرے فیضان سے
حاصل ہین اور بعد اوسکے روح بسبب اپنی صفائی کے خود بھی متنبہ ہوئی کہ یہ دعوی خود
نمائی کہ مجھسے وقوع مین آیا شان عاشقی سے باہر ہے کیونکہ درحقیقت یہ سب کمالات
افاضہ کے تصدق اوسی تجلی جمال بیچون کے ہین اللھم صل وسلم وبارک علیہ بعد
اسکے پھر وہ جوش روح کو پیدا ہوا اور قصد کیا کہ جسم خاکی کو چھوڑ کر اپنی اصل کیطرف
رجوع کرے اوسوقت اللہ تعالیٰ نے اوسکے بہلانے کیواسطے کارکنان قضا وقدر سے
ایک تخت مرتب کرایا اور آدم کو اوس تخت پر لباس جنت پہنا کر بٹھایا اور نور محمدی
اونکی پیشانی پر چمکایا اور ملائکہ سے فرمایا کہ اس تخت کو اوٹھا کر تمام سماوات مین آدم کو سیر
کراؤ ملائکہ سو برس تک آدم کو عجائب اور غرائب دکھاتے پھرے پھر ایک فرس مشک اذفر
کا پیدا کیا اور نام اوسکا میمون رکھا اور اوسکے دو بازو بنائے موتی اور یاقوت کے اور
اوسپر آدم کو سوار کیا جبرئیل نے اوسکی لگام پکڑی اور دہنی جانب ہوئے اور میکائیل
بائین جانب رکاب پکڑے رہے پھر دونون گئے اور دوبارہ اس شان سے آدم نے

سماوات کی سیر کی جو فرشتے دہنے بائین اونکی تعظیم بجا لاتے السلام علیک کہتے آدم اونکے جواب مین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے تھے لہذا امت محمدی مین یہی طریقہ تحیت کا جاری کیا گیا
بعد سیر سماوات سلطان کردگار کے ایک دوسرے پر سلام بھیجو اور پھر اوسی تخت پر بٹھاکر آدم کو
ملائکہ نے اوس تخت کو زمین پر رکھدیا فرشتے نور جمال آدم کو دیکھکر بیساختہ مدح کرنے لگے
اور کہنے لگے خلق اللہ آدم علی صورتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین پھر آدم کو اللہ تعالیٰ نے
تمام اشیا کا علم سکھایا چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا بعدہ مسمیات
اون اسما کی ملائکہ کے آگے پیش کئے اور فرمایا کہ ان کے اسما اور اغراض کو بیان کرو اور
یہ امر اللہ تعالے نے واسطے اظہار عظمت آدم کے اور تنبیہ کرنے ملائکہ کے ظاہر کیا اسواسطے
کہ اونھون نے ندا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً سنکر اپنے اذہان مین یون تصور کیا تھا
کہ جو خلق اب مخلوق ہوگا ہم سے افضل نہوگا اسواسطے کہ ہم اوس سے زیادہ جاننے والے ہونگے
کیونکہ ہم خلقت مین اوس سے سابق ہین جو آیات قدرت الٰہی جل جلالہ ہمنے مشاہدہ کی ہین
وہ کہان سے دیکھیگا اور اسی خیال سے اونھون نے اللہ تعالے سے پوچھا تھا اَتَجْعَلُ فِیْهَا
مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا اور جواب پایا تھا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اللہ تعالے کو بعد خلق ہونے آدم
علیہ السلام کے منظور ہوا کہ اب ملائکہ کو اپنی صنعت اور عظمت دکھلائے لہذا مسمیات اسما کو
پیش کرکے ملائکہ سے فرمایا اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی اگر اپنے
گمان مین سچے ہو تو ان اشیا کے اسما کو بیان کرو ملائکہ اوسکے بیان مین عاجز ہوئے سمجھ گئے
کہ ہمارے گمان پر تنبیہ کی ہے پس وہ متنبہ ہوئے اور تسبیح کی اونھون نے اللہ جلشانہ
کی اور معترف ہوئے اپنے قصور فہم سے اور کہا اونھون نے سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا
عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ پھر جناب الوہیت سے حضرت آدم کو حکم ہوا تم

بیان کرو اسما اور خواص انکے پس بیان کیے آدم علیہ السلام نے اللہ تعالے فرماتا ہے فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ یعنی جب بیان کیے آدم نے ملائکہ سے اسما انکے فرمایا اللہ تعالے نے آیا نہیں کہا مین نے تمسے کہ تحقیق مین جانتا ہون غیب آسمانون اور زمینون کا اور جانتا ہون اوسکو جسکا پوشیدہ کرتے ہو اور چھپاتے ہو الغرض جب آدم علیہ السلام نے اسما اور خواص بحکم الٰہی أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ یعنی بیان کرو فرشتون سے اسما اونکے ملائکہ سے بیان کیے پس ہوگئے آدم اوستاد فرشتونکے اور ظاہر کردیا اللہ تعالیٰ نے فضل آدم علیہ السلام کو ملائکہ پر بسبب زیادتی علم کے جب عظمت آدم علیہ السلام کی ملائکہ کو محقق اور ثابت کردی جناب الٰہی سے ملائکہ کو حکم ہوا کہ سجدہ کرو آدم کو یعنی سجدہ تعظیم اور سجدہ تعظیم غیر شرعی کیجانب کرنا سابق کی ملتون میں درست تھا ملت محمدی مین کہ ناسخ کل ملتون کے ہے سجدہ غیر خدا کو اور غیر سمت کعبہ کے کرنا کلیۃً ممنوع ہوگیا ہے اب سجدہ تعظیمی بھی درست نہین سوائے خدا کے الحاصل جب ملائکہ سجدہ کے مامور ہوئے سب سے سجدہ کرنے ادائے امر پہلے سے حضرت جبرئیل نے سجدہ کیا اوسکے صلہ مین روح الامین کا خطاب پایا اور درمیان عاشق اور معشوق کے پیام بر مقرر ہوئے بعدہ میکائیل نے سجدہ کیا اوسکے جزا مین خدمت تقسیم ارزاق اونکی سپرد ہوئی بعدہ اسرافیل نے سجدہ کیا اور اس فرمان برداری کے صلہ مین تمام قرآن مجید اونکی پیشانی مین مکتوب ہوگیا بعدہ عزرائیل نے سجدہ کیا اوسکے صلہ مین وہ واسطہ وصال ہوئے درمیان محب اور محبوب کے بعدہ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا اور اوسکی جزا مین موصوف ہوئے ساتھہ صفت لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ یعنی ملائکہ معصوم ہین نافرمانی نہین کرتے اللہ

کرتے ہین اپنے معبود کی اور یہ سب انتظام اللہ تعالیٰ کا تہا نشانہ کا جو اظہار عظمت آدم مین
وقوع مین آیا در حقیقت یہ اہتمام تہا اظہار عظمت نور نبی صاحب رسالت کا کہ جسکی وہ حامل تہے

جلوہ جو دادہ در رخ آدم کردہ	ملائک سجدہ بآدم	وحدت بدو یہ گشت مسلم	صلی اللہ علیہ وسلم

لیکن عزازیل نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہ کی اوسکی سزا مین ملعون ہوا ف آیت سجدے
کے ملائکہ جانب آدم سو برس اور بعض روایت مین ہے کہ پانسو برس سجدہ مین رہے بعد
جب سر اوٹھایا دیکھا عزازیل کو کہ آدم کیجانب سے منہ پہیرے کھڑا ہے اور اوسکا بار دگر
سزا مین صورت اوسکی کہ بسبب عبادت کے نہایت لطیف تہی بدل کر خبیث ہو گئی
ہے ملائکہ یہ حال دیکھکر متعجب ہوئے اور توفیق امتثال حکم جو اونکو بعنایت خدا ہوئی
اوسکے شکر مین دوسرا سجدہ بجا لائے جبرئیل علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہین
کہ جو کشود کہ ہمکو سجدہ آدم کرنے سے حاصل ہوئی قبل اوسکے نہتی یہ مرتبہ اعلیٰ اتباع حکم
خدا اور تعظیم معظم سے حاصل ہوتا ہے پہر اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پوچہا کہ تو نے
آدم کو کیون نہ سجدہ کیا باوجود ہمارے حکم کے شیطان نے جوابدیا کہ مین اس سے اچہا
ہون مجھکو تو نے آگ سے بنایا اور اوسکو مٹی سے اول قیاس بمقابلہ نص کے شیطان نے
کیا اپنی انانیت سے اور کافی نہ سمجہا اللہ تعالیٰ کے حکم کو اوسکی شامت سے مبتلائے کفر
ہوا اور معتوب ہوا اور جناب الٰہی سے ارشاد ہوا اوسکے جواب مین فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ
رَجِيمٌ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ نکل تو اس سے تحقیق تو مارا ہوا ہے اور
تجہپر لعنت ہے قیامت کے دن تک اور ابلیس عرش سے پہینکا گیا بحر اخضر مین گرا
اور سو برس اوسمین غرق رہا دیکھنا چاہیے غیرت خدا نے شیطان کو اوس مرتبہ اعلیٰ سے کیسی پستی
گرا دیا اور نیز اس فعل سے ظاہر کر دیا اللہ تعالیٰ نے عظمت جناب رسالت کو

کہ آپکے حامل نور کی تعظیم نکرنے سے اتنا بڑا عابد کہ جو معلم الملکوت تھا ملعون ہوا اور سب عبادات اوسکی برباد ہو گئی تو کیا حال ہوگا اوسکا کہ جو ترک کریگا تعظیم جناب رسالت کو نعوذ باللہ من ذالک پھر وہ نور شریف آدم سے اونکی اولاد مین منتقل ہوا اور ہر ایک جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت ایسی ہی اہتمامات جد ابرا جاری رہے چنانچہ ہر ایک جد محمدی اپنے زمانہ مین فضل رکھتا تھا دوسرون پر صفات کمالیہ مین اور جب وہ نور شریف ایک جد سے دوسرے جد کیطرف منتقل ہوتا تھا شیطان مقید کیا جاتا تھا اور ملائکہ اوسکو ایذا دیتے تھے اسیوجہ سے ذکر ولادت اور خلقت جناب نبوت شیطان کو شاق گذرتا ہے کہ اوسکو تکالیف کا یاد ہوتا ہے اور مانع آتا ہے اور اغوا کرتا ہے لوگون کو کہ اس ذکر سے باز رہین اور اوسی قسم کے خیالات فاسدہ کہ جسمین خود مبتلا ہوا تھا پیش کرتا ہے نسبت تعظیم جناب رسالت کے تاکہ لوگ اوس خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے باز رہین لیکن چونکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ ہمارے خاص بندون پر اوسکو حکومت اور اختیار نہین ہے لہذا جو دل سے محب صادق ہین نبی کریم کے اور سچے بندے ہین اللہ تعالے کے وہ اوسکی فریب مین کب پہنستے ہین اسیوجہ سے اہل حرمین شریفین کہ اسلام کی جڑ اوسمین قائم ہے ہمیشہ کثرت سے محافل میلاد شریف جناب رسالت کیا کرتے ہین اور ذکر ولادت شریف کہ جسمین سراسر اظہار صنعت الٰہی اور عظمت جناب رسالت پناہی ہے بیان کرتے ہین اور سنتے ہین اور ذکر شریف آوری جناب رسالت دنیا مین اولاد آدم سے اور بڑائی نسب شریف آنحضرت کی کہ اسیکا نام ذکر ولادت ہے خود جا بجا قرآن مجید مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے تفصیل اسکی اپنے مقام پر مذکور ہوگی اور خود جناب رسالت نے بھی کیفیت اپنی خلقت کی

ذکر ولادت باسعادت حضور

حال اپنی ولادت کا ارشاد کیا ہے اور اگلی انبیا بہی اسکو مذکور کرتے ہین اپنی اپنی وقت میں
اور آثار اور علامات ظہور آنحضرت کے مفصل بیان فرماتے رہے ہین اور جب زمانہ ظہور
جناب رسالت پناہ قریب آیا یعنی نور محمدی حضرت عبد اللہ سے منتقل ہو کر بی بی آمنہ کو
سپرد ہوا ایام حمل مین بڑی بڑی معظم نبیون نے حضرت آمنہ کو خواب مین بشارت دی کہ
اے آمنہ مبارک ہو تم کو کہ تمہارے حمل مین افضل مخلوقات تشریف لائے ہین اور فضائل
اور کمالات نبی کریم سب نے اپنی اپنی طور پر ارشاد کی تا کہ شک باقی نہ رہے خوب ظاہر ہو جائے کہ وہ
نبی الانبیا جو ممدوح خدا اور رسل ہے یہی ہے اور نیز ایام حمل مین غیب سے ندا ہوتی تہی کہ نبی معظم
سردار اولین اور آخرین صاحب معجزات اور بینات عالم ظہور مین جلوہ گر ہوتے ہین اور
ایسی آثار اور انوار ظاہر تہی حضور کی ولادت باسعادت کیوقت کہ علمای یہود و نصارا باوجود
عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے اختیار خبر دینے لگی کہ خاتم الانبیا نے مکہ معظمہ مین
اولاد اسمٰعیل سے اسوقت ولادت فرمائی اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور جب وقت
ولادت شریف سید کائنات سرور موجودات کا آیا انوار الٰہی مولد آنحضرت کیطرف کمال
محبت سے متوجہ ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام بامر خدا بصورت پرندہ حضور کی والدہ
کے پاس آئے اور پہر ایک جوان خوبصورت ہو گئے اور اظہار عظمت جناب نبوت
کیواسطے کمال ادب سے کہنی لگی ظاہر ہوا ہے رسول اللہ کے ظاہر ہوا ہے نبی اللہ کے اور اور
بہت سے کلمات تعظیم کے کہی حضور چونکہ یاد خدا مین مستغرق تہی کمال استغنا کیوجہ سے
التفات نفرمایا آپ نے اور ظہور نکیا جبرئیل کو جب شوق غالب ہوا اور دیکہا کہ وہ ممدوح خدا
متوجہ نہین ہوئے مجبور ہو کر اللہ تعالےٰ کے نام کا واسطہ دیکر کہا کہ ظاہر ہو جیے اے محمد بیٹے
عبد اللہ کے واسطہ حالت مجبوری مین دیا جاتا ہے جبرئیل علیہ السلام نے جب مجبوری کو

پیش کیا حضور نے بھی اپنی شان رحمت اور عاجز نوازی کو ظاہر کیا یعنی عرض جبرئیل علیہ السلام
کو قبول کر لیا اور اسمین امت عاجز کی بھی تسکین فرمائی کہ تم نڈر نا اسبات سی کہ جبرئیل عم سا
ملک مقرب خوشامد اور تعریف کرتا رہا اور ہمنے شان استغنا مین اونکی طرف توجہ نہین کی جہان
ہماری شان استغنا اسدرجہ ہے وہان عاجز نوازی بھی ہماری صفت ہے جب ونہون نے
عاجزی کو ذریعہ حصول مدعا کا گردانا ہمنے بھی توجہ کی پس تم بھی جب عاجز ہو کر ہمسے استعانت
چاہو گے متوجہ ہونگی ہمارے نبی کریم نے کیا اسھل طریقہ اپنی رحمت سے ہمکو اپنے متوجہ کرنیکا
تعلیم فرما دیا اگر با اینہمہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے محروم رہین تو ہماری کم نصیبی ہے
الغرض جب جبرئیل علیہ السلام نے اللہ جلشانہ کے نام کا واسطہ دیا تشریف لائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مثل چودھوین رات کی چاند کی روشن آئی دنیا مین حبیب کبریا اوٹھو کھڑے ہو
وقت ہے تعظیم کا

ابیات

سرور ہر دو جہان پیدا ہوئے	رہبر انس و جان پیدا ہوئے
جو خدا سے بخشوائینگے ہمین	وہ شفیع عاصیان پیدا ہوئے
سلام علیک اے نبی الوریٰ	سلام علیک اے شہ دوسرا
سلام علیک اے رسول کریم	عزیز حریص رؤف رحیم
سلام علیک اے سید یثربی	شفیع الوریٰ ہاشمی ابطحی
سلام علیک ای رسول انام	علیک الصلوٰۃ وعلیک السلام
توئی ابر رحمت منم تشنہ کام	مرا تشنہ مگذار شاہ انام
عطا از تو آید خطا از ما	خطا ایم ببین و بفرما عطا
گنہ ما بسے گرچہ سر زد زما	دلے دارد آنہم چو من انتہا

توئی آنکہ جود و عطایت شہا	ندارد چو فضلت حد و انتہا
چہ باشد بہ پیش عطایت کریم	گناہ من مشت خاک و لئیم
گناہم ببخش و بفرما عطا	بیاران خویش و باہل کسا

سبحان اللہ کیسی خیر سپہر ہدایت نے مشرق ولادت سے طلوع فرمایا کہ تشریف لاتی ہی آثار کفر و بدعت کو مٹایا اس ظلمت اور ضلالت کے ساتھ حضور پر نور نے ظہور کیا کہ پیدا ہوئے آپ ملک عرب مین اور ہیبت اور سطوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملک فارس مین وقت ولادت شریف کے آتشکدہ فارس کی آگ جو صد ہا برس سے جل رہی تھی بجھ گئی اور بادشاہ فارس کا محل کانپا اور چودہ کنگرہ اوسکے گر گئے اور یہ اشارہ اسبات کا تھا کہ قریب آگیا وہ زمانہ کہ روشنی اسلام کی فارس کے ملک مین پھیلے اور آتش کفر کی بجھے اور امارت کفر اوس ملک سے جاتی رہے اور حکومت اسلامیہ قائم ہوئی چنانچہ ظہور اسکا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد خلافت جناب عدالت مآب سیدنا امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ہوا بیان اوسکا بہت طولانی ہے بنظر اختصار تھوڑا سا حال بطور خلاصہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعد جنگ حدیبیہ نبی کریم نے مدینہ طیبہ سے خطوط اسی وقت کے بادشاہون کے پاس روانہ فرمائے اور دعوت اسلام کی منجملہ اوسکے ایک فرمان واجب الاذعان عبد اللہ بن حذافہ سہمی کسرا پرویز بن ہرمز بن نوشیروان کے پاس کہ حاکم فارس تھا لے گئے خلاصہ مضمون نامہ یہ تھا کہ یہ نامہ ہے محمد الرسول اللہ کیطرف سے کسرا حاکم فارس کیجانب سلام ہو اوسپر کہ جو اتباع کرے ہدایت کی اور مین تمکو بلاتا ہون اسلام کیطرف مین رسول ہون اللہ کا تمام انسانون پر ڈراتا ہون سب کو اور حجت کرتا ہون کافرون پر تو مسلمان ہو تا کہ سلامت رہے تو اور اگر انکار کریگا تو تحقیق وبال مجوس کا

[illegible]

تجھپر ہوگا جب یہ نامہ شریف کسریٰ نے سنا غیض مین آیا اور نامہ کو پھاڑ ڈالا اور کلمات
بے ادبانہ کہے اور جواب نامہ نہ لکھا مروی ہے کہ جب یہ خبر جناب رسالت کو پہنچی فرمایا
پارہ کیا کسریٰ نے میرے نامہ کو پارہ کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی حکومت کو اور ایک روایت
مین ہے کہ فرمایا اے اللہ پارہ کر اوسکے ملک کو اور لکھا کسریٰ نے ایک خط باذان حاکم
یمن کو کہ اوسکی طرف سے تھا اس مضمون کا کہ تو دو شخص اوس کے پاس بھیج جو دعوے
نبوت کرتے ہین تاکہ اونکو میرے پاس لے آوین پس باذان نے دو شخصون کو کہ عقلا
اور شجاعان فرس سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجا اور نامہ لکھا کہ آپ
انکے ہمراہ کسریٰ کے پاس جاوین الغرض وہ دونون شخص مدینہ طیبہ مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے لباس دیبا پہنے ہوئے اور ریشمین پٹکے کمر مین باندھے
ہوئے ڈاڑھیان اونکی کتری ہوئین اور موچھین بڑھی ہوئین ایسی کہ ہونٹ اونکی
چھپے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیئت اونکی مکروہ معلوم ہوئی فرمایا ویل ہو تم پر
کس نے تم کو یہ صورت بنانے کا حکم دیا کہ ڈاڑھی کترواؤ اور موچھین بڑہاؤ اونھون نے
کہا کہ ہمارے خداوند کسریٰ نے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے خداوند نے ہم کو حکم دیا ہے
کہ ڈاڑھی بڑہاوین اور موچھین کتروائین اور آنحضرت نے اونکو دعوت اسلام کی
اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور عقاب سے ڈرایا اونھون نے نامہ اور پیغام اپنے حاکم کا پہنچایا
اور کہا کہ آپ ہمارے ہمراہ چلین ورنہ کسریٰ تمام ملک عرب کو برباد کردے گا وہ دونون
یہ کلمات تو کہتے تھے مگر ہیبت جناب رسالت سے کانپتے تھے آخر کار اونھون نے کہا کہ اگر
آپ نہ چلین تو جواب نامہ لکھدین حضرت نے فرمایا آج کے دن جاکر قیام کرو کل جو کچھ مصلحت
ہوگی کیا جاویگا وہ دونون باہر آئے اور آپسمین کہا ایک نے دوسرے سے کہ اگر مجھکو اور

توقف مجلس آنحضرت مین ہوتا تو خوف تھا کہ مین ہلاک ہو جاتا دوسرے نے کہا مین بہی
قبل اسکے کبھی ایسا نہین ڈرا جیسا آج اس محفل مین ڈرا ہون معلوم ہوتا ہے کہ خدا
اسکا رکن ہے اور دوسرے روز وہ دونون پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے صاحب یعنی بازان سے خبر دو کہ میرے
خدا نے آج شب کو مجھہ کو خبر دی ہے کہ سات ساعت رات گذر نیکے بعد شیرویہ پہر
کسرا کو اللہ تعالےٰ نے کسرا پہ مسلط کیا شیرویہ نے کسرا کا پیٹ چاک کیا اور وہ ہلاک
ہوا اور یہ واقعہ شب سہ شنبہ دسوین جمادی الاولیٰ سنہ سات ہجری کو واقع ہوا اور
کہنا بازان سے کہ جلد دین میرا مملکت کسرا مین ظاہر ہوگا اگر تو مسلمان ہو جا تیرا ملک
مین تیرے تصرف مین رکہونگا اور بعض ملک فارس کے بہی تیری حکومت مین دونگا
پس وہ دونون قاصد بازان کے پاس پلٹ گئے اور جو کچہہ دیکھا اور سنا تھا بیان کیا
بازان نے کہا کہ یہ باتین بادشاہون کیسی نہین ہین مجھہ کو گمان ہے کہ وہ برحق پیغمبر ہے
مین اس خبر کا انتظار کرتا ہون جو انہون نے مجھکو دی ہے اگر یہ خبر صحیح ہوئی تو اوسکی
نبوت مین شک نہین ہے بخدا کہ اون پر ایمان لانے مین کوئی حاکم مجھہ پر سبقت
نکرے گا اوسی زمانہ مین خط شیرویہ کا بازان کو پہنچا اوس نے وہی مضمون لکہا تہا
جسکی نبی کریم نے خبر دی تہی بازان اوسیوقت مسلمان ہوئے اور اہل مین اور
اہل فرس جو وہان اوسوقت موجود تہے سب مسلمان ہو گئے یہ اول وبال تہا جو بے
تعظیمی جناب رسالت سے کسرا حاکم فرس پر واقع ہوا اسپر بہی اوسکی قائم مقام متنبہ نہوے
ف آخر کار عہد خلافت حضرت خلیفہ ثانی مین سلطنت اوسکی اہل اسلام کے قبضہ مین آگئی
مجمل حال اوسکا یہ ہے کہ آخر سنہ چودہ اور اوائل سنہ پندرہ ہجری مین حضرت

ف بیان حال جنگ فارس کا اور فضل الٰہی کا اہل اسلام پر ہونا

عدالت مآب سیدنا فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تمام اشراف مہاجرین اور انصار کو جمع کر کے مشورہ کیا اپنے جانیکی نسبت دیار عجم مین بعضونکی راے ہوئی کہ آپ خود مہم عجم کیواسطے تشریف لیجاوین اور بعض کی راے اسکی خلاف ہوئی آخر الامر بمشورہ اعلم الاصحاب سیدنا علی مرتضیٰ کے حضرت فاروق نے خود مدینہ مین توقف فرمایا اور حضرت سعد ابن ابی وقاص کو ایک لشکر آراستہ کے ساتھہ حاکم کر کے روانہ کیا اور حکومت عراق اونکی سپرد کی اور کفار عجم سے محاربہ کرنیکی اونکو اجازت دی حضرت سعد چار ہزار خواہ چھہ ہزار خواہ سات ہزار آدمی ہمراہ لیکر روانہ ہوے چندے شدت برف سے موضع سراف مین قیام کر کے ابتدائے موسم گرما مین جانب قادسیہ روانہ ہوئے امیر المومنین عمر فاروق نے عقب سے بہت سردار اونکی اعانت کو بہیجے اور کچھہ فوج شام سے بہی حضرت سعد کے پاس روانہ کی جب خبر حضرت سعد کے تشریف لانیکی یزدجرد حاکم فارس کو پہنچی ساٹھہ ہزار سوار اوسنے خود اپنی فوج سے چنکر رستم ابن فرخ زاد کو کہ شجاعان فارس مین بڑا نام آور تہا اوسپر سردار کر کے حضرت سعد کے مقابلہ کو بہیجا رستم نے موضع ساباط مین قرارگاہ لشکر تجویز کی اور حضرت سعد نے نواح عذیب مین کہ قادسیہ کے قریب ہے تیس ہزار کچھہ زیادہ فوج کے ساتھہ قیام فرمایا اور حضرت خلافت پناہ کو مفصل حال سے اطلاع دی حضرت خلافت مآب نے جواب مین کلمات تسکین کے لکہے اور تحریر کیا کہ لڑائی مین عجلت نکرنا پہلے کچھہ لوگونکو جو اصحاب راے سے ہون اوسکی پاس بہیجنا کہ یزدجرد کو اسلام تعلیم کرین اور بعض کہتے ہین کہ یزدجرد نے قاصد حضرت سعد کے پاس بہیجکر اونکی بعض ہمراہیون کو بلایا کہ اون سے دریافت کرے کہ غرض اونکی عجم مین آنے سے کیا ہے الغرض حضرت سعد نے ایک جماعت کو کہ شجاع اور اہل راے تہے بادشاہ عجم کے پاس بہیجا جب وہ سب مجلس مین اوسکی پہنچے اوس بادشاہ نے پوچھا

کہ تم کیون ہمارے ملک مین آئے ہو ہمنے جو تم سے تغافل کیا اسواسطے تم لوگ ہم پر دلیر ہوگئے ہو
جماعت اہل اسلام سے ایک شخص نے جواب دیا کہ اے ملک ہم ایک ایسی جماعت تھے کہ خدا کو
نہ پہچانتے تھے اور اوسکی شناخت مین حیران اور پریشان تھے اور اپنے ہاتھ سے بت بناکر اوس
بیجان کو پوجتے تھے اور نہایت درجہ ضلالت اور جہالت مین مبتلا تھے خداوند تعالے نے محض اپنے فضل اور
رحمت سے ایک پیغمبر دین پرور اور ایک نبی رحم گستر کہ نسب مین ظاہر ہے ہم پر مبعوث کیا کہ اوسنے
ہم کو توحید معبود برحق تعلیم کی اور اعمال حسنہ اور اخلاق پسندیدہ سکہائے اور خصائل ذمیمہ
سے ہم کو روکا اور معجزات کہلے ہوئے ہم کو دکہلا کر اپنی نبوت کو ہم پر خوب ظاہر کردیا چنانچہ ہم کو
یقین کامل ہوگیا کہ وہ پیغمبر برحق ہے اور جو کچہہ اوسنے بتایا ہے وہ سب حق ہے اور ہم دل سے
اوسپر ایمان لائے اور اوسکی احکامات کو بجالائے پھر اوس نبی کریم نے دعوت حق کو قبول
کیا اور دار بقا کو اختیار فرمایا اب تک ہم اوسکی بجا آوری احکام مین مشغول ہین اور دل اور
جان سے اوسے مانتے ہین اوسنے ہم کو حکم دیا ہے کہ خلائق کو طریق مستقیم اوسکا تعلیم کرین اور
ضلالت سے نکال کر راہ راست پر لاوین جو قبائل ہمسے قریب تھے اونکو ہمنے راہ راست بتائی جسنے
قبول کیا دولت دارین سے بہرہ ور ہوا اور جسنے انکار کیا اوسکو ہماری تیغ نے قتل کیا یا اوسنے
ذلت اور خواری کے ساتھہ جزیہ دیا اب یہان آئے ہین کہ تم کو بھی ہدایت کرین اور ضلالت سے
نکالین یزدجرد نے جواب دیا کہ اے گروہ عرب میرے نزدیک تم سے زیادہ حقیر اور ذلیل
دنیا مین دوسرا نہین ہے ہمیشہ تم مشقت مین مبتلا رہتے تھے اور جب کبھی ہمارے
ملک مین آتے تھے تجارت وغیرہ کیواسطے تو ہمارے ملک کے نعمات سے نفع اوٹھاتے تھے
اب تم کو یہ حوصلہ ہوا کہ ہم سے محاربہ کرنے کو آئے ہو مین جانتا ہون کہ تم مشقت اور رنج
گرسنگی سے آئے ہو امسال واپس جاؤ سال آیندہ مین آنا مین بہت کچہہ غلہ اور مال

تم کو دونگا اور ایسے شخص کو تم پر حاکم کردونگا جو تم پر بہت مہربان ہوگا اہل اسلام نے جواب دیا کہ اے ملک یہ گمان تیرا غلط ہے البتہ پیشتر ہم ایسے ہی تھے جیسا تو کہتا ہے لیکن جب سے رسول کریم ہم مین تشریف لائے اور ہمنے اونکی اطاعت کی توفیق پائی وہ حالات بدل گئے اب ہمارے رسول نے ہمکو تعلیم کردیا ہے کہ کفار سے جہاد کرو جو تم مین مارا جاویگا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جو زندہ رہے گا وہ کفار پر غالب ہوگا اور جتلا دیا ہے ہم کو ہمارے رسول نے کہ فلان فلان ملک ہمارے قبضہ مین آوین گے اور خزانے اونکے ہمین ملین گے تیرا ملک اور خزائن بہی اونہی مین سے ہین اب ہم تم کو دعوت اسلام کرتے ہین اگر تو مسلمان ہوگا تیرے حق مین دنیا اور آخرت مین بہتر ہوگا اور اگر انکار کریگا تو تجھہ کو جزیہ دینا ہوگا ورنہ ہم تجھہ سے مقابلہ کرینگے کہ اللہ تعالے ہمارے اور تیرے درمیان مین فیصلہ کردے بادشاہ نے جب یہ کلام سنا بسبب تکبر اور نخوت کے اوسکو غصہ آیا اور کہا کہ اے اہل عرب اگر قاصد کو مارنا طریق سلطنت کے خلاف نہوتا تو مین ابہی تم کو قتل کرتا اور حکم دیا کہ ایک جوال خاک لائے اور اوسکو ایک سردار عرب کی سرپر رکہا اس مراد سے کہ تم کو یہی خاک نصیب ہوگی عاصم بن عمرو تمیمی اوٹہے اور اوس جوال خاک کو اپنے کندہے پر رکہا اور کہا کہ اے اہل عجم تمنے عجب کام کیا کہ اپنے ہاتہہ سے اپنی ملک کی خاک ہم کو سپرد کی اب جلد ہم تمہارے ملک کو برباد کرکے خاک اوسکی ملک عرب مین لیجاوینگے القصہ جب وہ سب حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس واپس آئے حالات جو گذرے تہے بیان کیے حضرت سعد خوش ہوئے اور وہ بہی اوسکو فال نیک سمجھے منقول ہے کہ لشکر اسلام مین سب اشیائے ضرورکثرت سے تہی لیکن گوشت نتہا اوس ملک کے لوگون نے اپنے جانورونکو پہاڑون پر محفوظ جگہہ مین چہپادیا تہا عاصم بن عمرو تمیمی معہ ایک جماعت مسلمانونکی جانورونکی تلاش مین نکلے اور بہت کوشش کی یہانتک کہ ایک جنگل کے

کنارہ پر پہنچا ایک فوج کنار کی اوس اطراف مین تہی عاصم نے اونسے پوچہا کہ گاگاے اور گوسفند
کی کچہہ تم کو خبر ہے ایک نے اون مین سے کہا نہین ناگاہ ایک گاے اوس گلہ سے کہ اوس جنگل مین
تہی بزبان فصیح بولی کہ یہ شخص جہوٹ کہتا ہے ہم گلہ بیل اور گاے کا اس جنگل مین ہے
عاصم نے یہ سنکر بہیجدیا اپنے ہمراہیونکو وہ اوس گلہ کو اپنے لشکر مین ہانک لاے یہ معجزہ نبی کریم
تہا کہ گاے نے کلام کیا جانور اسطرح ہمراہیان جناب رسالت کے لشکر پر جان نثار تہی کہ اپنے
تو خود اونکی نذر کیا کر اپنے تصرف مین لادین اور تکلیف نہ اوٹہائین وہ لوگ جو ایسے سرداران جناب کے
اہل حق نہین جانتے اور اونکی تعظیم نہین کرتے جانورون سے بہی زیادہ بےعقل ہین الغرض
یہان اہل اسلام کی یہ کیفیت تہی اودہر حاکم فارس نے رستم کو حکم دیا وہ ایک بہت بڑا لشکر لیکر جو
تعداد مین لشکر اسلام سے پانچ چار حصہ زیادہ تہا اور بہت سے فیل لڑنیوالے اور بہت سامان
حرب بہی اوسمین تہا مدائن سے جانب لشکر اسلام روانہ ہوا روایت ہے کہ راہ مین ایک
رات کو رستم نے خواب دیکہا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اوترا اور جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ اوسکے ساتہ ہین اوس فرشتے نے ہتیار سب
اہل فارس کے لیکر اوپر مہر کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حضرت عمر کو
سپرد کردیا صبح کو جب وہ جاگا بہت متردد ہوا اور یہ ہدایت تہی نبی کریم کیطرف سے کہلی ہوئی
اوس فرقہ گمراہ کو کہ اب بہی راہ راست پر آوین مگر وہ ایسے گمراہ تہے کہ متنبہ نہوئے الغرض جب
دونون لشکر مقابل ہوئے رستم نے اپنی فوج کو واسطے لڑائی کے مرتب کیا اور حضرت سعد نے
بہی لشکر اسلام کو موقع اور محل پر جمادیا اور تحریص کی مسلمانونکو جہاد کی اور پڑہا سورہ انفال کی
آیات کو اور رغبت دلائی جانب آخرت کے اور نصائح دلپذیر کی اور فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ دیار
عجم اوسی ممالک سے ہے کہ اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ ممالک نیکون کو دونگا پس ہر ایک کو

تم مین سے لازم ہے کہ قدم شجاعت آگے بڑہاوے اور یقین رکھے کہ اگر مارا جاویگا راحت ابدی پاویگا اور لقاے الٰہی حاصل کریگا اور ہر شخص غرض آخرت پر نگاہ رکھے تا کہ خدا ے تعالےٰ دنیا اور آخرت دونون مرحمت فرماے شعر

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد		دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد	

اور سب امراے لشکر کو حکم دیا کہ اسی طرح اپنی قوم کو نصیحت کرین بعد لوگون سے کہا کہ اب اپنے اپنے مقام پر قرار پکڑو اور منتظر رہو یہانتک کہ نماز ظہر کا وقت آوے وہ وقت نزول رحمت کا اور حصول نصرت کا ہے اور مین چار مرتبہ تکبیر کہونگا اول تکبیر پر تم سب مستعد ہونا اور تکبیر چہارم پر دشمن پر حملہ کرنا اور یہ جان لو کہ تین دن اور ایک رات دونون فریق مین جنگ و جدال ہوگا اور چوتھے روز فتح ہوگی اور یہ کمال فضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جیسا فرمایا تھا حضرت سعد نے ویسا ہی وقوع مین آیا منقول ہے کہ تین روز برابر اہل اسلام اور اہل اشرار مین باہم معرکہ جنگ و جدال بلند رہا سرداران دین پناہ نے بہت سے افسران نامدار کو لشکر دارس سے تہ تیغ کیا اور ایسی ایسی جوہر شجاعت دکہائے اور ایسی کار نمایان کیے کہ صفحہ روزگار پر یادگار رہین محتاج بیان نہین تمام کتب تواریخ اسکے حال سے بہری ہین بخیال طول تشریح اسکی نہین کیجاتی ہے الغرض جب تین روز گذر گئے اور آخر شب جنگ آئی کہ جسکی خبر صاحب رسول اللہ نے دی تہی اور اوس شب کو لیلۃ الہریر کہتے ہین اوس شب مین دونون لشکر مین بہت سخت مقابلہ ہوا راوی بیان کرتے ہین کہ اوس شب کو جب مسلمان نماز عشا سے فارغ ہوئے دونون لشکرون مین مشعلین روشن کی گئین اور دونون لشکر کی سپاہ مثل شیر ونکی ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے اور ہر جانب سے اسدرجہ آتش جنگ مشتعل ہوئی کہ حالات جنگ دونون لشکر کے سردارون کو بہی معلوم نہوتی تہی لیکن بفضل خدا

اہل اسلام آتش جنگ مین صابر اور ثابت قدم رہے حضرت سعد نے جب کیفیت لڑائی
کی دیکھی تمام شب بارگاہ الٰہی مین مسلمانونکے واسطے دعاے فتح اور نصرت کرنے لگے یہانتک کہ صبح
صادق نمودار ہوئی اور حضرت سعد کو اپنی دعا کے مقبول ہونے کا یقین ہوگیا اور ندا دی
اونہون نے کہ اے معشر اسلام چند روز تمنے صبر کیا ہے پھر ایک ساعت اور صبر کرو نبی
کریم نے فرمایا ہے کہ نصرت صبر کے ساتھ ہے پس صبر اور فتح توام ہین اور اللہ کے فضل سے
بوے فتح اسوقت میرے دماغ مین آتی ہے اور بالیقین آج کا دن فتح کا دن ہے اور علم
دین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام آج تمہاری سعی اور کوشش سے بلند ہوگا دلاوران
دین پناہ حضرت سعد کے اس ارشاد سے اور جوش مین آئے اور ایک مرتبہ حملہ کیا
لشکر اعدا پر اور حملہ اوس شدت کا کہ رنگ کفر اور شرک کے مٹانے لگے جب آفتاب بلند ہوا ستارہ
دولت رستم اور لشکر عجم کو زوال ہوا اوس روز رستم کنارہ نہر عقیق پر سائبان کے سایہ مین
اپنے تخت پر بیٹھا تھا کہ دفعتاً اللہ جل شانہ نے ہواے تند کو اون پر مسلط کیا یہ کیفیت تھی
کہ ہوا گرد و غبار زمین سے اوٹھا کر لشکر اعدا کی آنکھون مین اور منہ مین بھرتی تھی اور
دلاوران لشکر اسلام پیچھے کو بے اختیار اوٹھا کر لشکر مخالف پر پہنچاتی تھی اہل اسلام اسکو
غنیمت جان کر قتل اعدا پر مستعد ہوئے اور نقشہ کفر کو صفحہ ہستی سے مٹانے لگے
ناگاہ ہوا نے میخین خیمہ رستم کی اوکھاڑ کر نہر عقیق مین ڈال دین رستم بسبب گرمی آفتاب
کے تخت سے اوتر کر بار شتران خزانہ کے سایہ مین آکر بیٹھا ایک جماعت لشکر اسلام کی
اوسکے قریب پہنچی ہلال ابن علقمہ نے رسی اوس بار کی جسکے سایہ مین رستم بیٹھا تھا
کاٹ ڈالی اور وہ بار گران پشت رستم پر گرا اور اوسکے صدمہ سے پریشان ہوکر نہر مین
در آیا ہلال نے اسحال مین اوسکو پہچانا اور پیر اوسکا پکڑ کر پانی سے باہر کرکے خنجر سے اوسکا

سر کاٹا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ جب ہلال نے اوسپر حملہ کا قصد کیا رستم نے تیر مارا
وہ تیر اونکی پیر مین جہد کر رکاب تک پہنچا ہلال نے عقب مین آکر اوسپر حملہ کیا اور ایک ضرب
شمشیر سے اوسکو وار جہنم مین پہنچایا اور سر اوس تاجدار عجم کا کاٹ کر اپنے نیزے پر رکھہ کر
بلند کیا اور اوسکی تخت پر کھڑے ہوکر باآواز بلند کہا کہ اسوقت مین نے رستم کو قتل کیا سپاہ
عجم نے جب اپنے سردار کو اس حال مین پایا قوت قرار کی اونکو نہ رہی بہاگ نکلے سپاہ دین پناہ نے
اونکا تعاقب کیا اور بہت سے کفار کو جہنم مین پہنچایا الغرض قلعہ قادسیہ فتح ہوا اور جملہ زر اور
مال اور خزائن بہت کچھہ مال غنیمت مسلمانون کے قبضہ مین آیا اور عظمت مسلمانون کی
اس فتح سے بڑہ گئی اور شوکت کفار ٹوٹی اور اس معرکہ مین از ابتدا تا انتہا آٹھہ ہزار پانسو
مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکھہ عجمی مقتول ہوئے حضرت سعد نے نامہ مشتمل فتح قلعہ قادسیہ
معہ خمس غنائم بحضور حضرت خلافت انتساب عدالت مآب عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالے
عنہ روانہ کیا حضرت فاروق نے جواب مین حضرت سعد کو بہت تحسین لکہی اور حکم دیا
کہ چندے مقام قادسیہ مین فوج کو آسایش دو اور تا صدور حکم قصد مدائن نکرو بعدہ دوسرے
برس نامہ مبارک حضرت خلافت پناہ کا حضرت سعد کے نام پہنچا کہ اب وہ وقت ہے
کہ تم اپنی پوری ہمت فتح مدائن مین صرف کرو سب مال اور اسباب اور اہل و عیال
قادسیہ مین چھوڑ کر ایک جماعت اونکی حفاظت کو مقرر کرکے خود جانب مدائن روانہ ہو
حضرت سعد حسب الحکم آخر شوال سنہ پندرہ ہجری مین لشکر آراستہ کرکے مداین کیطرف
روانہ ہوئے راستے مین بعض شہر اور ملک کو لڑائی سے اور کوئی مصالحت سے قبضہ
مین کرتے ہوئے بابل مین پہنچے لشکر عجم کہ بابل مین تہا لشکر اسلام سے مقابل ہوا اور بعد
سخت مقابلہ کے وہ لشکر فارس متفرق اور پریشان ہوا ایک گروہ اوسمین سے دجلہ پر پل

باندہا ہوتہ کیا اور پل کو توڑ دیا کہ دوسرا عبور نکرے اور خود مداین کو چلے گئے اور لشکر اسلام ہتقام ساباط
مین پہنچا اور حضرت سعد نے لشکر کا جائزہ لیا ساٹھہ ہزار سوار مجتمع تھے زیادہ تیرہ دن کے جب حضرت
سعد کو معہ لشکر کے تشریف لانا سنا امارت اپنی لشکر کی ہر شخص کیواسطے اوسنے تجویز کی اوسنے
انکار کیا اسوجہہ سے کہ ہیبت اہل اسلام کی اونکو دلون مین اثر کر گئی تہی آخر کار اونمین یہ مشورہ
قرار پایا کہ درمیان مداین کے دجلہ جاری ہے نصف غربی اوسکا عرب کیواسطے چہوڑ دین اور
نصف شرقی اوسکا جس مین مکانات اکاسرہ اور محلات شاہان عجم کے ہین اوسکی حفاظت
کرین پس وہ لوگ جو نصف غربی مین تہے وہ اپنا اسباب اور اہل و عیال لیکر اوس پار چلے گئے
اور پلون کو توڑ ڈالا اور کشتیون کو اینچ لیا حضرت سعد جب کنارہ دجلہ پر پہنچے عبور کرنا اوس وقت
مشکل معلوم ہوا اہل رائے سے مشورہ کیا کہ کیا صورت کیجاوے بعض نے کہا کہ کشتیان بنائی
جاوین یا دریا پر پل باندہا جاوے حضرت سلمان فارسی نے کہا کہ جب تک ہم کشتیون کا
سامان کرین اور پل باندہین کفار سب خزانہ اور مال دولت شہر سے نکال لیجاوینگے
روایت کرتے ہین کہ حضرت سعد نے شب کو واقعہ مین دیکہا تہا کہ سواران لشکر اسلام اوس
دریائے زخار سے سلامتی کے ساتھہ عبور کرکے مداین کو پہنچے پس فرمایا حضرت سعد نے اے
اہل اسلام کفار نے اب دریا سے پناہ لی ہے میرا یہ عزم ہے کہ نفع اسی مین ہے کہ تم دریا سے
اوترجاو لوگون نے کہا اللہ تعالے ہم کو اور تم کو عزیمت اچہی مرحمت کرے وہ اللہ جو ہمارے
زمین پر حفاظت کرتا ہے دریا مین بہی ہم کو نچہوڑ دیگا حضرت سعد نے کہا کون ہے ہماری
یارون مین سے کہ اس کام مین سبقت کرے اور کنارہ دریا کے حفاظت کرے دشمن سے
تاکہ وہ عبور دریا سے مانع نہوسکین عاصم بن عمر اور قعقاع ابن عمر اور اونکی اصحاب سے قریب چہہ سو
جوانمرد رضی اللہ عنہم کے اس کام پر مستعد ہوئے حضرت سعد نے عاصم کو اوس جماعت پر میر

اترکے حکم عبور کا دیا اول سب سے قعقاع نے اللہ پر بھروسہ کرکے اپنا گھوڑا دریا مین ڈالا مثل برق کے دریاسے عبور کرکے پھر فی الفور پلٹ آئے عاصم نے جب یہ دیکھا فوراً چھ سو لاورد مین سے ساٹھہ آدمی ہمراہ لیکر دریا مین اوترے اہل عجم نے جب یہ دیکھا ساٹھہ آدمی اونمین سے روکنے کو دریا کیطرف متوجہ ہوئے اور کنارہ دریا پر آگئے اور قصد روکنے کا کیا عاصم نے یارون سے حکم دیا کہ نیزون کو سیدہا کرلو اور منظر اونکی نظر سے ملائے رہو پس اس شان سے وہ لوگ دریا کو عبور کرگئے اور بعضون کو اونمین سے قتل کیا جو باقی رہے بھاگ کر اپنے امن کو چلے گئے بعد حضرت سعد نے بقیہ لشکر سے کہا کہ کہو نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور دریا سے عبور کرو الغرض وہ ساٹھہ ہزار دلاوران نامدار مانند آب روان کے اوس دریا سے عبور کرگئے ایسے کہ ایک چیز بھی کسی کی تلف نہین ہوئی فقط مالک بن عامر کا ایک پیالہ اونٹ پر سے اونکی دریا مین گر گیا تھا اونھون نے کہا کہ بخدا ہم ایسی حالت مین ہین کہ اوسکی رحمت کے سزاوار نہین ہے کہ اس لشکر مین سے میرے عیش کو مکدر کرکے میرا پیالہ سلب کرے اللہ تعالےٰ نے اونکی قسم کو سچا کیا جب سب لشکر اوتر گیا موج دریا نے اوس پیالہ کو کنارہ پر ڈالدیا ایک شخص نے اوسکو پہچانا اور مالک کو دیدیا یہ فضل تھا اللہ تعالےٰ کا اوس گروہ پر بسبب اطاعت اور فرمان برداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یزدجرد محل کے جھروکے سے یہ حال دیکھہ رہا تھا جب اس جرات سے عبور کرنا لشکر اسلامیہ کا دیکھا رعب اوسکے دل مین آگیا اور کہنے لگا کہ تحقیق مجھہ کو جنون سے مقابلہ کرنا پڑا ہے نہ آدمیون سے اور فی الفور محل سے اوترکر خواص کو ہمراہ لیکر جانب حلوان روانہ ہوا اور حکم دیا کہ جو مال قیمت مین گران اور وزن مین سبک ہے پیچھے سے لے آؤ اور کچھہ خزاین اور اہل و عیال کو بنا بر احتیاط پہلے سے حلوان کو بھیجدیا تھا باقی کل خزانے جو اسباب اور جواہرات

بیش بہا سے بھرے تھے اور کھانے پینے کا سامان جو کچھ جمع کیا تھا اسقدر چھوٹ گیا کہ لوگ
اوسکا شمار نکرسکے حضرت سعد نے قعقاع ابن عمر کو ایک جماعت پر امیر کر کے اوسکی تعاقب مین
بھیجا اور خود شہر مداین مین داخل ہوئے اور لشکر کو گرد ایوان کسرا کے چھوڑکر خود معہ خواص اصحاب
کے محل شاہی مین تشریف لائے **روایت** ہے کہ اہل عجم لذیذ کھانے پکا کر اور اوسمین زہر
ملا کر چھوڑ گئے تھے کہ عرب اوسکو کھا کر ہلاک ہون وہ لوگ ایسے سچے مسلمان تھے کہ بسم اللہ کہہ کر اوسکو
بے تکلف کھاتے تھے اور کچھہ نقصان اونکو نہین کرتا تھا اور قعقاع جو اوس بادشاہ مغرور کے
تعاقب مین گئے تھے اوسکو ملے اور جو کچھہ مال اور اسباب وہ ہمراہ لیے جاتا تھا وہ سب چھین لیا
اور لشکر اسلام مین حاضر کیا مال غنیمت جو مداین مین مسلمانون کو ملا حد و انتہا تھا ایک تاج تھا
اوسمین تیس سو من کا مرصع ساتھہ یاقوت اور زمرد اور الماس اور مروارید بیش قیمت کی اور
وہ طاق کسرا مین زنجیر طلائی مین معلق تھا اسطور سے کہ جب بادشاہ تخت پر بیٹھا تھا ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ تاج اوسکی سر پر ہے اور ایسے ہی اوسکا پٹکا اور زرع وغیرہ کل سامان تھا کہ اوسکی
قیمت کا تخمینہ نہوسکا لہذا حضرت سعد نی صحابہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ سب بخوشی اجازت
دین کہ اس مال کو ہم حضرت خلافت پناہ کی حضور مین روانہ کردین وہ جو چاہین کرین لوگ اس پر
راضی ہوئے چنانچہ وہ تاج اور مسند مرصع اور دیگر اسباب بیش قیمت کہ جسکی دیکھنے سے نظر خیرہ ہوتی تھی
ہمراہ خمس کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا حضرت عمر نے وہ سب مال مسجد نبوی مین جمع کیا اور اعیان
مہاجرین اور انصار کو بلایا اور اوس مال کی نسبت مشورہ کیا بعض کی رائے یہ ہوئی کہ یہ مال بیش بہا
بیت المال مین جمع رہے اور بعض کی رائے یہ ہوئی کہ حضرت خلافت مآب خود لے لین حضرت
ولایت مآب سیدنا علی مرتضیٰ نے کہا اے امیر المومنین کیون اپنی علم کو جہل کرتے ہو اور یقین کو ساتھہ
شک کے بدلتے ہو تحقیق حال یہ ہے کہ نہین ہے مال دنیا سے تمہارا مگر وہ مال کہ جسکو خدا کی راہ مین صرف کرو

آگے اپنی آخرت کو روانہ کر دیا یا پہن لیا اور پہاڑ ڈالا یا کہا لیا حضرت خلافت پناہ نے کہا کہ یا ابا الحسن سچ کہا تمنے اور حکم دیا کہ اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے درمیان اصحاب کی تقسیم کر دو چنانچہ ویسا ہی ہوا روایت ہے کہ یزدجرد جب شکست اوٹھا کر حلوان کو پہنچا اور وہان قرار کیا سپاہ عجم کہ شکستہ حال تہی یہ سنکر شہر حلولا مین جمع ہوئی اور ہر طرف سے سپاہ مغرور وہان جمع ہونے لگی یہانتک کہ ایک لشکر کثیر ہو گیا اور گرد اپنے اونہون نے ایک خندق کہودلی اور ایک جماعت اہل عجم کی نواح موصل مین جمع ہوئی حضرت سعد نے اس حال سے حضرت خلیفہ کو اطلاع دی وہان سے حکم ہوا کہ ہاشم ابن عتبہ ابن سعد کو بارہ ہزار لشکر کا سردار کر کے حلولا کو روانہ کرو اور عبداللہ ابن المعتم کو چہہ ہزار سوار ہمراہ کر کے بجانب موصل بہیجو پس ہاشم بن عتبہ حسب الحکم خلیفہ جانب حلولا روانہ ہوئے اور اوس مقام کو محصور کر لیا چہہ مہینے اوسکو گہیرے رہے اور ایام محاصرہ مین بہت سی لڑائیان دونون لشکر مین ہوئین آخر کار بعد ایک بہت بڑی سخت جنگ کی سپاہ عجم کو شکست ہوئی اللہ تعالےٰ نے ایک ہوا ایسی اون پر مسلط کی کہ کثرت گرد سے دنیا اون پر تاریک ہو گئی اپنی کہودی ہوئی خندق مین گرتے تہے اور ہلاک ہوتے تہے اور بسبب تاریکی کے بہاگ بہی نہ سکتے تہے الغرض جب حلولا اہل اسلام کے قبضہ مین آگیا اور یزدجرد نے سنا پریشان ہو کر حلوان سے بہی بہاگا ایک سردار معہ کسیقدر فوج کے وہان چہوڑ دیا اور اوسکو حکم دیا کہ اگر مسلمانون کا لشکر آجاوے تو اتنی دیر مقابلہ کرنا کہ مین مقام رے مین پہنچ جاؤن ہاشم نے صورت واقعہ سے حضرت سعد کو اطلاع دی اونہون نے حکم دیا کہ تم خود فوراً حلوان کو جا کر اوس پر بہی قبضہ کر لو اور قعقاع کو ہاشم کی مدد کیواسطے روانہ کیا ہاشم اور قعقاع نے ملکر حلوان پر حملہ کیا امیر یزدجرد سے ایک کوس تک سخت لڑائی ہوئی آخر حلوان پر بہی مسلمانون کا قبضہ ہو گیا اور شوکت کسرا بالکل مٹ گئی اور عظمت خاندان کیخسرو اور کیقباد برباد ہو گئی تمام ملک عجم اہل اسلام کے قبضہ مین آگیا اور آفتاب اسلام اوس ملک مین

چمکا اور علم دین بلند ہوا بعد جب حضرت سعد کو حضرت خلافت مآب نے معزول کیا او خبر
یزدجرد کو پہنچی اوسنے اہل رے اور خراسان اور ہمدان اور نہاوند کو جمع کر کے معاہدہ کیا
اور دیڑہ لاکہہ سپاہ جمع کی اور فیرزان کہ شجاعان عجم سے تہا اوسپر افسر ہوا جب یہ خبر حضرت
خلافت پناہ کو پہنچی صحابہ کو جمع کر کے مشورہ کیا بعضون نے کہا کہ اپ خود مقابلہ کو تشریف
لیجایئے ہم ہمراہ چلینگے حضرت عثمان نے راے دی کہ آپ اہل شام اور یمن کو لکہین کہ وہ
مقابلہ کو جاوین اور آپ مع اہل حرمین شریفین کے کوفہ اور بصرہ کو تشریف لے چلین سیدنا
علی مرتضیٰ نے کہا کہ اے امیر المومنین اگر لشکر شام جاویگا تو رومی شام پر قبضہ کرینگے اور اگر
اہل یمن جاوینگے اہل حبشہ اوسپر حملہ کرینگے اور اگر آپ خود ساتہہ جماعت اہل حجاز کی تشریف
لیجاوینگے تو اعراب مدینہ منورہ کو برباد کرینگے اور نیز اہل عجم بہت بڑے صاحب سامان ہین اور
حقیقت سے بے بہرہ ہین آپ کو اس بے سامانی مین دیکہہ کر اونکو حوصلہ بڑہجاویگا اور آپ اسکا
خیال نکیجیے کہ لشکر اعدا بہت ہے نبی کریم نے اعداسے کثرت لشکر سے مقابلہ نہین کیا ہے بلکہ محض اللہ پر
اور اوسکی اعانت پر بہروسہ کر کے کفار سے مجادلہ فرمایا اسوقت بہی جو حضرت کی اتباع پر قائم
ہین اونکو اللہ تعالےٰ کافی ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ اہل بصرہ کو لکہین کہ وہ تین جماعت
ہو جاوین ایک جماعت اہل وعیال کی حفاظت کرے اور ایک جماعت اہل ذمہ کے
ناظر رہین اور ایک جماعت مقابلہ کو جاوین اور آپ یہان سے بہی اونکی اعانت کرین حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ خوش ہو کر تکبیر کہی اور فرمایا کہ بخدا میری بہی رائے یہی تہی
مگر مین چاہتا تہا کہ کوئی اصحاب کبار سے میری راے سے مطابقت کرے الغرض اوسیوقت
امارت فوج نعمان بن مقرن کیواسطے تجویز ہوئی اور فرمان اونکے نام پر صادر ہوا اور اہل کوفہ کو
لکہا گیا کہ اونکی اطاعت کرین اور عبداللہ ابن عمر اپنے صاحبزادے کو پانچہزار آدمی ہمراہ کر کے اونکی مدد کو

بہیجا الغرض جب نامہ حضرت خلیفہ نعمان کو پہنچا اونہون نے سامان جنگ کیا اور ایک لشکر
اہل بصرہ اور حلوان وغیرہ کا لیکر نہاوند کو کہ مقام اجتماع افواج عجم تہا پہنچے کفار نے دو ایک
کوس گرد اپنے لشکر کے زمین مین گوکہرو آہنی بچہا دیے تہی نعمان نے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے
اہل رای نے صلاح دی کہ آج رات کو پیچہے ہٹ چلو یہ سمجہین گے کہ عرب ڈر کر بہاگ گئے ضرور تعاقب
کرینگے جب اس میدان سے باہر ہولین تو اون سے مقابلہ کیا جاوے الغرض ایسا ہی کیا لشکر
کفار جب اوس میدان سے باہر آگیا او سوقت باہم دونون لشکرون مین بہت بڑا سخت مقابلہ
شام تک رہا جب شب ہوئی تمام رات نعمان دعاے فتح مسلمانونکی واسطے مانگا کیے صبح کو
پہر سخت مقابلہ ہوا بعنایت الٰہی وقت ظہر کے ایک مرتبہ تمام لشکر اسلام نے تکبیر بلند آواز سے
کہی اور یکبارگی کفار پر حملہ کیا آواز تکبیر سے مسلمانونکی کفار کے دل پر رعب چہا گیا او
لشکر کفار کو ہزیمت ہوئی اور فیرزان سردار سپاہ کفار بہی مارا گیا اور ایک لاکہ مشرک مقتول
ہوا اور نعمان بہی اس معرکہ مین شہید ہوے اور بعد اونکی حذیفہ بموجب اونکی فرمانیکے امیر لشکر
ہوے جب یزدجرد نے خبر فتح نہاوند کی سنی شدت غم سے قریب تہا کہ ہلاک ہوجا
اور خوف دلاوران عرب سے شکستہ دل ہوا اور امید مقابلہ اوسکے دل سے جاتی رہی ا
بے سر و سامان عراق عجم مین آیا اور بعد چند روز کی مخالفت آب و ہوا سے و ...
ہوا اور خراسان مین آیا اور مایوس سلطنت سے ہوکر کمال ذلت اور خوا
مرو مین اوسنے قرار پکڑا اور ملک فارس اور عراق کا قبضہ اہل اسلا
یہی ایک معجزہ ہے حضرت جناب رسالت کا اور اس غرض ...
اسلام متنبہ ہون اور دیکہین کہ صحابہ اور تابعین نے باوجو
ایسی بڑی حکومت اکاسرہ کو جو چار ہزار برس سے او

کیسا مٹایا یہ سب فضل اونکو اتباع کامل نبی کریم سے حاصل تہے ہم لوگون نے طریقہ جناب
جناب رسالت کو چھوڑ دیا اور اپنی ہوا اور حرص کے تابع ہوئے اوسکی سزا مین باوجود کثرت
مسلمانونکی اس پستی مین آگئے اب بہی اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کمر باندہین
اور مستقل ہون اور صبر کرین تو امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس ذلت و
خواری سے ہم کو نجات دے اللہ جلشانہ بہ تصدق رسول کریم کے اور بہ طفیل جان نثاران آنحضرت
کے ہم کو بہی اونکی اتباع پر قایم کرے اور توفیق نیک دے اور آفتاب اسلام کو کہ ہمارے
ظلمت گناہ سے پردہ مین ہوگیا ہے پھر چمکادے اور ہمارے گناہون کو معاف کرے

یارب بہ رسالت رسول الثقلین	یارب بغز اکنندۂ بدر و حنین
عصیان مراد و حصہ کن در عرصات	نیمی بحسن بخش و نیمی بحسین

آمین یارب العالمین اللھم صل وسلم وبارک علیہ

علی احسانہ کہ رسالہ سوم سے نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ
بماہ ۱۳۰۲ ہجری مطبع نامی لکہنؤ مین اہتمام ہوا —

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص وعام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخرے طبع ہوکے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین قیمت عند الدریافت بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی —

نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندرجال
بحر طلسم	دریائی طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصة الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	تحشیہ سدیدی	تحشیہ حمیات قانون	بہمن جواہر	دیوان عالم
دیوان صبا	دیوان حضرت علی معہ ترجمہ فارسی	مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین
جواہر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدی فی ذکر سید الوری	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینة النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الضحی فی ذکر خیر الورے	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب الآیات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینة القلوب فی ذکر المحبوب
منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	فضائی چمنستان	مجموعہ خطب حلمی	نقل محفل	نقل مجلس	میلاد شریف مکمل
مجالس گیارہوین	فضائل چاریار	اندرجال کلان	عملیات نادرہ	کحل البصر	مجموعہ دعائیہ
طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تحفة القلوب فی ذکر المحبوب	تزکیة الفہوم	ترجمہ اردو میلادی

سوا انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط کتابت سے دریافت ہوسکتا ہے یا اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وبمبی وڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیجا سکتی ہے —

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ [illegible]

استشہار برکت آثار

اس زمان میمنت اوان مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینۂ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادیعلیخان صاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات
صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک
رسالہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے
اور تیرہوین رسالہ مین حال پر ملال وفات خلاصۂ کائنات
تحریر فرمایا ہے انشاء اللہ تعالی اسکے بعد دیگرے طبع ہونگے بفضلہ تعالی
اب تیسرا حصہ بھی جسکا نام نجم الہدی فی ذکر سید الوری
ہے مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف
ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ھ مین طبع ہو گیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا
اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ [illegible]

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ چوتھا رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع
حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمے بہ

مصباح الظلام
فی
ذکر سید الانام

مولفہ شیدای احمد مجتبی شیفتہ محمد مصطفی مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علی خان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ الہادی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۵ع

فہرست کتاب مصباح الظلام فی ذکر سید الانام

۸۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَکَ الْحَمْدُ وَالثَّنَا یَا عَلِیُّ الْاَعْلٰی وَعَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ یَا نَبِیَّ الْاَنْبِیَا

نورِ خدا است لوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ملک بقا ست برای محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روح قدس از پرتو رویش چشمۂ حیوان آب وضویش
خضر و مسیحی زندہ بکویش صلی اللہ علیہ وسلم

خلاق جہان ست ثنا خوان محمد
جبریل بجان تابع فرمان محمد

ہمپایۂ عرش ست و فر فرزندۂ دلہا
ہر ذرۂ خاک در ایوان محمد

صد مردہ دلان را بدمے زندہ نمایند
عیسیٰ نفسانند غلامان محمد

در کیسۂ من نقد عمل بجز شفاعت
انیست کہ دستِ من و دامان محمد

ہادی اگرت آرزوے دید البیت
شو محو جمال رخ تابان محمد

اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اس آیۂ شریفہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کو

اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اسناد کیا اور ملائکہ کیطرف اور مسلمانون کو حکم فرمایا کہ صلوۃ بھیجو اوس پر
اور سلام یعنے تم بھی اس فضل مین شریک ہو جاؤ اور معنی صلوۃ مین علما کے بہت قول ہین
اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیۂ کریمہ مین صیغہ یصلون کا اسناد اپنی اور ملائکہ کی
طرف بطریق عطف کی فرماتا ہے اور یہ قاعدہ ہی نحو کا کہ معطوف اور معطوف علیہ حکم مین ایک ہوتا ہین
موافق اسکی ضرور ہے کہ لفظ صلوۃ کی معنی جو اللہ کیواسطے لیے جاوین وہی معنی ملائکہ کیواسطے لیے جاوین
اور لفظ صلوۃ کے دو معنی ہین ایک معنی رحمت بھیجنا دوسرے معنی رحمت طلب کرنا پس اگر معنی رحمت
بھیجنے کے لیے جاوین تو بیشک اللہ تعالیٰ کی شان کے سزاوار ہین کہ دینا اوسکا کام ہی مگر ملائکہ کی
یہ شان نہین ہی کہ نبی کریم پر خود رحمت کرین اور اگر طلب رحمت کے معنی لیوین تو ملائکہ کی
شان کے سزاوار ہین لیکن اللہ تعالیٰ طلب سی منزہ ہے اوسکی شان کی خلاف ہے مانگنا
اور اگر اللہ تعالیٰ کی نسبت معنی رحمت بھیجنے کی قرار دین اور ملائکہ کے نسبت طلب رحمت کی
تو فصاحت کی کیا بلکہ نحو کے بھی خلاف ہی اور کلام الٰہی اِسسے منزہ ہی وہ خالق فصاحت ہی اوسکا
کلام پاک افصح ہی پس ایسے مقام پر یہ قاعدہ اصول کا ہی کہ ایک معنی مجازی ایسی لینا چاہیے کہ
معنی حقیقی بھی اوسمین مندرج ہون اور چونکہ قرینۂ نظم اس آیۂ شریفہ کا صاف ظاہر کرتا ہی کہ یہ
آیۂ کریمہ حضور کی اظہار عظمت مین ہی لہذا علماء دین نے حسب علم اپنے ایک ایک معنی مجازی ارشاد
کیے ہین لفظ صلوۃ کی اور نبی کریم اون سبکے سزاوار ہین چنانچہ مدارج مین شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے
اس آیہ کی تحت مین لکھا ہے کہ کہا ہی ابو العالیہ نے کہ تابعین مین سی ہین معنی صلوۃ خدا کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ثنا کی ہین اور تعظیم کے اور معنی صلوۃ ملائکہ کی نبی کریم پر دعا کرنیکے ہین پس
اس قول سی یہ ثابت ہوا کہ درحقیقت معنی صلوۃ کے اسجگہ ثنا اور تعظیم کی ہین حیثیت مصلے سی نظر معنی
بدل گئی ہین یعنی حیثیت عجز عبدیت سے ملائکہ کی حق مین تعظیم اور ثنا یہی ہے کہ دعا مغفرت کرتے

ہین امت محمدی کیواسطے بنا بر تعظیم جناب رسالت کی اور فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ کہا ہے
علمانے کہ صلوۃ خدا خلق پر خاص بھی ہوتی ہے اور عام بھی ہوتی ہے انبیا علیہم السلام چونکہ جملہ خواص
سے ہین اون پر صلوۃ ثنا اور تعظیم ہے کہ جو اونکی شان کی سزاوار ہے اور نبی کریم چونکہ اخص اور
افضل ہین کل انبیا سے لہذا ثنا اور تعظیم منجانب اللہ تعالی جلشانہ کی حضرت کی نسبت کل سے
افضل ہو گئی اور نسبت عوام کے جو پیغمبر نہین ہین رحمت بھی عام ہے جیسا کہ فرمایا ہے رَحْمَتِي وَسِعَتْ
كُلَّ شَيْءٍ اور چونکہ اون عوام مین امت محمدیہ بسبب خطاب خیر امتہ کے خاص ہے لہذا اس امت پر
بہ نسبت اور خلق کی رحمت بھی خاص ہے چنانچہ فرماتا ہے هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ یعنے اس امت پر وہ رحمت ہے خدا کی جو اونکو گناہ سے پاک کرکے نور مغفرت سے
سرفراز کرتی ہے اور حلیمی نے کہا ہے کہ معنی صلوۃ علے النبی کی تعظیم کے ہین الغرض اس معنی سے عظمت
نبی کریم کو سمجھنا چاہیے کہ کیا عظیم شان ہے انحضرت کی کہ اللہ تعالے آپکی ثنا کرتا ہے اور آپکی تعظیم
فرماتا ہے چنانچہ اللہ تعالی کی ثنا کرنیکو قرآن مجید مین دیکھنا چاہیے کہ کس طرح وہ اپنے کلام مین اپنے
حبیب کی مدح کرتا ہے اور ثنا فرماتا ہے منجملہ اوسکے ایک مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے الٓمٓ ذٰلِكَ
الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ اسکے معنی مین فرمایا ہے علمانے کہ قبل اس سورہ کے سورۂ فاتحہ ہے اور اوسکی ابتدا
الف لام سے ہے اس سورۂ شریفہ مین اللہ تعالی حروف مقطعات سے یہ اشارہ کرتا ہے کہ الف لام
جو اول مذکور ہوا ہے سورہ فاتحہ کی ابتدا مین وہ میم ہے پس بجای الف لام ابتدای سورۂ فاتحہ مین
اگر میم ملا دو تو یہ عبارت ہو گی حمد للہ رب العالمین محمد اللہ ہی کیواسطے ہے یعنی اللہ تعالی نے اپنے نور سے یہ آئینہ خود نما
اپنے ہی دیکھنے کیوسطے بنایا ہے اور بعدہ فرمایا ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ یہ کتاب ہے کہ نہین شک ہے
اسمین ذالک جو حرف اشارہ ہے واسطے بعید کے آتا ہے پس مراد اس سے یہ ہے کہ یہ مضمون صحیح کہ محمد اللہ ہی
کیواسطے ہین بسبب قصور عقل کے تمہاری فہم سے بعید معلوم ہوتا ہے یہی اصل کتاب ہے کہ اسمین

شک نہین ہے پس اس سے زیادہ اور کیا مدح اور ثنا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ آپکی عظمت بیان کرتا ہے
اور خصوصیت خاص اپنی ساتھ آنحضرت کے ثابت فرماتا ہے اور ایک مضمون اللہ تعالیٰ کی مدح وثنا کا
نسبت نبی کریم کے یہہ ہی کہ نام رکھا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت تعین کی محمدؐ اور موسوم
کیا ہی حضرت کو ساتھ احمد کے اور یہ دونون آنحضرت کے اسم ذات ہین اور اگلی کتابون مین بھی اللہ تعالےٰ
نے آنحضرت کے ان اسما کو بیان کیا ہے اور قرآن مجید مین بھی ارشاد کیا ہی اور یہ دونون نام حمد سے
مشتق ہین محمد کی معنی ہین بڑا ستودہ بہت تعریف کیا گیا بسبب کثرت محامد کے دنیا اور آخرت
مین اور احمد کی معنی ہین بڑا حمد کرنیوالا خدا کا ساتھ افضل محامد کے پس مراد اس سے یہہ ہے کہ چونکہ آنحضرت
سے زیادہ کوئی اللہ کا عارف نہین ہے اور مدح بقدر شناخت کی ہوتی ہے لہذا آنحضرت سے زیادہ اللہ تعالےٰ
کا کوئی حمد کرنیوالا بھی نہین ہے اور چونکہ نبی کریم محبوب ہین خدا کے اور اللہ تعالیٰ نے تمام فضائل اور
کمالات ذات محمدی مین جمع کر دیے ہین لہذا خود بھی اللہ تعالیٰ بسبب محبت کے آپکی مدح کرتا ہے
اور تمام اولین اور آخرین بھی آنحضرت کی مدح کرتے ہین پس آپسے بڑھکر کوئی اللہ تعالیٰ کا حمد
کرنیوالا ہی اور نہ آپسے زیادہ اللہ نے کسیکی حمد اور ثنا کی ہے اور ایکمضمون فی کمال عظمت شان محمدی کا
یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین اور اگلی انبیا کی بھی مدح کی ہے چنانچہ اسحٰقؑ اور اسمعیلؑ کو علیم اور حلیم
فرمایا ہی اور ابراہیمؑ کو حلیم کہا ہے اور نوحؑ کو شکور اور عیسےٰؑ اور یحییؑ کو بر اور موسیؑ کو کریم اور قوی اور یوسفؑ
کو حفیظ اور ایوبؑ کو صابر اور اسمعیلؑ کو صادق الوعد اور یہہ اسما صفاتی اللہ جلشانہ کی ہین کہ اپنے فضل سے
ایک ایک دو دو انبیا علیہم السلام کو مرحمت کیے ہین اور واسطے اونکی اظہار عظمت کے اون صفات کی
ساتھ کلام قدیم مین اونکا وصف بیان کیا ہے ہماری نبی کریم چونکہ سید الانبیا ہین اور افضل رسل
ہین اور متصف کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آنحضرت کو اپنی کل صفات کمالیہ کے ساتھ لہذا موسوم بھی
کیا ہی آنحضرت کو اپنی کل اسماء صفاتی کے ساتھ اور اکثر اوسمین سے قرآن مجید مین اور دوسری کتب سماویہ مین

بیان مضمون موصوف ہونا آنحضرت کا ساتھ اسماء الٰہی کے

بیان بھی فرمائی ہین اور مدح کی ہے اپنے حبیب کی اون صفات کمالیہ کے ساتھہ چنانچہ بعض آیات
مذکور ہوتے ہین منجملہ اسماء الٰہی کہ رؤف اور رحیم یہ بھی دونو نام ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو
دیے ہین اور قرآن شریف مین فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ الرَّحِیْم
معنی ان دونون نامونکے متقارب ہین اور بعض علما کے نزدیک رافت مین زیادتی رحمت ہی
اور اسماء الٰہی مین سی ہے اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ یعنی موجود اور ثابت اور محقق ہی امر اوسکا اور ظاہر اور
آشکارا ہی برہان اوسکی حقانیت اور الوہیت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے
ساتھہ ان دونون نامونکے موسوم کیا ہی چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ
آیا تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے اور دوسری جگہ ارشاد کرتا ہی فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ
لَمَّا جَاءَهُمْ اور ایک مقام پر کہتا ہی حَتّٰى جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ بیان معنی حق کہ باطل کی ضد ہے
یعنی متحقق ہی سچائی اوسکی اور آشکارا ہے رسالت اوسکی بسبب اسکی کہ اللہ تعالیٰ خود قدیم سے
بیان فرماتا آیا ہے اور کل انبیا بھی اوسکی خبر دیتے رہے ہین اور نیز بسبب ظہور معجزات بینات
کے کہ وقت خلقت عالم سے تا بقیامت ظاہر ہوئی ہین اور ہوتی رہین گی اور ایک اسم اللہ تعالیٰ
کا نور بھی ہے معنی اوسکے ہین منور کرنیوالا آسمانون اور زمینونکا ساتھہ انوار کے یا منور کرنیوالا
قلوب مومنین اور عارفین کا ساتھہ نور ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
اللہ تعالیٰ نے نور فرمایا ہی ارشاد کرتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُّبِیْنٌ اور شہید بھی
اللہ تعالیٰ کا نام ہی معنی اوسکے جانیوالے کے ہین آنحضرت کو بھی شاہد اور شہید فرمایا ہی چنانچہ ارشاد کرتا
ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا شَاهِدًا نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد مگر شاہد یعنی عالم اور حاضر حال امت کا
اور دوسرے مقام پر بخطاب امت فرمایا ہے وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا اور ہوگا رسول
تم پر گواہ اور کریم بھی اسم الٰہی ہے یعنی بہت خیر اور فضل اور عفو کرنیوالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو بھی اللہ تعالیٰ اس اسم سے یاد کرتا ہی فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ مراد اس آیہ شریفہ
مین رسول کریم سے ذات جناب رسالت ہی نہ جبرئیل اسواسطے کہ آگی اسکی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَمَا هُوَ
بِقَوْلِ شَاعِرٍ وَّلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور کفار شاعر اور کاہن ایسی کلمات نبی کریم ہی کی نسبت مین کہتی تھے
نہ جبرئیل کی شان مین اور عظیم بھی اللہ تعالیٰ جلشانہ کا نام ہی یعنی کل سے بڑا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے خطاب مین بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ جب خلق رسول اللہ
عظیم ہین تو ذات آنحضرت بدرجہ اولیٰ عظیم ہے اور ایک نام اللہ تعالیٰ کا خبیر ہی یعنی ہر شی کی کنہ اور
حقیقت سے واقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس نام سے اللہ تعالیٰ نے اس آیہ شریفہ مین
یاد کیا ہی اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا مراد خبیر سے ذات جناب رسالت ہی ایکہ وجہ سے اون وجوہات
مین سے جو اس آیہ کے تحت مین علمائے لکھی ہین اور قوی اور ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ بھی اللہ کا نام ہے
معنی اوسکے ہین قدرت والا اور نبی کریم کو بھی اللہ تعالیٰ ذُو الْقُوَّةِ فرماتا ہی ارشاد کرتا ہی ذِيْ قُوَّةٍ
عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ اور ولی بھی نام ہی اللہ تعالیٰ کا یہ نام بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو عطا کیا ہی فرمایا اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور ہادی بھی نام ہی اللہ تعالیٰ کا یعنی راہ دکھلانے والا اور توفیق دینے والا نبی کریم
کو بھی اللہ تعالیٰ اس صفت سے یاد کرتا ہے فرماتا ہے وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اور یہ نام بمعنی اول مشترک ہی اللہ اور رسول مین اور بمعنی دوم اللہ کیواسطے مخصوص ہی اور مومن
اور مہیمن یہ بھی اللہ کے نام ہین بعض علمائے کہا ہے کہ دونو اسم ایک ہین معنی اسکے ہین تصدیق
کرنیوالا اپنے وعدہ کا اور اپنے قول کا اور انبیا اور بندگان مومن کا اور بعض نے کہا ہی اسکی معنی ہین
موحد اپنی ذات کا اور شاہد اپنی الوہیت پر اور بعض نے کہا ہے کہ امان دینے والا اپنے بندون کا دنیا مین
ظلم اور شدت سے اور مومنون کا آخرت مین اپنے عذاب سے اور بعض نے مہیمن کے معنی کہے ہین
شاہد اور حافظ اور امین کرنیوالا دوسرے کا خوف سے نبی کریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان دونون وصف کی

ساتھ یاد کیا ہی فرمایا ہے یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ پس ہو گئی ہو جب اس آیہ شریف کے
آنحضرت مومن یعنی تصدیق کرنیوالے اللہ کو اور مومنوں کو اور فرمایا ہے وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور مجاہد سے اسکے معنی یہ مروی ہین
جَعَلْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ کیا ہمنے تمکو اے محمد مہیمن اس کتاب پر اور مقدس بھی اللہ کا نام ہے
یعنی پاک ہی ہر عیب سے کتب سابقہ مین مقدس حضرت کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور قرآن مجید
مین فرمایا ہے وَيُزَكِّيْهِمْ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت کو پاک کرتے ہین پس جب دوسرے کو
پاک کرتے ہین تو خود بدرجہ اولیٰ پاک اور مقدس ہین اور عزیز بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے معنی اوسکے
غالب ہین یا بے نظیر یا دوسرے کا عزت دینے والا یہ صفت بھی اللہ تعالیٰ رسول کریم کیواسطے ثابت کرتا ہے فرماتا ہے
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ اللہ ہی کیواسطے عزت ہے اور اوسکے رسول کیواسطے پس ہو گئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم بھی عزیز اور عزت دینے والے اور نیز قرآن مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ اور ایک قرأۃ مین عزیز پر وقف ہے پس اس قرأۃ سے
رسول اللہ صاف اور بے تکلف عزیز ہین اور بشارت دینا یہ بھی اللہ کی صفت ہے خود
فرماتا ہے يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بشارت دیتا ہے اونکو رب اونکا اور نبی کریم کو بھی اللہ تعالیٰ اس
وصف کے ساتھ یاد فرماتا ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا ہمنے رسول کیا تمکو شاہد اور
بشارت دینے والا اور اول اور آخر اور ظاہر اور باطن اور علیم یہ سب اللہ کے نام ہین اور یہ
نام بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی حبیب کریم کو مرحمت کیے ہین اور ان صفات کے ساتھ آنحضرت کی مدح
اور ثنا کی ہے چنانچہ فرمایا ہی هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالیٰ نے اپنے حمد اور ثنا بھی کی ہے اور اپنے حبیب
کی بھی نعت اور صفت بیان فرمائی ہے یعنی نظم ان کلمات کا ایسا قائم کیا ہی کہ دونوں کی ضمر کا

مرجع اللہ اور رسول دونو ہو سکتے ہین اور یہ کمال مرتبۂ عظمت جناب رسالت ہی کہ اللہ جلشانہ
ایک عبارت اور ایک الفاظ سی اپنی اور اپنے حبیب کی مدح کرتا ہی پس اگر ہو کا مرجع اللہ تعالے
کو قرار دین تو معنی آیہ شریفہ کی یہ ہونگے کہ کچھ نتہا اور وہ تھا پس وہ اول ہے اور سب فنا ہو جاویگا
اور وہ جیسا ہی ویسا ہی باقی رہیگا پس وہ آخر بھی ہی اور اوسکی قدرت اور صنعت کا ظہور
تمام خلق ہی پس وہ ظاہر ہے اور باوجود اس ظہور کی کنہ ذات اوسکی کسی عارف کو بھی
دریافت نہین ہوئی کل سی مخفی ہے پس وہ باطن ہے اور وہ ہی اللہ کل شی کا عالم ہی سب کچھ
جو ہوا ہی اور ہوگا قدیم سے اوسکی علم مین ہے اور علم اوسکا قدیم ہی کل شے پر محیط ہی اور اگر ہو کا مرجع
جناب رسالت کو قرار دین تو معنی اس آیہ شریفہ کی یہ ہونگے کہ وہ ہی رسول اللہ اول ہین
اور اولیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت وجوہ سی ثابت ہی اول وجہ یہ ہی کہ اول ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدای خلقت کے خود فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ اور اول ہین نبوت مین حدیث شریف ہی کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ
لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ تھا مین نبی اور تحقیق آدم مخلوط تھی اپنی طینت مین یعنی مخلوق نہوی تھے اور اول
جواب دینے والے ہین وقت میثاق کی یعنی جب میثاق کی ندا ہوئی جناب احدیت سی اَلَسْتُ
بِرَبِّکُمْ تو پہلے سب سی حضور ہی نے جواب مین فرمایا تھا بلے اور حشر کے دن پہلے سب سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم قبر مبارک سی برآمد ہونگے جیسی ابتدای خلقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت سی کی ہی ویسے ہی
ابتدا حشر کی بھی آپ ہی سے کریگا مواہب لدنیہ مین ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سی روایت ہے
کہ کہا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین وہ اول شخص ہون کہ پھاڑی
جاویگی زمین جسکو واسطے اور بعد آبو بکر اور بعد اوسکو عمر اور پھر آؤنگا مین اہل بقیع کو پاس وہ زندہ
کیجاوینگے پھر انتظار کرونگا مین اہل مکہ کا تا آنکہ حشر کیا جاویگا درمیان حرمین کی یہ فضل خاص

اون بلاد کی رہنیوالونکو بسبب مجاورت رسول کریم کی حاصل ہوگا اور اول سبسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن سجدہ کا دیا جاویگا اور اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زبان شفاعت کو لینگے اور اول سب سی حضور ہی کی شفاعت مقبول ہوگی اور اول سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں تشریف لیجاوینگی اور سب امتون سے پہلے امت محمدی بہشت مین داخل ہوگی اور وہی رسول صلے اللہ علیہ وسلم آخر بھی ہین کہ ظہور آپکا دنیا مین کل انبیا کے بعد ہوا ہی اللہ تعالی خود آپکو خاتم النبین فرماتا ہی اور امت محمدی آخر الامم ہے اور ملت محمدی آخر ملل ہے اور کل انبیا کی بعد آپکا تشریف لانا اور کل ملتونکو منسوخ کرنا یہ بھی دلیل ہے آپکی بڑائی پر کہ آپ اشرف الانبیا اور افضل رسل ہین اسواسطے کہ ناسخ منسوخسی بہتر ہونا چاہیے پس قطعی آپ مجموع انبیا علیہم السلام سی بہتر ہین اور مثال اسکی یہ سمجھنا چاہیے کہ شب کو جب تاریکی ہوتی ہے ہر طرف آسمان پر تارے چمکتے ہین لوگ انکی روشنی سے نفع لیتے ہین اور مسافر انکو اونسے راہ راست پاتے ہین اور منزل مقصود پر پہنچتے ہین اور جو خوب تارونکو پہچانتے ہین وہ کبھی راہ کو نہین بھولتے ہین اور جب آفتاب طلوع کرتا ہی وہ سب تارے محو ہوجاتے ہین اوسکے نور سی اور فقط ایک آفتاب کا نور تمام خلق کو کفایت کرجاتا ہے اور جو کام کہ کل تارونسے نہین نکلتا ہی وہ اکیلے آفتاب سی نکلتا ہی اسیطرح جب تک جناب رسالت پناہ کا ظہور زمین پر نہوا تھا دنیا مین اندھیرا تھا واسطے ہدایت خلق کے اللہ تعالی نے انبیا علیہم السلام کو کہ ہادی اور رہبر ہین دنیا مین بھیجا اور تمام طبقات ارض پر مثل تارونکے انوار انبیا کو چمکایا ہر ایک قوم مین بمضمون آیہ کریمہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ایکنبی کا نور چمکتا تھا اور جو اونکے پہچاننیوالے تھے اونکی اتباع سی راہ راست پاتے تھے اور منزل مقصود کو اونکے ذریعہ سے پہنچتے تھے جب اللہ تعالی کو سید الانبیا کا ظاہر کرنا منظور ہوا اور یہ آفتاب حقیقت افق رسالت سی خلق پر تابان اور درخشان ہوا ضرورت انوار انبیا کی باقی نہین رہی وہ چھپ گئی اور یہی آفتاب

ف بیان اس مطلب مین کہ آپ سب نبیون کے بعد مبعوث ہوے

تمام خلق کو کافی ہو گیا بلکہ حصول عرفان خدا اور تزکیہ نفس اخلاق ذمیمہ سے یہ کمالات خلق کو
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی کسی اور نبی سے حاصل نہوئی تھی پس مطلب شرائع
انبیا علیہم السلام کے منسوخ ہونے سے یہ نہین ہی کہ معاذ اللہ اونکی نبوت جاتی رہی وہ نبی نہین
رہی بلکہ وہ جیسے معظم تھے اوسی صفات کمالیہ پر اب بھی ہین فقط منسوخ ہونیکا مطلب اسقدر ہی
کہ اونکے احکامات کی ضرورت نہین ہے فقط احکامات ملت محمدی کا اتباع کرنا کافی ہی چنانچہ
مروی ہی کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ نصائح توریت کے مجمع مین پڑہ رہے تھے
نبی کریم تشریف لائی آپنے فرمایا کہ تمکو کچھ ضرورت اسکی نہین ہی اگر موسیٰ بھی اسوقت مین ہوتی
تو اونکو میرا اتباع کرنا کافی تھا اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے انبیا سے تشریف لاتے
تو اور انبیا کی ضرورت ہی نہتی وہ اس مرتبہ اعلیٰ سے محروم رہجاتی اور ایک حکمت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بعد کل انبیا سے تشریف لانیمین یہ بھی ہے کہ بادشاہ جب کہین جاتا ہی تو اوسکے نقیب
وغیرہ آگے آگے لوگونکو مطلع کرتے جاتی ہین کہ باادب ہو جاوین بادشاہ تشریف لاتا ہے اور
طریق آداب بھی تعلیم کر دیتے ہین اسیطرح سلطان الانبیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
آوری سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انبیا کو بھیجا کہ اونھون نے فضائل اور کمالات سید الانبیا کے لوگون سے
بیان کیے اور طریقے آنحضرت کے آداب کی بتائے اور آثار اور علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ظہور کی بہت اچھی طرح سے صاف صاف خلق کو تعلیم فرمائی تاکہ ظہور انبیا کو زیادہ تکلیف کرنا
نہو وہ علامات دیکھتے ہی لوگ خود آنحضرت کیطرف متوجہ ہو جاوین اور ویسا ہوا بھی کہ جو لوگ
اہل حق سے تھے اونھون نے جب حالات آنحضرت کو مطابق انبیا کی پیشین گوئیکے پایا فوراً
ایمان لائے اور اطاعت آنحضرت پر دل و جان سے مستعد ہو گئے چنانچہ مروی ہی کہ عبد اللہ ابن
سلام کہ بڑے عالم تھے یہودیمین اور نبی زادہ تھے اونکی اور یہود اونکی بڑی تعظیم کرتے تھے جب

حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے کچھ سوالات آنحضرت سے کیے نبی کریم نے اونکے جوابات ارشاد
کیے عبداللہ ابن سلام فوراً ایمان لائے اور کہا کہ یا رسول موسی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ
سیدالانبیا سے یہ سوالات ہونگے اور وہ اوسکے یہ جواب دینگے اس وجہ سے مین نے آپسے یہ سوالات
کیے اور جواب اوسکا بھی مطابق اوسکے پایا پس اب مجھکو کچھ شک آپکی نبوت مین نرہا اور
اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین روایت ہے کہ حضور کی عادات شریف تھے کہ راہ مین
جب کسی ضعیف کو بوجھ لیے ہوئے دیکھتے تھے اگرچہ وہ کافر ہو اوسکا بوجھ خود لیکر اوسکے مکان پر فرط
رحمت سے پہنچا دیتے تھے چنانچہ ایک روز ایک عورت ضعیفہ قوم یہود سے بوجھ لیے ہوئے راہ مین آنحضرت
کو ملی نبی کریم نے حسب عادت اوسکا بوجھ لیکر اوسکے مکان پر پہنچا دیا اوس عورت کا ایک لڑکا تھا
اوس ضعیفہ نے اپنے اوس لڑکے سے کہا کہ آج مجھسے ایک ایسے کریم سے ملاقات ہوئی کہ نہ وہ مجھسے واقف
تھے اور نہ مین اونسے آگاہ تھی فقط اونھون نے میرے ضعف پر نظر کرکے فرط رحمت سے میرا بوجھ
لیکر میرے مکان پر پہنچا دیا وہ لڑکا کتب سماویہ کا عالم تھا یہ سنتے ہی اوسنے ماں سے پوچھا وہ کہان ہین
ضعیفہ نے کہا کہ ابھی قریب ہونگے وہ لڑکا نکلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کرنے لگا
کہ یا رسول اللہ مین نے کتب سماویہ مین لکھا دیکھا تھا کہ خاتم الانبیا بڑے رحیم ہونگے جس ضعیف کو
بوجھ لیے ہوئے دیکھینگے اوسکا بوجھ اوس سے لیکر خود پہنچا دیا کرینگے لہذا مین اسیوجہ سے اپنی اور
ضعیفہ کو بازار بھیجا تھا کہ اگر حضور میرے زمانہ مین تشریف لاوین تو اس علامت سے آپکو
پہچان لون آج اللہ تعالے نے میری تمنا پوری کی اور وہ فوراً ایمان لایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پیارے مسلمانون خوش ہونیکا مقام ہے جب ہمارے نبی کریم کو بسبب رحمت کے
کافر ضعیف کا ہونا گوارا نہوتا تھا اوسکا بوجھ خود اوٹھا لیتے تھے قیامت کے
گناہونکا سر پر رکھے ہوئے حضرت کے سامنے پہنچینگے تو ہم

بہوس بار عظیم کو نبی کریم کیونکر گوارا فرماوینگے بیشک اوس بار سے ہمکو سبکدوش کرینگے اسیوجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ میری شفاعت میری امت سے کبیرہ گناہ کرنیوالونکے واسطے ہے شعر

ای سبحانکی ور رسول تو کریم		صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم	

اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور ایک حکمت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اس امت مرحومہ کے آخر ہونیمیں یہ فرمائی ہے کہ یہ کمال رحمت خدا ہے اس امت پر کہ پہلے اونسے اور امتونکو پیدا کیا اور اونکو حکایات فرمائی جنہوں نے نہیں سیلوان احکام کی تعمیل کی اوسکو مراتب فرمانبردار عطا کیے اور جنہوں نے اون احکام کو نمانا اور نافرمانی کی اونکو انپر عذاب بیباو کیا انواع انواع قسم کی تکالیف سے بعد اونکے اس امت کو پیدا کیا کہ اگلی امتونکا حال دیکھکر تعلیم لین اور متنبہ رہین پس یہ کسقدر اللہ تعالی کی رحمت ہے اس امت پر کہ دوسرونکو مارکر سکھایا اور ہمکو اونکا حال بیان کرکے ڈرایا پس آخر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عین عظمت جناب رسالت ہے اور ظاہر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح کہ تمام عالم کا ظہور اللہ تعالی نے آپسے کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا ہمنے آسمان کو اور زمینونکو اور جو کچھ کہ انمین ہے مگر ساتھ حق کے بالحق کے معنی بعض مفسرین نے لکھی ہین ای بمحمد یعنی ساتھ محمد کے اور یہ معنی مطابق ہین ساتھ حدیث جابر کے رضی اللہ تعالی عنہ کہ کہا ہے اونہی جابر نے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَمِيْعَ الْوُجُوْدِ یعنے اول وہ چیز جو خدا نے پیدا کی روح ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر اوسی سے پیدا کیا عرش اور کرسی کو اور سماوات اور زمین کو اور تمام موجودات کو پس جبکہ نبی کریم کو اول ... نے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اوسی طرح تمام موجودات کو اپنے ظہور مین لایا ہے پس ظا... اللہ علیہ وسلم کا تمام موجودات مین آپکا ظہور ہے اور نیز اللہ تعالی...

بیان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ذات بابرکات کو ایسے فضائل اور کمالات مرحمت کیے ہین اور اسقدر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ظہور مین آئے ہین کہ ظاہر ہو گئی ہے آپکی عظمت تمام عالم پر تمام جمادات اور حیوانات اور نباتات
اور جمیع مخلوق حضور کو خوب پہچانتے ہین اور ایسے ظاہر ہین کمالات آنحضرت کے کہ منکر بھی جانتے
تھے اور خوب آپکو پہچانتے تھے جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ أَبْنَاءَهُمْ کافر محمد کو
ایسا پہچانتے ہین جیسے باپ بیٹے کو جانتا ہے انکار اونکا نجاننے سے نہ تھا بلکہ خباثت اور شرارت سے تھا
اور باینہمہ کہ کمالات از فضائل نبوی اسقدر بہ ظاہر اور آشکارا ہین کہ اللہ تعالی نے انکو ظاہر فرمایا ہے
حقیقت محمدی اور صفات ذاتیہ جناب رسالت وہ عظیم ہین کہ بجز خدا تعالی کے کوئی اوسکو نہین
جانتا ہی چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تحقیق اے محمد تم اوپر خلق عظیم کے ہو
پس بخطاب نبی کریم فرمانا اللہ تعالی کا عظمت خلق محمدی کو اور راست سے خطاب نکرنا صاف ظاہر
کرتا ہی کہ ہم حضور کے خلق کی بڑائیکو بھی نہین جان سکتے ہین اسی وجہ سے اللہ تعالی نے ہمسے خطاب بھی
نکیا جب خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائیکو ہم نہین جانسکتے ہین تو حقیقت محمدی کو
کہانسے جانسکتے ہین ایسا ہی عرفا کا قول ہے **شعر**

جز خدا قدر ترا نشناخت کس	کس خدا را ہمچو تو نشناختہ

حضور کا باطن اسم ہونیسے یہ ظاہر ہو گیا کہ جسقدر کمالات آنحضرت کی دیکھے گئے ہین اور بیان مین آئے ہین وہ سب
صفات ظاہری جسمانی ہین اور صفات ذاتی اور کمالات واقعی آنحضرت کی مخفی ہین اسیوجہ سے آنحضرت کا
اسم شریف باطن بھی ہے اور نیز جب اللہ جلشانہ کو اپنی صور علمیہ کا ظاہر کرنا منظور ہوا فعل صنعت کے معنے
نور پیدا کیا اور حکم کن ارشاد ہوا پس وہ جو حضرت علم الہی مین مخفی تھا عالم تعین مین ظاہر ہوا اور وہی باسم
محمد موسوم ہوا پس اس سبب سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ظاہر ہے اور پھر دونو مرتبین کو
جو باسم محمد موسوم ہوا تھا اللہ تعالی نے اپنی صفات کے حجابات مین پوشیدہ کرانی حجاب اوسکو کہتے ہین جسم

دوسریکو چھپالے مراد اس سے یہ ہے کہ انوار صفات حضرت الوہیت اوس نور مبارک پر ایسی چھاگئی
کہ وہ نور محجوب ہوگیا اور ادراک اوسکی حقیقت کا خلقمین کسیکو نہو سکا مثال اوسکی یہ ہے کہ شمع کو
اگر قندیل مین رکھدو اور اوس قندیل مین متعدد شیشے مختلف رنگ کے لگے ہون جب کوئی شخص
اوسے دیکھیگا جو شیشہ اوسکے سامنے ہوگا شمع کی روشنی کا رنگ بھی اوسی شیشہ کے رنگ کے موافق
معلوم ہوگا مثلاً اگر شیشہ سرخ سامنے پڑیگا دیکھنے والیکو روشنی شمع کی سرخ معلوم ہوگی اور
شیشہ سبز جسکے مقابل ہوگا اوسکو روشنی شمع کی سبز معلوم ہوگی اور حقیقت مین روشنی شمع کی
نہ سرخ ہے نہ سبز مگر یہ مضمون اوسیکو دریافت ہوگا جو شمع کی حقیقت سے واقف ہے اور بیحجاب
قندیل اوسنے شمع کو دیکھا ہے پس اسیطرح وہ نور مبارک انوار صفات حضرت الوہیت مین
مخفی ہے اور صفات باریتعالی بہت ہین ہدایت بھی اوسکی صفت ہے اور ضلال بھی اوسکی صفت ہے
اور خلق مین جو جس صفت کا مظہر ہے وہ وہی صفت اوسکی پیش نظر ہے پس وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوسی رنگ مین دیکھتا ہے جو صفت ہدایت کے مظہر ہین وہ حضرت کو ہادی مطلق
پاتے ہین اور جو صفت ضلال کے مظہر ہین وہ ویسا ہی سمجھتے ہین اور اس سے غافل ہین کہ در حقیقت
کہ براست یعنے اپنا ہی حال اور رنگ دیکھتے ہین اور نور کی حقیقت سے کہ بسبب ظلمات کے
جو ان مخفی ہے اوسکو دیکھا وے اسی توجیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوجہل آیا اور نبی کریم کی نسبت
مین اوسنے کلمات بے ادبانہ کہے حضرت نے فرمایا ہے کہ سچ کہتا ہے حضرت صدیق اکبر کو بسبب سننے
کے کلمات اوس شقی کے سخت ناگوار معلوم ہوے اوٹھکر کھڑے ہوے اور عرض کرنیلگے کہ یا رسول اللہ
آپ آفتاب حقیقت ہین اور آپکی وجہ سے اللہ تعالی نے تمام اولاد آدم کو بزرگی دی ہے اور مثل اسکے
اور کلمات فرمائے نبی کریم نے صدیق کے خطاب مین بھی ارشاد کیا کہ سچ کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ قول صدیق اور زندیق دونوں کے آپ کی نسبت مین ایک دوسریکے ضد ہین پھر

دو نو ہیں کیونکہ ہین حضور نے جواب مین فرمایا کہ مین آئینہ حقیقت نما ہون جو جیسا خود ہی مجھکو ویسا ہی دیکھتا ہی پس اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ حقیقت محمدی مخفی ہی کوئی دیکھہ نہین سکتا ہی اور اس مضمون کو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین بھی ارشاد کیا ہی آیۃ نور مین فرماتا ہی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ الخ اللہ تعالی ہے نور آسمانون اور زمینون کا مثل اوسکی نور کے جیسے ایک طاقچہ اوسمین چراغ اور چراغ ایک شیشہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور ہین اللہ کے یہ مثل اللہ تعالی نے اونکی فرمائی ہے اور طاقچہ اور شیشہ سے کیا مراد ہے اسمین علما کی قول مختلف ہین حاصل اوسکا فقط اسقدر ہی کہ نور محمدی حجابات نورانی مین مخفی اور محتجب ہے پس باوجود ظاہر ہونیکے عین ظہور میں نبی کریم باطن ہین اور علماء معرفت نے فرمایا ہے کہ یہ کمال محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل ایک آئینہ مصفا کے بنایا اور خود اوسکی طرف متوجہ ہوا اور نظر رحمت سے اوسکو دیکھا پس وہ آئینہ عکس پذیر ہوا اور مظہر حضرت الوہیت ہوگیا صانع باکمال نے جب اپنا جلوہ اوسمین دیکھا اوسکو محبوب کرلیا اسواسطے کہ صاحب جمال ہمیشہ آئینہ کو محبوب رکھتے ہین چونکہ اپنا جمال اور حسن اوسمین دیکھتے ہین اور وہ محبت درحقیقت اپنے ساتھہ ہے لیکن ظاہر مین وہ آئینہ محبوب ہوتا ہی اسیطرح نبی کریم اللہ تعالی کے محبوب ہین کہ وہ اپنا حسن و جمال اس آئینہ مین ملاحظہ فرماتا ہی اور شان محب محبوب کیساتھہ یہ ہی کہ ہمیشہ غیرت کرتا ہے کہ دوسرا اوسکو نہ دیکھے اسیوجہ سے اللہ تعالی نے اپنے انوار صفات مین آنحضرت کو چھپالیا کہ خود ہی دیکھے اور دوسرا کماحقہ نہ دیکھہ سکے اور یہی مطلب ہے کہ جو فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہ محمد اللہ کیواسطے ہین بیان اوسکا اوپر ہوچکا ہی حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ عاشقان جمال حضرت نبوت سے ہین وہ اس مضمون مظہریت کو یون بیان کرتے ہین اخبار الاخیار مین شعر

خیر الوری امام رسل مظہر اتم	او از خدا و ہرچہ جز او ہست زو لمعہ
او جان جملہ عالم و حق جان جان نثار	حق بالغیر واسطہ ذات او مجو
حق در ازل برابر آئینہ وجود	آئینہ حقیقتش آورده روبرو
آئینہ در مقابل آئینہ چون نہند	اینجا لطیفہ ایست اگر بشنوی بگو
از اول انچہ در دوم افتد بود عکس	بشناس این دقیقہ مزن دم بگفتگو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موسوم ہونا ساتھ اسماء الٰہی کے اور متصف ہونا ساتھ صفات باریتعالی کے جو قرآن مجید سے مذکور ہو رہا ہے وہ بحیثیت اسی مظہریت کا ہی ورنہ صفات قدیم ذات قدیم کیواسطے خاص ہین حادث ساتھ صفات قدم کے متصف کیونکر ہو سکتا ہے اور صفات حضرت الوہیت مین دوسریکو شریک سمجھنا بڑا شبہ شرک جلی ہے مظہر اور ظاہر دونو ایک ہو نہین سکتے پھر مظہر اور ظاہر مین نسبت شخص اور عکس کے ہے جب کوئی شخص آئینہ سامنے رکھے عکس اوسکی صورتکا آئینہ مین ظاہر ہوگا اب جو صورت آئینہ مین ظاہر ہے اگر کوئی اوسکا حلیہ بیان کریگا تو وہ ہی صفات بیان کریگا جو شخص مین ہین لیکن وہ صفات اوسی شخص کے ہین اور اوسی شخص سے آئینہ مین ظاہر ہین آئینہ کا کمال اور صفت فقط استعداد ہے کہ بسبب اپنی صفائی کے اوس شخص کا عکس قبول کر لیتا ہی پس کمال حضرت نبوت یہی ہی کہ استعداد اپنی مظہریت اتم کی اوس صانع مطلق نے آنحضرت مین خلق کر دی ہی باقی صفات اور کمالات جو آنحضرت مین پائی جاتے ہین وہ سب صفات اور کمالات اللہ ہی کے ہین اور بعض مخلوق مین مثل اولیا اور انبیا کو جو بعضے صفات باریتعالی کا ظہور ہوا ہے اور ہوتا ہے وہ سب افاضہ نور محمدی ہی جسکی ارواح کو اللہ تعالی نے پاک صاف پیدا کیا ہے یا جو لوگ مشقت اور ریاضت سے صفا حاصل کرتے ہین بعد حصول صفا کے کامل کی توجہ اوس مظہر اتم کی اوسکی طرف ہوتی ہے پس حسب حیثیت صفا عکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اوسمین ظاہر ہوتا ہی اوسوقت مین وہ کاملین بھی مصداق صُمٌّ بُکْمٌ وَ بَصَرٌ کے ہوجاتے ہین اور
یہ قاعدہ ہے کہ آئینہ جب کسی شخص کا عکس پذیر ہوتا ہی جب اوسکے مقابل پھر دوسرا آئینہ رکھدو
حسب صفا اوسکی اوسمین بھی وہ عکس جلوہ گر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر دوسرے کے مقابل تیسرا
اور اوسکی مقابل پھر چوتھا الی غیر النہایۃ آئینے رکھتے چلے جاؤ ایک سے دوسرے مین اور دوسرے سے تیسرے
آخر تک ہر ایک مین عکس ظاہر ہوتا چلا جاویگا مگر جب درمیان سے کسی آئینہ کو نکال ڈالو تو
جو اوسکی بعد اوسکے مقابل سے عکس پذیر تھے وہ بیکار ہوجاوینگے اور وہ عکس اونمین نپایا جاویگا
اسیطرح آنحضرت سے صحابہ اور صحابہ سے تابعین اور اونسے تبع تابعین اور اونسے بترتیب سلاسل
اولیاء امت ایک دوسرے سے مستفیض ہین جو کوئی اونمین سے ایک کا بھی تعلق قطع کریگا کبھی
اللہ اور رسول سے مستفیض نہوگا اور اگر نبی کریم ہی کا تعلق کوئی چھوڑ دیگا تو پہلی ہی اسم اللہ
غلط ہوگئی اوسکو کوئی بہرہ خیر اور کمال سے نملیگا اسیوجہ سے اگلے انبیا تعلیم فرماتے رہے ہین اپنے
متعلقین کو کہ جس کسیکو اللہ کے ساتھ محبت کرنا منظور ہو وہ محمد سے تعلق کرے صلی اللہ علیہ
وسلم بغیر اونکی تعلق کے اللہ کے ساتھ تعلق ہوئی نہین سکتا ہے اور اسی مرتبہ کمال حضرت نبوت
ظاہر کرنیکے واسطے اللہ تعالی فرماتا ہے آیہ بیعت مین إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ جنہون نے تمہاری بیعت کی اے محمد یون ہے کہ اونہونے
بیعت کی اللہ کا ہاتھ ہے اونکے ہاتھون پر اس آیہ شریف مین اللہ تعالی نے حضور کی بیعت کو
اپنی بیعت اور حضرت کی ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا یہ مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال
مظہریت کا مثبت اور مظہر ہے اور اسیطرح اولیاء اللہ جو مظاہر جناب رسالت ہین
اور سلسلہ اونکا تا بجناب نبوت صحیح ہے اونکو بھی یہ فضل حاصل ہے بتوسل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ اونکا ہاتھ پکڑنے سے اللہ کے دست قدرت تک ہاتھ پہنچتا ہے [illegible]

دنیوی زر و مال ... [illegible]

دست پیر از غائبان کوتاہ نیست	دست او جز قبضۂ اللہ نیست

اور اسے مظہریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر کرنیکو واسطے اللہ تعالی نے آیہ کریمہ
ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ کو الی آخرہٖ اس صورت سے ارشاد کیا کہ ان کلمات مین خدا تعالی کی حمد
بھی ہے اور نعت جناب رسالت بھی ہے چنانچہ تا بہ اسم باطن اوسکا مذکور ہو چکا ہے باقی رہا
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ بیان بھی مرجع ہو کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین چنانچہ شیخ محقق
دہلوی نے مدارج کی ابتدا اسی آیہ شریفہ سے کی ہے اور وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ کے معنی یہ
فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاننے والے ہین ہر چیز کے شیونات ذات الٰہی اور احکام
صفات حق تعالیٰ اور اسما اور افعال اور آثار اوسکی سے اور ساتھ تمام علوم ظاہر اور باطن
اور اول اور آخر کے احاطہ کیا ہے آنحضرت نے اور مصدوق وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ کی ہو گئے
ہین اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور نیز اثبات علم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی نسبت
دوسرے مقام پر قرآن مجید مین چنانچہ شیخ نے بیان اسماء شریف مین فرمایا ہے کہ اسماء الٰہی سے
ہے علیم اور علام اور عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اور اللہ تعالیٰ نے وصف کیا ہے اپنے نبی کو بھی
ساتھ علم کے اور مخصوص کیا ہے آنحضرت کو ساتھ خیر اور فضیلت کے اوسی علم مین یعنی تمام عالم
حضرت کو اس صفت مین فضیلت دی ہے اور خود فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ
تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا اور ارشاد کیا ہے وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ تمام ہوا کلام شیخ کا سمجھنا چاہیے کہ اول آیہ شریفہ کے معنی لفظی یہ ہین
کہ سکھایا تمکو ای محمد وہ کہ تم جسکو نجان سکتے تھے اور ہے فضل اللہ کا تم پر بہت بڑا پس آیہ شریفہ
نے ظاہر کر دیا کہ جو کچھ حضرت نہ جانتے تھے جاننے والا تھا وہ سب اللہ تعالیٰ نے انکو سکھا دیا اور ایسا اللہ تعالیٰ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا ہے کہ آپ جسکو چاہتے ہین وہ علوم تعلیم کر دیتے ہین چنانچہ

یہ مضمون دوسری آیہ کریمہ سے ظاہر ہی اللہ تعالی فرماتا ہے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نبی تعلیم کرتا ہی تمکو کتاب اور حکمتہ اور تعلیم کرتا ہے تمکو وہ جسکو تم نجان سکتی تھے یعنی علم معرفت الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اولین اور آخرین ماکان وما یکون تھا ہونی پر بڑی دلیل قرآن شریف سی یہ آیہ کریمہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین یعنی کل تر اور خشک جو کچھ ہے سب اس کتاب مین ہی یعنی ایسی کتاب ہے کہ جو کچھ ہوا ہے اور ہوگا سب کچھ اسمین موجود ہی پس جب اس کتاب مین سب کچھ ہے اور مخاطب اس کتاب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو بیشک آنحضرت کو بھی کل کا علم ہی اسواسطے یہ بین فصاحت ہے کہ کلام بقدر فہم مخاطب کے ہوا ور اگر ایسا کلام ہو کہ مخاطب کی فہم اور علم مین نہ آوے تو وہ کلام لغو ہوگا اللہ تعالی بری ہی اس سے کہ ایسا کلام فرماوے وہ خالق فصاحت ہے اوسنے جو کچھ اس کتاب مین فرمایا ہی اوسکا صحیح علم آنحضرت کو سب دیدیا ہے اور چونکہ اس کتاب مین ایسے راز نہاں بھرے ہوے ہین اسیوجہ سی کل معانی اور مطالب قرآن مجید کے اللہ تعالی ہی جانتا ہے جسکا یہ کلام ہی اور یا نبی کریم جانتے ہین جنکو خطاب مین اللہ تعالی نے یہ کلام فرمایا چنانچہ حدیث مین فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن کے واسطے ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور اوسکے باطن کا ایک اور باطن ہے یہان تک کہ ساتھ بطن ہین قرآن کے اومین سے تین بطن تک تو خلق کو رسائی ہے اور چار بطن سوا میرے اور اللہ کے کوئی نہین جانتا ہی تین بطن جو آنحضرت نے امت کو تعلیم کیے ہین وہ ایسے ہین کہ تیرہ سو برس ہوئی ہین اس کتاب کو نازل ہوے اور اسوقت تک علما مفسرین کتب تفاسیر تصنیف کرتے چلے جاتے ہین اور وہ معنی ختم نہین ہوتی ہین اور نیز علم حضرت نبوت کا احاطہ ابتدائی خلق عالم سے تا ختم دورہ عالم آیات قرآن مجید کے جمع کرنے سی بخوبی صاف ظاہر ہے اللہ تعالی فرماتا ہی الحمد للہ الی آخر آیات

کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیا نہین دیکھا تمنی اے محمد اپنے رب کو کہ کیونکر پہیلایا اوسنی سایہ کو استفہام انکاری واسطے کمال ثبوت کے آتا ہے مطلب یہ ہوا کہ تمنی دیکھا ہے اے محمد کیفیت ظہور خلق کو خالق مطلق سے پس جب حقیقت خلق اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو دکھلا دی تھی ابتدا سے تو اب انکار آنحضرت کے علم کا نادانی ہے اور بعد قائم ہونے تعینات کے اور خلق ارواح کے میثاق لیا ہے اللہ تعالی نے ارواح انبیا سے ایمان جناب رسالت کا قرآن مجید مین اوس عہد کو حضرت سے یون فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ اور اصول تفسیر کا قاعدہ ہے کہ جہان اس ترکیب سے اِذْ واقع ہوتا ہے وَاذْکُرُوْا اوسی محذوف ہوتا پس معنی آیہ شریفہ کے یہ ہوے کہ یاد کرو اے محمد جب عہد لیا اللہ نے انبیا سے یاد دہی اوسی شی کی کیجاتی ہے جو مخاطب کے علم مین ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ معاملات عالم ارواح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم مین موجود تھی اور بعد جب اللہ تعالی نے عالم اجساد کو قائم کیا آدم علیہ السلام کو بنایا اور اونکو زمین پر بہیجا اونکی اولاد ہوئی اور سلسلہ نبوت کا جاری ہوا اور انبیا علیہم السلام پیدا ہوے جو حالات اون پر گذری ہین اللہ تعالی قرآن مجید مین اپنے حبیب سے اونکو بطریق یاد دہی فرماتا ہے چنانچہ ارشاد کرتا ہے وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا یاد کرو اے محمد کتاب مین ابراہیم کا حال کہ تحقیق وہ تھا سچا نبی اور فرمایا ہے وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مُوْسٰی اِنَّہٗ کَانَ مُخْلَصًا وَّکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا اور یاد کر کتاب مین حال موسی کا کہ تحقیق وہ تھا مخلص اور تھا رسول اور نبی اور فرمایا وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا اور یاد کرو کتاب مین حال اسمعیل کا کہ تحقیق تھا وہ سچا وعدہ کا اور تھا رسول اور نبی اور ارشاد کیا وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِدْرِیْسَ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا وَّرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا اور یاد کرو کتاب مین حال ادریس کا کہ تحقیق تھا وہ سچا نبی اور بلند کیا ہمنے اوسکو مکان والا پر اور ارشاد فرمایا وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ

اور یاد کرو کتاب مین حال مریم کا وَاذْکُرْ فرمانا اللہ تعالی کا خطاب جناب رسالتمآب کو
ہی کہ یہ سب حالات انبیا کے حضرت کے علم مین تھے ورنہ وَاذْکُرْ کا حکم کیونکر صحیح ہوتا جو بات
کہ مخاطب کے علم ہی مین نہو گی اوس سے کبھی نکہا جاویگا کہ اوسکو یاد کرو بجز یا بیان کرو اور قریب زمانہ
ولادت باسعادت کے قصہ اصحاب فیل جو کعبے کے گرانیکو آئے تھے اور اللہ تعالی نے اونکو بدعاے
جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برباد کر دیا تھا لشکر ابابیل بھیجکر وقوع مین آیا تھا اللہ تعالی
قران شریف مین اوسکو یون فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ
کیا نہین دیکھا تمنے ای محمد کہ کیا کیا تمہارے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ مطلب اسکا یہ ہے
کہ یعنی دیکھ چکے ہو تم حال اصحاب فیل کا اور جو کچھ کہ ہمنے اونکے ساتھ کیا ہو پس ان آیات سے
صاف معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کائنات ابتدا سے انتہا تک اللہ تعالی نے
سکھا دیا ہو اور خود بھی نبی کریم نے اس مضمون کو ارشاد کر دیا ہو فرمایا ہے عُلِّمْتُ عِلْمَ
الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ سکھایا گیا ہی مجھکو علم اگلوں اور پچھلوں کا اور ترمذی مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھتا ہون مین وہ جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون وہ جو تم نہین سنتے
اور مدارج مین ہی کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ کیا دیکھتے ہین آپنے فرمایا دیکھتا ہون مین بہشت اور
دوزخ کو اور تمام کتب حدیث بھری ہوئی ہے اس مضمون سے کہ بیان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حالات خلق کو وقت خلق عالم سے تا بختم دورہ عالم یعنی جسطرح سے کہ اللہ تعالی نے
مخلوقات کو پیدا کیا ہی اور جو کچھ کہ حشر کے دن مخلوقات کو پیش آنے والا ہے حساب و کتاب ہو
اور حال قبر کا اور حال دوزخ مین گرفتار ہونیکا اور جنت مین داخل ہونیکا اور ہمیشہ جنت
مین رہنیکا اس سے بھی صاف ظاہر ہی کہ علم مَا کَانَ اور مَا یَکُوْنُ کا کل اللہ تعالی نے اپنے
حبیب کریم کو ابتدائی خلقت سے مرحمت کیا ہے اور یہی مضمون ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت کو

فرمایا ہی یٰنَبِیَّ الاُمِّیِّ نبی کے معنی لغت مین آگاہ کی ہین اور لفظ امی مرکب ہے ام اور یاء نسبتی سے اور ام کی معنی بعض علمانے فرمایا ہی یہان مادر کے ہین مراد اس سی یہ ہی کہ مادر زاد یعنی جیسا مانکی پیٹ سے پیدا ہوا یہ لفظ ہمارے حق مین ذم کا ہے اسواسطے کہ ہم بطن مادر سے جاہل پیدا ہوی ہین اگر جاہل ہی رہین اور تعلیم نہ لین تب امی کی لفظ کی مصداق ہون اور حضور کے حق مین یہ لفظ کمال مدح کی ہے کہ آپنے کسی سے پڑھا لکھا نہین جیسے کہ بطن مادر سے تشریف لائی ویسے ہی ہین اور ہین دانا اور عالم جیسا کہ مذکور ہو چکا تو یہ سب علم حضرت مین قبل دنیا مین پیدا ہونی سے تعلیم الٰہی موجود تھا اور بعض نے فرمایا ہے کہ معنی ام کے اصل کی ہین اور اسی وجہ سے مانکو ام کہتی ہین تو اب معنی آیہ شریفہ کے یہ ہوی اصلی چنانچہ مفسرین نے اس آیہ شریفہ کے یہ معنی لکھی ہین اَلآنَ کَمَا جَاءَ مِن عَالَمِ القُدسِ اسوقت ویسے ہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کہ عالم قدس سی تشریف لاکے ہین یعنی تنزلات عالم سی آنحضرت کو کچھ نقصان نہین ہوا حضور جیسے عالم قدس مین نبی اور عالم تھے اوسی شان پر آپنے ظہور فرمایا ہے اور حضرت سی خود بھی یہ مضمون مروی ہے حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کب سی نبی ہین فرمایا کہ مین نبی تھا اور آدم ہنوز خلق نہوی تھے پس نبوت حضرت اور علم نبی کریم یہ سب صفات کمالیہ وقت تعین نور ہی سی اللہ تعالیٰ نے آپکو مرحمت کیے ہین اور بعض لوگ جو مرتبہ عظمت نبی کریم سی ناواقف ہین اور اللہ تعالیٰ کے بھی صفات کمالیہ کو نہین پہچانتی ہین وہ اس مضمون مین یہ شبہہ پیدا کرتے ہین کہ علم مَاکَانَ اور مَایَکُونُ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ثابت کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کی ساتھہ شرک ہوگا نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن ذٰلِکَ وہ لوگ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی صفات کو پہچانتی ہی نہین اللہ تعالیٰ کا علم مثل اوسکی ذات کی بیحد اور بے انتہا ہی اور ہماری فہم و ادراک سی منزہ ہے

اگر ہماری فہم مین یا بیان مین یا علم مین علم الٰہی آجاوے تو محدود ہو جاوے پس ہرگز علم الٰہی
کی یہی تعریف نہین ہے کہ وہ سب خلق کا حال جانتا ہے بلکہ موافق ہماری فہم کے اسقدر
سمجھنا چاہیے کہ اوسکا علم قدیم ہے اور ہماری ادراک مین آنہین سکتا ہے اور وہ ایسا عالم ہے کہ
جسنے اپنے بندہ برگزیدہ اور حبیب پسندیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم مَاکَانَ اور مَایَکُوْنُ
تمام اولین اور آخرین کا سکھا دیا ہے پس علم ذاتی اور علم سیکھا ہوا اور سکھانیوالا اور سیکھنے والا
دونون ایک کیونکر ہو سکتے ہین جو شرک صفات باریتعالی کے ساتھ ہوگا اور علم مَاکَانَ
اور مَایَکُوْنُ تو بالاتفاق لوح اور قلم کے واسطے ثابت ہے جو ایک مخلوق ہین
نور محمدی کے قطرونسے چنانچہ روضۃ الاحباب مین کیفیت خلقت مین لکھا ہے کہ بعض کتب
احادیث اور قصص اور تواریخ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اللہ تعالی نے
اول چیز کہ مخلوق کی ایک قلم تھا نور سے کہ طول اوسکا پانسو برس کی راہ کا اور عرض اوسکا چالیس
برس کی راہ کا تھا پس اوس سے خطاب کیا کہ لکھ قلم نے عرض کیا کیا لکھون ای پروردگار میرے ارشاد ہوا
لکھ جو کچھ میرے علم مین مقدر ہے میری مخلوق کی شان مین قیامت تک پس قلم لکھنے لگا وہ کہ
جو ہونیوالا تھا قیامت تک اور اوسی کتاب مین دوسری روایت یہ لکھی ہے کہ جب حکم ہوا
قلم کو لکھ جو ہوا ہے اور ہونیوالا ہے ابد تک لکھا قلم نے ساق عرش پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ
الرَّسُوْلُ اللہِ اور بعد ہ جو قطرہ کہ آسمان سے مقرر تھا کہ نازل ہوگا زمین پر اور جو پتا کہ درختون سے
مقدر تھا کہ گریگا اور جو دانہ کہ اوگے گا اور جو سنگریزہ کہ روے زمین مین ہوگا اور جو رزق کہ خلق کو
پہونچیگا سب لکھا لہذا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللہِ اور
بروایتے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ختم ہوا کلام صاحب روضہ کا اور امام
مسلم نے اپنی سند سے روایت کی ہے عبد اللہ ابن عمرو ابن عاص سے کہا او نھون نے کہ سنا مین نے

کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی تقدیرین لکھدین آسمانون
کے اور زمین کی بنانیسے پچاس ہزار برس پہلے جبوقت اوسکا عرش پانی پر تھا الغرض ان سب روایات
سے ثابت ہی کہ جو کچھ ہوا اور ہونیوالا تھا سب لوح محفوظ پر قلم سے اللہ تعالیٰ نے لکھوا دیا ہے
پس جب علم ماکان اور مایکون لوح اور قلم کو حاصل ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
تمام خلق کا علم ہونے سے شرک کیونکر ہوگا آنحضرت کو تو بدرجہ اولی یہ علم حاصل ہے بلکہ لوح و قلم کو
یہ علم آپکی فیضان سے حاصل ہوا ہی صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ
الدُّنْیَا وَضَرَّتُهَا وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ یعنی آپ ہی کی بخشش سے ایک بخشش ہے
دنیا و آخرت اور آپ ہی کی علمون سے ایک علم ہی لوح اور قلم کا اور علم غیب ہونے سے بھی
شرک نہین ہوتا علم غیب کی دو قسم ہین ایک غیب حقیقی اور ایک غیب اضافی غیب اضافی
وہ ہی کہ بعض کی نسبت غیب ہے اور بعض کی نسبت غیب نہین ہی مثلاً دوزخ اور جنت
ہماری نسبت مین غیب ہے اور ملائکہ کی حق مین غیب نہین ہے اونکو اوسکا مشاہدہ ہے
ہمین ایسی ہی بہت سے حالات ہین جو ہماری نسبت سی غیب ہین اللہ تعالیٰ نے اپنے
خاص بندونکو مثل انبیا اور اولیا کی مشاہدہ کرا دیے ہین پس وہ اونکی حق مین غیب
نہین ہی چنانچہ قرآن مجید مین موجود ہے کہ بہت سی امورات آیندہ کے جو اوسوقت لوگونکی
نسبت سے غیب تھی انبیا علیہم السلام نے خبر دی ہی اور غیب حقیقی جو اللہ ہی کیواسطے خاص
ہے اور وہ اوسکو بھید ہین اوسکی نسبت بھی اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے عَالِمُ
الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ جاننے والا غیب کا یعنے
اللہ تعالیٰ نہین مطلع کرتا ہی اپنے غیب پر کیسیکو مگر اوسکو جسکو پسندیدہ کیا ہی رسول سے
مرجع ضمیر ذات ہوتی ہے پس اس آیہ شریفہ مین وہ غیب مراد ہی جو اللہ تعالیٰ کی ذات

کیواسطے خاص ہی اور رسول مرتضیٰ نبی کریم ہین پس جب اللہ تعالیٰ نے غیب ذاتی سے بھی جناب
رسالت کو جو چاہا تعلیم فرمایا ہی تو سمجھ لینا چاہیے کہ علم حضرت کس مرتبہ پر ہی اسیوجہ سے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کے سامنے کہا کرتے تھے اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اللہ اور اوسکے
رسول بڑے جاننے والے ہین اعلم مبالغہ کا صیغہ ہے جسکے معنی ہین بڑا جاننے والا اور اس ایک ہی
صیغہ کا اسناد کرتے تھے اللہ اور رسول دونون پر بصورت عطف کے اور عطف کا یہ مسئلہ ہی کہ معطوف اور معطوف علیہ
ذات مین جدا ہوتے ہین اور حکم مین ایک ہوتے ہین پس صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
مرتبہ علم کے قائل تھے اور نبی کریم کے سامنے اسکا اظہار بھی کرتے تھے اور حضرت اوسکی ممانعت نہین
فرماتے تھے پس حضرت کا منع نہ کرنا دلیل ہے اس عقیدہ کی صحت پر اور مخالف اسکی کمی علم رسول اللہ کا
عقیدہ کرنا مخالف ہو اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور صحابہ کے اور یہی بدعت ہے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی صفات مین کمی کرنا یہ عین اللہ کی قدرت مین کمی کرنا ہے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ وہ ایسے
صفات کمالیہ بندیکو دے نہین سکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا عقیدہ کرنا یہ اللہ ہی کی
بڑائیکا عقیدہ ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ جسکا بندہ اور مخلوق ایسا ہے اور جب اوسنے اپنے بندیکو یہ صفات کمالیہ
عنایت کیے ہین تو اوسکے صفات کیسے اعلیٰ اور رافع ہونگے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور بعضے
ناواقفان مراتب جناب نبوت مین اس قسم کے آیات کہ جسمین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قبل اسکے
تم یہ مضمون نجانتے تھے جیساکہ سورہ یوسف کی ابتدا مین فرمایا ہی وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ
لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ اور تھے تم قبل اسکے غافلونسے یعنی اس حال کو نجانتے تھے اسبات پر دلیل لاتے ہین
کہ حضرت کو علم مَا کَانَ اور مَا یَکُوْنُ نتھا جواب اوسکا یہ ہے کہ ایسی آیات علم مَا کَانَ اور
مَا یَکُوْنُ کی نفی آنحضرت سے نہین کرتے ہین ایسی آیتون سے فقط یہ ثابت ہوتا ہی کہ قبل از
نزول وحی وہ حال حضرت کو معلوم نتھا اور یہ امر واقعی ہے اسواسطے کہ حضور کو جو کچھ معلوم ہوا ہے

اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے معلوم ہوا اور قبل اللہ تعالیٰ کے سکھانیکے آپ نجانتے تھے کیونکہ علم قدیم اور بے
سیکھا ہوا اللہ کی علم ہے اور ایسے انبیون سے یہ بھی ثابت نہین ہوتا کہ قبل حضرت جبرئیل علیہ
السلام کے ان آیات لانیکے حضرت کو علم نہ تھا اسواسطے کہ ایسی آیات سے فقط یہ بات ثابت ہے کہ
حضرت کو قبل خدا کیطرف سے وحی ہو نیکے علم نہ تھا اور وحی جناب رسالت پر بواسطہ ملک بھی
ہوئی ہے اور بلا واسطہ ملک بھی ہوئی ہے چنانچہ صاحب روضتہ الاحباب نے آٹھہ قسمین وحی کی
لکھی ہین اوسمین بعد بیان اقسام وحی بواسطہ ملک وغیرہ کی وہ فرماتے ہین چھٹی قسم یہ ہے
کہ جو کچھ حضرت پر نازل ہوا ہے بالای آسمان شب معراج ہین اوسین اور ظاہر ہوا تھا ساتوین وہ کہ
حضرت حق جل جلالہ نے بیواسطہ ملک از در اسنے حجاب خود اپنے حبیب سے کلام فرمایا ہے جیسا کہ
احادیث معراج ہین وارد ہوا ہے اور آٹھوین وہ کہ بیواسطہ اور بیحجاب شب معراج ہین اپنے محبوب
سے کہا ہے اونکے قول پر جو قائل ہین کہ سرور عالم نے اوس رات کو ظاہر کی آنکھونسے اللہ تعالیٰ کو
دیکھا ہے تمام ہوا کلام صاحب روضہ کا اور بعض محققین علما نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کل ایکمرتبہ
بلا واسطہ ملک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے قلب شریف پر نازل فرمایا اور دلیل اونکی اللہ تعالیٰ
کا کلام ہے کہ فرماتا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ہمنے نازل کیا قرآن کو لیلتہ القدر مین اور
دوسری مقام پر فرمایا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ یعنے رمضان وہ مہینا
ہے کہ نازل کیا گیا ہے اوسمین قرآن حاصل دونون آیتونکا ایک ہے کیونکہ لیلتہ القدر رمضان
شریف کے آخر عشرہ کی طاق شبونمین ہونا حدیث سے ثابت ہے پس جب لیلتہ القدر رمضان
مین ہے تو حاصل مضمون دونون آیتونکا یہ ہوا کہ رمضان شریف مین لیلتہ القدر مین قرآن
نازل ہوا ہے پس نہ رہا دونون آیتونمین خلاف اور یہ نازل ہونا قرآن کا وہ نازل ہونا نہین
ہو سکتا ہے جو بواسطہ ملک کے ہے کیونکہ وہ تیس برس کے زمانہ مین ٹکڑے ٹکڑے کر کے نازل ہوا ہے

نہ لیلۃ القدر اور ماہ صیام مین بلکہ ابتدای نزول قرآن مین بھی اختلاف ہے بعضے علما اسی آیات
کی وجہ سے قائل ہوی ہین کہ ابتدای وحی کی ماہ رمضان مین ہوئی ہے صاحب روضہ یہ قول
لکھکر بیان کرتے ہین لیکن اکثر اصحاب حدیث اور اہل سیر اسکے قائل ہین کہ ماہ مبارک ربیع
ربیع الاول مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کی اکتالیسوین برس تیسری یا آٹھوین تاریخ
ماہ موصوف کی ابتدای وحی ہوئی ہے اور جامع الاصول مین ہے کہ یہی صحیح ہے نزدیک اہل علم کے
ساتھ اثر کی اور نزدیک اہل معرفت کے ساتھ تاریخ اور سیر کی اور بعضے فرماتے ہین نزول قرآن
جسکی اللہ تعالی نے سورہ اِنَّا اَنزَلنَا مین خبر دی ہے مراد اوس سے ہے نازل ہونا قرآن کا
لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اور جو علماء محققین کہ سورہ انا انزلنا سے نازل ہونا قرآن کا قلب
شریف پر مراد لیتے ہین وہ یہ کہتے ہین کہ لوح محفوظ سے آسمان اول پر نازل ہونیکی خبر اللہ تعالی
نے علاحدہ سورہ دخان مین دی ہے فرمایا ہے اِنَّا اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ ہمنے نازل
کیا ہے اس قرآن کو شب مبارک مین اور مراد اوس سے شب برات ہے کہ اوس شب مین احکام
سال بھر کے لوح محفوظ سے نازل ہوتے ہین پس قرآن مجید بھی اول شب مبارک مین لوح محفوظ
سے نازل ہوا آسمان پر اور پھر جب اللہ تعالی کو منظور ہوا اوسی قرآن کو لیلۃ القدر مین قلب شریف
پر اپنے حبیب کے بلا واسطہ ملک نازل کیا اور پھر اوسکو عند الحاجت بطور یاد دہی کے ٹکڑے ٹکڑے
بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے دوبارہ نازل فرمایا چنانچہ شیخ محقق دہلوی مدارج مین وصل
ازالہ شبہات مین بعد بعض جوابات اہل ضیغ کے کہ جو بعض آیات سے اپنے فہم ناقص کی وجہ سے نقصان
لگاتے ہین اللہ تعالی کے حبیب مین لکھتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول سے پاک ہین اور آراستہ
و پیراستہ تشریف لائے ہین کسی عیب اور نقصان کے ہاتھ کو حضور کے دامان عزت اور جلال مین مجال

رسائیکی نہین ہے شعر

بتعلیم آداب او راچہ حاجت	کہ او خود ز آغاز آمد مودب

ولیکن ساتھ تربیت اور تعلیم اور تائید قرآن کی قوت سے فعل مین آتا ہی تا آنکہ وہ کرجناب احدیت سے اونکو ہوئے ہین اوقات مخصوصہ مین ظہور مین اگر موجب کمال یقین اور انکشاف کا ہوتے ہین جیساکہ کبھی وقت ظہور معجزہ اور مشاہدہ ہونے قدرت الٰہی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اَشۡهَدُ اَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اور اگر کہین کہ حال تمام اہل کمال کا یہی ہے کہ جو کچھ اونکے ظروف استعداد مین رکھدیا گیا ہے بتدریج وبہ تربیت ظہور مین آتا ہے اور قوت سے فعل مین پہنچتا ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ وہان استعداد ہی اور حسب تفاوت قرب اور بعد کے کسب ریاضت سے وجود مین آتا ہے اور یہان یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سب بالفعل موجود اور ثابت ہے لیکن ظہور اوسکا وقت پر موقوف ہی اور ساتھ تقریب نزول قرآن کے بے سبب کسب وریاضت کے ظہور پاتا ہے یعنی ادب اور تہذیب سکھانا قرآن کا آنحضرت کو یہ ہے نہ یہ کہ نقص سے کمال مین اور عدم سے وجود مین لاتا ہے پس اس تقریر شیخ سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی سے سکھا پڑھا دیا ہی اور کمالات کو آپ مین بھر دیا ہے قرآن مجید کی تائید سے اونکا ظہور ہو جاتا ہے اور یہ نہین ہے کہ جو آپ مین نہین ہے اوسکو قرآن آپ مین زیادہ کر دیتا ہے اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ یہان تک فقط اسی مضمون کا بیان تھا کہ اللہ تعالیٰ حمد اور ثنا کرتا ہے اپنے حبیب کریم کی قرآن مجید مین اپنے صفات کے ساتھ اور بیان فرماتا ہے خود اپنے کلام قدیم مین فضائل اور کمالات جناب رسالت کے جو عطا کیے ہین آپکو اب کمال عظمت شان محمدی کو سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات ہی کا وصف نہین کرتا ہے بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتسبات کا وصف بھی قرآن شریف مین جابجا فرماتا ہے چنانچہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور فرمایا ہے

بیان فضائل صحابۂ اور اہل مدینہ کا موافق آیات واحادیث کے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ معنی اسکے بیان ہو چکے ہین جسطرح کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین
امت ہی اسیطرح اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبب صحبت نبی کریم کے بہترین تمام
امت محمدی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اونکو هُمْ خِيَارُ أُمَّتِي فرمایا ہے یعنی وہ بہترین
امت مین میری ہیں چونکہ صحابہ خواص امت مرحومہ سے ہین لہذا اللہ تعالی بھی اونکا
وصف بیان کرتا ہے فرماتا ہے قرآن مجید مین مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ آخر آیہ تک معنی اسکے یہ ہین کہ محمد رسول اللہ کے
ہین اور جو لوگ ساتھی اونکے ہین سخت ہین کفار پر رحیم ہین آپسمین دیکھتا ہے تو اونکو رکوع
اور سجدہ مین ڈھونڈتے ہین اللہ تعالی کا فضل اور اوسکی رضامندی نشانی اونکی صلاح کی
اونکے منہ پر ہے اثر سجدہ سے یہ ہے کہاوت اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین جیسے
ایک کھیتی کہ نکالے اپنی سوئی پھر قوی کرے اوسکو پھر موٹی ہوا اور پھر کھڑی ہو جاوے اپنی جڑ پر اچھی
معلوم ہو کھیتی کرنیوالیکو تو کہ غصے مین لاوے اللہ بسبب اون مسلمانون کے کافرون کو وعدہ
کیا ہے اللہ تعالی نے اون لوگون سے کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اونمین سے مغفرت اور اجر عظیم کا
اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالی نے بلا قید حضرت کے کل ہمراہیونکی تعریف مین فرمایا کہ وہ کفار پر
سخت ہین اور آپسمین رحیم ہین پس اب یہ سمجھنا کہ آپس مین اونمین دشمنی یا عناد تھا خلاف
کرنا ہے اللہ کے کلام سے جب اللہ تعالی شہادت دیتا ہی کہ وہ آپس مین رحیم تھے تو ہرگز کوئی
اونمین کا اپنے دوسرے پر ظالم نہین ہے اور مدح کرتا ہے اللہ تعالی اونکی عبادت کی کہ دیکھتے ہو
تم اونکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈتے ہین اللہ تعالی کا فضل اور اوسکی رضامندی
پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت خاص اللہ کی حصول
رضا اور فضل کے واسطے کرتے تھے اور خلاف مرضی خدا کوئی کام نکرتے تھے اور پھر واسطے اظہار عظمت

جناب رسالت کے ظاہر کرتا ہی کہ ہمنے اونکی ہمراہیونکا وصف توریت مین بھی بیان کیا ہے اور انجیل مین
بھی اونکی یہ مثل کہی ہے اور مثل یہ فرمائی کہ جیسے ایک کھیتی کہ اول اوسمین جو سبزہ جمتا ہی وہ نہایت
نازک ہوتا ہے پھر قوی ہوتا ہی اور پھر اپنے جڑ پر کھڑا ہوتا ہی خوش معلوم ہوتا ہے کھیتی کرنیوالیکو مراد
یہ ہے کہ صحابہ اول مقدار مین بھی کم ہونگی اور سامان دنیاوی بھی اونکے پاس نہوگا پھر اللہ تعالی
اونکو قوی کریگا اور حکومت اونکی زمین پر قائم کریگا اور یہ ترقی اونکی اللہ اور رسول کو کہ اس
کھیتی کے مزارع ہین خوش معلوم ہوگی اور یہ ترقی اللہ تعالی اونکو اسواسطے دیگا کہ اونکی عظمت
کو دیکھکر کفار نابکار جلین اور غصہ مین آوین چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا کہ جسکی خبر بطریق
مثل کے اللہ تعالی نے پہلے ہی اپنی کتب مین دیدی ہے علمانے اس آیہ شریفہ کی تفسیر مین یہی فرمایا
ہے کہ صحابہ کی حالات عظمت سنکر خوش ہونا اتباع حضرت الوہیت اور جناب رسالت ہی اور غصہ اور غیظ
مین آنا اونکو سبب سے شعار کفار ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تاکہ غیظ مین لاوے
اللہ تعالی بسبب اونکی کفار کو پس جب قرآن ناطق ہے کہ بسبب صحابہ کا اللہ تعالی کفار کو غیظ مین
لاتا ہے تو اب یہ سمجھا کہ اہل بیت طہارت کو اونکے سبب سے ملال پہنچا اور غیظ ہوا یہ بری بلا دامن
حضرات اہل بیت کے ساتھ اللہم ہم سب مسلمانون کو توفیق نیک دے کہ جو کھلے کھلے صاف معانی
قرآن کے ہین اوسمین تاویل نکرین اور اونکو مانین اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور
اس آیہ شریفہ کی تفسیر مین علمانے یہ بھی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے عبارت النص سے تو تمام
صحابہ کی عام طور پر تعریف کی ہے اور جو اخص الخواص ہین اونمین یعنی خلفاء اربعہ رضوان اللہ
تعالی علیہم اونکے فضائل خاص اشارات سے اس آیہ شریفہ مین فرما دیے ہین چنانچہ وَالَّذِينَ
مَعَهُ حضرت صدیق اکبر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ صحابہ مین بسبب رفاقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے غار حرا مین اس صفت کیساتھ مخصوص تھے اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ اشارہ ہے

حضرت فاروق اکبرؓ کی طرف کہ وہ اس صفت مین سب صحابہ سی بڑہے ہوی تھے چنانچہ مروی ہی
کہ بعد فتح بدر کے اسیران بدر کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا خواص اصحاب
سے کہ آیا انسی فدیہ لیکر چھوڑ دین یا انکو قتل کرین صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہ لوگ آپکی قوم کے ہین اگر آپ انسے فدیہ لیکر چھوڑ دین تو امید ہے کہ شاید اللہ تعالی انکو
توفیق توبہ کی دی یا انکی نسل سے کوئی مومن پیدا ہووے اور آپکے صحابہ کو انسی فدیہ سے ہمین قوت
اور غنا حاصل ہوگا اور حضرت فاروق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ حکم دین کہ ان سبکی گردن
ماریجاوے کہ یہ سردار کفر کے ہین اور آپکو اللہ تعالی نے بی نیاز کیا ہے اس جماعت کی فدیہ سے فلان شخص
جو میرا خویش ہے اوسکو مجھکو دیجیے اور عقیل کو علیؓ کے سپرد کیجیے اور عباس کو حمزہ کے حوالہ فرمایے کہ
ہم سب اونکو اپنے ہاتھون سے قتل کرین تاکہ معلوم ہو لوگونکو کہ دوستی کفار کی ہماری دل مین نہین ہی
ہے اور شوکت کفار ٹوٹ جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبرؓ کے قول کی طرف
میل کیا اور فرمایا کہ بعض لوگونکے دلونکو اللہ تعالی نرم کرتا ہی یہان تک کہ مسکہ سے زیادہ نرم
ہو جاتا ہے اور بعض کے دلون کو سخت کر دیتا ہی یہان تک کہ پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہی اور فرمایا
ای ابوبکر مثل تیرے مثل ابراہیم کی ہے کہ کہا اونہون نے فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنی میرا اتباع کیا پس وہ ہم مین سے ہے اور جسنی میری نافرمانی کی پس تو غفور رحیم
ہے اور ای عمر مثل تیری مثل نوح کے ہی کہ کہا اونہون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ
الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنے ای رب نہ چھوڑ زمین پر کسی کافر کو پس وہ سختی جو کفار پر ہو صفات انبیا سے ہے
اور اللہ تعالی اوسکو مقام مدح مین فرماتا ہے اور نیز سخت ہونا حضرت فاروق کا کفار پر تواریخ
فتح شام اور عراق اور عجم وغیرہ سے ظاہر ہے کہ تھوڑے سے زمانہ مین امارات کفر کو کیسا مٹا دیا اور
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ اشارہ ہی حضرت غنی کی طرف چنانچہ کمال رحمت اونکی آپس مین اسدرجہ ہے

یہ بھی تھی کہ اہل بلوائی کوئی دقیقہ حضرت رضی اللہ عنہ کے ستانے مین اوٹھا نہین رکھا طرح طرح کی تکالیف پہنچائی حضرت عثمانؓ اونسے عوض لینے پر اور اونکے دفع کرنے پر مستعد نہین ہوے حالانکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثر اہل مدینہ اور غلامان حضرت عثمانؓ مستعد تھے کہ اگر آپ حکم دین تو اہل بلوا سے قتال کرین مگر آپ نے گوارا نکیا کہ یہ مسلمان ہین تا آنکہ ایک روز پیشتر شہادت سے حضرت نائلہ بی بی آپکی روایت کرتی ہین کہ مین قریب صبح کے کوٹھی پر سے ایک ہمسایہ کے مکان مین جاکر تھوڑا سا آب شیرین آنحضرت کے واسطے لائی کیونکہ اون ظالمون نے پانی بھی اون پر بند کر دیا تھا اوسوقت آپ سوتے تھے مین نے جگایا اور پانی پیش کیا آپنے مطلع پر نظر کی اور فرمایا کہ صبح ہوگئی اور مین نے روزیکی نیت کرلی ہے مین نے کہا کہ آپنے رات کو کچھ کھایا نہ پیا روزہ کیونکر رکھیے گا فرمایا آپنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چھت پر سے تشریف لائے اور ایک ڈول آب شیرین سے بھرا ہوا آپکے ساتھ تھا مجھسے فرمایا کہ اسکو پی مین نے پی لیا تین مرتبہ حضرت نے مجھسے اوسکے پینیکا حکم دیا اور مین نے پیا یہان تک کہ خوب سیر ہوگیا اور پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اے عثمان کل یہ لوگ تجھپر ہجوم کرینگے اگر تو اونسے قتال کریگا اللہ تعالی تجھکو اون پر فتح دیگا اور اگر مقابلہ نکریگا اور اس بلا پر صبر کریگا تو کل رات کو میرے پاس روزہ افطار کریگا مین نے دوسری شقکو اختیار کیا پس یہ کمال درجہ کا رحم تھا کہ گو وہ بدکار قابل قتل ہی کے تھے مگر چونکہ لفظ اسلام اونکی نسبت مین جاری تھی آپنے اپنی جان دی لیکن اونکے قتل پر آمادہ ہی نہوے اور تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا اشارہ ہی حضرت علیؓ مرتضی کی طرف کرم اللہ تعالی وجہہ کہ حضرت ولایت مآب صحابہ مین ہین صفت زہد اور عبادت کے ساتھ معروف اور مشہور تھی اسواسطے کہ عرفان الہی آپکا بہت بڑھا ہوا تھا اور عبادت بقدر معرفت ہوتی ہے اور معرفت الہی مین آپکا سابق ہونا حدیث سے ثابت ہے صاحب روضہ نے لکھا ہے

کہ جب جناب سیدۃ النساء فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی مرتضےٰ کے ساتھہ کیا جناب سیدہ سے فرمایا کہ مین نے تمکو ایسے مرد کی نکاح مین دیا ہی کہ عرفان اوسکا سب سے بڑہا ہوا ہی اور ایمان اوسکا سب سے پہلے ہے یعنی سابق الایمان ہے اور اللہ تعالےٰ جلشانہ ایک مقام پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور صفت یون فرماتا ہے وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ اور سابقین اول مہاجرین اور انصار ہین اور جنہون نے اتباع کیا ہے اونکا ساتھہ نیکی کے راضی ہے اللہ اونسے اور وہ راضی ہین اللہ سے جاننا چاہیے کہ مہاجر وہ صحابہ ہین جو مکہ معظمہ مین رہتے تھے بحکم آلہی ہجرت کی اونہون نے یعنی چھوڑ دیا اپنے دیار کو اور اہل اور عیال کو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور چلے آئے مدینہ طیبہ کو اور انصار وہ گروہ صحابہ ہی جو مدینہ منورہ مین رہتے تھی جب نبی کریم معہ صحابہ کے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ مین پہنچے اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکے صحابہ کی بڑی خدمت کی اپنے گھر مین رکھا اور عزیزون سے زیادہ محبت سے اونکے ساتھہ پیش آئے چونکہ وہ دوسرے صحابہ سے جو یہ فضل نہین رکھتے ہین افضل ہین لہذا اللہ تعالیٰ نے اونکے اظہار فضل کیواسطے پہلے اونکا ذکر کیا اور پہر عام طور پر سب صحابہ کو وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم مین داخل کرکے فرمایا کہ اللہ اونسے راضی ہے یعنی وہ ایسے سچے ہمارے بندے ہین اور ایسے پکے عاشق ہین کہ کوئی کام ہمارے خلاف رضا کرتے ہی نہین ہم اون سب سے راضی ہین اور بعدہ فرمایا وَرَضُوا عَنْهُ اور وہ سب ہمسے راضی ہین یعنی چونکہ اونہون نے اپنے تئین بالکل ہمارے حوالہ کر دیا بسبب اپنے حبیب کی اتباع کے ہمنے بہی اونکو اپنا محبوب کر لیا اور وہ دیا اونکو جو اونکی خواہش اور مرضی تھی یہان تک کہ وہ ہمسے راضی ہین اللھم صلی وسلم وبارک علیہ گو اس تعریف صحابہ مین کل اہل بیت رسالت بہی داخل ہین کیونکہ وہ سب اعلےٰ درجہ کے

صحابہ ہین لیکن بواسطہ اظہار عظمت انتساب قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالے
اونکی بھی قرآن مجید مین مدح کرتا ہے چنانچہ ازواج مطہرات نبی کریم کی نسبت مین
فرمایا ہے مسلمانون سے کہ وہ تماری مائین ہین یعنے اونکی تعظیم کرو اسواسطے کہ ماں کی تعظیم نکرنا
باعث عذاب ہی آخرت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے ہماری چھوٹون پر
رحم نکیا اور ہمارے بڑون کی توقیر نکی پس وہ ہم مین سے نہین ہے ظاہر ہی کہ ازواج جناب
رسالت سے زیادہ اور کون بڑا ہوگا اول تو زوجہ جناب رسالت ہین دوسرے اللہ تعالے
اونکو ہماری مان فرماتا ہے اور نیز اللہ تعالی قرآن مجید مین ازواج پاک کے خطاب مین فرماتا
ہے یَانِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ای نبی کی بی بیو تم سی کوئی عورت نہین
ہے پس جیسے ہمارے نبی بے مثل اور یکتا ہین ویسی ہی حضور کے تحت نکاح مین آنیی ازواج مطہرات
عورتون مین سے بیمثل ہین اور نیز اہل بیت جناب رسالت کی شان مین اللہ تعالی نے آیہ تطہیر
نازل کی ہے چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا
یون ہی ہے کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ دور کردی تمسے برائیکو ای اہل بیت رسالت اور پاک
کردے تمکو جو حق پاک کرنیکا ہے اول یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اہل بیت آنحضرت تین قسم ہین ایک اہل بیت
نسبی اور وہ آل سیدنا علی مرتضیٰ اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس ہین اور ایک اہل بیت سکنی
اور وہ ازواج مطہرات ہین اور ایک اہل بیت ولادت اور وہ اولاد کرام جناب رسالت ہین
اور سیدنا علی مرتضیٰ بھی بوساطت جناب سیدہ اونمین داخل ہین اور احادیث مین
ان سبکی نسبت مین لفظ اہل بیت کا جاری ہوا ہے اور اس آیہ کریمہ مین خطاب اولاد
امجاد جناب نبوت سے واقع ہے اور ازواج بھی اونہین شامل ہین موافق مذہب صحیح کے
دلیل او سپر یہ حدیث ہی شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آیہ تطہیر کے تحت مین فرماتی ہین

کہ عمر ابن ابی سلمہ سے مروی ہی کہ جب نازل ہوئی آیہ تطہیر ام سلمہ کے گھر مین بلایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو اور کہا کہ ای اللہ یہ اہل بیت میرے ہین
اور اوڑہا ئے اونکے تئین کمل اور علیؑ اپس پشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے تھے
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حسنینؓ کو اپنے کنار مبارک مین لیا اور حضرت علی کو ایک ہاتھ سے
پکڑا اور بی بی فاطمہ کو دوسرے ہاتھ سے اور چمٹا لیا دونو نکو اپنے سے اور کہا ای پروردگار یہ اہل بیت
میرے ہین دور کر انسے جسکو اور پاک کر انکو اور اختلاف ہی آہین کہ مراد اہل بیت سے اس آیہ کریمہ
مین کون ہین اکثر اسکے قائل ہین کہ مراد اسسے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی ہین سلام اللہ
علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات دلالت کرتے ہین اسپر اور انصاف یہ ہی کہ ازواج مطہرات
بھی داخل ہین بسبب ندای سیاق اور سباق کلام کے اور نیز بسبب نازل ہونے آیتہ کے
اونمین اور فرمانا نبی کریم کا اولاد امجاد کے حقمین اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَيْتِي ای اللہ یہ میرے
اہل بیت ہین آیہ تطہیر کے نزول کیوقت ازواج کو داخل ہونیکے منافی نہین ہی چنانچہ ام سلمہ
سے مروی ہی کہ کہا اونھون نے کہا مین بھی اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِكَ یارسول اللہ مین
انکی اہل سے ہین فرمایا حضور نے وَاَنْتِ مِنْ اَهْلِیْ اور تو میری اہل سے ہے اور ایک
روایت مین ہے کہ اَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ بہر نوع اہل بیت جناب رسالت کی وصف طہارت کو اللہ تعالی
نے اپنے کلام مین ارشاد کیا اور جسطرح کہ اللہ تعالی نے حضور کی اولاد کا وصف او ثنا بیان
کی ہے اسیطرح حضور کے اظہار عظمت کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نوع اور اجداد
کی بھی مدح او ثنا قرآن مجید مین بیان فرمائی ہے اللھم صل وسلم وبارك علیه
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ نوع بنی آدم سے ظہور فرمایا ہے لہذا اللہ تعالی نے بطفیل
جناب نبوت کے فضل دیدیا ہے نوع انسانی کو تمام انواع پر اور وصف فرمایا ہے

اس نوع کا قرآن شریف مین وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ بزرگ کیا ہمنے اولاد آدم کو چنانچہ اہل عقائد نے لکھا ہے کہ خواص البشر خواص ملائکہ سے افضل ہین اور عوام البشر عوام ملائکہ سے اور یہ بزرگی اور فضل اول اللہ تعالیٰ نے ابوالبشر آدم علیہ السلام ہی کو دیا ہے کہ قبل از خلقت وصف کیا اونکا اور فرمایا اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ اور جسطرح اپنی کلام سے آدم کی بڑائیکو ظاہر کیا اسیطرح اپنے فعل سے بھی اونکی عظمت کو ثابت کیا اور ملائکہ کو آنکھون دکھا دیا یعنی وہ علم آدم کو سکھایا کہ قوت مقابلہ کے ملائکہ سے سبقت لیگئے علم مین اور پھر اونکو مسجود ملائکہ کیا اور شیطان کو آدم کی تعظیم نکرنے سے ملعون کیا بعدہ ملائکہ کو حکم ہوا کہ آدم کو جنت مین پہنچا دو بحکم الٰہی آدم علیہ السلام کو حلہ ہائے بہشتی پہنائے گئے اور تاج مکلل سر پر رکھا گیا اور پٹکا مرصع موتی اور یاقوت کا کمر مین باندھا گیا اور اوس پٹکہ مین منقش تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر فرشتے آدم کو تخت پر بٹھا کر تخت اوٹھا کر لیچلے ساٹھ لاکھ فرشتہ دہنی طرف اور ساٹھ لاکھ بائین جانب اور ساٹھ لاکھ پیچھے تخت کے جلوس کیواسطے ہمراہ آدم ہوے اور درود پڑھتے ہوے لیچلے جناب احدیت نے ساتھ تحائف سلام کے زیر عرش سے آدم کو رخصت فرمایا اور ملائکہ نے اسی شان سے آدم کو بہشت میں پہونچایا آدم وہان سیر مین مصروف ہوے اور میوہ ہائے جنت کھانے لگے لیکن بسبب ہمجنس نہونے کے تنہائی مین گبھراتے تھے ایک مرتبہ جناب الٰہی مین اونھون نے دعا کی اے پروردگار ایک انیس ہمجنس میرا پیدا کر دے اور اسی فکر مین سوئے اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے آدم سوتے ہی رہے اور اونکی بائین پسلی کی چھوٹی ہڈی سے حوا کو پیدا کیا آدم جب بیدار ہوے دیکھا ایک ہمجنس اپنا نزاکت اور ملاحت مین اپنے سے بہتر پوچھا تو کون ہے حوا نے جواب دیا مین تمہاری زوجہ ہون اللہ تعالے نے تمہارے ہی واسطے مجھکو پیدا کیا ہے پھر آدم نے بالہام اللہ تعالے سے درخواست تزویج کی

بیان پیدا ہونے حضرت حواؑ کے

حوا کے ساتھ اللہ تعالی نے درخواست آدم کو قبول فرمایا اور ایک کرسی بچھوا کر اوسپر آدم کو
بٹھایا اور ملائکہ کو جمع کیا اور آدم سے ارشاد کیا کہ حوا کی خواستگاری کرو آدم نے خواستگاری کی
جناب احدیت عز و جل نے پہلے عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی فرمایا اے آدم حبیب
اور نبی اور صفی اور خلیل میرا محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت خلق ہین ذاوسی سے کی اور ختم
نبوۃ اوسیکو کرونگا اور یہ نور جو تیری پیشانی مین دونون ابرون کے درمیان مین چمکتا ہے اوسیکا
نور ہے اور نام اوسکا آسمان اور زمین اور ملائکہ اور نور اور ظلمت اور بہشت اور دوزخ کے
خلق ہونے سے پیشتر مذکور ہوا اوسیوقت سے قصر نبی مرسل ہین وہ حبیب مفضل ہے اگر محمد اور امت
حامدہ اوسکی نہوتی تو تجھکو اور بہشت اور دوزخ کسی چیز کو پیدا نکرتا اور اوسکو تمام مخلوق پر افضل
کیا اور فضیلت دی اور اللہ تعالی جل جلالہ نے اپنے کلام نفسی سے خطبہ عقد آدم کا پڑہا خلاصہ
اوسکا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ میری ثنا ہو اور بڑائی میری ردا ہے اور عظمت
میری ازار ہے اور خلق میری لونڈی اور غلام ہین اور محمد میرا حبیب اور رسول ہے گواہ
رہو اے ملائکہ میری اور ساکنان سماوات میری اور حاملان عرش میرے اپنی لونڈی حوا کو
مین نے آدم کی نکاح مین دیا اے آدم اور حوا رہو میرے جنت مین اور کھاؤ میری پہلونسے
اور قریب نجانا اس درخت کی اور سلام تم دونون پر اور رحمت میری بعد نکاح کے آدم نے
حوا کے جانب میل کیا ملائکہ مانع آئے آدم نے سبب پوچھا ملائکہ نے کہا کہ پہلے اسکا مہر ادا کرو
تب اسکی قریب جاؤ آدم نے مہر پوچھا ملائکہ نے کہا دس مرتبہ درود بھیجو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود شریف وہ متاع گران قیمت اور مال طاہر ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے مہر حضرت حوا کا
قرار دیا بڑا سعادتمند ہے وہ آدمی کہ درود پڑھتا ہی جناب رسالت پر گویا اصل اباکا دین
ادا کرتا ہے اور نیز بڑا خوش نصیب ہے کہ ارث ام امہات کا پاتا ہے اللھم صل

وسلم وبارک علیہ بعدہ آدم نے دس مرتبہ درود پڑھا اور حوا کے ساتھ بآسائش تمام جنت مین رہنے لگے بعد سو برس کے شیطان جب بحر اخضر سے نکلا زمین پر آیا چونکہ ناری الخلقت تھا متنبہ ہوا بلکہ طریق آداب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کیطرف اوس گناہ کو نسبت کیا اور کہا بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ یعنی کیون تو نے مجھکو اغوا کیا اور یہ امر باعث زیادتی غضب اور قہر خدا کا اوس ملعون پر ہوا اور جناب احدیت سے عوض مغفرت کے دعاء حیات دنیا کی کہ قیامت تک زندہ رہون اللہ تعالیٰ نے دعا اوسکی قبول کرلی وہ ملعون چونکہ آدمؑ کے سبب سے مردود ہوا تھا اس فکر مین پڑا کہ کسیطرح آدم کو بھی جنت سے نکلوا دیے اور اس ارادہ سے جنت مین جانیکا ارادہ کیا ملائکہ نے اوسکو روکا وہ جنت کے دروازہ پر ٹھہر رہا اتفاق سے طاوس جنتی اودہرسے سیر کرتا نکلا شیطان نے اوس سے کہا کہ مین ایک ملک مقرب ہون اگر تو کسی حیلہ سے مجھکو جنت مین پہنچا دے تو تجھکو مین تین چیزین بتا دون ایسی کہ جسکی وجہ سے تو کبھی بڈھا نہو اور بیماری مین مبتلا نہو اور جنت سے نکالا نجاوے اور قسم کھا کر اپنے قول کو موکد کیا طاوس نے کہا کہ مجھکو قوت تجکو لیجانیکی نہین ہے مگر میرا ایک دوست ہے سانپ مین اوسکو بتلاتا ہون اور سانپ سے طاوس نے وہ سب حال مفصل بیان کیا سانپ لالچ مین آکر دوڑا اور شیطان سے آکر ملا شیطان نے اوسکو خوش بیانی سے اپنا مطیع بنا لیا اور کہا کہ تو اپنا منہ کھول دے مین تیرے منہ مین بیٹھ جاتا ہون پھر تو منہ بند کرلے اور مجھکو جنت مین پہنچا دے سانپ نے ویسا ہی کیا اور اس حیلہ سے وہ مکار جنت مین پہنچا اور آدم علیہ السلام کے نکلانے کی تدبیر مین مشغول ہوا اور جنت مین گندم کے درخت کے پاس بیٹھا جسکو اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا جا بیٹھا جب آدم اودہر سے نکلے اونکو دیکھکر رونے لگا آدم نے پوچھا تو کیون روتا ہے شیطان نے کہا مین تمہارے حال پر روتا ہون کہ تم جنت سے نکال دیے جاؤگے اور دنیا مین تکالیف مین مبتلا ہوگے آدم نے کہا پھر اسکا علاج کیا ہے اوس نے کہا کہ اس درخت کا پھل کھالو تو ہمیشہ جنت مین رہو کیونکہ اسکا نام

دخول شیطان کا جنت میں دھوکا

شجرۃ الخلد ہی آدم نے کہا کہ مین تیری قول کو کیونکر صحیح جانون مجھکو میری مالک نے اسکی قریب جانیکو
منع کیا ہی شیطان نے کہا کہ قریب جانیکو منع کیا ہی کہانیکو کب روکا ہے اور اپنی اظہار صدق کیواسطے
ستر بار قسم خدا کی کہائی اول جہوٹ قسم اللہ تعالی کی شیطان نے کہائی ہی پس جہوٹا قسم کہانا
خاص اتباع شیطان ہی اور دین اور دنیا مین سبب وبال ہے الغرض آدم علیہ السلام کو جنت
مین چونکہ لقاء الہی حاصل تھی وہان سے نکلنے مین خوف فراق تھا پس اول خوف فراق ذاتی کی عقل پر
پردہ کر دیا اور اونکو شبہہ مین ڈالدیا دوسرے اوس ملعون نے خدا کی قسم ستر بار کہائی عظمت الہی
آدم کے دل مین اسقدر تھی کہ وہ شبہہ مین پڑگئے کہ بندہ مالک کی قسم جہوٹ کبھی نکہا دیگا تیسرے
حضرت حوا کو شیطان کے کہنی پر اعتماد آگیا اور اونہون نے بہی آدم سی اصرار کرنا شروع کیا
چوتھے خلقت نفس انسان کی اور گندم کی اوس خطرہ شیطان سے ہی جو اوسکے عکس سے
آدم کے دل مین پیدا ہوا تھا پس بسبب ہمجنسی کے نفس ذہبی اوس جانب رغبت کی انکا جوہا تہا
سے آدم علیہ السلام کو اجتہاد مین خطا ہو لی اور سمجھی کہ ممانعت قریب جانیکی کی ہے نہ کہانیکی
اور تاکید نہی بہول گئے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ
نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور گیہون کہالیا جناب الہی سی عتاب ہوا پوشاک بہشتی چہین لی گئی اور تاج
اونکے سر سی مثل طیور کے اوڑگیا اور جبرئیل علیہ السلام نے بحکم خدا انکا اونکی کمر سے کہول لیا
اور لباس حضرت حوا بہی اوتار لیا گیا آدم اور حوا شرم برہنگی سی جسدرخت کے قریب آتی تہے
کہ اوسکی پتون سے ستر عورت کو چہپاوین وہ درخت اونسی الگ ہو جاتا تہا جب عناب کے درخت
کے پاس پہنچے اوسنے بہی پتے نہ دیے اور سر کی بالون سے لپٹ گیا اور جناب احدیت جل جلالہ
سے ندا ہوئی کہ ای آدم ہمسی بہاگتا ہے آدم نے عرض کیا کہ ای اللہ تجہسے بہاگتا نہین ہون
بلکہ شرماتا ہون پہر آدم نے اوسدرخت سے کہا کہ مجھکو چہوڑدے درخت نے کہا کہ مین مامور

ہون اگچہ چھوڑ دون تومین بھی تمہاری طرح عاصی ہون آدم الامان الامان پکارنی لگے جناب احدیت سی ندا ہوئی کہان ہے ای آدم عرض کیا ای پروردگار اس درخت سی چھپا ہون ارشاد ہوا یہ پریشانی شامت عصیان سی ہے آدم علیہ السلام نے ایک آہ دردناک کھینچی اور کہا کہ ای پروردگار تو خوب جانتا ہی کہ مین نے یہ گناہ عمدًا نہین کیا بلکہ نسیان مجھپر غالب ہوا اور حوا نے اوسکی کھانے مین مبالغہ بہت کیا پھر جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ سر اسکا وسد رخت سی چھڑا دو اور جنت سی باہر نکال دو اور ایک روایت مین ہے کہ آدم شرم برہنگی سی جس درخت کی قریب جاتے تھے وہ درخت اونسی کنارہ کرتا تھا آخر الامر درخت انجیر نے آدم کو پتا دیا اور بعض روایت مین ہی کہ درخت عود نے اپنا پتا دیا تطبیق یہ ہی کہ دونون نے اپنی اپنے پتے دیے جناب آلہی سی خطاب ہوا ان درختون سی کہ تمنے کیون اپنے پتے دیے ہمارے معاتب کو اونمین سے ہر ایک نے عرض کی کہ ای اللہ آدم سی ہر چند گناہ سرزد ہوا لیکن مین اوسکو اوسی عظمت پر دیکھتا ہون اور جانتا ہون کہ تو نے جو کرامت اوسکو دی ہے ہرگز تو اوسکو ضائع نکریگا درخت انجیر سی ارشاد ہوا اسوجہ سے کہ نظر تیری خیر پر تھی چند فضائل کے ساتھ مخصوص کیا اور درخت عود سی فرمایا کہ تجھکو بھی اسی سبب سی کہ نظر تیری امر پسندیدہ پر تھی خوشبوی نفیس مرحمت کی اور حضرت حوا سے ارشاد ہوا کہ کہان ہے تو عرض کیا ای رب شرم برہنگی سی یہان پڑی ہون ارشاد ہوا کہ تیرے قصور کی شامت ہے کہ آدم کو تو نے گیہون پر تحریص دی اور تو اوسکے برہنگی کا سبب ہوئی حوا نے عرض کیا کہ ای رب مجھکو ہرگز گمان نتھا کہ کوئی مخلوق تیری جھوٹی قسم کھائیگا ارشاد ہوا کہ آیا ہمنے تمکو منع نہین کر دیا تھا اسد رخت سی اور کہہ نہین دیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے کھلا ہوا آدم اور حوا نے جواب مین عرض کیا کمال عجز کے ساتھ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اس عاجزی کیوجہ سی اوس عتاب مین تخفیف ہوئی اور دونون نے

درخت انجیر اور عود کے پتون سے اپنا ستر چھپایا مالک کو عاجزی ہی پسند آئی - چہ خوب کہا گیا ہے
کہ مثل آدم علیہ السلام کے ہمیشہ اللہ تعالی سے عاجزی کے ساتھ مغفرت کی خواستگار ہین قطعہ

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد

علما اہل نکات فرماتے ہین کہ آدم چونکہ حامل نور محمدی تھے اور درخت انجیر اور درخت عود نے
اونکی خدمت کی اور اپنے پتے ستر چھپانیکو اونکو دیے گو آدم اوسوقت معاتب تھے اور معاتب کی
خدمت کرنا نافرمانی ہے لیکن اللہ تعالی نے بسبب خدمت حامل نور محمدی کی اونکو تنبیہ در نظر نفرمائی
بلکہ اوسکی صلہ مین یہ مرتبہ اون درختونکو دیا کہ زمین کے درختونمین ممتاز ہین ساتھہ عظمت اور
شرف کی انجیر کو یہ عظمت ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالی نے اوسکی قسم کھائی ہے والتین قسم ہے
انجیر کی اور عود کو یہ شرف دیا ہے کہ محافل متبرکہ اور مکانات معظمہ مین اوسکا بخور رہتا ہے پس جو
انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی یا اونکے متعلقات اور منتسبات کی تعظیم اور خدمت
گذاری کریگا کیا کچھ عظمت اور شرف پاویگا اللہم صل وسلم وبارک علیہ الغرض جب
اللہ تعالی نے آدم اور حوا کو جنت سے نکالا اور شیطان اور طاؤس اور سانپ کو بھی مسخ کرکے
اونکی اصلی صورت جنت بدل کر کو جنت سے باہر کیا اور ان سبکو زمین پر متفرق مقامات پر
اوتارا بعد زمین پر آنیکے آدم علیہ السلام تین سو برس رویا کیے چالیس برس تک کچھ کھایا
نہ پیا بعدہ اللہ تعالی نے تمثیل قسم کے میوہ جنت سے بھیجے آدم اوس مین سے کچھ کھا کر بھوک بجھا
دیتے تھے اور رویا کرتے تھے جب دس برس اور گذرے آدم نے بالہام الٰہی توبہ کی اور کہا
ربنا ظلمنا انفسنا آخر آیہ تک اور جناب احدیت مین عرض کیا کہ اے پروردگار زمین پر کوئی عبادت
خانہ نہین ہے اور نہ کوئی فرشتہ میرے سوا ہے جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے آدم قریب تر تیری

بیان اوتارنے آدم علیہ السلام کے زمین پر

اولاد مین بہت سی لوگ ایسے پیدا کرونگا کہ وہ تسبیح اور ذکر میرا کرینگے اور بہت سے عبادت خانہ
بنا دینگے اونمین سے مین ایک گھر کو ساتھہ کرامت اور عظمت کی مخصوص کرونگا اور اوسکو حرم
امن کردونگا جو شخص اوسکو معظم رکھیگا اور اوسکی حرمت کا حفظ کریگا مستوجب کرامت ہوگا اور
جو معاذ اللہ اوسکی حرمت مین فرق کریگا مستحق عقوبت ہوگا اور اوسکی زیارت کا دور دور سے لوگ
ارادہ کرینگے اور وہان آداب تضرع اور زاری بجا لاوینگے بعدہ جبرئیل ایک حجرہ جنت کہ جسکی دو دروازے
تھے مشرقی اور غربی اور بیت المعمور اوسکا نام تھا زمین پر لائی اور مقام کعبہ پر اوسکو رکھہ دیا اور
حضرت آدم کو حکم ہوا کہ ہمارا ایک گھر اس زمین پر ہی وہان جا کر طواف اور دعا کر دعا تیری قبول
ہو گی اور ایک فرشتہ آدم کو راہ بتانیکو بھیجا آدم اوسکی ساتھہ سراندیب سے جانب کعبہ روانہ ہوے
جب قریب بیت المعمور کی پہنچے جبرئیل نی طریقہ طواف آدم کو سکھایا آدم نے طواف ادا کیا اور پھر جبرئیل
کے کہنے سے جبل عرفات پر چڑھی ناگاہ اوسی ایام مین حضرت حوا بھی بالہام الٰہی آدم کی تلاش مین
جدہ سی جانب کعبہ چلیں تھیں اونکا بھی گذر عرفات پر ہوا چونکہ بسبب صدمہ عتاب اور تفارق
باہمی کی رنگ دونونکے چہرونکا متغیر ہوگیا تھا ایک نی دوسریکو نہ پہچانا جبرئیل نے بتایا الغرض انکو
بتانے سے ایک نی دوسریکو پہچانا اسیوجہ سے اوس پہاڑ کا نام عرفات ہوا اور اوس روزکا نام عرفہ ہوا
بعدہ آدم اور حوا بتعلیم جبرئیل جبل عرفات سی اوترے اور مقام منا مین آئی فرشتون نے آدم سی پوچھا
کہ کچھہ تمکو تمنا ہی آدم نے کہا کہ مجھکو تمنائی مغفرت اور رحمت ہی فرشتون نے کہا اس جگہ دعا کر واللہ تعالیٰ
قبول کریگا آدم نی دعا کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اے پروردگار
بخشدی اس گنہگار باپکو واسطے ولد محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاب آئی نے پوچھا کہ ای آدم
تو نی محمد کو کہان سے جانا آدم نی کہا کہ جسوقت تو نے مجھکو پیدا کیا تھا نظر میری عرش پر پڑی تھی
دیکھا تھا مین نے لکھا ہوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ اسوجہ سی سمجھہ گیا مین کہ یہ تیرا

محبوب اکرم خلق ہی اسواسطے اسکا واسطہ دیا ارشاد ہوا ای آدم اوسکی عظمت کیواسطے تمام مخلوق کو پیدا کیا وہ میرا حبیب ہی اگر وہ نہوتا تو مین نہ پیدا کرتا جنت کو اور نار کو اور انسانکو اور جن کو اور ملک اور آسمانون کو اور زمینونکو اور آفتاب اور مہتاب کو اگر اسکی وسیلہ سے تمام خلق کی شفاعت کرتا تو سبکو بخش دیتا۔

چو نام انیست نام آور چہ باشد	مکرم تر بود از ہر چہ باشد

اور گناہ آدم معاف ہوگیا اور تمنا اونکی برآئی اسیوجہ سی نام اوسکا منا ہوا اور وہی مرتبہ اجتبی اللہ تعالی نے آدم کو مرحمت کر دیا چنانچہ قرآن مجید مین اوسکی خبر دیتا ہی فرماتا ہے عصیٰ آدم ربہ فغوی ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی اور تغیان کیا پھر برگزیدہ کیا اوسکو اوسکی رب نے اور توبہ کی توفیق دی اور ہدایت کی اللہ تعالی نے قصہ شیطان کے ملعون ہونیکا اور حال آدم یعنی بعد معتوب ہونیکے پھر برگزیدہ ہونیکا تمام کتب سماویہ مین ارشاد فرمایا ہی اسکو مثل قصص اور حکایات کے سمجھنا نہ چاہیے اللہ تعالی نے جو کچھ فرمایا ہے اوسمین ہمکو تعلیم اور ہدایت کی ہے چنانچہ اس معاملہ مین دیکھنا چاہیے کہ شیطان نے بھی نافرمانی کی اور آدم علیہ السلام سے بھی نافرمانی ہوئی مگر وہ کیا امر تھا جسنے شیطان کو ملعون کیا اور وہ کون بات تھی جسنے آدم کو پھر مقام اجتبے پر پہنچایا سبب ملعونیت شیطان یہ تھا کہ اول تو اوسنے گناہ عمداً ازراہ کبر کیا تھا دوسرے اوس گناہ کے ضمن مین بی تعظیمی کی تھی آدم علیہ السلام کی جو اللہ تعالی کی حبیب کے نور کا حامل تھا تیسرے بعد گناہ کی متنبہ نہین ہوا بلکہ ڈھٹائی کی اور کہا اللہ تعالی سے بما اغویتنی کیون تو نے اغوا کیا یعنی فعل گناہ کو اللہ تعالی کیطرف نسبت کیا اور یہ شان عبدیت کی بالکل خلاف ہی پس ان وجوہات سے اللہ تعالی نے اوسکو ملعون کیا لہذا انسان کو لازم ہے کہ اپنے تئین ایسی امورات سے بچاوے اور آدم علیہ السلام نے جو نافرمانی کی وہ براہ کبر نتھی بلکہ نفس نے

گندم کیطرف بسبب مجبور تر کے رغبت کی اور اوسکی خواہش نے معنی اللہ کے نبی کو آدم کو بھلا دیئے وہ کہ یہیں وہ فعل وعصیان آدم سے سرزد ہو گیا اور جب اونہوں نے آثار عتاب خدا کے دیکھے ڈر گئے اور متنبہ ہو کر عرض کرنے لگے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بمجرد استغفار کرنیکے عتاب آلہی بہین کمی ہو گئی اور رحمت خدا آدم کیطرف متوجہ ہوئے اور القا کے کچھ کلمات آدم کے دل بہین اور وہ کلمات یہ ستھے جو آدم علیہ السلام کی نجات کا سبب ہوئے امام بیہقی نے دلائل النبوۃ مین بسند حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدم نے گناہ کیا کہا ای رب میرے بہین محمد کے حق کے وسیلہ سے تجھسے مغفرت مانگتا ہون کہ مجھکو بخشدے ارشاد ہوا ای آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا ہنوز مین نے اوسکو ظاہر نہین کیا آدم نے کہا ای رب جب تو نے مجھکو اپنے دست قدرت سے بنایا اور روح کو میرے جسم مین داخل کیا مین نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ مین نے جانا کہ تیرے سب بندون مین تیرا محبوب اور برگزیدہ بندہ ہے کہ تو نے اسکا نام اپنے نام کے متصل لکھا ہے ارشاد ہوا ای آدم بیشک یہ میرا محبوب ہے تو نے اسکا وسیلہ کیا مین نے تجھکو بخشدیا اور اگر محمد نہوتا تو مین تجکو نہ بناتا اور اس روایت کو اور بھی ائمہ محدثین نے اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اور اسکی سند کو صحیح کیا ہے پس یہ فعل آدم علیہ السلام متضمن تعظیم جناب رسالت تھا لہذا آدم علیہ السلام مغفور ہو کر اپنے مقام اصلی پر پہنچگئے اب ہم لوگونکو کہ اولاد آدم ہین اپنے جد کا اتباع چاہیے کہ اگر گناہ شامت نفس سے ہو جاوے تو متنبہ ہون اور اللہ تعالی سے ڈرین اور استغفار کرین اور نبی کریم کو اللہ تعالی کے حضور مین وسیلہ کرین تا کہ اللہ تعالی اپنے عذاب سے نجات دے اور یہ کمال رحمت ہے اللہ تعالی کی امت محمدیہ پر کہ برسون بعد لاکر جو طریقہ نجات کا آدم کو القا کیا تھا وہی طریقہ اپنے حبیب کے صدقہ سے ہمکو قرآن مجید مین

صاف صاف تعلیم فرمایا ہی چنانچہ ارشاد کیا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا خلاصہ اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب مسلمانون سی گناہ ہو اور آوین تمہارے پاس ای محمد اور استغفار کرین اور دعای مغفرت کرے اونکی واسطے اونکا رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحمت کرنیوالا اور نیز احادیث سی بھی ثابت ہے کہ دعا بوسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنا چاہی اور یہ مضمون اول رسالہ مین مذکور ہو چکا ہے لیکن بنابر تاکید کی ایک حدیث اور لکھی جاتی ہے روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکرو تم مجھکو مانند مسافر کے برتن کے کہ مسافر بھر لیتا ہی برتن اپنا پھر رکھتا ہے اوسکو اور اوٹھاتا ہے اسباب اپنا پس اگر خواہش پینے کی ہوئی اوسی سے پیلیا یا حاجت وضو کی ہوئی وضو کرلیا اور اگر کچھ حاجت نہوئی اونڈیل دیا اوسکو یعنی برتن سے اوسکو اسیقدر غرض ہوتی ہے کہ اوس مین پانی بھر دیتا ہے اور اگر حاجت ہوتی ہی اوسمین سے پانی لیکر خرچ کرتا ہے ورنہ پانی اونڈیل دیتا ہے اور اپنا اسباب اوٹھا کر چلا جاتا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل اوس برتن کے نہ سمجھو یعنی یہ نجانو کہ حضرت فقط احکام خدا پہنچانی بھر کے ہین اخذ احکام آپسے وقت ضرورت کے کرلیا اور کوئی غرض آپسے نہین ہی بلکہ حضور کی ذات کو حصول مطالب کیواسطے وسیلہ سمجھو ہی چنانچہ خود نبی کریم نے اس حدیث مین بعد ارشاد مذکور بالا کے فرمایا ہے ولٰکن اجْعَلُوْنِيْ فِيْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ ولیکن کرو تم مجھکو دعا کی اول مین اور اوسط مین اوسکی اور آخر مین اوسکی مراد اجْعَلُوْنِيْ سے آنحضرت کو اللہ تعالی کی حضور مین وسیلہ کرنا ہی یا آنکہ آنحضرت سی استعانت چاہنا ہے کہ آنحضرت اللہ تعالی سے عرض کرین تاکہ حضور کی دعا کی برکت سی اللہ تعالی حاجت پوری کرے اور یہ دونون امر جائز ہین اور ہونا اسکا اسلئے

حدیث سی ثابت ہے جو عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ سی نابینا کے حال مین مروی ہی بیان اوسکا
ہو چکا ہی اور نیز خاصان خدا سے جو انتظام عالم باذن اللہ کرتے ہین استعانت کرنا عین خدا ہی
سے استعانت چاہنا ہے چنانچہ حصن حصین مین طبرانی سی نقل کیا ہے اس حدیث کو
اِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ
یعنی جب کوئی چاہی مدد پس کہے ای بندون اللہ کے اعانت کرو میری تین مرتبہ اور بعد
بیان روایت کی فرمایا ہے طبرانی نی تجربہ کیا گیا ہے اسکا اور شارحین حدیث نی فرمایا ہے کہ
عباد اللہ سی مراد یا رجال غیب ہین یا ابدال یا ملائکہ بہر نوع جب عباد اللہ سے جو خاص بندے
ہین استعانت درست ہوئی جناب سید عالم کہ سردار ہین خاصان خدا کے آپسی بدرجہ اولیٰ
درست ہوئی ہان یہ سمجھکر استعانت غیر خدا سی مانگنا کہ وہ بالاستقلال خود حاجت کو پورا
کرسکتا ہی اور فاعل حقیقی ہی منع ہے بلکہ شرک کو پہنچا دیگا اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ
اور قصہ آدم علیہ السلام سی ایک مضمون یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بی توفیق الٰہی علم کام نہین آتا
ہے آدم علیہ السلام جب زندہ ہوئی ہین اوسیوقت مین نام نامی جناب رسالت کا اللہ کے
اسم اقدس کے برابر عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا اور عظمت نبی کریم سی واقف ہو گئے تھی مگر دعا
بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کے جب اللہ تعالیٰ نے خود اون پر القا کیا اور
توفیق دی اور وہ دعا سبب ہوئی اونکی نجات کی اسیطرح اب بھی جسپر اللہ تعالیٰ کا فضل
ہوتا ہی اوسکو وہ خود توفیق دیتا ہے تعظیم جناب رسالت کی اور جسکو محروم کرتا ہی وہ ہی آنحضرت
کی تعظیم سی محروم رہتا ہے اور اوسکا علم اوسکو نفع نہین پہنچا سکتا ہی الغرض جب خطا ئے آدم
معاف ہوئی اور مقام اجتبی پر پہنچے پھر آدم اور حوا دونون سراندیپ کو روانہ ہوی اثنا ئے راہ
مین بطن نعمان مین پہنچکر آدم سو گئی اللہ تعالیٰ نے آدم کی پشت سے سی تمام ارواح اولاد آدم کو

بیان میثاق کا اولاد آدم اور تمام انبیا سے

نکالا اور اونسے میثاق لیا چنانچہ سورۂ اعراف مین اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اوس عہد کو
یاد دلایا ہے کہ جسوقت تیرے رب نے اولاد آدم کی پیٹھونسے ونکی اولاد کو نکالا اور اونکی جان پر اونکو
گواہ کیا کہ کیا مین تمہارا رب نہین ہون وہ سب بولے ہان ہم سب گواہ ہین امام احمد نے
بسند حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
آیہ کا مطلب یہ ارشاد کیا کہ نعمان مین کہ عرفات سے متصل ہے آدم کی پیٹھ سے اونکی سب
اولاد کو نکالا اور اپنے آگے اونکو مثل چیونٹیون کی پھیلایا پھر اونسے سامنے باتین کین اور ارشاد کیا
کہ کیا مین تمہارا مالک نہین ہون وہ بولے ہان ہم گواہ ہین اور امام احمد نے حضرت ابی
ابن کعب سے روایت کی ہے کہ اونھون نے اس آیہ کا مطلب یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اولاد
آدم کو جمع کیا اور اونکو صورت دی اور قوت کلام عنایت کی اونھون نے کلام کیا پھر اقرار کیا اور
اونکی جانون پر اونکو گواہ کیا کہ کیا مین تمہارا مالک نہین ہون وہ بولے ہان پھر فرمایا تم پہ
گواہ کرتا ہون ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور تم پر گواہ کرتا ہون تمہارے باپ
آدم کو تا کہ تم قیامت کے دن یہ نکہو کہ ہمکو اسکی خبر نہ تھی جان لو کہ کوئی مالک میرے سوا نہین ہے
اور میرے ساتھ کسیکو شریک نکرنا مین تمہاری طرف اپنی پیغام بر بھیجونگا وہ تمکو میرا قول اور اقرار
یاد دلاوینگے اور تم پر اپنی کتابین اوتارونگا وہ بولے کہ ہم گواہ ہوے بیشک تو مالک اور حاکم ہمارا
ہے تیرے سوا کوئی مالک اور حاکم ہمارا نہین ہے اونھون نے جب اسبات کا اقرار کیا حضرت
آدم اونکی طرف دیکھنے لگے دولتمند اور محتاج اور خوبصورت اور برے سب قسم کے لوگ دیکھے
عرض کیا اے رب تو نے اپنے بندونکو برابر کیون نہ پیدا کیا ارشاد ہوا مین نے چاہا کہ میرا شکر کیا
جاوے اور انبیا علیہ السلام کو اونمین مثل چراغون کے دیکھا کہ اون پر ایک نور تھا اور اونسے ایک
اور بڑا اقرار پیغام خدا پہنچانیکا اور خلق کو خبر دینے کا لیا گیا چنانچہ یہی مضمون اللہ تعالی فرماتا ہے

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

یاد کرو ای محمد جب لیا ہمنی نبیون سے اقرار اور تمسی اور نوح سے اور ابراہیم سے اور عیسی ابن مریم سے اور حدیث سی ثابت ہے کہ پہلے سب سے یوم میثاق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار فرمایا ہے اور بعض روایت مین یہ بھی ہے کہ جو میثاق اللہ سے اور اوسکے حبیب سے ہوا ہے اوسکا حال کسیکو معلوم ہی نہین ہے وہ راز محبوبیت ہین اللہ اور اوسکے حبیب کے درمیان مین شعر

میان عاشق و معشوق رمزیست	کراما کاتبین راہم خبر نیست

اور سوا اسکے ایک عہد اور اللہ تعالی نے عالم ارواح مین انبیا علیہم السلام سے لیا ہے وہ عہد سورہ آل عمران مین اللہ تعالی اپنے حبیب کو یاد دلایا ہی چنانچہ فرماتا ہے وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

یعنے یاد کرو ای محمد جب اقرار لیا اللہ نے کل انبیا سے کہ ہر آئینہ عطا کی ہین نے تمکو کتاب اور حکمت پہر آویگا تم مین ایک رسول کہ تصدیق کریگا اوسکی جو تمہارے ساتھہ ہے کل کا تصدیق کرنیوالا سوا ای خاتم الانبیا کے دوسرا نبی نہین ہوسکتا ہے اور خاتم الانبیا نبی کریم ہین قطعی پس عہد اللہ تعالی نے حضرت ہی کیواسطے انبیا سے لیا اور وہ عہد یہ ہے ہر آئینہ ایمان لاؤ تم اوسپر اور نصرت دو اوسکو اور فرمایا اللہ تعالی نے آیا اقرار کیا تمنے اور لیا تمنے اوپر اسکے عہد میرا کہا انبیا نے اقرار لیا ہمنے فرمایا اللہ تعالی نے پس گواہ رہو اور ہم بھی تمہارے ساتھہ گواہون مین سے ہین حضرت شیخ محدث دہلوی نے اس آیہ شریفہ کی تحت مین لکھا ہے کہ جمہور مفسرین کا یہی قول ہے کہ مراد اوس رسول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور نہین بھیجا ہے اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اوسکے سے کیا ہے اور فرماتے ہین اوس سے

اوصاف جناب رسالت کے اور لیا ہی اوس سے عہد کہ اگر پاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان
لاوے اون پر اور لا بد جب انبیا سے عہد اور اقرار لیا تو اونکی امتون سے کہ اونکے تابع ہین یہی
اقرار لیا ہوگا اور چونکہ انبیا اصل متبوع ہین اکتفا کیا اللہ تعالی نے اس آیہ شریفہ مین اونکے
ذکر پر اور کہا ہی سیدنا علی مرتضی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہ نہین بھیجا اللہ تعالی
نے کسی پیغمبر کو مگر یہ کہ لیا اوس سے اقرار کہ اگر پاوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر ایمان لاوے
اور نصرت دیوے اونکو اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے وہ عہد ہی جو انبیا نے اپنی امتون سے لیا ہے
کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون اون پر ایمان لاوین اور بیان کرین اسکو اون
لوگون سے کہ بعد اونکے آوین اسیطرح ایک دوسرے سے بیان کرتے رہے یہان تک کہ یہ مضمون
معلوم ہوگیا اون اہل کتاب کو کہ جو معصر تھے جناب رسالت کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ
مین تشریف لائے تمنا آپکی رسالت کو یہود نے یاد دلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عہد اونکو
اور نازل ہوئی یہ آیت اور جو بعض اسکے قائل ہین وہ یہ حجت کرتے ہین کہ جن لوگون سے
اللہ تعالی نے آپکی ایمان کا عہد لیا اون پر واجب ہوگیا کہ وقت مبعوث ہونے آنحضرت کے ایمان
لاوین آنحضرت پر اور انبیا اوسوقت اموات تھے اور میت مکلف نہین ہوتی پس متعین ہوگیا کہ میثاق امتون سے تھا
اور موید اس قول کا ہی کہ اللہ تعالی بعد اسکے فرماتا ہی فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
اور یہ وصف انبیا کے لائق نہین ہے بلکہ امت کی سزاوار ہے اور جو لوگ انبیا علیہم السلام
سے عہد لینے کے قائل ہین اونکی طرف سے جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ مراد آیت سے اوپر طریق فرض
اور تقدیر کے ہے اگر انبیا زندہ ہون تو اون پر واجب ہی ایمان لانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر نہ آنکہ اخبار رہی اوسکے وقوع کا بیچ وجود کے سبب سے احکام بفرض اور تقدیر کے آتے
ہین جیسا کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اور وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ اور یہ مقدر ہا فی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار فضل اور شرف اور کرامت مین اور حجب بنا کلام اوپر
فرض اور تقدیر کے ہے تو قول اللہ تعالی کا ثمن تو لے تا آخر آیۃ بھی درست ہی اور نیز جب
انبیا پر حکم کیا اور اونسے عہد لیا اوپر تقدیر حیات کی اور واجب ہوا ایمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اون پر تو اونکی امتون پر بدرجہ اولی واجب ہوگا اور ومن تولیٰ
بعد ذالک نسبت امتو نکے ہی پس اقرار لینا انبیا سے اور تاکید اور تشدید اون پر اقوی اور
ادخل ہے مقصود مین یعنی اسمین امتون پر زیادہ تاکید ہوگئی اور امام سبکی نے کہا ہے
کہ اس آیہ شریفہ مین اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر تقدیر حیات انبیا زمانہ آنحضرت
مین مرسل ہوتے ہین اونکی طرف پس ہوگئی نبوت اور رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
عام شامل تمام خلق پر زمانہ آدم سے روز قیامت تک اور انبیا اور اونکی امت سب امت
آنحضرت ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم اور قول جناب رسالت کہ بھیجا گیا ہون مین کافہ ناس پر
اور قول حق تعالی کا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ نہین رسول کیا ہمنے تمکو مگر
کافہ ناس پر مخصوص نہوگا ساتھ اونکے کہ آنحضرت کے زمانہ سے قیامت تک ہین بلکہ شامل ہے
اونکے واسطے بھی کہ قبل ظہور آنحضرت کے تھے اور اخذ میثاق اللہ تعالی نے آنحضرت کیواسطے
انبیا سے اسواسطے بیان فرمایا کہ معلوم ہو لوگونکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقدم اور معظم ہین
انبیا پر اور نبی اور رسول اونکے ہین پس نظر کرامی طالب سچے انصاف کے ساتھ اس تعظیم عظیم
ہین کہ پروردگار کیطرف سے ہی خاص واسطے اس نبی کریم کی جب اس مطلب کو بھی ناتوسے
جانا تو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیا ہین اور یہا نسے ظاہر ہوتا ہی کہ آخرت
مین آدم اور سوا آدم کے سب تحت لوای آنحضرت ہونگے جیساکہ خود آنحضرت نے فرمایا ہے
آدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِيْ آدم اور سوائے آدم کے سب میرے لوا کے نیچے ہین اور

نبی الانبیاء ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

اگر بالفرض انبیا علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوتے یا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اونکے زمانہ مین ہوتے سب ایمان لاتے آنحضرت پر اور آپکو نصرت دیتے اسیواسطے
فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ کَانَ مُوسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهُ اِلَّا اِتِّبَاعِیْ اگر ہوتے
موسیٰ زندہ یعنی ساتھ حیات دنیاوی ظاہری کے اونکو بھی میرا ہی اتباع کرنا پڑتا بسبب
عہد یوم میثاق کے اور اسیوجہ سے عیسے علیہ السلام آخر زمانہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
شریعت پر آوینگے حالانکہ وہ نبی کریم ہین اور باقی ہین اپنی نبوت پر اور کسی چیز کا اونمین نقصان
نہین ہوا ہے اور ایسے ہی تمام انبیا بفرض وجود اونکی کے زمانہ آنحضرت مین مستمر اور ثابت
ہین اوپر رسالت اپنی کے اپنی امتون پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہین اون پر
اور رسول ہین اونکی طرف پس نبوت آنحضرت کی بہت بڑی عام اور بہت عظیم ہے سوچو
اس معنی مین تاکہ گمان نہو تمکو کہ اسمین نفی ہے دوسرے انبیا کی نبوت اور رسالت کی
ایسا کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے اور تفصیل اور تحقیق کیا ہے اسکو زیادہ اس سے کہ بیان
کیا گیا ہے یہ لکھکے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنا قول لکھتے ہین کہ پوشیدہ نہ ہے کہ ظاہر آیۃ مین اخذ میثاق
ہے انبیا سے بقرینہ ظاہر قول کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ
اور بہ تصریح سیدنا علی مرتضیٰ اور ابن عباس سے اور ظاہر یہ ہے کہ انبیا سے وقت اخذ میثاق
ایمان اور نصرت کے ساتھ آنحضرت کے مراد اوس سے یہی ہو کہ موافقت یا توثیق ہو یا قصد نصرت ہو
وجود مین آیا ہے اور بہت سے آدمی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قبل از وجود عنصری
کے ایمان لائے ہین مثل حبیب نجار وغیرہ کے اور تمام خلق اگلی بسبب سننے خبر نبوت اور
فضائل اور کمالات جناب رسالت کے زمانہ سابق مین مشرف بایمان ہوئے تھے اور اسقدر
کافی ہے انبیا علیہم السلام اور اونکی امتون کی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے مین

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہوئی ہین بہ نسبت اونکے اور انبیا علیہم السلام شب اسرا
مسجد اقصی مین جمع ہوئی اور نبی کریم نے نماز مین امامت کی اور کل انبیا نے اقتدا کی پس اوسوقت
مین وہ سب ایمان لائے اور اتفاق امت ہی اوپر حیات انبیا کے اور باقی رہنی اونکی کی ساتھہ
حیات حقیقی دنیاوی کے اور اگرچہ پیچ عہد لینے انبیا کے اپنی امتون سی ساتھہ ایمان اور نصرت
آنحضرت کے بھی وہ فضل اور شرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ دوسرونکو نہین ہی ولیکن عہد
لینا اللہ تعالی کا انبیا سی اوپر ایمان اور نصرت آنحضرت کے اعز اور اعظم ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلَيْهِ روایت ہی کہ بعد اخذ میثاق کے جناب آلہی سی ارشاد ہوا ای میرے غلامون
اور لونڈیو جو صنعت اور حرفہ چاہو اختیار کرلو اور جو کچھہ مال اور اسباب چاہو حسب خواہش
اپنی مانگو سبھون نے اپنی اپنی مرضی کے موافق اسباب اور مال اور حرفہ و صنعت کو اختیار
کرلیا مگر ایک فرقے نے کسیطرف التفات نہین کیا جناب احدیت نے استفسار فرمایا کہ تمنی جو کچھہ
اختیار نہین کیا اسکی کیا وجہ اوس فرقے نی عرض کیا خداوندا ہمکو مال اور اسباب اور صنائع اکتساب
سے کیا غرض تیری آستانہ کی خدمت سی کون شئے بڑھکر ہی اور عرفان اور شوق اور وجدان سی
کونسی لذت خوشتر ہے کہ اوسکو اختیار کرین ارشاد ہوا قسم ہی مجھکو اپنی عزت اور جلال کی
جو بندہ ہماری خدمت اور بندگی کیواسطے سب سی منقطع ہوکر مخلص ہمارا ہو جاویگا ہم بھی بجمیع الوجوہ
کفیل اوسکی ہوجاوینگے مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ چنانچہ اسوقت تک اوسکا ظہور موجود
ہے کہ جن لوگون نی اپنے کو اللہ کیواسطے مٹایا ہی سیکڑون برس ہوگئے ہین اس عالم کو
چھوڑی ہوے مگر اللہ تعالی نے اونکی عظمت کو اپنے بندونکے دل مین اسدرجہ راسخ کردیا ہی
کہ اسوقت تک اونکی مقابر کی تعظیم کرتے ہین اور عظمت اور بڑائی کی ساتھہ اونکو یاد کرتے
ہین بقول حافظ علیہ الرحمۃ شعر

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اور بعض کا قول ہے شعر

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

نقل ہے کہ جب نظر فرشتون کی ذریات آدم پر پڑی متعجب ہو کر اللہ سے کہنے لگے کہ ای رب اس مخلوق کثیر کیواسطے جگہ رہنے کی چاہیے عرصہ زمین اونکو کفایت نکریگا ارشاد ہوا کہ انکی آمد و رفت دنیا مین ہوگی یعنے ایک مرے گا دوسرا آویگا ملائکہ نے عرض کیا کہ الٰہی داغ مرنا سابقین کا لاحق کو مبتلائے غم کریگا جب ماں باپ بہائی بہن اولاد دوست آشنا کی مرگ دیکہین گے اپنی حیات غم مفارقت احباب اور اعزا سے اونکو ناگوار ہوگی ارشاد ہوا کہ اہل ظاہر اور اہل اکتساب پر پردہ غفلت اور خواہش اور امید کا پڑجاویگا کہ اپنے احبا اور اقربا کو اپنی ہاتہون سے خاک مین ملاوینگے اور بسبب غفلت اور خواہشون کے غم کو غلط کرینگے اور عبرت اونکو نہوگی ابیات

عزیزا غم نگر غمخوار نیست کو
چو مارا غم رسید بیدار نیست کو
محسب ایدل سخن بنیر آخر
ز چندین رفتہ عبرت گیر آخر
چو بہر خاک زادستے ز مادر
بہ دین پستی چہ سازی باغ و منظر
چو شخصت پست خواہد بود در خاک
سر منظر چہ افرازی بر افلاک
میان چون بندگان بند محکم
کہ نبود ہیچ فرزند آدم
الا ای غافل افتادہ از راہ
بخواہی مرد غافل جان ناگاہ
بغفلت میگذاری زندگانی
دریغا گر چنین غافل بمانی

الغرض آدم اور حوا سراندیب مین پہنچے اور وہان رہنے لگے اور باوجود عفو تقصیر کے

ندامت جرم سے دو سو برس اور رویا کیے جملہ تین سو برس آدم نے گریہ وزاری مین بسر کی
پھر جب اللہ تعالی نے اونکا اطمینان عفو تقصیر سے بخوبی کر دیا اوسوقت اونکو حس دینا
کی سردی اور گرمی کا ہوا آدم علیہ السلام نے جبرئیل سے اسکا شکوہ کیا جبرئیل بہشت سے
آٹھ جوڑے بہائم کے یعنی دو جوڑی بکری کی اور دو جوڑی بھیڑ کے اور دو جوڑی اونٹ کے اور
دو جوڑی گائے کی لائے اور آدم نے بتعلیم جبرئیل ایک بھیڑ کو ذبح کر کے صاف کیا حوا نے
اوسکی صوف کو کاٹا آدم نے اوسکو بنا اور اوس کلی سے ایک جبہ اپنے واسطے اور ایک درع
اور ایک اوڑھنی حوا کے واسطے بنائی اور اوسکو دونون نے پہنا اول کل پوشی ابو البشر
علیہ السلام ہی کی ہے اسیوجہ سب انبیا معہ جناب رسالت کمل پوشی کو اچھا جانتے تھے
الغرض جب آدم علیہ السلام ستر پوشی کر چکے جبرئیل سے کہا کہ مین اپنے مین ایک طور کا قلق
اور اضطراب پاتا ہون اور مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری جلد اور خون مین چیونٹیان دوڑتی
ہین جبرئیل نے کہا یہ بھوک کی کیفیت ہے اور پھر جبرئیل بہشت سے بیل سرخ رنگ لائے اور
ایک کدالی اور دو ہل لائے اور آدم کو آلات گھیتی کے بنانا سکھایا اور جنت سے گیہون لاکر
آدم کو دیا اور بیل کا ہل مین لگانا اور کھیت کا جوتنا بتایا پھر آدم نے کھیت بنا کر اوسمین
دو دانہ گندم کو بویا اوسیوقت درخت لگا اور بڑہا اور پھیلا جب گندم طیار ہوا بتعلیم جبرئیل
آدم نے اوسکو کاٹا اور صاف کیا اور دو پتھرون سے پیسا جب آٹا طیار ہوا اوسکو خمیر کیا
اور جبرئیل دوزخ سے جاکر ایک چنگاری آگ کی لائے اور آدم کو دی وہ چنگاری آدم کے
ہاتھ سے اوڑکر دریا مین گری ساتھ مرتبہ اسیطرح ہوا آخر جب وہ چنگاری آدم کو دی
آدم کا ہاتھ جلگیا آدم نے جبرئیل سے پوچھا کہ کیا وجہ یہ میرا ہاتھ جلاتی ہے اور تمہارا ہاتھ
نہین جلاتی جبرئیل نے کہا کہ اسکا سبب یہ ہے کہ مین نے گناہ نہین کیا اور تمنے کیا اور

در بیان حضرت آدم علیہ السلام حسب التعلیم حضرت جبرئیل علیہ السلام اسباب اکل و شرب و پوشاک رسانیدن

آگ بھی متکلم ہوئی اور کہا کہ مین تیری اطاعت نکرونگی اور تیری اولاد گنہگار سے انتقام کرتی رہونگی جبرئیل نے کہا یہ تمہاری مطیع ہوگی مین اسکو لو ہے اور پتھرمین مقید کیے دیتا ہون تاکہ تمہاری اولاد کو نفع ہو الغرض جب خمیر طیار ہوا بتعلیم جبرئیل آدم نے ایک گڑھا کھود کر اوسمین لکڑی جمع کر کے اوسکو آگ سے سلگایا اور اوس خمیر کا گولا بنا کر اوسمین ڈال دیا جب وہ پک گیا اوسمین سے نکال کر سرد کیا پھر اوسکو کھایا اور آدم بہت روئے اسبات پر کہ اسقدر مشقت اوٹھائی تب نوبت کھانے کی آئی اور جب کھایا پیاس معلوم ہوئی جبرئیل سے کہا اونھون نے کنوان کھودنا سکھایا آدم نے کنوان کھودا گھٹنے تک ناگہ پیرونکے نیچے سے پانی نہایت لطیف اور سرد جاری ہوا آدم نے اوسکو پیا غرض اس بیان سے یہ ہے کہ آدم علیہ السلام جنت مین بلا مشقت میوہ ہای جنت کھاتے تھے ایک نافرمانی وقوع مین آنے سے باوجود استغفار کرنیکے اور مغفرت ہونیکے اس بلای مشقت مین گرفتار کیے گئے ہملوگونکو کہ اولاد آدم ہین خوف کرنا اور ڈرنا چاہیے گناہون سے اور بچانا چاہیے اپنے تئین اللہ کی نافرمانی سے پھر آدم علیہ السلام اور حوا کی اولاد پیدا ہوئی بیس حمل مین چالیس لڑکے اور لڑکیان توام پیدا ہوئین اوسوقت مین چونکہ بجز اولاد آدم کے دوسرا انسان تھا ہی نہین لہذا ملت آدم مین یہ طریقہ تھا کہ اول حمل کے لڑکے کا نکاح دوسرے حمل کی لڑکیکے ساتھ کر دیتے تھے اور یہ طریقہ پھر ممنوع ہو گیا الغرض وہ نور حباب رسالت اولاد آدم مین بترتیب ابائی محمدی منتقل ہوا اللہ تعالی نے جیسا جاہلیت نور محمدی سے نوع انسان کو تمام مخلوقات مین برگزیدہ کیا ہے اسیطرح اولاد آدم مین اجداد محمدی کو شرف دیا ہے چنانچہ قرآن مجید مین خود ارشاد کرتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اور انس ابن مالک سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیہ شریف مین

لفظ اَنفُسِکُم کو سا نفس فتح فا کے پڑھتے تھے یعنی اَنفَسِکُم انفس نفیس سے ہے معنی آیہ شریفہ کے اس قراۃ سے یہ ہوئے کہ آگیا تم مین رسول تمہارے نفیس تر لوگون سے پس اس سے ثابت ہو گیا کہ اجداد محمدی اپنے عصر مین اولاد آدم مین بڑی نفیس ہوتے تھے ایک نفاست اونکی یہ ہے کہ پاک رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اونکو شرک سے اور زنا سے چنانچہ فرمایا ہے نبی کریم نے اُخرِجتُ مِنَ الاَصلَابِ الطَّاهِرَاتِ اِلَی الاَرحَامِ الطَّاهِرَاتِ نکالا گیا ہون مین اصلاب پاک سے طرف ارحام پاک کی بعضے کہتے ہین کہ طاہر ہین اجداد محمدی فقط زنا سے لیکن حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا قید اونکو طاہر فرمایا ہے پس مقید کرنا اونکی طہارت کو فقط زنا سے یہ اس حدیث سے ثابت نہین ہے اور غور کرنیکی بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لوث زنا کا کہ ایک فسق ہے اور فسق کے معاف ہونیکی امید ہے آنحضرت کی اجداد کی نسبت گوارا نکیا تو شرک جو زنا سے بدتر ہے اور کبھی بخشا نجاویگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغفِرُ اَن یُّشرَكَ بِهٖ وَیَغفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَن یَّشَآءُ یعنے اللہ تعالیٰ مشرک کو نہین بخشتا ہے اور سوا اوسکے جسکو چاہے بخشدے اور نیز شرک نجس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے اِنَّمَا المُشرِكُونَ نَجَسٌ یعنی مشرک نجس ہی ہین پس کیونکہ لوث اوسکا اجداد محمدی سے اللہ تعالیٰ گوارا فرماتا کہ ایسے نور طاہر اور مطہر کے وہ حامل تھے پھر وہ نور اصلاب پاک مین منتقل ہوتا ہوا تا بہ عبد اللہ تشریف لایا اور حضرت عبد اللہ نے اس امانت الٰہی کو حضرت آمنہ کے سپرد کیا آٹھ ماہ کامل حضرت آمنہ نے اوس نور کو اپنے حمل مین رکھا جب نوان مہینہ آیا ربیع الاول کا اور اوسکی گیارہ تاریخین گذر گئین اور شب دوازدہم آئی سامان ظہور جناب رسالت پناہ ہوا تمام عالم مین اوس آفتاب حقیقت کی طلوع ہونیکے وقت روشنی پھیل گئی اور بی بی آمنہ نے اوس روشنی مین بہت آیات الٰہی دیکھی جب صبح صادق

بارہوین تاریخ کی نمودار ہوئی چونکہ وقت صبح تمام اوقات مین بڑا تسکین دینے والا اور محبوب ہی لہذا اوسوقت خاص مین وہ محبوب جناب احدیت جو اہل معرفت اور اہل محبت کو بڑا تسکین دینے والا ہی اور وہ آفتاب حقیقت جو ظلمت مجاز کو مٹانے والا ہے جبرئیل علیہ السلام کی بڑی خوشامد کرنے سی مطلع ولادت اور افق سعادت سے طالع ہوا اور اپنے نور جمال جہان آرا سے اس عالم ظلمانیکو منور و تابان کیا شعر

ہے ذکر آمد شہ دین سرور زمن
تعظیم کے لیے جو اُٹھے گا ادب کے ساتھ

خلد برین سے ہے کہین بہتر یہ انجمن
بیشبہ ہوگا حشر مین ماہ عرب کے ساتھ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنِّی وَصَلٰوۃٌ یَارَسُوْلْ
اَنْتَ خَیْرُ الْخَلْقِ خَیْرُ الْاَنْبِیَا خَیْرُ الرُّسُلْ

اس سلام عاجز و مضطر کو کیجے قبول
مین ہجر ان ہیان سے ہون سخت زار و ملول

اَنْتَ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ نَحْنُ قَوْمٌ سَائِلُوْنْ
اِنَّ فِیْ ہِجْرِکَ عَذَابًا فِیْ عَذَابٍ لَا یُطَاقْ

دور کو حسن محتاج ہون کو اے میرے رسول
قید ہجران سے چھڑا دو بحق حسنین و بتول

سَلَّمَ اللّٰہُ عَلٰی رُوْحِکَ وَصَلّٰی دَائِمًا
کل ساعۃ النہار ہی واللیالی یارسول

یارب صل وسلم دائما ابدا
علے نبیک خیر الخلق کلہم

ای مسلمانون دل وجان سے درود پڑہو اوس نبی امت پر اور شافع روز محشر پر کہ جسنے ہماری راحت کیواسطے خود ہر قسم کی تکلیف اوٹھائی اور اللہ تعالی سے دعا کرکے ہمکو عذاب الہی سے نجات دلائی اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ قبل از ولادت جناب رسالت ملک عرب مین مدت سے بارش نہوئی تھی اور قحط تھا جب حضور پیدا ہوی آپکی تشریف آوری کی برکت سی بارش ہوئی اور غلہ بہت پیدا ہوا اور سال ولادت باسعادت مین مکہ معظمہ مین اولاد کی بھی کثرت ہوئی اور سب لڑکے ہی پیدا ہوی اور مروی ہے

کہ وہ سب ایمان لائے اور زمرۂ صحابہ مین داخل ہوے یہ ایک ادنی فیض ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا کہ جو ایام ولادت مین ظاہر ہوا روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ تمام مرغان ہوا اور ابر اور تمام مخلوقات نے سوای انسان کے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارضاع مین مناقشہ اور منازعت کی اسوجہ سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوے اور اہل غیب نے انکو بی بی آمنہ کی نظر سے غائب کیا او تمام روی زمین
کے ملکون پر آپکو سیر کرائی اوسوقت منادی پروردگار نے یہ ندا دی کہ ای گروہ خلائق یہ
محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ہین خوشا وہ پستان جو انکو شیر دین اور خوشا وہ ہاتھ
جو آپکی پرورش کرین اور خوشا وہ گھر کہ جسمین سکونت کرین پس جب یہ ندا ہوئی تمام
مخلوقات کو آرزو و اضارع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئی اور ہر ایک نے مخلوقات سے
مثل طیور اور ہوا اور سحاب وغیرہ کے دعوی کیا کہ ہم اسکام کے احق ہین اور اولویت
ہمکو ہی غیب سے ندا کی گئی کہ تم اس کام سے باز رہو ازل سے یہ دولت حلیمہ سعدیہ بنت ذویب
کیواسطے مقرر کی گئی ہے وقوع اسکا یون ہوا حضرت حلیمہ سعدیہ سے مروی ہے کہ کہا اونھون
نے ہمارے اہل قبیلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سال ولادت مین سختی او مشقت او قحط مین
مبتلا تھے اور مین صحرانشین لوگونسے تھی اور ہمیشہ سبزہ اور مرغزار کی تلاش مین پھرا کرتی تھی
اوس سال قحط مین طلب معاش کی تردد مین تھی مین اور میرے پاس ایک خچر کی مادہ تھی
کہ لاغری کی وجہ سے چل نہ سکتی تھی اور ایک بڑھیا اونٹنی بھی میرے پاس تھی کہ وہ ایک قطرہ دودہ
نہ دیتی تھی اور بسبب عسرت کے مجبیر ایسا حال گذرتا تھا کہ بیان نہین ہو سکتا اور مین اوس
حال مین اللہ کا شکر کرتی تھی اور اون ایام مین مین حاملہ بھی تھی اور قریب ساتھ روز کے
او [illegible] تھے ہم [illegible] گذرے تھے کہ مجھکو کھانا نصیب نہ آئی تھی وقت وضع حمل کے

میری یہ کیفیت تھی کہ میں نہیں جانتی تھی کہ یہ نالہ اور فریاد بھوک کے اثر سے ہے یا آثار وضع حمل
سے ہی اور کسیوقت ایسی بیہوشی ہو جاتی تھی کہ زمین اور آسمان میں مجھکو شعور نہ رہتا تھا اور
راتکو لڑکیکے رونے سے اور بھوک کی تکلیف سے مجھکو نیند نہ آتی تھی ایک شبکہ نہایت ضعف
کیوجہ سی آنکھیں بند ہو گئیں واقعہ میں دیکھا میں نے کہ ایک شخص نے مجھکو اوٹھایا اور ایک
ہوی آب میں کہ دودہ سے زیادہ سفید تھا مجھکو غوطہ دیا اور کہا اس پانی کو خوب سیر ہوکر
پی لے کہ تیرا دودہ زیادہ ہو جاوے اور خیر اور برکت تجھکو حاصل ہووے میں نے اوس پانیکو
پیتی تھی اور وہ تحریص کرتا تھا کہ اور پی بجد اوہ پانی مجھکو شہد سے زیادہ شیریں معلوم ہوتا تھا
اور اوس شخص نے مجھسے کہا کہ تو مجھکو پہچانتی ہے میں نے کہا نہیں اوسنے کہا میں وہ شکر ہون
کہ تو حالت مشقت میں کرتی تھی ای حلیمہ تو بطحای مکہ کو جا تیری روزی وہان کشادہ ہوگی
اور تو ایک نور چمکنے والا اوس بلدہ سے اپنے ہمراہ لاویگی اور حتی الامکان اپنا حال لوگوں سے مخفی رکھنا
اور ہاتھ اپنا اوسنے میرے سینہ پر مارا اور کہا جا تو دیگا تجھکو اللہ رزق اور جاری کریگا تیرے واسطے
دودہ جب جاگی حال میرا بدل گیا وہ بھوک اور تکلیف جو مجھکو پہلے تھی اوسکا اثر اپنے میں نہ پایا
اور پستان میرے پر شیر تھے اور اہل قبیلہ میری سختی اور زحمت میں بسر کرتے تھے اور بھوک
اور لاغری سے پیٹھ اونکے پیٹ سے ملگئی تھی اور رنگ اونکے متغیر تھے اور ہر ایک گھر سے
آواز آہ و نالہ سنتی تھی میں اور میرے قبیلہ کی عورتیں جب مجھکو دیکھتی تھیں تعجب کرتی تھیں
میرے حال پر اور کہتی تھیں ای حلیمہ تیرا کچھ مضمون سمجھ میں نہیں آتا کل تو ضعیف تھی
اور رنگ تیرا متغیر تھا اور آج مثل شاہزادیونکے ہے میں کچھ جواب نہ دیتی تھی اسواسطے
کہ مجھکو چھپانیکا حکم تھا میری قوم نے طلب معاش کیواسطے بطحای مکہ کا قصد کیا میں اس قصد میں
اونکی متفق تھی جب حوالی بطحا میں پہنچی میں سنا میں نے کہ ایک ہاتف غیبی ندا کرتا ہے

کہ جانو اور آگاہ ہو کہ خدا تعالی نے امسال حرام کیا ہے عورتوں پر کہ دختر جنین برکت اوس مولود کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے اور وہ آفتاب اور مہتاب ہے شب ہی خوش وقت اون لیستا اونکا جو اوسکو دودہ دوین ای عورتون بنی سعد کی دوڑو تاکہ اس دولت کو حاصل کرو جب عورتون نے یہ ندا سنی طلب معاش کو بھول گئین اور جو کچہ سنا تھا اپنے شوہرونکو اوس سے آگاہ کیا اور مکہ کی طرف متوجہ ہوئین اور میری سواری مین وہ خچر کی مادہ تھی کہ ضعف اور لاغری سے اوسکا یہ حال تھا کہ اوسکی ہڈیان دکھائی دیتی تھین سب لوگ جلد جاتے تھے اور مین پیچھے رہ گئی تھی شوہر میرا کہتا تھا کہ جانیوالین جلدی کر کہ زنان قبیلہ پیشی نکر جاوین مین خچر کو ہر چند مارتی تھی مگر اون لوگون تک نہ پہنچ سکتی تھی اور داہنے اور بائین دونون جانب سے سنتی تھی مین کہ غیب سے کوئی کہتا تھا مبارک ہو تجھکو ای طیبہ مبارک ہو تجھکو ای حلیمہ ناگاہ ایک شگاف سے کہ درمیان دو پہاڑونکے تھا ایک مرد مجھکو دکھائی دیا قد اوسکا مثل نخل بلند کے اور اوسکے ہاتھ مین ایک حربہ تھا نور کا وہ میرے خچر کے شکم پر اوسنے مارا اور کہا ای حلیمہ اللہ تعالی نے تجھکو خوشخبری دی ہے اور مجھکو حکم دیا ہے تاکہ شیاطین اور متمردین کو تجھسے دفع کرون مین نے شوہر سے کہا کہ دیکھتے ہو تم جو مین دیکھتی ہون اور سنتے ہو تم جو مین سنتی ہون میرے شوہر نے کہا کہ تجھکو کیا ہوا ہے مین تجھکو خائف اور ہولناک پاتا ہون پس مین نے چلنے مین جلدی کی اور مکہ سے دو فرسنگ پر قیام کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حلیمہ نے کہا رات کو اوس منزل مین مین نے خواب دیکھا کہ ایک درخت سبز نے جسمین بہت سی شاخین تھین میرے اوپر سایہ کیا اور اوسکے درمیان مین ایک نخل دیکھا مین نے کہ ہر طرح کی رطب اوسمین تھی عورتین بنی سعد کی میرے آگی جمع ہوئین اور کہتی تھین کہ تو ہمارے ملکہ ہے اور اوس درخت سے ایک خرما میری کنار مین گرا مین نے اوسکو اوٹھایا اور کھایا شہد سے زیادہ شیرین تھا اور ذائقہ اوسکا

مجھکو نہین بھولا اوسوقت تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مجھسے مفارقت کی اور اس واقعہ کو
مین نے کسی سے بیان نہین کیا اور دل مین کہا کہ اگر اللہ تعالی نے کوئی چیز میری واسطے
چاہی ہے ظاہر ہوگا جب مین مکہ مین پہنچی دیکھا کہ زنان قبیلہ نے سبقت کرکے جسقدر لڑکے
شیرخوار قبائل اشراف اور مالدار قریش مین تھے سبکو لے لیا تھا مین ہر چند کہ پھری کوئی لڑکا
دودھ پینیوالا نپایا نہایت مجھکو ملال ہوا اور مکہ مین آنیسے پشیمان ہوئی اور دل مین کہنے لگی
کہ اپنے گھر مین بیٹھے رہنا مجھکو مکہ مین آنے سے بہتر تھا کہ یہان آئی اور کوئی لڑکا نملا اور محروم
پھرونگی مین اس اندیشہ مین تھی کہ ناگاہ ایک مرد باعظمت اور ہیبت کو دیکھا مین نے
پوچھا مین نے کہ یہ کون شخص ہین لوگون نے کہا کہ عبدالمطلب بن ہاشم سردار مکہ یہی ہین
سنا مین نے کہ اونھون نے کہا باآواز بلند کہ ای گروہ زنان شیرخوار تم مین کوئی باقی ہے
جسنے لڑکا نہین لیا ہی حلیمہ کہتی ہین کہ مین نے اونکے پاس جاکر کہا جسکو تم ڈھونڈتے ہو مین ہون
اونھون نے کہا تو کون ہی مین نے کہا مین ایک عورت ہون بنی سعد سے پوچھا تیرا نام کیا
ہے مین نے کہا حلیمہ اونھون نے تبسم کیا اور کہا خوش ہو دو خصلت نیک ہین سعادت
اور حلم اسکے ضمن مین عز سرمدی اور عزت ابدی ہے اور کہا کہ ای حلیمہ میری پاس ایک لڑکا
ہے یتیم نام اونکا محمد ہے مین نے اوسکو سب عورتون کے آگے پیش کیا بنی سعد کی کسی نے
اوسکو قبول نہین کیا اور کہا کہ یہ یتیم ہے یتیم سے خیر اور تمتع کی امید نہین ہی ہم کرامت آبا
نہین چاہتے ہین ای حلیمہ تو اوسکو قبول کر لے شاید کہ اوسکی وجہ سے تجھکو غنا حاصل
ہووے مین نے کہا مجھکو اسقدر مہلت دو کہ مین اپنے شوہر سے مشورہ کر لون کہا اونھون نے
کچھ ہرج نہین اپنے شوہر کی پاس جا مین اپنے شوہر کی پاس آئی اور سب حال بیان کیا
اللہ تعالی نے اوسکے دل مین ایک فرحت اور سرور ڈالدیا کہا اوسنے وای بہتر تو جا اور

اوس لڑکیکو لے آؤ اور میرا ایک بھانجا تھا اوسنے کہا کہ تمام عورتین بنی سعد اطفال صاحب پدر کو
لیجاتی ہین اور ہر قسم کی کرامت اونکو ہے اور تو چاہتی ہے کہ اپنے ساتھ ایک یتیم کو لیجا لے
کہ جسسے سوای مشقت اور ضرر کے کچھ حاصل نہو ایک روایت مین ہے کہ حلیمہ کہتی ہین کہ مجھکو بھی
اوسکے کلام مین تزلزل ہوا لیکن فی الحال الہام الٰہی نے میرے دل مین پہنچایا کہ اگر تجھکو
نہ لے گی ہرگز فلاح نپاوے گی پس مین نے اپنے بھانجے کے قول پر التفات نکیا اور کہا کہ سب قوم کی
عورتین لڑکے لیکر جاوین اور مین خالی جاؤن واللہ مین اوسکو ضرور لونگی اگرچہ یتیم ہے
تو دادا اوسکے عبد المطلب ہین اور مجھکو امید ہے کہ جو خواب مین نے دیکھا ہے باطل نہو اور مجھکو
مساعدت کری پھر آئی مین عبد المطلب کے پاس اور کہا اونسے کہ لڑکیکو لے آؤ عبد المطلب
نے جب یہ سنا خوش ہوے اور کہا تحقیق ای حلیمہ رغبت کی تونے میرے لڑکیکے لینے مین
مین نے کہا ہان اور ایک روایت مین یہ ہے کہ عبد المطلب نے سجدہ کیا اور سر اوٹھا کر
آسمان کیطرف منھ کیا اور کہا خداوندا اسکو محمد سے سعادت حاصل کرنیوالا کر اور پھر کھڑے
ہوے اور آگے آگے جلد چلنے لگے اور مین بھی پیچھے سے جاتی تھی یہان تک کہ مجھکو اوس مکان مین
لائے جہان بی بی آمنہ تھین پس مین نے اونکو پایا صاحب جمال اور توانا گویا ماہ نو اونکی
پیشانی سے روشن تھا اور ستارے چمکنے والے اونکی پیشانی کی شکن سے نمایان تھے عبد المطلب
نے میرا حال اونسے بیان کیا اور نام میرا بتایا بی بی آمنہ نے کہا اہلاً و سہلاً یا حلیمہ پھر ہاتھ
میرا پکڑا اور اوس گھر مین مجھکو لائین جہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آنحضرت کو جامہ
صوف مین لپیٹا تھا اور خوشبو مثل بوی مشک کی آپسے آتی تھی اور آپ سوتے تھے مین نے جب
حضور کے منھ کو کھولا اور دیکھا آپکے جمال اور حسن پر عاشق ہو گئی اور مین نے آپکے سینہ پر
ہاتھ رکھا کہ جاگین حضور نے مسکرا کر آنکھین کھول دین ایک نور آپکی دونون آنکھونسے نکلا

اور آسمان تک بلند ہوا مین نے اوسکو دیکھا اور حیران ہوگئی پھر مین نے آپکو اوٹھایا اور اپنی گود مین
بٹھایا دودہ پلانیکو اور پستان راست مین نے آپکے منھ مین دی اپنے دودہ پیا مین نے چاہا
کہ پستان چپ بھی آپکو دون آپنے نہ لی ابن عباس فرماتے ہین کہ حق تعالی نے اول ہی
امر مین حضور کے دل مین الہام عدل کا کردیا اسواسطے کہ آپکا ایک شریک دودہ بھائی تھا
پس اپنے انصاف کیا اور پستان دایہ کو آپسمین تقسیم کرلیا حلیمہ کہتی ہین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیشہ پستان راست سے دودہ تناول فرماتے تھے اور پستان چپ کو اپنے دودہ بھائی کیواسطے
چھوڑ دیتے تھے اور میرا لڑکا بھی دودہ نہ مانگتا تھا جب تک حضرت دودہ سے سیر نہولیتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطن مادر سے ساتھ صفات کمالیہ کے پیدا ہوے
تھے تعلم ایسا تھا کہ دودہ بھائی حضرت کے اوسوقت حلیمہ کے ساتھ نتھے اونکی فرودگاہ پر تھے مگر
بتعلیم الٰہی آپ اسکو جانتے تھے اور عدل حضور کا اسدرجہ پر تھا کہ ایام شیرخواری مین بھی دوسرے کے
حق کا ایسا خیال تھا کہ دوسری طرف سے دودہ نہ پیا اور فیض و تصرف بھی حضرت کا ایسا قوی
تھا کہ آپکے دودہ بھائی مین یہ اثر کرگیا تھا کہ اونکو اوس طفلی مین آداب جناب رسالت کا اسقدر
تھا کہ دودہ پینے مین آنحضرت پر سبقت نکرتے تھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ
بی بی حلیمہ سے مروی ہے وہ کہتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری گود مین دودہ پیتے تھے
اور مین آپکی آنکھین خواب آلودہ دیکھتی تھی اور بے اختیار خوش ہوتی تھی اور چاہتے تھے کہ
جلد آنحضرت کو اپنی منزل مین لیجاؤن کہ میرا شوہر بھی حضرت کو دیکھے عبدالمطلب نے کہا اے
حلیمہ تجھکو بشارت ہو کہ کوئی عورت اپنے قبیلہ مین مثل تیرے واپس نجاویگی پھر مین نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا اور اپنے شوہر کے پاس جانیکا ارادہ کیا بی بی آمنہ نے کہا
کہ اے حلیمہ مکہ سے باہر نجانا جب تک مجھسے نملنا کہ مجھکو اس لڑکیکا [illegible] تجھسے کچھ حالات

اور کچھ وصیتین کرتا ہین اور ایک روایت مین حلیمہ سی مروی ہے کہ حضرت آمنہ نے مجھسے کہا
کہ مین نے تین شب قبل اسکے واقعہ مین دیکھا کہ مجھسے کہتی ہین اپنے لڑکیکو دودہ پلانیکو اوسکو دینا
جو قبیلہ بنی سعد سی ہے اور ساتھ ابی ذویب کی نسبت رکھتی ہو مین نے کہا کہ ای آمنہ کنیت میرے
باپ اور شوہر دونونکی ابو ذویب ہے اور یہ امر تمہارے خواب کی صداقت پر دلیل ہے حلیمہ
کہتی ہین کہ جب مین اپنی منزل پر آئی اور میرے شوہر نے آنحضرت کو دیکھا بی اختیار ہو گئی
اور جھککر سجدہ کیا اور بعد سجدہ کے کہا کہ ای حلیمہ مین نے انسان مین ایسا خوبصورت
کوئی نہین دیکھا پس آنحضرت چند راتین مکہ مین میرے پاس رہی ایک شب کو مین جاگی
دیکھا کہ ایک نور گرد آنحضرت کے جمع ہو گیا تھا اور ایک مرد سبز کپڑی پہنے ہوے آپکی سرہانے
کھڑا تھا مین نے اپنی شوہر کو آہستہ سے جگایا کہ اوٹھو دیکھو شوہر نے کہا چپ رہو اسکو پنہان
رکھو اسواسطے کہ جب سی یہ فرزند پیدا ہوا ہے احبار شام کو قرار نہین ہے اور کھانا پینا اونکو ناگوار ہے
اور مین اللہ کے کرم سے امید رکھتا ہون کہ ببرکت اس فرزند کے وہ ہمکو محفوظ رکھیگا اور نقل
کیا ہی کہ تین روز اور بروایتی سات روز حلیمہ مکہ مین رہین ہر روز حضرت آمنہ کی پاس جاتی تھین
بی بی آمنہ نے سب عجائبات کہ ایام حمل مین آنحضرت کی دیکھے تھے حلیمہ سی بیان کردیئے اور
وصیت کی کہ میرے فرزند کی بڑی حفاظت کرنا حلیمہ کہتی ہین کہ پھر مین بی بی آمنہ سے
رخصت ہو کر اپنی قوم کے ساتھ قبیلہ بنی سعد کو روانہ ہوئی راہ مین اپنی درازگوش پر
سوار ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے اپنے بٹھالیا درازگوش میرا نہایت پست
اور بیحالاک ہو گیا اور اپنی گردنکو اوٹھاتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ کمال خوشی سے
درازگوش اول کعبہ مکرمہ کیطرف متوجہ ہوا اور تین مرتبہ سجدہ کیا اور چلا اور تمام قافلہ کی
سواریون پر فوق لیگیا قوم کی عورتین اوسکو دیکھکر متعجب ہو کر کہنی لگین ای حلیمہ یہ وہی

دراز گوش ہے جسپر تم آئی وقت سوار تھین اور چل نہ سکتا تھا آج تو اسکی کچھ اور ہی شان ہے
حلیمہ کہتی ہین مین سنتی تھی کہ دراز گوش کہتا تھا کہ ہان قسم ہے خدا کی میری شان عظیم ہے کہ میرے
خدا نے مجھکو زندہ کیا اور بعد لاغری اور مسکینی کے مجھکو فربہ اور توانا کر دیا ای عورتون بنی سعد کی
تم نہین جانتی ہو کہ مجھپر کون سوار ہے یہ ختم کرنیوالا ہی انبیا کا اور سردار ہے رسولونکا اور بہتر ہے
اگلے لوگونکا اور حبیب ہی پروردگار عالم کا اور حلیمہ سے روایت ہے کہ مین راہ مین اپنی ہر جانب سے
سنتی تھی کہ کہتی ہین ای حلیمہ آخر تو غنی ہوئی اور زنان بنی سعد سے بزرگ ہو گئی اور جس گوسفند
کے گلہ پر مین گذر کرتی تھی گوسفند میرے سامنے آتی تھین اور کہتی تھین کہ ای حلیمہ جانتی ہو
کون تمہارا رضیع ہی محمد ہے رسول پروردگار آسمان اور زمین کا اور بہتر ہے فرزندان آدم
علیہ السلام سے بی بی حلیمہ کہتی ہین کہ مین جس منزل پر قیام کرتی تھی اللہ تعالی اوس مقام کو
سبز کر دیتا تھا اور گھانس وہان اوگتی تھی جب مین اپنے قبیلہ مین پہنچی اللہ تعالی نے میرے
مال مین اور جانورونمین بڑی برکت اور خیر عنایت کی چنانچہ اوس سال مین میری سب
گوسفندون نے بچے دیے اور دودھ اونکے بہت ہوا میرے قبیلہ مین کسیکے جانور مثل میری نتھے
قوم کے لوگ یہ حال دیکھکر اپنی چرواہونسے کہتے تھے کہ یہ کیا سبب ہے کہ حلیمہ کے جانور فربہ اور توانا
ہین اور بچے بھی دیے ہین اور دودھ بھی اونکے زیادہ ہے اور ہماری جانور لاغر بھی ہین اور
دودھ بھی نہین دیتے اور بچے بھی اونکے نہین ہین تم جہان حلیمہ کے جانور چرتی ہین وہین ہماری
بھی جانور کیون نہین چراتی ہو پس اکثر اونکی چرواہے میری چرواہونکے ساتھ جانور چرانے
لگے اللہ تعالی نے اونکی جانورونمین بھی برکت دی اور جبتک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میرے قبیلہ مین تھے حضرت کیواسطے سی خیرات اور برکات ہمکو پہنچی تھی اور خوش تھے ہم
اور ہم جانتی تھے کہ یہ سب برکت حضرت ہی کی ہے اور حلیمہ کہتی ہین کہ جو شخص حضرت کو

دیکھ لیتا تھا اللہ تعالیٰ آپکی محبت اوسکے دلمین ڈال دیتا تھا ایسا کہ وہ بی اختیار ہو جاتا تھا اور
جب زمانہ آپکی کلام کرنیکا آیا عجب کلام مین نے آپسے سنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور ایک روایت مین حلیمہ سے مروی ہے
کہ اول کلام جو مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ تھا کہ نصف شبکو آپنے فرمایا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
اور حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہین کہ حضرت کبھی اپنے کپڑہ پر رفع حاجت نہین کرتی تھے
جیسے لڑکے کرتے ہین ہر روز ایک وقت معین پر پیشاب اور پاخانہ فرماتی تھے اور دوسرے روز
اوسیوقت تک آپکو حاجت نہوتی تھی اور حلیمہ سے مروی ہے کہ جب مین ارادہ کرتی تھی کہ
حضور کے وہان مبارک سی دودہ پاک کرون اور دھوڈالون غیب سے پیشدستی ہوتی تھی یعنی
یعنے غیب سی صاف ہو جاتا تھا اور اگر حضرت کا کہین ستر کھلجاتا تھا حضرت غضب مین آتی تھی
اور روتے تھے یہان تک کہ مین چھپا دیتی تھی اور حضرت حلیمہ سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب چلنے لگے لڑکونکو دیکھتی تھی کہ کھیلتے ہین آنحضرت الگ ہو جاتی تھے اور اونکو بھی
کھیلنے سے منع کرتے تھے اور فرماتی تھی کہ ہمکو کھیلنے کیواسطے نہین پیدا کیا ہی اور نیز حضرت حلیمہ
سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح بڑہتے تھے کہ اوسکو کچھہ نسبت تمام خلق سے
نہین ہی مین اوس سے متعجب ہوتی تھی اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت ایک روز مین
اسقدر بڑھتے تھے کہ دوسرا ایک مہینے مین اور ماہ مین اتنا نشو نما آپکو ہوتا تھا کہ دوسرے کو ایک سال مین
اور بی بی حلیمہ کہتی ہین کہ آنحضرت طفلی مین بھی بدخو اور بدخلق نتھے اور گریہ مثل لڑکون کے
نکرتے تھے اور بائین ہاتھ سے کوئی چیز نہ لیتے تھے دہنے ہاتھ سی لیتے تھے اور جب سے حضرت کی
زبان معجز بیان کھلی تھی جو چیز لیتے تھے بسم اللہ کہتے تھے اور آنحضرت کی ہیبت سے مین شوہر کو اپنے

نزدیک نہین رہنے دیتی تھی جب تک کہ حضرت دو برس کے نہین ہوے حلیمہ روایت کرتی ہین
کہ ایک مرتبہ حضرت میری گود مین تھے چند گوسفند ادہر سے نکلے ایک اونمین سے آئی اور حضور کے سامنے
سر زمین پر رکھا اور سر اوٹھا کر آپکے سر مبارک کو بوسہ دیا اور پھر گئی اور ہر روز ایک نور مثل آفتاب
کے آنحضرت پر اوترتا تھا اور آپکو چھپا لیتا تھا اور پھر آپ تجلی ہوتی تھے اور ایک روایت مین حضرت
حلیمہ سے یہ مروی ہی کہ ہر روز دو مرغ سفید اور بروایتی دو مرد سفید کپڑے پہنے ہوے آتے تھے
اور آپکے گریبان مین جاکر غائب ہو جاتے تھے اور حلیمہ کہتی ہین ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھسے کہا ای مادر کیا سبب ہی کہ مین اپنے بھائیونکو دنکو نہین دیکھتا ہون مین نے
کہا میری جان تم پر فدا ہو وہ دنکو بکریان چرانیکو چلے جاتے ہین راتکو پھر آتے ہین آپنے فرمایا
مجھکو کیون دنکو اکیلا رکھتی ہو اونکے ساتھ کیون نہین بھیجدیتی ہو کہ مین بھی کچھ کام کیا کرون
مین نے کہا کہ کیا آپکا دل چاہتا ہے اونکے ساتھ جانیکو آپنے فرمایا ہان الغرض دوسرے دن
صبح کو مین نے آپکے بالونمین کنگھی کی اور آنکھونمین سرمہ لگایا اور کپڑے پہنائے اور ایک گردن بند
جزع یمانی کا دفع چشم بد کیواسطے آپکے گلے مین ڈال دیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے فورًا
اوسکو اوتار کر پھینک دیا اور فرمایا کہ میرا حافظ اور نگہبان میرے ساتھ ہی اور ایک لکڑی اپنے
ہاتھ مین لی اور اپنے دودہ بھائیونکے ہمراہ شادان اور فرحان باہر گئے اور میرے گھر کے قریب
ایک مقام تھا وہان جانور چرانیمین مشغول ہوے جب دوپہر ہوئی میرا لڑکا گھر مین دوڑتا ہوا آیا
اور تمام جسم پر اوسکے عرق آگیا تھا اور فریاد کی اوسنے ای میری مان ای میرے باپ بھائی محمد
کی خبر لو مین نے پوچھا کیا حال ہے اوسکا اوسنے کہا ہم سب کھڑے ہوے تھے کہ ناگاہ دو مرد آئے
اور اونکو ہم مین سے لے گئے اور پہاڑ کی چوٹی پر لیجا کر اونکو لٹایا اور شکم اونکا چاک کیا پھر مجھکو
نہین معلوم کیا حال اون پر گذرا مجھکو اونکی زندگی کا گمان نہین ہے پس مین اور شوہر

دونون پریشان ہوکر اونکی طرف دوڑے جب مین آنحضرت کی پاس پہنچی دیکھا آپکو کہ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے ہین اور آسمان کیجانب دیکھتے ہین مجھکو دیکھکر مسکرادیے مین نے آپکی سر اور آنکھونکو بوسہ دیا اور کہا کہ میری جان تم پر فدا ہو کیا واقعہ گذرا فرمایا ای میری مان مین اپنے بھائیونکے ساتھ کھڑا تھا ناگاہ دیکھا مین نے کہ تین شخص مجھپر ظاہر ہوے اور ایک روایت مین ہے کہ دو مرد سفید کپڑے پہنے ہوے کہتے ہین کہ جبرئیل اور میکائیل تھے علیہما السلام ایک کے ہات مین ابریق نقرہ تھا اور ایک کے ہاتھ مین طشت زمرد سبز کا برف سی بھرا ہوا مجھکو جا بیونمین سے لیا اور سر کوہ پر لاکر ایک زاوئیمین سے لطف اور نرمی کے ساتھ مجھکو تکیہ دیا اور میرے سینہ کو ناف کی نیچے تک چاک کیا اور مین اوسکو دیکھتا تھا اور مجھکو درد اور الم معلوم نہین ہوتا تھا پھر اوسنے ہاتھ اپنا میرے شکم مین کیا اور میری احشا کو باہر لایا اور اوسنے برف کی پانی سے دہویا اور پھر اپنی جگہہ پر رکھدیا پھر دوسرا اوٹھا اور اپنے ہمراہی سے کہا کہ تم جس کام کے مامور تھے کر چکے اب ہٹو اور اوسنے اپنا ہاتھ اوس جوف مین ڈالا اور میرا دل نکالا اور دو ٹکڑے کیا اور نکتہ سیاہ کہ خون اوسمین ملا تھا میری دلمین سے نکالکر پھینک دیا اور کہا ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ بعدہ ایک چیز جو اوسکی پاس تھی میرے دلکو اوس سے بھر دیا اور پھر اوسکو اوسکی جگہ پر رکھدیا اور خاتم نور سے مہر کی کہ خوشی اوسکی ابتک اپنی رگون مین اور جوڑون مین پاتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ جب میرے احشاد کو برف کے پانی سی دھویا دوسری سے کہا انگرگ کا پانی لا اور دونون نے باتفاق اوس پانی سے میری دلکو دھویا بعدہ کہا سکینہ لا اور سکینہ سے میری دلکو بھر دیا اور پھر کہا کہ خاتم نبوت سی مہر کریں میرے دل پر خاتم نبوت سی مہر کردی اور دسرا اوٹھا اور کہا کہ تم دونون جس کام کی مامور تھے کر چکے اب ہٹجاؤ اور میرے نزدیک آیا اور اپنا ہاتھ اوس شگاف سینہ پر رکھا وہ شگاف ملگیا اور مین اوسکو دیکھتا تھا بعد اوسکی کہا انکو انکی امت کی دس آدمیونکی ساتھ تو تولیں تو لا مین بھاری نکلا اور ایسے ہی لاکھ

آدمی سی وزن کیا جب بھی مین زیادہ ٹھرا ایس کہا اوسنے چھوڑ دو اگر تمام امت سی اونکو وزن کرو گے سبسے زیادہ ہونگے پھر میری دونون آنکھونکے درمیان مین اونھون نی بوسہ دیا اور کہا اے حبیب ڈرنا نہین اگر تم جانو کہ تمہارے واسطے کیا نیکیان آمادہ ہوئی ہین تو ہر آئنہ آنکھین تمہاری روشن ہون پھر مجھکو یہان چھوڑ دیا اور وہ سب اوڑ نے یہان تک کہ خلال آسمان مین در آئی اور مین اونکو دیکھتا ہون اور اگر تم کہو تو جای دخول اونکا آسمان مین دیکھا دون اس شق صدر مین علمای اہل نکات نی کہا ہے کہ وقت خلقت آدم کی شیطان نے جسم آدم مین سیر کی تھی لہٰذا اوسکا تمام اولاد آدم مین ہو گیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چونکہ اولاد آدم مین دورہ کیا تھا لہذا عکس اوسکا حضرت پر بھی پڑا تھا اللہ تعالیٰ کو گوارا نہوا لہذا سینہ مبارک کو چاک کرا کے اوس عکس کو نکلوا ڈالا ھٰذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ اسیطرف اشارہ معلوم ہوتا ہی اور قلب شریف کو آب رحمت سی پاک اور صاف کرا دیا اور چونکہ قلب مبارک خزانہ تھا اللہ کے راز کا اور خزانہ مقفل رہتا ہی اوسپر مہر خاتم نور سے کرادی

دلش خزانۂ اسرار بود و دست قضا	درش ببست و کلیدش بدلستانی داد

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ حلیمہ کہتی ہین بعد معاملہ شق صدر کے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر مین لے آئی میرے شوہر اور عزیزون نی مجھسے کہا کہ انکو کسی کاہن کے پاس لیجاؤ تاکہ اونکی حال پر نظر کرے آنحضرت نی فرمایا کہ مجھکو کچھہ باک نہین ہے بحمد اللہ مین صحیح اور سالم ہون قوم نی کہا کہ انکو جن نے مس کیا ہی ضرور کسی کاہن کے پاس لیجاؤ الغرض مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کاہن کی پاس لیگئی اور حال کہنے لگی اوسنی کہا تم چپ رہو لڑکا خود اپنا حال بیان کرے کہ وہ اپنی حال سے بہت واقف ہی بہ نسبت تمہارے اور حضور سی کہا اوسنی کہ تم بیان کرو حضرت نے سب حال مفصل ارشاد کیا کاہن نے جب حال سنا اوٹھا اور حضرت کو اوٹھا لیا اور سینہ سی لگا کر با آواز بلند کہنے لگا ای قوم عرب اس لڑکیکو قتل کرو اور مجھکو اسکی ساتھ

مار ڈالو اگر تم اسکو چھوڑ دوگے اور وہ اپنی حد پر پہنچیگا تمہاری عاقلونکو احمق سمجھیگا اور تمہارے دین کو
باطل کریگا اور تمکو اوس خدا کیطرف بلاویگا کہ تم اوس سے واقف نہوگے اور اوس دین کی تمکو دعوت
کریگا جسکے تم منکر ہوگے حلیمہ کہتی ہاین جب مین نی کلام کاہن کا سنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس سے
مین نے چھین لیا اور کہا کہ تو کچھ دیوانہ ہوا ہے نہین جانتاہی تو کیا کہتا ہے اور اگر مین جانتی کہ تو
ایسا کچھ کہیگا تو مین کبھی انکو تیرے پاس نلاتی جو تیرا قاتل ہو اوسکو بلا اسواسطے کہ محمد کو ہم کبھی
نہین مارینگے اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹھا لیا اور اپنے گھر مین لے آئی اور کوئی گھر
بنی سعد کا وہ نتھا جسمین خوشبوی مشک نہ آتی ہو اللھم صل وسلم وبارک علیہ حلیمہ
کہتی ہین کہ بعد واقع ہونے شق صدر کے میری شوہر نے اور تمام عزیزو نے کہا کہ حضرت کو عبد المطلب کے
پاس پہنچاؤ قبل اسکے کہ آنحضرت کو کوئی آسیب پہنچے پس مین نے ارادہ مکہ کا کیا شبکو سنا مین نے
ہاتف غیبی ندا کرتا تھا کہ بہار خیر اور امانکی بنی سعد سے باہر جاتی ہی اور ای بطحاء مکہ خوش ہو کہ نور
اور ضیا اور زیب وزینت تیری پھر آتی ہے اور ہمیشہ اوسکی برکت سی تو محفوظ رہیگا حلیمہ کہتی ہین
کہ مین نے حضرت کو لیا اور مکہ کو روانہ ہوئی جب حوالی مکہ مین پہنچی دروازہ مکہ پر جو سب سے بڑا تھا
آنحضرت کو مین نے بٹھا دیا تا کہ قضای حاجت کرون اور وہان ایک جماعت آدمیونکی تھی پھر جو مین نے
دیکھا حضرت کو نپایا اون لوگون سے مین نے کہا کہ میرا لڑکا کہان ہی اونہون نے کہا کون لڑکا مین نے
کہا محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب کہ خدا ے تعالی نے اوسکے سبب سے میری منھہ کو تازہ کیا اور
اوسکی برکت سی مجھکو فقر کی پستی سے بلندی غنا پر پہنچایا مین اونکو اب لائی تھی کہ اونکی مان
اور دادا کو سپرد کردون اور اس بار امانت سی سبکدوش ہون اوسکو میری نظر سی چھپا لیا ہے
بخدای ابراہیم کہ اگر مین اوسکو نہ دیکھونگی پہاڑ کی چوٹی سے اپنے تئین گرا دونگی ہر چند کہ مین نے
دھونڈا نپایا جب مین ناامید ہوئی تو سر پر ہاتھہ رکھکر کہنے لگی وا محمداہ وا ولداہ اے محمد میرے

ہاے لڑکے میرے وہ مرد اور عورت اور لڑکے میرے گرد جمع ہو گئے اور میری گریہ وزاری دیکھکر
وہ سب بھی رونے لگے ناگاہ دیکھا مین نے کہ ایک مرد ضعیف عصا ہاتھ مین لیے ہوے میرے قریب
آیا اور کہا کہ اے عورت سعدیہ تجھکو کیا ہوا جو اسقدر گریہ وزاری کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کوئی
امر عجیب تجھکو پیش آیا ہے مین نے کہا ہان محمد ابن عبداللہ جسکو مین نے مدت تک
دودھ پلایا ہے مجھسے گم ہو گیا ہے اوسنے کہا کہ تو رو نہین اور غمگین نہو مین تجھکو ایسی کے
پاس لیچلون جو جانتا ہے وہ جہان ہے اور اگر وہ چاہیگا تو تیرے لڑکیکو تجھسے ملا دیگا مین نے
کہا میری جان تجھپر فدا ہو وہ کون ہے اوسنے کہا کہ بڑا بت ہبل جانتا ہے کہ لڑکا تیرا جہان ہے میرے ساتھ
اس بتخانہ مین آ اور اس سے مانگ اگر چاہیگا تو تیرے لڑکیکو تجھسے ملا دیگا مین نے کہا روی تجھکو
تیری مان تو نے نہین دیکھا اور نہین سنا کہ اوسکی ولادت کیوقت بتونکا کیا حال ہوا تھا
اوسنے کہا تو ہذیان بکتی ہے شدت اضطراب سے تیری عقل جاتی رہی ہے مین جاتا
ہون اور اوس سے مانگتا ہون تا کہ تیرا گم شدہ تجھسے ملا دے پس وہ بتخانہ مین آیا
مین دیکھتی تھی کہ اوسنے سات بار گرد اوس بت کے طواف کیا اور اوسکے سر پر بوسہ دیا
اور کہا کہ اے بزرگ تیرے احسان قریش پر بہت ہین اور بہت سی اوسکی مدح اور ثنا کی
اور طریقے جو اوسکی تعظیم کے تھے ادا کیے بعدہ کہا کہ یہ عورت سعدیہ کہتی ہے کہ مین نے اپنے
لڑکے محمد ابن عبداللہ ابن عبد المطلب کو گم کیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اوسکے لڑکے سے
ملا دے ہبل یہ سنتے ہی منہ کے بل گرا اور سب بت سرنگون ہو گئے اور اونکی درونسے
آواز آئی کہ اے پیر دور ہو ہمارے سامنے اوس نام محمد کا یہان نہ لے اسواسطے کہ ہم سب بت اور
بت پرست اوسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے اوسکا خدا اوسکو ضائع نکریگا ہر حال مین اوسکا
نگہبان رہیگا سب بت پرستونسے کہو کہ ذبح اکبر محمد کے ساتھ ہے یعنی سبکو قتل کریگا مگر جو

اوسکی اطاعت کریگا وہ خلاصی پاویگا حلیمہ کہتی ہین وہ پیر باہر آیا کانپتا ہوا اور دانت اوسکے بجتے ہوے
اور عصا ہاتھ سے چھوٹ پڑا تھا اور مجھسے کہا اوسنے ای حلیمہ تیرے لڑکے کا ایک خدا ہے جو اسکو
ضائع نکریگا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسنے کہا ای حلیمہ جو حال آج ہبل پر گذرا مثل اسکے
مینے کبھی نہ دیکھا تھا تو جا کر اپنے لڑکے کو ڈھونڈھ اوسکی بڑی شان ہوگی حلیمہ کہتی ہین مین نے
اپنے دل مین کہا کب تک اس حال کو عبد المطلب سے پوشیدہ کرونگی قبل اسکے کہ اور
کوئی کہے مین خود عبد المطلب سے اطلاع کرون الغرض مین عبد المطلب کے پاس گئی
جب اونھون نے مجھکو دیکھا کہا ای حلیمہ کیا حال ہے تجھکو غمگین دیکھتا ہون اور محمد
تیرے ساتھ نہین ہین مین نے جو کچھ حال گذرا تھا سب مفصل اونسے بیان کیا عبد المطلب نے
کہا ای حلیمہ تم اب بیٹھو اور خود باہر نکلے اور کوہ صفا پر آکر ندا کی ای آل غالب پس تمام قریش
یہ ندا سنکر عبد المطلب کے پاس جمع ہوے اور کہا ای سید کیا حال ہے عبد المطلب نے کہا
میرا لڑکا محمد مفقود ہو گیا ہے قریش نے کہا کہ تم سوار ہو ہم سب بھی تمہارے ساتھ ہین جہانچلو
ہم بھی چلین الغرض عبد المطلب اور تمام قریش سوار ہوے اور جناب سرور عالم کو ڈھونڈھنے
لگے اور اعلے سے تا اسفل مکہ سب تلاش کیا مگر حضرت کو نپایا عبد المطلب نے لوگون سے کہا
اب تم سب جاؤ اور سبکو چھوڑ کر تنہا مسجد الحرام مین گئے اور سات بار کعبہ کا طواف کیا اور
شعر جنکے پڑھے خلاصہ اونکا یہ ہے کہ ای رب محمد نہین ملتے ہین اور تمام قوم نے اونکو ڈھونڈھا
ای پروردگار تو نے یہ نعمت مجھکو دی تھی تو ہی مجھکو اوس سے ملادے عرض عبد المطلب کی
قبول ہوئی اور ہاتف غیبی نے ندا دی سب نے سنا کہ ای گروہ مردم غم نکرو محمد کا ایک
خدا ہے جو اوسکو نچھوڑیگا عبد المطلب نے کہا ای ندا کرنیوالے وہ کہان ہے جواب آیا وادی تہامہ
مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہے عبد المطلب وادی تہامہ کی طرف چلے اثناے راہ مین ورقہ

ابن نوفل اونکو ملے وہ بھی ہمراہ ہو لیے دونو ملکر چلے اور وادی تہامہ مین پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوی درخت کے پتے چین رہے تھے عبد المطلب نے کہا تم کون ہو اے لڑکے حضرت نے فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون عبد المطلب نے کہا میری جان تجھپر فدا ہو مین تیرا دادا ہون اور حضرت کو اونھون نے اپنے آگے زین پر بٹھالیا اور مکہ مین آئے اور مطمئن ہوے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ جب عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا بہت سا سونا اور بشمار اونٹ خیرات کیے اور حلیمہ کو بہت کچھ انعام دیا اور احسان کیا اور اونکا سامان کرکے اونکو اونکے قبیلہ کی طرف روانہ کردیا اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ بنی سعد مین جب ایام رضاع یعنے دو برس پورے ہوے حلیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین حضرت آمنہ کے پاس لائین اور چونکہ حضور کی وجہ سے حلیمہ سعدیہ کو بہت خیر اور برکت ہوئی تھی بدین وجہ چاہتی تھین کہ حضرت کو پھر اپنے گھر لیجاوین اس وجہ سے اونھون نے حضرت آمنہ سے کہا کہ مین وبا سے مکہ سے ڈرتی ہون اگر تم انکو چند سے اور میرے قبیلہ مین رہنے دو کہ یہ خوب قوی اور تندرست ہو جاوین تو بہتر ہوگا بی بی آمنہ بھی اسپر راضی ہوئین اور حلیمہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قبیلہ مین لے آئین دو سال یا تین اور جناب رسالت وہان رہے اور شق صدر شریف اس مرتبہ کے قیام مین وقوع مین آیا جس طرح سابق مین مذکور ہوا ہے اور جناب سرور کائنات کے شق صدر مین بہت سی روایتین ہین مختلف منجملہ اوسکے ایک روایت یہ ہے کہ قبیلہ بنی سعد مین اول مرتبہ مین شق صدر ہوا اور دوسری روایت یہ ہے دوسری مرتبہ مین شق صدر ہوا اور بعضی روایت مین ہے کہ چھٹے برس شرح صدر ہوا اور دسوین برس کی بھی روایت ہے اور صحیح احادیث مین مروی ہے کہ شب معراج مین شق صدر

واقع ہوا ہے اور تطبیق ان روایات مین یہ ہے کہ یہ معاملہ متعدد مرتبہ وقوع مین آیا ہے
اور یہ مضمون کمال طہارت اور لطافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی نے
بذریعہ ملائکہ سہبت مرتبہ صدر شریف کو چاک کرکے اور قلب شریف کو صاف کرکے انوار نور سے بھردیا ہے
چنانچہ خود ہی قرآن شریف مین فرماتا ہے الم نشرح لک صدرک آیا نہیں
کشادہ کردیا ہمنی تمہارے صدر کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تفصیل معنی شرح صدر کے اپنے
محل پر مذکور ہوگئے مختصر یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدر شریف ایسا کشادہ
ہوگیا ہی کہ ہر لحظہ اللہ سی بھی سلے ہوی ہین اور راز و نیاز عاشقیت اور محبوبیت مین
مصروف رہتی ہین اور امت کیطرف بھی آپکو توجہ کامل رہتی ہی کہ جو امت
مین جس لائق ہو اوس کیطرف ویسا ہی افاضہ فرمایا کرتے ہین
نہ اللہ کیطرف مشغول ہونا امت کیطرف توجہ اور افاضہ کو مانع
ہوتا ہی اور نہ امت کی حال پہ متوجہ ہونا اللہ تعالی کی
اتصال سی آپکو باز رکھتا ہی اللھم صل وسلم
وبارک علیہ بھیج ای رب میری درود سلام
برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام
تمت الرسالۃ الرابع
بحمد اللہ وقوتہ

الحمد للہ کہ رسالہ چہارم مسمے بہ مصباح الظلام فی ذکر سید الانام
ماہ مبارک ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین تمام ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہی اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخیر سے طبع ہوکے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سی ارسال ہوتی ہین درج ہین ۔ قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی

خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدے فی ذکر سید الوریے	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدے فی ذکر خیر الوریے	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر البرکات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
بدیع الاحزان فی ذکر وفیات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف فلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندر جال
مجربہ طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فصاحت پنجستان
مجموعہ خطب حلبی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چاریار	عملیات نادرہ
مجموعہ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	اندر جال کلان

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہی نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو بذریعہ خط و کتابت سے دریافت ہوسکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وغیرہ جو وہان کا کتب و جانگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جاسکتا ہے ۔

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان ۔ جنوری ۱۸۸۵ء

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب خزینۂ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسمیں عالیجناب
مولوی حافظ حاجی **غلام محمد ہادی علی خان** صاحب نے
کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس
مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین
حال پر ملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالے یکے
بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ چہارم بھی
جسکا نام **مصباح الظلام فی ذکر سید الانام** ہے
مطبع **نامی** لکھنو مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف
ماہ مبارک ربیع الاول ۱۳۰۲ھ مین طبع ہوگیا ہے - لہذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمایئن اگر کرینگے ہم سے طلب کرین
العبد - قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنو گڑھ [illegible]

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ پانچواں رسالہ خیر و برکت کا مشتمل بر جامع
حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمے بہ

سفینۃ النجات
فی
ذکر سید الموجودات

مؤلفہ شیدای احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علی خان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۵ء

فہرست کتاب سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَکَ الحمدُ وَ الثَّنا یا رافعَ الدَّرَجاتُ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یا سیِّدَ الکائناتُ

صبا اگر گذری افتدت بہ ملک حجاز
بہ بزم سید عالم ببر دبعجز و نیاز

رسان صلوٰۃ و سلامم بہ سرور عالم
حبیب خاص خدا اشرف بنی آدم

بگو کمینہ غلامست فلان کہ در ہندست
ز جان و دل بلقایت بس آرزومندست

تو خود غنی و کریمے توجہے فرما
مجال او کہ فقیرست و عاجز ای مولا

اللّٰھم صل و سلم و بارک علیہ اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اللہ تعالیٰ اس آیہ شریفہ مین کمال تاکید سی ثابت کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی صلوٰۃ بھیجنا اور صلوٰۃ خدا جو آنحضرت پر ہے اوسکی معنی مفسرین نے ثنا اور تعظیم کے فرمائے ہین چنانچہ مدح اور ثنائے آنحضرت کرنا اللہ تعالیٰ کا مذکور ہوچکا باقی رہا تعظیم آنحضرت کرنا اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے دنیا مین ساتھہ اعلاء ذکر جناب رسالت کے اور ساتھہ غالب کرنے دین محمدی کے کل ادیان پر

اور باقی رکھنے شریعت نبوی کی قیام قیامت تک اور آخرت مین ساتھہ عطا کرنے مرتبہ
شفاعت کی اور قائم کرنیکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پر جناب نچہ دنیا مین
ے ذکر جناب رسالت بہت سی طریق سے اللہ تعالیٰ نے کیا ہے منجملہ اوسکو ایک مضمون
ادیا ہے اہل اسلام کو تمام روی زمین پر اور وہ بحکم الٰہی پانچ وقت مناروں پر
ت پر نماز کیوقت اللہ کو نام کے ساتھہ پکارتے ہین اشھد ان محمد الرسول
ہی کا نام اس عظمت کی ساتھہ اللہ کے نام کی معیت مین بجز آنحضرت صلی اللہ
سلم کے پکارا نہین جاتاہے اور منبرون پر کھڑے ہو کر اللہ کے ذکر کے ساتھہ ذکر
بی کریم کرتے ہین اور مجالس وعظ مین مدح و ثناے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان
کرتے ہین اور اس امت مین اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے مرتبہ اعلیٰ کے اولیاء اللہ اس
کثرت سی پیدا کیے ہین کہ تمام روئے زمین پر پھیلے ہوے ہین اور باتباع حضرت نبوت
وہ مرتبہ اونکو مرحمت کیا ہے کہ فیوض اور کرامات اونکی بعد وفات کی اونکی مزارات سے
ظاہر ہوتے ہین اور وہ مرتبہ محبوبیت بتصدق اپنے محبوب کی اونکو دیا ہے کہ فقط اہل اسلام
ہی نہین بلکہ کفار بھی اونکی تعظیم کرتے ہین اور تمام دنیا مین عظمت کی ساتھہ وہ لوگ یاد کیے
جاتے ہین یہ مضمون کسی نبی کی امت مین کسیوقت مین نہین پایا گیا ہے اور اسمین کمال
درجہ پر اعلاء ذکر جناب رسالت ہے کہ جس نبی کے تابع اور فرمان بردار اس مرتبہ کی ہین
وہ نبی کیسا ہوگا پس اونکی بڑائی کا ذکر جو خلق مین ہوتا ہے وہ عین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی بڑائی کا ذکر ہے اور منجملہ اذکار آنحضرت کی درود شریف بھی ہے کیا مرتبہ اعلیٰ
اللہ تعالیٰ نے اسکو دیا ہے کہ نماز بے اسکی مقبول نہین ہوتی ہے بلکہ کوئی عبادت بے درود
شریف کی مرتبہ قبولیت کو نہین پونہچتی ہے اور دعا بے درود کے آسمان اور زمین کے

اوراُن کے درمیان

درمیان مین معلق رہتی ہے اور درود پڑہنے سے صعود کرجاتی ہے اور واسطے اعلاء ذکر محمدیکے
اللہ تعالیٰ نے مہر ام البشر حضرت حوا کادس مرتبہ درود کا پڑہنا قرار دیا اور ابو البشر سیدنا
آدم علیہ السلام نے جب دس مرتبہ درود جناب سید الانبیا پر پڑہ لیا تب حضرت حوا سے
قربت کی اجازت پائی اور نیز درود شریف اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ
کو تعلیم فرمایا ارشاد کیا اے موسیٰ تو دوست رکہتا ہے کہ مین تجھکو ایسی چیز تعلیم
برکت سے تو مجہہ سے ایسا قریب ہوجاوے جیسے وقت کلام کے لفظ کو زبان سے قرب
علیہ السلام سچے عاشق تہے اللہ تعالیٰ کے اور عاشق کو قرب محبوب سے بڑہکر کوئی دولت
نعمت نہین ہوتی ہے لہذا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ جلد وہ چیز مجہہ
تعلیم فرما ارشاد ہوا دس مرتبہ ہمارے حبیب محمد الرسول اللہ پر درود پڑہو تو یہ مرتبہ قرب
ہمارا پاؤ اس روایت سے خیال کرنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کی
بڑائی کو اللہ تعالیٰ نے کس درجہ اعلیٰ پر ثابت کردیا کہ یہ وہ ذکر ہے جو ایسے بڑے نبی کو
سبب حصول قرب خدا ہوا ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور قدیم سے واسطے ظاہر کرنے
ذکر شریف جناب رسالت کی بڑائی کے یہ سنت الٰہی جاری ہے کہ جسنے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بڑائی کے ساتہہ یاد کیا اور حضرت کے ذکر شریف کی تعظیم کی اون پر اللہ تعالےٰ کا
فضل رہا چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف مین لکہا ہے حال ایک
وزیر یہود یکا کہ اوسنے دین عیسوی کی تخریب کیواسطے فریب کیا اور جو لوگ اوسکے فریب
مین آگئے دین بہی اونکا بگڑ گیا اور آپسمین اونکی نزاع اسدرجہ پیدا ہوئی کہ باہم لڑکر ہلاک ہوئے
مگر نصارا مین ایک گروہ تہا کہ انجیل مین حضرت کا ذکر شریف اور نام مبارک جہان دیکہتے تہے
اوسکی تعظیم کرتے تہے اللہ تعالےٰ نے واسطے اظہار عظمت جناب نبوت کی اونکو شر فریب سے

محفوظ رکھا چنانچہ مولانا ممدوح فرماتے ہین ؎

بود در انجیل نام مصطفےٰ	آن سر پیغمبران بحر صفا
بود ذکر حلیہ او شکل او	بود ذکر غزو و صوم و اکل او
طائفہ نصرانیان بہر ثواب	چون رسیدندی بدان نام خطاب
بوسہ دادندی بران نام شریف	رو نہادندی بران وصف لطیف
اندرین فتنہ کہ گفتم آن گروہ	ایمن از فتنہ بدند و از شکوہ
ایمن از شر امیران و وزیر	در پناہ نام احمد مستجیر
نسل ایشان نیز ہم بسیار شد	نور احمد ناصر آمد یار شد
وان گروہ دیگر از نصرانیان	نام احمد داشتندی مستہان
مستہان و خوار گشتند از فتن	از وزیر شوم رائے شوم فن
مستہان و خوار گشتند آن فریق	گشتہ محروم از خود و شرط طریق
ہم مخبط دین شان و حکم شان	از پئے طومار ہائے کژ بیان
نام احمد چون چنین یاری کند	تا کہ نورش چون مددگاری کند
نام احمد چون حصاری شد حصین	تا چہ باشد ذات آن روح الامین

اللہم صل وسلم وبارک علیہ ۔ اور بعد ظہور جناب رسالت کے مدت تک واسطے ظاہر کرنے ذکر جناب رسالت کی بڑائی کے اللہ تعالےٰ نے یہ طریقہ جاری رکھا کہ جو شخص خلوص اور محبت اور صدق دل سے نام نامی اور اسم گرامی کو مردے پر لے لیتا تھا مردہ زندہ ہو جاتا تھا چنانچہ مدارج مین مروی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ ایک صحابیہ تہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ مہاجرین سے اونکا ایک لڑکا تہا جوان وہ

بیا رہیہ اوس حالت نزع اوسپر طاری ہوئی ہم لوگ اوسوقت اوسکے پاس تھے بیٹھے اوسکی روح
جسم سے مفارقت کی ہمنے موافق سنت کے اوسکے پیر کے انگوٹھے اور منہ کو باندھکر رداوس کو
اوڑھا دی تھوڑی دیر کے بعد اوسکی مان آئین اور ہمسے پوچھا کہ میرے لڑکے کا کیا حال ہے
ہم لوگوں نے کلمات تعزیت کے ادا کیے اور شریعت مین کلمات تعزیت یہ ہین کہ اللہ
اہل ماتم کو صبر اور دعائے مغفرت کرے میت کے حق مین الغرض جب اون
کو یقین ہوا کہ میرا لڑکا مرگیا وہ اوسکے سرہانے آکر کھڑی ہوئین اور جناب الٰہی مین
عرض کرنے لگین کہ اے اللہ تو واقف ہے کہ مین تیرے حبیب پر ایمان لائی اور اوس
سبب سے اپنے وطن اصلی کو چھوڑکر ہجرت کی اور یہی میرا ایک لڑکا تھا جو اس ضعیفی مین
کام کرتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اسکو زندہ کردے حضرت انس فرماتے ہین
کہ جسوقت اون بی بی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا ہمنے دیکھا کہ وہ
لڑکا زندہ ہوگیا الغرض یہ کیفیت ایک مدت مدید تک جاری رہی فرمایا ہے بعض اہل
معرفت نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کئی سو برس کے بعد ایک صاحبزادی
تھی اولاد امجاد جناب رسالت سے اور بڑی صاحب باطن تھی اونھون نے آستانہ
نبوت پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب زمانہ خراب آگیا ہے اور امت آپ کی حیات
دنیا پر حریص ہوگئی ہے اگر یہی تاثیر حضور کے اسم مبارک کی ظاہر رہے گی تو ہر ایک
اسم مبارک لیکر اپنے مردہ کو زندہ کرلے گا اس صورت مین انتظام دنیا مین فرق آویگا
بہتر ہوتا اگر یہ تاثیر حضور کے اسم پاک کی قلوب مردہ کے زندہ کرنے مین صرف ہوتی چنانچہ
عرض اونکی قبول ہوئی اب جو کوئی نام نامی کا ذکر کرتا ہے اور اسم گرامی کا شغل رکھتا ہے
بہت جلد اللہ تعالےٰ اوسکے قلب کو زندہ کردیتا اور نور معرفت سے منور فرماتا ہے اور

وہ صفا اوسکو قلب کو حاصل ہوتی ہے کہ کبھی نہین جاتی ہے حضور کے ذکر کی عظمت بیا نمین
نہین آسکتی ہے پس یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ایسا ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی کتاب مین خود جسکو
عظمت کو ساتھ کرتا ہے اور قرآن مجید مین فرماتا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہمنے تمھارے
اند کیا اے محمد اس رفعت ذکر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی عظمت اور
رُدی اللھم صل وسلم وبارك علیہ اور ظاہر کیا اللہ تعالےٰ نے عظمت
لو ساتھ غالب کرنے دین محمدی کے کل ادیان پر اس مضمون کو مختصرًا یہ
پاہیے کہ پیدا ہوے نبی کریم مکہ معظمہ مین کہ جہان ایک مدت سے بت پرستی جاری
ر تمام قوم آپ کی اس بلا مین مبتلا تھی اور انتقال کیا آپکے والد نے قبل از ولادت
باسعادت آنحضرت کے اور سفر آخرت کیا آپ کی والدہ اور جد امجد نے بھی آپ کی زمانہ
طفولیت مین پس بظاہر کوئی مددگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی نرہا اور چالیس ۴۰
برس کی عمر مین حضرت مبعوث ہوئے بعد بعثت بامر الٰہی آپنے خلق کو ہدایت کرنا شروع کیا
اللہ تعالےٰ کی وحدانیت بتائی اور بتونکی مذمت کی تمام قوم کے لوگ چونکہ بت پرست ہوگئے
تھے حضرت کے دشمن ہوگئے یہان تک کہ حضور نے بحکم خدا جانب مدینہ طیبہ ترپن ۵۳ برس کی
عمر مین ہجرت فرمائی اور وطن اصلی کو بھی چھوڑدیا اور غربت اختیار کی مدینہ منورہ مین جاکر
قیام کیا دس ۱۰ برس وہان جلوہ فرما رہے بعدہ اس عالم سے پردہ کیا پس تمام زمانہ حضور
کی دعوت کا تئیس ۲۳ برس کا ہے جسمین تیرہ ۱۳ برس اہل مکہ کے ہاتھ سے ایذا اوٹھایا کیے
دس ۱۰ برس مدینہ منورہ کے قیام مین کہ جہان اپنی قوم کے لوگ بھی نہ تھے اللہ تعالےٰ نے
اسقدر دین محمدیکو غالب کیا کہ بیشمار انسان مسلمان ہوے اور یہود اور نصرانی اور مشرک
سب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کیا لیکن مقابلہ مین اللہ تعالےٰ نے باوجود

کثرت اعدا اور قلت لشکر اسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غالب کیا یہانتک
کہ مکہ معظمہ پر بہی حضور کا قبضہ ہوگیا تفصیل حضور کے غزوات کی اپنے محل پر مذکور ہوگی
انشاء اللہ تعالےٰ اب یہ سمجھنا چاہیے کہ پہلے جو اللہ تعالےٰ نے حضور کو یتیم کیا اور تمام قوم کو
آپ کا دشمن کردیا اور وطن اصلی سے آپ کو جدا کیا یہ سب سامان اسواسطے تہا کہ
اہل بصیرت کہ غلبۂ دین محمدی کسی سبب سے نہین ہوا ہے بلکہ جو اسباب ترقی ہین
نے باقی ہی نہین رکہے بلا اسباب محض اپنی قدرت اور قوت سے نبی کریم سے
اظہار حقیت اسلام اور عظمت جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ادیان
غالب کردیا اور مضمون آیہ کریمہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا
یعنی آیا حق اور باطل مٹا تحقیق باطل مٹنے ہی والا ہے ظاہر ہوگیا حق ذات جناب رسالت ہی
ہے جسنے تہوڑے سے زمانہ مین باطل کو مٹا دیا اور بعد وفات جناب رسالت کے اللہ تعالیٰ
نے خلفائے جناب رسالت بہی ایسے اہل حق کیے کہ اونہون نے تہوڑے سے زمانہ مین
روم اور شام اور مصر اور عراق اور عجم کل ملکون پر قبضہ کرلیا اور ہزارون برس کی حکومتیں
نصارا اور مشرکین کی مٹ گئین اللہ تعالےٰ نے زبور مین خبر دی ہے مسلمانون کے
غلبہ کی چنانچہ قرآن مجید مین بہی فرماتا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ
الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ یعنی البتہ لکہا ہمنے زبور مین بعد ذکر کے کہ تحقیق زمین کے وارث
ہونگے ہمارے بندہ صالح پس جو زبور مین فرمایا تہا اور قرآن مجید مین اوسکا بیان کیا تہا وہ سب
پورا کردیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار عظمت کیواسطے اور فتح پانا اصحابہ کا کفار کی
اور ارض اللہ کا مالک ہونا کہ جو اظہر من الشمس ہے ثابت کرتا ہے اونکی کمال صلاح
اور تقوی کو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے صالح میری زمین کے وارث

ہون سگے اور وارث ہوئے اونکی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس صلاح اور تقوی
اونکا قطعی ہوا کہ اللہ کے کلام سے ثابت ہے اور اون کو اہل صلاح سے نجانتا اللہ کا کلام
... باب ہوا اونکا رکرنا ہے نعوذ باللہ من ذلک اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور باقی رکھنا
جانے کا شریعت محمدی کو قیام قیامت تک واسطے اظہار عظمت جناب رسالت کے
... ایسا مضمون ہے کہ اسوقت تک مشاہدہ ہین ہے اسواسطے کہ کل انبیا کی
... گئی اور اونکی پیروی بھی باقی نہین رہے اور بعض نبی کیطرف نسبت کرنیوالے
... ودا اور نصرانی جو کہ باقی بہی ہین اونکی کتابین خود صحیح نہین رہی ہین تحریفا ہو گئی ہین
گئی ہے اور تحریف اونکی ظاہر ہے کہ انجیل ہر حواری کی علاحدہ ہے ...
مطابق نہین ہے اور ایک ہی حواری کی انجیل کے چند نسخے جمع کرکے دیکھو وہ ایک نہین ہین
اونمین بھی تفاوت ہے پس ضرور ہے کہ اگر تحریف نہوتی تو کتاب خدا ہے ایک ہی ہوتا
فرق باہم اونمین نہوتا جب کتاب ہی صحیح نہین رہی جو جڑ ہے مذہب اور شریعت کی
تو شریعت کہان سے صحیح باقی رہی اور یہی حال کل کتب سماویہ کا ہے اللہ تعالی خود
قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ اہل کتاب نے اپنی کتب مین بدل ڈالا ہے الفاظ کو اون کی
محل سے اور حال شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ قرآن مجید جو جڑ ہے مذہب
کی وہ ایسا مستحکم ہے کہ اسوقت تک ایک نقطہ اور ایک اعراب کا بھی تو فرق اوسمین
اللہ تعالے نے ہونے نہین دیا ہے تمام روئے زمین کے مسلمانون کے پاس دیکھ لو
ایک ہی کتاب ہے اور کیونکر اس کتاب مقدس کو تغیر ہو سکتا ہے اللہ تعالی قرآن مجید
مین خود فرماتا ہے کہ ہم اسکے حافظ ہین جسکا اللہ حافظ ہے وہ کب مٹ سکتا ہے اور احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تفسیر قرآن مجید ہین اور تمام احکامات شریعت کا ماخذ ہین

وہ اس ضبط کے ساتھ کتب حدیث مین محفوظ کیے گئے ہین کہ اونمین بھی مثل قرآن مجید کے تغیر کو
راہ نہین رہی ہے اور اس امت مرحومہ مین اللہ تعالےٰ نے علما اور اولیا بڑے بڑے مراتب والے
پیدا کیے ہین کہ وہ ظاہراً اور باطناً ہر طرح سے حفاظت اسلام کی کرین اور ایسے لوگ دین کے
حافظ اس امت مین تا قیام قیامت رہینگے اور جسوقت کہ وہ برگزیدہ لوگ نہونگے قیامت
قائم ہوجاویگی اور اولیاء امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صا
کیا ہے اور اونکی کرامت باعث تقویت دین محمدی ہے اور کرامت اولیاء اللہ رحمۃ
معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قیامت تک ظاہر رہیگا اور نیز دنیا مین
حضور کے اظہار عظمت کو اللہ تعالےٰ نے مطیع کر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مخلوق
کو ہوا اور پانی اور درخت اور پتھر اور جانور اور پہاڑ اور مٹی اور آگ اور اجرام علوی سے آفتاب
اور مہتاب یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے تھے تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ
بیان معجزات مین مذکور ہوگی اور یہ اہتمام اسواسطے فرمایا کہ دیکھہ لین سب اہل عقل کہ تمام
مخلوقات جسطرح اپنے معبود برحق کو پہچانتی ہین اور اللہ جل جلالہ کی فرمان بردار ہین اسیطرح
اللہ تعالےٰ کے نائب خاص محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو اللہ تعالےٰ نے تمام
عالم کا سردار کیا ہے آپ کی بھی تعظیم اور اطاعت کرتے ہین تاکہ حضور کی عظمت اور سرداری
مطلق مین کسی کو محل انکار باقی نرہے اور آخرت مین اللہ تعالےٰ حضور کا اظہار عظمت
کریگا ساتھہ عطاے مرتبہ شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود کے اور سواے اسکے اور بہت
امر ہین کہ حشر کے دن اللہ تعالےٰ نے واسطے اظہار عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مخصوص کیے ہین منجملہ اوسکے کسیقدر مذکور ہوتے ہین مدارج مین ہے کہ کہا انس ابن مالک نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول ہون لوگونکا جب قبرون سے اوٹھائے جاوینگے

اور خطیب ونکا ہون جب حاضر ہونگے اللہ تعالے کے حضور مین اور بشارت دینے والا ہون جس وقت
کہ ناامید ہونگے اور لواے حمد میرے ہاتھہ مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم ہون اپنے پروردگار کے
نزدیک اور نہین ہے فخر یعنی یہ امور مجھہ کو باعث فخر نہین ہین بسبب اوس عظمت خاص کے
اللہ نے مجھہ کو دی ہے اور اوسکو وہی جانتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مین قاعد
ان جسوقت کہ جمع ہون اور خطیب اونکا ہون جسوقت کہ خاموش ہون اور
بلکا ہون جسوقت کہ قید کیے جاوین اور لواے کرم میرے ہاتھہ مین ہے اور پھرتے ہین
گرد اسکے ہزار خادم گویا مروارید ناسفتہ ہین یہ تعریف ہے خادمان جناب رسالت کے
باسعادر ایک روایت مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا
جاویگا مجھہ کو ایک حلہ بہشتی بعدہ کھڑا ہونگا مین بہشت کے دہنی جانب اور کوئی خلائق
مین وہان کھڑا نہوگا سوائے میرے اور ابوسعید خدری کی روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور لواے حمد میرے
ہاتھہ مین ہے اور نہین ہے فخر اور سب پیغمبر اوس دن اور آدم اور جو کچھہ کہ سوائے آدم کے ہر
میرے لوا کے نیچے ہین اور روایت ابن عباس مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مین اوٹھانے والا لواے حمد کا ہون قیامت مین اور اول شخص ہون
کہ ہلاؤنگا حلقہ ہاے جنت کو پس کہولے جاوینگے میرے واسطے اور آوینگے میرے ساتھہ فقرا
مومنین اور مین اکرم اولین اور آخرین ہون اور نہین ہے فخر اور فرمایا ہے حضرت نے
کہ مین بہترین مردم ہون قیامت کے دن اور نہین جانتے ہو تم کہ یہ کس وجہہ سے ہے
جمع کریگا اللہ تعالے اولین اور آخرین کو اور پھر آپنے ذکر کیا شفاعت کا اوسکا بیان آگے
ہوگا اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امید کرتا ہون

کہ قیامت کے دن ہونگے عظیم ترین انبیا از روے اجر کے اور ایک حدیث مین ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا خرسند نہین ہو تم کہ ہون ابراہیمؑ اور موسیؑ
تم مین بعدہ فرمایا کہ وہ میری امت مین داخل ہین قیامت کے دن ابراہیمؑ کہین گے
مجھ سے کہ تو میری دعا ہے اور میری ذریت سے ہے پس کرے مجھکو اپنی امت سے اور
عیسےؑ کہین گے کہ انبیا سب علاتی بھائی ہین کہ باپ اونکا ایک ہے اور مان اونکی متعدد یعنی
وہ اسطرح پر اپنا استحقاق سید الانبیا کے ساتھ ثابت کرینگے اور شیخ نے مدارج مین فرمایا ہے
کہ نبی کریم نے جو ارشاد کیا ہے کہ مین سید اولاد آدمؑ ہون قیامت کے روز حالانکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سید ہین اونکی دنیا مین اور آخرت مین تخصیص روز قیامت کی اس وجہ سے ہے
کہ ظہور آثار سیادت آنحضرت کا قیامت مین زیادہ ہوگا اسواسطے کہ اوس روز اس صفت
مین آنحضرت یگانہ ہونگے جسوقت کہ متوجہ ہونگے کل نبی آدم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
اور پناہ لین گے طرف حضرت کی پس نہوگا کوئی اوسوقت سید سواے آپ کی کیونکہ سید
اوسکو کہتے ہین کہ لوگ اپنی حاجتونکے وقت اوس سے التجا کرین پس ہونگے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوس وقت مین منفرد اور یگانہ اس صفت مین درمیان انسانونکے کہ کوئی
دعوی بھی اوسوقت نکریگا اور نکوئی آنحضرت سے مزاحم ہوگا اور یہ مضمون مثل اوسکی ہے
کہ اللہ تعالے فرماویگا حشر کے دن لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی کس کے
واسطے ہے آج کے دن ملک واسطے اللہ واحد قہار کے ہے حالانکہ دنیا اور آخرت دونونمین
ملک اوسیکے واسطے ہے اسقدر فرق ہے کہ آخرت مین قطع ہوجاویگا دعوی اون غیرونکا
کہ جو دنیا مین بسبب ظاہر ادعا کرتے تھے ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید ہین تمام
سب انسان شفاعت مین پس ہونگے اب سید اونکے آخرت مین بلا دعوی شرکت کے

اور یہ مضمون شیخ نے شفا سے نقل کیا ہے اور نوادر الاصول مین حکیم ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ باہر تشریف لائے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی دہنی طرف ابوبکر تھے اور بائین جانب عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا حضرت نے اسی طرح اوٹھایا جاؤنگا مین قیامت کے دن یہ بھی عظمت آپ کی رسالت ہے کہ آپکی فیضان صحبت سے آپ کے یارونکا یہ مرتبہ ہے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اونہون نے کہا کہ ہر صبح کو ستر ہزار فرشتے آسمان سے اوترتے ہین اور قبر شریف کے گرد اگرد جمع ہوتے ہین اور اپنے بازو اوس پر ملتے ہین اور درود پڑہتے ہین نبی کریم پر پھر جب شام ہوتی ہے آسمان کیطرف عروج کرتے ہین اور ستر ہزار فرشتہ اور نزول کرتے ہین آسمان سے یہی رہیگا اوس وقت تک کہ شق ہوگی زمین اور باہر تشریف لاوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتونکے ساتھ لیجاوینگے وہ فرشتہ جناب سرور کائنات کو اللہ جل جلالہ کی درگاہ عزت مین جیسے عروس کو لیجاتے ہین دولہہ کے گھر مین اور جامع الاصول مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول شخص ہون کہ شق ہوگی میرے واسطے زمین یعنی یوم حشر کے اول مین قبر سے نکلونگا اور پہنایا جاویگا مجھہ کو حلہ اور صاحب مواہب نے طبرانی اور ریاض النضرہ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ سے آیا نہین جانتا ہے تو اے علی کہ مین وہ اول شخص ہون کہ بلایا جاؤنگا قیامت کے دن پس کھڑا ہونگا مین دہنی جانب عرش کے اوسکو سایہ مین اور پہنایا جاویگا مجھہ کو حلہ سبز حلہائے بہشت سے بعدہ اور انبیا بلائے جاوینگے ایک کے بعد ایک پس کھڑے ہونگے عرش کے دونون جانب اور پہنائے جاوینگے اونکو بہشت کے [illegible] علی میری امت کا سب امتون سے پیشتر حساب کیا جاویگا قیامت کے دن

اور مین بشارت دیتا ہون تجھکو اے علی کہ تو اول شخص ہے کہ بلایا جاویگا تو یعنی میری امت سے اور سپرد کیا جاویگا تجھکو میرا لوا یعنی لواے حمد کہ آدم اور تمام خلق قیامت کے دن سایہ ڈہونڈین گے اوسکے سایہ سے درازی میرے لوا کی یعنی لواے حمد کے ہزار برس کی مسافت کی ہے اور سنان اوسکی یاقوت احمر کی ہے اور اوسکے تین گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے اور لکہی ہین اوسپر تین سطر اول سطر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دوسری اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تیسری لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ درازی ہر سطر کی ہزار سال کی اور چوڑائی بہی ہزار سال کی پس چلے گا تو اے علی ساتہہ اوس نور کے اور حسن تیرے دہنی جانب ہے اور حسین بائین جانب یہان تک کہ کھڑا ہوگا تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ مین اور پہنایا جاویگا تجھکو حلہ بہشت صاحب مواہب نے کہا ہے کہ عرب مین معروف یہ ہے کہ لوا کو نگاہ رکہتا ہے صاحب لشکر اور رئیس اور سردار اور احتمال رکہتا ہے کہ سوا رئیس کے دوسرے کے ہاتہہ مین بہی ہو اوسکے حکم سے اور وہ صاحب لوا تابع ہوگا سردار کا اور متحرک ہوگا اوسکی حرکت سے اور مائل ہوگا اودہر جسطرف وہ مائل ہوگا مراد اس توجیہ سے یہ ہے کہ سیادت مطلق قیامت کے دن حضرت ہی کے واسطے ہے اور سردار آپ ہی ہین اور لواے حمد جو جناب ولایت مآب کے ہاتہہ مین دیا جاویگا وہ بہ نیابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے جنگ خیبر مین حضور نے فرمایا تہا کہ کل یہ نشان دونگا ایسے شخص کو جو دوست رکہتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور مراد اوس سے جناب سیدنا علی مرتضیٰ تہے اور دوسرے روز وہ لوا آپ نے اونکو عنایت کیا اور باوجودیکہ وہ اوسوقت صاحب علم تہے مگر تابع تہے رسول کے اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور واسطے اظہار عظمت جناب رسالت کے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ

اور یہ مضمون شیخ نے شفا سے نقل کیا ہے اور نوادر الاصول میں حکیم ترمذی نے ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ باہر تشریف لائے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اونکی دہنی طرف ابوبکر تھے اور بائیں جانب عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا حضرت نے
اسی طرح اوٹھایا جاؤنگا مین قیامت کے دن یہ بھی عظمت آنحضرت رسالت ہے کہ آپکی فیضان
صحبت سے آپکے یارونکا یہ مرتبہ ہے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اونہوں نے
کہا کہ ہر صبح کو ستر ہزار فرشتے آسمان سے اوترتے ہین اور قبر شریف کے گرد آکر جمع ہوتے ہین
اور اپنے بازو اوس پر ملتے ہین اور درود پڑہتے ہین نبی کریم پر پھر جب شام ہوتی ہے آسمان کیطرف
عروج کرتے ہین اور ستر ہزار فرشتہ اور نزول کرتے ہین آسمان سے یہی رہیگا اوس وقت تک
کہ شق ہوگی زمین اور باہر تشریف لاوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتونکے ساتھ
کہ لیجاوینگے وہ فرشتہ جناب سرور کائنات کو اللہ جل جلالہ کی درگاہ عزت مین جیسے عروس کو
لیجاتے ہین دولہ کے گھر مین اور جامع الاصول مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول شخص ہون کہ شق ہوگی میرے واسطے
زمین یعنی یوم حشر کے اول مین قبر سے نکلونگا اور پہنایا جاویگا مجھہ کو حلہ اور صاحب مواہب نے
طبرانی اور ریاض النضرۃ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ سے آیا نہین جانتا ہے تو اے علی کہ مین وہ
اول شخص ہون کہ بلایا جاؤنگا قیامت کے دن پس کھڑا ہونگا مین دہنی جانب عرش کے
اوسکے سایہ مین اور پہنایا جاویگا مجھہ کو حلہ سبز حلہائے بہشت سے بعدہ اور انبیا بلائے جاوینگے
ایک کے بعد ایک پس کھڑے ہونگے عرش کے دونون جانب اور پہنائے جاوینگے اونکو بہشت کے
... اے علی میری امت کا سب امتون سے پہلے حساب کیا جاویگا قیامت کے دن

اور مین بشارت دیتا ہون تجھکو اے علی کہ تو اول شخص ہے کہ بلایا جاویگا تو یعنی میری امت سے اور سپرد کیا جاویگا تجھکو میرا لوا یعنی لواے حمد کہ آدم اور تمام خلق قیامت کی دن سایہ ڈہونڈین گے اوسکی سایہ سے درازی میرے لوا کی یعنی لواے حمد کے سو لاکہ برس کی مسافت کی ہے اور سنان اوسکی یاقوت احمر کی ہے اور اوسکی تین گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے اور لکہی ہین اوسپر تین سطر اول سطر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دوسری اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تیسری لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ درازی ہر سطر کی ہزار سال کی اور چوڑائی بہی ہزار سال کی پس چلے گا تو اے علی ساتھ اوس نور کے اور حسن تیرے دہنی جانب ہے اور حسین بائین جانب یہان تک کہ کھڑا ہوگا تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ مین اور پہنایا جاویگا تجھکو حلہ بہشت صاحب مواہب نے کہا ہے کہ عرب مین معروف یہ ہے کہ لوا کو نگاہ رکھتا ہے صاحب لشکر اور رئیس اور سردار اور احتمال رکھتا ہے کہ سوا رئیس کے دوسرے کی ہاتھہ مین بہی ہو اوسکی حکم سے اور وہ صاحب لوا تابع ہوگا سردار کا اور متحرک ہوگا اوسکی حرکت سے اور مائل ہوگا اور ہر جس طرف وہ مائل ہوگا مراد اس توجیہ سے یہ ہے کہ سیادت مطلق قیامت کی دن حضرت ہی کے واسطے ہے اور سردار آپ ہی ہین اور لواے حمد جو جناب ولایت مآب کو ہاتھہ مین دیا جاویگا وہ بہ نیابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے جنگ خیبر مین حضور نے فرمایا تہا کہ کل یہ نشان دونگا ایسے شخص کو جو دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور مراد اوس سے جناب سیدنا علی مرتضی تہے اور دوسرے روز وہ لوا آپنے اونکو عنایت کیا اور باوجودیکہ وہ اوسوقت صاحب علم تہے تابع تہے رسول کے اللہ صلی وسلم وبارک علیہ اور واسطے اظہار عظمت جناب رسالت کے اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو عطا کیا ہے حوض کوثر چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ہمنے دیا
تمکو اے محمد کوثر اور کیفیت حوض کوثر کی اور تعریف اوسکی احادیث مین مذکور ہے چنانچہ
ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض
میرا ایک مہینے کی مسافت مین ہے اور گوشے اوسکے برابر ہین اور پانی اوسکا شہد سے زیادہ شیرین
ہے اور دودھ سے زیادہ سفید ہے اور ایک روایت مین ہے کہ چاندی سے زیادہ سفید ہے اور بعض
روایت مین ہے کہ برف سے زیادہ سفید ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور کوزے اوسکے
مثل آسمان کے تارونکے ہین اور گرداگرد اوسکے موتی کے قبے ہین اور مسافت حوض کی تحدید مین
جو اضح متعدد احادیث مین مذکور ہین ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ہر بلاد مین جو موضع متعارف ہے
وہانکو دیا ہے اور وہانکی جماعت نے اوسی موضع کے ساتھہ نشان دیا ہو اور عجب نہین ہے کہ وہ مواضع
مسافت مین برابر ہون اور اگر متفاوت ہونگے تو غرض اوس بعد اور مسافت کے بیان سے
فقط تخمینہ ہوگا نہ تعین حد اور حدیث مین وارد ہے کہ عرض حوض مثل اوسکے طول کے ہے
اور عمق اوسکا ستر ہزار فرسنح کا ہے اور مروی ہے حدیث مین کہ جو شخص اوسکا پانی پی لیگا
وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حوض ہین
ایک موقف مین اور دوسرا بہشت مین اور دونونکا نام کوثر ہے اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے
کہ کوثر ایک نہر ہے جنت مین اور پانی اوسکا ایک اور حوض مین گرتا ہے چونکہ حوض کوثر سے
اوسمین پانی آتا ہے اسواسطے اوسکو بھی کوثر کہتے ہین اور قرطبی سے نقل کیا گیا ہے کہ واجب ہے
مکلف پر علم اوسکا اور تصدیق اوسکی یعنی حوض کوثر کی اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ نے
تخصیص کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حوض کوثر کی اور ثابت ہوئی ہین
صفات اوسکی احادیث صحیحہ مشہورہ مین کہ حاصل ہوتا ہے اون سب سے علم قطعی اور

روایت کیا ہے اوسکو صحابہ سے تیس آدمیون سے زیادہ نے اوتمین سے بیس سے زیادہ
صحیحین مین مروی ہین اور باقی غیر صحیحین مین اور روایت کیا ہے صحابہ سوا تابعین نے
مثل اوسکی اور اجماع کیا ہے سلف او خلف نے اسپر اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
حدیث مرفوع مروی ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وارد ہوتی ہے
مجہہ پر میری امت میرے حوض پر اور مین مانگتا ہون اوس سے آدمیونکو معلوم کرنا چاہیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بخشش کرنیوالے ہین اور رحمۃ اللعالمین ہین لہذا
مانگنا آپ کا احتمال رکہتا ہے کہ جو اوسکے پانی پینے کا مستحق نہوگا اوسیکو مانگے چنانچہ حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے حوض کے
چار گوشے ہین اول ابوبکرؓ کے ہاتہہ مین اور دوسرا عمرؓ کے ہاتہہ مین اور تیسرا عثمانؓ کے ہاتہہ مین
اور چوتہا علی مرتضیٰ کے ہاتہہ مین رضوان اللہ علیہم پس جو ابوبکر کا دوست ہی اور عمر کا دشمن ہے
ابوبکر اوسکو پانی ندینگے اور جو کہ محب ہی علی کا اور دشمن ہے عثمان کا علی اوسکو پانی نہ پلاوینگے
اور روایت کیا ہے اسکو ابوسعید نے بہی شرف النبوۃ مین اور مشہور یہ ہے کہ ساقی کوثر
علی مرتضیٰ ہین رضی اللہ عنہ اور فرمایا ہے جناب مرتضوی نے کہ جو ابوبکر کا دشمن ہوگا اوسکو
مین حوض کوثر کا پانی نہ پلاؤنگا بظاہر یہ روایت اول روایت کی مخالف نہین ہی اوسمین
تصریح زیادہ ہے اور دوسری روایت مین اجمال ہے واللہ اعلم اللہم صل وسلم وبارک علیہ
اور واسطے اظہار کمال عظمت اور مرتبت جناب سرور عالم کی اللہ تعالےٰ نے آپکو مرتبہ
شفاعت مرحمت کیا ہے اور شفاعت اللہ تعالےٰ سے سفارش کرنا ہے اور امت کیواسطے
اللہ تعالےٰ سے مغفرت مانگنا ہے چونکہ بسبب کمال رحمت کی نبی کریم طلب مغفرت امت کی
اچہا جانتے تہے اللہ تعالےٰ نے آپکی رضامندی کیواسطے آپکو مغفرت امت مانگنے

چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اس آیہ
مین جو مفسر ذنب کی معنی گناہ کے قرار دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ لفظ امت یہان سے محذوف
ہے پس معنی یہ ہوے کہ اے محمد تم مانگو مغفرت اپنی امت کی گناہون کی اور مومنین
مرد اور عورتونکی یعنی جو تم سے پیشتر ہو چکی ہین چونکہ تمہاری رحمت عام ہے اور دلیل
اونکی یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہین اللہ تعالےٰ خود آپ کی عصمت کو
ثابت کرتا ہے اور فرماتا ہے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اللہ تعالےٰ نے معصوم کیا ہے تم کو
انسانون مین اور معصوم سے گناہ نہین ہو سکتا ہے پس گناہ کی اضافت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کیطرف صحیح نہین ہے اور جو لفظ ذنب کی آنحضرت
کیطرف اضافت کرتے ہین وہ یہ کہتے ہین کہ یہ امر فرضی ہے یعنی اگر بالفرض ہو اس سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونا ذنب کا لازم نہین آتا ہے اونکے نزدیک
بھی مومنین اور مومنات سے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرد اور
عورت مراد ہین اور محققین کے نزدیک اس آیہ شریفہ مین ذنب کی معنی متعلق کی ہین چنانچہ
شیخ محدث دہلوی نے بھی مدارج مین اسی معنی کو اختیار کیا ہے پس اب معنی آیہ
شریفہ کے یہ ہوئے کہ مانگو اے محمد مغفرت اپنے متعلقین اور مومنین اور مومنات کی
بہر نوع اس آیہ شریفہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت مغفرت امت مانگنے کے اللہ تعالےٰ
کی حضور سے مامور ہین اور دعائین رسول اللہ کی کل مقبول ہین اور دعائی مغفرت
امت بالخصوص مقبول ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید فرماتا ہے گناہگارون کی
نسبت مین وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا یعنی دعائے مغفرت کرے اونکو
واسطے اونکا رسول تو البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا بعض لوگ

اس زمانہ مین دعوی اسلام کرتے ہین اور نبی کریم کی شفاعت کے منکر ہین اور دہوکا دیکر
مسلمانونکو وہ آیات جو عدم مقبولیت شفاعت معبودان باطل ہین وارد ہین پیش کرتے ہین
اور یہ بہی کہتے ہین کہ کفار کیا اپنے معبودان باطل کو خالق تہوڑے ہی کہتے تہے بلکہ یہی کہتے تہے کہ یہ
ہمارے وسیلہ اور شفیع ہین اللہ کے پاس اور اس سے وہ کافر ہوے اسکا جواب شاہ ولی اللہ
صاحب دے چکے ہین کہ وسیلہ اور شفیع ہونا یہ صفات خاصان خدا کی ہین اور کفار ان صفات کو
خبائث کیواسطے جو عدو اللہ تہے اعتقاد کرتے تہے اسواسطے وہ کافر ہوے اور بعضی انکار شفاعت
مین اس آیہ شریفہ کو دلیل لاتے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا
بِإِذْنِهِ اس آیہ شریفہ مین ذی حرف اشارہ ہے اور الذی موصول ہے لہذا الفاظکی اوپر
صحیح ترجمہ اسکا یہ ہے کون ہے یہ ایسا ہے کہ شفاعت کریگا اللہ کے پاس مگر اوسکی اذن بغیر
یہ کا اشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے پس شفاعت رسول اللہ اس آیہ سے بہی
ثابت ہوگئی باذن اللہ اور منکرین دہوکا دینے کو اس آیہ کا ترجمہ یہ کرتے ہین کہ کون ایسا ہے
کہ شفاعت کریگا اللہ کے پاس مگر اوسکی اذن سے یعنی کوئی اللہ کے حضور مین زبان شفاعت
بے اوسکی اذن کے کہول نہین سکتا ہے اس مطلب کے تسلیم کرلینے سے بہی مدعا اونکا ثابت
نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ بلاشبہہ اللہ تعالے جل جلالہ مالک حقیقی ہے اور بلا اوسکی
مرضی اور حکم کے ایک ذرہ ہل نہین سکتا ہے شفاعت کرنا تو بڑا مضمون ہے لیکن ہمارے
رسول کا شفیع محشر ہونا تو قرآن مجید سے اور حدیث سے صاف ثابت ہے کہ اس کام کیواسطے
خاص ہین یعنی شفاعت امت کی ماموراور ماذون ہین قرآن شریف سے طلب مغفرت
امت کا مامور ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر وَاسْتَغْفِرْ سے ثابت ہوچکا ہے اب
مضمون شفاعت یوم حشر آیہ قرآنی اور احادیث سے نبوی سے بیان کیا جاتا ہے

قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا شیخ مدارج مین
اس آیہ کریمہ کے معنی مین فرماتے ہین کہ عسٰی فرمانا اللہ تعالےٰ کا قبول کرنے کا فائدہ دیتا ہے
یعنی آپ کے قیام کو مقام محمود پر اللہ تعالےٰ نے قبول کرلیا ہے اسواسطے کہ عسٰی واسطے
طمع دلانے کی آیا ہے اور کسی شئے کی طمع دینا کسی شخصکو اور پھر اوسکو اوس سے محروم
رکھنا یہ نقص اور عار ہے اور اللہ تعالےٰ اکرم ہے اس سے کہ کسی کو طمع دلاوے اور امیدوار
کرے اور پھیر دے پس اس تقریر سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ ضرور آنحضرت کو مقام
محمود پر قایم کرے گا اور مقام محمود مقام شفاعت ہے پوچھا گیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ مقام محمود
کا حال کہا اونہون نے کہ وہ مقام شفاعت ہے اور کہا کہ وہ کھڑا ہونا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا عرش کی دہنی طرف ایسی مقام پر کہ سواے آپکے کوئی وہان کھڑا نہوگا اور رشک
لیجاوینگے اون پر اولین اور آخرین اور مثل اسکی مروی ہے کعب احبار اور حسن بصری کر
رضی اللہ عنہما اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ وہ ایسا مقام ہے
کہ مین اوسمین اپنی امت کی شفاعت کرونگا اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اختیار دیا گیا مجھکو اسمین کہ آدھے امت میری نصف جنت مین یا آنکہ شفاعت
کرون مین پس اختیار کیا مینے شفاعت کو اسواسطے کہ وہ عام ہے اور شامل ہے تمام امت کو
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا گمان کرتے ہو کہ شفاعت میری متقیون کے
واسطے ہوگی نہین بلکہ گنہگارون اور خطاکارون کیواسطے ہوگی یہ شفاعت دفع عذاب کیواسطے
ہے اسواسطے اپنی گناہگارون کیواسطے فرمایا اور شفاعت جو رفع درجات کیواسطے ہے
وہ متقین کیواسطے بھی ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے واحدی سے نقل کیا ہے
کہ کہا اونہون نے کہ اجماع کیا ہے مفسرین نے اسپر کہ مقام محمود مقام شفاعت امت کا ہے

جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر آیہ موصوفہ مین فرمایا ہے هُوَ الْمَقَامُ الَّذِيْ اَشْفَعُ
فِيْهِ لِاُمَّتِيْ وہ مقام وہ ہے کہ شفاعت کرونگا مین اوسمین اپنی امت کیواسطے اور امام فخر الدین
رازی سے نقل کیا گیا ہے کہ کہا اونہون نے لفظ محمود مشعر ہے ساتھہ اوسکی اسواسطے کہ انسان
محمود اوسوقت ہوتا ہے جب اوسکی حمد کرے کوئی حمد کرنیوالا اور حمد نہین ہوتی ہے مگر انعام پر
اور مقام شفاعت ایسا مقام ہے کہ بڑی نعمتین پہونچتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
خلائق پر پس حمد و ثنا کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ آنحضرت محمود تھے دنیامین
بسبب تبلیغ احکام اور تعلیم شریعت کی لیکن اس مقام مین حمد نادر کامل نافع عظیم پہونچیگی اسواسطے
کہ کوشش عذاب اور عقاب سے چھڑانے مین بہت بڑی ہوئی ہے اوس کوشش سے
جو زیادتی ثواب مین ہوتی ہے اور خلق کو دفع ضرر کی حاجت حصول نفع سے زیادہ ہے اور
مدارج مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمد اور ثنا کیے گئے ہین مقامون پر بسبب فضل اور
کمال اور عظمت اور جلال کی کہ عطا کریگا اور مخصوص گردانیگا آنحضرت کو پروردگار جل جلالہ
قیامت کے دن جیساکہ وارد ہوا ہے کہ کھڑا کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی جل شانہ
عرش کی دہنی طرف اور ایک روایت مین ہے کہ بالائے عرش اور ایک روایت مین ہے کہ کرسی پر
اور سپرد کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنجی جنت کی اور دیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دست مبارک مین لواء حمد اور شفاعت اور اون کمالات مین سے ایک بیکران پہونچیگا
اوسمین نفع عظیم خلائق کو پس اگر مراد مقام محمود سے مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
علو درجہ حضرت نبوت قیامت مین اور افادہ آنحضرت خلائق پر شامل شفاعت اور سوائے
شفاعت کی مرادلین نیز درست ہوگا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہا
اونہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہینگے قیامت کے دن پروردگار عالم کی

کرسی پہ سامنے اللہ تعالے جلشانہ کے الغرض حاصل یہ ہی کہ اللہ تعالے اپنے حبیب کو ایسے
مقام مین قیامت کے دن رکہیگا کہ بجز جناب رسالت کے دوسرے کو حاصل نہوگا شیخ نے
اس مقام مین کہا ہے کہ قیامت کے دن حکم خاص کرخدا ہی کیواسطے ہے اور نیابت اوخلافت
اوسکی جناب نبوت کیواسطے ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہ مجمل بیان تہا حضور کی شفاعت
کرنے کا جو ثابت ہوتا ہے قرآن مجید کی آیت اور اوسکی تفسیر سے جو خود جناب رسالت نے
اور آپ کی صحابہ نے کی ہے اور اجماع کیا ہے اسپر مفسرین نے اب مفصل حال شفاعت کا
احادیث سے مذکور ہوتا ہے مدارج مین شیخ نے لکہا کہ حدیث شفاعت حدیث مشہور ہے انس
اور ابو ہریرہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مذکور ہے کتب ستہ وغیرہ مین کہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مین سید ہون اولاد آدم کا قیامت کے دن اور تم نہین جانتے ہو کہ یہ سو جہہ
سے ہے جمع کریگا اللہ تعالے اولین اور آخرین کو قیامت کے دن پس پہونچیگا لوگونکو غم اور
اندوہ ایسا کہ طاقت اوسکی بار کے اوٹہانیکی اونکو نہوگی پس کہین گے آپسمین آیا نہین دیکہتے ہو
کہ کس محنت مین پڑے ہو تم کسی ایسے شخص کو پکڑو کہ تمہاری شفاعت کرے اللہ تعالی آگے
پس بعض اونمین سے کہین گے بعض سے کہ اس کام کے آدم ہین کہ تمہارے باپ ہین اور
آوینگے آدم کے پاس اور کہین گے ای آدم تم باپ ہو تمام آدمیونکے پیدا کیا تم کو اللہ تعالی نے
اپنے دست قدرت سے اور پہونکا اوسمین اپنی روح کو اور اپنے ملائکہ کا تم کو مسجود کیا اور بہشت
تم کو رہنے کی جگہہ دی اور سکہائے تم کو اسما ہر شئے کے شفاعت کرو ہماری اللہ سے آیا نہین
دیکہتے ہو کہ ہم کس حال مین ہین اور کسقدر شدت اور محنت ہم پر پہونچی ہے راحت دو تم ہم کو
اس حال سے پس آدم علیہ السلام کہین گے کہ ہمارے پروردگار نے آج ایسا غضب کیا ہے
کہ ہرگز مثل اوسکے غضب قبل اسکے کیا تہا اور نکریگا بعد اوسکے ممانعت کی تہی مجہکو اللہ تعالی نے

[illegible]

درخت کا پہل کہانے سے اور مجہہ سے نافرمانی ہوگئی اور نفسی نفسی کہین گے اور فرماوینگے کہ فریاد
کرو اور کسی سے جاؤ نوح کے پاس پس آوینگے سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہین گے اے
نوح تو اول رسول ہے کہ زمین پر بہیجا گیا ہے اور پروردگار عالم نے تمہارا نام عبد الشکور
رکہا ہے آیا نہین دیکہتے ہو کہ کیا کچہہ شدت ہم پر پہونچی ہے ہماری شفاعت نکرو گے اللہ تعالےٰ
سے پس نوح علیہ السلام کہین گے میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے کہ ہرگز نکیا تہا اور
نکریگا اور نفسی نفسی کہین گے اور اپنی خطا کو یاد کرینگے کہ سوال کیا تہا مینے نجات پسر کا اللہ تعالےٰ
سے بے علم کے اور ایک روایت مین ہے کہ یاد کرینگے اپنی دعا کو کہ جو اپنی امت کے حق مین
کی تہی کہ سب غرق ہو جاوین اور بعدہ کہین گے کہ تم ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ خلیل ہے
اللہ کا آوینگے سب ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہین گے کہ تو رسول ہے اللہ کا اور اوسکا
خلیل ہے اہل زمین مین سے ہماری شفاعت کر اللہ سے نہین دیکہتا ہے تو کہ ہم کس محنت
مین پڑے ہین پس کہین گے ابراہیم علیہ السلام کہ میرے رب نے آج غضب کیا ہے ایسا
غضب کہ ہرگز نکیا تہا اور نکریگا اور تہا مین کہ کہی تہی مینے تین دروغ اور بیان کرینگے اوس دروغ کو
جاننا چاہیے کہ وہ باتین درحقیقت جہوٹ نہ تہین مگر ایسا کلام تہا کہ جسنے سامع کو دہوکا دیا
اوسکی فہم مین معنی اوسکے برعکس معلوم ہوے اول اوسمین کا یہ ہے کہ جب قوم کے لوگ ابراہیم
علیہ السلام کے اپنے میلے مین جانے لگے ابراہیم سے کہا کہ تم بہی چلو چونکہ وہان فسق اور فجور ہوتا تہا
آپ نے فرمایا کہ مین بیمار ہون اور واقعی آپ کو بیماری یہ تہی کہ قوم تمام بت پرستی اور فسق اور
فجور کرتی تہی اور آپ کے قلب شریف کو اوس سے ایذا تہی لیکن قوم یہ سمجہی کہ آپ کو علالت
جسمانی ہے اور آپ نے مصلحتاً اسکی تشریح نہین کی دوسرا کلام یہ ہے کہ جب قوم کے لوگ
میلے کو چلے گئے اوسوقت آپ نے اونکے بتخانہ مین جاکر تمام بتونکو توڑ ڈالا اور ایک بڑا بت جو اونمین

تہا اوسکو چہوڑ دیا اور پہر اوسکی کاندہے پر رکہہ دیا اور چلے آئے جب قوم کے لوگ واپس آئے
بتخانہ کو برباد پایا تلاش کی کہ یہ فعل کسنے کیا ہے ایک شخص نے ابراہیم علیہ السلام کو بتخانہ مین
جاتے دیکہا تہا اوسنے آپ کا نام بتایا قوم کے لوگون نے آپ کو بلا کر پوچہا کہ تمنے ہمارے بتونکے
ساتہہ یہ فعل کیا ہے آپ نے فرمایا جو انمین بڑا ہے اوسنے یہ کام کیا ہے اور حقیقت مین صحیح تہا
کہ ابراہیم اوسوقت نبی تہے بلا شبہہ سب مین بڑے تہے لیکن ظاہر کلام سے وہ لوگ قوم کے
یہ سمجہے کہ یہ بڑے بت کو کہتے ہین اور اونہون نے ابراہیم سے کہا کہ بہلا یہ بت کیا توڑیگا یہ کب
ایسا کام کرسکتا ہے آپ نے فرمایا کہ پہر ایسی کی پرستش سے کیا حاصل جو کچہہ کرہی نہین سکتا ہے
اور یہ ارشاد بہی آپ کا مصلحتًا تہا تیسرا قول وہ ہے کہ جب آپ نے اپنی بی بی سارہ کو
نیکر ہجرت کی ہے تو اثناء راہ مین ایک بادشاہ ظالم کے ملک مین آپ کا گذر ہوا اوسکی عادت
تہی کہ جسکی بی بی خوبصورت ہوتی تہی اوسکو لے لیتا تہا اوسنے جب آپ کے تشریف لانیکی
خبر سنی حسب عادت اپنی ارادہ کیا حضرت سارا کے چہین لینے کا اوسوقت آپنے فرمایا تہا
کہ یہ میری بہن ہے اور واقعی مین اخوت اسلامی حضرت سارا کو ابراہیم کے ساتہہ تہی
اور چچا کی لڑکی بہی تہین درحقیقت یہ کلام بہی آپ کا جہوٹ نہ تہا مگر اوسکی فہم مین
ظاہر کلام سے یہی آیا کہ یہ آپ کی حقیقی بہن ہین اور بہن کیسکی وہ لیتا نہ تہا یہی
مصلحت تو آپنے یہ فرمایا تہا پس باوجودیکہ تینون قول آپ کے حقیقت مین جہوٹ نہ تہے
مگر منت الہی یہ ساکلام آپ کا نسبت اونکی شان مین ہے کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی پس بسبب اسکے
منت کے ابراہیم علیہ السلام ایسے کلام سے بہی خائف ہونگے کہ قیامت کے دن لوگون سے
اوسکا ذکر کرینگے اور پہر آپ بہی نفسی نفسی فرماوینگے اور کہین گے لوگون سے موسی کے
پاس جاؤ کہ اللہ تعالے نے اونسے کلام کیا ہے اور راز کہنے مین اوسکو اپنا نزدیک کیا ہے

پس وہ سب موسی کلیم اللہ کے حضور مین حاضر ہونگے اور کہین گے اے موسی تو اللہ کا رسول ہے فضل دیا ہے تجکو اللہ تعالے نے ساتھہ اپنی رسالت اور اپنے کلام کے انسانون پر نہین دیکھتا ہے تو کہ ہم محنت مین پڑے ہین ہماری شفاعت کر پروردگار عالم سے موسی علیہ السلام کہین گے کہ میرے رب نے آج ایسا غضب کیا ہے کہ ہرگز نکیا تھا اور نکریگا اور مین اہل شفاعت سے نہین ہون مارا ہے مینے ایسے شخص کو کہ جسکو مار ڈالنے کا مین مامور نہ تھا یعنی قبطی کو آپ نے طمانچہ مارا تھا وہ اوسکے صدمے سے مر گیا تھا اوسکو یاد کرینگے اور نفسی نفسی فرماوینگے اور کہین گے کہ تم عیسے کے پاس جاؤ وہ روح اللہ ہے اور اوسکا کلمہ ہے پس سب عیسی علیہ السلام کے پاس آوینگے اور کہین گے کہ اے عیسی تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا کلمہ اور روح ہے کہ القا کیا اوسکو اللہ تعالے نے مریم کیطرف اور کلام کیا تو نے آدمیون سے مہد مین نہین دیکھتا ہے تو کس محنت مین پڑے ہین ہم عیسی کہین گے کہ میرے رب نے ایسا غضب کیا ہے آج کہ ہرگز نکیا تھا اور نکرے گا اور ذکر نکرینگے آپ کسی خطا کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے کہین گے کہ مجھہ کو بعض لوگون نے خدا کہا سوائے خدا کے مین اہل شفاعت سے نہین ہون اور نفسی نفسی کہین گے اور فرماوینگے کہ تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اونکو لازم پکڑو کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ بخشدیا ہے اللہ تعالے نے اونکی ذنب کو جو متقدم ہین اور جو متاخر ہین پس آوینگے سب خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہین گے نہین دیکھتے ہین آپ کہ ہم کس حال مین مبتلا ہین شفاعت کرو ہماری اللہ تعالے سے پس فرماوینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام میرا ہے مین ہی کرونگا اس کام کو علماء اہل نکات نے فرمایا ہے کہ سب انبیا علیہم السلام مرتبہ جناب رسالت سے واقف تھے مگر اول اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف جانے کا حکم نہ دیا اور ایک دوسرے کیطرف

بھیجا تا کہ خلائق سب انبیاء معظم کے پاس ہولین اور دیکھ لین کہ آج کے دن ایسی مقربین خدا کا یہ حال ہے کہ نفسی نفسی کرتے ہین اور اللہ کے حضور مین کسی کو مجال کلام کرنیکی نہین ہے سوائے جناب سید الانبیا کے تاکہ عظمت جناب رسالت کی بخوبی ظاہر ہو اور یا یہ وجہ ہے کہ انبیا علیہم السلام کو تکلیف جناب سید الرسل گوارا نہین ہے اسواسطے ایک دوسرے کے پاس بھیجین گے جب نوبت عیسیٰ علیہ السلام کی آویگی کوئی نبی معظم بجز جناب رسالت کے باقی نہ رہیگا بنظر ترحم حال خلائق پر عیسیٰ علیہ السلام کہینگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ الغرض حدیث مین ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ مین آؤنگا بہشت مین اور ایک روایت مین ہے کہ دار رب العزت مین زیر عرش اور مین سجدہ کرونگا اللہ تعالےٰ کا اور کھول دیگا اللہ تعالےٰ مجھپر اپنی محامد اور حسن ثنا کو کہ نہین کھولا ہو اوسکو مجھسے پیشتر کسی پر پس حمد اور ثنا کرونگا مین اپنے رب کی اور کہا جاویگا کہ اپنے سر کو اوٹھاؤ اور مانگو جو چاہتے ہو تم کو دیا جاویگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی پس اوٹھاؤنگا مین سر کو اور کہونگا یا رب امتی امتی اور ایک روایت مین ہے کہ آپ عرض کرینگے اے رب خلقت کا حساب جلدی کر دے پس حکم ہوگا اپنی امت مین سے جسکے ذمہ حساب نہین ہے اوسکو جنت کے دہنے دروازے سے جنت مین داخل کرو اور وہ اور دروازے مین بھی شریک ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ حکم ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جاؤ جسکے دل مین بقدر دانہ گندم یا جو کے ایمان ہے اوسکو نکال لو فرمایا ہے آنحضرت نے پس مین جاؤنگا اور اونکو نکالونگا اور پھر اپنے پروردگار کیطرف رجوع کرونگا اور حمد کرونگا اوسکی ساتھ اوسی محامد کے اور ذکر کیا آپنے مثل اول کے اور فرمایا کہ اس مرتبہ حکم ہوگا کہ جسکے دل مین بقدر دانہ خردل یعنی رائی کے برابر ایمان ہے اوسکو نکال لو پس مین ویسا ہی کرونگا یعنی ایسے

لوگون کو نکالونگا اور پھر اپنے رب کیطرف رجوع کرونگا اور وہ ہی ذکر کیا آپ نے جو اول کیا تھا
یعنی وہ ہی سجدہ اور ویسی ہی حمد کہین گے اور حکم ہوگا کہ رائی کے دانہ سے کم سے کم سے کم بھی
جسکے دل مین ایمان ہے اوسکو بھی نکال لو اوسکو بھی آپ نکال لین گے اور حدیث مین ہے
کہ چوتھی مرتبہ مین مین اللہ سے عرض کرونگا اے رب اذن دے مجھکو کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے
اوسکو بھی نکال لون ارشاد ہوگا کہ یہ کام تمہارا نہین ہے یہ میرا کام ہے مین خود اپنے سے
شفاعت کرتا ہون قسم کھاتا ہون مین اپنی عزت کی اور بڑائی کی اور عظمت کی نکال دیتا ہون
آگ سے اوسکو جسنے کہا ہے لا الہ الا اللہ پس باقی نرہیگا آگ مین مگر وہ جسکو قید کیا ہے
قرآن مجید نے یعنی واجب ہوا اوسکو واسطے ہمیشہ دوزخ مین رہنا اور یہ حدیث بخاری اور مسلم مین ہے
پس درحقیقت شفاعت رسول اللہ آخر گروہ کے واسطے بھی ہوگی فرق اسقدر رہے کہ اول کے
لوگون کو حضور اپنے دست مبارک سے جہنم سے نکالین گے اور گروہ آخر کو اللہ تعالے اپنی دست
قدرت سے نکالیگا شیخ نے اس روایت کو مدارج مین نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث روایت
متعددہ سے باختلاف الفاظ اور عبارت کے اور ساتھ طول اور اختصار کے مروی ہے اور
احادیث اس مقدمہ شفاعت مین بہت ہین اور اون سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ شفاعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول وقوف مردم سے حشر مین تا دخول نار واسطے دفع
عذاب کے اور بعد دخول جنت کے واسطے ترقی درجات کے شامل اور واقع ہے اللھم
صل وسلم وبارک علیہ اور مدارج مین ہے کہ کہا ہے علمانے کہ مقامات شفاعت کے
پانچ ہین اول ہے واسطے راحت اہل موقف کے کہ شدت وقوف سے اور اوس مقام مین
حبس سے اور گرمی آفتاب اور عرق سے اور انتظار حساب سے نجات پاوینگے آپ کی درخواست
سے اور دوسرا یہ ہے کہ شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ بلا حساب جنت

مین داخل کیا جاویگا اور حساب اور کتاب اون سے نہوگا اور تیسرا مقام یہ ہے کہ ایک گروہ
کا حساب کیا جاویگا اور وہ لوگ مستحق عذاب ہوجاوینگے اور پھر شفاعت نبی کریم سے عذاب
اون سے اوٹھا لیا جاویگا چوتھا مقام یہ ہے کہ جو لوگ کہ جہنم مین گرفتار ہونگے بشفاعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جہنم سے نکالے جاوینگے اور پانچوان مقام یہ ہے کہ جو لوگ بہشت مین داخل
ہونگے بشفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے درجات بلند ہونگے اور اسمین سب مین
احادیث وارد ہین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے اے رسول اللہ
میری شفاعت کرنا قیامت کے دن پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کرونگا
انشاء اللہ تعالے کہا مین نے یا رسول اللہ کہان ڈھونڈون مین آپ کو فرمایا پہلے ڈھونڈنا
پل صراط کے قریب کہا مینے اگر وہان نپاؤن آپ کو ارشاد کیا میزان کے قریب ڈھونڈنا
عرض کیا مینے اگر وہان بھی نپاؤن فرمایا پس ڈھونڈنا حوض کے قریب اسواسطے کہ مین خطا
نکرونگا ان تین مقام کو اس روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب
مقامات اور سب جگہون پر قیامت کے دن حاضر اور قائم رہین گے اور امداد اور اعانت
اور شفاعت کرینگے اپنی امت کی اور خلاص کرینگے اونکو زیغ سے اور سختیون سے ایسا
بیان کیا ہے شیخ نے مدارج مین اور پل صراط کے حال مین مروی ہے روایت کرتے ہین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا جاویگا صراط
پشت دوزخ پر پس مین اور امت میری اول سب سے گذرنیوالے ہین اور سپر سے او دعا
انبیا علیہم السلام کی اوس مقام پر یہ ہوگی اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ اور ایک روایت مین ہے
کہ پیغمبر تمہارا قائم ہے صراط پر اور کہتا ہے رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ فرمایا ہے محدثین نے کہ یہ دعا سلامت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کیواسطے ہوگی اور ایک روایت مین ہے کہ فرشتے

دونون جانب صراط کی کھڑے ہونگے اور دعا کرینگے یا ربِّ سَلِّمْ سَلِّمْ اور یہ عادت ہی ملائکہ
کی کہ ہمیشہ مومنین کیواسطے دعا اور استغفار کرتے ہین اور کیفیت صراط مین مروی ہے
کہ مسافت صراط کی پندرہ ہزار برس کی ہے پانچہزار برس کی چڑھائی اور پانچہزار برس کا
اوتار اور پانچہزار برس برابر ہموار ہے نگذریگا اوس پر سے مگر وہ شخص جو خوف خدا سے دبلا
اور لاغر ہے اور مشہور ہے کہ صراط تلوار سے زیادہ تیز ہے اور بال سے زیادہ نازک ہے اور
ایک حدیث مین ہے کہ بعض آدمیون پر تو ایسی ہے اور بعض پر مثل میدان وسیع
کے ہے اور یہ مضمون بسبب تفاوت اعمال اور نور ایمان کے ہے اور مروی ہی کہ جب
امت تمہاری کے لوگ صراط پر لغزش کرینگے اور تھک جاوینگے فریاد کرینگے وا محمداہ پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال اشفاق اور رحمت کیوجہ سے جو حضور کو اپنی امت
سے ہے باواز بلند ندا کرینگے اور کہین گے یا ربِّ اُمَّتِی اُمَّتِی اور کہین گے اے رب سوال
نہین کرتا ہون مین تجھسے آج کے دن اپنے نفس کیواسطے اور نہ فاطمہ کیواسطے کہ میری لڑکی ہے
اور یہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا اہتمام ہے امت کی نجات کیواسطے
اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ ہم تم کو ایسا دینگے کہ تم راضی ہو جاؤگے
پس اب اوسوقت اپنی غرض کو اور رضا کو حصر کرینگے نجات امت مین یہ فرماکر کہ مین
اپنی ذات کیواسطے اور اپنی لڑکی کیواسطے کچھ نہین مانگتا ہون یعنی فقط نجات امت
چاہتا ہون اور اسمین میری رضا ہے تاکہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے بموجب امت مرحومہ
محمدیہ کو نجات دیکر اپنے حبیب کو راضی کردے اے اہل اسلام دیکھو اپنے نبی کریم کی شفقت
اور رحمت کو کہ کسقدر ہمارے حال پر ہے کہ اپنی اولاد سے زیادہ ہم غلامونکا آپکو خیال
ہے اور اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب سرور کائنات کو جناب سیدہ علیہا السلام

سو زیادہ کسی کے ساتھہ محبت تھی اسواسطے کہ حضور نے اپنے نفس نفیس کے ساتھہ جناب
سیدہ کو یاد کیا اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور نیز واسطے اظہار عظمت جناب رسالت
کی حشر کے دن اللہ تعالے پہلے سب سے آپکی امت کا حساب کریگا گو انبیا مین سبکی بعد ہین تاکہ
انتظار کی سختی سے جلد اونکو نجات ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا
اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منظور ہوگا کہ حکم کیا جاوے
خلق مین یعنی حساب وکتاب ہوکر جو جہان کا مستحق ہے وہان بہیجا جاوے ندا ہوگی
کہ کہان ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت اور ایک روایت مین ہے کہ کہان ہے
امت امیہ اور اونکا پیغمبر پس کہڑا ہونگا مین اور پیروی میری کرینگے میری امت کے
وہ لوگ کہ پیشانی اور ہاتہہ پیر اونکے منور ہونگے اثر وضو سے اور ایک طرف کردی جاوینگی اور
امتین اور جب دیکہین گے لوگ اس امت کی فضیلت کے درجہ کو کہین گے قریب ہے
کہ یہ امت سب پیغمبر ہون اور قرآن شریف مین اللہ تعالے اسی طرف اشارہ کرتا ہے
سورۂ واقعہ مین فرماتا ہے کہ ایک گروہ ہوگا اولین کا یعنی اگلی امتون کا اور ایک گروہ آخرین کا
یعنی امت محمدی کا اور بعد حساب وکتاب کے اہل جنت بہشت مین بہی آپکی شفاعت سے
داخل ہونگے چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے لوگون کو جمع کریگا اور اہل ایمان
کہڑے رہین گے یہانتک کہ جنت اونکے قریب آوے گی پہر لوگ حضرت آدم کے پاس آوینگے
اور کہین گے اے ہمارے باپ ہمارے واسطے جنت کو کہلواو آدم علیہ السلام کہین گے
کہ تمہارے باپ ہی کے گناہ نے تو تمکو جنت سے نکالا ہے مین اسواسطے نہین ہون تم میرے
فرزند ابراہیم کے پاس جاؤ وہ اللہ کا دوست ہے ابراہیم علیہ السلام کہین گے مین اسواسطے

نہین ہون مین ایسا دوست ہون جو پیچھے پیچھے رہا تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ اونسے اللہ تعالیٰ نے
کلام کیا ہے لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے وہ کہین گے مین اسواسطے نہین ہون تم عیسیٰؑ
کے پاس جاؤ حضرت عیسےٰ کہین گے مین اسواسطے نہین ہون پھر وہ سب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہونگے آپ اوٹھین گے اور آپ کو اذن دیا جاویگا اور امانت
اور رشتہ بھیجا جاویگا اور یہ دونون پل صراط کے دہنی اور بائین طرف کھڑی رہین گی فرمایا
پھر تم مین کے اول لوگ مثل بجلی کے گذر جاوینگے مینے کہا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون
بجلی کیطرح گذرنیکا کیا مطلب ہے آپ نے ارشاد کیا کیا تمنے بجلی کو نہین دیکھا کہ پل مارنے مین
اسطرح گذرتی ہے اور پلٹتی ہے اور پھر مثل ہوا کے گذرین گے اور پھر طیور کی مثل اور پھر
مثل آدمیونکے دوڑین گے اور یہ رفتار اونکی اعمال کیوجہ سے ہوگی یعنی جیسی اعمال صالح
اور نیک ہونگی اوسیقدر جلد وہ راہ طی ہوگی اور صحیح مسلم مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے کہ مین قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آونگا اور دروازہ کھلواؤنگا دربان
جنت یعنی رضوان پوچھیگا آپ کون ہین مین اپنا نام لونگا وہ کہیگا مجکو یہی حکم ہوا ہے کہ آپ
سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولون اور حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہے تمام انبیاء پہشت مین آنا
اوسوقت تک کہ مین داخل ہون جنت مین اور حرام ہے تمام امتون پر جبتک کہ آوے
میری امت جنت مین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنت مین
داخل ہوکر اللہ کا سجدہ کرین گے اور اوسکی تعریف کرین گے اللہ تعالےٰ فرماویگا تم سر
اوٹھاؤ اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے آپ کہین گے اے میرے پروردگار
تونے مجھسے شفاعت کا وعدہ کیا تھا اب اہل جنت کے حق مین میری شفاعت قبول کر کہ

جنت مین داخل ہون ارشاد ہوگا منیرے تمہارے شفاعت قبول کی اور اونکو جنت مین داخل ہونے کا حکم دیا اور یہ سب اہتمام اللہ تعالےٰ جل شانہ کا ہے آپ کی اظہار عظمت کے واسطے نہ سب لوگ جان لین اور سمجہ لین کہ گو سب اعمال نیک کے کوئی اجر بہت زیادہ پاوے لیکن داخل جنت نہوگا بلا شفاعت نبی کریم کے تاکہ نا احسان اور منت آنحضرت کی سب پر رہے اور سب لوگ کیا متقی اور کیا گنہگار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج رہین اور سیادت مطلق حضور کی ظاہر رہے اور ایک حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیلؑ اور پکڑا میرا ہاتھ اور دکھلایا مجھکو جنت کا وہ دروازہ کہ جسمین سے میری امت جنت مین داخل ہوگی پس کہا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کاشکے مین آپ کے ہمراہ ہوتا کہ دیکھتا مین اوس دروازے کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو تحقیق تو ہی ہے اے ابوبکر اول شخص کہ میری امت سے بہشت مین داخل ہوگا الغرض جب سب لوگ جنتی جنت مین داخل ہوجاوینگے احادیث سے ثابت ہے کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے گنہگار بے توبہ مرگئے ہونگے اور اگلی امتونکے بڑے بڑے گناہ کرنیوالے دوزخ مین پڑے رہینگے مگر کفار کے برابر اونکو عذاب نہوگا کافرون کا حال یہ ہے کہ نہ وہ مردہ ہونگے اور نہ زندہ ہونگے اور مسلمان آگ سے مثل مردے کے ہوجاوینگے کسی کو قدمون تک آگ پکڑے گی کسی کو ران تک کسی کو کمر تک کسی کو گردن تک اونکے اعمال کے موافق اور بعضے جہنم مین ایسے بھی ہونگے کہ ہزار سال ... بعد اونکو نکال لیجاوینگے اور جو سب سے زیادہ ... وہ دنیا مین پیدا ہوئے اوسکی فنا ہونیکی مدت تک جہنم مین رہینگے پھر جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوگا کہ آگ سے نکالے تو یہود اور نصارٰی اور ... جو جہنم مین ہین وہ مومنین سے جو اللہ تعالیٰ کو ...

لاشریک جانتے ہین اور اوسکے رسول پر اور کتابون پر ایمان لائے ہین کہین گے کہ تم
جو اللہ پر اور اوسکی کتابون پر اور رسولون پر ایمان لائے کیا نفع تم کو ملا ہم اور تم آجکے دن
برابر ہین یعنی دوزخ مین مبتلا ہین اوسوقت اللہ تعالے غصہ مین آویگا اور شفاعت کا
حکم دیگا حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے پہلے سب سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام کرنیکا اور شفاعت کا حکم دیگا پس آپ اللہ تعالے کا
سجدہ کرین گے اور تعریف کرین گے اللہ تعالے فرمادیگا سر اوٹھاؤ الغرض آپ باذن
اللہ گنہگارونکو اپنے دست مبارک سے جہنم کی آگ سے نکالین گے ذکر اسکا ہوچکا ہے اور جب
آپ باب شفاعت کھول دین گے پھر اور انبیا اور ملائکہ اور اولیا اللہ اور نیک بندے اللہ کے
بھی شفاعت کرینگے صحیح مسلم مین بعد ذکر پل صراط کے یہ مضمون ہے کہ جب ایمان والے
آگ سے خلاصی پاوین گے تو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی اپنے
حق کا اس سے بڑہکر مانگنے والا نہین ہے جیسا ایمان والے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالے
سے مانگینگے اپنے اون بھائیون کیواسطے جو جہنم مین گرفتار ہین عرض کرینگے ای رب ہمارے
وہ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور نماز پڑہتے تھے اور حج کرتے تھے اونسے کہا جاویگا تم جنکو پہچانتے ہو اونکو
نکال لو اونکی صورتین آگ پر حرام ہوجاوینگی وہ بہت سے لوگونکو نکالینگے اور پھر کہینگے ای رب جہنم مین
کوئی باقی نہین رہا اون لوگون مین سے جنکے نکالنے کا تونے حکم دیا تھا اللہ تعالے فرماویگا پھر جاؤ جسکے دل مین
ایک اشرفی بھر نیکی پاؤ اوسکو نکال لو پھر وہ بہت خلق کو نکالینگے پھر ارشاد ہوگا پلٹ جاؤ جسکے دل مین آدہی اشرفی
کے برابر نیکی پاؤ اوسکو بھی نکال لو پھر وہ بہت خلق کو نکالینگے پھر حضرت الوہیت سے حکم ہوگا پھر پلٹ
جاؤ جسکے دل مین ذرہ برابر نیکی ہو اوسکو نکال لو پھر وہ بہت خلق کو نکالین گے پھر وہ
عرض کرینگے اے رب ہمنے اوسمین نیکی نہین چھوڑی اوسوقت اللہ تعالی ارشاد کریگا

فرشتون نے شفاعت کی انبیا نے شفاعت کی ایمان والون نے شفاعت کی اور نہین باقی
رہا مگر وہ جو سب رحم کرنے والون سے بڑہکر رحم کرنیوالا ہے پہر اللہ تعالے آگ مین سے
ایک قبضہ لیویگا پہر اوسمین سے اون لوگون کو نکالیگا جنہون نے کبھی کوئی نیکی نہین
کی وہ جل کر کویلہ ہو گئے ہونگے اللہ تعالے اونکو ایک نہر مین ڈالیگا جو جنت کی کنارہ پر ہے اور
نہر الحیات اوسکا نام ہے پہر اوسمین سے اسطرح نکلین گے جیسے اوس کوڑے مین سے جسکو
پانی بہنے والا اوبہار لاتا ہے پہر وہ موتی کیطرح نکلین گے اونکی گردنون مین مہرین ہونگی
پہر جنت کے لوگ کہین گے کہ یہ اللہ تعالے کی جو بڑا مہربان ہے آزاد کیے ہوے ہین اور
اونکو جنت مین داخل کیا ہے اونہون نے کوئی کام اچھا نہین کیا اور نہ کوئی نیکی انہو
آگے سے بہیجی پہر اون سے کہا جاویگا تمہارے واسطے ہے جو جو تمنے دیکہا اور مروی ہے
کہ اطفال صغیر جو مر گئے ہین وہ قیامت کے دن اپنے والدین کی شفاعت کرینگے اور حقیقت
یہ سب فضل ہے جناب رسالت کا اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور قیامت کے دن
اللہ جل شانہ اپنے حبیب کریم کو عنایت کرے گا وسیلہ اور فضیلہ اور درجہ رفیعہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اذان کے دعا مین اوسکی طلب کرنیکا اپنے واسطے ہم کو بہی حکم
فرمایا ہے اللّٰہُمَّ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ اے اللہ ہمارے
دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور درجہ رفیعہ صحیح مسلم مین عبداللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
سنو تم اذان کو کہو وہ جو موذن کہتا ہے اور بعد اوسکی مجہہ پر درود بہیجو جو مجہہ پر ایکبار
درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر دس بار درود بہیجتا ہے اور بعد اوسکی مانگو خدا سے
میرے واسطے وسیلہ اسواسطے کہ وہ ایسی جگہہ ہے بہشت مین کہ نہین پہنچتی ہے اور نہین

بیان وسیلہ اور فضیلہ

سزاوار ہے مگر ایک ہی بندیکو بندگان خدا سے اور امید رکھتا ہون مین کہ ہونگا مین وہ بندہ
پس جو مانگیگا میرے واسطے وسیلہ کو اوسکو شفاعت نصیب ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے
وسیلہ طلب کرنا ہی ویسا ہی جیسی آپ پر درود پڑھنا آپ کو ہماری دعا سے نفع نہین ہی بلکہ ہمارے
نفع کیواسطے ہم کو تعلیم فرمایا ہے چنانچہ آخر حدیث مین ظاہر ہی کردیا ہے کہ جو میری واسطے وسیلہ
مانگیگا اوسکو شفاعت میری نصیب ہوگی اور وسیلہ کیا ہے اسمین علماکے قول مختلف مین
بعض نے کہا ہے کہ وسیلہ ایک اعلی منزل کا نام ہے جو بہشت مین ہے اور وہ منزل رسول اللہ
صلی اللہ وسلم ہے بہشت مین اور وہ بہشتون سے زیادہ تر قریب ہی ساتھہ عرش کے
اور بعض نے کہا ہے کہ وسیلہ ایک فعل ہے کہ اطلاق کیا جاتا ہے منزل عالیہ پر یہ بہی
اول معنی کیطرف راجع ہے کہ وہ اصل وسکا قریب ہی اللہ جل جلالہ سے پس گویا وہ
ایک عبادت ہی کہ قرب خدا اوس سے حاصل ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
چونکہ تمام خلق مین سب سے بڑہکر اللہ تعالے کی عبادت اور پرستش کرنیوالے ہین لہذا مقام
بہی آپکا قریب تر ہے اللہ تعالے کے ساتھہ اور فضیلہ پس یہ مرتبہ تمام خلائق پر زیادہ ہی
اور احتمال رکہتا ہے کہ وہ بہی ایک مقام ہو یا تفسیر ہو وسیلہ کی جیسا کہ درجہ رفیعہ اوسکا
بیان ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہے اللہ کے نزدیک کہ اوسکے اوپر کسی درجہ کو فوق نہین ہے
پس مانگو میرے واسطے وسیلہ کو روایت کیا اسکو احمد نے اپنی مسند مین اور روایت کیا ہے
ابن مردویہ نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اونہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جب سوال کرو اللہ تعالے سے مانگو میرے واسطے وسیلہ
عرض کیا گیا یا رسول آپ کے ہمراہ کون اوس درجہ مین سکونت کریگا فرمایا علی اور فاطمہ

اور حسن اور حسین سلام اللہ علیہم اور ابی حاتم روایت کرتے ہین جناب سیدنا علی مرتضی سے
کہ کہا آپ نے اوپر منبر کے اے لوگو بہشت مین دو موتی ہین ایک سفید دوسرا زرد اور
مقام محمود سفید موتی کا ہے اور اوسمین ستر ہزار غرفہ ہین اور ہر بیت اوسکا تین میل کا ہے
اور اوسکا نام ہے وسیلہ اور وہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلبیت کا ہے
اور زرد موتی بھی مثل اوسکے ہے اور وہ ابراہیم اور اونکی اہلبیت کے واسطے ہے علیہم السلام اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک جماعت بیٹھی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
لانیکی انتظار مین پس باہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے قریب ہوئے سنا
کہ وہ باتین کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ عجب ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا خلق سے خلیل اور کیا
ابراہیم کو خلیل اور دوسرے نے کہا کیا خبر اس سے زیادہ عجب تر ہے کہ کیا موسی کو کلیم اور کلام
کیا اوس سے اور دوسرے نے کہا کہ عیسی روح اللہ ہے اور دوسرے نے کہا کہ آدم صفی اللہ ہے
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اون پر اور فرمایا سنا مین نے تمہارا کلام
اور تعجب کرنا کہ اللہ تعالے نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور ایسا ہی ہے کہ تم کہتے ہو اور کیا
موسی کو کلیم اور ایسا ہی ہے کہ تم کہتے ہو اور کیا عیسے کو روح اللہ اور ایسا ہی ہے کہ تم کہتے ہو
اور کیا آدم کو صفی اللہ اور ایسا ہی ہے کہ تم کہتے ہو آگاہ ہو اور جانو تم کہ مین حبیب ہون اللہ کا
اور نہین ہے فخر اور مین لوائے حمد کا اوٹھانیوالا ہون قیامت کے دن اور نہین ہے فخر اور مین
اول شفاعت کرنیوالا ہون اور اول شفیع ہون اور نہین ہے فخر اور مین وہ اول شخص
ہون کہ ہلاونگا حلقہ ہائے جنت کو پس کھولیگا اللہ تعالے میرے واسطے اور داخل
کریگا مجھکو بہشت مین اور ہمراہ میرے ہونگے فقراء مومنین اور نہین ہے فخر اور مین
بزرگ تر اور گرامی تر ہون اولین اور آخرین سے اور نہین ہے فخر روایت کیا اسکو

ترمذی نے اس حدیث سے کیا کچھ عظمت جناب رسالت کی ظاہر ہوتی ہے کہ اپنے بہت فضائل حضور نے اپنے ارشاد کیے کہ دوسرا کوئی مقرب اور معین آپکا شریک اونمین نہین ہے اور ہر ایک فضل کے بعد فرمایا ہے وَلَا فَخْرَ پس اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک خود وہ معظم او مکرم ہے کہ آپ کو کسی کمال اور فضل سے فخر نہین ہے بلکہ کمالات کو حضور کے تعلق سے فخر ہے اور کمال ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خلت صفت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حبیب صفت ہے ہمارے نبی کریم کی لیکن اور احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے خلیل بھی ہین اور خلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکمل اور افضل ہے خلت ابراہیم سے اور محبت اوسکی علاوہ ہے اور زیادہ ہے اوسپر خلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اثبات مین ایک حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ تحقیق صاحب تمہارا اللہ کا خلیل ہے اور عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کی طریق سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا البتہ پکڑا ہے اللہ تعالے نے تمہارے صاحب کو خلیل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر سے تحقیق مینے پکڑا تجھ کو خلیل اور لکھا ہے مینے توریت مین مُحَمَّدٌ اَنْتَ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ پس ان روایات کے جمع کرنے سے ظاہر ہوگیا کہ ہمارے نبی کریم اللہ تعالے کے خلیل بھی ہین اور حبیب بھی ہین اور اول حدیث مین جو آپ نے اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ فرمایا ہے وہ اشارہ کیا ہے اپنے مرتبہ اعلی کی طرف اسواسطے کہ بعض علمانے کہا ہے کہ خلیل بمعنی محب کے ہین اور حبیب ایسے محب کو

[illegible]

قاضی ابوالفضل عیاض مالکی رحمہ اللہ علیہ نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے خلت کی تعریف
مین بعض کا قول ہے کہ خلت مشتق ہے خلل سے اور معنی خلیل کے ہین منقطع اللہ کیطرف ایسا
کہ اوسکی انقطاع مین اللہ کیطرف اور محبت مین اللہ کے ساتھ کچھ خلل اور اختلال نہین ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ خلیل وہ ہی کہ مختص ہو ساتھ اوسکی پس خلیل اللہ وہ ہی جو مختص ہو اللہ کے
ساتھ اور اس قول کو بہت لوگون نے اختیار کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اصل خلت
استصفا اور اخلاص ہے اور نام کئی گئے ہین ابراہیم خلیل اللہ اسواسطے کہ وہ خالص تھے خدا کیواسطے
دوست رکھتے تھے خدا کیواسطے اور دشمنی کرتے تھے خدا کیواسطے یعنی ہر ایک فعل اونکا خدا ہی کیواسطے
ہوتا تھا اور خلت خدا کی اونکی نسبت مین یہ ہی کہ نصرت کرنا اور گردانا اون کو امام اون لوگونکا
جو اون کے بعد آوین اور بعض نے کہا ہے کہ خلیل کی اصل ہے فقر محتاج منقطع با خود خلت
سے کہ ساتھ فتح خا کے ہی اور معنی حاجت کے اور ابراہیم علیہ السلام اسواسطے اوسکی ساتھ
تسمیہ کیے گئے ہین کہ آپ نے اپنی حاجت کو خدا پر قصر کیا تھا اور منقطع ہوگئی تھے اسبب اپنی
ہمت کی اللہ ہی کیطرف اور نہوئے غیر خدا کیطرف متوجہ اوسوقت مین کہ آئے اونکی پاس
جبرئیل اوس حال مین کہ تھے وہ گوپھین تا کہ آگ مین ڈالے جاوین اور کہا جبرئیل نے آیا ہے
تم کو کچھ حاجت آپ نے جواب دیا کہ مجھہ کو تمسی کوئی حاجت نہین ہے اور بعض نے کہا کہ خلت
مودت کی صفائی ہے کہ سبب اختصاص ہے ساتھ تخلیل اسرار کے اور بعض نے کہا ہی کہ اصل
خلت محبت ہی اور معنی اوسکی ہین لطف کرنا اور مراتب کا بلند کرنا اور مغفرت کرنا اور بیان کیا ہی
اسکو اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَ
أَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ یعنی کہا یہود و نصارا نے کہ ہم اللہ کے بیٹے ہین اور
اوسکے دوست ہین تم کہو اسے محمد پس کیون اللہ تعالے عذاب کرتا ہے تم پر بسبب تمہاری

گناہوں کے پس آیہ شریف سے اللہ تعالے نے واجب کر دیا ہے کہ محبوب سے مواخذہ گناہوں کا
نہ کیا جاویگا اور محبت قوی تر ہے بنوت سے اسواسطے کہ بیٹا بیٹی ہیں کبھی عداوت بھی
ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ تحقیق
تمہاری بی بیوں سے اور اولاد سے تمہاری دشمن ہیں اور صحیح نہیں ہے کہ ہووے عداوت
ساتھہ محبت کے پس تسمیہ ابراہیم اور رسول اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ساتھہ خلت کے
بسبب اونکے انقطاع کے ہے اللہ تعالے کیطرف اور اپنی حاجتونکو وقف کرنے کی اللہ
جل جلالہ پر اور قطع کرنیکی ماسوائے خدا سے اور منہ پھیرنیکی وسائط اور اسباب سے ساتھہ
زیادتی اختصاص کے اور خلت اللہ تعالے کی اونکے ساتھہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کا التفات ہو
اون پر اور ڈالتا ہے اسرار الٰہی اور مکنون غیب اور معرفت کو اونکے دلونمیں اور پاک کرتا ہے
اونکے قلبونکو ماسوا اپنے سے تاکہ اونکے دل میں ماسوائے حق کے نہ آوے اور اسی وجہہ سے کہا ہے
بعض علما نے کہ خلیل وہ شخص ہے کہ سوائے خدا کے اوسکے دل میں سماتا نہیں ہو اور یہی نز
نزدیک اونکے معنی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا ہے آپ نے کہ اگر میں غیر خدا کو خلیل
پکڑتا تو البتہ ابوبکر کو خلیل کرتا لیکن اخوت اسلام باقی ہے یعنی مجھہ کو اون سے ذکر کیا اسکو
قاضی عیاض نے اور مشترک کیا خلت کو درمیان ابراہیم علیہ السلام اور جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ضرور یہ صفات کہ معنی خلت میں مذکور ہوئے ہیں اور ثابت
ہوا ہے اوسکی اشتراک کو درمیان میں اونکے ہمارے سردار میں بہت بڑے اور بہت قوی
اور بہت کامل ہونگی بسبب فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ نبوت اور
رسالت اور خواص اور لوازم اوسکے کہ مشترک ہیں تمام انبیا اور رسل میں لیکن اللہ
تعالے فرماتا ہے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اونمیں سے بعض کو بعض پر ہمنے فضل دیا ہے

اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمین بھی بعض کہتے ہین کہ خلت محبت سے بڑہکر ہے اسواسطے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کو اپنے اہلبیت کے ساتھہ اور بعض احباب کے
ساتھہ ثابت کیا ہے اور سواے خدا کے خلیل دوسرے کو کرنے سے انکار فرمایا ہے خلیل
اپنا اللہ ہی کو فرمایا ہے اور بعض کہتے ہین محبت خلت سے بڑہکر ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے ابراہیم کو
خلیل کیا ہے اور نبی کریم کو حبیب کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج ابراہیم
علیہ السلام کے مدارج سے قطعی بلند تر ہین اور بعض کہتے ہین کہ دونون برابر ہین بھر نوع
فضل جناب سید الانبیا ہر طرح سے ثابت ہے اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام فقط خلیل اللہ
ہین اور نبی کریم خلیل اللہ بھی ہین اور حبیب اللہ بھی ہین اور محبت خدا تعالی کی بندیکی ساتھہ یہ ہی سعادت
دینا بندے کو اور اوسکی نگہبانی کرنا اور توفیق خیر دینا اور افاضہ جمعت کرنا اوسپر اور اسباب
قرب اوسکی واسطے مہیا کرنا اور انتہاے درجہ محبت یہ ہے حجابات کا اوسکی قلب سے اوٹھادینا
تاکہ دیکھے وہ اللہ تعالے جل شانہ کو ساتھہ اپنے قلب کے اور نظر کرے اوسکی طرف ساتھہ بصیرت کے
اور جناب رسالت ہین مرتبہ محبت اس درجہ ہے کہ آپ کی متبعین کو بسبب آپکی تبعیت کے
اللہ تعالے اس مرتبہ سے بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی تم کہو اے محمد اگر ہو تم ایسے کہ اللہ کے
ساتھہ محبت کیا چاہتے ہو پس اتباع کرو میرا کہ اللہ تعالے تم کو محبوب کرے اور چونکہ متبعین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے اپنا محبوب کرلیا ہے اسیواسطے قیامت
مین بحیلہ شفاعت اللہ تعالے اونکو سب کو نجات دیگا اپنے عذاب سے بعضون کو بلا
حساب و کتاب اور بعضون کو بعد حساب و کتاب اور بعضون کو بعد گرفتاری نار کے
الغرض جسقدر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہے اوسیقدر اللہ تعالے کا محبوب ہے

لہذا ویسا ہی اوسکے ساتھہ اللہ تعالے برتاو کریگا تا آنکہ جسنے صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہا ہے ضرور نجات پاویگا اور یہ سب فضل ہے جناب رسالت کا اور اثر ہے آپکی محبوبیت کا کہ جو حضور کا کہلاتا ہے اللہ تعالے ضرور اوسپر التفات فرماتا ہے اور رحمت کرتا ہے اور اوسکو عظمت دیتا ہے اور یہ سنت الٰہی قدیم سے اپنے حبیب کے ساتھہ جاری ہے چنانچہ یہ مضمون کیفیت خلقت مین دیکھنا چاہیے کہ جب اللہ تعالے کو ظاہر کرنا اپنی صفات کا منظور ہوا تاکہ پہچانا جاوے پس اپنے نور سے جناب رسالت کے نور کو خلق کیا اور اپنی صفات کا اوسمین ظہور کیا اور خود معروف ہوا اور اوسکو اپنا عارف کیا اور واسطے اظہار عظمت کے موسوم کیا اوسکو ساتھہ محمد کے تاکہ ستودگی آپ کی ابتدا ہی سے ظاہر ہو پھر جب ظاہر کرنا اوس نور کا اللہ تعالے کو زمین پر منظور ہوا آدم علیہ السلام کو خلق کیا اور اونکو نور محمد یکا حامل کیا تاکہ اس پردہ مین اوس نور کی زیارت اہل زمین کرلین پھر آدم کو مسجود ملائکہ کیا تاکہ عظمت نور جناب رسالت ظاہر ہو کہ یہ نور وہ معظم ہے کہ ایک مشت خاک نے اوسکی حاملیت سے یہ عظمت پائی کہ ملائکہ جو نور سے بنے تھے اوسکی طرف سجدہ کیلیے مامور ہوے ملائکہ حکم خدا بجا لائے فورًا سجدہ کیا اوسکی جزا مین اللہ تعالے نے اونکی انوار کو بڑہا دیا اور شیطان نے سجدہ آدم سے انکار کیا اور آدم سے منہ پھیر لیا اوسکی سزا مین مرتبہ اعلی سے اسفل مین پھینکا گیا یعنی یا تو معلم الملکوت تھا یا ملعون ہوا چندمدت آدم علیہ السلام جنت مین رہے پھر درخت ممنوع کا ثمر کہانے سے صورت عتاب مین زمین پر آئے اور مدت تک گریہ وزاری کرتے رہے اور صورت عتابیہ جو آدم علیہ السلام پر ظاہر ہوئی اسمین بھی اللہ تعالے نے اظہار عظمت اونکا کیا کیونکہ اہل قرب پر ذراسی خطا مین سخت گرفت کیجاتی ہے اسواسطے کہ وہ جلالت اور سیاست شاہی کو معاینہ کیا کرتے ہین پس وہ صدور خطا اور نافرمانی پر زیادہ تر مستحق

سزا ہوتے ہین بخلاف عوام کے کہ وہ بسبب عدم وقفیت کے احکام بادشاہی اور عظمت سلطانی سے عاقل کے نزدیک قابل عفو ہوتے ہین چنانچہ منقول ہے کہ ایک رات کو یحییٰ علیہ السلام آدم علیہ السلام کے قصہ مین متفکر ہوے اور کہا خداوندا آدم نے ایک خطا کی تو نے اوس ایک خطا پر اوسپر گرفت کی اور قیامت تک اوسکو شہرت دی دوست دوست کے ساتھ ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکی جواب مین موسےٰ علیہ السلام پر وحی کی فرمایا مخالفت دوست کی دوست پر سخت گذرتے ہین اور اسی کے مثل سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے بہی مروی ہے منقول ہے کہ ابوبکر واسطی سے پوچہا گیا کہ کیا سبب ہے کہ انبیا سے بہت جلد عقوبت کیجاتی ہے آدم سے ایک ہی مخالفت مین گرفت ہوئی اونہون نے جواب دیا کہ بے ادبی قرب مین نہین ہے مثل بے ادبی کے بعد مین

نزدیکان را بیش بود حیرانی	کایشان دانند سیاست سلطانی

اور اسیوجہ سے یہ سنت آلٰہی جاری ہے کہ انبیا اور رسل اور اولیا اللہ سے کہ مخلصان خدا ہین ذرا سے خطرہ پر گرفت ہوتی ہے اور عوام سے خطرات پر گرفت نہین ہے پس عقوبت آدم علیہ السلام درحقیقت مظہر قرب اور عظمت آدم علیہ السلام ہے بعد جب خطائے آدم علیہ السلام معاف ہوئی اولاد اونکی ہونے لگی بیس حمل مین چالیس اولادین پیدا ہوئین بیس لڑکے بیس لڑکی اور ایک روایت مین ہے کہ بیس لڑکے اور اونیس لڑکیان کل اونتالیس اولادین ہوئین اور طریقہ ملت آدم مین یہ تہا کہ ایک حمل کی لڑکی کا نکاح دوسرے حمل کے لڑکے سے کرتے تہے قابیل ایک لڑکا تہا آدم کا اوسکے ساتہہ جو لڑکی پیدا ہوئی تہی اقلیما اوسکا نام تہا وہ نہایت درجہ حسین اور خوبصورت تہی اوسکا نکاح ہابیل کے ساتہہ کہ دوسرے حمل سے فرزند آدم کے تہی موافق حکم شریعت کے آدم نے کردیا قابیل پر یہ امر شاق گذرا چاہتا تہا کہ اقلیما حسین ہے

بیان اللہ تعالیٰ اور اولاد حضرت شیث کے اور حضرت ادریس اور نوح علیہم السلام

مین اسکی ساتھہ نکاح کرون اور آدم سے کہا کہ اقلیمہ میرے ساتھہ پیدا ہوئی ہے مین اسکی ساتھہ
نکاح کا احق ہون آدم نے فرمایا کہ یہ خلاف شریعت ہے اوسنے نمانا آدم نے کہا کہ تم دونون قربانی
کرو جسکی قربانی قبول ہو وہ حق پر ہے چنانچہ قابیل نے اور ہابیل نے قربانی کی اور اوسکو
پہاڑ پر رکھدیا اور اوسوقت مین طریقہ قربانی کے قبول ہونے کا یہ تہا کہ ایک آگ آسمان سے
آتی تھی اور جسکی نذر مقبول ہوتی تھی اوسکو کہا جاتی تھی چنانچہ آگ آسمان سے آئی اور
ہابیل کی قربانی کو کہا گئی قابیل کو ہابیل پر حسد آیا او بغض پیدا ہوا آخر کار قابیل نے ہابیل کو
قتل کیا خون ناحق کرنا یہ سنت قبیحہ قابیل نے اولاد آدم مین جاری کی او بعد قتل ہابیل کے
اوسنے اقلیمہ کو ساتھہ لیا اور ملک یمن مین بہاگ گیا وہان شیطان نے قابیل سے کہا کہ تجہکو معلوم
ہے کہ ہابیل کی نذر کو کیون آگ نے کہایا اور تیری نذر کو نکہایا اوسنے کہا مجھکو معلوم نہین شیطان نے
کہا اسواسطے کہ ہابیل آگ کی پرستش کرتا تہا اگر تو بہی آگ کی پرستش کر تو وہ تجہسے اور تیری اولاد سے
موافقت کرے پس قابیل نے ایک آتشکدہ بنایا اور آگ کی پرستش کرنے لگا بعد اوسکے
اوسکی اولاد نے آتش پرستی اور بہت سے افعال قبیحہ اختیار کیے الغرض جب آدم علیہ السلام
کو حال ہابیل کے مقتول ہونے کا معلوم ہوا بہت ملول ہوئے اور گریہ وزاری کی جبرئیل
علیہ السلام آدم کے پاس آئے اور اونکی تشفی کی او بشارت دی کہ بہت جلد اسکا نعم البدل
تم کو ملیگا ایسا لڑکا اللہ تعالے تم کو دیگا کہ جسکی نسل سے خاتم النبیین والمرسلین سید الاولین
والآخرین پیدا ہونگے ہابیل کے قتل کے پانچ برس کے بعد ایک روز آدم اور حوا ایک مقام
صاف مین بیٹھے ہوئے تہے کہ ناگاہ دیکہا ایک نہر صاف پانیکی بہشت سے زمین پر جاری ہوئی بعد
دیکہا جبرئیل علیہ السلام کو کہ ایک طبق جنت کے میوہ کا لیے ہوئے ایک گروہ ملائکہ کو ساتھہ
آئے اور کہا یا ابا محمد اس میوہ کو پہچانتے ہو آدم نے کہا ہان یہ جنت کے میوے ہین منجملہ اللہ تعالی سے

دعا کی تہی کہ ایک مرتبہ دنیا کی زندگی مین مجہہ کو عنایت کر ملائکہ نے کہا کہ اے آدم مطلب تمہارا بر آیا
اب اس میوہ کو کہاؤ اور نہر غیبی مین نہاؤ اور یہ پہول بہشتی پہنو اور معطر ہو اور حوا سے قربت کرو
کہ آج نور محمدی تمہارے صلب سے حوا کیطرف منتقل ہوگا آدم اور حوا نے جبرئیل اور ملائکہ کے کہنے کے
موافق وہ میوہ ہائے جنت کہاے اور نہر جنت مین نہاے اور جنت کے پہول پہنے اور یونہی حسن
اور جمال آدم اور حوا کا بڑہگیا اور آدم اور حوا مین قربت ہوئی نور محمدی آدم سے منتقل ہو کر حضرت
حوا کے سپرد ہوا اور ایام حمل مین وہ نور شریف ام البشر حضرت حوا کے سینہ پر دونون پستانونکے
درمیان مین چمکا کیا ملائکہ ہمیشہ آدم کیطرف متوجہہ رہتے تہے اور اونکی تعظیم کرتے تہے جب وہ
نور مکرم حوا کو سپرد ہوا ملائکہ آدم سے حوا کیطرف متوجہہ ہوئے اور اعزاز اور اکرام اونکا کرنے لگے
آدم علیہ السلام نے جب توجہہ ملائکہ اپنی طرف نپائی ایک مرتبہ کے ڈرے ہوئے تہی بہت گہبرائے
اور اللہ کے حضور مین عرض کیا کہ اے پروردگار میرے بعد عفو تقصیر مجہہ پہ کیا عتاب ہوا کہ ملائکہ
کی توجہہ میری طرف سے جاتی رہی اور اعزاز اور اکرام میرا اونہون نے چہوڑ دیا ارشاد ہوا اے
آدم یہ ملائکہ تابع اور ملازم نور محمدی کے ہین جو اوس نور کا فرودگاہ ہے وہ اودہر جاتے ہین جب تک
وہ نور تجہہ مین تہا وہ سب تیری طرف متوجہہ تہے اب وہ نور حوا مین منتقل ہوا اونہون نے
بہی اوسی طرف التفات کیا ابیات

اے نور تو منظور دل و جان ہمہ	وی آیت رحمتی تو در شان ہمہ
شاہان ہمہ در چہ ملک و ملکوت	در پیش تو خادم و تو سلطان ہمہ

اور جسدن شیث ؑ حضرت حوا کے حمل مین آئے ملائکہ نے ابلیس کو ایک ایسی حجاب مین مقید
کیا کہ جو گندگی چالیس برس کے راہ کی رکہتا تہا اور اسقدر زمانہ تک مقید رہا کہ شیث پیدا ہو کر
حد بلوغ کو پہونچے اور شیث علیہ السلام تنہا پیدا ہوئے بخلاف تمام اولاد آدم کے کہ وہ سب جڑبان

پیدا ہوئے ہین اور جب شیث علیہ السلام پیدا ہوے اور آدم نے دیکھا اپنی تمام اولاد سے اونکو خوبصورت پایا اور اپنی صورت اور سیرت سی بہت مشابہ دیکھا سمجھی کہ نعم البدل موعود یہی ہے دل وجان سے اونکے عاشق ہو گئے اور نام رکھا اونکا شیث یہ لفظ عبری ہے اور معنی اسکے ہین ہبۃ اللہ یعنی خدا کی بخشش روایت ہے کہ جب عمر آدم کی پانسو برس کی ہوئی اور اولاد اونکی بیٹے پوتے پر وتے بہت ہو گئے آدم علیہ السلام مبعوث برسالت ہوئے اور پچاس وقت کی نماز اور روزے اور غسل جنابت اون پر فرض ہوا اور گوشت مردار اور دم مسفوح اور لحم خنزیر کا کہانا حرام کیا گیا اور حروف ابجد کے عنایت ہوے اور دس صحیفہ اون پر اوترے اور علم طبعیات اور آلہیات کا اونکو سکہایا گیا اور جب شیث علیہ السلام بالغ ہوئے ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور آدم سی کہا کہ کل شیث کو حوض اعظم پر لانا مین جماعت ملائکہ لیکر حاضر ہونگا شیث سی عہد لیا جاویگا دوسرے روز حضرت ابو البشر علیہ السلام جبرئیل کے کہنے کے موافق شیث کو لیکر حوض اعظم پر گئے اور جبرئیل علیہ السلام بہی ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر وہان حاضر ہوے اور شیث علیہ السلام کو بلایا اور ایک حلہ سبز بہشتی اونکو پہنایا روشنی اوس حلہ کی آفتاب کی روشنی پر غالب تہی اور اونسی ایک عہدنامہ اس مضمون کا ایک پارچہ حریر پر یاقوت کے قلم سے لکھوایا کہ اس نور کو لوث سفاح سے محفوظ رکہنا سوائے رسم طاہر کے بُری جگہہ پر سپرد نکرنا جبرئیل ع نے اوسپر مہر کی اور تمام ملائکہ حاضرین نے اوسپر گواہی کی اور حضرت حقتعالے نے ضمانت کی اور تابوت سکینہ جسمین انبیا کی تمثالین رکہی تہین بہشت سی لاکر آدم کو دیا اور یہ امر قرارداد ہوا کہ یہ عہدنامہ تابوت سکینہ میں جمع کیا جاوے اور یہی وصیت اپنی اولاد مین بطنًا بعد بطنٍ کرتے رہین اور وہ عہدنامہ اوس تابوت مین رکہکر حضرت ابو البشر علیہ السلام کو سپرد کیا چنانچہ اسی طرح شیث علیہ السلام سے تا حمل ابن قیدار وصیت جاری رہی او عہدنامہ لکھوا کر

اوس تابوت مین رکھتے رہے اور حمل ست تا بہ عبداللہ عہد ربانی لیا گیا الغرض جب حواؔ آدم علیہ السلام
کی قریب بہ انتقام پہونچی تجویز شیث علیہ السلام کو خلیفہ کرنے کی قرار پائی آدم علیہ السلام نے
اپنی تمام اولاد کو جمع کیا اور اللہ تعالے کی اطاعت اور وسواس شیطان اور عورتوں کی تابعداری سے
بچنے کی وصیت کی بعدہ حضرت شیث کیطرف متوجہ ہوئے اور چند وصایا سے خاص ارشاد کیے
منجملہ اوسکے پانچ وصیتین یہ ہین اول یہ کہ اے شیث آسایش نکرنا اور راہ ہمین دل نہ لگانا مین نے
بہشت مین دل لگایا وہ ناپسندیدہ ہوا بہشت سے کمال حسرت کے ساتھہ نکالا گیا دوسرے
یہ کہ اے شیث عورت کے کہنے پر عمل نکرنا مین حوا کے کہنے سے مبتلا ے بلا ہوا تیسرے یہ کہ جو کام
کرنا پہلی اوسکا انجام سوچ لینا کیا ہے اگر مین انجام سوچتا کیون آفت مین پہنستا چوتھی یہ کہ جب
کام مین دل مضطرب ہوا وسکو بغیر حصول اطمینان قلبی کے نکرنا اسواسطے کہ میرا دل گیہون
کہانے کیوقت مضطرب تہا اضطراب قلب کیطرف مین نے التفات نکیا خطا پائی پانچوین
یہ کہ جو امر تجہکو درپیش ہوے مشورہ دوستون سے اوسپر جرات نکرنا اگر مین ملائکہ سے مشورہ کرتا
اس درد وغم مین مبتلا نہوتا بعدہ حفاظت نور محمدی کے بارہ مین شیث کو تاکید کی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر بہت بڑی خوشی ظاہر کی اور آپ کے باپ ہونے پر افتخار کیا شیث علیہ السلام
نے کہا اے باپ آپ ذکر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت کیا کرتے ہین یہ تو
فرمایے کیا وہ آپ سے افضل ہین یا آپ اون سے حضرت آدم نے کچھہ جواب ندیا پہر پوچھا کچھہ
جواب نپایا تیسرے بار پہر پوچھا اوسوقت آدم علیہ السلام نے جواب دیا اے فرزند مرتبہ
محمدی مجہہ سے بہت بلند ہے اسواسطے کہ حقتعالے نے اوسکی امت کو چہہ کرامتون سے
سرفراز کیا ہے کہ اونمین سے ایک بہی میرے ساتھہ نہین کی اول یہ کہ مین ایک ذلت
کیوجہ سے بہشت سے نکالا گیا اور اوسکی امت باوجود ذلات کثیرہ کے بہشت مین داخل ہوگی

دوسرے یہ کہ مجہ کو ایک خطا کے سبب سے عصیٰ آدم ربّہ فغویٰ فرماکر دونون جہانمین مشہور کیا اور اوس امت کی باوجود کثرت گناہ کے پردہ دری نکریگا تیسرے یہ کہ ایک گناہ کے بدلی مین سوبرس مجہ کو حوا سے جدا رکھا اور اوسکی امت کو باوجود لاکہون گناہ کے دوستون سے بہی جدا نکریگا چوتہے یہ کہ ایک خطا کیو سطے تین سو برس مین رویا اور گریہ وزاری کی تب توبہ میری قبول ہوئی اور اوسکی امت کو فقط ندامت او عزم ترک گناہ کافی ہے پانچوین یہ کہ مجہکو ایک قصور کے عوض مین برہنہ کردیا اور اونکو باوجود ہزارون گناہ کے برہنہ نکریگا چہٹے یہ کہ مجہہ کو توبہ قبول ہونیکے واسطے عرفات تک دوڑنیکی حاجت ہوئی اور اونکی اجابت توبہ کیواسطے گہر سے نکلنے کی بہی ضرورت نہوگی فقط نادم ہونے پر مغفرت سے سرفراز ہونگے الحمد للہ علی احسانہ اس انعام آلہی سے کہ جو سیدنا آدم علیہ السلام نے اس امت پر فرمائے ہین اور واقعی مین ہین یہ کوئی نہ سمجہے کہ امت محمدی آدم علیہ السلام سے افضل ہے یہ ہرگز نہین ہے کل انبیا غیرنبی سے افضل ہین یہ انعام خدا اس امت پر فقط اس وجہہ سے ہین کہ ہم اوس نبی کریم کی امت ہین جو اللہ تعالے کا حبیب ہے اور اللہ تعالی نے تجہسے راضی کرنیکا وعدہ فرمایا ہے پس اپنے حبیب کی راضی او خوشنود کرنے کیواسطے انعامات ہم پر فرماتا ہے کیونکہ وہ نبی ہم پر حریص ہے اور رؤف اور رحیم ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی مہمان معظم او برگزیدہ کسی کے پاس جاتا ہے تو میزبان اوسکی خاطر سے جو عام لوگ اوسکی ساتہہ ہوتے ہین اونکی بہی خاطر کرتا ہے پس وہ خاطر درحقیقت اوس مہمان بزرگ کی ہوتی ہے نہ ہمراہیونکی اسی طرح یہ سب انعام اللہ تعالے کے ہم پر ہماری وجہہ سے نہین ہین بلکہ اوس نبی مکرم کیوجہہ سے ہین جسکی ہم کہلاتے ہین اللہم صل وسلم وبارک علیہ بعدہ آدم علیہ السلام نے ہر ایک نوع وصیتین کرنا شروع کین اور بہت نصائح ارشاد کیے اول وصیت تجدید ایمان کی کی اور تاکید توحید فرمائی بعدہ تمام انبیا آئندہ پر اور تمام کتابون پر جو اون پر نازل ہونگی ایمان لانیکی

وصیت کی پہر ایک صندوق سفید نکالا اور اوسکا قفل کہولکر ایک سفید صحیفہ نکالا کہ اوس مین احوال کل انبیا کا مفصل لکہا تہا اول ذکر تہا آدم کا اور پہر شیث کا اسی طرح بہ ترتیب تمام انبیا کا ذکر مع علامات نبوت اور معجزات اور اونکے ظہور کی بہت شرح اور بسط کے ساتہہ لکہا تہا اور آخر مین ذکر خاتم النبین کا بہت دبدبہ اور تعظیم کے ساتہہ لکہا تہا اور ذکر خلفاء انبیا کا بہی اوسمین تحریر تہا اول ذکر یونس خلیفہ شیث کا تہا اور اسیطرح ہر نبی کے خلیفہ کا ذکر بتفصیل مذکور تہا اور اوسکے بعد ذکر خلفا جناب رسالت کا بہ ترتیب خلافت تفصیل کے ساتہہ لکہا تہا اور حضرت خاتم الخلفا سیدنا علی مرتضی کے ذکر کے ذیل مین ذکر حضرت سیدنا امام حسن مجتبی اور حضرت سیدنا امام حسین سید الشہدا کا مرقوم تہا رضی اللہ عنہم اجمعین جب حضرت شیث علیہ السلام نے اوس صحیفہ مین عظمت آنحضرت کی دیکہی اور کسی اور کو شان اور شوکت مین برابر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نپایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کیواسطے دعا خیر فتح اور نصرت کی بعدہٗ سیدنا آدم علیہ السلام نے اوس صحیفہ کو طے کر کے اوسی صندوق مین رکہہ کر بند کر دیا اور حضرت شیث کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا اے میرے فرزند میری اجل اب نزدیک ہے مین نے تجہہ کو اپنا خلیفہ کیا خلافت کو بہت تقوی اور طہارت کے ساتہہ انجام دینا اور اسی میری شریعت کی تعمیل کرنا اور جب اللہ تعالے جلشانہ کو یاد کرنا ساتہی ذکر نام محمد کا ملاتے رہنا اور سلوک طریق محبت مین ہمیشہ استمداد اوسکی ذات سے کرتے رہنا اور اپنی انگوٹہی حضرت شیث علیہ السلام کو پہنائی اور وہ صندوق بہی اونکے سپرد کیا بعدہٗ آدم علیہ السلام کے مرض مین شدت ہوئی حضرت شیث سے کہا کہ تم جناب الہی مین دعا کرو کہ کچہہ زیتون اور روغن زیتون بہشتی عنایت فرماوے حضرت شیث حسب الحکم باپ کی طور سینا پر گئے اور وہان جاکر دعا کی اے پروردگار آدم مریض ہین دوا کیواسطے زیتون اور روغن زیتون مانگا ہے دعاے شیث علیہ السلام قبول ہوئی اور

ف حال انتقال آدم اور وصیت فرمانا حضرت شیث عم کو اور انتقال فرمانا نور محمدی کا حضرت شیث علیہ

ارشاد ہوا جو تیرے ہاتھ مین ہے لا حضرت قدح چوبین جو لیگئی تہو پیش کیا غیب سے وہ قدح زیتون اور
روغن زیتون سے بہر گیا شیث اوسکو آدم علیہ السلام کے پاس لے آئے آدم نے روغن بدن مین
ملا اور زیتون تناول کیا صحیح ہو گئے بعدہ پہر مرض بہت شدت سے پلٹ آیا آدم نے پہر شیث سے
کہا کہ اللہ تعالے سے میوہ ہائے جنت میرے واسطے مانگ شیث علیہ السلام چلے اثنار راہ مین دیکھا
کہ جبرئیل ایک جماعت ملائکہ کے ساتھ چلے آتے ہین شیث نے اونسے ملاقات کی جبرئیل نے پوچھا
کہ کہان چلے اور کس واسطے جاتے ہو شیث نے احوال بیان کیا جبرئیل نے کہا پہر چلو ہم اسیواسطے
آئے ہین کہ آدم کو اوسکے مقصود تک پونہچاوین حضرت شیث پہر آئے دیکھا آدم کے پاس ملائکہ
جمع ہین جبرئیل نے آدم سے مزاج کا حال پوچھا آدم نے کہا شدت مرض سے عبادت مین قیام
نہین ہو سکتا پہر عزرائیل آئے اور بہت تعظیم اور احترام سے سلام کیا آدم نے اونکی تحیۃ کا جواب دیا
عزرائیل نے کہا تحقیق اللہ تعالے تمکو سلام فرماتا ہے اور تم کو بلاتا ہے حوا آدم کے پیچھے بیٹھی ہوئی
روتی تہین آدم اوٹھواسے کہا کہ میرے پاس سے اوٹھ جاؤ تمہارے ہی سبب سے مجھکو یہ مصیبتین لاحق ہوئی
ہین مجھکو اپنے پروردگار کے ایلچیون سے مخاطب ہونے دو اور جبرئیل سے کہا کہ اے جبرئیل مجھسے
خطا ہوئی اوسپر نادم ہون معلوم نہین کہ گروہ ملائکہ مین مجکو خاطی اور عاصی کہتے ہین یا تائب عزرائیل
یہ سنکر رو دیے اور جبرئیل بہی مضطر ہوئے اور بہت گریان ہوے ناگاہ غیب سے ندا آئی آدم نے عزرائیل
سے کہا جلدی کرو جان شوق وصال مین بیقرار ہے اور اس دار الفراق سے بیزار ہے

ابیات

طائر روح کہ در محبس تن ماندہ اسیر	شاہبا زیست ازین دام کشش بازرہان
باز جان ساعد سلطان ازل میطلبد	نیست کرکس کہ کند میل بمردار جہان

اب جلد اس روح لطیف کو جسم خاکی کسیف سے چہڑا دے تاکہ لذت وصال سے شاد کام ہو عزرائیل

آدم علیہ السلام کے قبض روح میں مصروف ہوئے جب روح آدم علیہ السلام عزرائیل قبض کر چکے بہ تعلیم جبرئیل آدم کو نہلایا پھر جبرئیل نے کفن بہشتی آدم کو پہنایا اور حنوط جنت کا استعمال کیا شیث نے جبرئیل سے اشارہ کیا کہ نماز جنازہ کی امامت کریں جبرئیل علیہ السلام نے شیث کو امام کیا بعد فراغ نماز کے جنازہ اوٹھا کر جبل ابو قبیس میں لیگئے نماز کے میں ملائکہ نے پیچھے بہودی شیث اور جبرئیل علیہما السلام نے قبر میں اوتار کر دفن کیا شیث علیہ السلام بحکم خلافت اجرائے شریعت اور انتظام بنی آدم میں مصروف ہوئے اور وحی اون پر آنے لگی پچاس صحیفہ نازل ہوئے شریعت آدم کے موافق اور آپ نے زمین شام میں سکونت اختیار کی اور حفاظت نور محمدی میں بڑا اہتمام رکھتے تھے جب نور شریف کی نقل کا وقت آیا حضرت شیث علیہ السلام کو خواہش نکاح کی پیدا ہوئی اللہ تعالے نے مخوائلہ بیضا کو کہ اونکو خائیل بھی کہتے ہین بہشت سے بہیجا مخوائلہ ایک حور تہین بعکس حوا کے اللہ تعالے نے اونکو پیدا کیا تھا ہمشکل حوا کے الغرض شیث کا مخوائلہ بیضا کے ساتھ عقد ہوا اور اللہ تعالے نے حضرت شیث علیہ السلام کو جوڑہا پیدا کیا اور اونکے واسطے مخوائلہ بیضا کو جنت سے بہیجا یہ اہتمام بہی اللہ تعالے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار عظمت کے واسطے تھا تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور یکتا ہین کہ اللہ تعالے نے آپکے جد کا مان کے بطن میں بہی شریک نہین کیا تاکہ سب بہائیون سے اس صفت مین بے مثل رہین اور یہ بہی حکمت تہی کہ اگر شیث کے ساتہہ بہی بہن توام پیدا ہوتی تو آپ کا نکاح بہی موافق شریعت آدم کے بہن کے ساتہہ ہوجاتا اگرچہ اوسوقت مین یہ امر بسبب مجبوری کے کہ اوسوقت میں بجز اولاد آدم کے اور انسان تہا ہی نہین جائز اور درست تہا لیکن چونکہ آگے حرام ہونیوالا تہا اسوجہہ سے اللہ تعالے کو گوارا نہوا کہ شیث کا نکاح بہن کے ساتہہ ہوا اور یہ کہا جاوے کہ ایک نکاح اجداد محمدی میں ایسا ہوا ہے کہ جو آگے حرام ہوگیا پس واسطے طہارت نسب شریف کے

یہ امر بھی اللہ تعالے نے منظور نکیا اور بعض اس روایت کو کہتے ہین کہ قرآن مجید کے خلاف ہے
اسواسطے کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین جنت کی اور اوسکی حورون کی تعریف مین فرمایا ہے
کہ اونکو قبل اسکے کسی انسان اور جن نے چھوا نہین ہے پھر کیونکر شیث علیہ السلام کی صحبت
مین جنت کی حور آئی سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالے یہ تعریف اون حورونکی فرماتا ہے کہ جنکو جنت
مین پیدا کر رکھا ہے اہل جنت کیواسطے محوائلہ بیضا اونمین سے نہین ہین انکا تو اللہ تعالے نے
حضرت شیث ہی کیواسطے پیدا کیا تھا اور اونکو دنیا مین بھیجدیا اور حقیقت مین اونکو خلقت مین
تعلق ہے انسان سے بھی کیونکہ حوا کے عکس سے اللہ تعالے نے اونکو پیدا کیا ہے جیسی حوا کو اللہ
تعالے نے اپنی قدرت سے آدم علیہ السلام کے پہلو سے پیدا کیا ہے پس محوائلہ غیر حوا کی نہین ہین
اور اونکی دختر بھی نہین ہین اور نیز شیث علیہ السلام چھوٹے بیٹے آدم علیہ السلام کے ہین اللہ تعالے
نے چھوٹے کو حامل نور محمدی کیا اور اونہین کو قائم مقام آدمؑ کر کے تمام اولاد آدم پر سردار کیا تاکہ بعد ولی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہو کہ یہ نور وہ معظم ہے جو چھوٹے کو بڑا کر دیتا ہے اللھم صل وسلم
وبارک علیہ القصہ جب شیث علیہ السلام کا نکاح ہوگیا اللہ تعالے نے ایک قبہ یاقوت
زرد کا بہشت سے بھیجا اونمین حضرت شیث او محوائلہ بیضا مین باہم قربت ہوئی اور نور شریف
حضرت شیث سے نقل فرما ہو کر محوائلہ بیضا کے سینہ مین چمکنے لگا اور محوائلہ بیضا حاملہ ہوگئین شیطان
مقید کر لیا گیا اور یہ مضمون برابر جاری رہا کہ جب نور محمدی نقل کرتا تھا شیطان مقید کر لیا جاتا تھا
یہان تک وہ قید رہتا تھا کہ حامل نور محمدی پیدا ہو کر بلوغ کو پہونچتا تھا اور روایت ہے
کہ جب محوائلہ حاملہ ہوئین اطراف اور جوانب سے ندا آنے لگی کہ مبارک ہو تم کو اے بیضا بعد ختم
مدت حمل کے فرزند نورانی پیدا ہوئے نام اونکا حضرت شیث نے انوش بکسر ہمزہ اور ضم نون
کہ جسکے معنی صادق اور راست گو ہین قرار دیا جب

انوش بھی بالغ ہوئے شیث علیہ السلام نے عہدنامہ انوش سے لکھوایا کہ محافظت کرین نور نبویکی زنا سے اور پھر ین اوسپر کرا کے تابوت سکینہ مین رکھدیا اور اوسکو مقفل کردیا اور انوش کو اپنا خلیفہ کیا اور خود وفات فرمائی انوش نے خلافت کو بہت اچھی طرحسے انجام دیا نوسو ۹۰۰ برس کی اونکی عمر ہوئی اونہون نے درخت زمین پر لگائے اور طریقہ باغبانی کا جاری کیا اور اولاد اونکی بہت ہوئی منجملہ اونکی اولاد کے ایک فرزند کی ولادت مین بہت عجائبات قدرت الٰہی مشاہد ہوئے نام اونکا قینان بفتح قاف اور سکون یاے معنی اوسکے غالب کے ہین عمر اونکی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی ہوئی اور اولاد اونکی ہوئی اوسمین سے مہلائیل کی پیدایش کیوقت آیات الٰہی مشاہد ہوئے قینان نے مہلائیل کو اپنا خلیفہ کیا اور حسب معمول اونسے عہدنامہ لکھوا کر صندوق مین داخل کیا مہلائیل نے بھی امور خلافت کو باحسن وجہ انصرام کیا اور اونکی اولاد بہت کثرت سے ہوئی اونکے وقت مین بنی آدم کی کثرت ہوگئی تھی اور اطراف عالم مین پھیل گئے تھے اور گھرونمین اور میدانون مین رہتے تھے مہلائیل نے ملک بابل مین شہر سوس بنایا چنانچہ اول بنا تعمیرات اور مکانات کی اونہین سے ایجاد ہوئی اور مہلائیل کے معنی ہین خدا کا تسبیح کرنیوالا عمر اونکی نوسو برس کی ہوئی اونکے ایک فرزند تھے بڑے متقی اور پرہیزگار برد اونکا نام تھا معنی برد کے ضابط کے ہین اونہون نے بنی آدم مین ضبط قبائل کیا اونکی عہد مین باغوائے شیطان لوگون نے بت پرستی شروع کی ہرچند وہ مانع آئے اور دعوت توحید اونہون نے کی لیکن کفار بت پرستی سے باز نہ آئے جب عمر اونکی ایک سو بہتر برس کی ہوئی متاہل ہوئے ایک فرزند رفیع الشان اونکے پیدا ہوا نام اونکا اخنوخ رکھا معنی اوسکی کثیر العبادت ہین اہل عرب اونکو ہرمس کہتے ہین ہرمس عطارد کا نام ہے اور اونکو علوم کواکب اور استخراج احکام صحیحہ مین کمال تھا اور اکثر علوم نجوم اونکی طرف منسوب ہین اور اونکو ادریس بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ صحیفہ آدم اور شیث کو

بہ وحی الٰہی اونہون نے تدریس کی اور رسم درس کا اونسے جاری ہوا اور صنعت کتابت بہی اونہین نے ایجاد کی ہے قبل اونکی لباس بنی آدم کا کمل اور چمڑا لگا تہا اونہین نے کپڑا بنایا اور اوسکو سیا پہننے بہی اونہین سے ایجاد پائے ہین اور سلاح حرب بہی اونہین نے ایجاد کیے اور چونکہ اولاد آدم مین بت پرستی ہونے لگی تہی لہذا اول جہاد کفار پر اونہون نے کیا اور مبعوث بہ نبوت تیس صحیفے ان پر نازل ہوئے اور وہ اپنے زمانہ مین اجراے احکام کرتے رہے اور اونہون نے نکاح کیا اور اونکی اولاد ہوئی ایک فرزند تہا اونکا متوشلخ بڑے صالح اور پرہیزگار حضرت ادریس نے نور محمدی کی حفاظت کی اونکو وصیت کی اور حسب معمول عہدنامہ لکہوا لیا اور وہ نور شریف بعد ادریس کے متوشلخ کے سپرد ہوا الغرض اسیطرح وہ نور شریف اصلاب پاک سے ارحام پاک مین انتقال فرمانے لگا یہانتک کہ سیدنا نوح اور سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسمٰعیل علیہم السلام مین ہوکر اولاد اسمٰعیل مین جلوہ گر ہوا جب اللہ تعالے کو منظور ہوا کہ اہل زمین کو اپنے حبیب کریم کے دیدار سے مشرف کرے کل حجابات اباطی کراکے اوس آفتاب حقیقت کو بی بی آمنہ کے برج حمل مین سپرد کیا اختلاف ہے اہل سیر مین بعض کہتے ہین کہ نصف ماہ جمادی الثانی مین حضرت آمنہ کو علوق حمل ہوا اور محققین قائل ہین کہ چوتہی شب ماہ رجب کو وہ نور مبارک حضرت آمنہ کو تفویض ہوا اور وہ فرماتے ہین کہ ماہ رجب کو حضرت کے علوق کیواسطے اسلیے اللہ تعالے نے پسند کیا کہ ماہ رجب حدیث سے ثابت ہے کہ ماہ اصم ہے یعنی گونگا مہینہ قیامت کے روز کل ماہ شکل ہوکر اللہ کے سامنے شہادت دینگے کہ فلان بندون نے تیرے ہم مین فلان فلان کام کیے ہین لیکن ماہ رجب ساکت رہیگا اور کسی کی پردہ دری نکریگا چونکہ نبی کریم مین بسبب رحمت کے شان ستاری بہت بڑہی ہوئی ہے لہذا آپ کی علوق کیواسطے ماہ پردہ دار پسند کیا گیا اور ارباب نکات فرماتے ہین کہ یہ اشارہ اسطرف کیا گیا ہے کہ غیرت عشق پسند ہی نہین کرتی ہے کہ بجز راز دار کے کسی کو محبوب سے

ف نور محمدی کا حضرت آمنہ کے حمل مین ... ماہ رجب ... ولادت فرمانا

تعلق ہو جب تک کہ انسان ضابطہ ہوگا اور اسرار محبت کو دل میں مکنون نہ رکھیگا کبھی جلوہ حضرت محبوبیت اوسکے دل پر نہوگا چنانچہ یہی مضمون حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد
این مدعیان در طلبش بیخبر انند	کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

اللھم صل وسلم وبارک علیہ پھر جب آٹھ مہینے حمل کے گذر گئے اور نواں مہینہ آیا ربیع الاول کا گیارہ تاریخیں اوسکی گذر کر بارہویں تاریخ صبح صادق کیوقت سامان ظہور جناب رسالت ہوا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب حقیقت ہیں اور وقت طلوع آفتاب بعد صبح کے ہے لہذا اوس نیر ہدایت کا ظہور بھی بعد صبح کے ہوا یا اسطرف اشارہ ہے کہ جب روشنی صبح کی ظاہر ہونے لگی اور ظلمت شب مٹنے لگی اوسوقت حضور پرنور عالم دنیا میں جلوہ فرما ہوئے پس اب جو طالب لقائے محمدی ہو اوسکو ضرور ہے کہ اتباع سنت سنیہ نبویہ کرے تاکہ نور عبادت کا قلب میں چمکے اور ظلمت معاصی کے مٹنے کا سامان ہو اوسوقت البتہ وہ محبوب حق جلوہ نما ہوگا اور پرتو حسن اوس نور الٰہی کا ساحت سینہ پر پڑیگا پس جسطرح کہ آفتاب بعد نکلنے کے بالکل ظلمت کو مٹادیتا ہے اسیطرح تجلی اوس نیر اعظم کی بالکلیہ ظلمات کو قلب طالب صادق سے مٹادے گی یہانتک کہ ظلمت گناہوں کی تو کیا ظلمت خودی کو بھی محو کر دیگی یہی مضمون اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کی مدح میں ارشاد فرماتا ہے یُزَکِّیْہِمْ یعنی پاک کرتے ہیں اونکو

خورشید آنکہ نور او دمد صبح یقین	ما را ابر باند از ظلام شک ما

الغرض وقت صبح کے جبرئیل علیہ السلام بحکم حضرت الوہیت واسطے استقبال سید عالم فخر بنی آدم کے حاضر ہوئے اور واسطے اظہار عظمت کے کلمات مدح کی عرض کرنے لگے تاکہ حضور التفات فرماویں وہاں وہ استغراق تھا اللہ کی یاد میں کہ توجہ عالم ظہور کیجانب نہوئی حضرت جبرئیل نے جب

یہ مضمون دیکھا اللہ جلشانہ کے نام اقدس کا واسطہ دیکھا کہ ظہور فرمایے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالے کے محبوب ہین ویسے ہی اللہ تعالے کے عاشق کامل بھی ہین مسلمانون نے مین نام محبوب کا ادب ضرور ہے اور ذکر اسم حبیب کیطرف توجہ عاشق کو خواہ مخواہ ہوتی ہے لہذا احباب رسالت نے عرض جبرئیل کو قبول کیا اور عالم ظہور کیطرف توجہ فرمائی فظہر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اَلْبَدْرُ الْمُنِيْر پس وہ سلطان گدا پرور شہنشاہ بے اورنگ افسر حبیب رب داور شفیع روز محشر سراپردۂ خلوت سے ساتھ ہزارون جاہ و جلال کے دربار عام مین جلوہ گر ہوا

الا اے مومنین ہنگام تعظیم ست برخیزید
صلوٰۃ از جان و دل بر سرور کونین بر گوئید

سلام علیک اے نبی مکرم
مکرم تر از آدم و نسل آدم

سلام علیک اے نبی الورایا
بصورت مؤخر بمعنی مقدم

سلام علیک اے آغاز فطرت
طفیل وجود تو ایجاد عالم

سلام علیک اے ملک رسالت
ترا خاتم المرسلین نقش خاتم

سلام علیک اے اسمائے حسنی
جمال تو آئینہ اسم اعظم

سلام علیک شناسائے سرمد
ز روح الامین از پئے غیبت محرم

سلام علیک اے فیض نوالت
مر اکشت زار امل سبز و خرم

توئی یا رسول اللہ آن ابر رحمت
کہ باشد محیط از عطائے تو یک نم

جگر تشنہ گانیم اندر رسیدہ
ترحم علینا بحار ترحم

درونہا فگاریم و دلہا جراحت
ز لطف تو داریم امید مرہم

کشادیم پا سفر و دیارت
چو جامی ز بار گنہ پشت با خم

رجا واثق آمد ز فضل تو مارا	کہ این بار گناہ گرد و ز پشت عالم		
بحق میم مالب کشائی کہ آمد	ترا فتح باب شفاعت مسلم		

اللھم صلی وسلم وبارک علیہ سبحان اللہ اس عظمت وجلال کے ساتھ اوس بادشاہ اولین و آخرین سلطان المرسلین نے ساحت زمین پر جلوہ فرمایا کہ بمجرد ولادت باسعادت آثار امارت کفر کے مٹنے لگے اور بہت سی آیات الٰہی بنابر اظہار عظمت جناب رسالت مآب کی پیدائش کیوقت نمودار ہوئین اور یہود و نصارا کو خوب معلوم تھا کہ نبی موعود جو انبیا کا سردار اور ناسخ کل ادیان کے یہی ہین فقط حسد کی وجہ سے وہ سب آپ کے دشمن تہے اور ہمیشہ آپ کی فکر مین رہتے تہے لیکن اللہ تعالے آپ کا حافظ اور عاصم تہا ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست پہ کسی کافر کا آپ پر قابو نچلا بعضے اہل سیر کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات روز دودہ حضرت آمنہ اپنی والدہ کا پیا بعد چند روز ثویبہ نے آپ کو دودہ پلایا اور جمہور اہل سیر کا قول ہے کہ اول آپ کو ثویبہ نے جو کنیز تہین ابولہب کی اور ابولہب نے اونکو مژدہ ولادت باسعادت بیان کرنیکے سبب سے خوش ہو کر آزاد کر دیا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا اور ثویبہ نے حضرت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی دودہ پلایا تہا اسیوجہ سے حضرت حمزہ جناب رسالت کے برادر رضاعی تہے بعدہ حلیمہ سعدیہ نے آپ کو دودہ پلایا جب حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ مین لائین اور بی بی آمنہ کو سپرد کر دیا اوس وقت ام ایمن کہ حضرت عبداللہ کی کنیز تہین اور حضرت کو میراث مین پہنچین تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت مین مشغول ہوئین ام ایمن کہتی ہین کہ ہرگز نہین دیکہا مینے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کبہی آپنے بہوک یا پیاس کی شکایت کی ہو جب صبح ہوتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آب زمزم شریف تہوڑا سا نوش فرما لیتے تہے اور شب بہر کہنا نمانگتے تہے اور اکثر

بیان رضاعت حضور اور بعض حالات زمانہ طفولیت و ولادت باسعادت

ہوتا تہا کہ مین ذ انکا کہانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیش کرتی تہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مجہہ کو کہانیکی طرف رغبت نہین ہے نقل کرتے ہین کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم چہہ برس یا سات برس کے ہوئے بی بی آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
معہ ام ایمن کے مدینہ منورہ مین لیگئین بعض اقربا کے دیکہنے کیواسطے جو اونکے باپ کے بہائی بند تہے
اور دار نابغہ مین ایک مہینہ بہر قیام کیا اور پہر مکہ مکرمہ کیطرف واپس آئین اثنا راہ مین جب منزل
ابوا مین پہونچین بی بی آمنہ نے وفات کی اور اوسی جگہہ اونکو دفن کر دیا اور بعض روایت مین آیا ہے
کہ قبر حضرت آمنہ کی مکہ معظمہ مین ہے اور ایک جماعت علما کا قول ہے کہ جمع دونون روایتونمین
یہ ہے کہ کہین احتمال ہے کہ اول حضرت آمنہ کو دفن کیا ہو ابوا مین اور پہر مکہ معظمہ مین نقل کیا ہو
الغرض جب حضرت آمنہ نے بہی مقام ابوا مین انتقال کیا ام ایمن جناب سرور عالم کو مکہ مکرمہ مین
لائین عبد المطلب حضور کے دادا آپ کی کفالت کرنے لگے اور آپ کی تربیت مین مشغول ہوئے
روایت کرتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات والدہ کے مکہ مین آئے عبد المطلب نے
آپ کو گود مین لیا اور بی بی آمنہ کے انتقال کے سبب سے بہت گریہ کیا اور مرحمت اور شفقت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی کرتے تہے کہ اپنے بیٹون مین کسی پر نکرتے تہے کبہی بغیر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانا نکہاتے تہے اور ایسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز رکہتے تہے کہ جناب
رسالت جسوقت چاہتے تہے اوقات خواب اور بیداری اور خلوت اور جلوت مین عبد المطلب کے
پاس آتے تہے اور اونکی مسند پر بیٹہتے تہے اور اگر بعضے عبد المطلب کی خواص غایت ادب کیوجہہ سے
چاہتے تہے کہ حضور کو منع کرین عبد المطلب کہتے تہے چہوڑ دو میرے فرزند کو کہ عظمت بادشاہی اوسکے
چہرہ سے ظاہر ہوتی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حجرہ مین ایک خاص مسند تہی عبد المطلب
کی کہ سوا اونکے کوئی شخص اوسپر نہ بیٹہتا تہا تمام اشراف قریش گرد اوسکے بیٹہتے تہے ایک روز رسول کریم

علیہ الصلوٰۃ والسلام اوس مسند پر بیٹھے اور آپ اوس زمانہ مین بچے تھے ایک شخص نے حضرت کو
منع کیا آپ رنجیدہ ہوئے اور آنسو آپ کی آنکھون مین بھر آئے عبد المطلب کو یہ حال معلوم ہوا
تو کہا رہنے دو میرے فرزند کو تاکہ اس مسند پر بیٹھے وہ اپنے نفس سے ایک شرف دیکھتا ہے اور
مین امید کرتا ہون کہ وہ ایسے مرتبہ شرف پر پہنچے گا کہ عرب سے کوئی شخص اوس مرتبہ پر نہ قبل
اوسکے پہنچا ہے نہ بعد اوسکے پہنچے گا نقل ہے کہ ایک جماعت بنی مدلج سے کہ فن قیافہ شناسی
مین مشہور تھے اونھون نے عبد المطلب سے کہا کہ اس فرزند کی محافظت اچھی طرح کرو
کہ ہمنے کسی قدم کو نہین دیکھا اوسکے قدم سے مشابہ زیادہ ساتھ اوس قدم کے کہ اثر اوسکا
مقام ابراہیم مین ہے یعنی اس فرزند سے زیادہ اشبہ ابراہیم کے ساتھ کوئی نہین ہوا ہے
عبد المطلب نے جب یہ کلام اوس جماعت کا سنا ابو طالب سے کہا سنو یہ جماعت کیا کہتی ہین
پس ابو طالب اوس روز سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے لگے اور روایت
ہے کہ عبد المطلب ام ایمن سے کہتے تھے کہ اس فرزند سے کبھی غافل نہونا اور حفاظت اسکی اچھی
طرح سے کرنا اہل کتاب کہتے ہین کہ پیغمبر اس امت کا ہوگا الغرض ایسے انوار الٰہی اور آثار شرف چہرہ انور
سے تابان اور نمایان تھے سب اہل علم آپ کو دیکھکر طفولیت مین سمجھتے تھے کہ یہ نبی مکرم اور رسول
معظم ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور اسی سال مین عبد المطلب اشراف قریش کے
ساتھ واسطے تہنیت کے ملک یمن مین سیف ابن ذی یزن کے پاس گئے اور اوسنے ظہور
جناب نبوت کی عبد المطلب کو بشارت دی مفصل حال اوسکا یہ ہے روایت کرتے ہین
کہ جب سیف ابن ذی یزن کو اللہ تعالےٰ نے اوسکے دشمنون پر فتح دی اور ملک یمن
کہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا تھا پھر اوسکے تصرف مین آیا روسائے قبائل عرب اوسکے پاس مبارکباد
دینے کو آئے چنانچہ عبد المطلب بھی ایک جماعت اشراف قریش کے ساتھ مثل امیہ ابن

عبد الشمس اور عبد اللہ بن جدعان اور وہب بن عبد مناف اور قصی ابن عبد الدار کے
مبارکباد دینے کو گئے اور اوس سے ملاقات کی اوسنے بہت تعظیم اور احترام کیا اور ایک مقام
مناسب پر اونکو ٹھہرایا بعد ایک مہینہ کے عبد المطلب کو تنہا اوسنے بلایا اور خلوت مین اونسے کہا کہ
ایک راز اسرار غیبی سے مین تمسے کہا چاہتا ہون اوسکو پوشیدہ رکھنا اور مین سوائے تمہارے
دوسرے سے نہ کہتا تمسے اسوجہہ سے کہتا ہون کہ مجہہ کو گمان ہے کہ معدن اوس راز کا
تم ہو عبد المطلب نے اوسکی مدح اور ثنا کی اور پوچھا کہ وہ راز کیا ہے سیف نے کہا مینے اگلی کچھ
کتابو مین پایا ہے ایک بڑی عظیم خبر کو کہ اوسمین شرف حیات اور فخر ممات ہے اہل عرب کو
عام اور تمہاری قوم کو تمام اور تم کو خاص عبد المطلب نے کہا اے ملک تحقیق مین واپس
جاتا ہون ساتھہ ایسی چیز کے کہ کوئی سردار ویسی چیز لیکر واپس نہین گیا ہے اگر ہیبت
بادشاہ مانع نہوتی تو مین عرض کرتا کہ میری خوشی کو اور زیادہ کر اور صاف صاف اسکو بیان
فرما سیف نے کہا جب پیدا ہو تہامہ مین لڑکا کہ اوسکے پاس نشانی ہو اوسکو واسطے امامت
اور تم کو ساتھہ اوسکے زعم ہو قیامت تک نام اوسکا ہو محمد اور اوسکے دونون شانون مین مہر
مر جاوے اوسکی مان اور باپ اور کفالت کرے اوسکی اوسکا دادا اور چچا اور ایک روایت
مین ہے کہ کہا سیف نے کہ ایک پیغمبر دین پرور تمہاری اولاد سے مبعوث ہو نام اوسکا
محمد اور احمد ہو اور یہ وقت اوسکی ولادت کا یہی زمانہ ہے اور یا شاید پیدا ہو چکا ہو مان باپ
اوسکے مر جاوین اور دادا اور چچا اوسکا اوسکی کفالت کرے اللہ تعالے اوسکو آشکارا
اوٹھاویگا اور اوسکے انصار اور معاون پیدا کریگا تاکہ اونکی مدد سے اپنے دوستون کو عزیز
رکھے اور اپنے دشمنونکو ذلیل اور خوار کرے اور اوسکی ولادت کیوقت آگ بجہہ جاوے
پرستش کرے خدا اے بے ہمتا کی اور بتیت اور نابود کرے کفر اور طغیان کو لات اور عزی

اور تمام بت ٹوٹ جاوین اور قول اوسکا فضل ہو اور حکم اوسکا عدل ہو اچھے کام کا حکم دے
اور اوسپر عمل کرے اور برے کامون کی ممانعت کرے اور خود بھی اوس سے بچے عبد المطلب
نے اوس سے کہا مرتبہ تیرا بلند اور درخت عمر تیرا برومند ہو ہو سکتا ہے کہ ملک اس سے اور
زیادہ تر صاف مجھسے بیان کرے سیف نے قسم کہا کر کہا کہ اے عبد المطلب بتحقیق تو اوسکا دادا ہے
اور جھوٹ نہین ہے عبد المطلب نے جب یہ کلام سنا سجدے مین گر پڑے اور اللہ تعالے کی حمد
اور ثنا کرنے لگے سیف نے کہا اے عبد المطلب اپنا سر اوٹھا سینہ تیرا کشادہ اور عمر تیری دراز
اور کام تیرا بلند ہو مجھسے بیان کر مینے جو کچھ تجھسے کہا ہے کوئی شے اوسمین سے تو نے احساس
کی ہے یا نہ عبد المطلب نے کہا ہان اے بادشاہ میرا ایک لڑکا تھا کہ مین اوس سے بڑی
امید رکھتا تھا ایک دختر کریمہ کو اپنی قوم کے بزرگون سے مین اوسکی عقد مین لایا نام اوس دختر کا
آمنہ بنت وہب تھا ایک لڑکا اوس سے پیدا ہوا اوسکا نام مینے محمد اور احمد رکھا اوسکے دونون
شانون کے درمیان مین ایک نشانی ہے اور جو کچھ تو نے کہا ہے مینے اوسمین دیکھا ہان باپ
نے اوسکے وفات کی اب مین اور اوسکا چچا اوسکی کفالت کرتا ہون سیف نے کہا واللہ مینے
جسکا حال بیان کیا ہے وہی ہے زنہار اوسکی دشمنون سے اور ایک روایت مین ہے کہ یہود سے
اوسپر غلبہ نکرنے پاوے اگرچہ خدا یتعالے اوسکی دشمنونکو اوسپر خود متسلط نہونے دے گا
اور اسبات کو اس گروہ سے کہ تمہارے ساتھ ہین پوشیدہ رکھنا سباد اونکو حسد پیدا ہو
اور اوس سے عداوت کرین اور البتہ یہ لوگ یا اونکی اولاد اوس سے عداوت کرینگی اور مین
جانتا ہون کہ مین اوسکی بعثت سے پہلے دنیا سے جاؤنگا اگر مین یہ نجانتا تو اپنے تمام لشکر پیادہ
اور سوار کے ساتھ اوسکے ساتھ چلتا اور یثرب کو اپنا دار الملک کرتا اسواسطے کہ مینے کتب آبائی
مین یہ مضمون پایا ہے کہ اہل یثرب اوسکی دعوت کو قبول کرینگے اور اوسکے ناصر اور معین ہونگے

اور قبر بھی اونکی وہان ہونگی اور مین یہ بات چاہتا ہون وہ اپنی منتہی درجہ کی ترقی اور کمال
پر پہونچے اور تمام آفتون سے محفوظ رہے اگر مجھ کو یہ خیال نہوتا تو مین اظہار اوسکی نام کا کرتا اور
عرب کو اوسکا پیرو کرتا اور اگر زندہ رہگیا مین تو ایسا ہی کرونگا اے ٹھواسے عبد المطلب اور اپنے ملک
مین ساتھہ سلامتی کے جاؤ اور اوسکی حفاظت خوب کرو بعدہ ہر ایک شخص کو اشراف قریش
سے کہ عبد المطلب کے ہمراہ تھے چالیس اونٹ اور بروایتے سو اونٹ اور دس غلام حبشی اور
دس لونڈیان اور دس رطل سونا اور بروایتے پانچ رطل سونا اور دس رطل نقرہ اور ایک مشک
عنبر سے بھری ہوئی اور دو حلہ یمانی کے دیے اور جسقدر سبکو دیا تھا اوسقدر فقط عبد المطلب
کو دیا اور کہا کہ مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے کبھی کبھی اطلاع دیتے رہنا اور رخصت کیا
عبد المطلب معہ اپنے ہمراہیونکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے راہ مین عبد المطلب نے آثار حسد کے
انعام بادشاہ پر جو اونکو دیا تھا اپنے رفیقون سے مشاہدہ کیے کہا اسے یارو مت حسد اوس انعام پر
جو ملک یمن نے مجھ کو دیا ہے کرو اگرچہ وہ بہت ہے اسواسطے کہ اوسکو فنا اور زوال ہے لیکن
حسد کرو اوس دولت اور سعادت اور عزت اور شرف پر کہ جسکی اوسنے مجھ کو خوشخبری دی ہے
جو مجھ کو اور میری ذریت کو بعد میرے ہوگی قیامت تک پوچھا لوگون نے وہ کیا خوشخبری
ہے عبد المطلب نے کہا جو کچھ مینے کہا ہے جلد تر تم کو معلوم ہوگا عبد المطلب مکہ معظمہ مین آئے
اور بعد ایک برس کے اونہون نے انتقال کیا اور سیف بعد چند برس کے مقتول ہوا
اور زمانہ بعثت جناب رسالت اوسنے نپایا اور روایت ہے کہ سات برس کی عمر مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صفا اور مروہ کے درمیان مین کھڑے تھے ایک جماعت نصارا کی
ملک شام سے تجارت کیواسطے مکہ معظمہ مین داخل ہوئی پس اونمین سے ایک نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اون علامات اور نشانیون سے کہ اپنی کتاب مین دیکھی تھین پہچانا

اور آپ سے کہا ایجوان تم کون ہو فرمایا مین محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ہون نصرانی
نے آسمان کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ پروردگار اسکا کون ہے حضرت نے فرمایا اللہ اوسکا
رب ہے پہر اوسنے زمین کیجانب اشارہ کیا اور پوچھا اسکا پروردگار کون ہی آپ نے ارشاد
کیا اللہ اسکا رب ہی پہر اوسنے پہاڑ کیطرف اشارہ کیا کہ اسکا پروردگار کون ہی اور ایسے ہی
سوال کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی جواب فرماتے رہے پہر نصرانی نے
کہا سوا اللہ کے کوئی اور بہی انکا رب ہی حضور نے فرمایا تو اسواسطے آیا ہے کہ مجھکو
شک مین ڈالے پروردگار میرا اور اونکا ایک ہی ہے جو نہ شریک رکھتا ہے اور نہ ضد
پس نصرانی نے کہا اے اہل مکہ جان لو پیغمبر آخرالزمان یہ ہی ہین اور اسی سال بعد
مراجعت عبدالمطلب یمن سے یہ واقعہ ہوا مروی ہے رقیقہ بنت ابی صیفی ابن ہاشم سے
کہ چند سال برابر قریش مین قحط پڑا درخت خشک ہو گئے جانور لاغر ہو گئے دودہ اونکا
سوکہہ گیا اضطراب اہل مکہ کا حد سے تجاوز کر گیا اوسی زمانہ مین مینے خواب دیکھا کہ ایک
ہاتف کہتا ہے اے گروہ قریش وہ پیغمبر کہ تم مین مبعوث ہوگا اوسکی ستارہ شرف اور کمال
کے چمکنے کا وقت قریب آگیا اوٹہو یاران عیش اور خوشی مانگو اور دیکہو تم مین ایک مرد ہے
دراز قامت گورا اسفید رنگ بلند بینی تازہ رو پلکین اوسکی دراز ہین اور صاحب فخر اور حسب ہے
وہ اپنے فرزند کے ساتہہ قوم مین سے باہر نکلے اور ہر قبیلہ سے ایک مرد اوسکی ساتہہ ہو
اور سب پاک صاف ہو کر خوشبو لگا کر سات بار کعبہ کا طواف کرین اور رکن کعبہ کو بوسہ
دین اور کوہ ابوقبیس پر آوین وہ مرد موصوف پانی کیواسطے دعا کرے اور ہمراہی آمین
کہین پانی برسے گا جسقدر چاہو گے رقیقہ کہتی ہین جب صبح ہوئی جاگی مین خائف اور
ترسان تہی اور جس کسی سے مین نے یہ خواب بیان کیا قسم ہے حق اور حرمت حرم کی

اونسے یہی کہا کہ اس سے مراد عبد المطلب ہے پس جماعت قریش اونکے پاس جمع ہوئی اور کہا
اور میرا خواب اون سے بیان کیا اور عرض کیا آپ دعا کرین عبد المطلب اوٹھہ کھڑے ہوئے اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھہ لیا اور باہر نکلے اور ہر قبیلہ سے ایک ایک مرد بموجب حکم
ہاتف غیبی کے اونکے ہمراہ ہوے سب نے غسل کیا اور خوشبو لگائی اور طواف کیا اور کوہ ابو قبیس پر
آئے عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندہے پر چڑہا کر ہاتھہ دعا کو اوٹھایا
اور عرض کیا اے رب خلق کے اے بر لانیوالے حاجتونکے اور دور کرنیوالے بلاؤنکے تو بے کسیکی
سکہائے خود جاننے والا ہے اہل مکہ تیرے غلام اور لونڈی ہین قحط اور تنگی سے تیرے
حضور مین شکایت کرنے کو حاضر ہوئے ہین اور عرض کرتے ہین جانور انکے ہلاک ہوگئے ہین اے
اللہ برسا ہم پر باران نافع کہ گہانس کو اوگا دے اور ہم کو خوش کرے راوی کا قول ہے کہ ہنوز آگے
کعبہ ابہی لوگون نے قصد اوترنے کا پہاڑ پر سے جانب بیت الحرام نہیں کیا تہا کہ پانی آسمان سے
برسنے لگا اور گہرون کی موریون سے بہنے لگا تمام بزرگان قریش نے کہا عبد المطلب سے
هَنِيئًا لَكَ يَا اَبَا الْبَطْحَا مبارک ہو تم کو اے بزرگ بطحا کے اور جب عمر شریف جناب رسالت
آٹھہ برس کی ہوئی عبد المطلب نے وفات کی ابو طالب کو وصیت کی کہ محافظت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بہت کرنا اور نقل کرتے ہین کہ عبد المطلب آخر عمر مین نابینا ہوگئے تہے اور عمر
اونکی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی ہوئی تہی اور ایک روایت ہے بیاسی ۸۲ برس کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے پوچہا کہ حضرت آپ کو اپنے دادا کا انتقال کرنا یاد ہے حضرت
نے فرمایا ہان یاد ہے مین اوسوقت مین آٹھہ برس کا تہا ام ایمن کہتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے جد امجد کے جنازہ کے پیچہے تشریف لیے جاتے تہے اور روتے جاتے تہے اور اہل علم
کہتے ہین کہ عبد المطلب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت ابو طالب کو اسی وجہہ سے

سپرد کی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم اعیانی تھے اور جسقدر اونکو حضرت
سرور عالم کی محبت تھی دوسرے چچاؤں کو نہ تھی اور کہتے ہین کہ بعد وفات عبد المطلب کے
ابو طالب اور زبیر نے آپ کی کفالت کیواسطے قرعہ ڈالا ابو طالب کے نام قرعہ نکلا اور بعض کہتے
ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا تھا کہ حضور اپنے اعمام سے جسکی کفالت چاہین
اختیار کر لین پس آپنے کفالت ابو طالب کو اختیار فرمایا الغرض بعد نوع اعدو وفات عبد المطلب
ابو طالب آپ کے کفیل ہوئے اور وہ محافظت نبی کریم کی بہت اچھی طرحسے کرتے تھے اور ہمیشہ
آپ کی حمایت پر مستعد رہتے تھے قبل از ظہور نبوت کے بھی اور بعد بعثت کے بھی اور نہایت
درجہ آپ سے محبت کرتے تھے اپنی تمام اولاد پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دیتے تھے
اور آپ کو سب پر مقدم رکھتے تھے اور مثل عبد المطلب کے بغیر جناب رسالت کے کہانا نکہاتے
تھے روایت کرتے ہین کہ ابو طالب مالدار نہ تھے اور اولاد بہت تھی جب کبھی بغیر رسول کریم
کے وہ کہانا کہاتے تھے روایت کرتے ہین کوئی سیر نہوتا تھا اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دسترخوان پر ہوتے تھے سب آپ کی برکت سے سیر ہوجاتے تھے اور کہانا بچ رہتا تھا ابو طالب
آپ سے کہتے تھے واللہ انک لمبارک یعنی قسم خدا کی تحقیق تو مبارک ہے اور اپنے پہلو مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو سلاتے تھے اور جب گھر سے جاتے تھے آپ کو ساتھ لیجاتے تھے ارباب
سیر اور اہل تاریخ لکھتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ[12] برس اور دو[2] مہینے اور
دس روز کے ہوئے ابو طالب کا ارادہ تجارت کیواسطے شام کیطرف جانے کا ہوا جب
سامان درست کر لیا اور بار برداری پر رکھا کہ روانہ ہون اور ارادہ اونکا حضور کو ہمراہ
لیجانے کا نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چچا مجھ کو کس پر چھوڑتے ہو میری
نہ مان ہے نہ باپ ہے مین تمہارے ساتھ چلون گا ابو طالب یہ سنکر بہت روئے اور

تھا واللہ تم کو مین اپنے ہمراہ لونگا اور ہرگز تم سے جدا نہونگا الغرض ابو طالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمراہ لیکر ملک شام کیطرف روانہ ہوئے اثناے راہ مین ایک دیہہ مین پہونچے کہ اوسکو کفر کہتے تھے اور بصریٰ وہان سے چھہ میل ہے اوس دیہہ مین بحیرا راہب کہ علما اور احبار نصارا سے تھا اور زہد اور ورع مین درجہ کمال کو پہونچا تھا اوسکا صومعہ تھا اور اسیوجہہ سے وہ دیہہ دیر بحیر کرکے مشہور ہے اور اوسکو احوال جناب سرور عالم کا انجیل اور دوسری آسمانی کتابون سے خوب معلوم تھا اور مدت دراز سے اوس صومعہ مین حضور کی زیارت کی انتظار مین بسر کرتا تھا اسواسطے کہ کتب آسمانی مین پڑہا تھا کہ نبی آخر الزمان فلان وقت مین اسجگہہ تشریف لاوینگے اور فلان جگہہ فلان درخت کے سایہ مین مقام فرماوینگے اسوجہہ سے جب کوئی قافلہ قریش کا اوسکے صومعہ کے نیچے قیام کرتا تھا وہ صومعہ کے اوپر چڑہ کر دیکھتا تھا کہ وہ نشانیان دیکھے اور معلوم کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس قافلہ مین ہین یا نہین اور جب کوئی نشانی اون نشانیون سے ندیکھتا تھا صومعہ سے باہر نہ نکلتا تھا اور اوس قافلہ والون سے اختلاط نکرتا تھا روایت کرتے ہین کہ جسروز وہ قافلہ قریش جسمین جناب سرور عالم تشریف رکھتے تھے اوس صومعہ مین پہونچنے والا تھا بحیرا صومعہ کی چھت پر کھڑا تھا دور سے نظر اوسکی قافلہ پر پڑی دیکھا کہ ایک ٹکڑا ابر کا اوس قافلہ پر سایہ کیے ہوئے ہے جب قافلہ چلتا ہے وہ ابر بہی چلتا ہے اور جب قافلہ توقف کرتا ہے ابر بہی ٹھہر جاتا ہے بحیر انے جب یہ حال دیکھا تعجب کیا اور دل مین کہا کہ یہ امر واقع نہوگا مگر پیغمبر کے سر پر ضرور مقصد میرا اس قافلہ مین ہے اور ایک روایت مین ہے کہ جب قافلہ ایک بلند گھاٹی پر پہونچا بحیرا نے سنا کہ پتھر اور درخت صحرا کے سب نے بہ آواز بلند کہا السلام علیک یا رسول اللہ **نقل** ہے کہ جب وہ قافلہ صومعہ کے نیچے ٹھہرا

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچا ابو طالب کے ساتھہ نیچے اوس درخت مین کے مقیم ہوئے اور
اوس پارۂ ابر نے اوس درخت کو اوپر سایہ کر لیا اور ایک روایت مین ہے کہ شاخین اوس درخت کی
بہت خشک تہین جب جناب رسول کریم اوس درخت کے نیچے اوترے وہ درخت سرسبز اور تازہ
ہوگیا اور سایہ اپنا پہیلا دیا پس بحیرا یہ امور دیکہہ کر خوش ہوا کہ امید میری بر آئی پیغمبر آخر الزمان
اس قافلہ مین ہین اور وہان کے خادمون اور مریدون سے کہا اونہون نے قافلہ کیواسطے
کہانا طیار کیا اور دستر خوان ترتیب دیا اور ایک شخص کو بہیجا کہ کہہ دے ای اہل قریش تمہارے
واسطے کہانا مینے طیار کیا ہے تمہاری دعوت کرتا ہون اور عرض میری یہ ہے کہ دعوت میری
قبول کرو اہل قافلہ نے کہا ای ابو عداس تیرا کبہی یہ دستور نہ تہا اس مرتبہ کیا امر تعجب ظاہر ہوا ہے
کہ یہ فعل کیا ہی بحیرا نے اونکی جواب مین کہا جو کچہہ ہوگیا اوسکو جانے دو اور گذری ہوئی باتین
زبان پر نہ لاؤ اسوقت میری دعوت قبول کرو پس اہل قافلہ بحیرا کے صومعہ مین آئے بحیرا
صومعہ کی چہت پر چڑہا تاکہ اوس ابر کو دیکہے دیکہا کہ وہ ابر اوسیطرح اوس درخت پر سایہ کیے ہے
کہا ای گروہ قریش آیا تم مین کوئی شخص رہگیا ہے کہ میری دعوت مین حاضر نہین ہوا کہا ہان
ایک جوان ہی خوردسال محمد نام اونکو منزل پر اسباب کی حفاظت کیواسطے چہوڑ دیا ہی بحیرا
نے کہا میری یہ آرزو ہی کہ اہل قافلہ سے کوئی شخص حاضران بجہ اس دعوت سی تخلف نکری پس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانیکو آدمی بہیجا حضرت سرور عالم بہی تشریف لائی اور اپنی چچا
ابو طالب کی پہلو مین بیٹہے اور ایک روایت مین ہے کہ جب قافلہ صومعہ کے نیچے پہونچا لوگ اسباب
کہول رہی تہی کہ بحیرا بخلاف عادت صومعہ سے باہر آیا اور قافلہ کیطرف روان ہوا اور قافلہ
مین سیر کی یہانتک کہ ابو طالب کے قیام گاہ مین پہونچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکہا اور دست مبارک حضور کا پکڑا اور کہا هٰذا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ وَرَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ

یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین قریش کے بڈہون نے بحیرا سے کہا تونے کیونکر جانا کہ یہ پیغمبر ہین بحیرا نے آنحضرتؐ پر ابر کا سایہ کرنا اور شجر اور حجر کا حضورؐ پر سلام عرض کرنا اور جو جو علامات اور کرامات دیکھی تہی بیان کیں اور نشان صورت مبارک اور ہیئت موزون کا جو کتابون سے دریافت کیا تہا اونسے بیان کیا اور کہا کہ مین خوب پہچانتا ہون پیغمبر آخر الزمان کو ساتہ خاتم نبوت کے کہ اونکی شانہ مبارک پر ہے بمثل سیب کی بعدہ وہ اپنی صومعہ مین گیا اور دعوت کی فکر کی اور اہل قافلہ کو بلایا جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا اور نقل کرتے ہین کہ بحیرا نے مہمانونکو اپنی صومعہ کی میدان مین ایکدرخت کی سایہ مین بٹہایا تہا اور آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانیکو بہیجا جب جناب سرور عالم تشریف لائے پارۂ ابر بہی حضورؐ پر سایہ کیے ہوئے آیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے قریب پہونچے ارادہ بیٹہنے کا کیا سایہ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف جہکا بحیرا نے کہا دیکہو درخت کی سایہ کیطرف کہ جہکا اونکی جانب اور جب نبی کریمؐ بیٹہے بحیرا اچہی طرح حضورؐ کیطرف متوجہ ہوا اور نشانیان پیغمبر آخر الزمان کی جو آسمانی کتابون مین پڑہی تہین خوب دیکہتا رہا یہانتک کہ لوگ کہانے سے فارغ ہوئے اور قصہ دعوت ختم ہوا اور لوگ مجلس سے اوٹہے بحیرا نے ابو طالب سے کہا اے ضعیف مین تمسے کچہہ کہونگا اور جب سب آدمی باہر نکل گئے اور ابو طالب بیٹہے رہے بحیرا نے اونسے کہا یہ جوان تمہارا کون ہے ابو طالب نے کہا کہ میرا پسر ہے بحیرا نے کہا یہ ہو نہین سکتا کہ اسکی مان باپ یا دادا زندہ ہون ابو طالب نے کہا سچ کہتا ہے تو یہ میرا بہتیجا ہے بحیرا نے کہا کہ انکی حفاظت اور رعایت مین بہت اہتمام کرتا رہنا اور یہود کی دشمنی سے ڈرتے رہنا اگر وہ اس پر قدرت پاوین تو پانی تک نہ پئین جبتک اسکو قتل نکرلین اور جان لو کہ اسکی بہت بڑی شان ہوگی بعدہ بحیرا جناب سرور کائنات کیطرف متوجہ ہوا اور کہا مین تمکو لات اور عزی کی قسم دیتا ہون اور غرض بحیرا کی اس سے امتحان تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورنہ بحیرا بت پرست نہ تہا بلکہ ایک مرد خداشناس اور اہل حق اور معرفت سے

تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھہ کو ان توں کی قسم نہ دی کوئی شی میرے نزدیک ایسے
دشمن نہین ہی جیسے یہ ہین بحیرا نے کہا پس مین خدا کی قسم دیتا ہون تم کو کہ تمہارے دونون شانونکے
درمیان مین ایک علامت ہی اس شکل و ہیئت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہان پس مرد
خداشناس اوٹہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون چشمان مبارک کے بیچ مین بوسہ دیا
اور کہا اشہد انک رسول اللہ حقا اور بعض کہتے ہین حضور کے قدمون پر بوسہ دیا اور ایک
روایت مین یہ ہی کہ حضرت سرور عالم نے بحیرا کی التماس کرنیسے چادر شریف کو دوش مبارک سے
اوٹہا دیا بحیرا نے خاتم نبوت کو جناب رسالت کے دونون شانونکے درمیان مین دیکہا اوسی کیفیت سے
جو کتب آسمانی مین دیکہا تہا پس اوسکو چوم لیا قریش نے کہا اس راہب کے نزدیک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بڑی قدر ہی اور نقل ہی کہ چند شخص یہودیون مین سے اور ایک روایت مین ہی سات
شخص روم سے بارادہ قتل جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام آئے تہے اوسمین تین عالم تہے
کامل تہے دریس و زریر اور تمام اوسی روز بحیرا کے صومعہ مین پہونچے اور بحیرا سے کہا ہمکو کتاب آسمانی سے
معلوم ہوا ہی کہ آجکے دن اس صومعہ کے نیچے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے قافلہ کے ساتہہ مقام
کرینگے وہ لوگ اسی ارادہ سے آئے ہین کہ اونکو قتل کرین اور بحیرا سے اس کام مین شرکت چاہی بحیرا نے
دلائل واضحہ سے اونکے دلمین یہ بات راسخ کردی کہ جب یہ جوان وہ پیغمبر ہی کہ جسکی وصف کتاب
آسمانی مین تم نے پڑہی ہین تو کیونکر توریت اور انجیل و زبور پڑہنے والا اونکو پیغمبر بچانیگا اور ایک روایت مین ہے
کہ بحیرا نے اون لوگونسے کہا کہ مجہسے یہ کہو کہ جو امر اللہ کو کرنا منظور ہو اور رد واوسکے کیا چاہے کوئی شخص اوسکو
تغیر کرسکتا ہی اونہون نے کہا نہین بدل سکتا ہی پس بحیرا نے کہا کہ تم لوگ اوس سے دست اندازی نکرو پلٹ
جاؤ اور بیفائدہ کوشش نکرو اون لوگون نے انصاف کیا اور اوس ارادہ سے باز آئے روایت ہی
کہ بحیرا نے ابوطالب سے کہا کہ یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا اور شریعت اسکی تمام عالم کو گہیر لیگی اور دین اوسکا

سب دینون کا ناسخ ہوگا اگر تم کو اونکی ساتھہ شفقت اور محبت ہی تو ہرگز اونکو شام مین نہ لیجاؤ کہ یہود
اونکی بڑے دشمن ہین مبادا کہ آنحضرت کو دیکھین اور کچھہ ایذا پہونچاوین پس ابوطالب نے اپنا اسباب
بصرے ہین نفع کے ساتھہ فروخت کرلیا اور مکہ کو پلٹ گئے اور ایک روایت مین ہی کہ ابوطالب نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت کے ساتھہ مکہ معظمہ کو واپس کردیا اور خود شام کیطرف گئے کہ تجارت کو
پورا کرلین اور قصہ بحیرا راہب کا اکثر کتب معتبرہ مین ساتھہ کمی بیشی الفاظ کے وارد ہی امام ترمذی نے
بہی اس قصہ کو سند کے ساتھہ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی اور اوسکی سند کی تعریف
کی ہی روضۃ الاحباب مین بہت سی روایات جمع کی ہین لہذا روضہ سے یہان نقل کیا ہی اور بحیرا کی
اہل علم نے تعریف کی ہی کہ تمام علماء نصارا کا اونکی دین مین بہر انہا اور ابونعیم نے بحیرا کو صحابہ مین لکہا ہی مگر اسمین
شک ہی کہ وہ اون لوگون مین سے ہین جنہون نے جناب سرور عالم کو قبل از بعثت دیکہا ہی اور حضور
کی نبوت پر ایمان لائے ہین اور جب عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سترہ برس کی ہوئی
زبیر ابن عبد المطلب اور بقولے عباس ابن عبد المطلب کا قصد سفر کا یمن کیجانب تجارت کیواسطے
ہوا ابوطالب سے اونہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے ساتھہ کردو مجھہ کو آرزو ہے
کہ برکت محمد کی مجھہ کو بہی پہونچے ابوطالب نے بہائی کی عرض کو قبول کیا اور سید عالم کو چچا کی ساتھہ یمن
کیطرف بہیجدیا اثنائے راہ مین بہت اعجاز حضرت سرور کائنات سے ظاہر ہوئے ارباب تواریخ لکہتے
ہین کہ جب بیسوان سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع ہوا آثار آنحضرت پر ظاہر ہونے لگے
چنانچہ منقول ہی کہ ایک روز جناب نبی کریم نے ابوطالب سے کہا اے عم کئی شب پیشتر اس سے تین
شخص میرے پاس آئے اور مجھہ کو اچھی طرح سے دیکہا اور کہا یہ وہی ہی لیکن ابہی وقت ظہور اوسکا
نہین آیا ہی بعدہ پہر ایکبار حضرت سرور عالم ابوطالب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے چچا
اونہین تینون شخصون مین سے ایک شخص پہر مجھہ پر ظاہر ہوا اور مجھہ پر حملہ کیا اور میرا شکم چیر ڈالا

چنانچہ مین راحت اوسکی انہی مین پاتا ہون ابوطالب یہ سنکر جناب سرور عالم کو ایک کاہن کی پاس
لیگئی چونکہ فن طبابت بہی کرتا تہا اور سب حال اوس سی بیان کیا اور کہا کہ اسکا علاج کر اوس مرد کاہن
نے بہت احتیاط کے ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائی مبارک کو دیکہا اور حضور کی پیرونکو
بہی دیکہا اور اوس علامت کو جو دونون شانونکی درمیانمین تہی معاینہ کیا اور کہا اے ابوطالب
یہ پسر تمہارا عیب اور مرض سے پاک ہی اور شیطان اوسپر غلبہ نہین پا سکتا ہے علامات خیر
اسمین بہت دیکہی جاتی ہین اور یہ حال جو وہ کہتی ہین شیطان اور اوسکی وسوسہ سی نہین ہے
بلکہ ملائکہ کرام ہین کہ اوسکی دل کو نبوت کی جہت سی تلاش کرتے ہین اور مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ آپ نی ارشاد کیا کہ اوس زمانہ مین واقعہ مین نے دیکہا کہ ایک مرد نی ہاتہہ اپنا میرے
کندہی پر رکہا اور بعد اوسکی ہاتہہ میرے سینہ کی اندر لیگیا اور میرے دل کو باہر لایا اور کہا کہ ایک
دل ہی پاک بدن پاک مین اور پہر اوسکو اوسکی جگہہ پر رکہدیا الغرض اللہ تعالے جل شانہ نی
واسطے اظہار عظمت جناب رسالت کی ایسی نشانیان اپنی طفولیت سی جناب سرور عالم مین
ظاہر کردین تہین کہ جو اہل علم آپ کو دیکہتا تہا یا آپ کا حال سنتا تہا بڑائی حضور کی اوسکی دل مین
راسخ ہوجاتی تہی اور آپ کی تعظیم کرتا تہا یہانتک کہ تریسٹہہ برس مین عظمت اور جلالت آپکی
تمام دارین مین مثل آفتاب کی روشن ہوگئی اور قیامت تک روشنی اوسکی پہیلی رہیگی لیکن

جنکی آنکہون پر اور دل پر حسد اور عناد کا پردہ ہی وہ اوسکی دیکہنی سی محروم ہین

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اللہم صل وسلم وبارک علیہ



تمت

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہی اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخیر سے طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبوع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین — قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی

خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الورےٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الورےٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
دافع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف فلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندرجال
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی نامہ	فضای چمنستان
مجموعہ خطب حلمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجالس گیارہوین	فضائل چاریار	عملیات نادرہ
مجموعہ ذوالف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	اندرجال کلان

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہی نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط کتابت سے دریافت ہوسکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی و ڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جاسکتا ہے —

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابوتراب خان — جنوری [illegible]

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت آوان مین یہ مجموعہ الاجواب غزنیہ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسمین عالیجناب
مولوی حافظ حاجی علامہ **محمد ہادی علی خان** صاحب نے
کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس
مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین
حال پر ملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالے یکے
بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ پنجم بھی
جسکا نام سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات ہے
مطبع **نامی** لکھنو مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف
ماہ مبارک ربیع الاول ۱۳۰۲ھ مین طبع ہو گیا ہے - لہذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین اقم سے طلب کرین

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنو گولہ گنج البتدائی جانب

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ چھوٹا رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمیٰ بہ

کحل الابصار فی ذکر نبی المختار

مؤلفہ شیدائے احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ الہادی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ ہجری

فہرست کتاب کحل الابصار فی ذکر نبی المختار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعمَائِہٖ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَحِبَّائِہٖ

منم غلام غلامم تو یا رسول اللہ	دلم فداست بنامم تو یا رسول اللہ
زہے سعادت آن طائران عرش مقلم	گر آمدند بدامم تو یا رسول اللہ

عالم ظہور نور کمال محمدست	آدم مثال حسن وجمال محمدست
از آفتاب روز قیامت چہ غم بود	آن را کہ در پناہ ظلال محمدست
ای غرقۂ گناہ ز طوفان غم مترس	کشتی نوح عصمت آل محمدست

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اہل اصول نے معنی یصلون علی النبی کے اہتمام بالشان کے فرمائے ہین اور یہ معنی جامع ہین کل معانی مجازی کو اور معنی لغوی بھی اسمین مندرج ہین اسواسطے کہ رحمت بھیجنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حسب مرتبت حضور کے اور رحمت طلب کرنا ملائکہ کا اللہ تعالی سے

جناب سید عالم کی امت مرحومہ کیواسطے یہ سب داخل ہے اہتمام بالشان مین اور اہتمام بالشان کو
ہر ایک نے اپنے علم کے موافق فرمایا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ اللہ تعالے جل جلالہ ہر طرح پر
اہتمام فرماتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار عظمت اور شان مین اپنے فعل سے بہی اور
قول سے بہی اور بیان اوسکا بشر کے امکان مین نہین ہے اسواسطے کہ جیسا وہ خود بعید ہے ویسا ہی
اوسکا اہتمام بہی بعید ہے کیونکہ اہتمام شان نبی کریم ایک صفت ہے صفات باریتعالے سے اور صفات
حضرت الوہیت کل بعید ہین اور ہمارے علم اور بیان مین نہین آسکتی ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی عظمت مرتبہ اور رفعت درجہ سمجھنے کیواسطے ہم کو اسقدر کافی ہے کہ جب اہتمام کرنیوالا بعید ہے
اور اوسکا اہتمام بہی بعید ہے تو ضرور صفات کمالیہ محمدیہ اور اخلاق پسندیدہ نبویہ اور کمالات برگزیدہ
احمدیہ کہ جسکی بڑائی کیواسطے اہتمام بعید حضرت بعید کا جاری ہے اور جاری رہیگا انہین بہی مضمون
بعید ہے ہوگا چنانچہ اللہ تعالے جلشانہ نے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم کے صفات کی بڑائی کو خود
قرآن مجید مین فرمایا ہے ارشاد کرتا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تحقیق تم اے محمد بیچ خلق عظیم کے ہو
اور خلق کہتے ہین زبان عرب مین صفات زائدہ کو جو ماہیت شخص مین داخل نہین ہوتی ہین مثلاً چلنا
پہرنا کہانا پینا اگر آدمی چلتا ہے تب بہی انسان ہے اور ساکن ہے تب بہی انسان ہے اور کہاتا ہے
تب بہی انسان ہے اور نہین کہاتا ہے تب بہی انسان ہے پس اللہ تعالے نے حضور کی صفات
زائدہ کو عظیم فرمایا ہے شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج مین فرماتے ہین کہ عظیم وہ ہے کہ حیطہ
ادراک سے باہر ہو اگر محسوس ہے بصر اوسکا احاطہ نکر سکے اور اگر معقول ہے تو ادراک عقل مین
نہ سما سکے اور علما مفسرین فرماتے ہین کہ اللہ تعالے قادر تہا کہ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو مفصل اور مشرح فرما دیتا لیکن نفرمایا اور مجمل ارشاد کیا کہ اے محمد تم بڑے خلق پر ہو تا کہ
خلق کو معلوم ہوجاوے کہ گو ہم اوسکے بیان پر قادر ہین لیکن تم کو اوسکے دریافت کرنے کی اونکی

ف بیان انکی حضور کی عظمت کا اظہار لفظ خلق عظیم سے

استعداد اور قوت نہین ہے اسواسطے تفصیل نہین کرتے ہین اور اسیوجہ سے اس آیہ شریفہ مین اللہ
تعالیٰ نے اپنے حبیب کے خطاب مین آپ کی بڑائی کو فرمایا اِنَّکَ ارشاد کیا اور امت محمدی کو
مخاطب نہین کیا یعنی ہم سے نہین کہا کہ وہ خلق عظیم پر ہین تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ہم آپ کے
خلق کی بڑائی کو کما حقہ نہین جان سکتے تھے اسلیے ہم سے خطاب نکیا اسواسطے کہ یہ خلاف فصاحت ہے
کہ کلام ایسا کیا جاوے جو مخاطب کی سمجھ مین نہ آوے اور اپنے حبیب کریم کو اس آیہ کریمہ مین مخاطب
کیا تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ خلق محمدی کی عظمت کو یا ہم جانتے ہین کہ ہم نے دیا ہے یا وہ جانتے ہین جن کو
عطا ہوا ہے پس ہم لوگون کو یہ سمجھنا چاہیے کہ آپ کے خلق ایسے عظیم ہین کہ ہم سمجھ نہین سکتے اور مروی ہے
کہ ام المومنین محبوبہ سید المرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ یا ام المومنین
آپ کچھ خلق رسول اللہ کو بیان کرین یعنی خلق عظیم کی تفسیر کرین فرمایا ام المومنین نے کَانَ خُلُقُہٗ
الْقُرْاٰن تھے خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شیخ مدارج مین فرماتے ہین کہ ام المومنین نے
خلق رسول اللہ کو قرآن فرمایا ظاہر ہے کہ قرآن سے زیادہ عظیم اور کیا ہے ثُمَّ کَلَامُہٗ پس ام المومنین
کے قول سے سمجھ لینا چاہیے کہ صحابہ حضرت کے خلق کو کیسا بڑا جانتے تھے پس جب صفات نائدہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی بڑی ہین کہ اللہ تعالےٰ اونکو عظیم فرماتا ہے تو صفات ذات
کسقدر بڑی ہونگی اور وہ ذات کیسی عظیم ہوگی اور صراح مین خلق کے معنی لکھے ہین خوے حسن کے
اور بعض کہتے ہین کہ خلق بضم خا سیرت باطن کو کہتے ہین اور بفتح خا یعنی خلق صورت ظاہر کو اور
بفتح خا بھی اس آیہ شریفہ کی قرات ہے پس جمع کرنے سے ہر دو قرات کے معنی اس آیہ
شریفہ کے یہ ہوے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از روے صورت اور سیرت کے عظیم ہین کسیقدر
تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالےٰ الحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان اخلاق او حلیہ شریف مین
معلوم ہوگی الغرض حاصل کلام یہ ہے کہ سب صفات کمالیہ محمدیہ ہماری اور اک سے باہر ہین

ایسا اللہ تعالے نے آپ کو معظم کر دیا ہے اسیوجہ سے عرفا کا قول ہے خسرو کہتے ہین

جز خدا قدر ترا نشناخت کس ‖ کس خدا را ہم چو تو نشناختہ

اور مولانا جامی کہتے ہین ابیات

حقۂ لعل تو از جوہر جان ساختہ اند ‖ کار ہر خفتہ در آن حقہ نہان ساختہ اند

ہر لطافت کہ نہان بود پس پردۂ غیب ‖ ہمہ در صورت خوب تو عیان ساختہ اند

ہر چہ بر صفحۂ اندیشہ کشد کلک خیال ‖ شکل مطبوع تو زیباتر از ان ساختہ اند

لیکن چونکہ ذکر شریف جناب سرور عالم کا باعث حیات قلب ہے اور سبب قوت روح لہذا اگرچہ صفات محمدیہ ادر کمالات نبویہ حیطۂ ادراک مین نہین آسکتی ہین تاہم کسیقدر بقدر ضرورت بیان کیجاتی ہین بقول

مولانا روم

آب دریا را اگر نتوان کشید ‖ ہم بقدر تشنگی باید چشید

ف اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ایک اہتمام اللہ تعالے جلشانہ کا جناب سرور عالم کی اظہار عظمت مین یہ ہے کہ اگلے کل نبی مبعوث کیے گئے تھے مخصوص لوگون پر کوئی اپنی قوم پر مبعوث تھا کوئی ایک ملک پر مبعوث تھا اور جناب سرور کائنات کو اللہ تعالے نے تمام خلق پر مبعوث فرمایا چنانچہ ارشاد کرتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور نہین رسول کیا ہمنے تم کو اے محمد مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اس آیہ شریف مین اللہ تعالے نے موافق قواعد عربیت کے حصر کیا ہے حضور کی رسالت کو رحمت مین یعنی آپ کی رسالت کیا ہے رحمت ہے اور فرمایا اوسکو واسطے تمام عالم کے پس کوئی فرد خلائق سے حضرت کی رسالت سے باہر نہین ہو سکتا ہے اور یہ کمال اہتمام ہے اللہ تعالے کا حضور کی اظہار عظمت مین کہ جس ترکیب سے اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اپنی الوہیت کو ثابت کیا ہے اوسی ترکیب سے جناب سید عالم کی رسالت کو ثابت فرمایا ہے چنانچہ

سورۂ فاتحہ مین فرمایا ہے اپنے تئین رب العالمین اور اس آیہ شریفہ مین حضرت کو فرمایا ہے رحمۃ للعالمین پس ظاہر کردیا پروردگار عالم نے کہ جیسے ہم رب ہین تمام عالم کے ویسے ہی یہ رسول رحمت ہے تمام عالم کیواسطے ہم مالک ہین تمام عالم کے اور یہ بہ نیابت ہماری سردار ہین تمام عالم کے ہم سب عالم کو پرورش کرتے ہین یہ تمام عالم پر رحمت کرتے ہین نہ کوئی فرد افراد عالم سے اللہ تعالے کے حیطہ الوہیت سے باہر نکل سکتا ہے اور نکوئی جزا جزاے عالم سے جناب نبوت کے احاطہ رسالت سے خارج ہو سکتا ہے صاحب درمختار نے بیان اقسام کفر مین فرمایا ہے کہ منکر عموم رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فر ہے اور عموم رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی آیات اور احادیث سے علماے امت ثابت کرتے ہین چنانچہ شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج مین فرماتے ہین چونکہ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الاخلاق تھے مبعوث کیا اللہ تعالے نے آنحضرت کو تمام انسانون پر اور مقصور نکیا حضور کی رسالت کو انسانون پر بلکہ عام کیا جن اور انس کو بلکہ جن وانس پر بھی قصر نہین کیا یہان تک کہ عام ہوئی رسالت آنحضرت کی تمام عالم کیواسطے پس جس کا اللہ تعالے پروردگار ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے رسول ہین اور جیسا کہ الوہیت حقتعالے کی تمام اہل عالم کے شامل ہے خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسکی یعنی تمام عالم کے شامل ہے ایساہی نقل کیا ہے صاحب مواہب نے بعضے علماے عظام سے اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرسل ہین ملائکہ پر بھی جیسا کہ ایک جماعت علما کی اسکی قائل ہے اور دلیل اونکی قرآن سے یہ آیہ کریمہ ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا تمام عالم کیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرانیوالے ہین اور عالمین تمام عقلا کو شامل ہے اور سنت سے دلیل حدیث ابوہریرہ ہے جس کو مسلم نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً یعنی رسول کیا گیا ہون طرف تمام خلق کے

اور بعض کہتے ہین کہ آنحضرت مرسل ہین بعض ملک پر گویا مراد اوس سے ملائکہ ارضی ہین اور وجہہ تخصیص کی ظاہر نہین ہے اسواسطے کہ دلیل عام ہے یعنی قرآن اور حدیث مین خصوصیت کسیکی مذکور نہین ہے بلکہ عموم رسالت صاف ظاہر ہے اور آیہ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ یعنی رسول کیا ہمنے تم کو تمام انسان پر یہ آیہ شریفہ دلالت تخصیص انسان پر نہین رکھتی ہے جیساکہ مذہب مختار ہے والا لازم آوے کہ جن کیطرف بہی مبعوث نہون اور یہ مضمون خلاف اجماع کے ہے بلکہ ذکر انسان سے اس آیہ مین مقصود ہے نفی تخصیص رسالت کی بعض انسانون پر جیساکہ یہود کا زعم ہے کہ آنحضرت اہل عرب پر فقط مبعوث تھے نہ تمام انسانون پر اور ایسی ہی مضمون ہے اس آیہ شریفہ مین یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا یعنی ای انسانون مین رسول اللہ کا ہون تمہارے کل کیطرف اور بعد اس بیان کے شیخ اپنا قول کہتے ہین بعض محققین نے اہل بصیرت سے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اجزاے عالم پر جو شے ہین شامل حیوانات اور نباتات اور جمادات کے دلیکن رسالت حضور کی اہل عقل پر واسطے سکہانے اور تکلیف شرع دینے اور خوشخبری سنانے اور ڈرانیکی ہے اور اہل عقل کے سوا دوسرون پر واسطے افاضہ اور پہچانیکی ہے اوس کمال پر کہ جو اونکی حال کے لائق ہے اور صیغہ جمع عقلا کا اللہ تعالے کے کلام پاک وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ مین طریق تغلیب پر شامل اونکو ہے اور جانورونکا بحضور جناب رسالت عرض کرنا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہو

شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار	کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردۂ تست

اور اگر کہین کہ لازم رسالت دعوت اور امر اور نہی اور تبشیر اور انذار ہے اور وقوع اوسکا ملائکہ کیواسطے کب ہوا صاحب مواہب جواب دیتے ہین کہ شاید شب معراج مین ہوا ہو اور شیخ محقق

دہلوی فرماتے ہین کہ تخصیص شب معراج کی کوئی وجہ نہین ہے بلکہ تمام اوقات مین اس کا احتمال ہے بسبب نازل ہونے ملائکہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اوقات مین بھی جیساکہ جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کی اور خصوصیت ذکر جن کی قرآن مجید مین بسبب اونکی تمرد اور عتود کی ہوئی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور ملائکہ مین نہی اور ڈر انانہوگا اسواسطے کہ انسے گناہ نہین ہوتا ہے جیساکہ قرآن مین فرمایا ہے لَا یَسْبِقُوْنَہٗ بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ اور اسیوجہ سے عالم ملکوت کو عالم امر کہتے ہین کہ وہان نہی کو گنجائش نہین ہے اور نازل ہونا ملائک کا سوا جبرئیل کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مذکور ہے احادیث مین چنانچہ باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین مروی ہے کہ جبرئیل آے اور اونکے ساتھ فرشتہ تھا اسمعیل نام کہ لاکھہ فرشتون پر موکل ہے اور ہر ایک فرشتہ اونمین کا لاکھہ فرشتون پر موکل ہے اور باب فضائل القرآن مین سورۂ فاتحہ اور اخر آیات سورۂ بقر کے فضل مین مروی ہے کہ ایسا ایک فرشتہ آیا کہ جبرئیل نے کہا یہ وہ فرشتہ ہے کہ کبھی زمین پر نہ آیا تھا مگر آج سبحان اللہ اخبار مین وارد ہے کہ قبر شریف جناب سرور عالم پر واسطے تعظیم کے ہر روز ستر ہزار فرشتہ اترتے ہین پس ہان حیات مین حضور کی خدمت شریف مین کیون نہ آتے ہونگے ختم ہوا کلام شیخ کا اور جسطرح پر اللہ تعالے نے حضور کی عموم رسالت کو اپنے کلام سے ثابت کیا ہے اسیطرح خلق کو آنکھون سے بھی دکھادیا ہے کیونکہ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مروی ہے کہ شجر اور حجر اور حیوان سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرتے تھے کہتے تھے السلام علیک یارسول اللہ اور اطاعت بھی نبی کریم کی سب کرتے تھے چنانچہ درخت کا حضور کے حکم سے چلکر آنا اور آڑ کرنا وقت رفع حاجت کے اور پتھر کا پانی پر سے آنا بحکم حضور اور آپ کی رسالت کی شہادت دینا اور کلام کرنا سنگریزون کا ابوجہل کے ہاتھ مین حضرت کے حکم سے اور رسالت حضور کی

گواہی دینا اور پانی کا اطاعت کرنا اور مثل اسکے صدہا مضمون احادیث مین مروی ہین کہ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین انشاء اللہ بیان اسکا ہوگا یہان غرض اسکے بیان سے فقط اسقدر ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہین کہ شجر اور حجر وغیرہ بیجان ہین حالانکہ یہ امر نہین ہے بلکہ یہ سب جان رکھتے ہین اور اللہ تعالے کو پہچانتے ہین اور اوسکی اطاعت کرتے ہین چنانچہ قرآن ناطق ہے کہ آگ بحکم خدا ابراہیم پر سرد ہوگئی اور اوسوقت بھی وہی آگ مخالفین کیواسطے سوزندہ تھی اور آب نیل بنی اسرائیل کے حق مین پانی تھا اور جب کوئی شخص قبطی اوسمین سے پانی لیتا تھا فوراً وہ پانی اوسکے حق مین خون ہوجاتا تھا اور پھر اوسی پانیکو جب بنی اسرائیل مین کوئی شخص لیتا تھا پانی ہوجاتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام اور اونکی قوم کو آب نیل نے راستہ دیدیا اور اونکے عقب سے جب فرعون مع اپنے لشکر کے پہونچا پانی نے اوسکو مع اوسکے ہمراہیون کے غرق کردیا اور مثل اسکے بہت حالات قرآن مجید مین ہین کہ اون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب اللہ تعالے کے دوست اور دشمن مین تمیز کرتے ہین اور اپنے خالق کے مطیع ہین پس جسطرح پر کہ تمام شجر اور حجر وغیرہ خالق کو پہچانتے ہین اسیطرح جناب سرور عالم کو کہ نائب خاص خدا ہین سب جانتے ہین اور آپ کی تعظیم کرتے ہین اور آپ کے مطیع ہین چنانچہ مروی ہے کہ ایک صحابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ایک اونٹ ہے میرا اوسکی عادات بہت خراب ہوگئی ہین جو کوئی اوسکے پاس جاتا ہے وہ کاٹ کھاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے مکان پر تشریف لیگئے جب اوس اونٹ کے پاس تشریف لیجانے لگے اہل خانہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکے پاس نجاوین مبادا وہ گزند پہونچاوے حضور نے فرمایا کہ وہ مجھسے درشتی نکریگا الغرض جب حضور اوسکے سامنے پہونچے اوسنے فوراً حضرت سرور عالم کو سجدہ کیا حضور نے دست مبارک اوسکی پیشانی پر رکھدیا سب عادات قبیح اوسکے جاتے رہے صحابہ نے جب دیکھا

اوس اونٹ کو سجدہ کرتے ہوئے اہل محبت کی خاصیت ہے کہ جب غیر کو محبوب کی تعظیم
کرتے ہوئے دیکھتے ہین تو خواہ مخواہ غیرت محبت متحرک ہوتی ہے کہ ہم یہ کام کرین بدین وجہ
صحابہ نے حضرت سرور کائنات کے حضور مین عرض کیا کہ یارسول اللہ جانور آپ کو سجدہ
کرتے ہین ہم انسان ہوکر آپ کو سجدہ نکرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری
شریعت مین انسان کو انسان کا سجدہ کرنا اگر درست ہوتا تو مین عورتون کو حکم دیتا کہ اپنے
شوہرون کو سجدہ کرین اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ خلق مین کوئی وہ نہین ہے جو میری تعظیم نکرتا ہوسوائے
کفار جن اور انس کے مفصل حال اسکا بیان معجزات مین ہوگا انشا اللہ تعالے اور جسطرح
اہل ارض حضور کی تعظیم اور اطاعت کرتے تھے اسیطرح اہل سما بھی اطاعت اور تعظیم کرتی تھی
چنانچہ معجزہ شق القمر حضور کا مشہور معجزہ ہے کہ حضور نے زمین پر انگشت شہادت سے اشارہ کیا
اور وہان آسمان پر چاند نے اطاعت کی اور دو ٹکڑے ہوگیا اور خیبر مین آفتاب بعد غروب کے
حضرت سرور عالم ﷺ کے حکم سے پلٹ آیا اور اول وقت نماز عصر کا ہوگیا اور ملائکہ کی یہ کیفیت تھی
کہ افضل الملائکہ جبرئیل علیہ السلام شب معراج مین رکاب براق کی پکڑے ہوئے ہمراہ تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میکائیل ؑ براق کی باگ پکڑے ہوئے تھے اور جب حضرت سرور کائنات
بیت المقدس مین پہونچے اذان اور اقامت کہی گئی حضرت سید الانبیا نے امامت کی اور تمام
ملائکہ مقربین نے معہ جبرئیل ؑ کے اور تمام انبیا نے کہ مع الجسد سید الرسل کے استقبال کیو اسطے وہان
حاضر تھے کل نے اقتدا کی پس ظاہر کردیا اللہ تعالے نے حضور کی سرداری مطلق اور رسالت
عام کو جیساکہ ثابت کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عام کو اپنے کلام سے اور ظاہر
کریگا اسی طرح پر اللہ تعالے لجناب رسالت کی سرداری کو قیامت مین بھی چنانچہ فرمایا ہے
نبی کریم ﷺ نے کہ آدم اور سوائے آدم کے سب میرے لواے حمد کے نیچے ہون گے

ادم و من دونه تحت اللواست آمدہ چون تو لوا افراختہ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور فرمایا ہے مفسرین نے کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیہ شریفہ مین پہلے نفی کے فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اور بعد اوسکے استثنا کیا ارشاد کیا اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اور نفرمایا اَرْسَلْنَاكَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ حالانکہ اسمین اختصار تھا پس اللہ تعالےٰ نے اس عبارت کو اسواسطے بڑہایا کہ یہ قاعدہ زبان عرب مین ہے کہ بعد نفی کے اثتثنا واسطے حصر کے ہوتا ہے پس معنی اس آیہ شریفہ کے یہ ہوے کہ ہمنے تم کو رسول فقط اسی غرض سے کیا ہی کہ تمام عالم پر رحمت ہو چنانچہ رحمت محمدی موافق اور مخالف اور نیک اور بد سب کو گہیر ہوے ہی دونون عالم مین اس عالم مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت یہ ہے کہ جب سے حضرت اس عالم مین جلوہ افروز ہوے گنہگار اور کافر سب حضور کی رحمت سے عذاب خدا سے چھوٹ گئی اللہ تعالےٰ خود قرآن مجید مین فرماتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ نہین ہے اللہ ایسا کہ عذاب کرے اونکو درحالیکہ تم ہو اونمین اس آیہ شریفہ سے صاف ظاہر ہے کہ سبب زمین پر عذاب نہ آنے کا حضرت ہی ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور گو عذاب نافرمان اور گنہگار پر بھی ہوتا تھا لیکن نزول عذاب کا آسمان سے زمین پر ہونے مین ایک نوع کا تعلق زمین اور کل اہل زمین کو عذاب سے ہوتا تھا اللہ تعالےٰ نے آپ کی رحمت عام سے سبکو نجات دی یہانتک حضور کی رحمت عام ہے کہ شیطان علیہ اللعن کہ اللہ تعالےٰ خود جسکے خطاب مین فرماتا ہی ہماری لعنت ہے تجھپر قیامت تک اوسکو بھی حضور کی رحمت سے حصہ ملا چنانچہ مروی ہے کہ جب آیہ کریمہ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ نازل ہوئی شیطان نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ اے رب مین بھی تو عالم مین ہون اپنے رسول کی رحمت سے مجھکو بھی کچھ حصہ دے لکھا ہے کہ شیطان جب سے مردود ہوا تھا اللہ تعالےٰ نے اوسپر ایک یہ عذاب مقرر کیا تھا

کہ ہر صبح کو فرشتہ ایک طمانچہ غضب کا اوسکو مارتا تہا اثر اوسکا دوسرے روز تک رہتا تہا ہنوز
اثر اوسکا جانے نپاتا تہا کہ پہر وہی فرشتہ طمانچہ مارتا تہا جسوقت کہ شیطان حضور کی رحمت کو ذریعہ
اور وسیلہ کرکے اللہ سے خواہان رحمت ہوا اوسکو بہی اللہ تعالے نے محروم نہ رکہا وہ عذاب
دنیاوی جو اوسپر تہا موقوف ہوگیا اور شیخ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ بڑی رحمت نبی کریم کی
یہ ہے کہ بمقتضاے آیہ کریمہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کے
ضرور تہا کہ وقت تشریف آوری جناب رسالت کے کہ حق آپ ہی سے مراد ہے اور یہ بہی ایک
اسم ہے اسماء شریف سے وجود شیطان اور اوسکے متبعین کا کہ اہل باطل سے ہین بالکل مٹ
جاتا باقی ہی نہ رہتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت عام ہی کیوجہ ہے کہ وجود اوسکا اور اوسکی
متبعین کا باقی ہے اور جب برون پر یہ رحمت ہے تو اچہون پر بدرجہ اولے ہے مروی ہے کہ ایک
مرتبہ جناب سرور عالم نے حضرت جبرئیل سے پوچہا کہ ہماری رحمت سے تم کو کیا ملا جبرئیل علیہ السلام
نے عرض کیا یارسول اللہ جسوقت سے عزازیل ملعون ہوا اور نکالا گیا اللہ تعالے کی شان
بے نیازی دیکہکر اطمینان ملاء اعلی سے اوٹہہ گیا مین بہی خائف رہتا تہا جب اللہ تعالے نے
آپکو مبعوث کیا اور مین پیغامبر ہوا اس خدمت کے عوض مین اللہ تعالے نے مجہہ کو امین اپنی
کلام پاک مین فرمایا پس اب آپ کی رحمت سے میرا خوف جاتا رہا اور مطمئن ہوگیا کیونکہ اللہ تعالی نی
مجہہ کو امین فرمایا ہے تو اب ہرگز مجہسے خیانت نہوگی اور اوس عالم مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی رحمت عام کو خیال کرنا چاہیے کہ تمام اہل حشر کو اوس سے حصہ ملے گا چنانچہ مروی ہے کہ قیامت کا
دن ایک ایسا سخت روز ہے کہ اللہ تعالے جسکی نسبت مین فرماتا ہے يَآ اَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اے انسانون ڈرو اپنے رب سے
تحقیق زلزلہ قیامت کا بہت بڑی چیز ہے پس اللہ تعالے نے خود جسکو بڑا فرمایا ہے اوسکو کیا

کوئی بیان کر سکے ایک سختی یوم حشر کی یہ ہے کہ آج آفتاب چوتھے آسمان پر ہے اور پشت
آفتاب کی زمین کیطرف ہے اور منہ اوسکا آسمان کیجانب ہے اور ستر ہزار فرشتے برف کا نیزہ
بھرے ہر وقت اوسپر چھڑکا کرتے ہین ورنہ آفتاب کی گرمی سے زمین جل جاوے اور کوئی
شئے زمین پر نہ اُگے باین ہمہ ایام گرما مین دہوپ کڑی ہونے سے جو حال گذرتا ہے ظاہر ہے
حاجت بیان کی نہین ہے قیامت کے روز یہی آفتاب زمین کیجانب منہ کریگا اور زمین سے
قریب آجاویگا سوا نیزے کی بلندی پر اور برف چھڑکنا بھی اوسپر موقوف ہوجاویگا
اور اوسوقت کہین سایہ نہوگا پس سمجھ لینا چاہیے کہ کیا کیفیت خلائق کی ہوگی حدیث
مین ہے کہ اسقدر پسینا لوگونکے نکلے گا کہ کوئی ٹخنون تک کوئی گھٹنون تک کوئی کمر تک کوئی
سینہ تک کوئی منہ تک اپنے پسینے مین غرق ہوگا اور یہ کیفیت اوس روز کی سختی کی ہے کہ اللہ تعالے
قرآن مجید مین اوسکی خبر دیتا ہے کہ جب وہ دن آویگا بہاگے گا آدمی اپنے بہائی سے اور ماں سے
اور باپ سے اور جورو سے اور اولاد سے یعنی ایسی سختی ہوگی اوسدن کہ ایسے اہل قرابت قریبہ کا
یہ حال ہوگا کہ ایک دوسرے سے بہاگین گے یہان تک یوم حشر سخت ہے کہ لوگ انتظار
حساب کتاب اور یوم حشر کی سختی سے ایسے تنگ آجاوینگے کہ اسبات کی تمنا کرین گے
کہ کاش جہنم مین بہیجدیے جاتے مگر اس بلا سے نجات ملتی حساب و کتاب ہو جاتا اور اسوقت
شفاعت کرنیوالا ڈہونڈین گے چنانچہ آدم سے کہ سب کے باپ ہین تا بہ عیسیٰ علیہم السلام
سب انبیا کے پاس جاوینگے اور اونسے درخواست کرینگے کہ تم اللہ سے عرض کرو ہمارے
واسطے کہ ہم بڑے سخت حالت مین مبتلا ہین باوجودیکہ انبیا علیہم السلام رحیم ہین لیکن وہ ایسا
سختی کا دن ہے کہ وہ خود نفسی نفسی کرینگے اور اونکو جواب صاف دینگے کہ یہ ہمارا کام نہین ہے ہم
اپنے حال مین مبتلا ہین بعدہ سب اہل حشر حضرت سید عالم کے حضور مین التجا کرینگے نبی کریم مستعد

ہوجاوینگے اور فرماوینگے یہ کام میرا ہے اور اللہ تعالے لئے سے اشکار ہون گے کہ حساب وکتاب خلق کا کرے اللہ تعالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو قبول کریگا اور فوراً میزان قایم ہوجاویگا اور حساب وکتاب ہوگا ... یہ حال تفصیل بیان ہوچکا ہے یہان اسکے بیان سے یہ غرض ہے کہ عالم آخرت مین سبکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے حصہ ملیگا کہ تمام خلائق قید انتظار سے حضرت ہی کی شفاعت اور رحمت سے نجات پاوینگے یہان تک احاطہ رحمت محمدیؐ ہے اوس عالم مین یہی کہ انبیا علیہم السلام کہ جو معصوم ہین اور گناہون سے پاک ہین اور اونکے ذمہ کوئی مطالبہ اور مواخذہ نہین ہے اونکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا فیض پہونچیگا اسواسطے کہ مروی ہے کہ حشر کے دن اللہ تعالے کفار سے سوال کریگا کہ ہمنے دنیا مین انبیا کو بھیجا تمہاری ہدایت کیواسطے تم نے اونکی اطاعت کیون نہ کی وہ اپنے بچاؤ کیواسطے عرض کرینگے کہ اے اللہ کوئی تیرا نبی راہ دکھلانیوالا ہمارے پاس نہین آیا اور نہ کسی نے ہم کو ڈرایا ورنہ ہم نافرمانی نکرتے اللہ تعالے اوسوقت انبیا علیہم السلام سے سوال کریگا کہ کفار انکار کرتے ہین تمہاری تبلیغ رسالت سے کیا جواب دیتے ہو انبیا علیہم السلام عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمنے سب احکام تیرے صاف صاف ان لوگون سے بیان کردیے مگر انہون نے ہمارا کہنا نمانا ہم کو ایذا دی مجنون اور ساحر بنایا اللہ تعالے فرماویگا کہ کون اسکا گواہ ہے پاس ادب سے یہ عرض نکرسکین گے کہ تو خود واقف ہے اسواسطے کہ شان بندگی یہی ہے حکم مالک مین چون وچرا نکرے لہذا انبیا علیہم السلام امت محمدیؐ کو اپنا گواہ قرار دینگے اور امت محمدی کے لوگ شہادت دینگے کہ بیشک انبیا تیرے سچے ہین انہون نے احکام تیرے اپنی اپنی قوم کو پہونچادیے لیکن انہون نے نمانا کافر کہین گے کہ اے اللہ یہ لوگ ہمارے بعد دنیا مین آئے تھے انہون نے ہم کو دیکھا ہی نہین شہادت کیسی دیتے ہین امت محمدی کے لوگ عرض کرینگے کہ اے رب بلاشک ہم ان لوگون کے بعد ہوے اور ہمنے انکو نہین دیکھا

مگر تو نے ہمارے نبی پر جو قرآن اپنا کلام نازل فرمایا اور اونسے ہم کو سکھایا اوسمین یہ مضمون موجود ہے پس ہم اوسکو سچا جانتے ہین اور اپنے مشاہدہ سے زیادہ اوسپہ یقین رکھتے ہین اسواسطے شہادت دیتے ہین اللہ تعالے فرماویگا اسکا کون گواہ ہے کہ ہماری کتاب مین یہ مضمون ہے اوسوقت جناب سید الانبیا علیہ الصلوۃ والتحیۃ شہادت دینگے کہ اے پروردگار میری امت کے لوگ سچ کہتے ہین مین شاہد ہون کہ تیری کتاب مین یہ مضمون ہے پس اللہ تعالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت پر اس مقدمہ کو ختم کردیگا اور انبیا علیہم السلام اس بازپرس کی پریشانی سے نجات پاجاوینگے چنانچہ اللہ تعالے خود قرآن مجید مین اس معاملہ کی خبر دیتا ہی فرماتا ہے ذات امت محمدی سے وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا یعنی تم گواہ ہوگے انسانون کے مراد اس سے انسان کامل یعنی انبیا علیہم السلام ہین اور ہوگا رسول تم پر گواہ اس فعل سے اللہ تعالے فضل امت محمدی کو حشر مین ثابت کردیگا اور جناب سرورعالم کی سیادت مطلقہ کو ظاہر کریگا کہ حسب حیثیت سبکو حشر مین حضرت کی حاجت ہوگی اور سبکو موافق اونکی مرتبہ کی رحمت عام نبوی سے فیض پہونچے گا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور نیز علما نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو اللہ تعالے نے جو اس آیہ کریمہ مین رحمت مین حصر کیا ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ تمہاری رسالت مین فقط یہی غرض ہے کہ عالم پر رحمت ہو یعنی مثلاً کہ جیسے اور انبیا کو رسالت جو دی ہے اوسمین ساتھ اسکے کہ خلق کو ہدایت ہو یہ بھی غرض ہے کہ وہ فضل رسالت سے سرفراز ہون اور نبی کریم کے خلق پر رسول کرنے سے فقط غرض خلق پر رحمت کرنا ہے یعنی اسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نفع نہین ہے اسلیے کہ نبی کریم قبل از خلقت آدم کے نبی مکرم تھے چنانچہ اللہ تعالے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مین نَبِيُّ الْأُمِّيُّ فرماتا ہے جسکے معنی مفسرین نے فرمائے ہین الان كما كان من عالم القدس اسوقت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی ہین جیسے عالم قدس سے آئے ہین اور نبی کریم سے پوچھا گیا کہ آپ کب سے
نبی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُنتُ نَبِیًّا وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ بَیْنَ
الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ تھا مین نبی اور آدم لتھڑے ہوئے تھے درمیان روح اور جسد کے یعنی نہ
تعین جسد آدم تھا او رنہ تعین روح آدم تھا بلکہ آدم دونون مین دائر تھے اور ایک روایت مین
یہ ہے اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ اور ایک
روایت مین یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا مین نبی اوسوقت مین کہ کوئی سجز
خدا کے نہ تھا اور نیز قرآن ناطق ہے کہ جب اللہ تعالے نے ارواح انبیا علیہ السلام کو خلق کیا
اونسے عہد لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا اور کل انبیا نے اقرار کیا پس جناب
سرور عالم ہوگئے نبی انبیا کے اور رسول رسولون کے اور جب جناب سید عالم فخر بنی آدم عالم
ارواح سے سید انبیا ہین تو ظاہر ہے کہ ہم لوگون پر رسالت کرنے سے کیا فضل ہوگا پس رسالت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر فقط ہم پر رحمت کرنے کیواسطے ہے اسیوجہ سے اللہ تعالے
نے قرآن مجید مین فرمایا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا احسان
کیا اللہ تعالے نے مومنین پر یہ کہ معبوث کیا اونمین رسول کو واقعی اس سے زیادہ کیا احسان
ہوگا کہ وہ رسول مکرم کہ انبیا سے اللہ تعالے نے جسکے ایمان کا عہد لیا ہے اور حشر کے روز کل انبیا
جسکے لوا کے تحت مین ہونگے اور عیسےٰ سے نبی معظم نے جسکی امت مین ہونیکی دعا کی ہے اور
اللہ تعالے نے اونکو زندہ آسمان پر اوٹھا لیا ہے اور قرب قیامت مین زمانہ ظہور امام آخر الزمان
علیہ السلام مین وہ تشریف زمین پر لاکر اتباع شریعت محمدی کرینگے اور احکام ملت نبوی کو جاری
کرینگے ہم ایسے گنہگارونکو اوسکی امت مین کردیا اور اوسکے طفیل سے یہ ایک فضل خاص
ہم پر کیا کہ جو فعل خود کرتا تھا ہم کو بھی اوس فعل مین شریک کرلیا یعنی خود صلوٰۃ بھیجتا ہے نبی پر

اور ہم سے بہی حکم دیتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ اے ایمان والو تم بہی اوسپر صلوٰۃ
بہیجو عبارت النص سے اس آیہ شریفہ کے دو معنے ہم پر واجب ہوئے اور جو علما آیہ درود مین
صلوٰۃ علی النبی کے معنی اہتمام شان یا حمد و ثنا کے لیتے ہین وہ کہتے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
کے بہی یہی معنی ہین کہ ایمان والو تم بہی اوسکی تعظیم کرو اور اہتمام شان کرو ہمارا اہتمام شان
اسیقدر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی کمالات اور فضائل اپنے حبیب کو عنایت کیے ہین اور ہم کو اپنی رحمت سے
تعلیم بہی فرمائے ہین بیان کرین اور جب حضور کا ذکر کرین بڑائی کے ساتھ کرین اور فعل بہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین وہ کرین جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی عظمت ظاہر ہو اور اس آیہ شریفہ مین چونکہ حکم حضرت کی تعظیم کا بالکنایہ ارشاد ہوا ہے لہذا
واسطے اظہار اہتمام شان نبوی کے دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ نے عبارت النص سے کہلا کہلا
حکم تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہے ارشاد کرتا ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ
مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ
اَصِیْلًا تحقیق ہمنے بہیجا تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاہد اوپر اعمال امت کا اور اوپر
انبیاء سابق کے احکام خدا پہونچانیکے اونکی امتون پر اور خوشخبری دینے والا مطیعین کو جنت
کے اور ڈرانیوالا نافرمانونکو عذاب آخرت سے یہانتک اللہ تعالےٰ نے خطاب کیا ہے اپنے
نبی سے اور بعد اظہار صفات نبوی کے مخاطب ہوا ہے امت سے اور اونسے فرمایا ہے تاکہ ایمان
لاؤ تم اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور یاری کرو اوسی رسول کی اور تعظیم کرو اوسی رسول کی اور
تسبیح کرو اللہ کی صبح اور شام کو تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ تُعَزِّرُوْهُ کے معنی ہین
اعانت کرو رسول کی اور اوسکی نصرت کرو اور تُوَقِّرُوْهُ کے معنی ہین تعظیم کرو اوسی رسول کی اور
بزرگ اور بڑا سمجہو اوسکو یہ کنایات یعنی ضمیر مفعول کی ان دونون فعلون کی نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کیطرف راجع ہے اور اسجگہہ وقف بیان ہے یعنی توقیروہ پر واسطے اسبات کے بیانکے
تو ضمیر جو ان فعلونکا رسول کیطرف ہے اور ظاہر ہے کہ امر اعانت کا دال ہے اسی پر اسواسطے
کہ صیغہ اعانت اوسیکی ہو سکتی ہے جبکہ فعل ہمارے جنس کے افعال سے ہون تاکہ ہم بہی
اوس فعل کے ادائین شریک ہون اور بعد وقف کے کلمہ تسبحوہ کا انداز دلالت کرتا ہے کہ مرجع
اسکا ما سبق کا مرجع نہین ہوا اور ربط ثلثہ صیغ مختصر ہوا ساتھ ذات خدا کی پس مرجع افعال اول کا ناچار
رسول ہی کیطرف ہے اور تسبیح اللہ کی کرو مراد اس سے یہ ہے کہ نماز اللہ کیواسطے پڑہو نمازات اور
یہ محاورہ ہے کہ دو نمازات کہتے ہین اور مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ ہر وقت پس خلاصہ یہ ہے کہ عبادت
ہر وقت مختص اللہ تعالے ہی کیواسطے رکھو اور پیغمبر کی تعظیم اور متابعت مین مصروف رہو اور
آیہ شریفہ مین اللہ تعالے نے اول حکم فرمایا ایمان لانے کا اللہ پر اور اوسکے رسول پر بعدہ حکم دیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اعانت اور تعظیم کا اوسکے بعد حکم دیا اپنی عبادت کرنے کا پس نظم آیہ قرآنی صاف
دلالت کرتی ہے کہ بعد ایمان کے اللہ تعالی کو مطلوب ہے تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد
اوسکے اپنی عبادت پس اتباع امر الٰہی پورا پورا اسمین ہے کہ مسلمان بعد ایمان کے حضرت کی تعظیم
اور توقیر مین مصروف رہے اور پہر عبادت اللہ کی کرے بے تعظیم رسول اللہ اگر کوئی اللہ تعالی کی
عبادت کریگا وہ اللہ تعالے کے خلاف مرضی ہوگا اور بسبب نافرمانیکے اللہ تعالے اوسکو مقبول نکریگا
اور اس آیہ شریفہ مین جیسا اللہ تعالے نے اپنی عبادت کو مطلق ہم پر فرض کیا ہے اسی طرح رسول اللہ
کی تعظیم کو اور اعانت کو بہی مطلق فرض کیا ہے اور یہ مسئلہ ہے اصول کا کہ عام حکم کو عام رکھنا
لازم ہے اور یہ بہی مسئلہ ہے کہ جس فعل کا اللہ تعالے حکم کرتا ہے وہ فعل اپنی حد ذات مین عبادت
ہوتا ہے لہذا اس آیہ شریفہ سے صاف یہ ثابت ہوا کہ کل اقسام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
تعظیم کے جن سے آنحضرت کی بڑائی اور عظمت ظاہر ہو اپنی حد ذات مین عبادت مستحسن ہین

اور عام کو خاص کرنا یہ ایک قسم ہے منسوخ کی اور ناسخ آیات قرآن کا نہوگا مگر آیہ قرآنی پس جب تک
کتاب اللہ سے کسی طریق تعظیم جناب سرور عالم کی ممانعت صراحتاً ثابت ہو اوسوقت تک
وہ طریقہ تعظیم آنحضرت منع نہین ہو سکتا اور قیاس سے بلا دلیل قطعی حضرت سرور کائنات کی
کسی طریقہ تعظیم کو منع کرنا ظاہر ہے کہ قیاس بمقابلہ نص ہے اور یہ فعل وہ ہے جسکو اول شیطان نے
کیا ہے کہ جب جناب احدیت سے مامور ہوا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا اوسمین قیاس کو پیش کیا
اور کہا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ اوسکی سزا مین ملعون ہوا
نعوذ باللہ من ذلک او طرق تعظیم مین فقط ایک سجدہ تعظیمی کی ممانعت البتہ احادیث سے صراحتاً
ثابت ہے وہ نکرنا چاہیے اور قیام تعظیم مولد شریف کہ اقسام تعظیم سے ہے موافق قواعد اصول کے اسی
آیہ شریفہ سے عبادت اور مستحسن ہونا اوسکا ثابت ہے اور کرتے چلے آنا اہل اسلام کا خصوصاً اہل حرمین
شریفین کا قیام تعظیم وقت ذکر ولادت کے موکد کرتا ہے اوسکے مستحسن ہونے کو اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک
علیہ اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اصحاب رسول اللہ کے افعال سے دیکھنا چاہیے
کہ وہ کس درجہ اور کسطرح پر حضور کی تعظیم کرتے تھے اسامہ نے کہا ہے کہ پہونچا مین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اصحاب رسول اللہ صلی اللہ و سلم گرد آپکے تھے معلوم ہوتا تھا کہ گویا انکے سرون
پر پرندے بیٹھے ہین یعنی اس درجہ پاس ادب سے ساکن تھے کہ حرکت نکرتے تھے اور ایک حدیث مین ہے
کہ جب حضرت سید عالم کلام فرماتے تھے حضور کی صحبت والے سر جھکا لیتے تھے اور چپ ہو جاتے تھے
گویا انکے سرون پہ پرندے ہین اور کہا عروہ ابن مسعود نے جب بھیجا اونکو قریش نے سال صلح حدیبیہ
مین حضرت سرور عالم کے پاس دیکھا تعظیم رسول اللہ سے جو کچھ دیکھا دیکھا کہ جب وضو کرتے ہین
جناب رسالت مآب عبادت کرتے ہین اور گرتے ہین صحابہ آب وضو پر ایسا کہ قریب ہے کہ قتال
کرین باہم اوس پانی کے لینے کیواسطے اور نہین گراتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آب دہن اور

آب دہنی آپ حلق کو مگر یہ کہ صحابہ آگے آتے ہین اور لیتے ہین اوسکو اپنے ہتیلیون مین اور ملتے ہین اوسکو
اپنے موہنون پر اور اپنی چشمون پر اور نہین گرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی موے شریف
مگر یہ کہ صحابہ مبادرت کرتے ہین اوسکے اوٹھا لینے مین اور نگاہ رکہتے ہین اوسکو ساتھ بزرگی کے اور جب امر کرتے ہین
حضرت اونکو جلدی کرتے ہین بجا آوری حکم مین اور جب کلام فرماتے ہین حضور پست کرتے ہین اپنی آوازین اور نہین آپکے سامنے ہو کر اجلال سے
ہین کچھ نظر سید عالم کیطرف نظر کر سکین بسبب کمال تعظیم اور اجلال آنحضرت کے اور جب رجوع
کی عروہ نے قریش کیطرف اور اونسے ملے کہا اے گروہ قریش مین آیا ہون کسریٰ اور قیصر اور نجاشی
کے پاس اونکے بادشاہی کیوقت مین خدا کی قسم نہین دیکہا مینے کسی بادشاہ کو اوسکی قوم
مین کہ تعظیم کرین اوسکی مصاحب اوسکے جیسے کہ تعظیم کرتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونکے صحابہ اور ایک روایت مین ہے کہ کہا انس رضی اللہ تعالے عنہ نے تحقیق دیکہا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حجام آپکے بال کاٹتا تہا اور جمع کرتے تھے اوسکو صحابہ
آپکے اور نہین چاہتے تھے کہ ایک ہی موے شریف سواے اونکے ہاتہ کے علیحدہ گرے
اور جب صلح حدیبیہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حسب الحکم جناب سرور عالم قریش کے پاس گئے قریش نے
اونکو اجازت دی کہ تم طواف بیت اللہ شریف کر لو اونہون نے انکار کیا اور کہا کہ مین وہ نہین ہون
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر طواف کر لون اب دیکہنا چاہیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے
عنہ نے طواف بیت اللہ سے کہ عبادت ہے حضرت نبی کریم کی رعایت ادب کو بہت بڑا جانا شیخ نے
اس مقام پر فرمایا ہے کہ الحق کوئی عبادت رعایت ادب جناب رسالت مآب کی برابر نہین
ہے اور امام غزالی کیمیاے سعادت مین فرماتے ہین کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ سے
مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ مین نے وقت بیعت کے دہنا ہاتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
مبارک مین دیا تہا اوس وقت سے مین نے اپنا دہنا ہاتہ اپنے نیچے کے جسم مین نہین لگایا ہے یہ تعظیم

بغیر محبت کے نہین ہوسکتی کہ حضور کے ہاتہ مین ہاتہ جانے سے اپنے ہاتھ کی تعظیم کرتے تھے
منقول شخصے و عشق بن یہ ادب سمین آتا ہے اور مغیرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کے دروازہ کو ناخونون سے ٹھونکتے تھے تاکہ آواز زیادہ نہ نکلے
تحفہ تحیہ کے بدت لوح بش ہے اللہم صل وسلم وبارك علیه اور نیز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف تعظیم اور توقیر ... ہے تعظیم کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا اور صحابہ
اور تابعین اور ائمہ دین سب تعظیم حدیث نبوی کرتے چلے آئے ہین چنانچہ عمر ابن میمون نے کہا ہے
کہ ایک برس مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس آتا جاتا رہا اور نہ سنا مین نے
اون سے کہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک روز وہ حدیث بیان کرنے لگے
نکلا اونکے زبان سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ایک کرب اون پر طاری ہوا
کہ دیکھا مین نے کہ عرق اونکی پیشانی سے ٹپکنے لگا روایت مین ہے کہ اونکے چہرہ کا رنگ متغیر
ہوگیا اور دونون آنکھون مین آنسو بھر آئے اور پہول گئین اونکی گلے کی رگین اور کہا ہے مالک نے
کہ ایک شخص ابن المسیب کے پاس آیا اور اون سے حدیث پوچہی اور وہ کروٹ سے لیٹے تھے
پس وہ اوٹھ بیٹھے اور حدیث بیان کی کہا اوس شخص نے کہ مین دوست رکھتا تھا اس بات کو
کہ آپ اوٹھتے نہین اور تکلیف نکرتے کہا اونہون نے کہ مکروہ جانتا ہون مین کہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ کر بیان کرون اور کہا ہے مصعب ابن عبد اللہ نے کہ مالک ابن انس
جب حدیث رسول اللہ بیان کرتے تھے وضو کرکے تیار ہوتے تھے اور کپڑے پہنتے تھے بعد
اوسکے بیان حدیث کرتے تھے لوگون نے اسکا سبب اون سے پوچھا اونہون نے جواب دیا کہ یہ
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسکو آسان سمجھنا نچاہیے اور تعظیم اسکی کرنا چاہیے اور
مروی ہے کہ جب لوگ آتے تھے امام مالک کے پاس اونکی لونڈی باہر آکر پوچھتی تھی کہ شیخ پوچھتے

ہین کہ حدیث پوچھین گے یا مسائل اگر وہ کہتے تھے کہ مسائل پوچھین گے فوراً باہر نکل آتے تھے
اور مسائل کا جواب دیدیتے تھے اور اگر لوگ کہتے تھے کہ حدیث پوچھین گے تو آپ غسل خانہ مین
جاکر غسل کرتے تھے اور خوشبو لگاتے تھے اور نئے کپڑے پہنتے تھے اور چادر سبز یا سیاہ اوڑہتے تھے
اور سر پر عمامہ رکھتے تھے اور ایک تخت رکھا جاتا تھا باہر آکر اوسپر بیٹھتے تھے ساتھ خشوع اور خضوع کے
اور بخور سلگاتے تھے جب تک بیان حدیث کرتے تھے اور اس صورت سے سوائے وقت بیان حدیث
کے نہ بیٹھتے تھے اور قتادہ بیان کرتے ہین کہ مالک مجھسے حدیث فرماتے تھے پس سولہ مرتبہ اونکو بچھو نے
ڈنک مارا چہرہ اونکا متغیر ہوجاتا تھا اور رنگت زرد ہوجاتی تھی اور حدیث کو قطع نکرتے تھے جب
فارغ ہوئے یعنی بیان حدیث سے اور لوگ متفرق ہوگئے تو مین نے کہا یا ابا عبد اللہ مین نے آج تم مین
امر عجیب دیکھا کہا ہان صبر کیا مین نے بسبب تعظیم اور اجلال حدیث نبوی کے یہ لوگ سچے مسلمان
تھے اور پکے عاشق تھے نبی کریم کے اللہ تعالے ہمکو بھی اونکے متبعین سے کردے ہشام بن عمار نے
مالک سے حدیث پوچھی اور وہ کھڑے تھے پس بیس کوڑے اونہون نے ہشام کو مارے اور بعد اوسکے
اون پر شفقت کی اور بیس حدیثین اونسے بیان کین پس کہا ہشام نے دوست رکھتا ہوا مین
کہ کاش زیادہ مارتے مجھکو کوڑے تاکہ حدیث بھی زیادہ بیان کرتے سبحان اللہ کیا محبت تھی اون
لوگونکو جناب سید عالم سے کہ مار کہانا اچھا جانتے تھے حدیث سننے کے واسطے ایک ہم لوگ مسلمان
ہین کہ دنیا کیواسطے آٹھ پہر مشقت کرتے ہین اور خدا کے حبیب کے ذکر کے سننے کیواسطے ساعت
بھر بیٹھنا شاق گذرتا ہے اللہ تعالے ہمارے اوپر رحم کرے اور ایمان کو ہمارے کامل کردے آمین
اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حال مین مشہور ہے کہ صحیح بخاری شریف کے جمع کرنیکے وقت
ہر حدیث لکھنے کیواسطے تازہ غسل کرتے تھے اور دوگانہ نفل پڑہتے تھے اور ایسا ہی کرتے تھے
تراجم کتاب لکھنے کیواسطے اور بعض کہتے ہین کہ آب زمزم سے غسل کرتے تھے اور مقام ابراہیم مین

دوگانہ پڑھتے تھے چونکہ اسطرح اونھون نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر کی ہے اسیوجہ سے اللہ تعالےٰ نے اونکو یہ فضل دیا ہے کہ سب اہل حق اونکو اپنا امام جانتے ہین اور اونکی تعظیم کرتے ہین اور جسنے نبی کریم کے منتسبات کی بےتعظیمی کی اوسکو اللہ تعالےٰ نے مٹادیا اور دین اور دنیا مین ذلیل اور خوار کیا ۝

عزیزے کہ از درگہش سر بتافت	بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت	

فصل

اور منجملہ تعظیم اور توقیر جناب سرور عالم کی یہہ ہے آپ کی ذریت کی تعظیم اور توقیر کرنا کہ وہ آنحضرت کو جگر گوشہ ہین اور اونکے ساتھہ محبت رکھنا اور علی ہذا القیاس تعظیم اور توقیر ازواج مطہرات کی بھی عین تعظیم جناب رسالت ہے اور محبت اونکی محبت جناب نبوت ہے اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین خود منع کرتا ہے اہلبیت رسالت کی ساتھہ آیۃ تطہیر کے اور بیان اس آیہ شریف کا اوپر ہوچکا ہے کہ یہ آیہ شریفہ حضور کی اولاد امجاد اور ازواج مطہرات دونونکو شامل ہے اور فرض کیا ہے اللہ تعالےٰ نے جناب سید عالم کی اہل قرابت کی محبت کو ہم پر چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے قُل لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی تم کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین مانگتا ہون مین تم سے اجر اوسپر یعنی مین نے جو تم کو خدا کی راہ سکھائی اور برائیون سے پاک کیا اسپر مزدوری نہین چاہتا ہون مگر محبت چاہتا ہون اپنے اہل قرابت کے ساتھہ اللہ تعالےٰ نے نبی کریم کا حق ہم پر یہ قائم کیا ہے کہ حضور کے اہل قرابت سے محبت کرین روایت ہے کہ جب یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون ہین آپ کے قرابت جنکو مودۃ کا اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ علی اور فاطمہ اور اونکے دونون فرزند ہین پس محبت ان حضرات اربعہ کی موافق آیہ شریفہ اور حدیث نبویہ کی فرض ہے مسلمانون پر اور فرمایا ہے مفسرین نے کہ چونکہ آیہ کریمہ مین حضور کو اہل قرابت کو ساتھہ مودۃ کا عام طور پر حکم ہے لہذا جملہ اہل قرابت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

محبت کو شامل ہے خواہ اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربت نسبتی ہو خواہ قربت نسبتی ہو
خواہ قربت جزئیت ہو خواہ قربت صحبت ہو اور فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب صحابہ مین کہ وہ
علیؑ اور فاطمہؑ اور اونکے دونون فرزند ہین واسطے اظہار خصوصیت خاص اور قربت اتم اونکی ہے
اپنی ذات پاک کے ساتھ پس یہ حضرات واسطے محبت اور مودت کے سزاوار تر ہین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہت حدیثون مین تاکید فرمائی ہے اونکے ساتھ محبت کرنیکی اور اونکے
اتباع کی چنانچہ مروی ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے چھوڑا ہے تم مین
دو چیزونکو اگر امنکے ساتھ تمسک کروگے گمراہ نہوگے اور وہ دونون چیزین ہین کتاب اللہ اور میرے
عترت ہین پس دیکھو کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میرے ان دونون چیزونمین اور فرمایا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہچاننا آل محمد کا یعنی اونکے مرتبہ کا آتش دوزخ سے سبب بیزاری ہے اور حب
آل محمد صراط سے گذرنا ہے اور ولایت آل محمد کی امان ہے عذاب سے اور فرمایا ہے نبی کریم نے
خطاب مین حضرت سیدنا علی مرتضی کے نہ محبت کریگا تم سے مگر مومن اور نہ بغض کریگا تم سے مگر
منافق اور فرمایا ہے نبی کریم نے حضرت سیدنا علی مرتضی سے تو میرا ایسا ہے جیسا ہارون موسی کا اور
ایک روایت مین آیا ہے تم راضی نہین ہو کہ ہو تم میرے ایسے جیسے ہارون موسی کو لیکن بعد میرے نبی
نہین ہے اور یہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ جب تشریف لیگئے حضور غزوۂ
تبوک کو اور چھوڑ گئے جناب ولایت مآب کو مدینہ طیبہ مین اپنا خلیفہ کر کے اور اسی طرح موسی علیہ السلام
حضرت ہارونکو اپنی قوم پہ خلیفہ اپنا کر گئے تھے جب توریت لینے کو گئے تھے اور منجملہ فضائل جناب
مرتضوی کے یہ ہے کہ نوین برس ہجرت کی نبی کریم نے حضرت صدیق اکبرؓ کو اپنی طرف سے امیر کر کر
حج کیواسطے روانہ فرمایا اور اول سورہ برات کے تینتیس یا چالیس آیتین اونکو عنایت کین کہ لوگونکو
سناوین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ جانب مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے اونکے جانیکے بعد جبرئیل

علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ادای رسالت
اور پیغام یا تم خود ادا کرو یا وہ شخص کرے جو تم سے ہو جناب سرور عالم نے سیدنا علی مرتضیٰ کو بلایا
اور پیغام جبرئیل بیان کیا اور فرمایا کہ تم بھی جاؤ اور اوائل سورہ برات کو اونسے لیکر موسم حج مین لوگونکو
سناؤ اور چار امر اور تعلیم فرمائے کہ یہ بھی لوگون سے کہدینا چنانچہ جناب ولایت مآب روانہ ہوئے
اور منزل عسفان یا عرج مین صدیق اکبر سے ملے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا جناب مرتضوی سے
کہ امیر ہوکر آئے ہو یا مامور ہوکر آپ نے جواب دیا کہ مامور ہون لیکن اوایل سورہ برات مجھکو دو حکم ہے
کہ مین اوسکو پڑہکر لوگون کو سناؤن اور چار باتین اور ہین وہ بھی کہدون حضرت صدیق نے فورًا
وہ آیات حضرت امیر کو سپرد کردین اور جب صدیق اکبر حج کرکے مدینہ طیبہ مین حاضر ہوئے اور ایک
روایت مین ہے کہ اثنا راہ سے پلٹ کر حضور کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
مجھسے کیا امر ہوا کہ حضور نے سورہ کو مجھسے لے لیا سرور عالم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تجھسے
کوئی قصور نہین ہوا تو میرا صاحب ہے غار مین اور میرا صاحب ہوگا نہر کوثر پر لیکن جبرئیل نے
حکم پہونچایا کہ یہ کام یا تم خود کرو یا وہ شخص کرے جو تم مین سے ہو اسوجہ سے مین نے یہ کام کیا
اس حدیث سے قربت جناب ولایت مآب کی حضرت جناب رسالت مآب کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے
اور روایت ہے کہ بعد حجۃ الوداع کے جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے مدینہ طیبہ
کیجانب مراجعت کی جب جناب سرور عالم منزل غدیر خم مین پہونچے ظہر کی نماز اول وقت
مین آپ نے پڑہی بعد اوسکے یارون کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا آیا نہین ہو مین مومنین کو اولیٰ
اونکے نفسون سے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا جناب سید عالم نے گویا مجھکو عالم بقا مین
بلایا ہے اور مین نے قبول کیا ہے جانو تم کہ مین تم مین دو امر عظیم چھوڑتا ہون ایک دوسرے سے
بزرگ تر ہے قرآن اور میرے اہلبیت دیکھو بعد میرے ان دو امر کے ساتھ کیا سلوک کروگے

اور اونکے حقوق کی رعایت کیونکر عمل مین لاؤگے اور یہ دونون امر ایک دوسرے سے جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچین گے اور پھر فرمایا بتحقیق اللہ تعالےٰ میرا مولا ہے اور مین مولا ہون تمام مومنونکا بعدہ جناب امیر علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ تا آخر حدیث یعنی جسکا مین مولا ہون اوسکا علی مولا ہے اے اللہ میرے ولا کر اوس سے جو علی سے ولا کرے اور عداوت کر اوس سے جو علی سے عداوت کرے اور مخذول کر اوسکو جو اوسکی ساتھ اسکا قصد کرے اور مدد دے اوسکو جو اوسکی مدد کرے اور پھیر حق کو اوسی طرف جسطرف وہ ہو مروی ہے کہ قدوہ اصحاب سیدنا عمر ابن الخطاب نے کہا اے علی صبح کی تونے درحالیکہ مولا ہے تو ہر مومن اور مومنہ کا

روا زبرای سر دین خویش تاجی ساز	زخاک پای جوانمرد وال من والاہ
دل از عداوت او دو دار تا نخوری	زتیغ لفظ نبی زخم عاد من عاداہ
گواہ پاکی اصلت ولای میری دان	کہ بر کمال معاینش حل اتی است گواہ

جاننا چاہیے کہ دعاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطعی مقبول ہے محب اور ناصر مولاے مومنان دائم منصور اور عدو اونکا قطعی مخذول ہے بس نصرت دینا اللہ تعالےٰ کا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام روے زمین کے کفار پر دلیل قطعی ہے اسی حدیث سے کہ وہ اعلیٰ درجہ کے محب تھے خاندان رسالت کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور مراد لفظ مولا سے یہان پر ولاے اسلام ہے نہ ولایت حکم اسواسطے کہ لغت مین مولا والی کے معنی پر نہین آیا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے علی مجھ سے ہے اور مین علی سے ہون اس روایت سے کمال اتحاد نبی اور ولی مین ثابت ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولاے مومنین کو ابوتراب فرمایا ہے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابوتراب کنیت جناب ولایت

مآب ہونیکی وجہہ یہ فرمائی ہے

اے خاک مدینہ تکجائی | در دیدۂ من چرا نہ آئی | ای آمدہ نور آسمانی | ظاہر شدہ سر لامکانی
ای از تو زمین بدین خرابی | دیدہ شرف ابو ترابی | سبحان اللہ چہ نسبت خاک | با سر لما خلقت الافلاک
او سر کمال مصطفےٰ بود | با این کرہ نسبتش کجا بود | من حاصل این خطاب گویم | مضمون ابو تراب گویم
خاک است جماعتی کہ مردند | ہستی بخدای خود سپردند | از سطوت نور در شکستہ | وز آب بقا غبار شستہ
سر دفتر خاکیان علی بود | سر سلسلۂ جہان علی بود | زان بحر دو نہر تند بکشود | یک سو حسن و حسین او بود
وان سوی دگر لطیفۂ پاک | مستور بزیر پردۂ خاک | سبطین رسول و زین عباد | ہم عابد و باقر نکو زاد
این سلسلہ از طلای ناب است | اینخانہ تمام آفتاب است | القصہ ابو تراب اینست | مضمون حکایت انچنین است

اور جناب سیدہ علیہا السلام کی شان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فاطمہ میرا
ایک ٹکڑا ہے ایذا دیتا ہے مجھہ کو وہ جو اوسکو ایذا دیتا ہے تا آخر حدیث اور حسنین علیہما السلام کی نسبت
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے میرے پروردگار مین ان دونون کو دوست رکہتا
ہون پس تو بہی دوست رکہہ ان دونون کو اور دوست رکہہ اوسکو جو اونکو دوست رکہے اور کہتے ہین
ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ دیکہا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے امام حسن
مجتبےٰ علیہ السلام کا منہ کہولا اور اپنی زبان مبارک کو اونکے منہ مین دیا اور تین مرتبہ فرمایا خداوندا
مین اسکو دوست رکہتا ہون پس تو بہی اسکو دوست رکہہ اور دوست رکہہ اوسکو جو اسکو دوست
رکہے اور فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دوست رکہتا ہے مجکو اور دوست رکہتا ہے ان
دونون کو یعنی حسنین کو اور انکی مان کو ہوگا میرے ساتھہ میرے درجہ مین قیامت کے روز اور
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوستے تھے زبان مبارک کو اور اونکی تہوڑیکو
اور یہ دونون امام اجل اشبہ تھے ساتھہ اپنے جد امجد کے صورتا مین اور سیرت مین مروی ہے

کہ امام حسن سر سے ناف تک حضور کے ساتھ اشبہ تھے اور امام حسین ناف سے تا ناخن پا حضور کے
ساتھ اشبہ تھے پس دونوں صاحبزادے مل کر ایک پورا آئینہ تھے جمال باکمال حضرت نبوت کا
ترمذی نے روایت کی ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے عورتوں میں محبوب تر رسول اللہ کو
فاطمہ تھیں اور مردوں میں محبوب تر اونکے شوہر علی مرتضی اور بی بی فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے
کہ اونسے پوچھا گیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا حضرت سیدہ نے
فرمایا کہ تھے محبوب تر مردوں میں ابوبکر اور عورتوں میں عائشہ اور یہ دونوں قول صحیح ہیں اسواسطے
کہ وجوہ محبت متعدد اور مختلف ہیں اور تعظیم ازواج مطہرات کیواسطے ایک آیۂ قرآنی کافی ہے
کہ اللہ تعالے فرماتا ہے محمد کی بی بیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں اور تعظیم ماں کی اس درجہ ہے کہ قرآن
اور حدیث سے ثابت ہے کہ ماں کو اف کہنا جہنم کو پہونچاتا ہے بہمین وجہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دی ہے جناب ولایت مآب کو اوس جھگڑے کی جو اونکو ام المومنین کو درمیان
ہونیوالا تھا اوسوقت جناب ولایت مآب نہایت خائف ہوے بسبب مرتبۂ عظمت عائشہ صدیقہ کے
چنانچہ صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ نقل کرتے ہیں اہل خبر مسند احمد ابن حنبل اور بزار سے
ایسی اچھی سند سے کہ پرکھنے والے حدیث کے اونکی توصیف کرتے ہیں طریق ابی رافع سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ابن ابی طالب سے جلد تیرے اور عائشہ کے درمیان ہیں
ایک عجیب واقعہ ہوگا پس علی مرتضی علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ اسبات سے کہ جو آپ نے
فرمائی ہے میں اشقی ہونگا یعنی جب ماں اور بیٹے سے جھگڑا ہوگا تو بیٹا ہی خاطی ہوگا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یعنی تم سے کچھ مواخذہ نہوگا اسطرح پر یہ واقعہ ہوگا اور فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب یہ واقعہ ہو تو اوسکو یعنی ام المومنین کو اونکی مامن کی یعنی مدینہ طیبہ کیطرف
پھیر دینا چنانچہ جب جنگ جمل پیش آئی ہے تو حضرت امیر علیہ السلام سے جو کوئی پوچھتا تھا کہ آپ

مجادلہ کرینگے حضرت فرماتے تھے مین فقط اسواسطے آیا ہون کہ ام المومنین کو اونکی مامن کیطرف
پھیر دون اور خلاصہ جنگ جمل یہ ہے کہ وہ لڑائی دہوکے سے بلا قصد جانبین بعد صلح کے واقع ہوئی ہے
تصریح اوسکی کتب سیر مین منقول ہے یہ محل اوسکے بیانکا نہین ہے یہان فقط بیان کرنا فضائل
ازواج مطہرات کا اور اونکی حقوق کا جو مسلمانون پر ہین منظور ہے اوسکی واسطے اسقدر بہی کافی ہے
کہ قرآن ناطق ہے کہ وہ مسلمانونکی مائین ہین اور سید الانبیا کی بی بیان اللہ تعالے کو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر پڑنا گوارا نہوا اسوجہہ سے کہ زمین پر جابجا نجاست ہوتی ہے
اور حضرت کو بے سایہ کیا اور مکھی وغیرہ کو جو کیڑی نجاست پر بیٹہہ جاتی ہے اللہ تعالے نے کبھی
حضور کے جسم اطہر پر بیٹھنے نہ دیا پس وہ سوائے پاک عورتون کے حضرت کی صحبت کیواسطے کب
پسند کرتا اور اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ
لِلْخَبِیْثَاتِ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ یعنی خبیث عورتین خبیث
مردونکے واسطے اور خبیث مرد خبیث عورتون کیواسطے اور پاک عورتین پاک مردون کیواسطے
ہین اور پاک مرد پاک عورتون کے واسطے انصاف سے دیکھو تو حضرت سے زیادہ اور طاہر
کوئی خلق ہی نہین ہوا ہے پس ضرور حضرت کے ازواج مطہرات بہی تمام دنیا کی عورتون مین
پاک ہین اور اسیوجہہ سے اللہ تعالے اونکے خطاب مین فرماتا ہے یَانِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ
کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اے عورتون محمد کی تم سے کوئی عورت نہین ہے اور فضل ازواج کو
حضرت ولایت مآب کے فعل ہی سے سیکھنا چاہیے کہ بعد واقع ہونے جنگ جمل کے آپنے کیا کیا
اور کیا فرمایا ہے مروی ہے کہ بعد فتح کے حضرت امیر علیہ السلام نے کل اسباب اور ہتیار مقتولان
جنگ جمل کے جو آپ کے مقابلہ پر مارے گئے تھے مسجد جامع بصرہ مین جمع کرا دیے کہ جو شخص
اپنا اسباب پہچانے اور ثابت کر دے لیجاوے لشکر جناب امیر علیہ السلام کے لوگون نے آپسے

تھا کہ حضرت کیا وجہ کہ خون اونکا آپنے مباح کیا اور مال اونکا ہم پر حرام فرمایا جناب امیر نے جواب دیا کہ مینے اونسے قتال کیا خدا کے حکم کے موافق اللہ تعالے نے قرآن مین اہل بغاوت سے قتال کا حکم دیا ہے اور قتال مین خون ریزی ہوتی ہے اباحت خون کی اس سے ثابت ہوئی مگر مال اونکا ایمان کی پناہ مین ہے اور نیز اگر مال اونکا قاتلون کو تقسیم کر دیا جائے گا تو عورتین اونکی بھی اسیر اور بردہ ہو جاتین کون مسلمان اور مومن پسند کریگا کہ مادر مومنین کہ حرم رسول خدا ہین اون پر نام اسیری اور بردگی جاری ہو یہ فقط اس غرض سے بیان کیا گیا کہ بعد جنگ بھی اونکی حرمت جناب امیر علیہ السلام کے نزدیک مثل سابق کے قائم تھی اور مسلمانونکے مان ہونیکا فضل کل حضرتکے ازواج کو برابر ایک سا حاصل ہے لیکن حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبرے رضی اللہ تعالے عنہا کا بڑا افضل یہ ہے کہ بالاتفاق اول سب سے ایمان لائی ہین اور اپنے مال کو حضرتکی محبت مین صرف کیا ہے مروی ہے سیدنا علی مرتضی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی عورتون مین خیر النساء مریم ہین اور خدیجہ ہین اور ابن عباس روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل زنان اہل بہشت مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہونگی اور ایک فضل حضرت خدیجہ کو دیگر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بھی ہے کہ کل اولاد نبی کریم سوائے حضرت ابراہیم کے اونکی بطن سے ہین اور وہ ام السادات ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر محبت اونسے تھی کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ کہتی ہین کہ غیرت نہین لیگئی مین کسی عورت پر جیسی غیرت لیگئی مین خدیجہ پر باوجودیکہ مین جب حضرت کی خدمت سے مشرف ہوئی ہون تو وہ انتقال کر چکی تھین بسبب اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو بہت یاد کرتے تھے اور جناب سرور عالم گوسفند ذبح کرتے تھے اور اوسکا گوشت اون عورتون کو جو خدیجہ کی دوست

نہین بھیجتے تھے مینے غیرت کیوجہ سے آپسے کہا کہ گویا سوائے خدیجہ کے کوئی عورت ہی نہ تہی تب آنحضرت نے فرمایا وہ بہت اچھے صفات رکھتی تہی اور میری سب اولاد اوس سے ہے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ کو بھی بہت فضل حاصل ہین منجملہ اوسکے یہ ہے کہ وہ صحابہ مین مفتی اور فقیہہ اور بلیغ تہین اور خود ام المومنین سے مروی ہے کہ مجہکو سب رسول اللہ کے ازواج پر دس وجہ سے فضل اور قربت دی ہے اول یہ ہے کہ ازواج مین فقط ایک مین ہی ہون کہ سوائے رسول اللہ کے کسی نے مجہکو نہین چہوا دوسری یہ کہ سولے میرے ماں باپ کے کسی کے ماں باپ نے خدا کی راہ مین ہجرت نہین کی ہے تیسری یہ کہ برائت میری اللہ تعالے نے اپنے کلام سے کی ہے چوتھی یہ کہ میرے عقد سے پہلے جبرئیل علیہ السلام نے ایک حریر کے ٹکڑے پر میری صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہائی اور کہا کہ اس سے نکاح کرو پانچوین یہ کہ مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے غسل کرتے تھے یہ امر کسی کے واسطے نہ تہا چہٹی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اور مین آپ کی نماز کے آگے لیٹی ہوتی تھی اور یہ امر میرے ہی واسطے خاص تہا ساتوین یہ کہ سولے میرے کسی کے جامہ خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل نہین ہوئی آٹھوین یہ کہ روح مبارک قبض ہوئی ہے تو حضرت میری کنار مین تھے نوین یہ کہ میری نوبت کا دن تہا جس مین حضرت نے انتقال فرمایا دسوین یہ کہ میرے گھر مین دفن ہوئے یہ سب امر دلالت اسپر کرتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکے ساتھ محبت بہت تہی اور عمرو نے جو آنحضرت نبی کریم سے پوچہا دوست زیادہ آپکو آدمیون مین سے کون ہے فرمایا عائشہ پوچہا مردون سے فرمایا اوسکا باپ اور انس ابن مالک سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے اول دوستی اسلام مین جو پیدا ہوئی وہ دوستی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ کے ساتھ اور صحیح اخبار مین وارد ہے کہ لوگ خیال رکہتے تھے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کی نوبت کے روز ہدایا اپنے

جناب سرورعالم کے حضور میں پیش کریں اور غرض اونکی اس فعل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رضامندی تھی اور حضور کے ازواج پاک دو گروہ تھین ایک گروہ عائشہ اور حفصہ اور سودہ اور
صفیہ کا تھا اور ایک گروہ ام سلمہ اور باقی ازواج کا گروہ ام سلمہ نے ام المومنین ام سلمہ سے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے فرمادین کہ جس شخص کو ہدیہ
دینا منظور ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین گذران دیا کرے حضور جس زوجہ کے گھر مین
ہون اور جس کیکی نوبت ہو یعنی انتظار نوبت عائشہؓ کا نکرین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کے
حضور مین عرض کیا کہ آپ کی بی بیان ایسا کہتی ہین حضرت نے فرمایا کہ عائشہؓ کے مقدمہ مین
مجھکو ایذا نہ دے بتحقیق کہ وحی نہیں بیچ کسی زوجہ کے جامہ خواب مین نہین آئی ہے الا عائشہؓ کے
ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا اَتُوبُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ توبہ کرتی ہون مین
اللہ کیطرف اوس چیز سے کہ ایذا دی تمکو یا رسول اللہ پس جب ازواج مطہرات ام سلمہ سے مایوس
ہوئین جناب سیدہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجا جناب سیدہ
نے بھی اس مقدمہ مین کہا حضور نے فرمایا اے میری بیٹی تو دوست نہین رکھتی ہے اوسکو جسکو
مین دوست رکھتا ہون جناب سیدہ نے کہا ہان یا رسول اللہ دوست رکھتی ہون فرمایا پس
دوست رکھ عائشہ کو اور مروی ہے کہ قرب زمانہ وصال کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک
چبوا کر حضرت صدیقہ سے اپنے دہن مبارک مین کی اور شکر کیا اللہ کا کہ آخر وقت مین لعاب
دہن عائشہ میرے دہن مین پہونچایا اور مروی ہے زمانہ وصال مین حضور نے فرمایا کہ سنت الٰہی
انبیا کے ساتھ یہ جاری ہے کہ نبی کو دنیا مین جسکے ساتھ محبت ہوتی ہے اللہ تعالے آخر وقت مین
نبی کو وہ شے جنت مین دکھادیتا ہے تاکہ چھوڑ دینا اس عالم کا نبی کو ناگوار نہو اس وقت اللہ تعالی نے
صورت عائشہؓ کی مجھکو جنت مین دکھلائی ان روایات سے سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریم کو کس قدر

حضرت صدیقہ سے محبت تھی اسی وجہ سے مروی ہے کہ صحابہ ام المومنین کو حبیبہ رسول اللہ کہتے تھے
مروی ہے کہ ایک مرتبہ ام المومنین نے نبی کریم سے کہا کہ آپ دعا کریں کہ اللہ جنت میں مجھکو
تمہارے ازواج میں کرے فرمایا حضور نے اگر یہ مرتبہ چاہتی ہے کل کیواسطے طعام کو ذخیرہ نکر اور کسی
کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگالے نہ اوتار اور چاہیے کہ زادتیرا دنیا سے بقدر ایک سوار کے ہو بہ سبب
حضور کے ارشاد کے ام المومنین نے ایسا فقر کو غنا پہ اختیار کر لیا تھا کہ عروہ بن زبیر سے مروی ہے
کہا اونہوں نے کہ دیکھا مینے بی بی عائشہ کو ستر ہزار درم خدا کی راہ مین صرف کیے اور پیرہن مین
پیوند لگائے تھین اور منقول ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے اپنے ایام حکومت مین لاکھ درم حضرت
صدیقہ کے حضور مین بھیجے پس ایک ہی مجلس مین حبیبہ حبیب خدا نے ایک طبق منگا کر وہ کل
درم اقربا اور فقرا کو تقسیم کر دے جب تقسیم سے فراغت پائی وقت افطار صوم کا آیا لونڈی سے کہا
کہ لا کہ روزہ کھولون وہ تھوڑے خرمے اور روٹی لائی ایک ضعیفہ عورت وہان حاضر تھی اوسنے
کہا اے مومنین کی مادر یہ درم جو تمنے خیرات کیے کیا اسمین ایک درم کا گوشت تم نہ منگا سکتی تھین
تو اوس سے افطار کرتین فرمایا اگر تو مجھکو یاد دلادیتی تو ایسا کرتی الغرض حضور کی صحبت پاک کی
برکت سے یہ مرتبہ اونکا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضل عائشہ کا تمام عورتون پر
ایسا ہے جیسا کہ فضل ثرید کو ہے تمام کھانون پر یہ مراتب حضور کی ذریت اور ازواج کے ہین
پس محبت اور تعظیم اونکی لازم ہے اور یہی طریقہ تھا حضور کے خلفا کا مروی ہے کہ فرمایا ہو صدیق
اکبر نے قسم ہے خدا کی بتحقیق قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہے مجھکو صلہ کرنیکو اپنے اہل قرابت سے
اور مروی ہے کہ جب سیدنا عمر فاروق نے مقرر کیا گذارہ اپنے بیٹے عبداللہ کا تین ہزار اور اسامہ
بن زید کے ساڑھے تین ہزار زید مولاے رسول خدا ہین سابق الایمان پس کہا عبداللہ ابن عمر نے
اپنے باپ سے کس سبب سے آپنے فضیلت اسامہ کو مجھپر دی سبقت نہین کی اوسنے مجھسے کسی

امر مین یعنی امر خیر مین فرمایا امیر المومنین نے اسواسطے مینے اوسکو فضیلت دی ہے کہ زید اوسکا
باپ ہے اور وہ محبوب تہا رسول اللہ کو تیرے باپ سے زیادہ اور اسامہ رسول اللہ کو تجھ سے
زیادہ محبوب تہا پس بخشش کی مینے اور فضیلت دی مینے رسول اللہ کے محبوب کو اپنے محبوب پر
اور مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے عہد خلافت مین مال غنیمت
تقسیم کیا ہر ایک کو مجاہدین سے پانچ سو درم دیے بعدہ حسنین علیہما السلام تشریف لائے اور اپنا
حصہ طلب کیا حضرت فاروق نے سب سے دونا ہر ایک صاحبزادے کو پیش کش کیا عبد اللہ ابن
عمر نے کہا باپ سے کہ مین خدا کی راہ مین لڑا اور گھوڑا میرا مارا گیا آپ نے مجھکو سب مجاہدین کے برابر دیا
اور حسنین کو ہم سے دونا دیا کیا وجہ ہے حضرت رضی اللہ عنہ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ ای عبد اللہ
اول اونکا سا باپ اپنا باپ پیدا کر یعنی وہ بہائی ہین جناب نبوت کے اور اونکی سی مان اپنی مان پیدا
کر اور اونکا سا نانا اپنا نانا پیدا کر تب اونکے ساتھ دعوی برابر کا کر اور تھے ابو بکر او عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت
کرتے تھے ام ایمن کی جو کنیز تہین حضرت عبد اللہ والد نبی کریم کی اور حضرت کو اونہون نے پرورش
کیا تہا اور کہتے تھے کہ رسول اللہ انکی زیارت کرتے تھے اور حضرت حلیمہ سعدیہ جب آتی تہین بعد
نبی کریم کے خلافت شیخین مین تو شیخین رضی اللہ عنہما اپنی ردا بچہاتے تھے اونکے واسطے اور اونکی
حاجت کو فورًا پورا کر دیتے تھے اسوجہ سے کہ نبی کریم بہی اونکے ساتھ ایسا ہی کرتے تہے اور جسطرح تعظیم اہلبیت عین
تعظیم جناب نبوت ہے اور مسلمانون پر لازم ہے اوسیطرح تعظیم اور توقیر صحابہ کرام جناب سید
انام علیہ الصلوۃ والسلام بہی مسلمانون پر فرض ہے اور عظمت صحابہ کیواسطے آیات قرآنی کہ
جسمین کوئی مسلمان شک نہین کر سکتا ہے کافی ہین منجملہ دوسکے ایک آیہ کریمہ یہ ہے وَالسَّابِقُوْنَ
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ تا آخر آیہ اور اگلے پہلے مہاجرین اور انصار سے اور جنہون نے اونکا اتباع کیا ساتھ

نیکی کے راضی ہے اللہ اونسے اور وہ راضی ہین اللہ سے پس اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے
کہ تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی الخصوص مہاجرین اور انصار سے
اللہ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہین اور وہ ہمیشہ جنت مین رہین گے اور دوسری آیۃ
یہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تا آخر آیہ اس
آیہ کریمہ مین اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کل ہمراہیونکی صفات بیان کیہ ہین
کہ وہ سب کفار پر سخت ہین آپس مین رحیم ہین اور اللہ کی عبادت کرتے ہین اور اوسکے فضل کو
اور رضا کو ڈھونڈتے ہین بیان ان دونون آیتون کا اوپر ہو چکا ہے بدین وجہ مختصر یہان بیان کیا
جاتا ہے ان دونون آیتون سے فضل تمام صحابہ کا عام طور پر اور فضل مہاجرین اور انصار کا
خاص طور پر ثابت ہے اور گروہ صحابہ سے جن لوگون نے بدر مین مجادلہ کیا ہے کفار سے اونکے
خطاب مین اللہ تعالے فرماتا ہے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی جو چاہو سو کرو اللہ تعالے نے
تم کو بخش دیا اور جن لوگون نے اونمین حدیبیہ مین بیعت کی ہے حضور کے دست مبارک پر
اونکی شان مین اللہ تعالے فرماتا ہے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ البتہ اللہ راضی ہوا اون مومنین سے جنھون نے بیعت کی نیچے درخت کے اور نیز
جنھون نے بیعت کی ہے جناب سید عالم کے دست مبارک پر اونکی شان مین اللہ تعالے
نے فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ
بتحقیق جنھون نے تمھاری بیعت کی اے محمد یون ہی ہے کہ اللہ ہی کی بیعت کی اللہ کا ہاتھ
ہے اونکے ہاتھون پر پس ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ اور کیا فضل ہوگا انسان کو کہ اللہ تعالیٰ
اونکی مدح کرتا ہے اور اونسے راضی ہے اور وہ لوگ اللہ کے ہاتھ پر بکے ہوئے ہین اور اللہ کے
ہاتھ مین اونکا ہاتھ ہے اور عذاب اور عقاب اون پر سے اوٹھا لیا گیا ہے فرما دیا گیا ہے اونسے

جو چاہو سو کرو پس ایسے لوگ کب کوئی کام خلاف مرضی خدا اور رسول کے کر سکتے ہین علی الخصوص ایک کا
دوسرے سے عداوت کرنا یہ تو ممکن ہی نہین ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ آپس مین رحیم
ہین اور کفار پر سخت مخالف خدا کے کسیکا کلام اہل حق کے نزدیک قابل قبول کرنیکے نہین ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت والے کیونکر حق سے علیحدہ ہوسکتے ہین دیکھو قرآن مجید مین
صراحتًا اللہ تعالےٰ نے قصہ اصحاب کہف مین اوس کُتے کی تعریف کی ہے جس نے اونکی معیت
کی تھی اور اصحاب کہف بالاتفاق نبی نہین لگلے انبیا کی امت کے اولیا اللہ ہین سبحان اللہ اگلی امت کے
اولیا کی معیت سے کتا جو خلقت مین نجس ہے پاک ہوا اور سید الانبیا کی معیت مین انسان جو خلقت
مین بزرگ ہین پاک نہون یہ بھی کہین ہوسکتا ہے افسوس ہے اون پر جو مسلمان ہوکر صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا جانتے ہین کیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض صحبت کو
فیض صحبت اصحاب کہف کے برابر بھی نہین سمجھتے ہین فخر الدین رازی سورہ نمل کی تفسیر مین
جہان پر اللہ تعالےٰ خبر دیتا ہے کہ لشکر سلیمان جب وادی نمل مین پہونچا ایک نملہ نے یعنی چیونٹی نے
دوسرے نملون سے کہا اپنے مسکن مین چلے آو ایسا نہو کہ لشکر سلیمان تم کو پائمال کرے کیونکہ وہ جانتے
نہین ہین لکھتے ہین کہ نملہ نے جو یہ کہا کہ لشکر سلیمان ہمسے واقف نہین ہین ہم کو پائمال کرینگے اس سے
صاف ظاہر ہوا کہ نملہ کو یہ فہم تہا کہ یہ لوگ ایک نبی کے ہمراہی ہین اگر ہم کو جانتے تو پائمال نکرتے صحابہ
رسول اللہ کے بُرا کہنے والے اسقدر بھی فہم نہین رکہتے جسقدر اوس نملہ کو تہا کہتے ہین کہ اونہون
نے جان بوجہ کر حقوق اہل بیت طہارت کو پامال کیا اے ایمان والون دیکھو ہمارے نبی کریم کے
فیض کو فضالہ ابن عثمان روایت کرتے ہین کہ جب نبی کریم نے مکہ معظمہ کو فتح کیا اور بیت اللہ
مین داخل ہوے آپ طواف کعبہ شریف مین مصروف تھے اور اصحاب رسول اللہ بسبب اپنی
فتح اور غلبہ کے جو اللہ تعالےٰ نے اونکو دیا تہا مطمئن ہو گئے تہے کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

محافظت نکرتا تھا اوس وقت ہمکو خیال آیا کہ اسوقت میرا قابو چل جاویگا پس مین ذرا دہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرون جب حضور کے سامنے پہونچا آپنے ارشاد کیا اے فضالہ تو اپنے دل مین یہ تصور کرتا ہے کہ اللہ کے رسول کو قتل کرے فضالہ نے اپنے دل مین فقط یہ قصد کیا تھا اور نبی کریم نے اوسکو اسطرح صاف بیان فرمادیا فضالہ کہتے ہین مجھپر ہیبت آگئی اور مین نے عرض کیا لا یا رَسُولَ اللّٰہِ نہین اے رسول اللہ کے اور اس اثنا مین حضرت میرے قریب آگئے پس دعا کی آپ نے میرے واسطے اور اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھ دیا قسم خدا کی حضرت کے ہاتھ رکھنے سے پہلے مین تمام عالم مین سب سے زیادہ عدو تھا رسول اللہ کا اور جب آپنے اپنا دست مبارک رکھکر اوٹھا لیا ہے قسم ہے خدا کی کہ تمام عالم مین مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا بلا وہ تو انسان تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض وہ تھا کہ استن حنانہ کہ ایک چوب خشک تھا اوسکو حضرت کے تکیہ لگانے سے یہ شرف حاصل ہوا کہ فراق نبی کریم مین رویا اور اوس رونے کا صلہ نبی کریم نے یہ دیا کہ وہ قیامت کی دن انسان ہوکر اوٹھیگا اور حضور کے ہمراہ ہوگا پس جو صاحب فیض کہ کافر سخت کو طرفۃ العین مین مومن کامل کرتا تھا اور چوب خشک کو مرتبہ انسانی دیتا تھا اوسکی صحبت مین جو برسون رہے اپنا گھربار چھوڑکر اونکو حضرت کے فیض سے کیا کچھ فضل اور مرتبہ ہوگا حضرت کی صحبت والے وہ لوگ ہین کہ خود نبی کریم جنکی شان مین فرماتے ہین اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ مثال میرے صحابہ کی مثل تارونکی ہے اونمین سے جس کسیکے اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے اس حدیث سے ظاہر ہوگیا کہ کل صحابہ ہادی اور رہبر ہین اور انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہین وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میرے صحابہ کی ایسی ہے جیسے نمک کھانے مین بے نمک کے کھانا درست نہین ہوتا اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰہَ اَللّٰہَ

فِی اَصْحَابِی تا آخر حدیث ترجمہ اوسکا یہ ہے ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے
معاملہ مین نہ بنانا بعد میرے اونکو نشانہ جسنے اونسے محبت کی بسبب میری محبت کے محبت کی اور
جسنے اونسے بغض کیا بسبب میرے بغض کے بغض کیا اور جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجھکو ایذا دی
اور جسنے مجھکو ایذا دی اوسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی یقین ہے کہ وہ عذاب کیا جاوے
اور ایک حدیث مین ہے نہ برا کہو میرے صحابہ کو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میرا نفس ہے اگر تم
مین سے کوئی مثل احد کے پہاڑ کے سونا خدا کی راہ مین خرچ کریگا تو بھی اونمین سے کسی ایک کے
برابر نہوگا اور ایک حدیث مین ہے کہ اللہ تعالے نے بہتر کیا ہے میرے صحابہ کو تمام عالم سے
سوائے انبیا اور مرسلین کے اور اونمین بہتر چار ہین ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور میرے
کل صحابہ بہتر ہین اور مثل اسکے بہت احادیث ہین کہ جن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکی تعظیم اور محبت ہم پر لازم کی ہے اور اونکو برا کہنے والے پر وعید سخت ارشاد کیے ہین چونکہ
حدیث رسول اللہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ خلفاء اربعہ سب صحابہ سے بہتر ہین لہذا چند احادیث
بطریق تبرک کے اونکے فضل کے خاص بیان کیے جاتے ہین فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر مین کسی کو خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا لیکن وہ میرا بھائی ہے اور یار اور البتہ کر لیا
ہے اللہ نے تمہارے صاحب کو خلیل اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
صدیق سے تو یار ہے میرا غار مین اور یار ہے میرا حوض کوثر پر اور ابوہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا
رسول خدا نے جسکا مجھہ پر حق تہا مین نے اوسکا بدلا کر دیا مگر ابوبکر کہ اوسکا ایسا حق ہے مجھپر
کہ بدلا اوسکا حق تعالے کریگا قیامت کے روز اور ابی الدرداء رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے
کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ حضرت صدیق دکھائی دیے دامن
جامہ کے پکڑے ہوے ایسے کہ زانو اونکے دکھائی دیتے تھے جناب سرور عالم نے فرمایا تمہارے

صاحب ابو بکرؓ نے آج کسی سے جھگڑا کیا ہے پس ابو بکرؓ نے سلام کیا اور کہا اے رسول اللہ آج مجھسے
اور ابن الخطابؓ سے گفتگو ہو گئی اور مین نے اوسپر زیادتی کی اور پھر مین پشیمان ہوا اور اونکو
دروازہ پر گیا کہ عذر خواہی کرون تاکہ مجھکو معاف کرے اونہون نے قبول نہ کیا اور دروازہ بند
کر لیا جناب سید عالم نے تین مرتبہ فرمایا اللہ تم کو بخشے آے ابو بکرؓ بعدہ عمرؓ پھر پشیمان ہوکر ابو بکرؓ کو
مکان پر گئے اونکو نپایا وہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو اونکو دیکھا چہرہ مبارک متغیر ہوا ایسا کہ صدیق اکبر ڈرے اور کہا اونہون نے دو مرتبہ یا رسول اللہ
اوس جھگڑے مین مین اظلم تھا اور ایک روایت مین ہے جب حضرت عمرؓ مجلس نبوی مین حاضر ہوے
جناب رسالت پناہ نے اونسے منہ پھیر لیا وہ حضرت کے سامنے گئے حضرت نے پھر منہ پھیر لیا
حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے رسول اللہ کے کیا زندگی ہو عمرؓ کی کہ آپ اوس سے معترض ہون
حضرت نے فرمایا تو ہے ایسا کہ ابو بکرؓ تجھسے عذر خواہی کرے اور تو قبول نکرے بتحقیق خدا نے مجھکو
ساتھہ رسالت کے تم پر بھیجا اور تمنے میری تکذیب کی اور ابو بکرؓ نے میری تصدیق کی اور سواتکی
میرے ساتھہ اپنے نفس سے اور مال سے پس تم لوگ میری خاطر سے یہ نہین کر سکتے ہو کہ میرے
یار کو ایذا ندو راوی کہتا ہے کہ اوس وقت سے کوئی شخص حضرت صدیق کو ایذا ندے سکتا تھا
اور فرمایا ہے نبی کریم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت مین یہ دونون سید ہین کھول اہل
جنت کے اولین اور آخرین ہین سے سوا انبیا اور مرسلین کے اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اقتدا کرو دین مین بعد میرے ابو بکرؓ اور عمرؓ کے اور امام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابو بکر کو اپنے ایام مرض مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے
نے کیا ہے حق کو عمرؓ کے لسان پر اور اوسکے قلب پر اور وہ فاروق ہے فرق کیا اللہ تعالے نے
بسبب اوسکے درمیان حق اور باطل کے اور حضرت سیدنا علی مرتضی سے مروی ہے کہا آپنے

رضی اللہ عنہ سَمَّاہُ الْفَارُوْقَ فَرَّقَ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ نام رکہا اوسکا فاروق فرق کیا درمیان حق اور باطل کے اور دعا کی نبی کریم نے قبل از ایمان لانے حضرت فاروق کے الٰہی میرے اللہ مدد کر اسلام کے ساتھ عمر کی بدعائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایمان لائے اور واقعی مین ترقی اسلام جیسے اونکی خلافت مین اونکی کوشش سے ہوئی ہے کسی وقت مین نہین ہوئی اور وہ بلاد کہ اللہ تعالےٰ نے اگلی آسمانی کتابونمین جنکی نسبت مین خبر دی تہی کہ اہل حق اسکو فتح کرینگے وہ سب اونکے وقت مین فتح ہوئے اور اللہ کا وعدہ جو قرآن مین تہا کہ دین حق کل ادیان پر غالب ہوگا وہ غلبہ انہین کے ہاتہ سے ہوا اسقدر اونکی فضل کو کافی ہے اور منجملہ فضائل حضرت عثمان غنی کے ایک فضل یہ ہے کہ دو صاحبزادیان نبی کریم کی اونکے عقد نکاح مین آئین ایک کے بعد ایک اور اسیوجہہ سے لقب اونکا ذو النورین ہے مروی ہے کہ ایک روز حضرت کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب سرور عالم کے پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے افضل ہے جناب سید عالم دیر تک خوب ساکت رہے اور کچھ جواب ندیا بعدہ فرمایا شوہر تیرا اونمین سے ہے کہ خدا اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین اور وہ خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے اور بہشت مین اوسکے واسطے ایسا گہر مقرر ہے کہ کوئی امت سے بہتر اوس سے گہر نہین رکہتا ہے اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے جنت مین اور میرا رفیق جنت مین عثمانؓ ہے اور جابر ابن عبد اللہ انصاری روایت کرتے ہین کہ ایک جنازہ حضرت کے پاس لائے واسطے نماز پڑہوانیکے آپ نے فرمایا تم نماز پڑہو مین نہ پڑہونگا حاضران مجلس شریف نے سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ بغض کرتا تہا عثمان سے بغض کیا اللہ تعالےٰ نے اوس سے اور فضائل جناب ولایتمآب سیدنا علی مرتضی کے کسیقدر اوپر فضل اہلبیت مین مذکور ہوچکے ہین صحت عقیدہ کو

اسقدر کافی ہے فرمایا ہے امام احمد حنبل نے کہ فضائل کسی صحابہ کے حدیث سے اسقدر نہین پہونچے
ہین جسقدر کہ فضائل سیدنا علی مرتضی کے مجھکو پہونچے ہین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلَیْهِ اب بعض اقوال اہلبیت طہارت کے اور بعض حالات اونکے بیان ہوتے ہین مروی ہے
کہ حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کی چھت پر ایک پرنالا تھا ایک روز
حضرت عمر پاک کپڑے پہنے ہوے مسجد کو جاتے تھے اوس پرنالے کے نیچے پہونچے اور حضرت
عباس کے گھر اوس روز دو مرغ ذبح ہوے تھے اتفاق سے اوسکا خون اور پانی ملا ہوا اوس
پرنالے سے ٹپکا اور چند قطرے اوسکے حضرت عمر کے کپڑون پر پڑ گئے حکم دیا آپ نے اوس پرنالے کو
اوکھاڑ ڈالنے کا لوگون نے اوس پرنالے کو اوکھاڑ ڈالا اور آپ گھر کو پلٹ گئے اور دوسرے کپڑے
پہن کر مسجد مین تشریف لائے بعد ادائے نماز کے حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس
آئے اور کہا یا امیر المؤمنین قسم خدا کی ذات پاک کی اس پرنالے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے دست مبارک سے اس جگہہ لگایا تھا حضرت عمر یہ سنکر نہایت درجہ مضطرب اور پریشان
ہوئے اور فرمایا اے عباس مین تم کو قسم دیتا ہون کہ اپنے پیر میرے کندھے پر رکھ کر اسی پرنالے
کو جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا اوسی جگہہ پر لگادو حضرت عباس نے حضرت
فاروق کے مبالغہ سے اور اونکے الحاح کرنے سے ایسا ہی کیا نقل کرتے ہین کہ لوگون نے عباس
رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خلافت مین عمر کا کیا حال تھا کہا مثل اوس پرندی کے حیران اور
پریشان اور ہراسان رہتے تھے کہ جسطرف وہ منہ کرے دام دکھائی دے اور راہ اوس سے نکل جانیکی
نپائے اور یہ حیرانی اور پریشانی کمال تقوی کیوجہہ سے تھی تاکہ میرے عہد مین کسی پر ظلم نہو جاوے
چنانچہ منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق دوڑتے ہوے اضطراب مین جاتے تھے سیدنا علی
مرتضی اونکو ملے پوچھا آپ نے سبب تعجیل کا کہا حضرت عمر نے کہ اہل صدقے سے ایک شتر مفقود

ہو گیا ہے اوسکے ڈہونڈنے کیواسطے تعجیل کرتا ہون جناب امیر نے کہا یا امیر المومنین تمہارے
بعد جو خلیفہ ہو گا اوسکو تُنے مشقت مین ڈالدیا یعنی اوسکو بہی بہی مصیبت کرنا پڑیگی جوابدیا آپنے
یا ابا الحسن مجہکو ملامت نکرو قسم ہے اوس خدا کی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول کیا ہے
اگر ایک نرغالہ آب فرات کے کنارہ پر ضائع ہو گا تو قیامت کے دن عمر سبب اوسکے پوچہا جاویگا
اور معاتب ہو گا جس شخص کو ایسا روز درپیش ہو اوسکو تعجیل پر جائے ملامت نہین ہے اور مروی ہے
جناب فاروق جب زخمی ہوے اور وقت آخر آیا آپ کلمات خوف خدا فرماتے تہے اسواسطے
کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یعنی ڈرتے ہین اللہ سے وہ لوگ
جو اللہ کے بندون مین سے جاننے والے ہین اوسوقت عبد اللہ ابن عباس نے کہا اے
امیر المومنین قسم خدا کی مین امید رکہتا ہون کہ تو دوزخ کو نہ دیکہیگا تو امیر ہے مسلمانونکا اور امین ہے
مومنونکا تو نے خدا کی کتاب کے موافق حکم فرمایا اور مال غنیمت کو راستی کے ساتھہ برابر تقسیم
کیا اور اسلام تیرا عزت دین اور نصرت مسلمانونکا سبب ہوا اور خلافت تیری واسطہ ہوئی
فتح بلاد کی اور تیری حکومت سے تمام روے زمین امارت عدل اور انصاف سے بہر گئی اور
مثل اسکے بہت کچہہ کہا آپ نے جب قول ابن عباس کا سنا فرمایا لوگون سے مجہہ کو اوٹہاؤ
اور جب اونہہ کر بیٹہے کہا ابن عباس سے کیا خوب ہوتا کہ اس کلام کو کہ سبب راحت اور آرام کا ہے
تم پہر کہتے اونہون نے پہر وہ کلمات کہے جناب سیدنا علی مرتضی بہی وہان موجود تہے آپ نے کہا
اے امیر المومنین مین بہی قیامت کے روز تیرے واسطے ایسی ہی شہادت دونگا حضرت فاروق
نے کہا حضرت امیر سے کہ اس دونون شہادتون کو لکہہ دیجیے پس جناب ولایت مآب نے
اپنے دست مبارک سے اوسکو لکہہ دیا اوسوقت حضرت فاروق نے وصیت کی کہ اس کتاب کو
میرے ساتہہ دفن کر دینا تاکہ قیامت کے دن اسکو اللہ کے سامنے اپنے واسطے وسیلہ کرونگا

گئی کچھ عظمت اقرباے نبی کریم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کے دل مین تھی ذرا
اس روایت سے خیال کرنا چاہیے اور عبد اللہ ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جب حضرت فاروق
کی نماز جنازہ پڑہی گئی اور لوگ گرد اونکے جمع ہوے ناگاہ اونہاوین اوسوقت سیدنا علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ نے فرمایا باران رحمت اللہ تعالے کے ابر عطا سے بے حساب تجھپہ برسے اے عمر نہوتا تو نہ
کسی کو بعد اپنے کہ تجھ سے زیادہ مجھکو محبوب ہوتا واللہ گمان کرتا تھا مین کہ یہ امر تجھہ کو نصیب ہوگا کہ
اپنے دونون یارون کے یعنی جناب رسالتمآب اور حضرت صدیق کے پہلو مین مدفون ہوگا
اسواسطے کہ اکثر مین حضور سرور عالم کی مجلس شریف مین حاضر ہوتا تھا اور سنتا تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ گیا مین اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور گھر مین داخل ہوا مین اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور
فلان بابکے تصدیق کی مین نے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے اسوقت گمان میرا پورا ہوا اور تحقیق کو
پہونچا تیری شان مین الغرض یہ حال تھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپسمین محبت کا
اور یہی معنی ہین رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ کے اور مدارج مین شیخ نے فصل الخطاب سے نقل کیا ہی کہ امام
محمد باقر علیہ السلام کے پاس ایک قوم اہل عراق سے آئی اور ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کو برکی
ساتہہ یاد کیا اور بعدہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بدگوئی کرنے لگے امام نے اونسے کہا کہ تم مہاجرین
مین سے ہو اللہ تعالے نے جنکے حق مین فرمایا ہے لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ
وہان تک کہ فرمایا اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ کہا اونہون نے ہم اونمین سے نہین ہین پس
فرمایا امام نے کہ جماعت انصار سے ہو کہ جنکی شان مین قرآن مین وارد ہے وَالَّذِیۡنَ تَبَوَّءُو
الدَّارَ وَالۡاِیۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ اوس جگہہ تک کہ کہا اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ اونہون نے
کہا اونمین سے بھی ہم نہین ہین فرمایا آپنے گواہی دیتا ہون مین کہ اوس جماعت سے بھی نہین ہو
کہ جس کی شان مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَالَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡ بَعۡدِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ تا آخر آیہ یعنی جو مسلمان کہ
بعد اونکے آئے ہین کہتے ہین اے رب ہمارے بخش دے ہم کو اور ہمارے بھائیونکو وہ کہ سابق
ہین ہم سے ایمانمین خلاصہ امام کے قول کا یہ ہے کہ مہاجر اور انصار مین تم ہو نہین خود کتے ہو
اور بعد اونکے جو مسلمان ہوئے ہین اونکی اللہ تعالےٰ یہ تعریف فرماتا ہے کہ وہ دعائے مغفرت
کرتے ہین اپنے واسطے اور اپنے اون بھائی مسلمانونکے واسطے جو ایمانمین سابق ہین اور تم
اگلے مسلمانونکو بدی کے ساتھہ یاد کرتے ہو تو اونمین سے بھی نہین ہوا مذا فرمایا امام نے بعد پڑہنے
آیہ موصوفہ کے اوٹھ جاؤ میرے سامنے سے اللہ تعالےٰ کسیکو تمہارے ساتھہ جمع نکرے تمنے
صورت اسلام کو اپنا لباس کیا لیکن حقیقت مین اہل اسلام سے نہین ہو اگر کوئی امام کے قول کو
تسلیم نکرے تو یہ تینون آیات جنکا امام نے ذکر کیا ہے دیکھو جمع کرنے سے وہی مطلب نکلتا ہے
جسکو امام نے بیان کیا ہے اور تکمیل الایمان مین شیخ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر
علیہ السلام سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہین کہ آپ مدح شیخین براہ تقیہ کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ عبد الملک
بن مروان جو اسوقت حاکم ہے اوسکے مذمت مین اعلان کے ساتھہ کرتا ہون اور نہین ڈرتا ہون
تو مرے ہوؤن سے کب ڈرتا مرے ہوے سے بھی کوئی ڈرتا ہے اور قطع نظر اسکے وہ لوگ اللہ کے
ولی ہین اور اولیا اللہ کی شانمین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ آگاہ ہو جو اولیا اللہ ہین نہ خوف ہے اون پر اور نہ وہ
محزون ہونگے پس خوف کا ایسے لوگون پر اطلاق کرنا صریح اونکو اولیا اللہ سے نکالنا ہے
منزہ ہے شان اہلبیت سید عالم کی اس سے بلکہ وہ منبع ہین ولایت کا تمام امت محمدیہ مین
یہ مرتبہ اونہین کے فیضان سے پہیلا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور نیز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرق تعظیم سے ہے تعظیم کرنا اوسکا جسکو تعلق ہے حضور سے

اور آپ کی وجہ سے وہ پہچانی گئی ہے اور یہی طریقہ تھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور سلف صالحین کا چنانچہ مروی ہے کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی مین بال اسقدر دراز
تھے جب بیٹھتے تھے اور اون بالونکو چھوڑدیتے تھے زمین پر پہونچتے تھے لوگون نے اونسے پوچھا
ان بالونکو تم نے کیون اتنا بڑہا یا ہے کہا اونہون نے مین اسوجہ سے انکو نہین کٹوا تا ہون کہ
ایک وقت مین دست شریف جناب سرور عالم کا ان پر پہونچا ہے پس نگاہ رکھا ہے مین نے
ان بالونکو تبرکاً اور حضرت خالد ابن ولید کی ٹوپی مین چند موے شریف تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تبرکاً بعض جنگ مین وہ ٹوپی گر پڑی آپنے اوسکے واسطے سخت جنگ کی اور جب
مسلمان اوس مین شہید ہوے صحابہ نے اونکو الزام دیا حضرت خالد نے کہا کہ مین نے یہ فعل
ٹوپی کیواسطے نہین کیا بلکہ اون موے شریف کیواسطے کہ جو اوس مین ہین تاکہ وہ ضائع نہون
اور کفار کے ہاتھ مین نجاوین اور برکت اوسکی مجہسے نجاوے اور حضرت عبد اللہ ابن عمر
رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اونہون نے اپنے ہاتھ کو حضرت سرور عالم کے بیٹھنے کی جگہہ پر رکھا
بعد اوسکی اپنے منہ پر ملا اور مروی ہے کہ امام مالک مدینہ طیبہ مین اپنے دابہ پر سوار نہوتے تھے
اور کہا شرم آتی ہے مجہکو کہ سم اسپ سے روندو نمین اوس زمین کو جسپر رسول اللہ کے قدم
شریف پڑے ہین اور نیز بنگاہ جناب رسالت ہے فی الحقیقت وہ ارض پاک واجب التعظیم ہے

	بقول حافظ علیہ الرحمۃ	

بمقامیکہ نشان کف پاے تو بود	سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود

اور نقل کیا ہے کہ احمد بن فضلویہ کہ بڑے زاہد اور غازی اور تیر انداز تھے کہا ہے اونہون نے
کہ مین بغیر طہارت کے کمان نہین چھوتا جب سے سنا ہے مین نے آنحضرت کمانکو ہاتھ مین لیتے تھے
اور فرمایا صالحین سلف نے کہ جو شے کھانے مین پسند کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یا جس قطع کا اور جس رنگت کا لباس پہنا ہے آپ نے اوسکی سبکی تعظیم کرنا چاہیے اور فرمایا ہے قاضی
عیاض نے کہ جو شے حضرت کی کہلاوے اومین کچھ تحقیق کی ضرورت نہین ہے مسلمان کو اوسکی
تعظیم کرنا چاہیے یہان تک کہ نعلین شریف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ہین اوسکی کیفیت
محدثین نے بیان کی ہے وہان لکھا ہے جو کچھ تجربہ مین آیا ہے اس نعلین شریف کی تمثال کی برکت
سے وہ یہ ہے کہ جو شخص ہمیشہ اس تمثال کو اپنے پاس رکھے اوسکو خلق مین ایک قبول کامل
حاصل ہو اور البتہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے یا حضور کو خواب مین دیکھے جسنے
آپ کو خواب مین دیکھا تحقیق حضرت کو دیکھا اور یہ تمثال شریف جس لشکر مین ہو وہ نہ بھاگے اور
جس قافلہ مین ہو وہ نہ لٹے اور جس اسباب مین ہو چور اوسکو نہ لیجاوے اور جس کشتی مین ہو وہ غرق
نہووے اور جو شخص توسل کرے صاحب نعل سے اوسکی ہر حاجت پوری ہو اور ہر ضیق سے نجات
پاوے اور صورت توسل کی صاحب نعل شریف سے اہل طریقت نے یہ مقرر کی ہے کہ تمثال
نعل شریف کی اوپر بعد بسم اللہ کے لکھتے ہین اَللّٰهُمَّ اَرِنِی بَرَکَتَ صَاحِبِ هٰذَیْنِ
النَّعْلَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ اور اوس تمثال کے نیچے دعاء حاجت لکھتے ہین اللہ تعالے اوسکی برکت
سے حاجت کو پورا کرتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور بیان تعظیم حدیث شریف کا
اوپر مذکور ہو چکا ہے اب سمجھنا چاہیے اہل ایمان کو کہ محفل میلاد جناب سرور عالم مین بیان حدیث
ہی ہوتا ہے پس اوسکے معظم ہونے مین کیا شک ہے اور برا جاننا اوسکا بدعت ہے اسواسطے
کہ یہ عقیدہ خلاف ہے صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے اور بدعت کی یہی تعریف ہے کہ قرون
ثلثہ کے خلاف عقیدہ کرے اور نیز محفل میلاد شریف مین چونکہ کیفیت خلقت آنحضرت بیان ہوتی
ہے لہذا اسمین بڑی عظمت جناب سرور عالم کی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو اللہ تعالے نے وقت
خلقت ہی سے معظم کیا ہے اور تمام خلق کو آپ ہی کے نور شریف سے پیدا کیا ہے اسواسطے کیفیت

ابتدائے خلقت مین مروی ہے کہ جب اللہ تعالے کو منظور ہوا کہ مین پہچانا جاؤن پہچاننے جانا
ہے عارف کے نہین ہوتا ہے اور اوسوقت بجز اللہ اور کچھہ نہتہا لہذا اللہ تعالے نے اپنے نور شریف
سے ایک قبضہ لیا اور فرمایا اوسکے خطاب مین کن محمدا ہوجا تو محمد پس وہ نور متعین ہوا اور اوسکو
اللہ تعالے نے اپنی صفات کے حجابات مین سیر کرائی اور اپنی صفات کے دریا مین پھرایا تاکہ وہ نور
پہچان لے ہم کو جو حق پہچان نیکا ہے پس ہوگیا وہ نور عارف کامل اللہ تعالے کا اور جب پہچانا او
اوسپر عاشق ہوا اور اوسکی حمد و ثنا مین مشغول ہوا اور تعریف اور حمد ہر ایک شخص ممدوح کی اوسی
مرتبہ پر کرسکتا ہے جسقدر ممدوح کو پہچانتا ہے لہذا چونکہ جناب سید عالم تمام خلق سے زیادہ اللہ
کے عارف ہین اسلیے سب خلق سے زیادہ اللہ تعالے کے حمد کرنیوالے بھی ہین اسیوجہہ نام مبارک
حضور کا احمد بھی ہے یعنی بڑی حمد کرنیوالا اور صفات باری تعالے مین سیر کرنے سے یہ مضمون بھی
پیدا ہوا کہ چونکہ انوار صفات احدیت اوس نور شریف پر چھا گئی لہذا وہ نور معظم اللہ تعالے کا مظہر
اتم ہوگیا اللہ تعالے نے جب اپنی صفات کا اوسمین ظہور دیکھا خود اوسکا عاشق ہوا اور حمد اور ثنا
اوسکی کی پس ہوگیا وہ نور معظم ابتدائے خلقت ہی سے اللہ تعالے کا عاشق اور معشوق اور شاہد
اور مشہود اور حامد اور محمود اور اسی سبب سے حضور کا اسم ذاتی محمد اور احمد ہے اللھم صل وسلم
وبارک علیہ اور پھر اوسی نور سے تمام عالم کو پیدا کیا بعدہ آدم کو بنایا اور وہ نور مکرم اونکو
سپرد کیا جب آدم علیہ السلام اوس نور محبوب کے حامل ہوے اللہ تعالے نے یہ مرتبہ اونکو دیا
فرمایا کہ ملائکہ کے قبلہ بنے اور پھر وہ نور اولاد آدم علیہ السلام مین منتقل ہوا تا آنکہ حضرت ادریس علیہ السلام
کے سپرد ہوا اللہ تعالے نے ادریس علیہ السلام کو بہ برکت حاملیت نور محمدی کے یہ مرتبہ اعلی بخشا
کہ خود قرآن مجید مین فرمایا ہے بیان کرو اے محمد قرآن مین حال ادریس کا بتحقیق وہ سچا نبی تھا اور
بلند کیا ہمنے اوسکو مکان عالی پر تفصیل اسکی علماء مفسرین نے یہ فرمائی ہے کہ عبد اللہ ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ادریس تپش آفتاب مین سیر کرتے تھے تابش آفتاب سے
اونکو تعب ہوا اوسوقت اونکے خیال مین گذرا کہ مجھکو ایک روز کی تابش آفتاب سے اسقدر تعب
ہوا کیا حال ہوگا اوس فرشتہ کا جو حامل آفتاب ہے براہ شفقت کہ خاصہ نبوت ہے دعا کی الٰہی اللہ
تخفیف کر اوسکی نار مین اور کمی کر اوسکے تعب مین دعا ادریس علیہ السلام قبول ہوئی اور اوسکو
تحمل مین خفت ہوئی اور تعب گرمی کا اوسکی رفع ہوگیا اوس فرشتہ نے اسکا سبب دریافت کیا
جناب الٰہی سے ندا ہوئی کہ یہ آسایش تجھکو ادریس کی دعا کی برکت سے حاصل ہوئی ہے
اوس فرشتے نے دعا کی اے اللہ میرے اور اوسکے درمیان مین رابطہ کردے جناب الٰہی سے
اوسکو اجازت ملی کہ حضرت ادریس سے ملاقات کرے وہ فرشتہ حضرت ادریس کے پاس آنے لگا
جب باہم رابطہ بڑہا ایک روز اوس فرشتے سے حضرت ادریس نے کہا اے بہائی مجکو معلوم
ہوتا ہے کہ عزرائیل تیری خاطرداری اور تعظیم بہت کرتے ہین تو اونسے میری سفارش کر کہ میری
قبض روح مین تاخیر کرین اوسنے جوابدیا کہ موت ٹلتی نہین ہے محال ہے مگر مین اوس سے کہونگا
اور حضرت ادریس کو آسمان پر اوٹھا لے گیا اور آفتاب کے قریب بٹھلایا اور خود جا کر حضرت عزرائیل
سے کہا کہ میری تم سے ایک حاجت ہے عزرائیل نے کہا کہ مجھسے جو کچھ ہوسکیگا بجا لاؤنگا اوس
فرشتے نے کہا میرا ایک دوست ہے اولاد آدم سے ادریس اوسکا نام ہے وہ چاہتا ہے کہ اوسکی
موت مین کچھ تاخیر ہو عزرائیل نے کہا اسمین تو میرا اختیار نہین لیکن وقت اوسکی موت کا
بتائے دیتا ہون اگر اوس سے ہوسکے تدارک اوسکا کرے بعدہ دفتر موت مین دیکھکر کہا عزرائیل نے
اوسکی موت ایسے وقت مین ہے شاید کہ وہ کبھو نہ مرے اوس فرشتے نے جب سبب پوچھا عزرائیل
نے کہا اسواسطے کہ لکھا ہے وہ قریب آفتاب کے مریگا اور بشر کو آفتاب کے پاس جانا مشکل ہے
اوس فرشتے نے کہا کہ مین اوسکو وہین بٹھا آیا ہون عزرائیل نے کہا جا کر اوسکی خبر لے اوسکو

مرا ہوا پایا ہو گیا کہ اب کچھ بقیہ باقی نہین ہے وہ فرشتہ عزرائیل کے پاس سے پلٹ کر جب اپنے مقام پر
آیا ادریس کو مرا ہوا پایا پھر اللہ تعالے نے اونکو زندہ کیا اور وہین مقیم ہوئے اور وہب بن منبہ
سے روایت ہے کہ ادریس عبادت بہت کرتے تھے جسقدر عبادت تمام مخلوق کی ہر روز
آسمان پر جاتی تھی ویسی عبادت اکیلا حضرت ادریس ع کی آسمان پر صعود کرتی تھی عزرائیل کو
اونکی کثرت عبادت کیوجہ سے اونکی ملاقات کا اشتیاق ہوا اللہ جلشانہ سے اجازت حاصل
کرکے ادریس کے پاس بصورت انسان کے اونہون نے آنا شروع کیا ادریس نے اونکو
آثار اور عادات سے پہچانا اور پوچھا تم کون ہو اونہون نے کہا مین عزرائیل ہون ادریس نے
پوچھا کیا قبض روح کیواسطے آئے ہو اونہون نے کہا نہین فقط ملاقات کیواسطے آیا ہون
ادریس نے کہا میری روح قبض کرے عزرائیل نے جناب آلہی مین عرض کیا اونکو اجازت
ہوئی حسب اجازت عزرائیل نے روح اونکی قبض کی بعدہ اللہ تعالے نے اونکو زندہ کیا
عزرائیل نے ادریس سے پوچھا کہ مرگ مین استعجال کرنے سے کیا فائدہ تھا ادریس نے کہا اسواسطے
کہ موت کا مزہ چکھ لون تاکہ اوس سے واقف ہو کر مستعد رہون بعد اوسکے ادریس ع نے
ملک الموت سے کہا مجھکو جہنم کی سیر کرا دو باجازت آلہی جل جلالہ عزرائیل نے اونکو دوزخ
کی سیر کرا دی ادریس ع نے جب درکات دوزخ کو دیکھا اسقدر تعب ہوا کہ بیہوش ہو گئے
عزرائیل نے اونکو گود مین اوٹھا لیا تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش مین آئے عزرائیل نے عذر کیا
کہ یہ تعب تمکو میری وجہ سے نہین ہوا تم نے خود جہنم کے دیکھنے کی درخواست کی اس سبب سے
اس ضعف مین مبتلا ہوئے ادریس ع نے کہا اے ملک الموت ایک آرزو اور ہے کہ بہشت
بھی مجھکو دکھا دو کیا چیز نقصان ہو جاوے عزرائیل نے بعد حصول اجازت درگاہ حضرت
احدیت کے ادریس کو جنت مین پہونچایا حضرت ادریس جنت کی نہرون اور درختونکی سیر سے

اور حور و غلمان اور مکانات جنت کے دیکھنے سے خوش ہوئے پہر عزرائیل نے ارادہ مراجعت کا
کیا اور ادریس سے کہا کہ اپنے مقام پر پلٹ چلو ادریس خبر ہوئے دوبارہ پہر عزرائیل نے
ادریس سے مراجعت کا سوال کیا ادریس نے التفات نکی تیسری بار بہت اصرار کیا ادریس نے
جواب دیا کہ تمہارے اور تمہارے ابنا جنس کے حکم سے ہرگز یہان سے نجاونگا بغیر حکم خدا کی
اللہ تعالے نے ایک فرشتہ واسطے محاکمہ کے بہیجا اوس فرشتے نے عزرائیل سے استفسار
حال کیا عزرائیل نے سب کیفیت بیان کی پہر ادریس سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو ادریس نے
کہا جناب الٰہی فرماتا ہے کہ ہر نفس مزہ موت کا چکہیگا مین مزہ موت کا چکہ چکا ہون اور نیز
ارشاد فرماتا ہے کہ ہر ایک کا تم مین سے جہنم پر ورود ہوگا مین دوزخ پر سے بہی گذر چکا ہون
اور اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جنت سے کوئی پہر نہ نکلیگا یعنی جو جنت مین جاویگا ہمیشہ جنت مین رہیگا
لہذا اب مین جنت سے نہ نکلونگا حضرت حق جلشانہٗ سے خطاب ہوا کہ ادریس سے تعرض نکرو
ہمارے حکم سے بہشت مین آیا ہے اور اپنا مدعا بدلیل ثابت کرتا ہے حق اوسیکی جانب ہے
اب وہ بہشت مین رہیگا چنانچہ حضرت ادریس کبہی جنت مین رہتے ہین اور کبہی آسمان ششم
آکر ملائکہ کے ساتہہ عبادت کرتے ہین وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اسیطرف اشارہ ہے بعد
صعود کرنے حضرت ادریس علیہ السلام کے اونکے فرزند متوشلخ نام کہ بہت صالح اور پرہیزگار تہے
اور حضرت ادریس نے حسب دستور اونکو حفاظت نور محمدی کی وصیت کی تہی اور اونسے
عہد اسکا لے لیا تہا اونکے خلیفہ ہوئے اور امورات خلافت اچہی طرح انجام دیے نوسو سا ٹہہ (۹۶۰)
یا نوسو بہتر (۹۷۲) برس کی عمر اونکی ہوئی اونہون نے اپنے بیٹے لامک کو خلیفہ کیا لامک کے معنی
متواضع کے ہین غنا اور عود یعنی بانسری اونہون نے ایجاد کی اور پیراکی کا فن بہی اونہون نے
ایجاد کیا اونہون نے نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کو وصی کرکے سات سو ستر برس کی عمر مین وفات

فضائل اہل السماوات

کی اس ترتیب سے نور محمدی اولاد آدم مین ادریس علیہ السلام سے نوح علیہ السلام کو پہونچا
اور نوح سے بترتیب ابائی جناب رسالت اولاد سیدنا اسمعیل علیہ السلام مین آیا یہان تک کہ
عبد اللہ کو وہ امانت عظمیٰ سپرد ہوئی اور عبد اللہ سے منتقل ہو کر بی بی آمنہ کے حمل مین آئی
آثار ظہور جناب سید الانبیا ظاہر ہوئے زمین سے آسمان تک چرچا حضور کی تشریف آوری کا پہیل
گیا انبیا علیہم السلام خواب مین حضرت آمنہ کو مبارکباد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل مین
تشریف لانیکی دینے لگے اور عجائبات قدرت الٰہی بی بی آمنہ کو مشاہدہ ہونے لگے جب آٹھ مہینے حمل کو
گذر گئے اور نوان مہینہ ربیع الاول کا آیا گیارہ تاریخین ربیع الاول کی گذر کر بارہوین تاریخ پیر کے دن
صبح صادق کیوقت حضرت حوا اور آسیہ اور مریم جو بڑی معظم بیبیان ہین بی بی آمنہ کے پاس
تشریف لائین اور خوشخبری دی کہ آج تم سے وہ لڑکا پیدا ہوگا جو تمام عالم کا سردار ہے اور جبرئیل
علیہ السلام خدا کے حکم سے شراب جنت لیکر آئے اور وہ شراب جنت بی بی آمنہ کو تین مرتبہ
اصرار کر کے پلادی اور یہ اشارہ اس طرف ہے کہ جب تک شراب محبت کے نشہ سے خوب مخمور نہو اور
اپنی خودی کو گم نکر دے اوسوقت تک ظہور نبی کریم سے مشرف نہو گا بعد جبرئیل علیہ السلام کمال
عظمت کے ساتھ یہ خطاب کرنے لگے ظاہر ہو اے رسول اللہ کے ظاہر ہو اے نبی اللہ کے ظاہر ہو
اے سردار رسولونکے ظاہر ہو اے ختم کرنیوالے نبوت کے اور یہ اہتمام اللہ تعالےٰ کا تہا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار عظمت کیواسطے تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ جبرئیل سا ملک مقرب
بہی اس جناب مین یون ادب سے کلام کرتا ہے اور نیز تعلیم تہی طالبان جناب محمدیت اور
عاشقان جناب رسالت کو کہ باوجود خمار محبت کے جب تک جناب نبوت مین باادب نہو گے
اوسوقت تک غیرت الٰہی اپنے حبیب کو تمہاری طرف متوجہ نہونے دے گی اور مروی ہے کہ جبرئیل
علیہ السلام کی خوشامد پر بہی حضور نے توجہ نفرمائی یہ اشارہ اس جانب تہا کہ آپ سردار ہین

تمام عالم کے اور سب مخلوق آپ کے فرمان بردار ہین سردار پر واجب اور لازم نہین ہے کہ فرمان بردار کی عرض کو خواہ مخواہ قبول کرے اگر قبول کرے اوسکی رحمت ہے اور اگر نہ قبول کرے شان حکومت ہے اسی سے بعض اہل طریقہ نے فرمایا ہے

از پئے یک نظارہ بر در او — سالہا انتظار باید کرد

آخر کار کمال شوق کیوجہ سے جبرئیل علیہ السلام نے اللہ جل جلالہ کے اسم پاک کا وسیلہ پکڑا اور کہا باسم اللہ اِظْهَرْ یَا مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدُ اللّٰہ اللہ کے نام کیواسطے سے ظاہر ہو جیے اے محمد بیٹے عبد اللہ کے اللہ تعالے کا نام آتے ہی عرض جبرئیل علیہ السلام کو حضور نے قبول فرمایا فَظَهَرَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَالْبَدْرِ الْمُنِیْرِ تشریف لائے نبی کریم مثل چودھوین رات کے چاند کے روشن

ندا از حاملان عرش آمد — کہ برخیز از پئے تعظیم احمد
سرور ہر دو سرا پیدا ہوئے — شافع روز جزا پیدا ہوئی
عرش سے تا فرش سب مسرور ہین — مظہر ذات خدا پیدا ہوئی
حور و غلمان کہہ رہے ہین وجد مین — زینت ارض و سما پیدا ہوئی
سلام علیک اے رؤف الرحیم — شفیع مطاع نبی کریم
سلام علیک اے نبی کریم — قسیم جسیم نسیم وسیم
سلام علیک اے نبی جلیل — امام رسل پیشوائے سبیل
سلام علیک اے شہ بے عدیل — امین خدا محبط جبرئیل
سلام علیک ای شہ بعث و نشر — امام ہدا صدر دیوان حشر
سلام علیک اے جمیل الشیم — نبی البرایا شفیع الامم

اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَیْہ	یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
مرہمے بہر دل خراب ہم ...	بہ سلام آمدم جوابم دہ
یک علیک از تو صد سلام مرا	بس بود جاہ و احتشام مرا
دست بیرون کن از یمانی برد	خواہم از شوق دست بوس تو مرد
ہر زخم باز کن ز لطف درم	سویم افگن ز مرحمت نظرے
روح را کام بخش و جان را قوت	مہر بکشا ز حقہ یاقوت
گریہ من نگر تبسم کن	زارے من شنو تکلم کن
ساز شیرین ز لعل شکر خند	تلخ شد کام من ز بخت نژند
منگر بر گناہ و طاعت من	لب بجنبان پئے شفاعت من
افتم از پا تو گر نگیری دست	ماندہ ام زیر بار عصیان پست
ہستم از عاصیان امت تو	چون نرفتم طریق سنت تو
دست دہ بہر دستگیری من	بنگر بر من و فقیرے من
این قدر بس کہ در رہت پستم	خود بدست تو کے رسد دستم
کاز تعلی بعرش سودن سر	پست بودن براہ تو خوشتر
تا رسیدش بپائی بوس تو دست	عرش چون خاک شد براہ تو پست
عرش و مادون عرش خاک تو باد	فیض جانہا ز جان پاک تو باد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ حضور تشریف لائے زمین پر تاج نبوت بفحوائے کُنْتُ نَبِیًّا سر مبارک پر رکھے ہوئے اور قبائے محبوبیت جسم اطہر میں پہنے ہوئے اور سپر وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ دوش اقدس پر لٹکائے ہوئے اور شمشیر فَاقْتُلُوْھُمْ کمر میں حمائل

کیے ہوے اور لشکر ظفر پیکر فقد نصرہ اللہ ہمراہ لیے ہوے الغرض اس عظمت اور جلالت
اور شان اور شوکت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اور ایسی آیات الٰہی ابتداء
عمر سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتے رہے کہ جس صاحب علم نے ایام طفولیت
اور عنفوان جوانی مین قبل از بعثت جناب سرور عالم کو دیکھا بلا تکلف پہچان لیا کہ سید الانبیا
اور خاتم الرسل محبوب کبریا جنکی مدح سب انبیا فرماتے تھے وہ حضرت ہی ہین اور بیساختہ
اونکی زبانون سے اسکا اقرار بھی ہوگیا لیکن جو اہل حق تھے اونہون نے آپکی رسالت کی
تصدیق کی اور ایمان لائے اور جو اہل حسد اور اہل عناد تھے اونہون نے جان بوجھ کر انکار
کیا اور عذاب دائمی کے مستحق ہوے چنانچہ مختصر حال حضرت کے عنفوان شباب کا بیان ہوتا ہے
ارباب سیر نے لکھا ہے کہ جب عمر شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس برس کی ہوئی ملائکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہونے لگے اور آنحضرت کو آپسمین ایک دوسرے کو دکھلانے لگے
مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے کہا اے چچا قبل اسکے
چند راتین ہوئین تین شخص میرے پاس آئے اور میری طرف بہت غور سے دیکھا اور کہا
یہ وہی ہے لیکن ابھی اسکا وقت ظہور نہین آیا اور بعد اسکے ایک روز پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو طالب سے کہا اے چچا اون تین شخصون سے ایک شخص پھر مجھپر ظاہر ہوا
اور مجھپر حملہ کیا اور میرے پیٹھ مین اپنا ہاتھ در لایا چنانچہ اوسکی راحت مین اپنے تئین پاتا
ہون ابو طالب نے جب مکرر یہ مضمون سنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کاہن کے
پاس لیگئے کہ وہ مکہ مین طبابت بھی کرتا تھا حال آنحضرت کا اوس سے بیان کیا اور کہا
کہ اسکا علاج کرو اوس کاہن نے اعضاء جناب رسالت کو بہت احتیاط سے مشاہدہ کیا
بعد وہ کہا کہ اے ابو طالب یہ لڑکا تمہارا عیب اور مرض سے پاک ہے اور شیطان اوسپر غلبہ

نہین کر سکتا ہے اور علامات خیر اسمین بہت دیکہتا ہون مین اور یہ حال کہ جو اونہون نے بیان کیا ہے
شیطان اور اوسکے وسوسہ سے نہین ہے بلکہ ملائکہ کرام ہین کہ اوسکے دل کو ڈہونڈتے ہین جو تکو
جہت سے اور مروی ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس ایام مین واقعہ مین
دیکہا مینے کہ ایک مرد نے اپنا ہاتہ میرے کندہے پر رکہا اور بعدہٗ اپنا ہاتہ میرے سینہ کے درونین
لے گیا اور میرے دل کو باہر لایا اور کہا کہ ایک پاک دل ہے پاک بدنمین اور پہر اوسکی جگہہ پر اوسکو
رکہدیا اور جب عمر شریف جناب سرور عالم کی پچیس برس کی ہوئی آپنے برسم تجارت شام کیجانب
سفر کیا اور اس سفر مین بہی بہت سے امور آپ سے ظاہر ہوے کہ دلالت کرتے تہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت اور عظمت پر مفصل حال اوسکا یہ ہے روایت ہے کہ ابوطالب نے حضرت
سرور عالم سے کہا کہ میرے پاس اب کچہہ مال باقی نہین رہا ہے نوبت فقر اور فاقہ پر پہونچی ہے
اور قریب تر ایک قافلہ قریش سے تجارت کیواسطے جانیوالا ہے اور خدیجہ بنت خویلد کہ قریش کے
مالدارونمین سے ہے لوگونکو تجارت کیواسطے مال بطریق مضاربتہ دیتی ہے اگر تم اوسکے پاس
جاؤ تو یقین ہے کہ وہ کچہہ مال تم کو دے تجارت کیواسطے کہ تم تجارت کرو شاید کہ اس حیلہ سے
تم کو کچہہ مال حاصل ہو اور یہ بات قبل اسکے کہ جناب سید عالم خود فرماوین حضرت خدیجہ کو معلوم
ہوئی فورًا اونہون نے ایک شخص جناب سرور عالم کے پاس بہیجا اور پیغام دیا کہ جسقدر مال
مین اورونکو دیتی ہون اوسکا دونا تم کو دیتی ہون اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت خدیجہ کو خود منظور
تہا اور چاہتی تہین کہ کسی کو تجارت کیواسطے بہیجین مگر کسی پر اونکو اعتماد نہین تہا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم قریش مین صدق اور امانت کے ساتہہ مشہور تہے چنانچہ قریش قبل از نبوت جناب
سرور عالم کو محمد امین کہتے تہے اور حضور سے بڑہکر کوئی امین اوس ملک مین نتہا حضرت خدیجہ نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص بہیجا اور پیغام دیا کہ مین چاہتی ہون کہ بہت سا

مال شام کیجانب تجارت کو روانہ کرون لیکن تمام قریش مین سوائے تمہارے کسی اور پر اعتماد نہین ہے
اگر تم شام کیطرف جاؤ اور میرا مال لیجاؤ اور حق تعالے اوسمین نفع دے تو جو تمہاری مرضی ہو
اوسمین سے لے لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ابوطالب سے مشورہ کرنیکے قبول کیا اور
ایک روایت مین ہے کہ ابوطالب نے جب یہ مضمون سنا حضرت سرور عالم سے کہا کہ یہ وہ رزق
ہے جو اللہ تعالے نے تم کو بھیجا ہے پس حضرت نبی کریم نے سامان سفر مہیا کیا اور میسرہ حضرت
خدیجہ کے غلام کے ساتھ شام کیطرف روانہ ہوئے اور منقول ہے کہ حضرت خدیجہ کے عزیزومین سے
خزیمہ بن حکیم سلمی تھے اونکو بھی حضرت خدیجہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کر دیا خزیمہ
حضرت سرور عالم کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور لحظہ بھر اثنائے راہ مین حضور سے جدا نہوتے
تھے منقول ہے کہ دو اونٹ حضرت خدیجہ کے راہ مین ماندے ہوگئے کسی طرح چل نسکتے تھے
میسرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع دی حضرت سید عالم نے اپنے دست مبارک
اون اونٹون کے سرون پر رکھے اور دعا اوسپر پڑھی فوراً وہ اشتر چلنے لگے اور قافلے کے آگے آگے چلتے تھے
خزیمہ نے جب یہ حال دیکھا اپنے دل مین کہا کہ محمدؐ کی ایک شان عظیم ہوگی اور منقول ہے کہ جب
قافلہ بمقام بصری پہونچا اوسوقت بحیرا کے صومعہ مین نسطورا راہب رہتے تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم درخت معین کے نیچے بیٹھے نسطورا اوسوقت عبادتخانہ کی چھت پر تھے اونہون نے
کہا کہ اس درخت کے نیچے نہ بیٹھیگا مگر وہ شخص کہ پیغمبر ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ درخت
بے بار اور خشک تھا لکڑی اوسکی بوسیدہ ہوگئی تھی اور پتے اوسکے گر گئے تھے جسوقت حضرت
سرور عالم اوس درخت کے نیچے جلوہ فرما ہوئے فوراً وہ درخت سرسبز ہوگیا اور اوسمین میوہ
لگا نسطورا عبادتخانہ کی چھت پر سے یہ حالات دیکھتے تھے اونسے رہا نگیا صومعہ کا دروازہ
کھول کر باہر آئے اور حضرت سرور عالم کے پاس گئے اور امتحان کیواسطے کہا تم کو قسم ہے

لات اور عزا کی اپنا نام بتاؤ کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روے تجکو تیری مان
دور ہو میرے پاس سے عرب نے کوئی کلمہ مجہسے نہین کہا ایسا کہ اس کلمہ سے زیادہ مجہہ پر
دشوار ہو نسطورا کے پاس ایک صحیفہ تھا اوس صحیفہ کو دیکہتی تہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے روے مبارک پر نظر کرتے تہو بعد تہوڑی دیر کے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے عیسی پر
انجیل اوتاری کہ یہ وہی ہے حزیمہ نے راہب کا جو یہ حال دیکہا اونکو گمان ہوا کہ نسطورا قصد
حضرت کی ایذا کا رکہتا ہے اور کوئی مکر اس بارہ مین کیا چاہتا ہے اونہون نے تلوار میان سے
نکال لی اور بآواز بلند کہا اے اولاد غالب اے اولاد غالب پس تمام قریش جو قافلہ مین تہے اونکی
طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے حزیمہ کس چیز نے تم کو رعب اور خوف مین ڈالا نسطورا نے جب
قریش کے ہجوم کو دیکہا دوڑ کر اپنے عبادتخانہ مین جا کر دروازہ بند کر لیا اور چہت پر چڑہ کر کہا اے قوم تم
کس واسطے ڈرے مجہہ سے قسم ہے اوس خدا کی جس نے آسمان کو بے ستون کے قائم کیا ہے
کوئی قافلہ تم سے زیادہ محبوب میری طرف نہین گذرا مین نے اس صحیفہ مین دیکہا کہ اسدرخت
کے نیچے وہ شخص اوتریگا جو رسول رب العالمین ہے اور مبعوث ہوگا ساتھ شمشیر برہنہ
اور ذبح اکبر کے اور وہ خاتم النبیین ہوگا جو شخص اوسکی فرمان برداری کریگا نجات پاویگا اور
جو شخص اوسکی نافرمانی کریگا وہ گمراہ ہوگا اور بعدہٗ حزیمہ سے کہا کہ تم انکے عزیز قریب ہو اونسے تمکو
کیا رشتہ ہے حزیمہ نے کہا نہین مین انکا خادم ہون اور حال اون دونون اونٹون کا راہب سے
کہا نسطورا نے کہا اے شخص بالتحقیق وہ پیغمبر آخر الزمان ہے مین ایک امر تجہسے بیان کرونگا
اوسکو محفوظ رکہنا حزیمہ نے کہا بیان کرو مین سنتا ہون اور پوشیدہ رکہونگا تمہارے بہید کو
اور تمہاری اطاعت کرونگا نسطورا نے کہا اس صحیفہ مین ایسا لکہا دیکہتا ہون کہ یہ مرد
تمام شہرون پر غالب ہوگا اور تمام دشمنون پر فتح پاویگا کوئی شخص اوس سے مقاومت نکرسکیگا

اونکے دشمن ہونگے اکثر یہود سے اور درحقیقت وہ دشمن خدا ہونگے اوس قوم کے شر کے سبب اس
شخص سے ڈرتے رہو خزیمہ نے اوس راہب کی وصیت کے موافق اسبات کو مخفی رکہا کسی سے
نہین کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مین لوگونکو دونین آپکی عجیب محبت پاتا ہون
اور مین بہی تمہارا صاحب مصدق اور ناصر ہون اور ابو سعید نے کہا ہے کہ نسطورا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے سر مبارک اور پاے مبارک پر بوسہ دیا اور عرض کیا کہ مین
آپ پر ایمان لایا اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی ہین کہ جنکا ذکر اللہ تعالے نے توریت مین
کیا ہے پہر سب اونہون نے خاتم نبوت کو دیکہا اوسکو چوم لیا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ
آپ اللہ تعالے کے پیغامبر ہین اور نبی الامی ہین جنکی خوشخبری حضرت عیسے نے سنائی ہے
اور فرمایا ہے کہ میرے بعد اس درخت کے نیچے نہین اوتریگا مگر نبی امی ہاشمی عربی جو مکہ کا
رہنے والا ہے صاحب حوض کا اور شفاعت اور لواے حمد کا اور واقدی نے لکہا ہے کہ راہب نے
میسرہ سے پوچہا کہ اونکی آنکہون مین سرخی ہے میسرہ نے کہا ہان ایسی سرخی ہے جو کبہی جدا
نہین ہوتی ہے نسطورا نے کہا ہان وہ وہی ہین اور آخر ہین سب نبیونکے کاشکے مین اونکو پاون
اوس وقت مین کہ اونکو ظاہر ہونیکا حکم ہو میسرہ نے اسبات کو یاد رکہا الغرض جناب سرور عالم
نے اپنا اسباب تجارت شہر بصری مین فروخت کیا اور سب سے دونا آپ کو نفع حاصل ہوا
اور مروی ہے کہ وقت خرید اور فروخت حضور کے اور ایک شخص کے درمیان مین ایک اسباب
کے بارہ مین کچہ خلاف تہا اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ لات اور عزا کی قسم کہاؤ آپنے
فرمایا مین نے کبہی اون دونون کی قسم نہین کہائی ہے اوس شخص نے کہا سچ بات وہ ہی ہے
جو آپ کہتے ہین گو بالغرض اوس شخص کی اس باتون سے حضور کی نفرت معلوم کرناتہی تو پہر
جب وہ مضمون اوسکو معلوم ہوا تو اوس مرد نے میسرہ سے علیحدہ ہو کر کہا کہ یہ نبی ہین قسم

اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک آپ وہی ہین جنکے پتے اور نشان ہمارے علم والے
لوگ اپنی کتابون مین پاتے ہین میسرہ نے یہ بات بہی یاد رکہی اور حضور نے بعد فروخت کرنے
اسباب کے وطن کیطرف مراجعت فرمائی جب مکہ مین پہونچے دن تہا اور گرمی کا وقت تہا جناب
رسول مقبول اپنے اونٹ پر سوار تھے اور میسرہ دوسرے اونٹ پر حضرت کے ہمراہ تھے
اور دو مرغ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس پر سایہ کیے ہوئے تھے حضرت
خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا ایک بلند مقام پر عورتونکی جماعت کے ساتھ بیٹھی ہوئی
تہین دور سے حضرت سرور عالم کو اس نشان سے دیکھا اور دوسری عورتونکو وہ حال
دکہایا وہ سب اس حال کے دیکھنے سے بحث کرنے لگین یہان تک کہ میسرہ حضرت خدیجہ کے پاس
آیا اور حالات سفر اور ربح راہ بیان کیا حضرت خدیجہ نے جناب سرور عالم کے سر مبارک پر مرغون کا
سایہ کرنے کا حال پوچھا میسرہ نے کہا جب سے ہم شام کیطرف متوجہ ہوے ہین یہی حال دیکھا
ہے اور جو کچھہ اور خوارق عادات اور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راہ مین مشاہدہ کیے
تھے اور جو کچھہ نسطورا راہب سے سنا تہا سب بالتفصیل حضرت خدیجہ سے بیان کیا اسوجہ سے
حضرت خدیجہ کو اس جانب رغبت ہوئی کہ حضور کے نکاح سے مشرف ہون نفیسہ بنت منیہ روایت
کرتے ہین کہ حضرت خدیجہ بڑی صاحب عقل اور صاحب جمال بی بی تہین اور حزم اور احتیاط انکے
مزاج مین بہت تہا اور قریش کی عورتون مین بڑی شریف اور بڑی نسب والی تہین اور مال انکے
پاس بہت تہا تمام قریش انکے ساتھہ نکاح کرنے پر حریص تھے اور اکثر لوگون نے خواستگاری بہی
کی تہی اور اپنا مال بہی اسبارہ مین صرف کیا تہا مگر انہون نے قبول نہین کیا تہا جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سفر شام سے واپس آئے اور میسرہ نے جناب سرور عالم کا حال مفصل انسے
بیان کیا حضرت خدیجہ کو بڑی خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت کے نکاح مین داخل ہون اور مجھکو حضرت

فـ نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تاکہ حضرت سے دریافت کرون کہ آپ کو نکاح کیجانب
رغبت ہے یا نہین راویہ کہتی ہین کہ مین جناب سرور عالم کی حضور مین حاضر ہوئی اور عرض کیا
کہ کیا چیز آپ کو مانع ہے شادی کرنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مین فرمایا کہ
میرے پاس ساز و سامان نہین ہے مینے عرض کیا کہ اگر عورت صاحب جمال اور مالدار اور
ذی شرف پیدا ہو کہ سامان شادی کو کفایت کرے آپ اوسکی طرف رغبت کرینگے حضور نے
فرمایا وہ کون ہے مینے کہا خدیجہ بنت خویلد آپ نے ارشاد کیا کہ مین کیا کرون کہ وہ اس امر کو اختیار
کرے مینے کہا میرا ذمہ ہے مین اونکو راضی کر دونگی بعدہ مین خدیجہ کے پاس آئی اور کہا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری خواستگاری فرماتے ہین اونہون نے احسان جانکر قبول کر لیا
اور ایک وقت معین کرکے جناب سید عالم کو اطلاع دی کہ فلان وقت مین تشریف لائیے نکاح
ہوجاوے اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا تاکہ اونکو یعنی حضرت خدیجہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نکاح مین دیدین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسوقت معین پر ابو طالب و حمزہ
اور بعض دوسرونکو اپنے اعمام سے ہمراہ لیکر حضرت خدیجہ کے مکان پر تشریف لائے اور عقد
نکاح ہوا اور ابو طالب نے اوس مجلس عقد مین یہ خطبہ پڑہا حمد اور سپاس اوس خدا کو سزاوار
ہے کہ جسنے ہم کو فرزندان ابراہیم اور اولاد اسمٰعیل سے کیا اور ہم کو اصل معد اور مضر سے نکالا
اور نگہبان اپنے گھر کا اور پیشوا اپنے حرم کا کیا اور ایسا گھر ہم کو مرحمت کیا کہ لوگ اطراف و جوانب
سے اوس گھر کی زیارت کیواسطے آتے ہین اور ہم کو ایسا حرم مرحمت فرمایا کہ جو شخص اوسمین
داخل ہوا امان مین ہوا اور ہم کو لوگون پر حاکم کیا اما بعد میرے بھائی کا لڑکا محمد ابن عبداللہ جو
ایسا جوان ہے کہ جو شخص قریش مین سے اپنے کو اوسکے ساتھ وزن کرے وہ ہی زیادہ ہوگا
اور اگرچہ مال تھوڑا رکھتا ہے لیکن مال ایک سایہ ہے زائل ہونیوالا اور ایک امر ہے حائل اور

محمد ایسا شخص ہے کہ تم اوسکی قرابت اور خویشی کو اپنے ساتھہ اچھا جانتے ہو تحقیق وہ خواستگاری
کرتا ہے خدیجہ بنت خویلد کی اور مہر اوسکا مقرر کرتا ہے جو کچھہ اوسمین معجل اور مؤجل ہوگا میرے
مال سے ہوگا اور وہ مہر بیس شتر مایہ ہے اور بعد اسکے بعد اوسکے اوسکو ایک بڑی شان اور
امر بزرگ ہوگا جب ابو طالب خطبہ پڑہ چکے ورقہ ابن نوفل نے اس مضمون کا خطبہ پڑہا
کہ حمد اور سپاس اوس خدا کو ہے کہ اوسنے ہم کو کیا ہے ویسا ہی کہ جسکا ذکر کیا ہے تونے اے
ابوطالب اور ہم کو وہ فضیلت دی ہے جسکو تمنے بیان کیا ہے پس ہم اوس وجہہ سے پیشوا اور
سردار عرب ہین اور تم سب اصل اون فضیلتون کے ہو اہل قبیلہ تمہارے فضل کا انکار نہین
کر سکتے اور کوئی شخص تمہارے فخر اور شرف کو رد نہین کر سکتا تحقیق رغبت کے ہینے تمہارے
ساتھہ وصلت اور پیوند کی اے گروہ قریش گواہ رہو کہ مینے خدیجہ بنت خویلد کو محمد ابن عبد اللہ
کی زوجیت مین دیا چار سو مثقال طلا پر یہ کہکر ورقہ خاموش ہوئے ابو طالب نے کہا او ورقہ
مین چاہتا ہون کہ خدیجہ کے چچا بھی اس نکاح مین تمہارے شریک ہون پس عمرو بن اسد نے
بھی کہا کہ اے گروہ قریش گواہ رہو کہ مینے خدیجہ بنت خویلد کو محمد ابن عبد اللہ کی زوجیت مین دیا
الغرض ایجاب اور قبول طرفین سے متحقق ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس وصلت
سے خوش ہوئے اور ابو طالب کو نہایت مسرت حاصل ہوئی اور اللہ کا شکر کیا تمام اولاد
امجاد نبی کریم کی سوائے حضرت ابراہیم کے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
بطن سے ہی حضور کے صاحبزادون کی تعداد مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ پانچ صاحبزادے
ہین قاسم اور عبد اللہ اور ابراہیم اور طیب اور طاہر اور اصح یہ ہے کہ تین صاحبزادے
ہین قاسم اور عبد اللہ حضرت ام المومنین خدیجہ کے بطن سے اور ابراہیم حضرت ماریہ
قبطیہ کے بطن سے قاسم بڑے صاحبزادے ہین اور اسیوجہہ سے کنیت حضور کی ابو القاسم ہے

نسب اسما و اولاد امجاد نبی کریم مع مختصر حالات

اور دو برس کی عمر مین اونہون نے مکہ معظمہ مین انتقال کیا اور عبد اللہ بعد بعثت کے پیدا ہوئے
اسیوجہ سے لقب اونکا طیب اور طاہر ہے ولادت اونکی بھی مکہ معظمہ مین ہوئی اور طفولیت
مین انتقال کیا عاص بن وائل سہمی نے کہا کہ فرزندان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا
اور لفظ ابتر حضور کی نسبت مین اوسنے کہا اللہ تعالے نے اپنے حبیب کیطرف سے جواب دیا
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اور ایسا ہی وقوع مین آیا کہ جتنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بدخواہ اور دشمن تھے سب بے نام و بے نشان ہوگئے اور بعض مفسرین آیہ کریمہ اَلْمَالُ
وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
صاحبزادے نے انتقال فرمایا مشرکان مکہ خوش ہوئے اور طعنہ دینے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے
لڑکے ہین ہمارا ذکر باقی رہے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکے نہین ہین اونکا ذکر محو
ہوجاویگا اللہ تعالے نے یہ آیہ شریفہ نازل فرمائی اور اس صورتمین باقیات الصالحات
سے مراد حضور کی صاحبزادیان ہین کہ ساتھ زیور صلاح اور تقوی کے اراستہ ہین اور ابراہیم
حضرت کے صاحبزادے ہجرت کے آٹھوین برس مدینہ طیبہ مین پیدا ہوے اور حضور نے
اونکا نام ابراہیم رکھا اور اوس روز جبرئیل علیہ السلام حضرت کی ملاقات کو آئے اور کہا
السلام علیک یا ابا ابراہیم نبی کریم اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
ڈیڑھ برس کی عمر مین انتقال کیا مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا
کہ ابراہیم سکرات مین ہین عبد الرحمن ابن عوف کا ہاتھہ پکڑکر آنحضرت وہان تشریف
لے گئے ابراہیم اپنی والدہ کی گود مین تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کنار مبارک
مین اونکو لے لیا اور اونکو حال سکرات مین دیکھکر حضور کے آنسو جاری ہوئے عبد الرحمن ابن عوف نے

کہا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ گریہ رحمت اور رقت ہے میت پر کہ اس حال مین اوسکو دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ نہی کی ہے مینے آواز کے ساتھ رونے سے اور سر پیٹنے سے اور منہ نوچنے سے اور آنسوؤن سے رونا اثر رحمت کا ہے اور جو شخص رحم نہین کرتا ہے اوسپر رحم نہین کرتے ہین اور بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابراہیم اگر نہوتی یہ بات کہ موت ایک امر ہے حق اور ایک وعدہ ہے سچا اور پچھلے ہمارے بہت جلد اگلون سے ملجاوینگے تو بیشک زیادہ اس سے ہین تجھپر حزین ہوتا اور فرمایا آنکھین روتی ہین اور قلب حزن کرتا ہے اور ہم نہین کہتے ہین مگر وہ کہ جس سے راضی ہوتا ہے ہمارا رب اور ہم بسبب تیرے فراق کے اے ابراہیم غمزدہ ہین اور صاحبزادیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالاتفاق چار ہین اور سب حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بطن شریف سے ہین سب مین بڑی حضرت زینب ہین ولادت انکی واقعہ فیل کی تیسوین برس ہے نکاح اونکا ابو العاص کے ساتھ کہ حضرت خدیجہ کی بہن کے لڑکے ہین ہوا اور وہ بدر کی لڑائی مین کفار مکہ کے ساتھ قید ہوئے حضرت زینب نے گردن بند اپنا کہ ام المومنین خدیجہ نے اونکو جہیز مین دیا تھا اپنے شوہر کی رہائی کیواسطے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوسکو ملاحظہ کیا حضرت خدیجہ کو یاد کر کے بہت روئے اور صحابہ سے فرمایا کہ اگر تم کو منظور ہو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور گردن بند اوسکا پھیر دو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو بھی منظور ہے پس ابو العاص کو چھوڑ دیا اور وہ زیور بھی واپس کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے فرمایا کہ جب تو مکہ مین پہونچنا میری لڑکی کو میرے پاس پہونچا دینا اسواسطے کہ اوسکے اسلام اور تیرے کفر نے باہم تمہاری جدائی کر دی ابو العاص نے قبول کیا اور اس شرط کو پورا بھی کر دیا حضرت زینب کو مدینہ طیبہ مین پہنچا دیا ایک مرتبہ ابو العاص تجارت سے مکہ کو جاتے تھے کہ سریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر

پہونچے ابو العاص بہاگ گئے مال اونکا اہل اسلام کے ہاتہہ آیا اور وہ مدینہ مین لائے ابو العاص
چہپکر مدینہ طیبہ مین آئے اور حضرت زینب سے امان مانگی حضرت زینب نے اونکو امان دی حضرت
نے بہی اونکی امان کو قبول کیا لیکن حضرت زینب سے فرمایا کہ ابو العاص کے قریب نجانا
تو اوسپر حلال نہین ہے اور اہل سریہ سے فرمایا کہ اگر احسان کرو اوسکا مال اوسکو دیدو اور
اگر ندو تو وہ مال غنیمت تمہارا ہے اور تم اوسکے احق ہو اونہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم
مال اونکو پہیرے دیتے ہین اور مال اونکو دیدیا ابو العاص مکہ معظمہ گئے اور جو امانت جسکی تہی اوسکو
واپس کردی اور کہا اے گروہ قریش تمہارا کسی کا کچہہ میرے پاس باقی تو نہین ہے اونہون نے کہا
نہین ہے پس ابو العاص نے کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ خدا ایک ہے اور محمد بندہ اور رسول وسکے
ہین قسم خدا کی مین مدینہ مین حضرت کے سامنے اس سبب سے ایمان نہین لایا کہ تم گمان کرتے
کہ مین تمہارا مال کہا جاونگا اور مکہ سے روانہ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین
حاضر ہوے جناب سرور عالم نے اوسی نکاح اول پر حضرت زینب کو ابو العاص کو دیدیا اور ایک
روایت مین ہے کہ تجدید نکاح کی اور حضرت زینب کو حضرت ابو العاص سے ایک صاحبزادی
پیدا ہوئی علی نام حد بلوغ کے قریب پہونچکر اونہون نے وفات کی اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئین
اسم شریف اونکا امامہ ہے نبی کریم اونکو نہایت محبوب رکہتے تہے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور حضرت امامہ کو دوش مبارک پر بٹہائے تہے جب حضرت
رکوع مین تشریف لیجاتے تہے اونکو زمین پر بٹہادیتے تہے اور جب سجدہ سے سر اقدس اوٹہاتے تہے
پہر اونکو اوٹہا لیتے تہے اور حضرت سیدنا علی مرتضے کرم اللہ وجہہ نے بعد وفات جناب سیدہ کے
موافق وصیت جناب سیدہ کے حضرت امامہ کے ساتہہ نکاح کیا اور حضرت زینب رضی اللہ
عنہا نے حضرت کے سامنے ہجرت کی آٹہوین برس انتقال فرمایا نبی کریم نے اپنا تہبند تبرکا

حضرت زینب علیہا السلام کے کفن مین شامل کیا اس سے ثابت ہوا تبرک شریف کو میت کے کفن مین
داخل کرنا بہتر ہے اور خود جناب سرور عالم نے اونکو قبر مین دفن کیا رضی اللہ تعالے عنہا دوسری
صاحبزادی جناب سید عالم کی حضرت رقیہ ہین ولادت اونکی واقعہ فیل کی چونتیسوین برس
مین ہوئی قبل از بعثت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو عتیبہ بن ابی لہب کے نکاح مین دیا تھا
ہنوز باہم نوبت قربت کی نہین پہنچی تھی کہ تبت یدا ابی لہب کی مذمت مین نازل ہوئی ابولہب نے
اپنے پسر سے کہا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر کو طلاق نہ دیگا تو مین تجھسے ناراض ہونگا
اور بعض کہتے ہین کہ کفار قریش نے اوسکو اس فعل پر آمادہ کیا اور در حقیقت یہ ہے کہ وہ کفر پر
مرنیوالا تھا اللہ تعالے نے اسوجہ سے اوس طاہرہ کو اوس نجس سے محفوظ رکھا الغرض عتیبہ
اوس زمانہ مین برسم تجارت شام کی جانب جاتا تھا اوسنے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جاکر اونکو اللہ کی شانمین اونکو ایذا دی پس وہ ملعون حضرت کے پاس آیا اور اللہ جل جلالہ
کی جناب مین اوسنے گستاخی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی بے ادبی کی
اور بعد اوسکے کہا کہ مینے رقیہ کو طلاق دیا حضرت سرور عالم نے فرمایا اے اللہ اسپر اپنے کتون مین
سے ایک کتے کو مسلط کر ابو طالب اوس مجلس مین تھے اونہون نے کہا عتیبہ سے مین نہین
جانتا ہون کہ کون چیز دعائے محمد کی شر کو تجھسے دفع کرے عتیبہ اپنے باپ کے پاس گیا اور جو
گذرا تھا بیان کیا اور جانب شام کے روانہ ہوا اثنائے راہ مین منزل زرقا مین قافلہ اونکا
ٹھیرا اوس مقام پر ایک راہب رہتا تھا اوسنے کہا کہ اس وادی مین درندے بہت ہین
ابولہب نے اہل قافلہ سے کہا کہ آج کی شب میری اعانت کرو مین ڈرتا ہون کہ دعائے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پسر کے حقمین تاثیر کرے پس اہل قافلہ نے اپنے اسباب کو
جمع کیا اور اوسکے اوپر اوسکو سلایا اور خود گرد اوسکے رہے پہ سب حفاظت اونہون نے کی

لیکن حفظ خدا اونکے ہمراہ تھا صورت یہ واقع ہوئی کہ حق تعالےٰ نے اون پر خواب غالب کر دیا سب سو گئے ایک شیر آیا اور ایک ایک کو اوسنے سونگھا اور کسی سے کچھ تعرض نکیا بعد اوسکے نیچے سے جست کیا اور اوپر جا کر ایک تھپڑ عتیبہ کے ماتھہ پر مارا اور پیٹھہ اوسکا پھاڑ ڈالا عتیبہ جاگا اور کہا کہ شیر نے مجھہ کو ہلاک کیا اور فوراً مر گیا بعد جناب سرور عالم نے حضرت رقیہ علیہا السلام کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زوجیت مین دیا اور اونہون نے حبشہ کے جانب ہجرت کی دونون مرتبہ ہجرت اوسمین حضرت رقیہ حاملہ تھین حمل اونکا ساقط ہوا اور بعد اوسکے حضرت رقیہ کو حضرت غنی سے صاحبزادہ پیدا ہوا عبد اللہ اونکا نام تھا چھہ برس کی عمر مین مرغ نے اونکی آنکھہ مین چونچ ماری اور یہی سبب اونکی وفات کا ہوا اور پھر اور کوئی اولاد نہین ہوئی اور ہجرت کی دوسری برس حضرت رقیہ نے انتقال فرمایا مروی ہے کہ اوسوقت عورتین رونے لگین حضرت فاروق نے اونکو تازیانہ سے مارا اور کہا کہ کیون روتی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکا ہاتھہ پکڑ لیا اور فرمایا کہ چھوڑ دو اونکو رونے دو بعدہ ارشاد کیا کہ گریہ کرو لیکن نوحہ گری سے بچو جو کچھہ دل اور آنکھہ سے ہی رحمت حق کا اثر ہے اور جو کچھہ ہاتھہ اور زبان سے ہے شیطان کا فعل ہے اور مروی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین حضرت رقیہ علیہا التحیۃ والرضوان کی قبر شریف پہ بیٹھین تھین اور روتی تھین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردائی مبارک کے گوشہ سے آنسو اونکی آنکھون کے پونچھتے تھے اور تیسری صاحبزادی حضور کی ام کلثوم ہین اور نام اونکا آمنہ ہے اول عتبہ ابن ابو لہب کے نکاح مین اونکو دیا تھا بعد نزول تبت یدا کے ابو لہب کی تحریص سے اوسنے بھی صاحبزادیکو قبل از قربت طلاق دیا بعد وفات حضرت رقیہ کے ہجرت کی تیسری برس جناب سرور عالم نے اونکا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ

تعالے عنہ سے کردیا اسیوجہ سے لقب اونکا ذی النورین ہے مدت تک وہ حضرت عثمان کے ساتھ
رہین اور اولاد اونکی نہین ہوئی اور بعض روایات مین ہے کہ اونکی اولاد تھی لیکن بالغ نہین ہوئی
اور انتقال کیا وفات حضرت ام کلثوم کی ہجرت کی نوین برس واقع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اونکی قبر شریف لیگئے اور گریہ کیا اور جب حضرت کلثوم کو قبر مین رکھا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑھا مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيهَا نُعِيدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً
أُخۡرَىٰ اور بعد اسکے فرمایا بِسۡمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اور ارشاد کیا کہ
اسکے اینٹونکی دور زونکو بند کردو اور جانو تم کہ اس سے کچھ نفع میت کو نہین پہونچتا ہے لیکن
زندون کے دل خوش ہوتے ہین اور مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میری
دس لڑکیان ہوتین ایک کے بعد ایک سب عثمان ہی کو دیتا چوتھی صاحبزادی حضرت سرور
عالم کی حضرت فاطمہ زہرا ہین رضی اللہ تعالے عنہا کنیت اونکی ام محمد ہے اور القاب جناب سیدہ
کے مبارکہ اور طاہرہ اور زاکیہ اور راضیہ اور مرضیہ اور بتول ہین ولادت اونکی پانچ برس بعثت
سے پیشتر واقعہ فیل کی پینتیسوین ۳۵ برس ہوئی ہے اور ایک قول پر اکتالیسوین ۴۱ برس یعنی نبوت کی
ایک برس بعد اور صحیح قول پر حضرت سیدہ نبی کریم کی سب صاحبزادیون سے چھوٹی ہین
ہجرت کی دوسری برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح جناب سیدہ کا سیدنا علی مرتضیٰ
کیساتھہ کردیا مروی ہے کہ جناب سیدہ کی خواستگاری حضرت صدیق اور حضرت فاروق نے
رسول کریم سے کی حضرت نے جواب دیا کہ فاطمہ کے عقد کے باب مین انتظار وحی کا کرتا ہون
بعد لوگون نے سیدنا حضرت علی مرتضیٰ سے کہا کہ تم خواستگاری کرو حضرت نے فرمایا
کہ صدیق اور فاروق خواستگاری کر چکے حضرت نے اونکے ساتھ منظور نکیا میرے ساتھ کب
منظور کرینگے لوگون نے کہا کہ تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ ہے اور خصوصیت

خاص ہے شاید کہ تمہارے پیام کو منظور فرمالین الغرض جناب ولایت مآب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا اور کچھہ نکہا جناب سرور عالم نے خود پوچھا کہ اے علی کیا حاجت ہے عرض کیا فاطمہ کی خواستگاری کرتا ہون نبی کریم نے فرمایا مرحبا و اھلاً اور نقل ہے کہ اوسوقت جناب سرور عالم نے پوچھا کہ اے علی مہر اوسکا کیا کرتے ہو عرض کیا میرے پاس اونکی مہر کے لائق کچھہ نہین ہے حضرت نے فرمایا ایک زرہ حطیمہ تمہارے پاس ہو اوسکو بیچو اور قیمت اوسکی مہر مین دو اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت امیر نے عرض کیا ایک اسپ اور ایک زرہ میرے پاس ہے حضرت نے ارشاد کیا گھوڑیکی تم کو ضرورت ہے زرہ بیچکر قیمت اوسکی میرے پاس لے آؤ جناب امیر زرہ کو بازار مین فروخت کرنیکو لائے حضرت ذی النورین نے اوسکو چارسو اسی درم پر خرید کیا حضرت علی مرتضی نے وہ کل درم جناب سرور عالم کی حضور مین پیش کردیے حضور نے مٹھی بھر کر اوسمین سے حضرت بلال کو دیے کہ صاحبزادی کیواسطے خوشبو لاوین اور ام سلیم سے کہا کہ اس باقی سے فاطمہ کیواسطے جہیز کا سامان کرچنانچہ جناب سیدہ کے جہیز مین یہ اسباب ترتیب دیا گیا دو جامہ سبز کے اور دو بازو بند نقرہ کے اور ایک قطیفہ یعنی پھندار کپڑا کہ تمام جسم اوسمین نہ چھپتا تھا اور تکیہ اور پیالہ اور ایک چکی اور ایک چھلنی اور دو سبو اور ایک پانیکی مشک اور ایک ظرف پانی پینے کا اور دو نہالی کتانکی اور چار تکیہ اے اہل اسلام دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دونون جہانکے بادشاہ تھے اور کونین آپکی تحت حکومت مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسباب دنیا کی یہ کیفیت تھی اور حقیقت مین یہ سب فعل حضور کے ہماری تعلیم کیواسطے تھے کہ دنیا کو یون برتنا چاہیے اور یہ بھی اس سے ظاہر ہے کہ جمع ہونا اسباب دنیا کا سبب رضامندی خدا کا نہین ہے بلکہ بیسامانی باعث پسندیدگی خدا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہین رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر تہا آثار وحی بشرہ انور پر ظاہر ہوے جب وحی منجلی ہوئی فرمایا حضرت نے اے انس تو جانتا ہے کہ اسوقت جبرئیل میرے پاس خداوند کیطرف سے کیا پیغام لائے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ مان آپ پر فدا ہون آپ فرمایئے کہ کیا پیغام لائے ارشاد کیا یہ پیغام لائے کہ اللہ تعالے تم کو حکم دیتا ہے کہ فاطمہ کا علی کے ساتھہ بیاہ کردو اے انس ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور جماعت انصار سے کہدے کہ رسول خدا نے تم کو بلایا ہے انسؓ کہتے ہین کہ موجب حکم کے مین گیا اور سب کو بلایا جب سب جمع ہوے اور علیؓ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کمال بلاغت کے ساتھہ پڑہا اور خطبہ مین آپنے اللہ جل شانہ کی حمد اور ثنا بیان کی اور نکاح کی ترغیب کی بعدہ فرمایا خداوند تعالے نے مجھہ کو حکم دیا موافق اوسکے فاطمہ کو مہر چار سو مثقال نقرہ پر مین نے علی کے نکاح مین دیا اے علی تو راضی ہوا جناب علیؓ نے جناب سے عرض کیا راضی ہوا مین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت سیدنا علی مرتضی سے خطبہ پڑہوایا اور بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاے خیر فرمائی دونونکے حق مین ارشاد کیا اللہ تم کو باہم جمع کرے اور نباہ کرے تمہاری کوشش کو اور برکت کرے تم پر اور نکالے تم دونو سے ذریت سے پاک اور طیب بعد خرما لائے حضور نے اوسکو لٹا دیا اور ام سلیم سے حضور نے فرمایا کہ میری لڑکی کو علی کے گہر پہونچا دو اور علی کو سپرد کردو اور کہدو کہ میرا انتظار کرین اور بعد عشا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوزہ آب اوٹھالیا اور آپ اونکے پاس تشریف لیگئے اور لعاب دہن شریف اوس مین ڈالا اور معوذتین اور اور دعائین اوسپر پڑہین اور جناب مرتضوی سے فرمایا کہ اسمین سے پیو اور وضو کرو اور جناب سیدہ سے بہی یہی حکم دیا اور ایک روایت مین ہے کہ تہوڑا سا پانی اوسمین سے حضور نے جناب سیدہ کے سر مبارک پر اور دونون پستان اور سینے پر چہڑکا اور کہا اللھم انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم

اور بعدہ تھوڑا پانی سیدنا علی مرتضیٰ کے سر پا ور دو میان دونون شانو نکے چھڑکا اور اونکے
حق مین بھی یہی دعا کی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے میرے اللہ یہ دونون مجھسے ہین اور مین ان دونون سے ہون اے اللہ جیسا تو
مجھسے رجس کو دور کیا اور مجھکو پاک کیا ان دونون کو بھی پاک کر اور پھر فرمایا او ٹھو
خوابگاہ مین جاؤ اللہ تعالےٰ تم دونون مین الفت دے اور برکت کرے تمہاری نسل مین
اور جبکہ اوٹھے کہ باہر تشریف لیجاوین جناب سیدہ رونے لگین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے میری دختر کس چیز نے تجھکو رولایا بالتحقیق مین نے تجھکو
ایسی کی زوجیت مین دیا ہے کہ اسلام اوسکا سب سے پہلے ہے اور علم اوسکا سب سے
زیادہ ہے اور خلق اوسکا سب سے زیادہ اور اچھا ہے اور عرفان اوسکا خدائے تعالیٰ
کے ساتھ سب سے بڑہا ہوا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ جناب رسول کریم کو گمان
ہوا حضرت سیدہ اسوجہ سے روتی ہین کہ علی کے پاس مال دنیا نہین ہے فرمایا حضور
نے ایجان پدر تیرے حق مین مین نے کمی نہین کی ایسے شخص کو تیرا شوہر کیا کہ میرے
اہلبیت مین سب سے بہتر ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میرا نفس ہے بیاہ کر دیا
مین نے تیرا اوسکے ساتھ جو سید ہے دنیا مین اور آخرۃ مین صالحین مین سے ہے اور ایک
روایت مین ہے کہ سید ہے دنیا اور آخرۃ مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعد نکاح کے یہ امر مقرر کر دیا تہا کہ گھر کے کام اندر کے جیسے روٹی پکانا جہاڑو دینا آٹا پیسنا یہ کام
جناب سیدہ کرین اور باہر کے کام مثلاً اونٹ کو پانی پلانا یا بازار سے خرید کر لانا یہ کام یا علی کرین
یا اونکی والدہ فاطمہ بنت اسد کرین مروی ہے کہ ایک روز سیدنا علی مرتضیٰ نے حضرت سیدہ سے
کہا کہ مین کنوین سے پانی بھرتے بھرتے بہت تنگ آگیا ہون حضرت سیدہ نے فرمایا کہ مین بھی

ملول ہون چکی پیستے پیستے ہاتھ میرے خراب ہوگئے ہین اور آبلہ پڑگئے ہین اور ایک روایت
مین ہے کہ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ فرماتے ہین بی بی فاطمہ کا گھر کے کام کرنے سے رنگ چہرہ کا
متغیر ہوگیا تھا اور کپڑے میلے ہوگئے تھے ایک روز مین نے اون سے کہا کہ چند غلام لڑکے
آئے ہین اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور اپنا حال حضرت سے کہو
اور ایک خادم مانگو تو خلاف نہو گا جناب سیدہ تشریف لیگئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گھر مین نتھے بی بی عائشہ سے آپ نے اپنا حال کہہ دیا جب شب کو حضرت گھر مین تشریف
لائے حضرت عائشہ نے عرض کیا فاطمہ حاضر ہوئی تھین خادم طلب کرتی تھین جناب
سرور عالم اوسی شب کو حضرت جناب امیر کے گھر مین تشریف لائے اور فرمایا اے فاطمہ
تم گھر مین آئی تھین خادم کیواسطے جناب مرتضوی نے کہا یا رسول اللہ مین نے انکو بھیجا تھا
اس کام کیواسطے اسوجہ سے کہ گھر کے کام کے سبب سے انکو بڑی محنت پڑتی ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم کو ایسی چیز تعلیم کرتا ہون جو خادم سے بہتر ہے جب
تم سونے لگو چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تینتیس بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑہ لیا کرو یہ تم کو خادم سے بہتر ہوگا جناب ولایت مآب فرماتے ہین
کہ ہم فوراً اسکو پڑہنے لگے اور پھر کبھی ناغہ نہین کیا الحق جو اللہ کے سچے عاشق اور سچے
بندے ہین وہ دنیا سے متنفر ہی رہتے ہین دنیا کی تکلیف باعث اجر آخرت ہے چنانچہ
مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ کے گھر مین تشریف
لائے دیکھا صاحبزادی کو کہ ایک اونٹ کے بالونکا موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہین حضور کے
آنسو بھر آئے اور فرمایا اے فاطمہ آج دنیا کی مشقت اور تنگی پر صبر کرو تاکہ قیامت مین بہشت
کی نعمتین تم کو حاصل ہون اور مروی ہے کہ ایک روز رسول کریم جناب سیدہ کے گھر گئے

تشریف لائے دیکھا بی بی فاطمہ کو محزون ہین پوچھا کیون محزون ہو اور ملول ہو عرض کیا یا رسول اللہ
مین شکایت کے طور پر عرض کرتی ہون نہ بطریق شکایت کے مین اسوجہ سے روتی ہون
تین دن ہوئے ہین کہ میرے گھر مین کھانا نہین ہے اور حسن اور حسین کو قوت صبر کی نہین
رہی وہ بھوک کے غلبہ کیوجہ سے روتے ہین مجھکو اونکے رونے سے رونا آتا ہے اور علی بھی
روتے ہین اور آپ سے اس امر کو ہم نے چھپایا لیکن آج مین نے حسن اور حسین سے ایسی چیز
سنی کہ مجھکو طاقت نہین رہی اونہون نے کہا کہ کوئی لڑکا بھی ایسا ہوگا جیسے کہ ہم ہین
جہان ہمپر تاریک ہوگیا اے باپ کیا کہتے ہو اگر بندہ گستاخی کرے مناجات مین اسمین کچھ
عیب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین اے فرزند اللہ تعالے بندونکی گستاخی کو
دوست رکھتا ہے جناب سیدہ تشریف لے گئین اور غسل کیا اور گھر کے ایک گوشہ مین
نماز پڑھی اور بعد نماز کے دعا کی اور ہاتھ اوٹھائے اور گریہ کیا اور کہا خداوندا تو خوب جانتا ہے
کہ عورتون کو قوت پیغمبرون کی نہین ہوتی ہے اگرچہ مجھکو میرے باپ کے ساتھ ایک بھید ہے
مجھکو طاقت اوس بھید کی نہین ہے یا مجھکو طاقت دے یا اس بلا سے راحت عطا کر یہ کہا
اور بیہوش ہوگئین جبرئیل علیہ السلام حضرت سرور عالم کی حضور مین حاضر ہوئے اور کہا
یا رسول اللہ اوٹھیے فرمایا حضرت نے کیون عرض کیا فاطمہ نے فرشتون کو خروش مین ڈالا ہے
اونکا حال دیکھیے سید عالم تشریف لائے دیکھا صاحبزادی کو کہ بیہوش ہین حضور نے اونکا
سر مبارک کو زمین سے اوٹھایا اور کنار شریف مین لے لیا جناب سیدہ کو ہوش آگیا اوٹھہ
بیٹھین اور شرمندہ کیطرح سر جھکالیا حضرت نبی کریم نے فرمایا اے فاطمہ نحن قسمنا پر نظر کرو
اور اللہ تعالے کو قسمت کرنیوالا جانو تو مشقتین تم پر آسان ہون بعدہ دست مبارک
جناب سیدہ کے سینہ پر رکھا اور کہا اے پروردگار اس کو بھوک سے امین کر بی بی فاطمہ

فرماتی ہین پھر مین جب تک زندہ رہی بھوک کی زحمت مین نے اپنے مین نہین پائی اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اہلبیت مین سب سے زیادہ محبت جناب سیدہ کے ساتھ تھی
ثوبان مولاے رسول کریم کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تھے سب کے
بعد بی بی فاطمہ کو رخصت کرتے تھے اور جب تشریف لاتے تھے سفر سے سب سے پہلے
جناب سیدہ سے ملاقات کرتے تھے بعدہ ازواج مطہرات کے حجرہ مین تشریف لیجاتے
اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ میرا ٹکڑہ ہے جسنے اوس کو ایذا دی
مجھکو ایذا دی اور جسنے اوس کو غضب دلایا مجھکو غضب دلایا اور بعض روایت مین ہو اللہ تعالی
غضب کرتا ہے فاطمہ کے غضب سے اور راضی ہوتا ہے اوسکی رضا سے اور روایت ہوئی کہ
رسول کریم حضرت جناب مرتضوی اور جناب سیدہ سے بہت مہربانی فرماتے تھے جناب
امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مجھ سے زیادہ آپ کو دوست ہین یا مین زیادہ ہون فرمایا
نبی کریم نے یہ تم سے زیادہ مجھکو محبوب ہے اور تم اس سے زیادہ مجھکو عزیز ہو اور جناب
سیدہ علیہا السلام کی عبادت خدا کیواسطے اور رحمت اور رافت خلق پر اسدرجہ تھی کہ امام
حسن مجتبی علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ مین نے اپنی والدہ کو دیکھا کہ شب جمعہ کو مسجد
خانہ کی محراب مین نماز پڑھتی تھین یہان تک کہ صبح ہوئی سنا مین نے کہ مومنین اور مومنات
کیواسطے بہت دعا خیر کی اور اپنے نفس کیواسطے کچھ نہ مانگا مین نے کہا اے مادر مہربان
یہ کیا وجہ کہ اپنے واسطے آپنے کچھ دعا نہ کی فرمایا اول ہمسایہ ہے بعدہ گھر ہے اور جناب
سیدہ کو بھی جناب رسول کریم کے ساتھ اسدرجہ محبت تھی کہ بعد وفات جناب رسالت کے
ایک ساعت آرام نہین کیا اور ایک لحظہ آپ کا آنسو نہین تھما اہل مدینہ آپکے گریہ و بکا سے
نہایت حیران تھے حضرت سیدہ اس خیال سے کہ وہ مسرور ہون کو حزن و ملال نہو بقیع مین

جاکر تنہائی مین رویا کرتی تہین چنانچہ اسوقت تک قبۃ الاحزان بقیع شریف مین اوس مقام پر بطور یادگار بنا ہوا ہی آثار حزن اوسکی دیکہنی سی معلوم ہوتی ہین الغرض اس رجہ ملال تہا جناب سیدہؓ کو کہ اسی غم فراق پدری آپکو نحیف کردیا اور حضور کے وصال کی چہٹی مہینے رمضان مبارک کی تیسری تاریخ شب سہ شنبہ کو آپنے بہی انتقال فرمایا مروی ہی کہ جناب سیدہؓ نے اوس روز غسل بہت اچہی طرحسے کیا اور پاک لباس اپنا نکالکر پہنا اور وصیت کی آپنے کہ میرا جنازہ شب کو اوٹہانا تاکہ نظر نامحرم کی میرے جنازے پر نہ پڑے اور اہل خانہ کو اپنی وفات شریف کی خبر دی اور رو بقبلہ ہوکر استراحت فرمائی اور روح پاک آپکی پدر بزرگوار کی فضائی قرب مین پہونچی جناب ولایت مآب نے جب یہ حال دیکہا بہت روئے اور فرمایا ای بنت رسول اللہ بعد نبی کریم کے مین اپنی دلکو تم سی تسکین دیتا تہا بعد تمہارے ہوا اب کس سے تسکین دون اور دو شعر آپکے مرثیہ مین فرمائے اور جناب سیدہ علیہا السلام کے تین صاحبزادے تہے حسنؓ اور حسینؓ اور محسنؓ اور تین صاحبزادیان تہین زینبؓ اور ام کلثومؓ اور رقیہؓ محسن اور رقیہ نے ایام طفولیت مین انتقال کیا حضرت زینب کا نکاح حضرت عبداللہ ابن جعفر کے ساتہہ ہوا اور ام کلثوم کو جناب مرتضوی نے حضرت عمر ابن خطاب کی زوجیت مین دیا حضرت فاروق کی ایک صاحبزادی بہی حضرت ام کلثوم کے بطن مبارک سی پیدا ہوئی تہی مگر اونہون نے طفولیت مین انتقال کیا اور نسل دختری جناب سیدہ کی باقی نہین رہی اب اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولاد جناب سیدہ علیہا السلام فقط حسنین علیہما السلام سی باقی ہی اور مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے پینتیس ۳۵ برس کے بعد کعبہ شریف کو قریش نے از سر نو تعمیر کیا وجہہ تعمیر بعضے یہ کہتے ہین کہ دیوار کعبہ سیل سی پہٹ گئی تہی اسوجہہ سی قریش نے اوسکو کہود کر از سر نو تعمیر کیا اور بعض روایت مین ہی کہ پہلے کعبہ شریف کی چہت نہتی فقط دیوارین تہین اور درون خانہ کعبہ مثل کنوین کے ایک جگہہ تہی جسمین کعبہ کا اسباب رہتا تہا ایک مرتبہ شب کو وہ اسباب کسی نے چرا لیا اسوجہہ سی قریش نے اوسکو از سر نو بلند کرکے مسقف کردیا

الغرض تمام قوم قریش کے لوگ پتھر کعبہ کی تعمیر کیواسطے جمع کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوس کام
مین شریک تھے اہل قریش اپنے تہہ بند کھول کر اوسکو کندھون پر رکھہ کر پتھر ڈھوتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم تہہ بند باندھے ہوئے ڈھوتے تھے اونکے چچا نے اس خیال سے کہ مبادا آپکے دوش مبارک کو صدمہ پہونچے کہا کہ آپ
بھی تہہ بند کھولکر کندھے پر رکھہ لیں حضور نے اونکے کہنے سے تہہ بند کھولا اور قصد کیا کہ کندھے پر رکھیں فوراً
حضور گر پڑے اور بعض کہتے ہیں بیہوش ہوگئے اور جب ہوش آیا غیب سے آپ کو ندا ہوئی چھپالو اپنے
ستر کو اور یہ اول ندا تھی جو غیب سے حضور کے خطاب مین ہوئی تھی اور روایت ہے کہ جب وقت آیا کہ حجر اسود
کو اوسکے مقام پر رکھیں قبائل قریش مین نزاع ہوئی ہر قبیلہ کو دعوی تھا کہ یہ کام ہم کرین نوبت یہ پہونچی
کہ آپسمین وعدہ قتال کا ہوا ابوامیہ کہ مرد بہت بڈہا تھا تمام قریش سے اوسنے کہا کہ جو شخص مسجد الحرام
کے دروازہ سے آئے اسوقت اوسکو اپنا حکم کرو جو وہ کہے وہ کرو قوم کے لوگ اسپر راضی ہوئے اتفاق سے
اوسوقت رسول کریم تشریف لائے قوم کے لوگون نے کہا آئے امین ہم سب آپکے فیصلہ پر راضی ہین آنحضرت
نے اپنی ردائے مبارک بچھادی اور حجر اسود کو اوسمین رکھدیا اور فرمایا کہ ہر قبیلہ سے ایک مرد آوے پس
ہر قبیلہ سے ایک مرد آیا اور اوس ردا کا گوشہ پکڑا اور اوٹھایا جب اوسکے مقام پر پہونچے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے اوٹھایا اور اوسکے مقام پر رکھدیا نبی کریم کیوجہ سے
اللہ تعالی نے رحمت کی کہ قریش قتال سے بچے اور فیصلہ ہوگیا کسی کی بات مین اور آبرو مین بھی کمی
نہوئی اور حکمت الہی اسمین یہ بھی تھی کہ اللہ تعالی کو پسند تھا کہ ہمارا حبیب حجر اسود کو ہمارے
گھر مین نصب کرے اوسکا سامان اس طرح سے کرادیا اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

علی نبیک خیر الخلق کلہم	یارب صل وسلم دائما ابدا

اعلان حبیب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام [illegible] جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ میں اکثر مرتبہ بعد اخراجے طبع [illegible] شائقین کی خدمت میں عند الطلب [illegible] سے ارسال ہوتی ہیں درج ہیں قیمت عند الاستفسار بحیثیت قصد [illegible] عرض کیجاویگی فقط

سرور الاخیار في ذکر سید الانبیا	ضیاء الابصار في ذکر سید الابرار	[illegible] سید الوری	[illegible] في ذکر	مصباح الظلام في ذکر سید الانام	سفینة النجاة في ذکر سید [illegible]	کحل الابصار في ذکر [illegible]
شمس [illegible] في ذکر خیر الوری	نور [illegible] ذکر رسول الثقلین	[illegible] البینات	معدن البرکات في ذکر [illegible]	[illegible] احوال سید [illegible]	ذکر المحبوب
شمع الاحزان في ذکر وفات نبي آخر الزمان	[illegible]	[illegible] البشر	[illegible] المعاد	میلاد دست [illegible] قلق	دیوان [illegible] مع ترجمہ فارسی
مشق سلیمانی	تجربات سلیمانی	تعوید سلیمانی	بیاض سلیمانی	[illegible] الصالحین	اندر جال
بحر طلسم	دریای طلسم	[illegible] عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا	خلاصة الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	شوخی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
[illegible]	تعلیم عیسیٰ	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	[illegible]	قصائد [illegible]
مجموعہ خطب علی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہویں	فضائل چار یار	عملیات [illegible]
مجموعہ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	[illegible]	رسالہ [illegible]

[illegible] اور بھی ہر قسم کی کتابیں مطبع میں موجود ہیں اور ہر قسم کا کام مطبع میں طبع ہوتا ہے [illegible] وغیرہ حسب فرمائش بذریعہ خط و کتابت کے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت [illegible] وغیرہ کا کام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

قطب الدین احمد عفا عنہ الکریم مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان — اپریل [illegible]

اشتہار برکت آثار

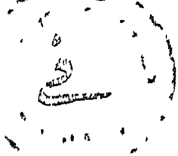
اس زمانہ میمنت اوان مین یہ مجموعۂ لاجواب بہ ترتیب بدیع
جمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ولی خان صاحب نے
کتب معتبر سے انتخاب کرکے لکھا ہی روایات صحیحہ کو اس
مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارھوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہی اور تیرھوین رسالہ مین
حال پر ملال وفات خلاصۂ کائنات ہے بفضلہ تعالے یکے
بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین اب رسالہ ششم بھی
جسکا نام کحل الابصار فی ذکر نبی المختار ہے مطبع
نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف
ماہ مبارک جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ مین طبع ہوگیا ہی۔ لہذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین
العبد قطب الدین احمد عفی عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابوتراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ ساتواں رسالہ خیر و برکت کا مقالہ

جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الانبیا ﷺ

نور الہدی



ذکر خیر الوری

مولفہ شیدا احمد مجتبی شیفتہ محمد مصطفی مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یار علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۴ھ

فہرست کتاب انوار الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واحبائہ

منم غلام غلامم تو یا رسول اللہ	دلم فداست بنامم تو یا رسول اللہ
زہے سعادت آن طائران عرش مقام	کہ آمدند بدامم تو یا رسول اللہ

عالم ظہور نور کمال محمد ست	آدم مثال حسن وجمال محمد ست
از آفتاب روز قیامت چہ غم بود	آن راکہ در پناہ ظلال محمد ست
ای غرقۂ گناہ ز طوفان غم مترس	کشتی نوح عصمت آل محمد ست

اللہم صل وسلم وبارک علیہ

إن اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا أیہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اہل اصول نے معنی یصلون علی النبی کے اہتمام بالشان کے فرمائے ہین اور یہ معنی جامع ہین کل معانی مجازی کو اور معنی لغوی بھی اسمین مندرج ہین اسواسطے کہ رحمت بھیجنا اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب حرمت حضور کے اور رحمت طلب کرنا ملائکہ کا اللہ تعالیٰ سے

نور دل آدم تو ئی کام ہمہ عالم تو ئی
ہر خستہ را مرہم تو ئی آ در دل ما را دوا

تخت فلک تاجت قمر نہ برا علم جو برا کمر
فتح و ظفر یارت شد، عرش برین و بہشت جا

از شوق رویت در چمن گل چاک کرد و پیرہن
با گیسوے مشک ختن گردم زلیخا شد جدا

اے افسر برج کرم از روضہ بیرون نہ قدم
تا از رخ تو صحدم گیرد ہمہ عالم ضیا

دل خستگان را شاد کن یارا زغم آزاد کن
وز عاشقانت یاد کن بخرام در کوے وفا

از حضرت حق عفو ما درخواہ از لطف و عطا
درماندہ ایم اے پیشوا در شدت خوف و رجا

پشت و پناہ ما تو ئی اقبال و جاہ ما تو ئی
چون عذر خواہ ما تو ئی دریاب آخر کار ما

رسوا مکن در محشرم آزاد کن از ہر درم
چون طبع مدحت گسترم از جان تو گویم ثنا

چون احمد جامی نہان دارد گناہ بیکران
از حق بخواہ اے کامران عفو گناہ این گدا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ اللہ تعالے جل شانہ ارشاد فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ یہ سب رسول ہین کہ فضل دیا ہمنے انکے بعض کو بعض پر اور انہین مین سے وہ ہے کہ کلام کیا اللہ نے اور بلند کیا انکے بعض کے درجات کو اللہ تعالے نے اس آیۂ شریفہ مین یہ مضمون ثابت کیا ہے انبیا علیہم السلام سب رتبہ مین برابر نہین ہین بعض کو اللہ تعالے نے بعض پر فضل دیا ہے پس بعض نبی دوسرون سے افضل ہین اور بعض دوسرون سے مفضول ہین اور پھر اللہ تعالے نے اسکی تصریح بھی فرما دی ارشاد کیا کہ انہین مین سے ایک وہ ہے جو اللہ سے ہمکلام ہوا یعنے موسیٰ علیہ السلام یعنے اس صفت مین موسیٰ افضل ہین دوسرے انبیا سے کہ یہ مرتبہ دوسرے نبی کو حاصل نہین ہوا ہے اور بعد اسکے اللہ تعالے نے اپنے حبیب کریم سید الانبیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو اور رفعت درجات کو

دوسری فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الانبیا ہونے کے بیان مین

در بیان حضرت ... افضل الانبیاء [illegible]

بیان کیا فرمایا وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ مفسرین کل متفق ہیں کہ اس بعض سے مراد ذات
بابرکات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالے نے حضور
کے درجات کو کل انبیا کے درجات پر بلند کردیا ہے اور آپ افضل ہیں سب انبیا سے شیخ
محدث دہلوی مدارج میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے ارشاد کرتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ اور فرمایا ہے وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ یہ دونوں آیتیں
نص ہیں اسمیں کہ مراتب انبیا اور رسل کے متفاوت ہیں بعض افضل ہیں بعض سے [illegible]
رد ہے معتزلہ پر کہ قائل ہیں اسکے کہ فضیلت نہیں بعض انبیا کو بعض پر [illegible]
اور ایک قوم کہتی ہے کہ آدم افضل ہیں حق ابوت کے سبب سے اور یہ قول [illegible]
اسواسطے کہ کلام فضل حیثیت نبوت سے ہے نہ ابوت سے [illegible]
سے فضل ہوتا ہے کمالات میں اگرچہ باپ حق ابوت رکھتا ہے [illegible]
اس مقام میں اولے ہے اور بعد وارد ہونے نص قرآن کے [illegible] فضلنا بعضهم کے
بعض پر سکوت کی کیا وجہ ہے اور فرمایا ہے [illegible]
مفسرین نے کہ مراد اس سے موسیٰ ہیں کہ کلام کیا اللہ تعالے نے [illegible]
نص نہیں ہے موسیٰ علیہ السلام کی تخصیص میں ساتھ کلام [illegible]
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اللہ تعالے سے [illegible]
لیکن کلام موسیٰ علیہ السلام کا اس وجہ سے خاص ہے [illegible]
تعریف کے اور غلبہ اسم کلیم کا اوپر انکی شہرت [illegible] نفسی
سنا یا ہر جہت سے اور جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے اوپر تشریف
لیگئے اور ایسی جگہ پہنچے کہ منتہائے علوم خلائق ہے اور کوئی انسان نہیں پہونچا

تو جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا ہوگا کمالات سے اور سب انبیا کی نسبت
اور کمالات سے اعلیٰ اور اتم اور اکمل ہوگا اور سب کچھ دوسروں کو جو حاصل ہے آپ ہی کے فیض سے
انبیا سے اس مطلب کی طرف اشارہ ہے اللہ جل جلالہ کے قول سے ورفع بعضهم درجات میں
اور باتفاق مفسرین مراد اس بعض سے جناب سرور عالم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم
اور کہا شیخ علامہ نے کہ جناب سرور کائنات افضل ہیں کل انبیا علیہم السلام سے چند وجوہ سے
ایک وجہ یہ ہے کہ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے قوی ہیں اور کثرت سے
ہیں دوسری یہ کہ امت نبی کریم تمام امتوں سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کنتم خیر
امة تیسری یہ کہ ذات بابرکات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خود افضل اور اکمل
ہے اور اسی وجہ سے بہت مراتب اور کمالات اور فضائل وہ ہیں کہ جو سوائے
جناب رسالت کے دوسرے انبیا کو حاصل نہیں ہیں اور کوئی نبی اس میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا شریک نہیں ہے جیسے رتبہ محبوبیت کہ یہ مرتبہ اعلیٰ کسی نبی کو حاصل نہیں ہے
دوسرے شفاعت عظمیٰ کہ یہ بھی نبی کریم کے واسطے مخصوص ہے چنانچہ حدیث شفاعت میں
مذکور ہو چکا ہے کہ تمام خلق حشر کے روز کل انبیا کے پاس جاوینگے اور عرض کرینگے کہ ہمارے
واسطے عرض کرو اور کل انبیا جواب دینگے کہ یہ کام ہمارا نہیں ہے اور آخر میں جناب
سید الانبیا کے حضور میں حاضر ہو کر درخواست کرینگے رسول کریم فرماوینگے یہ کام میرا ہے
حضور کل کی شفاعت کرینگے اور منجملہ خصائص نبی کریم کے یہ ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف مبعوث
ہیں اور تمام عالم کے واسطے رسول رحمت ہیں بخلاف اور انبیا کے کہ وہ مبعوث تھے خاص
لوگوں پر تفصیل اسکی مذکور ہو چکی ہے اور منجملہ حضور کے خصائص کے یہ ہے کہ آپ اصل ہیں تمام
خلق کے اور اول مخلوق ہیں اور اول سب سے حشر کے روز زندہ ہونگے اور اول سب

جنت میں داخل ہونگے بغیر حضور کے داخل ہوئے کوئی جنت میں نجا سکیگا اور حشر کے دن
لواء الحمد آپکے ہاتھ میں ہوگا اور کل انبیا آپکے نیچے ہونگے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آدم ومن دونہ تحت لوائی اور امام فخر الدین رازی نے حضرت کے افضل ہونے پہ
استدلال کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے وصف کیا ہے انبیا کو ساتھ اوصاف حمیدہ کے اور اوسکے بعد نبی کریم
سے فرمایا ہے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰہُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِہْ پس امر کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمام انبیا کے اقتدا کا اور بجا لائے اور ہر حکم کی تعمیل واجب ہے اور جب بجالائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حکم کو پورا کیا ہے انبیا کے فضائل اور کمالات سے پس بتحقیق جمع ہوئے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ فضائل اور کمالات جو متفرق تھے کل انبیا میں پس افضل ہوئے
اور شیخ محقق دہلوی قول امام لکھکر فرماتے ہیں کہ یہ استدلال لطیف ہے اگرچہ بادی النظر
میں ایسا وہم ہوتا ہے کہ رسول کریم مامور تھے انبیا کے اقتدا اور اتباع کے تو وہ مفضول
ہوئے لیکن مراد اقتدا سے یہان موافقت ہے چونکہ انبیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پہلے تھے اسوجہ سے لفظ اقتدا کا اطلاق کیا گیا ہے اور ایسا ہی کلام ہے نبی کریم کے مامور ہونے میں
ساتھ اتباع ملت ابراہیم کے اور نیز دعوت رسول کریم اکثر بلاد عالم میں پہنچی ہے سب
انبیا کی دعوت سے زیادہ پس انتفاع اہل دنیا کو آپکی دعوت سے بہت زیادہ اور کامل تر ہے تمام
انبیا کی دعوت سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہوئے تمام انبیا سے
اسواسطے کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہتر انسانون مین وہ ہے جو نفع
پہونچاتا ہے انسانون کو اور بڑی دلیل نبی کریم کے افضل ہونیکی کل انبیا سے آیہ میثاق ہے
کہ اللہ تعالے نے عہد لیا ہے تمام انبیا سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا پس
نبی کریم نبی الانبیا اور سید الرسل ہین اور خود بھی نبی کریم نے فرمایا ہے اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ

[illegible] میں سردار ہیں کل انسان کے تا قیامت کے اور انبیا بھی بس ہم تم ہیں فاضل تر
[illegible] جیسا بیچ میں اتفاق ہے کہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اور احادیث صحیح میں وارد ہوئے کہ
نہ فضیلت دو مجھکو انبیا پر اور ایک روایت میں ہے کہ نہ فضیلت دو انبیا کے درمیان میں اور ایک
[illegible] ہے کہ نہیں چاہیے کسی بندے کو یہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے [illegible]
[illegible] ہے کہ مراد قول خدا کا لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ سے تفریق ہے ایمان کی یعنی
[illegible] اور بعضے پر نہ لاوے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ
وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ
[illegible] حقیقت میں ایک نبی کو جھٹلانا کل انبیا کو جھٹلانا ہے بسبب اتحاد کلام اسلام کے اور
[illegible] کیا اور بعضے علما اول قول اللہ تعالیٰ جل شانہ کو وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ
[illegible] جھٹلایا ہے تجھ کو پس بیشک جھٹلایا کل رسولوں کو کیونکہ [illegible]
[illegible] ایسا نہیں منافی بعض کے فضل کو نہیں ہے اور جواب احادیث مرقومہ کا [illegible]
[illegible] بعضے کہتے ہیں ممانعت تفضیل کی قبل اسکے تھی کہ وحی آئی حضرت پر کہ آپ سید انبیا
[illegible] افضل البشر اور سید اولاد آدم ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کل انبیا اصل نبوت میں [illegible]
[illegible] پس ممانعت تفضیل کی اصل نبوت میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ تفضیل کرنے سے [illegible]
[illegible] کی اہانت اور تنقیص ہو اور بعض [illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
[illegible] بعض پر فضیلت دیا ہے علی الاجمال [illegible]
[illegible] نے شرح میں فرمایا ہے کہ [illegible] تفضیل [illegible]
[illegible] بلکہ حکم کتاب اللہ اور احادیث [illegible] سے افضلیت ثابت ہے [illegible]
[illegible] بڑے عالم ہیں علمائے مالکیہ سے [illegible] میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی مراد اس سے نفی کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے جہت اور حد اور کیفیت کی جیسا کہ امام فخر الدین
رازی نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھکو فضیلت نہیں ہے اوپر یونس کے
اس جہت سے کہ مجھکو آسمان پر لیگئے اور یونس کو قعر دریا میں لائے اسوجہ سے میں خدا سے
قریب ہوں اور وہ دور ہے پس میری فضیلت اسوجہ سے ثابت کرنے سے لازم آتا ہے
حق تعالیٰ کو جہت اور مکان پس اگرچہ مجھکو ساتوں آسمان پر لیگئے اور حجاب پھٹ گئے اور
یونس کو قعر دریا میں ڈالدیا نسبت میری اور اوسکے قرب کی خدا کے ساتھ برابر ہے اور میرے اور
فضائل اور کمالات ہیں کہ سبب سے میرا فضل کل انبیا اور یونس پر ثابت ہے اور یہ کلام امام
دار ہجرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے اور امام حرمین سے بھی منقول ہے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور ایک مضمون یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے رفعت
درجات کا یہ ہے کہ وہ فضائل اور کمالات جو درمیان نبی کریم اور دوسرے انبیا اور رسل کے مشترک
ہیں اونمیں سے ہر ایک فضل اور کمال میں حضرت صلی اللہ علیہ سلم کو دوسرے نبی پر جو اوس فضل
اور کمال میں شریک ہے رفعت درجہ حاصل ہے مثلاً آدم علیہ السلام کو یہ فضل ہے کہ باپ ہیں
تمام انبیا کے کل بشر ہیں اور وہ ابو البشر ہیں رفعت درجہ نبی کریم حضرت ابو البشر پر یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کل انبیا کے مع آدم علیہ السلام بلکہ تمام مخلوقات کی اصل ہیں
چنانچہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے کہ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ کُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِیْ
میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام خلق میرے نور سے ہے آدم بھی خلق میں ہیں پس حضور
آدم علیہ السلام کے بھی اصل ہیں اور ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کا آدم کی اولاد میں ایسا ہے
جیسے کہ تخم درخت کی اصل ہوتا ہے اوسی سے درخت پیدا ہوتا ہے اور جب درخت کامل ہوتا ہے
ثمر بار آور ہوتا ہے وہ بھی تخم پھر اوس درخت سے ظاہر ہوتا ہے اسیطرح آدم علیہ السلام

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے پرتو سے پیدا ہوئے اور … لا ولد ہوئی جب پیدا
آدم طیار ہوا اوسمین چل لگے اور اوسمین سے نبی کریم نے ظہور فرمایا … فضل آدم علیہ السلام
کو یہ ہے کہ ملائکہ نے اونکو سجدہ کیا اور ان کی طرف متوجہ ہوتے تھے … آدم … حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حاملیت نور سے حاصل تھا چنانچہ مروی ہے کہ … حضرت
حوا کے بطن مین تشریف لائے تو جبہ ملائکہ آدم کی طرف نہ … متوجہ ہوگئے
آدم علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا اے رب کیا ہے موجب … کہ ملائکہ کو
میری جانب توجہ نہین ارشاد ہوا اے آدم تجھ سے کچھ قصور نہین … ملائکہ تیری طرف متوجہ
تھے اسوجہ سے کہ ہمارے حبیب کے نور کا تو حامل تھا اب وہ نور حوا کے حمل … ملائکہ
اوسکی طرف متوجہ ہوگئے اور نوح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ فضل … کو ایسا
مقبول کیا کہ جب اونھون نے دعا کی اے رب کسی کافر کو زمین پر چلتا … اللہ تعالےٰ
جل جلالہ نے عام ایک طوفان زمین پر ایسا بھیجا کہ کل کافرون کو غرق کر … اور ایک
کیا اور اپنے فضل سے نوح کو ایک کشتی ایسی بنوا دی کہ چالیس شخص جو نوح علیہ السلام پر
ایمان لائے تھے وہ اوس کشتی پر نوح کے ساتھ بیٹھ لیے اللہ تعالےٰ نے اونکو …
سخت سے بچا لیا اب نعت درجہ جناب سرور عالم کو اول قبولیت دعا مین …
کہ نوح علیہ السلام کی دعا ایسی کافرونکے ہلاک کرنیکے واسطے تھی جنہون نے نو سو برس
رسول کو ستایا تھا اور پتھر دن سے مارا تھا وہ اپنے فعل سے مستحق عذاب ہو چکے تھے پس …
تخصوص ہی دعا حضرت نوح نے کی تھی اور وہ مقبول ہوئی نبی کریم کی بہ نسبت دعا کو دیکھو
کہ قیامت کے روز جب اللہ جل شانہ قہار مین تجلی فرماویگا اور ایسے غضب مین ہوگا
کہ جسکی تاب کسی کو نہ ہو سکے نہ قبل اوسکے کبھی ایسا غضب کیا ہے اور نہ آیندہ پھر کریگا اوسکی

شان غضب بلکہ کل انبیا اوس وقت نفسی نفسی کہتے ہونگے اوس وقت جناب سرور عالم اللہ تعالے سے تمام خلق کیواسطے دعا کرینگے کہ انکا حساب کرے اور اپنی امت کے گنہگاروں کیواسطے کہ جو مستحق عذاب ہونگے مغفرت طلب کرینگے اللہ تعالے حضور کی ہر ایک دعا کو قبول کریگا حساب وکتاب بھی شروع کردیگا اور امت محمدی کے سب گنہگارونکو بھی بخشدیگا اور نوح علیہ السلام کو اگر خدا تعالے نے وہ کشتی عنایت کی جسنے اونکے مومنین کو طوفان عذاب سے بچایا تہا تو رسول کریم کو حق تعالے نے وہ کشتی مرحمت کی ہے کہ اوسکے متمسک طوفان حشر اور عذاب جہنم سے نجات پاوینگے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میرے اہلبیت کے مثل کشتی نوح کی ہے جسنے اوس سے تمسک کیا نجات پائی کشتی نوح علیہ السلام میں ایک خاص وقت میں چند مومنین نوح کو بچایا تہا اور نبی کریم کے سفینہ اہلبیت کو وہ وسعت دی ہے کہ قیامت تک جو امتی رسول اللہ کا اون سے تمسک کریگا دونوجہان کے عذاب و بلا سے نجات پاویگا اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے مرتبہ خلت عنایت کیا نبی کریم کو مرتبہ خلت بھی دیا اور اپنا محبوب بھی کیا اور ایسا محبوب کیا کہ قیامت تک جو شخص حضور کا اتباع کریگا بفحوائے آیہ کریمہ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اللہ تعالے کا محبوب ہوگا اور ابراہیم ع کا مرتبہ خلت یہ تہا کہ جو کام کرتے تھے اللہ تعالے کے مرضی کے موافق کرتے تھے جناب سرور عالم کو سوا اس مرتبہ خلت کے بسبب محبوبیت کے یہ مرتبہ حاصل تہا کہ اللہ تعالے آپ کا رضا جو ہے چنانچہ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے ایسا دیگا تم کو تمہارا رب کہ تم راضی ہو جاؤ گے ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے فضل یہ عنایت کیا تہا کہ مرتبہ رضا و تسلیم آپ کا بہت بڑہا ہوا تہا چنانچہ اوسکے اظہار کیواسطے اللہ تعالے نے مبتلا کیا اپنے خلیل کو سخت امتحانوں میں اول امتحان خوف پیش کیا کہ نمرود بادشاہ

تہا آپکے عہد مین نمرود اور اوسکی قوم کل مشرک تہے اور آپ اوسکی تعلیم کے اور اظہار توحید کے
مامور ہوئے آپنے ذرا بہی انکا خوف نکیا اور بے تکلف اونکے بتونکو توڑا اور دوسرا امتحان
نقصان نفس کا پیش کیا نمرود اور اوسکی قوم نے ایک آگ روشن کی ایسی کہ کوئی اوسکے گرد و نواح
بہی نہ جا سکتا تہا اور اوس آگ مین حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو ڈالا فرود انکو گوپہن مین
رکہکر پہینکا تہا راہ مین جبرئیل نے آپسے ملاقات کی اور کہا کہ کہو تو اللہ تعالے سے دعا کرون
الا انکا مرتبہ رضا و تسلیم یہ تہا کہ اوسوقت بہی آپنے اپنے تئین اللہ کے حوالہ کیا کہ جو اوسکی مرضی
ہو کرے اور دعا نکی جب اس امتحان مین بہی کامل نکلے اللہ تعالے نے سب سے سخت امتحان
تلف اولاد کا پیش کیا یعنے حکم دیا کہ اسمعیل اپنے فرزند کو اپنے ہاتہ سے ذبح کرو باوجودیکہ آپکو
اسمعیل کے ساتہ بڑی محبت تہی بوجہ اسکے کہ وہ حامل نور محمدی تہے لیکن کمال مرتبہ رضا
و تسلیم یہ تہا کہ آپ مستعد ہو گئے اور مقام منا مین لیجا کر اسمعیل کو اپنے ہاتہ سے ذبح کیا اور وقت
ذبح کرنیکے آنکہ پہ پٹی باندہ لی کہ مبادا غلبہ محبت سے ہاتہ رک جاوے اور خدا کے کام مین تاخیر
ہو جناب سید دو عالم کے رفعت وجہ کو مقام رضا و تسلیم مین دیکہنا چاہیے کہ مبعوث کیے گئے آپ تمام
خلق پر اور منسوخ کیا آپنے کل ملتونکو پس تمام اہل کتاب کیا یہود اور کیا نصارا اور کل مشرک
آتش پرست اور بت پرست تمام روے زمین کے اور نیز خبائث جن آپ کے دشمن ہو گئے
اور سب نے آپکے ایذا دینے پر کمر باندہی اور جو کچہہ جس سے ہو سکا وہ کیا اتنا بڑا امتحان خوف
پیش ہوا لیکن نبی کریم نے کمال مرتبہ رضا و تسلیم مین کچہہ اسکا خیال بہی نکیا اور کوئی دقیقہ
تبلیغ احکام اور مذمت اصنام کا اوٹہا نہین رکہا یہان تک کہ اپنی کوشش اور سعی سے
دین حق کو پہیلا دیا اور نیز جناب رسالت پر سواے امتحان خوف کے نقصان نفس کا بہی امتحان
ہوا اور چونکہ مرتبہ آپ کا بڑا تہا لہذا بہت طرح سے متعدد مرتبہ اللہ تعالے نے اس امتحان سے

پیش کیا ابتدائے زمانہ مین نبی کریم جب تنہا تھے اوسوقت بہی کفار نے آپکو بہت سی
ایذا دی اور بعد کثرت اہل اسلام کے بہی جنگ احد مین ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تنہا رہ گئے اور کفار کے نرغہ مین آگئے اور حضور کے جسم مبارک کو کفار کی طرف سے
ایذا پہونچی اور اونکے واسطے صورت عذاب کی بہی اس بے ادبی کے سبب پیش ہوئی کمال رضا
وتسلیم یہ ہے کہ حضور نے خود اون کفار کے حق مین دعا کی اور اونکی طرف سے اللہ تعالی سے
عذر خواہی فرمائی عرض کیا اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر دے وہ میرے مرتبہ کو جانتے نہین
اور امتحان اولاد حضور پر اسدرجہ ہوا کہ صاحبزادے کل حضرت کے سامنے ایام طفولیت ہی مین راہی
خلد برین ہوے اور تین صاحبزادیان جوان ہو کر حضور کی حیات ہی مین ملک بقا مین تشریف
لے گئین اور اونکی اولاد بہی سوا حضرت امامہ بنت زینب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور ہی مین فوت ہوئی فقط جناب سیدہ علیہا السلام حضور کی اولاد مین باقی رہین
اونکے بہی ایک صاحبزادہ حضرت محسن اور ایک صاحبزادی بی بی رقیہ نے حضرت کے
سامنے انتقال کیا دو صاحبزادے یعنی حسنین علیہما السلام اور دو صاحبزادیان جناب سیدہ
کی جو باقی رہین اونکے مصائب جو ہونیوالے تہے اللہ تعالی نے اوس سے نبی کریم کو پہلے ہی اطلاع
کیا حضور نے اوسپر صبر کیا اور کمال رضا وتسلیم کیوجہ سے اوسکے دفع کیواسطے دعا بہی نہ
فرمائی بلکہ مروی ہے کہ ایک روز حضور حسنین [illegible]
کہڑے تہے حضرت صدیق نے کہا [illegible]
عرض کیا کہ اس سے زیادہ اور کیا بہلائی ہوگی کہ سید الانبیا کے دوش پر [illegible]
عرض کیا کہ حضرت کتب سابقہ مین مذکور ہے کہ خاتم الانبیا کے دو نواسے ہونگے کہ اونکے
ساتہ اونکو کمال محبت ہوگی اور اون حضور کے بعد اونکے لوگ شہید کرینگے کیا وہ صاحبزادے

یہی ہین حضور نے فرمایا ہان قصد کیا صدیق نے کہ اوس قوم کو بد دعا کرین حضرت نے منع کیا اور
فرمایا کہ بد دعا اونکو نکرنا مین نے خود اسکو منظور کر لیا ہے اوٹھا لیا آپنے بوجہ اپنی امت کا اور اپنی
اولاد کو اوسکا حامل کیا ہے اور گویہ واقعات بعد جناب سرور عالم کی وفات شریف کے ظہور مین آئے
لیکن انبیا زندہ ہین روایات صحیح سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ کربلا سے
جو سخت تر واقعہ ہے خاندان نبوت مین خود موجود تھے اور حالات اور مصائب جو آپکی اولاد امجاد پر
پیش ہوئے اوسکو مشاہدہ فرماتے رہے اور وہ امام حسین ع کہ جنکے ساتھ حضور کو اسدرجہ محبت
تھی کہ طفولیت کے زمانہ مین ایک مرتبہ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے اور
اوسوقت نبی کریم خطبہ پڑھ رہے تھے اس خیال سے کہ مبادا بچے ہین کہین گر نہ پڑین حضور نے خطبہ کو
ترک کر کے آپکو گود مین اوٹھا لیا بعدہ پھر خطبہ پڑھنے مین مشغول ہوئے پس جنکا طفلی مین گر پڑنا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوارا نتھا کیا حال ہوگا حضور کے قلب شریف کا جب ایک وحشی
بھی مجروح ہوکر مرکب سے زمین کربلا پر گرے ہونگے اگر اس واقعہ قیامت خیز مین حضور کمال رضا
و تسلیم کو صرف نکرتے تو حق یہ ہے کہ عالم برباد ہو جاتا اور کمال رفعت درجہ رضا و تسلیم جناب سید عالم
کو یہ کافی ہے کہ وہ حضرات کبار جو مستفیض تھے جناب رسالت سے اونکا مرتبہ تسلیم و رضا اسدرجہ بڑھا ہوا
تھا کہ نہ دیکھا نہ سنا منجملہ گروہ صحابہ کے حضرت غنی ذی النورین کے حال کو دیکھنا چاہیے کہ جب
اہل بلوہ نے آپ کو گھیرا ہے پانی تک آپ پر بند کر دیا تھا آپ کی تکلیف دیکھکر تمام صحابہ اور اہل مدینہ
اور آپکے غلام آپ سے خواہان اجازت ہوے کہ اہل بلوہ سے قتال کرین اور اہل بلوہ
کثرت مین اور قوت مین ہر طرح اون لوگون سے بہت کمتر تھے مگر حضرت رضی اللہ عنہ کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سے ثابت ہوگیا تھا کہ وقت شہادت اور سبب شہادت
یہی ہے لہذا آپ نے قتال کی رخصت نہین دی اور اس قضائے الٰہی کو کمال رغبت سے قبول کر لیا

اور مروی ہے کہ چند روز حضرت رضی اللہ عنہ کو بے آب و دانہ گذر چکے تھے ایک شب کو آپکی زوجہ
رنٹھے پرستے ایک ہمسایہ کے مکان سے تھوڑا سا پانی لائین اور آپنے فکر وضو کیا پینے چاہے آپنے
مطلع کو دیکھکر فرمایا کہ صبح ہوگئی ہے اور مین صوم کی نیت کر چکا ہون بی بی نے عرض کیا کہ آپنے
نکچھ کھایا ہے نہ پیا ہے روزہ کیسا اتفاق سے اسقدر پانی مل گیا ہے آپ پی لیجئے اسوقت
آپ نے فرمایا کہ مین پیاسا نہین ہون اسوقت واقعہ مین نبی کریم تشریف لائے اور اپنے دست مبارک
سے مجھکو پانی پلایا اور سیراب کر دیا بعدہ حضور نے فرمایا اے عثمان کل کے روز تجھ پر ہجوم کرینگے اہل بغی
اگر تو انکے مقابلہ پر ہتیار اوٹھاویگا اللہ تعالے تجھی کو غالب کریگا اور اگر صبر کریگا تو کل میرے
ساتھ کھانا کھاویگا اور مجھسے ملیگا پس مین یقین کرتا ہون کہ کل شب کو کسیوقت مین قتل کیا جاؤنگا
مین اپنے حبیب سے ملنے کو اچھا جانتا ہون مین قتال نکرونگا اور کمال رضا و تسلیم سے ویسا ہی کیا اور اعدا کے
ہاتھہ اوٹھایا اور خدا کیواسطے گردن کٹا دی اور یہ پہلا فساد تھا جو دین مین پیدا ہوا اور اولاد امجاد نبی کریم کے
مرتبہ رضا و تسلیم کے اظہار کیواسطے معرکہ کربلا کافی ہے کہ ایک وقت مین اللہ جل شانہ نے ہر ایک
قسم کے امتحانات کو بیچ رسول اللہ خاتم اہل کسا علیہ التحیۃ والثنا پیش کیا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ قرآن مجید
مین فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ترجمہ امتحان کرینگے
ہم تمہارا تھوڑے سے خوف سے اور بھوک سے اور نقصان مال و نقصان نفس سے اور نقصان ثمرات
سے یعنی اولاد سے خوشخبری دو اسے محمد صبر کرنیوالونکو ایسے صبر کرنیوالے کہ جب انکو مصیبت
پیش آتی ہے کہتے ہین کہ ہم اللہ کیواسطے ہین اور اوسی کیطرف رجوع کرنیوالے ہین یہ امتحان
اللہ تعالے نے اسواسطے مقرر کیا ہے تاکہ اہل قرب امتحان سے پہچان لیے جاوین جیسے
سونا چاندی کھرا کھوٹا تاؤ دینے سے پرکھ لیا جاتا ہے اور ان امتحانات مین سے ہر ایک [illegible]

امتحان حسب مرتبہ قوت تھے پھر آپ بھی پیش کیے گئے یہی تھی نکتہ بھی کہ جیسے جامع الکمالات آپ تھے ویسے ہی
قوت صبر حضور کی مثل اور صفات کے تھا یہاں تک کہ کل انبیا سے بڑھی ہوئی تھی اور امام علیہ السلام [illegible]
[illegible] حالات سابق میں اور اپنے وقت میں قائم مقام نبی کریم تھے لہذا امتحان [illegible]
[illegible] میں ارشاد کیے ہیں ایک ایک کر کے سب امام علیہ السلام پر پیش کیے گئے امتحان خوف
[illegible] یہ تھا کہ صرف بہتر یا بہتّر آدمیوں کے ساتھ مع اہل و عیال وطن سے اہل کوفہ
دور ایسے مقام پر وارد تھے کہ بجز خدا کے کوئی دوست اور مددگار نہ تھا ہر طرف اعدا ہی نظر آتے
اور مخالفین لشکر عظیم سے گھیرے ہوئے تھے امام علیہ السلام نے [illegible] لا خوف علیہم
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ [illegible] خود نظر پایا اور جو امر حق تھا وہ کر دکھایا [illegible] امتحان بھوک کا
ایسا تھا کہ کھانے کا کیا ذکر ہے ساتویں محرم سے تا عاشور پانی بھی خاندان نبوت پر بند کر دیا تھا
[illegible] امام کی کیفیت یہ تھی کہ [illegible] تشنگی سے [illegible]
امتحان نقصان اموال کی کیفیت یہ تھی کہ اول تو مال [illegible] اسباب ضروری [illegible]
[illegible] ایمان [illegible] کربلا [illegible]
امتحان نقصان انفس ظاہر ہے کہ [illegible] تمام [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] تمام جسم اطہر [illegible]
[illegible] کمال [illegible] رضا و تسلیم یہ تھا کہ [illegible]
کی خیر خواہی میں مشغول رہے چنانچہ مروی ہے کہ جب [illegible] رنگ [illegible]
پر بلا پڑتے تھے اور اعداء دین [illegible] تھے کہ سر مبارک کو جدا کر لیں اس وقت حضور نے فرمایا کہ اے
لوگو تم خوب جانتے ہو کہ مجھ سا نبی زندہ نہیں ہے [illegible] میں چند ساعت کا تم میں مہمان

ہے مجھکو نہ اپنے مرنے کا ملال ہے اور نہ اپنے خاندان کے قتل ہونے کا خیال ہے مگر افسوس یہ ہے
کہ تم مسلمان کہلاتے تھے اور جہنم میں جاتے ہو اگر اسوقت بھی توبہ کر لیتے تو مجھکو اللہ تعالے کے
سامنے استدعا شفاعت کرنے کا موقع ملتا کہ ان لوگوں نے میرے سامنے توبہ کی اور نادم ہوے
ایک شخص نے لشکر اعدا سے کہا یا بن رسول اللہ آپ کو اسوقت تک ہمارا خیال ہے حضور نے
فرمایا کہ ہاں مجھکو تمہارا ایسا ہی خیال ہے جیسا قبل سے تھا اللّٰھم صل علی محمد و علی
آل محمد اور امتحان نقصان ثمرات یعنی اولاد کا ظاہر ہے کہ علی اکبر سا فرزند کہ شبیہ
جناب رسالت پناہ تھا اللہ کی رضی کیواسطے نذر خدا کیا اور جب اللہ کو منظور ہوا کہ نونہال
باغ مصطفوی خلعت شہادت پہنیں ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے
بنا سنوار کے گھوڑے پر خود سوار کر کے اللہ کی نذر کر دیا فرزند ارجمند امام عرش مقام کے
سامنے قتل ہو گئے اور حضور صاحبزادوں کو صبر و حلم کی تاکید فرماتے رہے اور جب
مشیت ایزدی یہ ہوئی کہ حسین فرزند خورد سال علی اصغر کو بھی ہماری نذر کریں حضرت نے
بے تکلف کنار مبارک میں صاحبزادہ کو لے لیا اور اعدا کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ یہ فرزند شیرخوار
شدت تشنگی سے قریب بہ ہلاکت ہے اور اولاد نبی اور علی سے ہے اپنے ہاتھ سے تھوڑا سا پانی
اسکو پلادو ایک شقی نے پانی کے عوض تیر مارا اور کنار پدر بزرگوار میں اس فرزند شیرخوار
نے انتقال کیا حضرت کا پانی اوس فرقہ ضالہ سے طلب کرنا فقط حیلہ تھا حقیقت میں اللہ
تعالے کے حکم کو پورا کرنا تھا اس معرکہ نے اہلبیت رسالت کے درجات قربکو بڑھایا اور
رفعت درجہ نبوی کو مرتبہ رضا و تسلیم میں کل عالم پر ظاہر کر دیا اللّٰھم صل وسلم
وبارک علیہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے ایک مرتبہ اعلی دیا ہے کہ
آتش نمرود کو آپ پر گلزار کر دیا اور شر سے اوس ظالم کے اپنے خلیل کو محفوظ رکھا جناب نبی کریم کو

بہت سے مقامات پر اللہ تعالےٰ نے شر اعدا سے بچایا جنگ حنین میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تنہا رہ گئے تھے ہزارہا کفار حضور کو گھیرے ہوئے تھے اور سب آمادہ تھے حضرت سرور عالم کو ایذا
دینے پر حضور نے جب ہجوم کفار کو دیکھا مٹھی میں خاک اوٹھا کر اللہ کا نام لیکر اوسپر ڈالدی
اوس مٹھی بھر خاک نے تمام لشکر اعدا کی آنکھوں کو اور موہنوں کو گرد سے بھر دیا اور اوسیوقت جنود
ملائکہ ظاہر ہوا اور لشکر کفار کو شکست ہوئی اور آتش جنگ سرد ہوگئی اور حضور سرور عالم محفوظ
رہے اور ثابت ہے کہ جسوقت امت محمدی پل صراط پر گذریگی اور جہنم کے مقابل پر پہونچیگی جہنم ندا
کریگا اے مومنین جلد گذر جاؤ مجھپر سے کہ تمہارا نور میری آگ کو سرد کیے دیتا ہے غرضکہ درجہ
نبی کریم کو سمجھ لینا چاہیے کہ نور ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی آگ کو سرد کیا تھا اور نور ایمان محمدی
جو مومنین کے دل میں ہے وہ نار جہنم کو سرد کرنیوالا ہے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے چند فضائل
مرحمت کیے منجملہ اوسکے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اونکو نو معجزے عنایت کیے قرآن مجید میں اونکی
خبر ہے اور نبی کریم کو اللہ تعالےٰ نے سراپا اعجاز کیا تھا اور معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا شمار کسی سے ہو نہیں سکا معجزات آپکے بیحد و نہایت تھے حال اوسکا بیان اعجاز میں کو رہوگا انشاء اللہ
تعالےٰ معجزات موسوی میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ آپکے پاس ایک عصا تھا جب آپ اسکو ڈالدیتے
تھے ہاتھ سے باذن اللہ وہ اژدہا ہو جاتا تھا چنانچہ فرعون نے جب آپ سے مقابلہ کرنے کیواسطے
جادوگروں کو جمع کیا اونہوں نے اپنے سحر سے سانپ بچھو بناکر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے
مقابلہ پر بہونچے آپنے اللہ کے حکم سے اپنی جریب کو ہاتھ سے ڈالدیا وہ عصا اژدہا بنگیا اور
تمام شعبدات ساحرین کو کھا گیا وہ ساحر سجدہ میں گر پڑے اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے
الغرض عصا سبب تھا اونکی حفاظت کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالےٰ خود اعصم اور
حافظ ہے حضور کو بارہا کفار نے ایذا دینے کا قصد کیا آپکو ذرا بھی تکلیف نکرنے پہونچی

اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت کری کبھی برقعا نمودار ہوئی غیب سے اور حضور کے مخالف کیطرف متوجہ ہوتی کبھی شیر پیدا ہوا اور اوسنے آپکے دشمن پر حملہ کیا اور ایک مرتبہ بیت اللہ کی دیوار کے نیچے تشریف رکھتے تھے ایک کافر کعبہ کی چھت پر چڑہا اور ایک پتھر اوپر سے حضرت سرور عالم کے اوپر اوسنے پھینکا تاکہ حضرت کو صدمہ پہونچے دیوار بیت اللہ سے ایک پتھر باہر نکل آیا اور دوسرے اوسنے اپنے اوپر روک لیا حضور نے جب یہ مضمون دیکھا آپ وہان سے تشریف لیگئے وہ کافر متحیر ہوا کہ میرا پتھر کس چیز پر رک گیا اور دیکھنے کو نیچے آیا جب بیت اللہ کے دیوار کے نیچے آیا سنگ دیوار کعبہ اپنے مقام ہٹگیا اور وہ اوسکا پھینکا ہوا پتھر اوپر سے اوسی کافر کے اوپر گرا اور وہ اوسکے صدمہ سے ہلاک ہوا اور مثل اسکے بہت سے اعجاز ہین قوم موسیٰ علیہ السلام نے جب اونکے ساتھ تھے تیہ مین اللہ تعالیٰ نے دہوپ سے حفاظت کیواسطے ابر اون پر بہیجا ابر نے اون پر سایہ کر لیا نبی کریم کی امت کے حفاظت کیواسطے اللہ تعالیٰ نے لواے حمد آپکو عطا کیا ہے حشر کے روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین وہ لواے حمد ہوگا اور تمام امت مرحومہ اوسکے سایہ مین ہوگی تاکہ تابش آفتاب حشر سے محفوظ رہے قوم موسیٰ علیہ السلام کو جب پیاس کا غلبہ ہوا حضرت موسیٰ نے اللہ سے عرض کیا ارشاد ہوا اپنے عصا کو پہاڑ پر مارو بارہ چشمے اوس سے ظاہر ہونگے چنانچہ وہ چشمے ظاہر ہوے اور قوم موسیٰ علیہ السلام کی اون چشمون سے سیراب ہوئی نبی کریم نے بہت سے مقامات پر بہت طریقون سے پانی نکالا اور ہمراہیون کو اوس سے سیراب کیا ایک مرتبہ مروی ہے کہ سفر مین تھوڑا پانی تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے وضو کر لیا بعدہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان پانی نہین ملتا حضرت نے دست مبارک اوس کوزہ پر رکھدیا حضور کی اونگلیون سے چشمے پانی کے جوش مارنے لگے تمام ہمراہی اوس پانی سے سیراب ہوے اگر غور کیا جاوے تو یہ ایک ہی معجزہ سرور عالم کا معجزہ موسوی پر غالب ہے کیونکہ پہاڑ سے چشمے ظاہر ہونا تعجب

عادت نہین ہے فقط خلاف عادت معجزۂ موسوی علیہ السلام اسیقدر رہے کہ اونکے عصا کے
ضرب سے چشمے جاری ہوے اور اونگلیون سے چشمے جاری ہونا سراسر خلاف عادت ہے
پس معجزۂ نبی کریم قوی تر ہے معجزہ موسے علیہ السلام کو مع اونکے ہمراہیون کے دریاے
نیل نے راستہ دیدیا آپ بے تکلف دریا سے پار اوتر گئے حضرت سرور عالم کے حکم سے پتھر کو
پانی نے راستہ دیدیا اور پتھر پانی پر سے آپکے حکم سے چلا آیا چنانچہ مروی ہے باہر مکہ معظمہ کے ایک
پتھر ایک تالاب کے کنارہ پر رکہا تھا اور اوس تالاب مین پانی بھرا تھا عکرمہ ابن ابی جہل نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ فلان پتھر کو حکم دین کہ وہ پانی کے اوپر سے آپکے پاس
چلا آوے اور آپکی رسالت کی شہادت دے تو مین بھی ایمان آپ پر لاؤن جناب سرور عالم
وہان تشریف لیگئے اور اوس پتھر کو طلب فرمایا وہ پتھر پانی پر سے بے تکلف چلا آیا اور حضرت کے
حضور مین حاضر ہو کر آپکے رسالت کی شہادت دی موسے علیہ السلام کے دشمن فرعون کو
کہ سیدنا موسے علیہ السلام سے برسر مقابلہ تھا بحکم الٰہی دریاے نیل نے غرق کر دیا اور انکو
اوسکے شر سے نجات دی حضرت سید عالم کے اعدا کو جو بڑے بڑے زور والے اور صاحب حکومت
تھے مثل ہرقل حاکم روم اور یزدجرد کسریٰ حاکم عجم وغیرہم کو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ سے برسر مقابلہ تھے اونکے تصرفات سے برباد کر دیا اور طرح طرح کے سامان اونکی بربادی کے لیے
غیب سے ظاہر ہوے مفصل حال اوسکا جنگ شام اور روم اور عراق اور عجم مین مذکور ہے
خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ایک فرعون حاکم مصر پر غالب
کیا اور اوسکو اور اوسکی قوم کو بسبب عداوت موسیٰؑ کے برباد کیا اور جناب سرور عالم کو
اور اونکے خلفا کو تمام روے زمین کے حکام اور سلاطین پر غلبہ دیا اور جس کسی نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت اور مخالفت کی اون سبکو برباد کیا حضرت سیدنا

موسیٰ علیہ السلام پر وادی ایمن مین اللہ تعالے نے تجلی فرمائی اور اونسے کلام کیا جناب سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو بالاے عرش عظیم بلا کر اپنی لقا سے سرفراز کیا اور بلا حجاب کلام فرمایا رفعت درجہ جناب رسالت اس امر خاص مین اللہ تعالیٰ کو کلام پاک ہی سے ثابت ہی کہ موسیٰ کے حال مین فرمایا ہے آیا موسیٰ وادی ایمن مین اور نبی کریم کی نسبت مین ارشاد کرتا ہی سُبْحٰنَ الَّذِیْ ہے آسنی ہی پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندہ خاص محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اس مقام پر لیجانیکے فعل کو اپنی طرف نسبت کیا پس ظاہر ہوگیا کہ موسیٰ علیہ السلام عاشق تھے خود دوڑ کر گئے تھے اور نبی کریم محبوب تھی آپکو خود اللہ تعالے نے بلایا تھا جیسا فرق بلاے ہوے اور غیر بلائے ہوے مہمان مین ہوتا ہی ویسا فرق نبی کریم اور حضرت کلیم مین تھا چنانچہ قرآن اور حدیث ناطق ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر روشنی دیکھی اور اوسکیطرف چلے جناب احدیت سے ندا ہوئی اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ ہم ہین اللہ اور ارشاد ہوا یا موسیٰ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اے موسیٰ نعلین اوتار ڈال تو وادی مقدس طویٰ مین ہے موسیٰ علیہ السلام نے جب ندا سنی آتش شوق لقا پیدا ہوا عرض کیا اے رب میرے مجھکو دکھلا ہی دے ارشاد ہوا لَنْ تَرَانِیْ تو ہرگز مجھکو نہین دیکھ سکتا لیکن اس پہاڑ کیطرف دیکھ اگر وہ اپنے مقام پر قائم رہجاویگا تو تو بھی دیکھ لیگا پھر جب تجلی کی اللہ تعالے نے پہاڑ پر وہ پہاڑ پھٹ کر ٹکڑے ہوگیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جناب سرور عالم کو اللہ تعالے نے خود بلایا جبرئیل علیہ السلام کو براق لیکر مع جماعت ملائکہ کے آستانہ نبوت پر بھیجا کمال عظمت اور جلالت کے ساتھ حضور براق برق رفتار پر سوار ہوکر آسمانونکی سیر فرماتے ہوے حجابات عظمت کو طی کرکے بالاے عرش عظیم پہونچے روایت کرتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ نعلین مبارک نکالکر عرش پر تشریف لیجاوین غیب سے ندا ہوئی یا حبیبی لَا تَخْلَعْ نَعْلَیْکَ اے

بہر حبیب تو نعلین بہ او تا رسع نعلین کے عرش پر قدم رنجہ کریں پس جناب خواجہ عالم بالائے عرش عظیم تشریف لے گئے جب تعلق ماسوی اللہ خدا کے حبیب سے قطع ہو گیا حدیث شریف میں ہے خود جناب الٰہی جل شانہ نے ارشاد فرمایا اُدْنُ مِنِّی یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ ملجا مجھ سے اے محمد ملجا اے احمد ملجا اے بہتر خلق کے پس مل گئے نبی کریم اللہ سے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اوسکی خبر دیتا ہے فرماتا ہے ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی اور دیکھا حضور نے جناب احدیت کو موافق مذہب صحیح کے اللہ تعالیٰ کمال قوت اپنے حبیب کی ظاہر کرنا چاہتا ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی یعنی حضرت کی چشمان مبارک نے خیرگی نہیں کی اور شرح ملا میں لقائے الٰہی کیوقت اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے اور کلام کیا اوس محبوب مطلق نے اپنے معبود برحق سے اور وہ راز ہیں اللہ کے اور اوسکے رسول کے درمیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَوْحٰی

اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی جامی فرماتے ہیں

بدست عرش تن چون خرقہ بگذاشت — علم در لامکان بےخرقہ افراشت
مکانے یافت خالے از مکان نیز — کہ تن محرم نبود آنجا و جان نیز
قدم زنگ حدوث از جان او شست — وجوب آلایش امکان او شست
شنید آنگہ کلامے بے آواز — معانی در معانی راز در راز
نہ آگاہی از و کام و زبان را — نہ ہمراہی ید و نطق و بیان را
لباس فہم بر بالائے او تنگ — سمند عقل در صحرائے او لنگ
بدیدہ آنچہ از دیدن بروں بود — مپرس از ما کیفیت کہ چون بود
نہ چندے گنجد آنجا نہ چونی — فرو ماندہ کمی لب وز فزونی
منہ جامی ز حد خود بروں پائے — وزین دریا چو نفرسا بروں آئے

سبحان اللہ کیا شان ہے اللہ کے حبیب کی کہ موسیٰ نور اسی تجلی پہاڑ پر دیکھکر از خود رفتہ اور بیہوش ہو گئے اور ہمارے سردار اوس مقام قرب میں عین لقائے الٰہی میں اسکو بھی نہ ہوئے مردی ہے کہ حبیب سرور عالم فخر بنی آدم اپنے رب کے حضور میں پہنچ تحیت کیفیتر کیا کہا التحیات للہ والصلوٰت والطیبات سب تحیتیں اور عبادتیں اور پاکیاں اللہ ہی کیواسطے ہیں اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب کریم کے جواب میں فرمایا السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام ہو تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکت اوسکی تین کلمہ تحیت کے جناب نبی کریم نے پیش کیے تھے تین ہی کلمے تحیت کے اللہ تعالیٰ نے جوابمیں ارشاد فرمائے حبیب رسول کریم نے ان کلمات کو سناجو شمہ رحمت خیال مبارک میں آیا اس خاص سلام میں کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے مجھپر فرمایا ہے امت کو بھی شامل کر لینا چاہیے عرض کیا حضور نے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین سلام ہم پر اور جو اللہ کے بندے صالح اور پرہیزگار ہیں جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے حبیب تم یہاں تنہا ہو اور عباد صالحین کو علیحدہ مذکور کرتے ہو پھر علینا کلمہ جمع کا کیون کیا علیک کہا ہوتا یعنی تیرے اوپر عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ جو تیرے بندے صالح ہیں اون پر تو تیرا سلام اور رحمت ہی ہے اس کلمہ جمع میں میں نے گنہگاران امت کو اپنے ساتھہ شامل کر لیا ہے اے مسلمانون دیکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رافت اور رحمت کو کہ ہم گنہگارون پر کس مرتبہ پر ہے ماں باپ جو رحیم ہوتے ہیں اونکا یہ حال ہوتا ہے کہ جو لڑکا صاحب عقل اور ہوشیار ہوتا ہے اور مال دنیا بھی رکھتا ہے اور منتظم ہوتا ہے ماں باپ کو اوسکا خیال کم رہتا ہے جانتے ہیں کہ اوسکو ہماری ضرورت نہیں ہے اور جو لڑکا صغیر ہوتا ہے یا مجنون تا کسی وجہ سے مجبور اوسکا ہر لحظہ خیال

رکھتے ہین کہ اگر ہم اوسکی فکر نکرینگے تو وہ کیا کریگا اسی طرح ہماری نبی کریم نے اہل صلاح کو علیحدہ
ارشاد کیا کہ اونکا اصلاح اور تقویٰ اونکے واسطے کافی ہے اور گنہگار ونکو اپنے ساتھ مین شامل کر لیا
کہ اگر ہم اونکی حمایت اور اعانت نکرینگے تو وہ برباد ہوجاوینگے الغرض جب نبی کریم نے یہ عرض کیا
جناب الٰہی سے ارشاد ہوا اے حبیب یہ قوت خاص ہے کہ ہمنے جبرئیل سے ملک مقربکو
بھی اسمین بار ندیا اور تم گنہگاران امت کو پیش کرتے ہو حضور نے کچھہ جواب ندیا اللہ تعالی
نے خود اپنے حبیب کی دلجوئی اور تسکین کیواسطے فرمایا کہ اے طلبگار شفاعت امت جب
تجھکو اتنا خیال امت ہے کہ اسوقت مین اوسکو نہ بھولا تو مجھہ کو بھی تیری خاطر دارے
منظور ہے مین ایک رات یعنے لیلۃ القدر مقرر کرتا ہون سال مین ایک مرتبہ ہوگی اور اوس
رات مین مین اپنا سلام تیری امت پر بھیجونگا چنانچہ قرآن مجید مین بھی اسکی خبر دی ہے فرمایا ہے
سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ حضرت موسے علیہ السلام کو
اللہ تعالے نے ید بیضا عنایت کیا تھا ایک داغ تھا اونکے ہاتھہ مین جبکا جب آپ ہاتھہ کھولتے تھے تو
وہ داغ روشن اور تابان ہوجاتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور تھے اللہ تعالے نے خود
بھی آپکو نور فرمایا ہے ارشاد کیا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ آیا تمہارے
پاس اللہ کیطرف سے نور اور کتاب مبین اور صحابہ نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب ازواج مطہرات کے حجرہ مین ہوتے تھے ہمکو ضرورت اسکی نہوتی تھی کہ پوچھین حضرت کس
حجرہ مین تشریف رکھتے ہین دیوارون سے نور جناب رسالت چمکتا تھا ہم پہچان لیتے تھے کہ حضور
فلان حجرہ مین ہین اور تمام جسم حضور کا ایسا نور خالص تھا کہ حائل نہوتا تھا کسی چیز کو مکا مگر
سے بندھا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل گیا نہ جسم مبارک مین نقصان آیا نہ مکے
مین اور ایسا نور تھا جسم مبارک کہ سایہ اوسکا زمین پر نہ پڑتا تھا اسوجہ سے کہ وہ خود نور تھا

حائل ہی نہوتا تھا سایہ کہاں سے پیدا ہوتا باقی حال اسکا مفصل حلیہ مبارک کے بیان مین آویگا
انشاء اللہ تعالے اور کمال عظمت نبی کریم یہ ہے کہ ایک صحابی کے کوڑے مین آپنے نور قائم
کرادیا تہا وہ کوڑا تاریکی مین تابان اور روشن ہوجاتا تہا مفصل بیان اسکا معجزات مین آویگا
اگر اللہ نے چاہا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالے نے سلطنت اور حکومت دنیا کی دی تہی
تمام وحوش اور طیور انکی اطاعت کرتے تہے اور وہ سبکا کلام سمجھتے تہے عفریت بہی انکے تابع فرمان تہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت تمام مخلوق پر تہی اور ماسوای اللہ کل آپکے مطیع تہے کل
حیوانات اور وحوش اور طیور آپکی اطاعت کرتے تہے اور سبکا کلام سمجھتے تہے اور کل نباتات
اور جمادات اور ہوا اور پانی اور آگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے تہے اور آپکے مطیع
تہے معجزات مین اسکی تفصیل ہوگی اور جسطرح اہل ارض حضور کے مطیع تہے اسیطرح اہل سماء اجرام علوی
آپکی اطاعت کرتے تہے معجزہ شق القمر مشہور معجزہ ہے حضرت کا اور ثابت ہے احادیث سے اور
خبر دی ہے اسکی اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قریب آگئی
قیامت اور شق ہوگیا چاند اور بعضے کہتے ہین یہ حال ہے قیامت کا اور یہ قول صحیح نہین ہے
اسواسطے کہ اللہ تعالے بعد اسکے فرماتا ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور
جب کفار دیکھتے ہین کسی نشانیکو منہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ قدیم جادو ہے قیامت کے روز
انسکو مجال اعراض کی ہوگی اور کون ایسا کہہ سکیگا کفار کا منہ پہیرنا اور قدیم جادو کہنا دنیا ہی
مین انبیا علیہم السلام کے معجزات کے مشاہدہ پر ہوا ہے پس اب وہ حال قیامت کا نہوا
اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اسواسطے اس مقام پر اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ کفار قیامت
اور حشر ونشر کا انکار کرتے تہے اور کہتے تہے کہ آفتاب اور مہتاب اتنے بڑے ہین یہ کیونکر فنا ہونگے
اور مٹ جاوینگے جب نبی کریم نے کفار مکہ کی درخواست سے جبل ابو قبیس پر جاکر انگشت شہادت

سے چاند کیطرف اشارہ کیا اور فوراً وہ دو ٹکڑے ہو گیا اور دیر تک دونون ٹکڑے اوسکے جدا رہے اور اس امر کو تمام کفار مکہ نے آنکھون سے دیکھا اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اَتَو قیامت قریب آگئی یعنی ثبوت اوسکا کامل بالبداہت ہوگیا اور یہ تم ازمحل انکار نہ رہا کیونکہ جب اللہ تعالےٰ کے ایک بندہ خاص نے اوسکو شق کردیا تو اللہ تعالےٰ جو خالق ہے اوسکو انکا مٹا دینا کیا دشوار رہا اور حدیث سے ثابت ہے کہ جب معجزہ شق القمر کفار نے دیکھا منہ پھیر لیا اور کہنے لگے کہ یہ سحر مستمر ہے پس اوسیکی اللہ نے خبر دی بعد بیان معجزہ شق القمر کے اور علی ہذا القیاس کل مخلوقات علویہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہی حال تھا اور یہ کمال قوت زہد جناب رسالت ہے کہ باوجود ایسی بڑی حکومت کے طریقہ ظاہری حضرت کا درویشانہ رہا اور غربت اور مسکینت کو ہمیشہ دوست رکہا کیونکہ اظہار عبودیت اور بندگی اسمین خوب ہوتا ہے چنانچہ مروی ہے کہ رسول کریم دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ اے رب میرے زندہ رکہہ مجھکو مسکین اور مار تا مجھکو مسکین اور حشر کر تا میرا زمرہ مساکین مین اور یہ مسکینیت حضور کو اس غرض سے مطبوع تھی کہ آسایش اور اسباب دنیا آپکو مضر ہوتا خدا کے تعلق مین دنیا اور جو کچھہ اوسمین ہے خود حضرت کیوجہ سے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل ایک بحر ذخار کے ہین اور دنیا او ما فیہا بمقابلہ اوسکے مثل ایک مشت خاک کے ہے پس ایک مشت خاک بحر ذخار کے پانی کو کب گدلا کرسکتا ہے بلکہ مسکینیت حضور کو اسوجہ سے پسندیدہ تھی کہ مساکین شکستہ دل بہت ہوتے ہین حضور چاہتے تے کہ مین انہی مین رہون تاکہ انکو تسکین رہے اور مسکینیت سے ملال نہو بلکہ مسکینیت کو اچہا سمجہین کہ اختیار کیا ہوا نبی مختار کا ہے یا آنکہ ہماری تعلیم کی غرض سے فقر اور مسکینیت کو اختیار فرمایا

تہا کہ ہم لوگ اسکو اختیار کریں کیونکہ ہمارے واسطے فقر اور مسکنت مفید ہے اور تونگری اور آسائش دنیا مضر وہ خدا سے ملاتا ہے اور یہ اللہ سے چھوٹاتا ہے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے درجہ صبر بہت بڑا عنایت کیا تہا مروی ہے کہ اونکے تمام جسم مین کیڑے پڑ گئے تہے اور آپکے صبر کی یہ کیفیت تہی کہ جو کیڑا زخم سے گر پڑتا تہا آپ اوسکو اوٹہا کر پھر زخم مین رکھ لیتے تہے کہ اوسکا رزق اللہ تعالیٰ نے میرے جسم مین رکھا ہے مگر جب کیڑا حضرت ایوب علیہ السلام کی زبان مبارک اور قلب شریف پر پہونچا اوسوقت آپنے دعا کی کہ اسکو چھوڑ دی اللہ تعالیٰ نے اوس ابتلا کو دفع کر دیا علما فرماتے ہین کہ یہ دعا حضرت ایوب نے اس غرض سے کی تہی کہ زبان اللہ تعالیٰ کا محل ذکر تہا اور قلب محل تصور تہا تاکہ محبوب کا محل ذکر اور مقام تصور باقی رہے پس یہ دعا بہی اللہ ہی کیواسطے تہی نہ اپنی حفظ کی غرض سے اور اہل محبت اسمین یہ حکمت فرماتے ہین کہ عاشق کو معشوق کیطرف سے جو ابتلا پیش ہوتی ہے اوسمین ایک بہت بڑی لذت ملتی ہے اور محل ابتلا بہی جسم ہے جب ایوب علیہ السلام کی زبان اور قلب پر کیڑے پہونچے سمجھے کہ اب جسم جو محل ابتلائے محبوب تہا مٹا جاتا ہے اسوجہ سے دعا کی تاکہ وہ قائم رہے اور ابتلائے محبوب مطلق اوسپر جاری رہے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب نے حال حضرت ایوب کا بیان کرکے فرمایا اگر اللہ محمد کو دل اور زبان سب کو مٹادی تو بہی مین اوسکی مرضی پر راضی اور صابر رہونگا اور دعائے دفع بلا نکرونگا اور اسی رفعت درجہ صبر محمدی کے اظہار کیواسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین حکم فرمایا ہے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ صبر کرو اے محمد اور نہو صبر تمہارا مگر اللہ کیواسطے اور نہ حزن کرو تم اونپر اور نہو ضیق مین اوس چیز سے جو مخالف کرتے ہین مکر سے مطلب اسکا یہ ہے جو کچھ مخالف تمہارے ساتھ برائی کرین اور ایذا دین اوسپر صبر ہمارے واسطے کرو یعنی تمہارا مقصود فقط ہماری رضا ہو یہ غرض بہی نہو کہ ہم صبر کرتے ہین اللہ اوسکے عوض مین انکو سزا دے یعنی انتقام بہی انکا مد نظر نہو اور ضیق مین بہی نہو یہ مرتبہ صبر بہت اعلیٰ ہے لیکن ایسا صبر کرنا دشوار ہے مگر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو ایسا صبر کرنیکی قوت تھی ورنہ اللہ تعالیٰ ایسے صبر کا حکم نفرماتا کیونکہ وہ ارشاد کرتا ہے نہین تکلیف دیتی ہے
اللہ تعالیٰ نے کسی نفس کو لیکن اوسکی وسعت اور قوت کے موافق پس جو کچھ صبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالیٰ کے ابتلا اور خلق کی ایذا پر کیا ہے بیان سے باہر ہے حضور کے رفعت درجہ کو اسقدر
کافی ہے کہ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کہ جزو جناب رسالت ہین اور قائم مقام حضرت نبوت کے
چند بار آپکو زہر دیا گیا جب اثر زہر کا حضور کو معلوم ہوتا تھا آپ اپنے جد امجد کے روضہ مبارک پر تشریف لیجا کر
خاک پاک کو جسم سے ملتے تھے اور عرض کرتے تھے یا رسول اللہ حضور کا آستانہ دار الشفا ہے یہ عرض کر کے
حسن بیمار ہو کر آیا ہے واسطے شفا کے اللہ تعالیٰ آپکو صحت دیتا تھا جب آخر بار آپکو وہ زہر قاتل دیا گیا کہ
جسنے آپکے تمام اعضاء درونی کو کاٹ دیا حتیٰ کہ ٹکڑے ٹکڑے جگر شریف کے خون کے ساتھ قے مین گرے ہونگے
آپکو بسبب صفائی قلب کے معلوم ہو گیا تھا کہ اب مرضی آلہی یہی ہے کہ قلب و جگر سب اس ابتلا مین سپرد خدا
ہو لہذا آپنے ایسا صبر کیا کہ اوس مرتبہ اپنے جد امجد کے روضہ شریف پر حصول صحت کیواسطے نہ گئے
اور نہ دعا کی یہانتک کہ اس ابتلا مین جان بھی نذر خدا کی اور مرتبہ شہادت سے فائز ہوے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حسن صورت منتہائے درجہ پر
عنایت کیا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صفت مین بھی یوسف علیہ السلام پر رفعت درجہ
حاصل ہے فرمایا ہے علما نے کہ اگر بالفرض حسن کے ہزار حصہ کرو اومین سے نو سو حصہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین تھے اور ننانوے حصہ یوسف علیہ السلام مین اور ایک حصہ تمام مخلوق مین
اور حق یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ظہور حسن ازل تھا اور سب جہانکے حسینون مین اوسکا
پرتو ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس صفت مین کوئی شریک نہین ہے چنانچہ صاحب قصیدۂ بردہ فرماتے ہین

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ	فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

منزہ ہین رسول اللہ شریک سے اپنے محاسن مین پس جوہر حسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین غیر منقسم ہے

یعنی پورا پورا ہی تقسیم نہین ہوا ہی اور رفرق جمال یوسفی اور حسن محمدی مین کہلا ہوا ہے فرمایا ہے نبی کریم نے
اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ مجہہ مین ملاحت بہت ہی اور میرے بہائی یوسف مین صباحت بہت ہے
یعنی مجہہ مین نمکینیت ہے اور وہ گورے چٹے تہے شیخ مدارج مین فرماتے ہین کہ ملاحت وہ صفت ہے
کہ دیکہنے مین اچہی معلوم ہو اور دلمین جگہہ کرے اور وہ بیان نہین ہوسکتی ہے ذوق اوسکا ادراک کرتا ہی
اور فی الحقیقت مین ملاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہے کہ جیسے آپکے حسن نے دلمین جگہہ کی ہے
اور جسقدر عشاق اعلےٰ مرتبہ کے آپکے ہوئے حضرت یوسف کے نہین ہوے عاشقان حضرت یوسف مین حضرت
زلیخا سبمین زیادہ ممتاز ہین لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق ادنی درجہ کے بہی اونپر فوق رکہتے ہین
اسواسطے کہ ملت عشق مین عاشق کی غرض کا باقی رہنا کفر ملت ہی اور نقصان محبت پر دلیل ہے
حضرت زلیخا کو اپنی غرض باقی تہی اور یوسف علیہ السلام نے جب اونکی غرض اور خواہش کو پورا نکیا اونہونے
اپنی غرض کیواسطے یوسف علیہ السلام کو قیدخانہ بہجوایا اور تکلیف اسیری اونکو دی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ جو عاشق جمال محمدی تہے اونکو عشق مین یہ مرتبہ حاصل تہا کہ اپنی کچہہ غرض ہی نتہی
سوای محبوب کے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حال مین مروی ہی کہ وہ نہایت نحیف ہوگئے تہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے ضعف کا سبب پوچہا اونہونے عرض کیا کہ حضرت مین جب آپسے جدا
ہوتا ہون قلب میرا مضطرب ہوتا ہے جہانتک مجہسے دل بہلایا جاتا ہے بہلاتا ہون جب قوت ضبط کی
باقی نہین رہتی ہی خدمت شریف مین حاضر ہوتا ہون حضور کو دیکہہ لیتا ہون تسکین ہوجاتی ہے اب
مجہکو یہ خیال پیدا ہوا ہی کہ دنیا دار الفراق ہے حضور بہی اس عالم سے پردہ کرینگے اور مین بہی مرجاؤنگا
اگر اوس عالم مین اللہ تعالی نے آپکے طفیل سے مجہکو بخش بہی دیا تو مین امت کے مقام مین ہونگا اور آپ
اپنے مقام محبوبیت مین ہونگے وہان کیونکر ہر وقت آپکو دیکہہ لونگا پس اس خیال نے مجہکو ضعیف کردیا اللہ اکبر
کیا مرتبہ عشق تہا کہ خیال فراق نبوی نے لذائذ جنت کو اون پر تلخ کردیا تہا اسیوجہ حضرت احمد جام

رحمۃ اللہ علیہ کہ نادیدہ عاشق جمال محمدی ہین فرماتے ہین

احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام ست	ہر دم رضائے جانان رضوان شد ست ما را

یہ بہی ایک فضیلت درجہ حسن محمدی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام جبتک دنیا مین زندہ رہے اوسیوقت تک اونکے لوگ عاشق ہوے اور جب سے اونہونتے پردہ کیا پہر کوئی بہی عاشق اونکا نہوا جناب سرور عالم کو قریب تیرہ سو برس کے اس عالم سے پردہ کیے ہوے ہوچکے ہین اسم جناب نبوت مین وہ جلوہ حسن ہے کہ اسوقت تک ہزار ہا آدمی نادیدہ اوس آئینہ حسن ازل پر فریفتہ ہوکر اپنی ہستی کو مٹاتے چلے جاتے ہیں اور میزان انصاف مین اگر تولو تو مراتب عشق اونکے حضرت زلیخا سے بڑہے ہوے ہین اور جمال یوسفی کا بہت بڑا اثر یہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام اونکے باپ جو ایک نبی ہین اللہ کے انبیا سے پیغمبر عاشق تہے اور جمال مصطفوی کا یہ مرتبہ ہے کہ اللہ جلشانہ خود آپکا عاشق ہے اور بکمال محبت کیوجہ سے خود حضور کی مدح و ثنا کرتا ہے

چون بر تو خدا ایت آفرین کرد	جامی چہ سزائے آفرینیت
لائے یہ بندہ کہان سے حقتعالی کی زبان	احمد مرسل تری حمد و ثنا کیواسطے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور حضرت سیدنا عیسے علیہ السلام کو اللہ تعالی نے بے باپ کے محض اپنے حکم سے پیدا کیا جبرئیل علیہ السلام کو حضرت مریم کے پاس بہیجا اور اونہون نے اللہ کے روح کو یعنی حکم کو حضرت مریم مین باذن پہونکدیا وہ حاملہ ہوگئین چونکہ خلقت اونکی تمام اولاد آدم سے علحدہ ہے بے باپکے مجرد اللہ کے حکم سے خلق ہوی ہین اسیوجہ سے لقب اونکا روح اللہ ہے جناب سید عالم کی خلقت مین اللہ تعالی نے کوئی واسطہ ہی نہین کیا قبل از خلقت تمام عالم کے اوس واجب الوجود نے ایک قبضہ اپنے نور سے لیا اور صفت قدرت کو اوسپر جاری کیا اور فرمایا کن محمدًا ہوجا تو محمد پس درحقیقت محض حکم خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ آپکی خلقت مین بتوسط روح القدس و فرمان کا بہی واسطہ نہین ہے بلکہ اوسوقت تک روح القدس خود پیدا نہوے تہے اور نہ اقنین مان باپکا قائم ہوا تہا حضرت

جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم کے حاملہ ہونیکے وقت عیسیٰ علیہ السلام کی مدح کی تہی بی بی مریم سے
کہا تہا کہ اللہ تمکو لڑکا ایک دیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام حمل مین بڑی بڑی انبیا اولوالعزم نے
حضرت آمنہ سے بہت فضائل اور کمالات کے ساتہ مدح اور ثناء نبی کریم بیان کی اور جب وقت
ولادت باسعادت آیا حضرت جبرئیل نے آکر صفات کمالیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکے خطاب مین
بیان کیے عیسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوی اور بی بی مریمؑ پریشان ہوئین کہ قوم کے لوگ مجہپر تہمت
لگا وینگے اسواسطے کہ آپ کنواری تہین اوسوقت اللہ تعالیٰ نے اونکو تعلیم کیا تم لڑکیکو لیکر قوم مین
جاؤ اور جو کوئی تمسے پوچہے کہ یہ لڑکا کہانسے لائی تو اس لڑکے کیطرف اشارہ کرنا امر حق ظاہر ہوجاویگا
حضرت مریمؑ نے ویسا ہی کیا حضرت عیسیٰ کو گود مین لیکر قوم مین تشریف لائین قوم کے لوگون نے
کہا اے مریم تو یہ لڑکا کہانسے لائی تیری ماں باپ تو بری نہتے حضرت مریم نے عیسیٰ علیہ السلام کیطرف
اشارہ کیا قوم نے کہا ہم کیونکر ایسے سے کلام کرین جو ماںکی گود مین بچا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے فرمایا مین اللہ کا بندہ ہون عطا کی ہے اوسنے مجہکو کتاب اور کیا ہے مجہکو رسول اور وہ معجزات
جو آپکو عطا ہوی تہے بیان کیے الغرض عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کی اظہار طہارت کیواسطے کہ وہ ایک
پاک بی بی تہین مہد مین کلام کیا تہا نبی کریم جب پیدا ہوی تو آپنے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا او شہادت
دی اللہ تعالے کے الوہیت اور وحدانیت کی اور ظاہر کیا اپنی رسالت کو اور دعا فرمائی امت کیواسطے
عیسیٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ تہا کہ کوڑہی کو اور بیمار کو صحیح کر دیتے تہے مگر یہ معجزہ اونکا فقط بنی اسرائیل
کیواسطے تہا کہ اونہین پر مبعوث ہوے تہے چنانچہ انجیل مین ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر حضرت عیسیٰ کے
پاس آئی اور کہا اے مسیح اسکو چنگا کر دیو آپنے فرمایا کہ مین بنی اسرائیل کے بہاگے بہیڑونکے واسطے بہیجا گیا
ہون اور مین کچہ نہین کر سکتا ہون جو کچہہ کرتا ہے میرا رب کرتا ہے اور ایک ہی طریقہ تہا حضرت عیسیٰ
کا مریض کیصحت کیواسطے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ ہر ایک کو صحت دینے کا صدہا مقام پر وقوع

مین آیا ہے ہر قوم کے لوگون کیواسطے اور حضور اس معجزہ کے ظاہر کرنے مین کسی خاص طریق کے پابند نتھے کبھی حضور کچھہ دم کر دیتے تھے مرض جاتا رہتا تھا کبھی دست مبارک پھیر دیتے تھے مرض دفع ہو جاتا تھا کبھی دعا کر دیتے تھے کبھی مریض کو کچھہ پڑہنے کا حکم دیتے تھے اور مریض اچھا ہو جاتا تھا اور جو مرض حضور کے تصرف سے دفع ہوتا تھا وہ پھر عود نکرتا تھا چنانچہ مروی ہے کہ جنگ خیبر مین حضرت امیر کی آنکھیں دکھتی تھین نبی کریم نے اونکو علم دینے کو بلایا اور لعاب دہن مبارک اونکی آنکھون پر لگا دیا آشوب جاتا رہا اور جناب امیر فرماتے ہین کہ پھر کبھی میری آنکھون مین آشوب نہین ہوا اور اوسوقت آپنے جناب مرتضوی کو دعا دی تھی کہ ای اللہ علی کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچا پھر کبھی جناب ولایت مآب کو نہ گرمی مین گرمی اور نہ سردی مین سردی معلوم ہوئی الغرض اللہ تعالی نے آپکو اختیار دیا تھا عالم مین جو چاہتے تھے تصرف کرتے تھے اور دفع امراض مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قوت تھی کہ ایک صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور کا پہنا ہوا ملبوس تھا وہ اوس پیراہن شریف کو دہو کر جس مریض کو پلا دیتی تھین اوسکو صحت ہو جاتی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ تھا کہ مردہ کو زندہ کرتے تھے مگر جسکو زندہ کرتے تھے وہ فقط کلام وغیرہ کر لیتا تھا اور پھر جاتا تھا زندہ نرہتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے وہ قوت احیاء اموات مین دی تھی کہ حضور نے جسکو زندہ کیا وہ ایک مدت تک زندہ رہا اور کھایا پیا کیا اور اوسکے اولاد ہوئی اور کمال رفعت درجہ محمدی یہ ہے کہ اسم پاک کی برکت سے مُردے زندہ ہو جاتے تھے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھین مہاجرین مین سے اور اونکا ایک لڑکا تھا جوان تھا بیمار ہوا اور حالت نزع اوسپر طاری ہوئی بتدریج اوسکی روح نے مفارقت کی ہمنے موافق شریعت کے تحت الحنک وغیرہ باندہ کر چادر اوسکو اوڑہا دی بعد اوسکی والدہ آئین اونہون نے پوچھا کہ میرے لڑکے کیا کیا حال ہے ہم لوگون نے کلمات تعزیت کے جو مسنون ہین ادا کیے وہ بی بی اپنے لڑکے کی لاش کے پاس

اور عرض کرنے لگیں اے اللہ تو خوب واقف ہے کہ مین تیرے رسول پر ایمان لائی اور اہل وطن کو چھوڑ کر اونکے ساتھ ہجرت کی اور اب مین ضعیف ہون اور یہی ایک لڑکا میری زندگی کا سہارا تھا اپنے رسول کے نام کی برکت سے اسکو زندہ کر دے حضرت انس فرماتے ہین کہ ہم دیکھتے تھے جسوقت اون بی بی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا فوراً اوس میت نے حرکت کی اور زندہ ہوگیا اور مروی ہے کہ اسقدر زندہ رہا کہ پہلے اون بی بی نے انتقال کیا اوسکے بعد وہ شخص مرا اور قوت رسول کریم کی احیاء اموات مین اس مرتبہ پر ہے کہ اولیاء امت محمدی نے بفیضان حضرت نبوت ہزارون مردے زندہ کیے ہین اور قلوب مردہ اسوقت تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے زندہ ہوتے ہین حدیث مین وارد ہے حضور نے ارشاد کیا ہے انا ساعۃ القیمۃ مین قیامت ہون یعنی قیامت مردونکو زندہ کریگی مین قلوب مردہ کو زندہ کرتا ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ تائید کی ہمنے اوسکے ساتھ روح القدس کے زینت درجات آنحضرت یہ ہے کہ مداح نبی کریم کی تائید کی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ روح القدس کے چنانچہ حسان ابن ثابت صحابی رسول اللہ جو آنحضرت کی مدح مین قصائد کہتے تھے اونکی نسبت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ تائید کرتا ہے حسانکی ساتھ روح القدس کے اللھم صل وسلم وبارک علیہ الغرض جسقدر کمالات اور معجزات کل انبیا مین علیحدہ علیحدہ تھے وہ سب جناب سید الانبیا کی ذات جامع الکمالات مین مجتمع تھے بقول حضرت خسرو علیہ الرحمۃ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ در حقیقت کل کمالات اور معجزات انبیا یہ تو کمالات اور اعجاز جناب رسالت ہین کہ آپہی کے فیضان سے اونمین ظاہر ہوے تھے صاحب قصیدہ بردہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیۡ خَلۡقٍ وَّفِیۡ خُلُقٍ	وَلَمۡ یُدَانُوۡہُ فِیۡ عِلۡمٍ وَّلَا کَرَمٖ
بیشتر پیغمبران درخلق بود درخلق آمدہ	کس چو او نا بیند درعلم و نہ در وصف کرم

وَکُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ مُلْتَمِسٌ	غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ
جملگی را از رسول اللہ بودے التماس	یک کف از دریائے علم و یک از مزن کرم
وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ	مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ
نزد او استادہ جملہ ہر یکے در حد خویش	نقطۂ از علم شان یا آنکہ شکلہ از حکم
وَكُلُّ آيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا	فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ
ہر چہ آوردند مجموع رسل از معجزات	آن ز نور مصطفیٰ آمد بدیشان لاجرم
فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا	يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ
او بود خورشید فضل و دیگران استارگان	نورش از استارگان پیدا شود اندر ظلم

خلاصہ ان کل اشعار کا یہ ہے کہ جناب سرور عالم کل صفات اور کمالات مین ابنیا پر فائق ہین اور آپکا مثل کوئی ہوا ہی نہین ہے اور کل ابنیا آپکے فیض کے خواستگار ہین اور معجزات جو اونکے تہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے فیض سے اونکو حاصل ہوے تہے او جناب سرور عالم آفتاب فضل ہین اور کل ابنیا تارے ہین جیسے نور آفتاب تارون سے شبکو چمکتا ہی ویسے ہی نور نبی کریم قبل از ظہور حضرت نبوت کے کہ عالم تیرہ و تار تھا ابنیا علیہم السلام سے ظاہر ہوتا تہا اور یہ عظمت جناب سرور عالم کو تمام مخلوقات نبی اور غیر نبی کل پر حاصل ہے کہ سب آپہی سے مستفیض ہین اسواسطے کہ آپ اصل کائنات ہین اور تمام موجودات کو خلعت وجود آپ ہی کے واسطے اور خالق مطلق نے عطا فرمایا ہے چنانچہ حضور نے خود فرمایا ہی اَنَا مِنْ نُوْرِ اللهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِيْ مین اللہ کے نور سے ہون اور تمام خلق میرے نور سے ہی پس جب ہم سب مخلوقات اونہی مین ہستی محتاج رسول اللہ ہین تو کوئی فضل اور کمال بلا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب ہمکو حاصل ہوتا ہی ازل سے جس کسی کو فضل حاصل ہوا ہے آنحضرت ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہی آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہوے اوسی نور کے حاملیت کی برکت سے خطائے آدم معاف ہوئی اور مرتبہ اجتبا پر پہونچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نام مبارک کا

وسیلہ کر دییے اور جب اوس نور شریف نے اولاد آدم مین دورہ کیا اللہ تعالی نے اوسکی برکت سے تمام اولاد
آدم کو خلق مین مکرم کر دیا چنانچہ خود فرمایا ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ یعنی ہم نے البتہ بزرگ کیا ہے اولاد
آدم کو پس اولاد آدم تمام عالم سے افضل ہے یہانتک کہ ملائکہ جو نور سے بنے ہین اور معصوم ہین وہ بھی
مفضول ہین کتب عقائد مین لکھا ہے کہ خواص بشر خواص ملائکہ سے افضل ہین اور عوام بشر عوام ملائکہ سے
افضل ہین مگر جو انسان کافر اور مشرک ہین وہ بسبب نجاست کفر اور شرک کے محروم ہین فضل سے اللہ تعالی
اونکی نسبت مین فرماتا ہے كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ مثل چوپایوں کے ہین بلکہ اونسے بھی بدتر اسواسطے کہ
اونہون نے صاحب عقل ہوکر خدا اور رسول کا انکار کیا اور جانور باوجود صاحب عقل نہونے کے
اللہ اور رسول کا اقرار کرتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور کیفیت اوس نور شریف کے انتقال کی
اولاد آدم مین اسطرح مروی ہے کہ وہ نور مبارک آدم سے شیث کے سپرد ہوا اور اولاد شیث مین
منتقل ہوتا ہوا حضرت ادریس کے سلب مین آیا اور اونکی اولاد مین انتقال فرماکر حضرت نوح علیہ السلام
تک پہونچا نوح علیہ السلام کو پچاس برس کی عمر مین تمام بنی آدم پر ساتھ نبوت کے مبعوث کیا اور
اوسوقت بسبب تمادی ایام کے شیث علیہ السلام کے دین مین فساد ہوگیا تھا اور باعث فساد یہ ہوا
تھا کہ اولاد شیث اور اولاد قابیل مین کہ وہ سب فاسق اور بدکار تھے اغوای شیطان سے اختلاط ہوگیا تھا
اسوجہ سے اولاد شیث مین بھی فسق و فجور جاری تھا کچھ لوگ بنی شیث فقط اس سبب سے محفوظ تھے
کہ پانچ شخص اونمین سے بڑے عالم اور صالح تھے اور باقی صالحین اونکی تبعیت کرتے تھے جب وہ
پانچون شخص مرگئے شیطان نے اونکے تابعین کو اغوا کیا کہ انکی شکل پر بت بناکر انکی جگہ پر رکھدو کہ انکو دیکھکر تمکو باعث
عبادت ہو اون لوگونے کم علمی سے ایسا ہی کیا جب وہ سب بھی مرگئے شیطان نے اونکی اولاد کو
اسپر آمادہ کیا کہ تمھارے آباء ان بتونکی پرستش کرتے تھے تم بھی انکی پرستش کیا کرو بس بت پرستی
اونمین جاری ہوئی جب حضرت نوح نبی ہوئے اونہونے ساڑھے نوسو برس قوم کو ہدایت کی

فہرست ترتیب آبا منتقل ہونا نور نبوت کا اور حضرت نوح علیہ السلام کو سپرد ہونا اور بعض حالات نوح علیہ السلام کے ۱۲

ہر روز ہر اک دروازے پر جاتے تھے اور اونکو سمجھاتے تھے اور توحید تعلیم کرتے تھے وہ لوگ اونکو پتھر وںسے مارتے تھے یہانتک کہ حضرت نوح علیہ السلام کا تمام جسم مبارک چور ہو جاتا تھا اور پتھروں میں بٹ جاتا تھا علی الصباح جبرئیل اللہ کے حکم سے اون پتھرونکو ہٹا دیتے تھے اور آپ صحیح ہوجاتے تھے اور ہدایت کرتے تھے آخر کار نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی حضور میں عرض کیا کہ اے رب مین نے رات دن قوم کو تعلیم کیا مگر اونکا کفر بڑہتا جاتا ہے اوسوقت اللہ تعالیٰ نے اونکو طرح طرح کے عذاب مین مبتلا کیا چالیس برس تک پانی اوپر نہین برسا اولاد پیدا ہونی موقوف ہوگئی مگر وہ لوگ متنبہ نہوے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی کی اس قوم کو اور انکی اولاد کو ہرگز ایمان نصیب نہوگا حضرت نوحؑ جب اونکے ایمان سے مایوس ہوے قوم کو بد دعا کی اے رب کسی کافر کو زمین پر نچھوڑ اللہ تعالیٰ نے اونکی دعا قبول کی اور حکم دیا کہ ایک کشتی بناؤ ہم اس قوم پر طوفان بھیجین گے حضرت نوح اور اونکے بیٹے جو ایمان لائے تھے کشتی بنانے مین مشغول ہوے کنعان اونکا بیٹا اپنی مان واعلہ کیوجہ سے ایمان نلایا تھا وہ اور اوسکی مان اور تمام قوم کے لوگ حضرت نوح پر ہنستے تھے اور تمسخر کرتے تھے کہ یہ شخص مجنون ہوگیا ہے پانی کا زمین پر کہین نشان نہین ہے اور یہ کشتی بناتا ہے اور کوئی کہتا تھا اب نبوت کو چہوڑ کر نجاری کرنے لگا حضرت نوحؑ فرماتے تھے کہ آج ہنس لو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آویگا اور ہم تمکو ہنسینگے پھر جب وقت عذاب کا آیا اور تنور سے پانی ابلا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو حکم دیا کہ تم مع اپنے مومنین کے کشتی میں بیٹھو اور ہر قسم کے جانور کا ایک جوڑا کشتی مین سوار کر لو اور آدم کی لاش کو قبر سے نکالکر ایک صندوق مین کہ جسکو حضرت نوح نے اللہ کے حکم سے طیار کیا تھا رکھکر کشتی مین رکھہ لو حضرت نوحؑ نے تعمیل حکم کی اور حکم کے موافق کشتی پر سوار ہوے کنعان آپکا بیٹا اور اوسکی مان آپسے علیحدہ ہو کر کفار سے شریک ہوے حضرت نوحؑ نے کنعان سے کہا کہ میرے ساتھ بیٹھ لے کفار کا ساتھ چھوڑ اوسنے کہا مین تیرا خوب ہون طوفان میرا کیا کریگا اور اگر تھک جاؤنگا اس پہاڑ پر چڑھ جاؤنگا وہ مجھکو بچالیگا

حضرت نوح نے فرمایا کہ اوس قہار کے غضب کا طوفان ہی کہ اوس سے کوئی بچ نہین سکتا مگر اوسکا رحم
حضرت نوح یہ فرماتے ہی تھے کہ ایک موج پہونچی اور کنعان کو لیا حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا اے
رب یہ میرا لڑکا ہے میری اہل سے اور تیرا وعدہ حق ہے تو نے مجھسے میری اہل کی نجات کا وعدہ کیا ہے
جواب مین ارشاد ہوا کہ وہ تیری اہل سے نہین ہے اوسنے بری کام کیے ہین پس وہ غرق ہوگیا ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ سب جانورونکے بعد دراز گوش کو حضرت نوح جب سوار کرنیلگے شیطان نے
اوسکی دم پکڑ لی اور اپنی طرف کھینچا وہ چڑہ نسکا حضرت نوح نے ہر چند اوس سے کہا کہ چڑہ آ آخر مین آپنے فرمایا
چڑہ آ اگرچہ شیطان تیری ساتھ ہو دراز گوش چڑہ آیا شیطان اوسکے ساتھ تھا حضرت نوح نے جب شیطان کو
دیکھا فرمایا کہ ای خدا کے دشمن تجھکو کسنے اس کشتی پر بلایا شیطان نے کہا تمنے نہین کہا تھا دراز گوش سے
کہ چڑہ آ اگرچہ شیطان تیری ساتھ ہو بس مین اوسکے ساتھ چڑہ آیا مروی ہی کہ حضرت نوح نے شیطان سے کہا
خرابی ہو تجھپر تو نے اولاد آدم کو ہلاک کیا شیطان نے کہا آپ اب کیا مجھسے فرماتے ہین آپنے ارشاد کیا
کہ اللہ کا تقرب ڈھونڈہ اوسنے کہا آیا توبہ میری قبول ہوگی نوح نے اللہ کے حضور مین عرض کیا کہ توبہ ابلیس
کی قبول فرما حکم ہوا کہ توبہ اوسکی یہ ہے کہ تابوت آدم کو سجدہ کرے شیطان نے کہا کہ جب مین نے زندہ کو
سجدہ نکیا تو اب جب وہ مر گیا کیا سجدہ کرون ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ پانی بلند ہوگیا
روی زمین سے اسقدر کہ جو سبمین بلند پہاڑ تھا اوس سے بھی گذر گیا اور تمام روی زمین ایک دریا ہوگیا
اور نقل کرتے ہین کہ چالیس گز پانی تمام پہاڑونسے اونچا تھا اور مروی ہے کہ کشتی نوح علیہ السلام نے
تمام روی زمین کی سیر کی یہانتک کہ حوالی حرم مکہ معظمہ مین پہونچی اور ایک ہفتہ گرد اوسکے طواف کرتی رہی
اور زمین حرم پر نہین گذری اور نقل کرتے ہین کہ بیت اللہ شریف کی جگہہ پر ایک پہاڑ پیدا ہوگیا تھا تا کہ
عذاب کا پانی وہان نہ پہونچے اور منقول ہے کہ کشتی نوح علیہ السلام مین کئی درجہ تھے اور ہوا اسقدر تاریک
اور ظلمانی ہوگئی تھی کہ دن اور رات مین تمیز نہو سکتا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ اللہ تعالے

نے دو مہرہ نورانی کشتی نوح مین لگا دیے تھے ایک مثل آفتاب کے اور دوسرا مانند ماہتاب کے اور دونو حرکت کرتے تھے اونکی حرکت سے روز و شب اور اوقات نماز معلوم ہوتے تھے چہ مہینہ وہ طوفان رہا روز عاشورہ مین طوفان موقوف ہوا اور اوس روز کشتی نوح علیہ السلام نے کوہ جودی پر قرار پکڑا حضرت نوح علیہ السلام نے اس شکر کا اوس روز مین روزہ رکہا اور نیز یوم عاشورہ مین اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فتح دی ہے اور فرعون کو مع اوسکی قوم کے غرق کیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے بہی اوس روز مین شکر کا روزہ رکہا ہے اور دیگر انبیا علیہم السلام کو بہی اس روز مین نعمتین حاصل ہوئی ہین اسیوجہ سے نبی کریم نے بہی عاشورہ کے روز روزہ رکہا ہے لہذا صوم عاشورہ سنت ہے صاحب روضۃ الاحباب لکہتے ہین کہ نام حضرت نوح کا ساکن ہے اور بعضے کہتے ہین سکن اور بعضے کہتے ہین ساکب اور نوح آپکا لقب اسوجہ سے ہے کہ آپ نوحہ و زاری بہت کرتے تھے اور سبب نوحہ مین بہت سے قول ہین بعضے کہتے ہین کہ آپ اپنی قوم پر نوحہ کرتے تہے جب اونکو اللہ تعالیٰ نے آپکی بددعا سے ہلاک کیا شیطان آپکے پاس آیا اور کہا اے نوح تمنے وہ کام کیا میرے واسطے کہ اگر تمام لشکر میرا جمع ہوتا تو ایسا کام نکر سکتا یعنی تمام اولاد آدم کفر پر ہلاک ہوئی حضرت نوح علیہ السلام نے جب یہ کلام اوسکا سنا فرمایا کاش مین صبر کرتا اونکی ایذا پر اور بددعا اونکے حق مین نکرتا اور پہر آپ ہمیشہ اس امر پر افسوس کرتے رہے اور روتے رہے اور بعضے کہتے ہین کہ آپ نوحہ اپنے نفس پر کرتے تہے اسوجہ سے کہ ایکدن آپ کہین تشریف لیے جاتے تہے ایک کتے کیطرف سے گذرے وہ کتا آگے آکر آپکے مقابل کہڑا ہوگیا حضرت نوح نے فرمایا دور ہو اے قبیح اللہ تعالیٰ نے اوس کتے کو گویا کر دیا اور اوسنے آپسے کہا کہ اگر اس سے اچہا پیدا کر سکتے ہو پیدا کرو اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح پر وحی کی کہ کیا میرا عیب بیان کرتا ہے پاک ہے کہ حضرت نوح رو دیے اور سجدہ مین گر پڑے اور توبہ اور استغفار مین مشغول ہوے اور بعدہ ہمیشہ نوحہ کرتے رہے اسیوجہ سے مولانا روم فرماتے ہین

بر بد بیائے بدان رحمت کنید	ابر منے و نخوتش بینی کم تنید

پس مباد اغیرت آید از کمین		سرنگون افتید در قعر زمین

اور بعضی کہتے ہین کہ اسوجہ سے آپ نوحہ کرتے تہے کہ اپنے بیٹے کنعان کے حق مین دعا کی تہی کہ یہ میری اہل سے ہے
اور اللہ تعالی نے فرمایا تہا کہ یہ تیری اہل سے نہین ہے اور آپکو آدم ثانی بہی کہتے ہین اسواسطے کہ تمام روے زمین کے
انسانونکا نسب آپہی پر منتہی ہوتا ہے آپ پیغمبر ہین مرسل اور اولو العزم ہین اور شریعت ناسخ پہلے سب سے
آپہیکو عنایت ہوئی ہے آپکی شریعت نے شریعت آدم کو منسوخ کیا ادریس علیہ السلام جو آپسے پہلے نبی ہوے
تہے وہ دعوت خلق موافق شریعت آدم کے کرتے تہے اور اول پیغمبر کہ جسنے اپنی قوم کو کفر سے ڈرایا اور جسکی
دعا بد سے اوسکی امت ہلاک ہوئی نوح علیہ السلام ہین اور عمر کل انبیا سے زیادہ ہے اور قیامت کے روز
بعد جناب رسالت آپہی زمین سے برآمد ہونگے اور اللہ تعالی نے آپکو یہ معجزہ دیا تہا کہ عمر آپکی ہزار برس
سے زیادہ تہی نہ آپکے کسی دانت مین نقصان آیا تہا اور نکوئی بال سفید ہوا تہا اور نہ کسی قوت مین
فرق آیا تہا تمام بنی آدم بعد نوح علیہ السلام کے اونکے تین لڑکونکی اولاد مین سے ہین وہب بن منبہ
کہتے ہین کہ سام بن نوح اہل عرب اور فرس اور روم کے باپ ہین اور حام کی اولاد مین حبشی
اور اہل ہند ہین اور یافث کی نسل مین ترک اور یاجوج اور ماجوج ہین اور عمر نوح علیہ السلام کی
قبل از طوفان ہزار برس کی تہی اور بعد طوفان کے اختلاف ہے کہ کسقدر آپ زندہ رہے مروی ہے کہ جب
زمانہ آپکی وفات کا آیا جبرئیل علیہ السلام نے اور بروایتے ملک الموت نے پوچہا کہ اے بڑے انبیا کے
اور بہت عمر کے تمنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا آپنے کہ مثل ایک گہر کے جسمین دو دروازے ہون ایک دروازے سے
گہر مین داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے نکل جاؤے اور وقت وفات کے آپنے اپنے فرزند سام کو وصی
اپنا کیا اور اونسے کہا کہ بیٹا تمکو دو چیزونکی وصیت کرتا ہون اور دو چیزونسے نہین کرتا ہون پہلی وصیت
کرتا ہون کہ ہمیشہ یہ کہتے رہنا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یہ وہ کلمات ہین کہ اگر آسمان

ایک پلہ مین رکہے جاوین اور یہ کلمات دوسرے پلہ مین تو بہی پلہ بہاری ہوگا دوسری وصیت یہ ہے کہ تسبیح پڑہنا
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہ یہ تمام مخلوقات کی صلوٰۃ ہے اور اوسکے سبب سے رزق ملتا ہے اگر تو چاہتا ہے
کہ تیری زبان ہمیشہ ان دونون کلمات کے کہنے سے تر و تازہ رہے ایسا ہی کر اور یہی کرتا ہون تمکو تسکین ہے
اور کہتے ہیں بعد حضرت نوح علیہ السلام صحرا مین تہے کہ ناگاہ حضرت عزرائیل سامنے آئے اور خبر موت کی سنائی
آپنے ایک نعرہ مارا سب جانور آواز سنکر جمع ہو گئے حضرت نوح نے کہا اے عزرائیل اتنی مہلت دیتے ہو کہ اپنے لڑکون سے
جا کر اونسے رخصت ہو لون ملک الموت نے کہا اسکا حکم نہین ہے حضرت نوح نے فرمایا اس صحرا مین میرے
نماز کون پڑہیگا عزرائیل نے کہا آپ ستر دہنون جبرئیل جماعت ملائکہ ہمراہ لیے ہوے آپکی نماز کیواسطے
حاضر ہین پس آپ مرگ پر آمادہ ہوے ملک الموت نے روح مبارک کو قبض کیا اور ملائکہ نے غسل دیا اور نماز پڑہی
اور وہین دفن کر دیا صحیح روایت ہے کہ چودہ سو برس کی آپکی عمر ہوئی بعد نوح علیہ السلام کے سام خلیفہ ہوے
اور مرتبہ نبوت پایا اور اجراے احکام خدا کرتے رہے اور اولاد اونکی بہت ہوئی مان اونکی حضرت ادریس
کی اولاد سے تہین اور سام موافق عہدنامہ کے ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کی حفاظت
مین کوشش کرتے رہے اور ایک عورت پاکیزہ موسوم بطینت کے ساتہ اپنا نکاح کیا اونسے اولاد ہوئی
اپنی اپنی اولاد مین سے ارفخشد کو وصی کیا سیر شامی مین لکہا ہے کہ حضرت نوح نے اللہ تعالی سے دعا کی تہی کہ
سام جبتک خود موت نہ مانگے نہ مرے سام چار سو برس کی عمر مین بیمار ہوے اور دنیا سے سیر ہو گئے تہے اونہونسے
اللہ سے موت طلب کی پس اونکا اس عالم سے انتقال ہوا ارفخشد اونکے قائم مقام ہوے ارفخشد کے معنی ہین
چراغ روشنی دینے والا عمر اونکی چار سو برس سے کچہہ زیادہ ہوئی اونہونے ایک عورت صالحہ ہشام نام سے
نکاح کیا اونسے شالخ پیدا ہوے شالخ کے معنی رسول ہادی کے ہین اونہونے ایک بی بی صالحہ مرجانہ کے
ساتہ نکاح کیا اونسے عابر پیدا ہوے لقب اونکا ہود ہے بعد وفات ارفخشد کے حضرت سام کے پرپوتے
عاد کی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور وہ لوگ بڑے بلند قامت اور قوی تہے اونمین جو نہایت درجہ

چہوٹا ہوتا تہا اوسکا اونکی گزکا قد ہوتا تہا اور سبب ظلم وہ لوگ کرتے تہے تو اللہ تعالی نے ہودکو اون پر نبی کیا چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اللہ تعالی نے حضرت ہودکو اونکا بہائی فرمایا اور اسیطرح اللہ تعالی نے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت صالح اور حضرت شعیب کو بہائی اونکی قوم کا فرمایا ہے علما نے لکہا ہی کہ اخوت چند قسم کی ہوتی ہے اخوت نسب اخوت رضاع اخوت اتباع اخوت توطن اخوت اسلام اور یہ سب اخوتین سبب شفقت ہین لیکن وقت شدت اور اخوت کے نفرت اور فرار کا باعث ہوجاتی ہین چنانچہ کل انبیا کو اپنی قوم پر اونکے انحراف کرنیسے غصہ آیا اور اونکے واسطے بددعا کی اور اونپر عذاب نازل ہوینکے وقت اونسے فرار کیا اور قیامت کے دن کوئی بہائی دوسرے بہائی کی شراکت نکریگا بلکہ بہائی بہائی سے بہاگے گا اللہ تعالی فرماتا ہی يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ قیامت ایسا دن ہی کہ بہاگے گا آدمی اپنے بہائی سے چنانچہ انبیا علیہم السلام بہی اوسروز نفسی نفسی کہینگے اور نبی کریم کو اللہ تعالی نے نفس قوم فرمایا ہی ارشاد کیا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آیا رسول تمہارے نفس سے یہ اشارہ اسطرف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے ساتہ نسبت اخوت کی نہین ہے کہ وقت شدت کے تمکو چہوڑدین اور تمہارے انحراف پر غصہ کرین بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے ساتہ نسبت وہ ہی جو جانکو نفس کے ساتہ ہوتی ہے پس یہی وجہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفین پر غصہ نہین فرمایا بلکہ وہ آپکو ستاتے تہے اور حضور اونکو دعا دیتے تہے اور ہدایت کرتے تہے اور امتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیسا ہی گنہگار ہو اوس سے دست کشی نفرماوینگے بلکہ حضور اوسکی شفاعت کرینگے یہ مضمون کمال رحمت اور رافت کا ہی کہ سوای حضور کے اور کسی نبی کو حاصل نہین ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ الغرض جب ہود نے اونکو بہت سمجہایا کہ خدای وحدہ لاشریک کی پرستش کرو اور بت پرستی چہوڑدو اونہون نے آپکا کہنا نمانا تہوڑے سے آدمی اونمین سے آپ پر ایمان لائے مگر اون ظالمونکے ڈرسے وہ بہی اظہار ایمان نکرسکے پہر قوم عاد کے کفار نے ارادہ کیا کہ حضرت ہودکو قتل کرین مومنین نے حضرت

ہود کو مطلع کیا آپنے مجبور ہو کر مومنین کی حفاظت کیواسطے اور کفار کی تعذیب کیلیے دعا کی اللہ تعالی نے
عذاب قحط کا سات برس اونپر مسلط کیا اوسپر بھی وہ لوگ متنبہ نہوے اور اس قحط کو حضرت ہود کیطرف
نسبت کیا کہ نعوذ باللہ آپکی وجہ سے ہے اور چند لوگ اپنی قوم کے بیت اللہ شریف روانہ کیے کہ وہاں جاکر
دعاے بارش کریں اسوجہ سے کہ اوسوقت مین عادت تھی [illegible] وہاں جاکر دعا کرتے تھے
اللہ تعالی اوس مقام مقدس کی برکت سے دعا اونکی قبول کرتا [illegible] زمانہ مین بیت اللہ کا مقام
ایک سرخ ٹیلہ تھا اور عمالقہ کہ اولاد سام سے ہیں وہاں رہتے تھے [illegible] فرستادہ قوم عاد وہاں
لہو ولعب مین مشغول رہے پہر جب اونکو غیرت دلائی گئی کہ قوم تمہاری ہلاک ہوتی ہے اور تم یہاں آسائش
مین پڑ گئے ہو دعا کرنیکو آئے تھے وہ دعا کرنا بہی بہول گئے اوسوقت اونہوں نے دعا کا ارادہ کیا ایک شخص
اونمین تھا مرثد نام جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لاچکا تھا اوسنے کہا کہ جبتک تم ہود پر ایمان نلاؤگے
دعا تمہاری مقبول نہوگی اونہوں نے اوسکو اپنے سے علیحدہ کر دیا اور خود جاکر دعا کی اور اونکے سردار نے بھی
دعا کی پس عالم غیب سے تین ٹکڑے ابر کے نمودار ہوے ایک سفید دوسرا سرخ تیسرا سیاہ اور آواز آئی کہ ان
تین ٹکڑوں مینسے ایک کو اپنی قوم کیواسطے اختیار کرلے ابر سیاہ اونہوں نے اختیار کیا کہ وہ بہت برستا ہے
پس وہ ٹکڑا قوم عاد کیطرف چلا وہ معقل خوش ہوے کہ دعا ہماری قبول ہوئی اور جس زمانہ مین فرستادہ قوم
دعا کو گئے ہوے تھے حضرت ہود نے اونسے فرمایا کہ اگر اللہ پر ایمان لاؤگے اور میری اطاعت کروگے تو یہ بلا تمسے
دفع ہوگی ورنہ عذاب آویگا اور تم سب ہلاک ہوگے قوم عاد نے کہا عذاب کدہر سے آویگا حضرت ہود نے ایک جانب
اشارہ کیا کہ اوپر سے آویگا اور یہ بہی خبر دی کہ آندہی ہوگی اون کفار نے اوس جانب ایک بہت مستحکم دیوار اوٹہائی
اور گڈہے کہود کر اپنے تئیں ناف تک دفن کیا اور آگے جوان مردونکی دو صفیں کین اور اونکے پیچہے ایک بڈہوںکی
اور اونکے پیچہے عورتوںکی اور اونکے پیچہے لڑکوںکی اور حضرت ہود سے کہا کہ اب عذاب آوے اور آپسمین کہنے لگے
کہ اب آندہی ہمارا کیا کریگی ناگاہ اوسیطرف سے جدہر حضرت ہود نے عذاب کے آنیکی خبر دی تہی ایک ابر سیاہ

پیدا ہوا وہ کفار خوش ہو کر کہنے لگے کہ یہ ابر آیا ہی ہم پر پانی برساویگا تا ب اب تک مدت سے نہ ہوئی تہی [illegible]
اور عذاب کہ مدینہ والا حضرت ہود نے جب وہ ابر سیاہ دیکھا سمجھ گئے کہ عذاب آگیا ہی پہونچا ایمانداروں [illegible]
کو وہ چار ہزار آدمی تہے آپ ہمراہ لیکر علیحدہ ہو گئے اور ایک خط گرد انکے بطور دائرہ کے کہینچا اور [illegible]
سے آندہی آئی اور وہ اندہی حضرت ہود اور انکی قوم کیواسطے نسیم صبا اور خوشبو [illegible]
کیواسطے عذاب ہلاک کافرونکے تہین زمین سے نکالتی تہی اور آسمان پر لیجاکر سرنگون پٹکتی تہی اور جو
مکانوں مین چہپتے تہے انکو مکانونسے نکال لیتی اور حال کرتی تہی اور چہارشنبہ سے وہ عذاب شروع ہوا تہا
اور سات روز رہا اور کوئی شخص قوم عاد کے کفار سے سوای انکے جو مکہ مین دعا کرنے گئے تہے باقی نرہا
اون باقیماندون نے جب اپنی قوم کے ہلاکت کا حال سنا انہوں نے دعا کی قوم عاد کے ساتہ جو واقعہ ہوا ہمارے
ساتہ بہی وہی ہو اللہ تعالی نے باد صرصر کو انپر بہی مسلط کیا اور وہ بہی سب ہلاک ہوئے حضرت ہود بعد اس
واقعہ کے مومنین کو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ مین آکر رہنے لگے جب عمر ہود علیہ السلام کی آخر ہوئی فالغ اپنے بیٹے کو
خلیفہ کیا اور نور شریف انکے سپرد کیا مکہ معظمہ مین حضرت ہود نے انتقال کیا ملک الموت انکے پاس آئے
اور ایک حلہ جنت انکو پہنایا اور کہا کہ یہ آپکا کفن ہے بعد اسکے انکی روح کو قبض کیا جبرئیل علیہ السلام
جماعت ملائکہ لیکر آئے اور انپر نماز پڑہی اور درمیان صفا اور مروہ کے انکو دفن کیا بعد انکے فالغ
اجرای احکام کرتے رہے عربی مین انکو قاسم کہتے ہین اسواسطے کہ انہوں نے زمین کو اپنے بہائیوں مین
تقسیم کیا فالغ نے اپنے پسر ارغوا کو اپنا خلیفہ کیا اور نور شریف جناب رسالت انکے سپرد ہوا اور بعد
ارغوا سے وہ نور شریف منتقل ہوکر انکے بیٹے شاروخ کو سپرد ہوا اور بعضے کہتے ہین نام انکا ساروع
ہے یعنی سرعت کنندہ اسواسطے کہ عبادات اور خیرات مین سبقت کرنا انکی خلقت مین تہا پہر وہ نور شریف
ساروع سے منتقل ہوکر انکے بیٹے اور وصی ناحور کو سپرد ہوا اور بعضے انکا نام ناخور کہتے ہین یعنی
اسکے صوم کے ہین وہ روزہ بہت رکہتے تہے پہر وہ نور شریف ناخور سے منتقل ہوکر انکے بیٹے تارخ کو سپرد

تارخ نمرود کی عہد حکومت مین تہے اور اوسکے مقرب تہے اور نمرود خدائی کا دعوی کرتا تہا اور تمام خلق سے
اپنی عبادت کراتا رہتا اتفاقاً سے اوسنے ایک خواب متوحش دیکہا اہل نجوم کو جمع کرکے اوس خواب کو بیان کیا
نجومیون اور کاہنون نے گردش نجوم سے دریافت کرکے یہ کہا کہ اس سال مین ایک شخص رفیع الشان
پیدا ہوگا اور وہ شریعت جدید جاری کریگا اور خالق کو تیری اطاعت اور عبادت اصنام سے باز رکہیگا
اور اوسکی وجہ سے حکومت تیری برباد ہوگی اور جو اونمین سردار تہا اوسنے کہا اے بادشاہ اسکا تدارک
جلد کر اور تدارک یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی عورت کے پاس نجانے پاوے اور جب شب علوق اوس فرزند کی
قریب آگئی منجمون نے نمرود کو خبر دی کہ فلان شب مین وہ لڑکا حمل مین آویگا اوس سے ایکروز پہلے نمرود نے
سب مردونکو شہر سے باہر کردیا اور عورتونکو شہر مین رکہا اور شہر کے دروازے پر پہرہ کردیا اور خود بہی اپنے
مقربین کو لیکر شہر کے باہر چلا گیا عورتون نے جب شہر کو مردونسے خالی پایا ہر طرف سیر کرنے لگین اتفاق
سے زوجہ تارخ اوس دروازہ پر پہونچین جس دروازہ پر اونکے شوہر تہے باہم اتفاق مقاربت کا ہوا اور
اوسیوقت وہ لڑکا حمل مین آگیا جو نمرود کا برباد کرنیوالا تہا یعنی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام منجمین نے آکر
نمرود کو خبر دی کہ وہ لڑکا حمل مین آگیا نمرود نے شہر مین آکر اسکا اہتمام کیا کہ جسقدر عورتین حاملہ تہین
اونکے حمل گروادیے تارخ چونکہ نمرود کے مقرب تہے اونکی زوجہ کیطرف کسینے التفات بہی نہین کیا اور اس
اثنا مین تارخ نے انتقال کیا اور آذر اونکے بہائی نے اپنے بہائیکی بی بی سے نکاح کیا مگر بسبب ممانعت
بادشاہ کے مقاربت نہین کی چونکہ آذر ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہے اور آپ اوسکے ربیب بہی ہین اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام اوسکو باپ فرماتے بہی تہے لہذا باعتبار محاورہ کے کہ چچا کو بہی باپ کہتے ہین اور بلقب
معروف سے اللہ جلشانہ نے قرآن مجید مین آذر کو ابراہیم علیہ السلام کا باپ فرمایا اور بعض اہل علم نے لکہا ہے
کہ تارخ اور آذر ایک ہی شخص ہے اور علماء محققین اس قول کو ضعیف کہتے ہین اسوجہ سے کہ اللہ تعالے
قرآن مجید مین فرماتا ہے وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ دور ہوا گیا تمکو اے محمد سجدہ کرنیوالونمین تنبیہ فی مدارج

مین لکھا ہے کہ اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے آخِی مِنْ نَبِیٍّ اِلٰی نَبِیٍّ
یعنی نبی سے نبی مین اور نبی کے معنی آگاہ کے ہین یعنی عارف اور خدا شناس لوگونمین اور اللہ تعالے نے
دوسری بھی آیۂ شریفہ مین مدح کرتا ہے اجداد محمدی کی اور فرماتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
حضرت انس سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس آیۂ شریفہ کو
یون پڑھتے تھے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفَسِكُمْ بفتح فا پس ایک قراۃ اس آیۂ شریفہ کی انفَس ہے
اور یہ قاعدہ ہے اصول کا کہ جہان اختلاف قراۃ ہے وہ دو آیتین قرار پاتی ہین پس حضرت انس
کی روایت سے معنی اس آیۂ کریمہ کے یہ ہوئے کہ آیا تم مین رسول تمہارے نفیس تر لوگونمین اور آذر کافر
اور مشرک قطعی ہے قرآن ناطق ہے پس وہ نہ ساجدین مین داخل ہو سکتا ہے اور نہ نفیس تر ہو سکتا ہے
بلکہ خبیس اور نجس ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ مشرکین نجس ہین پس روایت
آذر کے باپ ہونیکی مخالف ہوئی ان دو آیتون کے جو آیات بینات سے ہین پس موافق اصول کے یہ روایت
تاریخ کے مخالف آیۂ قرآنی ہونمانی جاویگی اور رہ آیات کہ جسمین اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کہا ابراہیم نے
اپنے باپ آذر سے قرآن مجید مین ہے اسکے معنی مین علما محققین فرماتے ہین کہ قرآن مجید جو ناطق ہے کہ
محاورۂ عرب مین آب باپ اور چچا اور دادا سبکو کہتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ
اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ تا آخر آیہ ترجمہ اس آیۂ شریفہ کا یہ ہے آیا تم حاضر تھے جب یعقوب کی موت آئی تب آیا
کہا اپنے بیٹونسے کسکی پرستش کروگے تم بعد میرے کہا اونہون نے پرستش کرینگے ہم تیرے معبود کی اور
تیرے آبا ابراہیم اور اسحاق اور اسمٰعیل کے معبود کی کہ وہ معبود یکتا ہے اس آیۂ شریفہ مین لفظ اب کا ابراہیم
اور اسحاق اور اسمٰعیل سبکی نسبت مین زبان یعقوب علیہ السلام سے وارد ہوا اور ظاہر ہے کہ اسحاق یعقوب
کے باپ ہین اور ابراہیم دادہ ہین اور اسمٰعیل چچا ہین پس ثابت ہوگیا کہ آب کا لفظ باپ اور چچا سبکی نسبت
مین محاورہ عرب مین جاری ہے جب آب کے معنی کئی ہوئے تو یہ آیات موافق اصول کے مجمل قرار پائین اور

جسے تفصیل مجمل کی شارع علیہ السلام سے مذکور نہوئی تو متشابہات کی تعریف مین داخل ہوگئین پس تمسک
اونسے بمقابلہ آیات محکمات کے جو حضور کے آبا کی طہارت مین وارد ہین درست نہین ہے بلکہ معنی ان آیات کے
وہی لینا چاہئین جو آیات محکمات کے موافق ہین اور روایت تاریخ بھی وہی قابل اعتبار ہوگی جو آیات
محکمات کے مطابق ہے اور سیرت شامیہ مین بحث اسلام عبد اللہ ابن مطلب مین روایت کی ہے بسند
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خلاصہ اوسکا یہی کہ انسان بابل مین اسلام پر تھے زمانہ نوح علیہ السلام
سے تا عہد حکومت نمرود لعین اوسنے بت پرستی اونکو تعلیم کی لیکن اون سبنے اوسکی اطاعت کی الا اجداد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تھے مومن آدم کے عہد سے تا بزمانہ نمرود کہ جسکے وقت مین ابراہیم علیہ السلام ہین اور
بعد اسکے لکھا ہے اور یہ قول کہ آذر ابراہیم کا باپ نہین ہے وارد ہوا ہے ایک جماعت سے اگلونکی اور شان خلت
ابراہیمی اور رتبہ محبوبیت جناب نبوی بھی مقتضی اسی کو ہے کہ آذر اونکے نسب مین نہو واللہ اعلم اور اسیطرح
وہ نور مبارک اچھے لوگون مین منتقل ہوتا ہوا عبد اللہ تک تشریف لایا اور جبکہ چوتھی تاریخ وہ امانت عظمی حضرت
عبد اللہ نے حضرت آمنہ کو سپرد کی غیب سے واسطے حضور کے اظہار عظمت کے ندا ہونے لگی اے عرش تو نور کے
پہنچ لے اے کرسی چادر فخر کی اوڑھ لے اے سدرۃ المنتہی فرحان ہوجا اے ملائکہ کمر بند باندھ لو اور گرد عرش کے کھڑے
ہوجاؤ اے حورون جنت کی آراستہ اور پیراستہ ہوجاؤ اے رضوان دروازے جنت کے کھولدے اے مالک
دروازے دوزخ کے بند کردے فخر کرو اے آسمانون کہ صاحب معجزات اور بینات تم مین تشریف لاتا ہے
فخر کرو اے زمینون کہ سردار اگلون اور پچھلونکا تم مین ظہور کرتا ہے اور زمین پر آواز آتی تھی اور قائل معلوم
نہوتا تھا اے قبہ زمزم نبی عظیم ہے جو اب تشریف لاتا ہے اے جبل حرا یہ مقام جائے ولادت ہے بہتر خلق خدا
کا اے جبل ابو قبیس یہ لڑکا صاحب خوشی اور مبارکبادی کا ہے اے جبل عرفات یہ لڑکا وہ ہے جو نجات دینے والا
ہے سب خلق کو حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ مجھکو اول کچھ گرانی معلوم ہوئی اور پھر گرانی جاتی رہی اور ایک لحظہ
مجھکو دائی نہین معلوم ہونے لگا فرمایا [illegible] کہ وہ گرانی حضور کے جسم کی تھی آپکا جسم مبارک سرلایا نور تھا

اور اگر گرانی جسم کی ہوتی تو ضرور تھا کہ جسقدر جسم بڑھتا جاتا گرانی بڑھتی جاتی پس وہ گرانی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کو اول معلوم ہوئی وہ بار نبوت اور عظمت شان کی گرانی تھی اسواسطے کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ یہ وہ امانت عظمیٰ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسکو پیش کیا بتعلق بڑا کہ جو عالی ہمت ہو اسکو اوٹھا وے زمین اور پہاڑ اور آسمان سب ڈر گئے اوسکی عظمت سے اور انکار کیا اوسکی حاملیت سے اور اوٹھا لیا اوس امانت کو سیدنا آدم علیہ السلام نے بسبب عالی ہمتی کے فیضان عشق سے پس وہی امانت عظمیٰ کہ جسکو آسمان نہ اوٹھا سکے تھے حضرت آمنہ کو میسر ہوئی تھی اگر بمقتضای بشریت ثقل اونکو معلوم ہوا تو کیا عجب ہے بعد جب وہ نور اونکے حمل میں رہا بفیضان نور مبارک حوصلہ حضرت آمنہ کا بڑھ گیا اور ہمت اونکی عالی ہوگئی اور چشم بصیرت کھل گئی لہذا وہ بار جاتا رہا اور نور ہوا اوسکی صفت ذاتی تھی حضرت آمنہ کو مشاہدہ ہونے لگی جب حضرت آمنہ مہینے حمل کے گذر گئے ماہ مبارک ربیع الاول میں ساعت ولادت باسعادت ہوا جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر حضرت آمنہ کے شکم مبارک پر اپنے ہاتھ سے مسح کیا اور عرض کیا کہ ظاہر ہو اے رسول اللہ ظاہر ہو اے نبی اللہ کے اور چہ تمامات کمالیہ عالم علوی آپکے ہیں جو خوشبو آپکے آنحضرت متوجہ ہوا جبکہ دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مصروف ہیں اور عالم کیطرف آپکو توجہ بالکل نہیں ہے اللہ ہی کے نام کو پیش کیا اور کہا کہ اللہ کے نام کیواسطے ظاہر ہوجیے پس اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کی عظمت سے حضور کو خلق کیطرف متوجہ کردیا فطلع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کالبدر المنیر پس وہ سلطان مرسلان اور شفیع عاصیان اس عالم سفلی میں کمال جاہ وجلال کے ساتھ مثل چودھویں رات کے چاند کے تابان اور درخشان تشریف لائے

مصطفی ما جاء الا رحمۃ للعالمین	سلموا یا قوم بل صلوا علی صدر الامین
پیشوا و مقتدا و رہنما پیدا ہوئے	باعث پیدائش خلق خدا پیدا ہوئے
واہ کیا بدر الدجیٰ صل علیٰ پیدا ہوئے	نور سے اسلام کے عالم منور ہوگیا

کفر باطل چھپ گیا اسلام حق ظاہر ہوا	جس گھڑی وہ مظہر ذات خدا پیدا ہوئے
حضرت آدم سے تا عیسےٰ ہم مژدہ یہ ہے	تو مبارک ہو محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے
السلام اے باعث ایجاد عالم السلام	السلام اے سید اولاد آدم السلام
السلام اے درگہت دار الامان ہر خستہ را	السلام اے دست تو عقدہ کشا ہر بستہ را
مرحبا اے کاشف سر حقیقت مرحبا	مرحبا اے شافع روز قیامت مرحبا
بر تو باد اصد صلوۃ از حضرت یزدان ما	نیز بر اولاد و یاران تو تا روز جزا

خمسہ

ہے وفور درد و غم اب دل پہ پیہم الغیاث
اور بھڑکتی ہے جگر مین آتش غم الغیاث
جوش میں بطرح ہین چشمان پرنم الغیاث
یا نبی ہون آپکی فرقت مین بیدم الغیاث
الغیاث اے بادشاہ ہر دو عالم الغیاث

ہے بہرہ ور دونون عالم کو تری الطاف کا
جو کوئی مخلوق ہے ممنون ہے تیرا شہا
رحمۃ اللعالمین محبوب حق بہر خدا
دستگیری کر مری اے شافع روز جزا
کھینچی ہین اب کنہ سوے جہنم الغیاث

پاس کسکے لیکے جاؤن اپنے دل کی التجا
کر سکے گا کون میری درد ہجران کی دوا
آپہی سے عرض ہے بس یا حبیب مصطفےٰ
ہاتھ آجاوے اگر خاک مدینہ ہو شفا
درد دل جاتا نہین پہلو سے ایکدم الغیاث

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ جب وس نیر ہدایت نے افق ولادت سے طلوع فرمایا تمام عالم کو منور کر دیا آثار کفر و بدعت حضور کے تشریف لاتے ہی اٹھنے لگے اور روشنی اسلام کی پھیلنے لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر علیحدہ خلق سے خدا کی یاد مین مصروف رہتے تھے اور کفار کے مجمع مین اور میلوں وغیرہ مین شریک نہ ہوتے تھے اہل مکہ کہتے تھے کہ محمد بے پرواہ ہو گیا ہے

صاحب روضۃ الاحباب لکھتے ہین کہ ارباب سیر نے نقل کیا ہے کہ جب چالیسوان برس ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے پورا ہوگیا اللہ تعالی جلشانہ نے حضرت سرورعالم کو ساتھہ رسالت کے تمام خلق پر بھیجا اور قبل اسکے
آثار اور علامت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوتی تھی مثل سچا خواب دیکھنے کے اور سلام کرنے شجر اور حجر
کے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہیکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اون چند ا تو نہین کہ مین
مبعوث ہونگا جس درخت اور پتھر پر مین گذرتا تہا وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ اور ایک روایت مین
ہے کہ نزول وحی سے پندرہ برس پیشتر حضور ایک آواز سنتے تھے اور کوئی دیکھائی نہین دیتا تہا اور
سات برس پیشتر روشنی دیکھتے تھے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہواہی کہ حضرت محبوبہ رسول اللہ ام المؤمنین
عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اول چیز کہ وحی سے حضرت سرورعالم پر طاری ہوئی ہے سچا خواب تہا اور نہتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہین دیکھتے تھے خواب مگر یہ کہ وہ وقوع مین آتا تہا مثل فلق صبح کے
بعدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق سے خلوت مرغوب ہوئی اور کوہ حرا کے غار مین حضور نے خلوت
اختیار فرمائی اور وہان اللہ تعالی کی عبادت کرنے لگے چندی رات دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وہان تشریف رکھتے تھے اور جب مشتاق اپنے اہل کے ہوتے تہے گھر مین آتے تہو اور حضرت خدیجہ کو دیکھتے تہو
اور توشہ لیکے ساتہ لیتے تہے اور پہر اوس غار مین تشریف لیجاتے تہو اور عبادت مین مشغول ہوتے تہے
ناگاہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ جناب نبی کریم کا یہ قاعدہ تہا
کہ ہر سال ایک بار مکہ معظمہ سے باہر جاتے تہے اور غار حرا مین خلوت فرماتے تہو اور اللہ تعالی کی عبادت
مین مستغرق رہتے تہے بعد ایک مہینہ کے پہر مکہ کو تشریف لاتے تہے اول سات مرتبہ کعبہ شریف کا طواف
کرتے تہے بعدہ اپنے گھر مین تشریف لیجاتے تہو ہر سال یہی طریقہ حضرت کا تہا یہانتک کہ اکتالیسوان
برس حضور کو شروع ہوا حسب معمول جناب سید عالم غار حرا مین تشریف لیگئے اور عبادت خدا مین
مشغول ہوئی مروی ہیکہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرا مین اور ایک روایت مین ہے

ف مبعوث ہونا یعنی بہیجا جانا انکا صلے اللہ علیہ وسلم تمام خلق پر ۱۲

کہ پہاڑ کے اوپر مین کہڑا تہا کہ ناگاہ ایک شخص مجھکو دکہلائی دیا اور کہا مژدہ ہو تمکو اے محمد مین جبرئیل
ہون اللہ تعالیٰ نے مجھکو تمہاری پاس بہیجا ہے تم خدا کی رسول ہو اس امت پر اور کہا پڑہ مین نے کہا مین
پڑہنے والا نہین ہون پہر اوسنے مجھکو گود مین لیا اور دبایا یہانتک کہ زور کو مجھپر پورا کیا اور پہر کہا پڑہ مین نے
وہی جواب دیا کہ مین نہین پڑہنے والا نہین ہون پہر تیسری بار اوسنے مجھکو گود مین لیکر بہینچا اور پہر چہوڑ دیا اور
کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ یعنی پڑہ اپنے پروردگار کے نام سے جسنے پیدا کیا بنایا انسان کو
جمے ہوئے خون سے پڑہ اور رب تیرا بڑا عزت والا ہے جسنے علم سکہایا قلم سے سکہایا انسان کو جو کچھ وہ
نہجانتا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ جناب سرور عالم غار حرا مین تکیہ لگائے تہے جبرئیل آپکے عقب
سے آئے اور آپکو متنبہ کیا حضرت صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہے ہو بیٹہے اور داہنے بائین کو
نظر کی کسیکو نہ دیکہا پہر تکیہ لگایا بعدہ جبرئیل پہر آئے اور آپکو متنبہ کیا اور کہا کہ اوٹہو اے محمد صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا مرد کی صورت مین کہ آگے آگے حضور کے جاتے تہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اونکے پیچہے چلے جب وہ شخص کوہ صفا اور مروہ کے درمیان مین پہونچے پہر اونکے زمین پر تہے اور
سر اونکا آسمان پر اپنے پرونکو اونہون نے پہیلایا مابین مشرق اور مغرب کو گہیر لیا پیر اونکی زرد
اور بازو اونکے سبز تہے اور دو گردن بند یاقوت سرخ کے باندہے تہے پیشانی اونکی باجلا اور صاف
اور رخسارہ نورانی اور دانت سفید براق تہے اور سر بال سرخ تہے جیسے مونگا اور دونون آنکہونکے درمیان مین
لکہا تہا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوس شکل اور
ہیئت کو دیکہا اونکی عظمت خلقت سے ڈرے اور فرمایا تم کون ہو اللہ تم پر رحمت کرے مین نے
نہین دیکہا کسی چیز کو ہرگز تمسے بڑا اور زیادہ خلقت کے اور نہ احسن تمسے از روی وجہ کے کہا اونہونے
مین ہون روح الامین تمام انبیا اور مرسلین کیطرف پہونچانے والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا پڑہوں مین نے کچھ پڑہا نہین ہی پس جبرئیل نے اپنی پرون مین سے ایک نامہ حریر بہشتی کا کہ یاقوت اورمین جڑی ہوی تہے نکالا اور حضرت سرور عالم کے منہ پر ڈالا اور کہا پڑہو حضرت نے فرمایا مین پڑہنے والا نہین ہون اور اس نامہ مین کوئی شئے لکہی ہوئی نہین دیکہتا ہون جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور بہیچا ایسا کہ قریب تہا کہ بیہوش ہو جاوین اور پہر چہوڑ دیا اور کہا پڑہو حضرت نے فرمایا مین پڑہنے والا نہین ہون پہر اسیطرح تین بار جبرئیل علیہ السلام نے آپکو دبایا اور چہوڑ دیا بعدہ اول آیات سورہ اقرا پڑہین جیسا کہ مذکور ہو چکا ہی بعد جبرئیل نے اپنا پیر زمین پر مارا وہ چشمے پانی کے ظاہر ہوے اوس سے وضو کیا جسطرح کہ وضو سنت ہے بعد جناب سرور عالم سے کہا آپ بہی اوسیطرح سے وضو کیا جب وضو سے فارغ ہوے جبرئیل علیہ السلام نے ایک کف دست پانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک پر چہڑکا اور آگے گئے اور دو رکعت نماز پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی اقتدا کی پہر جبرئیل نے کہا کہ نماز پڑہنے کا یہی طریقہ ہے منقول ہے کہ جب جبرئیل غائب ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تشریف لائے ترسان چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اور ایک روایت مین ہی کہ دوش اور گردن کی درمیان کا گوشت کانپتا تہا اور فرمایا آپنے مجہکو اوڑہا دو مجہکو اوڑہا دو پس کوئی شے آپکو اوڑہا دیگئی یہانتک کہ وہ امر جاتا رہا علماء شریعت فرماتے ہین کہ اللہ تعالی کا کلام وہ عظیم کلام ہے کہ خود فرمایا ہے کہ اگر اس قرآن کو ہم پہاڑ پر اوتارتے تو تم آئینہ دیکہتے تم کہ وہ ڈر جاتا اور پہٹ جاتا اللہ کے خوف سے پس ایسا کلام عظیم چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تہا اسوجہ سے آپکو خوف پیدا ہوا تہا اور دل کانپنے لگا تہا اور علماء معرفت نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلوتہاے یاد خدا مین اسدرجہ مستغرق تہے کہ غیر نظر مین باقی ہی نہ تہا دفعتاً جبرئیل علیہ السلام بحکم خدا حاضر ہوے اور آپکو ہوشیار کیا اور پیام خدا پیش کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ استغراق کیوجہ سے فرمایا مین پڑہنے والا نہین ہون یعنی پڑہنا پڑہانا مغائرت کو چاہتا ہے اور یہان مغائرت کا پردہ اوٹہ گیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے جب دیکہا کہ حضور اسدرجہ محو ہین ناچار سینہ

لیکر دبایا تاکہ ہوشیار ہوجاوین مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس کیفیت سے افاقہ نہ ہوا وہی حالت
جب تین بار جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سرور عالم کو بہینچا اور اپنی پوری قوت کہرچ کیا اور قوت
حجاب ملکی حائل ہوا اور حضور کو نظر تعینات پر ہوئی دیکہا کہ جبرئیل مطلق کا پیغام ہے اور پیغام حکم
لایا ہی بمقتضای شان عبدیت تعمیل حکم کی لیکن چونکہ نوم محبوبیت سے چونکہ تہوا اور غلبہ نوم مین دفعتا
جگادینے سے خواہ مخواہ دل کانپ اوٹہتا ہے لہذا حضور کا دل کانپا اور وجہ خوف یہ تہی کہ پیغام خداوندی بواسطہ
ملک کے آنا دلیل ہے رسالت کی اور رسالت مین خلق کیطرف توجہ کرنا اور تعلیم فرمانا ضرور ہے پس آپ سمجہہ گئے
کہ اب خلق کیطرف ہمکو تعلیم کیواسطے متوجہ ہونا پڑا اور غلبہ شوق اور محبت خلوت نشینی کو چاہتا تہا تاکہ خلوت
مین بلا مزاحمت غیر مشاہدہ محبوب مین مستغرق رہین کیونکہ تعینات کیطرف متوجہ ہونا ہی ایک نوع کی
جدائی ہی پس خیال جدائی سے مضمون خوف کا پیش ہوا اللہ تعالیٰ جلشانہ کو ملال خاطر اپنے حبیب کا
گوارا نہین ہی اسیوجہ سے حقتعالیٰ نے آپکے صدر مبارک کو کہولدیا چنانچہ فرمایا ہی اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
صَدْرَكَ آیا نہین کہولا ہمنے تمہارے واسطے تمہارے سینہ کو استفہام انکاری واسطے کمال ثبوت
مدعا کے ہوتا ہی مراد یہ ہے کہ تمہارے صدر کو تمہارے ہی نفع کیواسطے ہمنے کشادہ کردیا ہی یعنی تمکو ہمارے
مشاہدہ کیوجہ سے خلق کیطرف متوجہ ہونا ایذا دیتا تہا ہمکو تمہاری ایذا گوارہ نہوئی لہذا ہمنے تمہارے
سینہ کو کشادہ کردیا اور وہ وسعت دی کہ نہ ہمارا مشاہدہ تمکو تعلیم خلق اور ادائے منصب رسالت کو مانع
ہو اور نہ توجہ جانب خلق کے کرنا تمکو ہمارے مشاہدہ مین خارج ہو اور اسیوجہ سے دوسری آیہ مین فرمایا
وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور اوٹہالیا ہمنے تمسے اوس بوجہ کو جو تمہاری پیٹہہ
توڑے دیتا تہا یعنی شرح صدر ہوجانیسے ہر حال مین تمکو مشاہدہ ہمارا حاصل رہتا ہی پس جبکہ مراد اوس سے
خیال غم جدائی ہی تمسے ہمنے اوٹہالیا اور شرح صدر ہی کیوجہ سے شب معراج مین اوس قرب خاص مین رسول کریم
کو خیال امت باقی رہا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور مروی ہے کہ جب رسول کریم کو بعد وحی کے

افاقہ ہوا آپنے حضرت خدیجہ اکبری رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تحقیق ڈرا مین اپنی نفس پر ام المومنین نے کہا
کہ آپ نڈر ہین اللہ تعالی آپکو بلا مین نڈالیگا اور ایک روایت مین ہو کہ حضرت خدیجہ نے عرض کیا کہ آپ
نڈر ہین انشا آپکے ساتھ خیر ہی کریگا اسواسطے کہ آپ مہمانکے دوست ہین اور سچے ہین اور امانت
گذار ہین اور عاجزونکی مدد کرنیوالے اور یتیمونکے پناہ دینیوالے اور غریبونسے نیکی کرنیوالے اور نیک خو ہین
یعنی ایسے خصائل حمیدہ جسمین ہون اوسکو محل خوف نہین ہے اور منقول ہے کہ حضرت خدیجہ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپکو منظور ہو تو مین آپکا حال ورقہ ابن نوفل اپنے چچا کے بیٹے سے بیان کرون دیکھون
وہ کیا کہتا ہی ورقہ نصرانی ہو گئے تھے اور مرد موحد تھے اور علم انجیل خوب جانتے تھے اور اوسوقت مین بڈہے
ہو گئے تھے اور آنکھین اونکی جاتی رہی تھین حضرت خدیجہ نے جا کر اونسے کہا کہ بیان کر جبرئیل کون
ہے ورقہ نے کہا قدوس قدوس اور ایک روایت مین ہی سبوح سبوح حضرت خدیجہ نے کہا کہ
محمد کہتے ہین کہ وہ مجھپر نازل ہوا اور سب حال جو گذرا تھا بیان کیا ورقہ نے کہا کہ قسم خدا کی اگر جبرئیل
اس زمین پر آیا ہے تو خدا تعالی بڑی برکت اور خیر بہان بھیجا ای خدیجہ اگر تو سچی ہے تو ناموس اکبر
ہو ہی اور موسی کے پاس آیا تھا اوسپر نازل ہوا اور ایک روایت مین ہے ورقہ نے حضرت خدیجہ سے
کہا کہ محمد کو میرے پاس بھیجدو کہ وہ خود اپنا حال مجھسے بیان کرین رسول کریم ورقہ کے پاس آئے اور سب
قصہ بیان کیا ورقہ نے کہا اَبْشِرْ یا مُحَمَّدُ ثُمَّ اَبْشِرْ مین گواہی دیتا ہون کہ تو وہ پیغمبر ہے کہ عیسے نے
جسکی بشارت دی ہے کہ بعد میرے ایک پیغمبر مبعوث ہوگا کہ نام اوسکا احمد ہوگا اور مین گواہی دیتا ہون
کہ تو احمد ہے اور خدا کا رسول ہے اور وہ ناموس اکبر جو موسی پر نازل ہوا تھا تجھپر نازل ہوا اور جلد تو کفار
کے ساتھ جہاد اور قتال کا مامور ہوگا اگر مین اوس ایام مین زندہ ہوا تو تمہاری مدد کرونگا اور ورقہ
اپنے سر کو جناب سرور عالم کے قریب لائے اور آپکی پیشانی کے اوپر بوسہ دیا اور بعد اوسکے تھوڑے ہی
دنکے ورقہ نے انتقال کیا بعدہ تین برس تک وحی نازل نہین ہوئی لیکن جبرئیل علیہ السلام حضرت کو

دکھلائی دیتے تھے اور آپکی تسکین کرتے تھے لیکن قرآن نہین پڑہتے تھے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ فترت وحی مین ایک راہ مین جاتا تھا کہ ناگاہ ایک آواز مین نے سنی اور آنکھہ اوٹھا کر دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تھا بیٹھا ہے کرسی پر زمین اور آسمان کے درمیان مجھہ مین ایک خوف پیدا ہوا اور پیر طاری ہوا مین گھر مین پلٹ گیا اور کہا مجھکو کچھہ اوڑھا دو پس مجھکو اوڑھا دیا گیا پھر اللہ تعالی نے مجھپر وحی بھیجی یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرْ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ اور پھر وحی پے در پے آنے لگی صاحب روضۃ الاحباب کتاب جامع الاصول اور کتاب وفا سے نقل کرتے ہین کہ ابتدای نبوت مین تین برس اسرافیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملازم تھے بعد اوسکے جبرئیل رسالت کے ساتھہ آپ پر نازل ہوے اور جس زمانہ مین اسرافیل آپکے ساتھہ تھے آپ پر وحی نہین لائے سوائے جبرئیل کے کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہین لایا ہے اور شیخ مجد الدین فیروزآبادی نے کتاب صراط مستقیم مین نقل کیا ہے کہ رسول کریم کی سات برس کی عمر تھی کہ جناب الہی نے اسرافیل کو حکم دیا کہ آپکی ملازمت مین رہین پس اسرافیل آپکے ساتھہ رہے یہانتک کہ گیارہ برس پوری ہوی اوسوقت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم آنحضرت کی ملازمت کرو پس اونہین برس بطریق موافقت اور مقارنت کے ملازم رسول کریم رہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر نہوتے تھے اور روایت صحیحہ مین مروی ہے کہ اسرافیل زمان ملازمت مین چندبار آپ پر ظاہر ہوے اور ایک کلمہ یا دو کلمہ بھی آپسے کہے محمد اسحاق اور ایک جماعت کثیر اہل سیر سے اسکے قائل ہین کہ ابتدای نزول وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین ہوا بدلیل آیہ کریمہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ لیکن اکثر اصحاب حدیث اور اہل سیر اسکے قائل ہین کہ حضور کی ولادت شریف کے اکتالیسوے برس ماہ ربیع الاول کی تیسری یا آٹھوین تاریخ ابتدای نزول وحی ہوا ہے اور یہ جماعت دونون آیتونکو معنی مین کہتے ہین کہ مراد اس سے ایکبارگی نازل ہونا قرآن مجید کا ہے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اور صاحب

روضۃ الاحباب نے لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی چند نوع سے نازل ہوئی ہے منجملہ اوسکے ایک خواب ہے
سچا جسکا ذکر حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث مین گذر چکا دوسری یہ کہ جبرئیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین
القا کرتے تہے بے اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو دیکہین تیسری یہ کہ جبرئیل بصورت مرد متمثل
ہو کر رسول کریم کے پاس آتے تہے اور وحی آپ پر پڑہتے تہے اور اکثر دحیہ کلبی کی صورت پر آتے تہے اور کبہی
صحابہ نے بہی اونکو دیکہا ہے چوتہے یہ کہ وحی جناب سرور عالم پر مثل آواز درا کے نازل ہوتی تہی
اور یہ صورت سخت تر تہی سب وحی کی صورتون سے چنانچہ اوسوقت اگر جناب سالت اونٹ پر سوار
ہوتے تہے دونون ہاتہ اونٹ کے خم ہو جاتے تہے اور اگر کسی یار کے ران پر اوسوقت تکیہ کئے ہوتے تہے
اوسکی ران کے ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا تہا اور جاڑے کے ایام مین حضور کی جبین روشن سے پسینا نکلنے
لگتا تہا پانچوین یہ کہ جبرئیل کو اونکی صورت اصلی پر بے اسکے کہ وہ کسی دوسری کی صورت پر متمثل
ہون دیکہتے تہے اور وہ وحی پڑہتے تہے چہٹے یہ کہ جناب سرور عالم پر بالائے آسمان شب معراج مین نازل
اور مبین ہوا تہا ساتوین یہ کہ اللہ تعالی جلشانہ بے بیواسطہ ملک کے حجاب مین سے آپسے تکلم فرمایا
جیسا کہ احادیث معراج مین وارد ہوا ہے آٹہوین یہ کہ شب معراج مین بیواسطہ اور بیحجاب کے کلام کیا اون
لوگونکے قول پر جو قائل ہین کہ جناب سرور عالم نے حقتعالی جلشانہ کو شب معراج مین چشم سر سے دیکہا
واللہ اعلم اور جب نبی کریم تعلیم خلق کے لیے مامور ہوئے اول سب سے آپنے حضرت خدیجہ کبری کو دعوت خدا پرستی
اور توحید کی فرمائی اور وہ بلا توقف آپ پر ایمان لائین اسپر کل کا اتفاق ہے اوسکے ایکروز بعد یا اوسی روز
کے آخر مین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ آنحضرت کی تربیت مین تہے ایمان لائے بعد اوسکے زید بن حارثہ کہ حضرت
ام المومنین خدیجہ کبری کی آزاد کی ہوئی تہی ایمان سے مشرف ہوئے بعدہ سیدنا ابوبکر صدیق نے شرف ایمان کا
پایا اور بعضے اہل سیر اسکے قائل ہین کہ بعد حضرت خدیجہ کے پہلا سب مردون میں صدیق اکبر ایمان لائے تہے
اور بعضے تطبیق یون دیتے ہین کہ عورتون مین اول حضرت خدیجہ ایمان لائی ہین اور مردون مین صدیق اکبر

اور لڑکوں میں سیدنا علی مرتضی اور آزاد غلاموں میں زید رضوان تعالی علیہم اجمعین اور اہل سیر نے لکھا ہے کہ
حضرت صدیق جسوقت سے ایمان لائے ترقی اسلام میں آپنے کوشش کی اور لوگونکی دعوت کی اور اونکی سعی
سے بہت سے لوگ ایمان لائے چنانچہ پانچ شخص عشرہ مبشرہ میں سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعلیم
سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے غرض ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفیہ دعوت اسلام
فرماتے تھے اور ایک ایک دو دو آدمی اطراف سے آکر مشرف بایمان ہوتے تھے جب تین برس اسطرح گذرے
آیہ کریمہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ نازل ہوئی یعنی حکم الہی ہوا کہ اب اظہار کرو اپنے دین کا
اور جو کچھ حکم ہوا ہے اوسکو ظاہر کرو اور مشرکین سے منہ پھیرو اور بے خوف رہو میں تمکو کافی ہون
اوسوقت سے حضور آشکارہ دعوت اسلام کرنے لگے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی
وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ یعنی جو عزیز قریب تمہارے ہیں اونکو ڈراؤ جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم واسطے تعمیل حکم کے کوہ صفا پر تشریف لیگئے اور قریش کے ہر ہر قبیلہ کو آپنے پکارا حضرت کی
آواز سنکر سب قریشی صفا پر جمع ہوئے رسول کریم نے فرمایا اے قریش تمکو کوئی شے اللہ سے غنی نکریگی
اے اولاد عبد المطلب تمکو کوئی شے اللہ سے غنی نکریگی اے عباس بن عبد المطلب تمکو کوئی شے اللہ سے
غنی نکریگی اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی تمکو کوئی شے اللہ سے غنی نکریگی اے فاطمہ بنت رسول اللہ میرے
مال سے جو منظور ہو وہ مانگ اللہ سے تجکو کوئی شے غنی نکریگی اور بعدہ فرمایا اگر میں تمکو خبر دون
کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے نیچے ٹھیرا ہے اور اونکا قصد ہے کہ دفعتہ تمپر حملہ کرین اور تمکو لوٹ لین
تو تم میرے اس قول کی تصدیق کروگے یا نہین سب لوگون نے کہا کہ ہم تمکو سچا جانتے ہین تم کبھی جھوٹ
نہین بولے ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو ڈراتا ہون ایک سخت عذاب سے ابولہب کلمہ
بد زبان پر لایا اور کہنے لگا کہ تمام روز تباہی ہو تمکو اسی واسطے تمنے ہمکو جمع کیا اللہ جلشانہ نے اس بے ادبی کے
عوض میں سورہ تبت یدا نازل فرمائی چندی نبی کریم دعوت اسلام آشکارا فرمایا کئے لیکن قریش کے

متعرض نہیں ہوتے تھے اور کفار بھی نبی کریم سے متعرض ہوتے تھے جب نبی کریم قریش کی مجلسوں کیطرف نکلتے تھے وہ لوگ حضور کیطرف اشارہ کرتے تھے کہ یہی جوان ہے اولاد عبد المطلب سے کہ اہل سما آسمان سے کلام کرتے ہیں اور وہ آسمانکی خبرین کہتا ہے جب چند روز اسطرح گذرے گئے اللہ تعالیٰ نے قریش کے معبودان باطل کیحقیقت ارشاد کیے اور فرمایا کہ قریش کے باپ دادا جو اس طریقہ پر مرگئے ہیں وہ کافر ہیں اور دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہیں قریش نے جب یہ مضمون سنا حضرت سرورِ عالم کے دشمن ہوگئے اور ہرطرح سے نبی کریم کو ایذا اور تکلیفین دینے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ایذا پر صبر کرتے تھے اور دعوت اسلام میں کوشش فرماتے تھے ایام حج میں حضور لوگونکے پاس جاتے تھے اور فرماتے تھے کہو لا اِلٰہ اِلّا اللہ تا کہ فلاح پاؤ ابولہب حضرت کو پتھر مارتا تھا اور نسبت کذب کی حضور کیطرف کرتا تھا اور لوگونکو اغوا کرتا تھا کہ ان کی نہ سنو جناب سرورِ عالم فرماتے تھے کہ کون ہے جو میری نصرت کرے تا کہ میں اپنے رب کی رسالت کو پہنچا دون اور اوسکو بہشت ملے اور جو کوئی شخص مکہ میں آتا تھا قریش اوسکو سمجھاتے تھے کہ آنحضرت سے بچے رہو اور مختلف کلمات صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میں کہتے تھے کوئی حضور کو کاہن کہتا تھا اور کوئی ساحر اور کوئی شاعر بتاتا تھا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی تسکین کیواسطے برابر آیات نازل فرماتا تھا اور اگلے انبیا کے حالات حضور کو سناتا تھا کہ آپ سے پہلے جو رسول دنیا میں بھیجے گئے تھے اونکو بھی کافر شاعر اور کاہن اور ساحر کہتے تھے اونھون نے صبر کیا آپ بھی صبر کریں حضور صبر فرماتے تھے اور رسالت کے کام کو انجام دیتے تھے نقل ہے کہ اوسیوقت میں زمانہ حج کا آیا ولید بن مغیرہ کہ سردار قریش سے تھا اور بہت بڑا عاقل اور سن رسیدہ تھا اوسنے تمام سرداران قریش سے کہا کہ موسم حج آگیا ہے عرب کے قبیلے اطراف اور جوانب سے خانہ کعبہ کی زیارت کیواسطے آوینگے حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ہوچکا ہے ضرور وہ لوگ اونکے پاس جاوینگے اور جب اونکی باتین سنینگے محبت اونکی اون لوگونکے دلونمین پیدا ہوگی اور اسلام قبول کرلینگے پس کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہیے اور اونکی نسبت میں ایسا کچھ مشہور کرنا چاہیے کہ لوگ اونکیطرف متوجہ

سنون اور سب متفق ہوکر وہی ایک بات کہیں قریش کے لوگوں نے اوس سے کہا کہ تو ہی سوچکر کوئی ایسی بات بتلا ہم سب تیری متابعت کرینگے ولید نے کہا تم کہو مین سنون دیکہون تم کیا تجویز کرتے ہو لوگون نے کہا کہینگے کہ وہ کاہن ہین ولید نے کہا کہ واللہ مین نے بہت کاہنونکو دیکہا اونکی باتین کاہنونکی مثل نہین ہین اگر تم اونکو کاہن کہوگے اور لوگ آکر اونکو دیکہینگے اور اونکی باتین سنینگے تمکو جہوٹا جانینگے لوگون نے کہا مجنون کہین ولید نے کہا کہ مجنون سے اونکو کچہہ بہی مناسبت نہین ہے لوگون نے کہا کہ شاعر کہین ولید نے کہا شعر اور اوس سے کیا نسبت ہے کلام اونکا شاعرونسے علیحدہ ہے لوگون نے کہا کہ ساحر کہین ولید نے کہا کہ سحر کے حال سے ہم خوب واقف ہین سحر سے بہی اونکو مناسبت نہین ہے لوگون نے کہا پہر تو ہی بتلا کہ کیا کہین ولید نے کہا واللہ محمد کے کلام مین حلاوت اور حسن اور قبول اور نور اور ضیا ایسا ہے کہ ہر شے پر غالب آتا ہے اور کوئی اوس پر غالب ہو نہین سکتا ہے اور محمد اس قسم کا انسان نہین ہے کہ لوگ اوسکو نجانین تاکہ ہم یہ کہین کہ وہ مجہول ہے اوسکے قول کیطرف التفات نکرو اصل اوسکی سبکی اصل سے زیادہ شریف ہے اور نسب اوسکا سبکے نسب سے زیادہ معروف اور مشہور ہے اور فصاحت اور کلام مین کوئی اوس سے سر بر ہنو گا جس امر کے ساتہ ہم اوسکو منسوب کرینگے جب لوگ اوسکو دیکہینگے اور اوسکا کلام سنینگے ہمکو جہوٹا کہینگے لوگون نے کہا کہ پہر تو ہی کچہہ فکر کر ولید نے بعد تامل کے یہ کہا بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کہین وہ ساحر ہے اونکے ساتہ مشابہ ہے اسواسطے کہ کلام اوسکا ایسا ہے کہ اگر لوگ اوسکو سنین باپ بیٹے مین شوہر اور عورتین جدائی ہو جاوے اور بیان اوسکا ایسا سحر ہے کہ سننے والیکو سبسے پہیر کر اپنا کر لیتا ہے اور اوسیطرح کے اور کلمات اوس پلید نے کہے اللہ تعالیٰ نے اوسکی مذمت مین آیہ کریمہ ذرنی ومن خلقت وحیدا آخر آیۃ تک نازل فرمائی جابر ابن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب قریش نے دیکہا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین سب ایکجگہہ جمع ہوے اور آپسمین کہا کہ جو کوئی زیادہ سحر اور کہانت اور شعر مین ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

جاوے اونسے گفتگو کرے چنانچہ عتبہ ابن ربیعہ کو سبنے اختیار کیا اور حضور کے پاس بھیجا نبی کریم اوسوقت مسجد الحرام کے ایک گوشہ مین بیٹھے تھے عتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا محمد تم بہتر ہو یا عبداللہ حضور نے کچھ جواب ندیا پھر اوسنے کہا تم بہتر ہو یا عبدالمطلب جناب سرور عالم نے سکوت کیا اوسوقت اوسنے کہا کہ اگر تمہارے نزدیک وہ بہتر تھے تو وہ تو انہین بتونکی پرستش کی ہے اور اگر تم بہتر ہو تو دلیل بیان کرو کہ ہم سنین اور ایک روایت مین ہے کہ عتبہ نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے نسب تیرا ہم لوگونمین اس مرتبہ پر ہے کہ تم خود جانتے ہو تمنے ایک امر عظیم قوم قریش مین پیدا کیا ہے اونکی جماعت کو متفرق کردیا ہے اور اونکے معبودون پر طعن کرتے ہو اور اونکے آبا و اجداد کی تکفیر کرتے ہو اور ہمکو درمیان عرب کے تمنے فضیحت کیا ہے یہانتک کہ کاہنی اور ساحری کے ساتھ مشہور ہوگئے ہو اگر یہ باتین سبب خواہش انسانی کے کرتے ہو تو جس عورت کو قریش سے تم پسند کرو ہم اوسکو تمہارے نکاح مین دیدین اور اگر تمکو حاجت ہو اور تکلیف ہو تو مال تمہارے واسطے ہم جمع کرین کہ تم مالدار ہو جاؤ سب سے بہتر بلکہ اس سے زیادہ اور اگر تم کو یہ منظور ہے کہ ہم پر بادشاہت کرو تو ہم تمکو اپنا بادشاہ کرین اور اگر تم یہ باتین بسبب خواب و خیال کے کرتے ہو اور اوسکا دفع تم نہین کرسکتے ہو تو ایک طبیب ہم پہونچا دین کہ وہ تمہارا علاج کرے اور ہم اپنا مال خرچ کرین جب عتبہ نے یہ کلمات ناپسندیدہ کہے حضور نے فرمایا کہ تمہارا کلام پورا ہوگیا اوسنے کہا ہان اوسوقت جناب سرور عالم نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور اس سورہ کو پڑھا جب اس آیہ کریمہ پر پہونچے فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ عتبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حسبک حسبک کہا اور کلام سوا اسکے تمہارے پاس نہین ہے حضور نے فرمایا نہین ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضور سورۂ شریفہ کو پڑھتے تھے اور عتبہ دونون ہاتھ پس پشت رکھے ہوئے اور تکیہ کیے تھا اور سنتا تھا یہانتک کہ جناب سرور عالم آیہ سجدہ پر پہونچے اور حضور نے سجدہ کیا اور بعدہ فرمایا اے ابا الولید سنا تو نے

جو کچھ سنا اب جہان چاہے جا عتبہ حضور کے پاس سے اوٹھکر قوم کے پاس آیا قوم کے لوگ کہنے لگے کہ یہ
تو واللہ ابوالولید بدلا ہوا ہے اوسکے چہرہ کا وہ رنگ روپ نہین ہے جو وقت جانیکے تھا الغرض عتبہ اگر قوم مین
بیٹھا اور کہا واللہ مین نے وہ کلام سنا کہ مثل اوسکے کبھی نہ سنا تھا بخدا یہ کلام سحر اور کہانت اور شعر کے
ساتھ کچھ بھی مناسبت نہین رکھتا ہے ای جماعت قریش میری بات سنو اوس سے معترض نہو اوسکو اوسکے
حال پر چھوڑو کہ وہ اپنے کام مین مشغول ہے بخدا اوسکے اس کلام مین ایک بہت بڑی شان ہو گی اگر
تمام قبائل عرب کے اوسپر غالب ہو گئے مقصود تمہارا بے زحمت کے حاصل ہو جاویگا اور اگر وہ سب پر غالب
ہو گیا تو اوسکی حکومت تمہاری حکومت ہے اور اوسکی عزت تمہاری عزت ہے اوسوقت تم تمام مردمین
زیادہ تر سعادتمند ہو گے قریش نے اوس سے کہا ای ابوالولید بخدا اونہون نے اپنی زبان سے تجہپر سحر کر دیا
عتبہ نے کہا جو میری رای مین آیا مین نے کہدیا اب تم جو چاہو سو کرو جب قریش کو معلوم ہوا کہ جناب
سرور عالم اپنے طریقہ پر ثابت قدم ہین اور بتونکی مذمت سے باز نرہینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایذا رسانی پر زیادہ تر مستعد ہوئے اور بغض اور دشمنی کو اعلی درجہ پر پہونچا دیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے اور ستاتے تھے محمد بن اسحاق روایت کرتے ہین کہ سرداران قریش بسبب حمایت
ابوطالب کے نبی کریم پر کامل قابو نپا سکتے تھے اور اشراف اور کبار صحابہ کو بسبب اونکی قوم اور قبیلہ کی
حمایت کے خاطر اندیش رکھتے تھے پس اونہون نے اتفاق کیا اس بات پر کہ مسلمانو نمین سے جس کسی
فقیر اور عاجز کو پاوین ایذا دین چنانچہ جو شخص صاحب قبیلہ نتھا جب اوسکو پاتے تھے انواع انواع
طرحکی ایذا پہونچاتے تھے بعضونکو بھوک کی بعضونکو پیاس کی تکلیف دیتے تھے بعضونکو زرہ پہنا کر دہوپ مین
کھڑا کرتے تھے لیکن جو لوگ صاحب یقین تھے اسلام پر ثابت قدم رہتے تھے اور اوس بلا پر صبر کرتے تھے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اونکا مالک امیہ بن خلف جمحی ہر روز بطحای مکہ مین لیجاتا تھا اور برہنہ کر کے
گرم ریگ پر لٹاتا تھا اور پتھر دہوپ مین گرم کر کے اونکی سینہ اور شکم مبارک پر رکھتا تھا اور کہتا تھا

اسی حبشی محمد کے دین کو چھوڑ دی اور لات وعزا پر ایمان لا وہ فرماتے تھے احدًا احدًا یعنی خدا ہی یکتا کو مین پوجتا ہون اور عمار اور اونکے والد یاسر اور اونکی والدہ سمیہ کو کفار نے بہت ایذا دی یہانتک کہ سمیہ اور یاسر کو قتل کیا اور یہ اسلام مین اول شہید ہین جو خدا کیواسطے مارے گئے اور حضرت عمار کو جب کفار نے بہت سخت ایذا دی جو کفار چاہتے تھے زبان سے کہدیا لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ عمار نے اسلام کو چھوڑ دیا جناب سرور عالم نے فرمایا حاشا کہ وہ کافر ہوجاوے تحقیق وہ سر سے پیر تک ایمان سے بھرا ہوا ہے اور اوسکے گوشت اور خون مین ایمان درآیا ہے عمار جب کفار کے ہاتھ سے رہا ہوئے حضور کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور کفار کے ظلم سے رونیلگے جناب سید عالم نے اپنے دست مبارک اونکی آنکھون سے اور اونکے آنسو پونچھے اور کلمات تسکین کے فرمائے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ آیہ کریمہ من کَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ ہی مقدمہ مین نازل ہوئی ہے الغرض جب کفار مکہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایذا بہت دی حضور نے صحابہ کو اجازت دی کہ جانب حبشہ ہجرت کرین اور فرمایا کہ اوس ملک مین ایسا بادشاہ ہے کہ اوسکے ملک مین کوئی ظلم نہین کرسکتا ہے پس نبوت کی پانچوین برس رجب کے مہینہ مین گیارہ مرد اور چار عورتون نے مکہ معظمہ سے ہجرت کی اول اون مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہین کہ اونہون نے اپنی زوجہ مطہرہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور بعدہ اور مسلمان بھی حسب اجازت نبی کریم کے حبشہ کو گئے اور جبتک حضور مکہ مین تھے جسکا قصد ہجرت کرنیکا ہوتا تھا حبشہ کو جاتا تھا حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حبشہ مین نجاشی کے پاس بھیجا اور قریش واقف ہوئے اونہون نے عمرو بن عاصل اور عمارہ بن ابو الولید کو نجاشی کے پاس کہ حاکم حبشہ عیسائی مذہب تھا بھیجا اور ہدایہ اور تحائف جو اوسکو مرغوب تھے اونکے ہاتھ بھیجے جب وہ نجاشی کے سامنے پہونچے اوسکو سجدہ کیا اور وہ تحائف پیش کیے اور کہا کہ ایک جماعت ہمارے بنی اعمام سے تمہارے

ملک مین آئی ہے اور وہ لوگ ہماری دین اور طریقہ سے پھر گئی ہین اور ایک نیا دین اونہون نے نکالا ہی سوای تمہاری اور ہماری باپ دادا کے دین کے اونکو ہمکو دیدو اور نجاشی کے مصاحب جنہون نے اونسی رشوت لی تھی اونہون نے اونکے قول کی تائید کی کہ مہاجرین کو انکو دیدینا چاہیے نجاشی نے غصہ مین اکر کہا کہ بخدا مین کبھی ایسا نکرونگا کہ جنہون نے میری ملک مین اکر پناہ لی ہے اونکو مین اونکے دشمنونکو دیدون اور حکم دیا کہ اہل اسلام کو جمع کرو کہ وہ خود ہمسے گفتگو کرین اور اپنی ملت کا بیان کرین جب اہل اسلام نے سنا آپسمین مشورہ کیا کہ نجاشی سے ہم کسطرحکی باتین کرین حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کہ مہاجرین حبشہ سے تھے اونہون نے فرمایا کہ کوئی شئے راستی سے بہتر نہین ہے ہمارا جو طریقہ اور ملت ہے اوسکو بیان کردینگے پس سبنے حضرت جعفر کو اپنا پیشوا کیا اور کہا کہ تم ہی کلام کرنا اور بعدہ نجاشی کے پاس آئے اور سلام کیا اور سجدہ تحیت جسکی رسم اوس ملک مین تھی نکیا نجاشی کے مصاحبین نے کہا تمنے سجدہ کیون نہین کیا حضرت جعفر نے فرمایا کہ ہم سوای خدا کے کسیکو سجدہ نہین کرتے ہین ہماری رسول نے ہمکو ایسا ہی تعلیم فرمایا ہے اس کلام سے نجاشی کے دلمین ایک ہیبت پیدا ہوئی اور اوسنے کہا کہ یہ جماعت قریش کہتے ہین کہ تمنے اونکے دین کو چھوڑدیا ہے اور ہماری دین کی اور دین یہود کی بھی پیروی نہین کرتے ہو لہذا تم اپنا طریقہ ہمسے بیان کرو کہ تمہارا مذہب کیا ہے حضرت جعفر نے کہا کہ ہم اونکے دین پر تھے اللہ تعالی نے ایک رسول ہمپر بھیجا کہ اوسکے نسب اور صدق اور عفاف کو ہم خوب جانتے ہین اوسنے ہمکو اللہ تعالی کی پرستش اور اوسکی توحید تعلیم کی اور اپنی قوم کے دین سے اور تمام مذہبونسے ہمکو منع کیا اور ہمکو اچھی باتونکا حکم دیا اور بری باتونسے منع کیا اور نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور صلۂ رحم اور تمام اخلاق حسنہ کا ہمکو حکم فرمایا اور اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب ہمپر پڑہی کہ کوئی چیز اوس سے مشابہ نہین ہے اور ہمکو دلائل واضحہ اور معجزات لائحہ سے خوب ظاہر اور روشن ہو گیا کہ دین اوسکا حق اور سچا ہے اور اللہ کیطرف سے ہے پس ہمنے اوسکی تصدیق کی اور اوسپر ایمان لائے اور اپنی قوم کے دین باطل کو چھوڑدیا اسلیے

اونہوں نے ہمکو ایذا دی اور بہت ستایا ہمکو اونسے بدلا لینے کی قوت نہ تھی ہمارے پیغمبر نے حکم دیا تھا کہ
تمہاری جانب ہجرت کرین اور سب بادشاہون سے تمکو اختیار کیا کہ تو اونکو ہم پر ظلم کرنیسے منع کریگی نجاشی نے
کہا کہ وہ کلام جو اونپر نازل ہوا ہے اوس میں سے کچھہ تمہارے پاس ہے کہ مجھکو سناؤ حضرت جعفر نے کہا ہان اور
سورہ کریمہ کٓھٰیٰعٓصٓ اوسکے سامنے پڑہی نجاشی نے جب اوس کلام پاک کو سنا اسقدر رویا کہ انسو
اوسکی ڈاڑہی سے بہنے لگے اور نجاشی نے اپنے دین کے عالمون اور پیشواؤنکو بھی جمع کیا تھا وہ صحیفے
کہولے ہوے تھے وہ بھی اسقدر روے کہ ڈاڑہیان اور صحیفہ تر ہوگئے نجاشی نے کہا بخدا یہ کلام اور
وہ کلام جو موسیٰ پر نازل ہوا ہے دونون ایک مشکوۃ سے نکلے ہین بعدہ عمرو بن عاص اور عمارہ کیطرف
متوجہ ہوکر کہا کہ مین ان لوگونکو تمکو نہ دونگا اور تمکو ایذا پہونچانے دونگا اور ایک روایت یہ ہے کہ عمرو عاص
نے نجاشی سے کہا کہ یہ لوگ عیسیٰ ابن مریم کے نسب مین تمسے مخالف ہین نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ تم عیسیٰ کی شان مین کیا کہتے ہو اونہوں نے فرمایا مین اونکی شان مین وہ کہتا ہون جو ہمارے
خدا نے فرمایا ہے هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ نجاشی نے ایک
چہوٹی سی لکڑی زمین سے اوٹہالی اور کہا اے گروہ حبشہ اور قسیسون اور راہبانون جانون اور
آگاہ ہو عیسیٰ کی انجیل مین اور اس کلام مین جو انہوں نے کہا ہے اس لکڑی کے برابر فرق نہین ہے اور
صحابہ سے کہا مرحبا ہو تمکو اور مرحبا اوسکو تم جسکے پاس سے آئے ہو مین گواہی دیتا ہون کہ وہ رسول خدا
ہے اور وہ ہے جسکا وصف ہمنے انجیل مین پڑہا ہے اور وہ ہے جسکی بشارت عیسیٰ ابن مریم نے دی ہے
اور صحابہ سے کہا کہ جہان تمہارا دل چاہے وہان قیام کرو اور قسم ہے خدا کی اگر امر مملکت کا مجھسے
متعلق نہوتا مین اونکے پاس جاتا اور نعلین اونکی اوٹہاتا اور اونکو وضو کراتا اور نقل کیا ہے کہ نجاشی
نے ہدیے قریش کے اونکو واپس کردیے اور وہ شرمندہ ہوکر اوسکی مجلس سے باہر نکلے مروی ہے
کہ نبوت کے چھٹے برس ایکروز ابوجہل نے حضرت سرور عالم کو بہت ایذا دی اور کلمات ناگفتنی حضور

اقدس کی جناب مین کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلم و صبر تہے آپنے تحمل فرمایا اور اوسکا جواب نہدیا کنیز
عبد اللہ بن جدعان اس حال سے واقف تہی حضرت حمزہ عم رسول اللہ جب شکار سے واپس آئے کعبہ کا طواف
کرنے لگے اوسوقت اوس کنیز نے اونسے کہا کہ آج ابوجہل لعین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے بہتیجے کو
بہت ایذا دی اونہون نے تحمل کیا حمزہ کو یہ سنکر غصہ آیا اور وہین سے ابوجہل لعین کے پاس گئے وہ لعین
اپنی قوم کی مجلس مین بیٹہا تہا امیر حمزہ کے دوش پر کمان تہی آپنے وہ کمان اوسکے سر پر ماری سر اوس
پاپیہ کا پہٹ گیا اور فرمایا کہ تو محمد کو گالیان دیتا ہی اور ایذا پہونچاتا ہے حالانکہ مین اوسکے دین پر ہون
اور وہ سید ہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے اور اوسیوقت مسلمان ہوگئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ایمان لانیسے بہت خوش ہوے اور مسلمانونکو قوت ہوگئی اور قریش بہی
ڈر گئے اور اپنے ہاتہونکو اور زبانونکو روکنے لگے اور اسی سال مین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ
مشرف باسلام ہوے اور اسلام قوی تر ہوگیا کیفیت اونکے ایمان لانیکی یہ مروی ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ
نازل ہوئی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ وَاَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ اور ابوجہل نے
اس آیہ شریفہ کو سنا جماعت قریش مین کہڑا ہو کر کہنے لگا ای گروہ قریش محمد تمہارے معبودونکو گالیان دیتے
ہین اور تمہاری قوم کے عالمونکو بیوقوف قرار دیتے ہین کہتے ہین کہ تم اور تمہارے معبود آتش دوزخ کی
لکڑی ہین جانو اور آگاہ ہو کہ جو شخص اونکو قتل کرے مین اوسکو سو سیاہ اور سرخ بالون کے اونٹ
اور ہزار اوقیہ نقرہ دونگا عمر خطاب ہنوز مسلمان نہوے تہے اونہونے کہا ای ابوالحکم اس وعدہ پر کوئی ضمان
ہے اوس ملعون نے کہا مین نقد بلا تاخیر دیتا ہون حضرت فاروق نے کہا لات اور عزا کی قسم سچ کہتا ہے
تو ابوجہل نے کہا قسم ہے لات و عزی کی مین سچ کہتا ہون اور لیگیا حضرت عمر کو کعبہ معظمہ کے اندر اور ہبل
کو جو بہین بڑا بت تہا اپنے قول پر گواہ کیا پس فاروق نے تلوار حمائل کی اور تیر اور کمان لیکر قتل کے
ارادہ سے روانہ ہوے راہ مین نعیم بن عبداللہ بن النحام اونکو ملا اوسنے پوچہا ای عمر کہان جاتے ہو اونہونے

اپنا قصد بیان کیا نعیم نے کہا یہ کام کیونکر تجھسے ہوگا اور اگر بالفرض ہو بھی گیا تو اولاد ہاشم اور اولاد عبد المطلب
سے تم کیونکر بچ سکو گے حضرت عمر نے کہا شاید تو بھی محمد کے دین کیطرف مائل ہوا ہے اگر مجکو اسکا یقین
ہو جاوے تو مین پہلے تمہاری فکر کرون نعیم نے کہا کہ مین اپنے باپ دادا کے دین پر ہون بس دونون جدا
ہو کر چلے اور مقام ابطح مین پہونچے وہان دیکھا کہ ایک گوسالہ کو مارتے ہین اور لوگ اوسکا گوشت لینے کو
جمع ہین جب اوسکو ہاتھ پیر باندھکر لٹایا اوسنے بزبان فصیح کہا یا آل ذریح ایک مرد زبان فصیح سے تمکو بلاتا ہے
اس شہادت کیطرف کہ بتحقیق نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور بتحقیق محمد رسول ہین اللہ کے لوگون نے
یہ معاملہ دیکھکر گوسالہ کو چھوڑ دیا حضرت عمر وہانسے چلے اور راہ مین کہتے تھے یا عجبا یہ کام مجھپر واضح ہوا
جلد تر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنا چاہیے قبل اوسکے کہ اونکا استحکام زیادہ ہو اور ایک روایت مین
یہ ہے کہ حضرت عمر نے اس حالکو واقعہ مین دیکھا اور نقل کرتے ہین کہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ
تعالی عنہ حضرت عمر کو ملے اور پوچھا کہ اے عمر کہان جاتے ہو حضرت عمر نے اپنا ارادہ ظاہر کیا حضرت سعد نے
کہا کہ تم اونکی قوم سے کیونکر محفوظ رہوگے حضرت عمر نے کہا کہ پہلے مین تمکو قتل کرونگا حضرت سعد نے کہا کہ
تمہاری بہن اور سعید بن زید اونکے شوہر جو تمہارے بہت عزیز ہین مجھسے وہ مسلمان ہوگئے ہین حضرت
عمر نے کہا کہ مجھکو کیونکر معلوم ہو کہ یہ بات سچی ہے حضرت سعد نے کہا کہ نشان میرے قولکی راستی کا یہ ہے
کہ وہ تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ نکھاوینگے حضرت عمر اپنی بہن کے گھر کیطرف متوجہ ہوے اور اون دنون مین سورہ طہ
شریفہ تازہ نازل ہوئی تھی سعید اور اونکی زوجہ یعنی خواہر حضرت عمر نے خباب بن ارت کو اپنے گھر بلا
بٹھایا تھا کہ سورہ موصوفہ کو اونسے یاد کرلین اتفاقاً حضرت عمر اوس وقت پہونچے کہ وہ قرات مین مشغول تھے
حضرت عمر نے دروازہ بہن کے گھر کا بند پایا کان دروازہ پر لگایا آواز اونکے قرات کی سنی اور دروازہ
کھٹکھٹایا جب گھر والونکو حضرت عمر کا آنا معلوم ہوا اصحاب چھپ رہے اور سورۂ شریفہ کو بھی چھپا دیا
اور دروازہ کھولدیا حضرت عمر گھر مین آکر بیٹھے اور پوچھا کہ یہ آواز کیسی تھی کہ سنی مین نے کہا [illegible]

باتین کرتے تھے پس آپنے ایک گوسفند منگا کر ذبح کی اپنے ہاتھ سے اور بہنوایا اوسکو اور بہن اور اونکے شوہر سے کہا کہ کہاؤ اونہون نے کہا جسنے نذر کی ہو کہ تمہاری ذبیحہ سے ہم نکہاوینگے حضرت عمر سمجھے کہ قول حضرت سعد کا سچا ہے اوٹھہ کہڑی ہوی اور بہن کو مارنیلگے اونہوں نے کہا کہ اے عمر مارتا ہے تو آدمیونکو اپنی خواہش نفس سے اگرچہ بغیر حق کے ہو شہادت دیتی ہوں مین کہ تحقیق نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بتحقیق محمد رسول اللہ کے ہین آور ایک روایت مین ہے کہ حضرت عمر نے اپنی بہنوئی کے سر کے بال پکڑ کر اور اپنے آگے کہینچا تا کہ اونکو ہلاک کرین بہن آپکی اوٹہین اور حضرت عمر سے لپٹ گئین تا کہ اونسے شوہر کو چھوڑ دین حضرت عمر نے بہن کو مارا سر اونکا پہٹ گیا اور خون اونکے منہ پر بہنے لگا اونہون نے کہا اے عمر جان لو ہمنے متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ہے اگر تو ہمکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا تو ہم اوسکے دین سے نہ پہرینگے حضرت عمر نے جب اونکو اسلام مین ثابت قدم پایا اور بہن کا سر اور منہ خون آلودہ دیکہا اونکے دل مین ایک رقت پیدا ہوئی اور اپنے فعل سے پشیمان ہوے اور اونکے مارنیسے ہاتہہ روکا اور ایک گوشہ مین بیٹھے بعد ایک لحظہ کے کہا کہ وہ صحیفہ جو تم پڑہتے تہے مجہکو دکہاؤ آپکی ہمشیر نے کہا کہ مین ڈرتی ہون کہ تمکو دون اور تم اوسکے ساتھہ بے ادبی کرو حضرت عمر نے قسم کہائی کہ مین بے ادبی نکرونگا بعد آپکی بہن نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ صحیفہ کو لو تو غسل کرو اسواسطے کہ یہ کلام خداوندکا ہے اور تم مین شرک کی نجاست ہے اور یہ وہ کتاب ہے جسکی شان مین فرمایا ہے نچہوین اوسکو مگر پاک لوگ حضرت عمر نے غسل کیا اور اوس صحیفہ شریفہ کو گود مین رکہا اور اول سورہ طٰہٰ سے پڑہا جب اس آیہ کریمہ پر پہونچے وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى رونیلگے اور کہا کہ کیا اچہا کلام ہے یہ کلام اور کیا بزرگ خطاب ہے یہ خطاب حضرت جناب فی الحال گوشہ سے باہر نکلے اور کہا بشارت ہو تمکو اے عمر کہ کل رسول کریم نے یہ دعا کی تہی اے اللہ عزیز کر اسلام کو ساتھہ ابی جہل بن ہشام کے بلکہ ساتھہ عمر ابن خطاب کے مین امید رکہتا ہون کہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمہارے حق مین مقبول ہو گئی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت [illegible]

اس آیہ کریمہ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ پر پہونچے بیطاقت ہوگئے اور کہا کہ وہ خداوند جسکی یہ صفت ہو وہ سزاوار اسکو ہے کہ سوا اوسکے کسیکی پرستش نکیجاوے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ بعدہ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں میں اونکے پاس جاؤنگا لوگوں نے کہا کہ حضرت حمزہ کے مکان میں ہیں اور اوسوقت نبی کریم حضرت حمزہ کے مکان میں تشریف رکھتے تھے اور ایک روایت میں ہے دار ارقم میں جلوہ فرماتھے جناب آگے آگے اور حضرت عمر سعید بن زید کے ساتھہ پیچھے اونکے چلے راہ میں بنی سلیم کی ایک جماعت پر پہونچے اونمیں باہم کچھ جھگڑا تھا اونھوں نے جب حضرت عمر کو دیکھا اونسے کہا کہ تم ذرا ہمارے ساتھہ اس بتخانہ میں آؤ دیکھو کہ بت کیا حکم کرتا ہے ہمارے مقدمہ میں حضرت عمر اونکے ساتھہ بتخانہ میں گئے اور بت کے پاس کھڑے ہوئے ناگاہ سنا کہ جوف بت سے ایک ہاتف نے آواز دی ابیات

اِنَّ الَّذِيْ وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰى	بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُّهْتَدٍ
سَيَقُوْلُ مَنْ عَبَدَ الصَّمَادَ وَمِثْلَهٗ	لَيْتَ الصَّمَادَ وَمِثْلَهٗ لَمْ يُعْبَدِ

پس حضرت عمر وہاں سے باہر نکلے اور یقین اونکا زیادہ ہوا اور چلے یہانتک کہ حضرت حمزہ کے مکان پر پہونچے اور دروازہ کھٹ کھٹایا ایک صحابی نے دروازیکی درز سے دیکھا کہ عمر ہیں تلوار دوش پر حمائل کیے ہوے اور صحابہ سے بیان کیا صحابہ نے دروازہ کھولنے کو منع کیا حضرت حمزہ نے کہا یا رسول اللہ آپ حکم دیں کہ دروازہ کھولدیا جاوے اگر وہ ساتھہ خیر کے آیا ہے اوسکو مبارک ہو اور اگر ساتھہ شر کے آیا ہے تو میں ضامن ہوں اوسکی شمشیر کا جو حمائل کیے ہے وہی تلوار لیکر اوسکے سر کو اوسکے جسم سے جدا کر دونگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا دروازہ کھولدیا گیا حضرت عمر حاضر ہوے حضرت رسول کریم اونکے استقبال کو آگے بڑھے اور اونکو دونوں بازو اور ایک روایت میں ہے اونکے کمر کو پکڑا اور دبایا اور ارشاد کیا اے عمر اگر صلح کے ساتھہ آیا ہے ہم ہاتھہ تجھے پڑلینگے اور اگر لڑائی کیواسطے آیا ہے تو تجھکو ہلاک کرینگے حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلح کو حاضر ہوا ہوں اور کلمہ توحید پڑھا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے جب دروازہ حضرت حمزہ کا کھٹکھٹایا

حضرت حمزہ باہر نکلے حضرت عمر کو تلوار حمائل کیے ہوئے دیکھا کہا اے عمر تو طمع رکھتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
غلبہ پانے کی حالانکہ ہم ایک جماعت فرزندان عبدالمطلب کے ہیں پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت عمر کا نام سنکر باہر نکل آئے اور کہا اے عمر مسلمان ہو جا نہیں تو اللہ تعالی تجھ پر وہ بھیجیگا جو [illegible]
حضرت عمر نے جب یہ کلام جناب سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کا سنا ہیبت سے اونکا ہر عضو جسم کا [illegible]
اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی اور بسبب حیا کے سر جھکالیا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رسول کریم نے خوش ہو کر تکبیر فرمائی صحابہ حضور کی تکبیر کی آواز سنکر سمجھ گئے کہ عمر مسلمان
ہوگئے اونہوں نے بھی باواز بلند تکبیر کہی اسطرح کہ شور تکبیرات جماعت قریش نے سنا اور حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کفار لات وعزی کی پرستش آشکارا کرتے ہیں ہم دین حق چھپا رہے ہیں
آپ دین کو ظاہر کریں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کی جانب تشریف لیچلے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپکی دہنی طرف تھے اور حضرت حمزہ بائیں طرف اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ
حضرت حمزہ کے آگے تھے اور حضرت سیدنا فاروق اعظم حضرت جناب مرتضوی کے آگے آگے تلواریں
حمائل کیے ہوئے اور باقی تمام صحابہ حضور کے پیچھے تھے سرداران قریش حجر میں بیٹھے ہوئے منتظر تھے کہ عمر
کچھ کام ضرور کرینگے جب اونہوں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے ساتھ
آتے ہیں آپس میں کہا کہ عمر بہت خوش ہے اور اونسے پوچھا اے عمر تمہارے پیچھے کون ہے فرمایا حضرت
فاروق نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا اگر تم میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے جنبش کریگا
تو تلوار سے اوسکو ہلاک کرونگا اور ایک روایت میں ہے کہ کفار نے جب حضرت فاروق کو رسول کریم کے
اور آپکے یاروں کے ساتھ دیکھا کہا اے عمر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اونکے یاروں کے تو نے اسیر کیا ہے حضرت
عمر نے اوسکے جواب میں اشعار پڑھے اونمیں حضور کی رسالت کا اقرار تھا اور بتوں کی مذمت کفار نے تعجب کیا
اور کہنے لگے ہم نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کیواسطے بھیجا تھا وہ بھی اونپر ایمان لے آئے

[illegible] جب حضرت ابراہیم پر واقع ہوا پس کفار نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا [illegible] فاروق اور [illegible]
[illegible] حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کفار کو زواجر کیا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] نماز پڑہی اور نقل کرتے ہین کہ اوس روز انتالیس ۳۹ شخص مسلمان ہو چکے تہے اور عدد چالیس
[illegible] حضرت [illegible] فاروق اونسے پورا ہوا اور آیۃ کریمہ [illegible] حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی یعنی اے نبی کافی ہے تجھکو اللہ اور وہ جسنے اتباع کیا تیرا مومنین سے فرمایا
حضرت [illegible] فاروق نے کہ ہمیشہ مین لڑتا تہا اور مارتا تہا کفار کو اور وہ مجھکو مارتے تہے یہانتک کہ قوی کر دیا
اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو الحمد للہ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ جب
کفار قریش نے دیکہا کہ روز بروز اسلام ترقی پاتا ہے تعصب و حسد اونکا زیادہ ہوا مگر بسبب
حمایت ابو طالب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قابو اونکا نچلتا تہا پس ایک مرتبہ سب جمع ہو کر ابو طالب
کے پاس آئے اور کہا کہ یا تو اپنے بہتیجے کو ہمکو دیدو کہ ہم قتل کرین کیونکہ تم ہمارے دین میں تہا اور وہ ہمارے
اور تمہارے مخالف ہین اور یا ہماری جنگ پر مستعد ہو اور خوب جان لو کہ ہم تمہارے بہتیجے کو نچھوڑینگے
جبتک اوسکو ہمارے معبودونکی مذمت کرنا نچھوڑ دینگے جب وہ لوگ یہ کہکے چلے گئے تو ابو طالب نے رسول کریم کو
بلایا اور جو حال گذرا تہا بیان کیا اور کہا کہ اپنے نفس پر رحم کرو اور اونکے معبودونکی مذمت نکرو ورنہ
یہ امر تمکو اون سے جدا کر دیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عم مین جو کچہ کرتا ہون اور کہتا ہون حکم خدا سے
کرتا ہون بغیر کسی غرض کے تم مجھکو اس کام سے مت روکو اگر تم میری اعانت کروگے تمہارے حق میں بہتر
ہوگا والا عون ربانی اور نصرت آسمانی میرے واسطے کافی ہے یہ کہکے حضور اوٹھ کھڑے ہوئے اور تشریف لیچلے
ابو طالب رسول کریم کی باتین سنکر رو دیے اور کہا ای میرے بہائی کے لڑکے پلٹ آ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پلٹ آئے ابو طالب نے کہا تم اپنا کام کرو اور جو چاہو وہ کرو جبتک مین زندہ ہون کوئی تم پر ہاتھ نڈال سکیگا
شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح بخاری شریف میں نقل کیا ہے کہ جب قریش نے دیکہا کہ اصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل حبشہ کے ایک مقام امان کا مل گیا ہی وہان ہجرت کرکے جاتے ہین اور
حضرت عمر بھی مسلمان ہوگئے اور آوازہ اسلام کا بلند ہوا سب متفق ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہلاک کرنے پر
ابو طالب نے جب یہ سنا تمام اولاد ہاشم اور اولاد عبد المطلب کو جمع کیا اور سب حال اونسے کہا اور حضور کی حفاظت کے واسطے اونسے منت چاہی
سب لوگ اسپر متفق ہوے اور بنظر احتیاط کے ابو طالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
کو اپنے شعب مین لے آئے نبوت کی ساتوین برس اول ماہ محرم مین یہ مضمون وقوع مین آیا جب قریش
نے یہ سنا آپسمین عہد کیا کہ اولاد ہاشم اور اولاد عبد المطلب سے قطع رحم کرین اور کسی قسم کا تعلق اونسے
نکرین اور عہد نامہ اس مضمون کا لکھا گیا اور سبنے اوسپر مہرین کین اور خانہ کعبہ مین لٹکا دیا اور اوس
شعب کا محاصرہ کرلیا اور یہ اہتمام کیا کہ کوئی ضرورت کی چیز بنی ہاشم کو نہ پہونچا سکے اگر کوئی شخص بسبب قرابت
کے کوئی شے وہان مخفی پہونچا دیتا تھا تو اوسپر زجر کرتے تھے تین برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع کل بنی ہاشم
کے اوس شعب مین رہے اور ہر قسم کی تکلیف اللہ کیواسطے اوٹھایا کیے اور نوبت یہ پہونچی کہ بسبب
بھوک کے بچے اونکے روتے تھے اور قریش اونکی آواز اپنے گھرونمین سنتے تھے اکثر اولاد عبد مناف کے لوگ
اوس عہد سے بیزار ہوے اور اللہ تعالی نے ایک جماعت قریش کو کہ اولاد عبد المطلب کے قریب تھے اونکے
دلونمین ڈالا کہ عہد کو توڑ دین چنانچہ اول سب سے ہشام بن عمرو بن حارث اسپر مستعد ہوے اور اونہون نے
چند سرداران قریش کو اسپر آمادہ کیا اور اونکو یہ سمجھایا کہ ابو جہل تمہاری وجہ سے کبھی اپنے اہل قرابت کے
ساتھ یہ معاملہ نکرتا جو تمنے اوسکے اغوا سے اپنے اہل قرابت کے ساتھ کیا ہے وہ لوگ بھی مستعد ہوے اوس
عہد کے توڑنے پر چنانچہ پانچ شخص اسپر آمادہ ہوکر اور باہم عہد کرکے دوسرے روز محفل قریش مین کہ سب
وہان جمع تھے گئے اول زہیر ابن ابی امیہ نے اوٹھکر کہا ای اہل مکہ یہ روا ہے کہ ہم اپنے اہل و عیال کے
ساتھ آسائش سے بسر کرین اور بنی ہاشم کہ ہمارے اقربا ہین عسرت اور ضیق مین مبتلا رہین اب اگر کوئی شخص
اونسے معاملہ اور مصافحہ اور مکالمہ نکریگا تو خدا مین نہ بیٹھونگا جبتک اس عہد کو نہ توڑونگا ابو جہل نے کہا

جھوٹا ہے تو اس عہد کو ہرگز توڑ نہین سکتا ہے وہ چارون شخص جو نقض عہد پر مستعد تھے اونھون نے ایک کے بعد
دوسرے نے زہیر کے قول کی تصدیق کی اور کہا ہم اول ہی اس عہد پر راضی نہ تھے ابوجہل نے جب یہ حال دیکھا
کہا کہ تمھارے سننے پہلے سے اس معاملہ مین مشورہ کر لیا ہے پس قریش مین نزاع اور خصومت واقع ہوئی اتفاقاً
ابوطالب معہ ایک جماعت یارون اور عزیزونکے شعب سے باہر نکلے ابوجہل اور اوسکی قوم کے لوگ یہ سمجھے کہ
ابوطالب تنگ آگئے ہین اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمکو دیدینگے ابوطالب آکر بمقام حجر بیٹھ گئے اور کہا اے
قوم قریش مین ایک ایسے کام کیواسطے آیا ہون کہ صلاح سبکی اوسمین ہے اوس عہدنامہ کو میرے پاس لاؤ
کفار اوسکو لائے ابوطالب نے کہا کہ اس صحیفہ پر تمھاری مہرین ہین سبنے کہا ہان ہین ابوطالب نے کہا کہ محمد
نے مجھسے بیان کیا کہ حقتعالی نے ارضہ کو یعنی اوس کیڑے کو جو کتاب کا دشمن ہے اور اوسکو کہاجاتا ہے
اس صحیفہ پر مسلط کیا اوسنے ظلم اور جور اور قطیعہ کو اوسمین کہا لیا ہے یعنی وہ کلمات جو مشعر تھے ظلم اور جور
اور قطع رحم پر وہ اوس کیڑے نے کہا لیے فقط خدا کے نام کو چھوڑ دیا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ برعکس اسکے
کہا ہے اگر وہ اس بیان مین جھوٹے ہین مین اونکو تمہارے سپرد کر دونگا چاہو قتل کرو چاہو زندہ چھوڑ دو
اگر وہ اس بات مین سچے ہین تو یہ تمکو کافی نہین ہے کہ اس صحیفہ کے مضمون سے درگذرو قریش نے کہا ابوطالب
تمنے انصاف کی بات کہی اور اوس صحیفہ کو کہولا تو فی الواقع ویسا ہی تہا جیسکی رسول کریم نے خبر دی تھی
قریش شرمندہ ہوئے اور سر جہکا لیے لیکن ابوجہل اور اوسکے تابعین نے بہت خوشامد کی قریش کی کہ
عہدنامہ کو نہ توڑین ابوطالب معہ اپنے یارونکے کعبہ کے پردہ مین آئے اور کہا اے اللہ نصرت دے ہمکو اوپر اون
لوگونکے جنہون نے ہم پر ظلم کیا اور قطع رحم کیا اور حلال کیا اوس چیز کو جو اونپر حرام تہی اسکے بعد وہ اوسی شعب مین
پلٹ گئے وہ پانچوان شخص جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہا ہم بری ہین اس صحیفہ قاطعہ ظالم سے
اور اکثر لوگ اونکے موافق ہوکر مطعم بن عدی نے اوس صحیفہ کو پہاڑ ڈالا بعدہ اون سبنے ہتیار لگائے
اور اپنے تابعین کو مسلح کیا اور اوس شعب مین جاکر اولاد ہاشم اور اولاد عبد المطلب کو وہان سے نکال لائے

مکانات میں گھیر لیا اور یہ امر نبوت کی دسوین برس میں وقوع مین آیا اور اوسی سال میں ابوطالب نے انتقال
کیا اول خدیجہ و ابولہب نے حضور کی شراکت کی بعد وہ منحرف ہوگیا اور کفار کے ساتھ شریک ہو کر آپ
سرور عالم کو ایذا دینے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اسلام قبیلہ بنی بکر بن وائل میں تشریف لیگئے اور وہانکے لوگونکو دعوت اسلام کی اونہوں نے قبول نکیا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہانسے تو قوم قحطان کے ایک جماعت میں تشریف لیگئے اونہوں نے بھی نہ مانا
نہ مانا پھر حضور طائف اور قبیلہ ثقیف میں تشریف لیگئے زید بن حارثہ حضرت کے ساتھ تھے [illegible]
اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مہینا بھر طائف میں رہے اور ہر شخص کو آپ نے دعوت اسلام کی [illegible]
نمانا اور حضرت سرور عالم کو زبان سے اور ہاتھ سے ہر طرح تکلیف اور ایذا پہونچائی آخرکار حضرت سید عالم قبیلہ
ثقیف سے باہر تشریف لائے اور مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوے اور راہ میں ایک باغ تھا اوسمیں تشریف لیگئے
عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اوس باغ کے مالک تھے اور اوس باغ کے سامنے ایک مکان پر بیٹھے تھے اور
دیکھ رہے تھے کہ ثقیف نے رسول کریم کے ساتھ کیا معاملہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس باغ میں
ایک درخت انگور کے سایہ میں بیٹھ گئے اور دعا کرنے لگے الہی خداوندا اور پیش شکایت اور نالہ وزاری
کرتا ہون تیری درگاہ میں ضعف اور قلت قوت اپنی اور کمی طاقت اور ذلت اور خواری اپنی بیچ آدمیونکے
نزدیک تو ارحم الراحمین ہے تو ہے ضعیف اور مسکین کا پرورش کرنیوالا ہے اور میرا پروردگار ہے مجھکو کسپر
چھوڑتا ہے ایسے ظالم پر جو مجھکو دیکھکر غضب میں آتا ہے یا ایک دشمن کے ہاتھ میں کہ اوسکو مالک میرے امر کا
کیا ہے تو نے اگر تیرا غضب مجھپر نہین ہے تو مجھکو کچھ پاک نہین ہے تیری عافیت میرے تئین بہت وسعت
دینیوالی ہے پناہ لیتا ہون مین ساتھ تیرے نور وجہہ کے ایسا نور کہ روشن کرنیوالا ہے تاریکی کا اور اصلاح
کرنیوالا ہے کار آخرت اور دنیا کا تیرے غضب سے یہانتک کہ راضی ہوے تو و لا حول ولا قوۃ الا بک
روایت کرتے ہیں کہ عتبہ اور شیبہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کیفیت میں دیکھا محبت قرابت نے جوش کیا

شیبہ نے اپنے غلام عداس کو انگور دیکر کہا کہ اس شخص کو جا کر دو عداس نے جب انگور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیش کیے تو حضرت نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اون انگوروں کو نوش فرمایا عداس نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ ایسا کلام ہے کہ یہانکے رہنے والوں میں کسی سے نہیں سنا جناب سرور عالم نے پوچھا
تو کون ہے اور کس دین پر ہے غلام نے کہا میں نصرانی ہوں اہل نینوی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مرد صالح یونس بن متی کے دیہ سے عداس نے کہا تم یونس کو کیا جانو حضور نے فرمایا وہ میرا بھائی ہے وہ
بھی پیغمبر ہے اور میں بھی پیغمبر ہوں غلام نے کہا کہ نام نامی آپکا کیا ہے حضور نے اپنا نام نامی ارشاد کیا عداس نے
کہا عرصہ ہوا میں نے وصف تمہارا انجیل میں پڑھا ہے اور تمہاری تعریف توریت میں دیکھی ہے میں جانتا
ہوں کہ خدا تعالی تمکو اہل مکہ پر بھیجیگا اور تمہاری اطاعت نکرینگے اور مکہ سے تمکو نکالدینگے اور آخر کو
اللہ تعالی تمکو نصرت دیگا یہانتک کہ پہر مکہ میں داخل ہوگے اور دین تمہارا تمام روی زمین پر پہیل جائیگا
مجھکو اپنا دین تعلیم کرو میں مدت سے آپکی بعثت کا منتظر تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اوسپر عرض
کیا اور عداس نے جان و دل سے قبول کرلیا اور حضور کے سر مبارک اور ہاتہ پیروں پر بوسہ دیا اون دونوں
بہائیوں نے جب یہ حال دیکہا عتبہ نے شیبہ سے کہا کہ تمہارے غلام کو اونہوں نے اوسکے دین سے پہیردیا
عداس جب پلٹکر آیا دونوں نے اوس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ تو نے اونکے ہاتہ اور سر پر بوسہ دیا
غلام نے جوابدیا کہ اونہوں نے مجھسے وہ بیان کیا کہ جسکو سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا ہے اون دونوں نے
کہا نعوذ باللہ اونہوں نے تجکو فریب دیا عداس نے کہا ایسا نکہو تمام روی زمین میں اس شخص سے بہتر
کوئی نہیں اللہم صل وسلم وبارک علیہ ابن ہشام نے لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
طائف سے پلٹے مقام بطن نخلہ میں کہ مکہ معظمہ سے ایک شب کی راہ ہے کچہہ دن باقی رہ جبکہ تنہے وہان
قیام فرمایا جب شب ہوئی حضور نماز میں مشغول ہوے اتفاقا سات یا نو شخص قوم جنات سے نصیبین یا نینوی
کے رہنے والے وہان پہونچے اور جناب سرور عالم کا قرآن شریف نماز میں پڑہنا سنا بشرح اور آیات شریفہ

یہانتک کہ حضور نماز سے فارغ ہوئے اون جنون نے اپنی تئین حضرت سید عالم پر ظاہر کیا حضور نے اونکو دعوت اسلام کی وہ لوگ بے توقف
ایمان لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ جب اپنی قوم مین جانا میرا پیغام اونسے پہونچانا اور دعوت ایمان کی کرنا اور لکہا ہے کہ جن یہودی
تہے جب اپنی قوم مین پہونچے کہا یا قومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسی اے قوم ہماری ہمنے سنا اوس کتاب کو جو نازل
ہوئی ہے بعد موسی کے قرآن مجید یہ قصہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین بہی ارشاد کیا ہے الغرض جب وہ جن اپنے مکانونپر پہونچے اور
اونہوں نے قوم کو دعوت اسلام کی بہت اونکی قوم بہی دیکہے ہوئے رسول کریم پر ایمان لائی اور ارادہ کیا اونہوں نے کہ جناب
سید عالم کی زیارت سے مشرف ہوں جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ فوج جنونکی حضور کی ملازمت کو حاضر ہے اور ایک روایت مین ہے کہ ایکدن حضرت
حرم مکہ معظمہ کا حضور کے بیٹہے تہے مین حاضر ہوا اونسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک لشکر جنونکا حضور کی ملاقات کیواسطے مقام حجون مین حاضر ہے
جناب سید جن و انس اونکی ملاقات کیواسطے مکہ معظمہ سے باہر تشریف لیگئے اور ایک روایت مین ہے کہ جناب سرور عالم نے فرمایا کہ مین مامور ہوا ہون
کہ آج شب کو جنونکے پاس جاؤن اور اونکو دعوت اسلام کرون اور کلام خدا اونکو سناؤن یارو تمہین سے کون میرے ساتہ چلتا ہے
کسیکنے جواب نہ دیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین ہمراہ حضور کے چلونگا الغرض ابن مسعود حضور
کے ہمراہ چلے اور جب شعب حجون مین پہونچے رسول کریم نے انگشت مبارک سے ایک دائرہ زمین پر اینچا اور ابن مسعود سے فرمایا کہ اس خط سے قدم
باہر نہ نکالنا کہ کوئی آفت تم پر پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ایک ٹیکرے پر نماز مین مشغول ہوئے اور سورۂ طٰہٰ
نماز مین پڑہنے لگے بارہ ہزار جن اور بقولے چہ لاکہ اور بروایتے چالیس علم اور ہر علم کے نیچے ایک جماعت کثیر جنونکی حضور کی
ملازمت باسعادت کو حاضر ہوئے حضرت سرور عالم نے بعد فراغ نماز کے اونکو دعوت اسلام کی وہ سب مسلمان ہوگئے
اور ایک روایت مین ہے کہ جنون نے حضور سے پوچہا آپ کون ہین حضرت نے فرمایا مین اللہ کا نبی ہون
اونہون نے کہا گواہ اسکا کون ہے حضور نے ارشاد کیا یہ درخت اور اوس درخت مین سے فرمایا کہ یہان آ
خدا کے حکم سے وہ درخت چلا شاخین اوسکی زمین پر کہنچتی تہین اور پتہر ولنسے ٹہوکرین کہاتا تہا یہانتک
کہ رسول کریم کے برابر آکر کہڑا ہوا حضور نے اوس سے فرمایا کہ اے درخت کس چیز پر گواہی دیتا ہے اوسنے زبان
فصیح کہا گواہی دیتا ہون مین اسپر کہ تم رسول خدا ہو حضور نے فرمایا اپنی جگہہ پر جا وہ درخت جسطرح آیا تہا اوسیطرح
چلا گیا اللہم صل وسلم وبارک علیہ ارباب سیر نے لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طائف

سے مراجعت فرمائی اثناء راہ مین ایک جماعت اہل اسلام نے حضور سے اگر گذارش کی کہ حضرت کا مکہ مین تشریف لانا مصلحت نہین معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اہل مکہ نے ثقیف اور طائف کے احمقونکا حال سنا ہے اور اونہون نے اپنے احمقونکو اسبات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ بھی مثل اون ظالمونکے حضور کو زبان اور ہاتھ سے ہر طرح ایذا پہونچاوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر تشریف لیگئے اور وہان قیام فرمایا اور سرداران مکہ کو پیغام دیا کہ مجھکو اپنی جوار مین جگہہ دو کسینے قبول کیا مگر مطعم بن عدی نے جب حضور کا پیغام سنا قبول کیا اور اہل مکہ کو اطلاع دی کہ مین نے اونکو اپنی جوار مین لیا ہی اور دوسرے روز مطعم نے ہتیار لگائے اور اپنی اولاد اور تابعین کو مسلح کرکے مسجد حرام مین آیا ابو جہل نے اس ہیئت پر دیکھکر مطعم سے پوچھا کہ تم اونکے مجیر ہو یا تابع مطعم نے کہا مجیر ہون ابو جہل نے کہا جسکو تمنے پناہ دی ہمنے بھی پناہ دی پس رسولکریم مکہ مکرمہ مین تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑہی مطعم اپنی راحلہ پر سوار تہا اور کہتا تہا کہ اے گروہ قریش مین نے محمد کو امان دی ہے کوئی ہاتھ اور زبان سے ایذا نہ دے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان مین تشریف لائے مطعم اور اوسکی اولاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرکے چلے گئے جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی قادر تہا کہ قریش کے لوگونمین حضور کی محبت دیتا کہ وہ حضور کی اطاعت کرتے اور دل سے ایمان لاتے اور حضور کی اور اہل اسلام کی خدمت کرتے اور اونکو ایذا نہ پہونچاتے مگر برعکس اسکے وقوع مین آیا تمام قوم نے عداوت کی اور آپکو اور ایمان لانیوالونکو ایذا دی ہر طرح اسمین بظاہر حکمت تہی کہ جو تابع جناب رسالت کے ہوتے تہے وہ قیاس کرتے ہین کہ حضور سردار قریش کے لڑکے تہے قوم دنیا اونسی موافق ہوکر دنیا پھیلا دیا اور مسلمان ہونیسے راحت دنیا ملتی تہی اسلیے لوگون نے اس دین کو اختیار کیا بلکہ ہر صاحب عقل پر ظاہر ہوجاوے کہ اللہ تعالے نے محض اپنی قدرت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پہیلایا ہی اور اللہ ہی انکا معین اور ناصر تہا اور اسلام مین وہ لذت روح کو ملتی ہی کہ جو اہل حق تہے وہ لاکھون طرح کی ایذا اوٹہاتے تہے مگر اسلام قبول کرتے تہے اور نیز یہ حالات جو مذکور ہوے واسطے اظہار مرتبہ صبر جناب سرور عالم اور تابعین جناب رسالت کے تہے اونہون نے ہر بلا پر صبر کیا ان اللہ مع الصابرین یعنی اللہ صبر کرنیوالونکے ساتھ ہے اسکا ظہور اللہ تعالی نے کیا یعنی کفار

ہرچند کہ کوشش اللہ کے نور کے چھپانیمین کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے اوس نور کو کامل کر دیا اور جہان کہین اللہ کے علم مین
زمین پر اہل حق تھے اونکو اوس مرکز دائرۂ حق کیطرف متوجہ کیا اور نیز اسلام کو چمکا دیا اور تمام عالم کو اوس سے منور کر دیا
ارباب سیر نقل کرتے ہین کہ اسی سال مین ابتدا ہوئی انصار کے اسلام کی اور کیفیت اوسکی یہ روی ہے کہ رسول کریم ہر سال
موسم حج مین جو لوگ کہ اطراف و جوانب سے زیارت کعبہ کیواسطے حاضر ہوتے تھے اونکے پاس تشریف لیجاتے تھے اور دعوت
اسلام کرتے تھے نبوت کی گیارہوین برس ایام حج مین رسول کریم موضع عقبہ مین کھڑے تھے کہ ناگاہ ایک گروہ اہل مدینہ کا قبیلہ خزرج کے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا ہم اہل مدینہ ہین قبیلہ
خزرج سے حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تو مین تم سے کچھ بات کہون اونہون نے کہا بہتر اور بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو
دعوت اسلام کی اور قرآن مجید اونکو سنایا اونہون نے یہودیان مدینہ سے سنا تھا کہ زمانہ بعثت خاتم الانبیا کا قریب ہے جب جناب
سید عالم سے کلام علیہ السلام سنا آپس مین کہا قسم ہے خدا کی یہ وہی پیغمبر ہین کہ جسکی یہود خبر دیتے تھے فرصت کو غنیمت جانو اور ایمان
لے آؤ تاکہ کوئی شخص اہل مدینہ سے تم پر سبقت نہ لیجاوے پس چھ مسلمان ہوگئے اور وہ چھ شخص تھے جب وہ لوگ مدینہ منورہ کو واپس گئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال اہل مدینہ سے بیان کیا اور لوگون کو اسلام کی دعوت کی کہ ذکر رسول کریم تمام مدینہ طیبہ مین پھیل گیا
کوئی گھر ایسا نہ تھا جسمین حضرت سرور عالم کا ذکر شریف نہوتا ہو اور نقل کرتے ہین کہ بارہ آدمی اہل مدینہ سے موسم حج مین زیارت کعبہ کو
آئے تھے چھ وہی اور چھ اور کہتے ہین اونہون نے عقبہ مین جناب رسول کریم سے ملاقات کی اور بیعت کی نقل ہے کہ جب یہ مدینہ کو چلے حضور نے
مصعب بن عمیر کو اونکے ہمراہ کیا تاکہ اہل مدینہ کو احکام شرعی سکھاوین اور قرآن اونکو سناوین اور ایک روایت مین ہے کہ اونہون اور خزرج نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کوئی شخص ہمارے پاس بھیجیے کہ ہمکو راہ ہدا تعلیم کرے حضرت نے مصعب کو بھیجا اونہون نے دعوت
اسلام خلق کو کی اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ مسلمان ہوئے اور سعد نے اپنی قوم کو دعوت کیا وہ سب یکبارگی مسلمان ہوگئے اور کوئی گھر
مدینہ مین نرہا کہ اوسمین مرد اور عورتین مسلمان نہ ہوئی ہون مگر تھوڑے اسیطرح اسلام ترقی کرنے لگا یہانتک کہ تھوڑے زمانہ مین تمام عالم
مین پھیل گیا اور ترقی پانا اسلام کا درحقیقت ایک معجزہ ہے نبی کریم کا اللھم صل وسلم وبارک علیہ یا اللہ تعالیٰ
[illegible] ہماری بیماریون کو دور کر دے اور نور ایمان سے ہمارے قلبونکو بھر دے آمین رب العالمین تمت

اعلان [illegible] ناصری

واسطے اطلاع صاحبان عام کے فہرست کتب تصنیفات و تالیفات حضرت [illegible]
ناصری لکھنؤ میں اکثر مرتبہ بعد اشتہار کے طبع ہو چکے شائقین کی خدمت میں [illegible]
مطبع سے ارسال ہوتی ہیں درج ہے — قیمت [illegible]
خریداران [illegible] عرض کیا جاتا ہے

جنۃ الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجوم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار [illegible] ذکر [illegible]
نور الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصباح المعجزات فی ذکر سید الکائنات	ساعات البرکات فی [illegible] معجزات	کحل العینین فی ذکر سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
نفع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی [illegible] خیر البشر	رسالۃ المعاد	میلاد شریف قولی	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	[illegible] فال
بحر طلسم	دریائے طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فصاحت گلستان
مجموعۂ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارھویں	فضائل چار یار	عملیات نادرہ
مجموعۂ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الغموم	رسالہ زنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابیں مطبع میں موجود ہیں اور ہر قسم کا کام مطبع میں طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط وکتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کے بال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے —

العبد

قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع ناصری لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان — اکتوبر سنہ ۱۹۰[illegible]ء

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب خزینۂ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی **غلام محمد یادعلی** خانصاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو
اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک
رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے
تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال
پرملال وفات خلاصۂ کائنات ہے بفضلہ تعالے
یکے بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ ہفتم
ہی جسکا نام نور الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ ہے مطبع
نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف وصحت
مصنف ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۴ھ مین طبع ہو گیا ہے
لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع کا
نفرماوین راقم سے طلب کرلین -

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ آیہ بحمدہٗ ان رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الکونین مسمّٰی بہ

نور العینین
فی
ذکر رسول الثقلین

مؤلفہ شیدائے احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یار ولی علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ تعالیٰ

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا
شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری

فہرست کتاب نور العینین فی ذکر رسول الثقلین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبارک اللہ احسن الخالقین وصلی اللہ علی سیدنا محمد خیر البشر و احسن المرسلین

صبا بشہر مدینہ گر افتدت گذرے
رسان صلوٰۃ و سلامم بآن پیامبرے
کہ شاہ ہر دو جہانست و سید کونین
بود ہمیشہ ز رحمتش بر عاصیان نظرے

غزل

بہارستِ خلد ہے روئے محمدؐ
شمیم جانفزا ہے بوئے محمدؐ

سہی سرو ریاض میں دکھا لے
قدِ رعنائے دلجوئے محمدؐ

نہ دیکھا ہو زمیں پر جس نے فردوس
وہ آ کر دیکھ لے کوئے محمدؐ

دل وحشی ہے زنجیریں تڑاتا
بشوقِ یادِ گیسوئے محمدؐ

بس اب کافی ہے آگے جائے آداب
کہاں تو اور کہاں روئے محمدؐ

خمسہ

رکھتے ہین گو دوش پر اپنے گنہ کا بار ہم
پا گئے او سدم کہین گر طاقت گفتار ہم
پر ہین مداح جناب سید ابرار ہم
لطف پڑہکے وصف کوئے احمد مختار ہم
لین گے خالق سے صلے مین خلد کا گلزار ہم

پرتو شان تجلی صاف ظاہر ہو گیا
مست و بیخود ہے زمانہ طور سے ہے ارض سما
حضرت موسی کی صورت غش مین ہے خلق خدا
وادیٔ ایمن نہ کیون بنجائے جلسہ شعر کا
پڑہ رہے ہین کس کا وصف ابروئے خمدار ہم

خلق کا مصدر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
شافع محشر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
ذات کا مظہر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
مالک کوثر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
ہین اوسی مولا کے یارب تشنۂ دیدار ہم

پھیلی یہ خوشبو ہوا ہو جائے خود عنبر فشان
بوئے عطر آگین سے بس جاوے ابھی کون و مکان
خانۂ عطار کی صورت ہو گلیون سے عیان
گیسوئے مشکین حضرت کے پڑہین مدحت جہان
مشک و عنبر کی کرین کوسون تلک عطار ہم

مبتلائے جرم از سر تا بپا گو ہم سہی
پر نہین مایوس اپنے دل مین ہوتے ہین کبھی
اور خوف روز محشر ہے بلا شک واقعی
رحمۃ للعالمین کے ہم ہین عاصی امتی
ہین ازل سے مستحق رحمت غفار ہم

کس سراپا حسن و خوبی کی زبان پر ہے ثنا
کس چمن کے ہین بہلا ہم عندلیب خوشنوا
کسکے بحر وصف کا ہے دل ہمارا آشنا
کس گل رخسار کی مدحت مین ہین نغمہ سرا
چشم بد بین مین نہ کھٹکین کیون برنگ خار ہم

کچھ مقدرت سے نہین ہے زور مالک ہے خدا	حال اپنا قابلِ افسوس ہے واحسرتا
شکل سرمہ چشم مردم مین میسر آئی جا	طور کی صورت سے جلجانا ہمین منظور تھا
دیکھ لیتے بان گر اونکا روے پرانوار ہم	
اشتیاقِ دید مین عشاق ہونگے مبتلا	جذب دل جا ہیگا ہووے سامنا اب برملا
اس طرف یہ آرزو وہان غیرت عشقِ خدا	لطف ہوگا معرکہ مین جسمہ سکے اوسدم ذرا
جب خدا سے ہونگے اونکے طالب دیدار ہم	

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالے جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ہمنے رسول کیا تمکو ای محمد رحالیکہ شاہد ہو تم اور خوشخبری دینے والے ہو اور ڈرانیوالے ہو اور بلانیوالے ہو اللہ کی طرف اوسکے اذن سے اور چراغ ہو روشن کرنے والے اس آیہ پاک مین اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور ثنا کی ہے بہت سے صفات کمالیہ کے ساتھ اور اوسکی تفسیر مین بعضے مفسرین نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہین یعنے گواہ ہین اپنی امت کے اور بعض کا قول ہے کہ گواہ ہین انبیا علیہم السلام کے قیامت کے دن جب اللہ تعالے کفار سے سوال کریگا کہ ہمنے دنیا مین تم پر اپنے رسول بھیجے اور اونکو معجزات دیے اونھون نے تمکو تعلیم کیا تم کیون نہ ایمان لائے کفار اوسوقت اپنے بچاؤ کے لیے عرض کرینگے کہ ای اللہ کوئی رسول تیرا ہمارے پاس نہین آیا اور نہ کسی نے ہمکو ایمان تعلیم کیا ورنہ ہم ضرور ایمان لاتے اور کبھی انکار نکرتے اللہ تعالے اوسوقت انبیا علیہ السلام سے فرماویگا کہ کفار تمہاری تبلیغ سے انکار کرتے ہین انبیا عرض کرینگے کہ ای پروردگار ہمنے تیرے حکم پورے پورے انکو پہونچادیے مگر انھون نے ہمارا کہنا نمانا اور ایمان نلائے اور ہمکو ساحر اور مجنون بنایا اور ایذا دی اللہ تعالے فرماویگا کہ کون تمہارا گواہ ہے انبیا علیہم السلام

ف معانی اوپر کے بارہ رسالہ کے ختم ہو گئے ۱۱ اب انجام معنی

امت محمدی کو گواہ قرار دینگے اور امت مرحومہ کے لوگ عرض کرینگے کہ ای اللہ تیرے انبیا سچے ہین
انھون نے تیرے پیغام سب پہونچا دیے لیکن کفار نے انکار کیا کفار کہین گے کہ یہ لوگ ہمارے بعد
پیدا ہوے ہین انھون نے دیکھا ہی نہین ہے یہ شہادت کیسی دیتے ہین امت محمدیہ کے لوگ عرض
کرینگے کہ ای اللہ ہم لوگ بے شبہہ بعد انکے پیدا ہوے ہین اور ہمنے انکو دیکھا نہین ہے لیکن تو نے جو کتاب
ہمارے نبی پر نازل کی ہے اوسمین یہ لکھا ہے کہ انبیا علیہم السلام نے خدا کے حکم پہونچاے لیکن کفار نے
اونکا کہنا نمانا اور اونکو ستایا پس ہمکو اپنے دیکھنے سے زیادہ اوسکا یقین ہے اس وجہ سے ہم شہادت
دیتے ہین اللہ تعالے فرماویگا کہ اسکا کون گواہ ہے کہ ہماری کتاب مین یہ مضمون ہے اوسوقت جناب
سرور عالم شہادت دینگے کہ میری امت سچی ہے بیشک تیری کتاب مین یہ مضمون ہے اللہ تعالے
حضور کی شہادت کو قبول کریگا اور انبیا علیہم السلام اس جھگڑے سے نجات پاوینگے چنانچہ قرآن مجید مین
اللہ تعالے دوسری جگہ بخطاب امت یون ارشاد کرتا ہے وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا تم ہوگے گواہ انسانون پر اور ہوگا رسول تم پر گواہ علما نے اہل نکات فرماتے ہین
کہ یہ بھی ایک اہتمام ہے اللہ تعالے کا جناب سرور عالم کی اظہار عظمت کے واسطے تاکہ ظاہر ہوجاوے
کہ قیامت کے دن تمام خلائق کو آپسے نفع پہونچیگا یہانتک کہ انبیا علیہم السلام جو ایک پاک گروہ اور
معصوم ہین وہ بھی شان بے نیازی الوہیت سے مورد سوال ہوکر ایک پریشانی مین پڑجاوینگے
اور دفع اوسکا حضرت کی شہادت سے ہوگا چونکہ نبی کریم رحمۃ للعالمین ہین اور انبیا علیہم السلام بھی
عالم مین ہین لہذا اونکو بھی یہ نعمت حضور کی رحمت سے ملیگا اور مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا کی تفسیر مین
بعضون کا قول ہے کہ مبشر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کل امت کے چنانچہ فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جنت مین داخل ہوگا
اور نذیر ہین رسول کریم کفار اور مشرکین کے عذاب جہنم سے کیونکہ ثابت ہے حدیث سے کہ

منکر رسالت آنحضرت ہمیشہ عذاب جہنم میں گرفتار رہیں گے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ خوشخبری دینے والا
ہیں اپنی امت کے گنہگاروں کو تاکہ مایوس نہوں چنانچہ فرمایا ہے حضور نے شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ
مِنْ اُمَّتِیْ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنیوالوں کے واسطے ہے اور شفاعت رسول کریم
مقبول ہے فرمایا ہے آنحضرت نے کہ خصائص انبیا سے ہے کہ ایک دعا ہر نبی کی نزدیک مقبول الہی
ہے جب نبی نے اوس دعائی مقبول کی نسبت دعا کی ہے اللہ تعالے اوسکو قبول کر لیا ہے
ونہیں کیا ہے اور کل انبیا نے اوس دعا کو وقت ضرورت کے دنیا میں مانگ لیا ہے لیکن میں نے
نہ وہ دعا مانگی ہے اور نہ مانگونگا وہ ہی دعا قیامت کے روز مغفرت امت کے واسطے کرونگا اور نیز
قرآن مجید میں اللہ تعالے نے حضور سے فرمایا ہے کہ آپ کہدیں اپنی امت کے گنہگاروں سے
کہ نا امید نہوں اللہ کی رحمت سے بتحقیق اللہ اونکے کل گناہ بخش دیگا اللہ تعالے بخشنے والا
اور رحمت کرنے والا ہے اور ڈرانے والے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی سا نیز
اور متقین کو اللہ تعالے کی بے نیازی سے تاکہ اپنی کو عاجز سمجھیں اور کبر سے بچتے رہیں کیونکہ
اللہ تعالے مالک ہے اور مالک کو اپنے ملک میں اختیار ہے جو چاہے وہ تصرف کرے چاہے جسکو
برا کرے اور چاہے برے کو اچھا کرے کوئی اوس سے سوال نہیں کر سکتا کہ کیوں کیا لَا یُسْئَلُ
عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ اور اسی وجہ سے مروی ہے اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ایمان میان
خوف اور امید کے ہے پس بسبب گناہ کے اوسکی رحمت سے مایوس نہونا چاہیے اور نہ عبادت پہ
مغرور ہونا چاہیے بلکہ ہر حال میں خوف اوسکے قہر کا اور امید اوسکی رحمت کی ضرور ہے اور اسمیں
بندگی ہے اور یہی راہ نجات ہے اور بلانے والے ہیں نبی کریم اللہ کی طرف اوسکے اذن سے حضور کو
ہماری دعوت کرنے سے کچھ نفع نہیں اپنے نفع کے واسطے ہمکو ہدایت نہیں فرمائی ہے بلکہ اپنے معبود
اور خالق کے اذن سے اس کام کو کیا ہے جو آپکا اتباع اور اطاعت کریگا اللہ سے ملیگا اور جو آپکے

طریق کو چھوڑدیگا وہ گمراہی مین پڑیگا اور راہ وصول سے دور ہوجاویگا حضرت سعدی فرماتے ہین ؎

محال ست سعدی کہ راہ صفا	توان رفت جز در پئے مصطفےٰ

جو لوگ اس زمانہ مین دعویٰ فقر کرتے ہین اور اپنے کو اہل طریقت سے گمان کرتے ہین اور باوجود صحت عقل اور ثبات ہوش کے فرائض شرعی کو جو ارکان اسلام ہین ترک کر دیتے ہین ہرگز راہ راست پر نہین ہین اسواسطے کہ شریعت کی تعریف یہی ہے کہ یہ وہ راہ ہے جو رسول کریم نے عام اور خاص کل امت کو تعلیم کی ہے کوئی شخص اوس سے مستثنا نہین ہوسکتا ہے اور طریقت وہ راہ ہے جو حضور نے خواص کو تعلیم فرمائی ہے عوام اوسکے مکلف نہین ہین مثلاً زکوۃ شریعت مین فرض ہے کہ جسکے پاس سال بھر چالیس تولہ چاندی یا پانچ تولہ سونا رہے بعد سال کے چالیسوان حصہ اوسکا خیرات کرے اور خواص صحابہ کو جو تارکین تھے حضرت سرور عالم نے یہ حکم دیا تھا کہ جو کچھ تمکو ملے خدا کی راہ مین دیدینا اپنے پاس نہ رکھنا اور یہی طریقہ حضور کا اپنا بھی تھا پس جب خواص اپنے پاس مال دنیا رکھتے ہی نہین تو موافق شریعت کے زکوۃ اون پر فرض ہی نہین ہوتا ترک فرض اونسے کیون ہوگا اور علی ہذا القیاس نماز شریعت یہ ہے کہ باطہارت کاملہ لباس پاک پہن کر ستر شرعی چھپا کر مقام پاک پر وقت نماز فرض کے رو بقبلہ ہوکر حسب ارکان ظاہری نماز کے قیام اور رکوع اور سجدہ اور قاعدہ اور قرات قرآن وغیرہ ادا کریگا فرض ذمہ سے ادا ہوجاویگا اور ارباب طریقہ پر یہ بھی فرض ہے کہ سوائے ارکان مذکورہ کے حضور قلب بھی ہو جیسے جوارح سے خلاف نماز حرکت کرنے سے ہماری نماز جاتی رہتی ہے اسی طرح تصور غیر خدا انکی سے نماز اونکی فاسد ہوتی ہے پس نماز اونکی ہمسے اعلیٰ ہوئی اور اگر وہ نماز کو ترک کردین تو قطع نظر حدیث کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جسنے نماز کو عمداً ترک کردیا پس وہ کافر ہوگیا ظاہر مین یہ نقصان پیدا ہوتا ہے کہ عوام سے بھی بدتر ہوجاتے ہین اسواسطے کہ انکے

جوارح تو خدا کے کام مین صرف ہوتے ہین اونکے جوارح بھی محروم رہتی ہین اور حضرات مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ شریعت حضور کی اتباع ظاہری کا نام ہے اور طریقت اوسکو کہتے ہین کہ ظاہر مین حضور کی ظاہر کا اتباع ہو اور باطن مین جناب سرور عالم کے باطن کا اتباع ہو اور یہی طریقہ تھا ائمہ طریقت کا رضوان اللہ تعالے علیہم چنانچہ فتوح الغیب مین ہے حضرت محبوب سبحانی سیدنا ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین کہ جب کسی اہل باطن پر کوئی حال طاری ہو اوسکی صحت حال کے دو گواہ ہونا ضرور ہین وہ دو گواہ کتاب اور سنت ہین اگر وہ حال کتاب اور سنت کے موافق ہے تو حال ہے ورنہ کفر اور زندقہ مروی ہے کہ حضرت خواجہ عثمان ہرونی شیخ حضرت حبیب اللہ سیدنا خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہما سے کسی نے پوچھا کہ حضرت بعض لوگ دعوی فقر کرتے ہین اور شریعت کے مخالف ہین آپنے فرمایا کہ شریعت اول زینہ ہے اور طریقت اوسکے اوپر ہے بارے اگر کوئی مرتبہ طریقت سے گریگا تو شریعت پر قائم ہوگا اور اگر شریعت کے مرتبہ سے گرا تو پھر کہان رہیگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور اللہ جلشانہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر ارشاد فرمایا ہے بعض علما قائل ہین کہ سراج سے مراد یہان آفتاب ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین آفتاب کو سراج فرمایا ہے ارشاد کیا ہے تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا پس حضرت نبی کریم کو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم آفتاب ہو روشن کرنیوالے آفتاب ظلمت شب کو ہٹاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماحی ظلمت کفر و بدعت ہین آفتاب کے نور سے کل تارے منور ہین انوار جناب رسالت سے کل خاصان خدا کیا انبیا اور کیا اولیا مستفیض اور مستنیر ہین تاثیر آفتاب سے پھلون مین لذت معدن مین جواہرات پیدا ہوتے ہین فیوض جناب سرور عالم سے قلوب عارفین مین جوہر عرفان اور عاشقین کے دلون مین لذت محبت پیدا ہوتی ہے آفتاب کل تارون سے بڑا اور نورانی ہے جناب سید عالم کل انبیا سے فضائل

بیان شریعت و طریقت

اور مراتب میں اعلی اور ارفع ہین نور آفتاب سے ہر شے مخفی ظاہر ہوجاتی ہے نور محمدی سے تمام خلق
جو علم خدا میں مخفی تھی عالم ظہور میں آئی اور نیز صفات باری تعالے جو مکنون تھے ظاہر ہوے ان وجوہ
سے اللہ تعالے نے آپکو سراج منیر ارشاد فرمایا ہے اور بعض علما اسکے قائل ہین کہ سراج سے اوسکے
معنی لغوی مراد ہین اللہ تعالے چراغ روشن کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے اور
چراغ حضور کو اسواسطے فرمایا ہے کہ چراغ مین چند صفات وہ ہین جو کہ آفتاب مین ہین اور نہ ماہتاب مین
ہین مثلاً آفتاب اور ماہتاب کسی مین ظہور اپنے نور کا نہین کرسکتے ہین اور چراغ مین یہ صفت ہے
کہ دوسرے چراغ کو روشن کردیتا ہے اور اوسکے نور کا ظہور اوسمین ہوجاتا ہے اور وہ خود جیسا ہی ویسا ہی
رہتا ہے اوسمین کمی نہین ہوتی ہے اور پھر اوس چراغ سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا تا قیامت اسی طرح
اگر روشن کرتے چلے جاؤ تو یہ سلسلہ جاری رہیگا اسی طرح جناب سرور عالم سے صحابہ اور صحابہ سے تابعین
اور ان سے تبع تابعین مستفیض ہوے اور پھر نور محمدی اسی طرح سے سینہ بسینہ ایک سے دوسرے مین
اور انشاء اللہ مین قیامت تک ظاہر رہیگا اور یہی مضمون خلافت ہے جناب رسالت کا کہ حشر تک باقی
رہیگا اور نیز آفتاب اور ماہتاب اپنے وقت معمولی پر طلوع کرتے ہین اور خلق کو نفع پہونچاتے ہین
لیکن ہر شخص خلق سے مجبور ہے اپنی کوشش سے بلا وقت اوس سے نفع نہین لے سکتا ہے اور چراغ مین
یہ صفت ہے کہ جب ضرورت ہو تھوڑا اسباب فتیلہ اور روغن بہم پہونچا کر آگ سے جلا کر ہر شخص ہر وقت
اوس سے نفع حاصل کر سکتا ہے اسی طرح جہد فی سبیل اللہ اور عبادت اور محبت اور تعلق قلب
کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نور محمدی قلب مین چمکتا ہے اور طالب حق کو نفع
پہونچاتا ہے اور سراج کے ساتھ منیر کی قید سے یہ مطلب ہے کہ آفتاب اور چراغ دونو مین
دو صفتین ہین ایک جلا دینا دوسرے روشن کر دینا چونکہ جناب سرور عالم رحمۃ للعٰلمین ہین جلانا آپ کا
کام نہین ہے فقط روشن کرنا آپ کا کام ہے آپ سراسر خود نور ہین اور جو صدہا دلونکو جو آپسے تعلق

پیدا کرتے ہین بقدر اونکی استعداد کے منور کر دیتے ہین حضور کا جسم انور بھی حقیقت مین سراپا نور اور روح لطیف تھا بلکہ روح سے بھی الطف تھا اسواسطے کہ لیلۃ المعراج مین مسجد حرام سے بیت المقدس ہوتا ہوا سماوات کی سیر فرماتا ہوا بالاے عرش عظیم پہونچا اور پھر طرفۃ العین مین واپس آیا یہ قوت اور وصف کسی مقرب خدا کی روح کو بھی حاصل نہین ہے اور سواے اسکے اور بہت صفات کمالیہ حضور کے جسم مبارک مین تھے کہ کسی جسم مین پائے نہین جاتے ہین کسیقدر صفات جسم انور اور جسد اطہر کے معلوم ہونیکے واسطے حال حلیہ مبارک جناب رسول کریم کا بیان کیا جاتا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج مین فرمایا ہے کہ چہرۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ ہے جمال الٰہی کا اور مظہر ہے انوار نا متناہی کا صحیحین مین براء ابن عازب سے نقل کیا ہے فرمایا ہے اونھون نے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خوبرو اور خوشخو زیادہ تمام مردم سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی چیز کو بہتر اور خوشتر نبی کریم سے حضرت ابوہریرہ نے مَارَأَیْتُ شَیْئًا فرمایا اور نہ کہا اِنْسَانًا یَا رَجُلًا تاکہ ظاہر ہو کہ حضور فقط انسان ہی سے احسن تھے بلکہ ہر شے سے حسن اور خوبی مین فائق تھے اور کہا ہے اونہین راوی نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے روشن اور تابان تھے کہ گویا سیر کرتا تھا آفتاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک مین اور ایک حدیث مین ہے کہ جب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا گویا دیکھتا کہ آفتاب طلوع کرتا ہے غرض اس سے بیان صفوت اور نورانیت چہرۂ پر انوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی حضور کے روے تابان سے دبدبہ اور شوکت ظاہر تھا اور انوار چمکتے تھے

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہوئے — منہ تو دیکھون کہ ترے منہ کے مقابل ہووے

چاند کیا سامنے گر آپ کے آوے خورشید — دعوئے حسن سے خجلت اوسے حاصل ہوئی

کیا یہ خورشید ہے خورشید قیامت ہو اگر — آپکے آگے ٹھہرنا اوسے مشکل ہوئے

شان اجلال پہ آجائیں اگر وہ رخسار	کسکو طاقت ہے کہ اوسوقت مقابل ہووے
آہ برباد نہ یون جائے میرا نالۂ و آہ	آہ کے ساتھہ اگر جذبہ کامل ہووے
اب تو بیدل ہے دل وحشت زدہ گھبراتا ہے	یاالٰہی شب فرقت کہین زائل ہووے
ہے تمنا یہی دن رات کہ روز محشر	دست کافی مین ترا پایۂ محمل ہووے

اللّٰھم صلّ وسلم وبارک علیہ اور بخاری شریف مین ہے کہ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور کا روے پر انوار مثل شمشیر کے تھا یعنے چمک اور ثقالت اور روشنی مین فرمایا نہین بلکہ بیان تھا مثل قمر کو فرمایا ہے شیخ نے کہ شمشیر کے ساتھہ تشبیہ مین گول ہونا چہرہ مبارک کا فوت ہوتا تھا اس وجہ سے حضرت رضی اللہ عنہ نے اوس سے رجوع کیا تشبیہ قمر کی طرف تاکہ ظاہر ہو کہ حضور کے روے مبارک مین گلائی اور چمک دو نو باتین جمع تھین اور مسلم شریف کی روایت مین وارد ہی کہ کہا اونھون نے نہین بلکہ مثل آفتاب اور ماہتاب کے تھا یعنی دبدبہ اور چمک اور روشنی مین مانند آفتاب کے اور ملاحت مین کہ یہ صفت آفتاب مین نہین ہے مثل ماہتاب کے تھا اور ملاحت وہ صفت ہے کہ دیکھنے مین اچھی معلوم ہوتی ہے اور دل مین جگہہ کرتی ہے اور فرمایا ہے شارحین حدیث نے کہ حضور کا چہرۂ مبارک ایسا گول نتھا کہ مثل دائرہ کے ہو اسقدر گول ہونا بھی حسن کے خلاف ہے بلکہ تھوڑی سی گلائی تھی یعنی بہت لنبا نتھا اور یہ حسن او جمال مین داخل ہے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مکلثم یعنے بہت زیادہ گول نتھا اور صاحب شفا نے کہا ہے کہ مکلثم اوسکو کہتے ہین کہ جسکی ٹھڈی چھوٹی ہو اور ٹھڈی کے قصیر ہونے سے چہرہ گول ہوتا ہے اور اوسکے طول سے چہرہ لنبا ہوتا ہے غرض یہ ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کا چہرہ مبارک بالکل گول نتھا اور اوسی روایت مین یہ بھی ہے کہ روے مبارک حضور کا مطہم بھی نتھا مطہم اوسکو کہتے ہین کہ جو پر گوشت

اور پھولا ہوا اور ایک روایت مین سھل الخدین وارد ہے سھل کہتے ہین زمین نرم ہموار کو
مراد اس سے یہ ہے کہ رخسارہ مبارک نرم اور ہموار تھے اور اسیل الخدین مین بھی روایت ہے
یعنے رخسارہ مبارک بلند اور ابھری ہوی نتھے اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہ شعرا اور
فصحاے صحابہ سے ہین اونکے کلام مین چہرہ مبارک کی تشبیہ ساتھ قطعہ قمر اور شقہ قمر کے واقع ہے
یعنے ماہ پارہ اگرچہ شعرا محبوب کو پارہ قمر کہتے ہین اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ چاند انسان سے علو اور
جرم مین بڑا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل قمر ہین کہ اوسکی خلقت بھی حضور کے پارہ
نور سے ہوئی ہے پس حضرت کی تشبیہ پارہ قمر کے ساتھ جو واقع ہے ناچار اسمین کوئی وجہ
اور ہونا چاہیے چنانچہ بعض علمانے کہا ہے کہ یہ تشبیہ محمول ہے اسپر کہ جب حضور کسی طرف مڑکر دیکھتے
تھے تو اوسوقت مین کچھ تھوڑا سا چہرۂ انور دکھلائی دیتا تھا لہذا اوسکو پارۂ قمر کے ساتھ تشبیہ دی ہے
اور اس قول کی تائید کرتے ہین جبیر ابن مطعم کی حدیث سے جسکو طبرانی نقل کرتے ہین
کہ کہا اونھون نے التفات کیا میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس روے مبارک تھے
ساتھ کہ مانند شقہ قمر کے ہے اور شیخ نے کہا ہے کہ احسن یہ ہے کہ یہ تشبیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیشانی مبارک کی ہے جیسا کہ امام بخاری نے کعب بن مالک سے نقل کیا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب شکن پڑتی تھی حضور کی پیشانی مبارک مین روشن ہوتا تھا اور چمکتا تھا گویا کہ ایک
چاند کا ٹکڑا ہے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا اونھون نے
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک مانند دائرہ قمر کے اور دائرہ قمر کہتے ہین چاند کے
ہالہ کو جسکو ہندی مین کنڈل کہتے ہین غرض یہ ہے کہ چہرۂ پر انوار مثل چاند کے تھا اور گرد اوسکی
ضیا اوسکی پھیلی ہوئی تھی مثل ہالہ کے پس یہ معلوم ہوتا تھا حضور کے روے مبارک کو دیکھنے سے
کہ چاند ہالہ مین ہے اور حضرت کعب بن مالک کی حدیث مین بھی تشبیہ چہرۂ پر انوار کی دائرہ قمر کی

ساتھ واقع ہے حضرت شیخ محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ اس تشبیہ مین حضرت سرور عالم کے جمال اور جلال کو غور کرنے سے دیدہ اور دل پر ہوتا ہے ساتھ نور محبت اور عظمت کے اور زیادہ تر مشہور ہے چہرۂ شریف کی تشبیہ ساتھ قمر لیلۃ البدر کے یعنی ماہ کامل کے ساتھ بیہقی نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت ہمدانی نے مجھسے کہا کہ حج کیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین نے کہا کہ رسول کریم کے روے شریف کا وصف بیان کرو کہ کیسا تھا کہا اونھون نے مثل ماہ کامل کے تھا نہین دیکھا مین نے مثل اونکے نہ قبل اونکے اور نہ بعد اونکے ؎

عدیم المثل ہے خوے محمد	کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا
کیون نہ ہووے تجھے یکتائی کا دعوی محبوب	ہے دو عالم مین تو ہی ایک خدا کا محبوب
نور اللہ کا تھا تیرا سراپا محبوب	دیکھیے کسطرح سے انسان تیرا سایہ محبوب
قدرت حق کا نظر آئے تماشا محبوب	ایک نظر دیکھے جو کوئی تیرا جلوا محبوب
وہ پیمبر ہین فقط تو ہے خدا کا محبوب	انبیا جتنے ہین سب حق ہین مگر فرق یہ ہے
کاش بر آئے میرے دل کی تمنا محبوب	مرقد پاک کی ہو مجکو زیارت حاصل

ہند ابن ابی ہالہ نے فرمایا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے بزرگ اور معظم اور صاحب ہیبت دیکھنے والونکی نظر مین چمکتا تھا چہرہ پر انوار آپکا جیسے چمکتا ہے چاند چودھوین رات کا شیخ محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب کے ساتھ تشبیہ دینے سے چاند کے ساتھ تشبیہ دینے کو جو ترجیح دی ہے اسمین علما نے فرمایا ہے کہ چاند پر کرتا ہے آنکھ کو ساتھ اپنے نور کے اور انس پکڑتا ہے اور لذت حاصل کرتا ہے دل اوسکے مشاہدہ سے اور دیکھنا اوسکا ممکن ہے بخلاف آفتاب کے وغیرہ کرتا ہے نظر کو اور ذوق نہین بخشتا ہے دل کو ہان تشبیہ حضور کی ذات عظیم الصفات کی آفتاب کے ساتھ صحیح اور درست ہے سطوت اور جلال مین اور نور بخشنے مین

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کرنیمین ہیچ ذرات عالم کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات شریف کی کنہ حقیقت کی ادراک ہونیمین او حضور کے فضل اور کمال کے مطالعہ مین اہل قرب
اور بعد کی نظر عقول خیرہ ہوتی ہین لیکن نظر ظاہر کے دیکھنے مین تشبیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
چاند کے ساتھ اچھی ہے اور مواہب لدنیہ مین نمایہ سے منقول ہے کہ جب جناب سرور عالم خوش ہوتے
تھے دکھائی دیتا تھا روے مبارک آپکا مثل آئینہ کے اور دکھائی دیتا تھا حضور کے روے پر انور ہر
شخص اور در اور دیوار یعنے ہر شے جو سامنے ہوتی تھی اور فرمایا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا
مین نے رسول کریم کو چاندنی رات مین اور حلہ احمر آپ پہنے ہوے تھے پس دیکھتا تھا مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو اور چاند کو قسم خدا کی تھے حضور میرے نزدیک بہتر چاند سے اور کہنا حضرت رضی اللہ
تعالے عنہ کا کہ نزدیک میرے واسطے اظہار اونکی نزدیک ہر ساتھ حسن وجمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی احسن ہین چاند سے اور مراد اس حدیث مین حلہ سرخ سے وہ
جامہ ہے کہ جسمین سرخ خط تھے محدثین کی تحقیق مین اور شیخ محدث دہلوی نے کہا ہے کہ اس قسم کی
تشبیہات کہ صفات رسول کریم مین ہوے ہین طریق شعرا پر ہین موافق عرف اور عادت کے والا کونات
سے کوئی چیز نہین ہے کہ برابر اور مثل صفات خلقیہ اور خلقیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور بصر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیئت اور شکل مین روایت ہے سیدنا علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا اونھون نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی آنکھون والے اور دراز
مژگان اور ایک روایت مین ہے اَشْکَلُ الْعَیْنَیْنِ شکلہ اوس سرخی کو کہتے ہین جو آنکھون کی سفیدی
مین ہو مراد اوس سے باریک سرخ رگین ہین جو آنکھون مین ہوتی ہین اور ہندی مین اسکو
نشیلی آنکھ کہتے ہین اس وجہ سے کہ حالت سکر مین آنکھون مین یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ محبت حضرت الوہیت مین مست اور سرشار تھے لہذا آثار سکر محبت آنکھون

ظاہر تھی اور یہ حسن ہے آنکھوں کا اور بعضوں نے اَشْکَلُ الْعَیْنِ کے معنی دراز اور باریکی چشم کر بیان
کیے ہیں اور بعضوں نے شکلہ کو سحرہ بھی کہا اشتقاق سحر کا سحر سے ہے مراد اوس سے چشم جادو اور جادوگر
کہ دلکو فریفتہ کرلے اور یہ کمال محبوبیت جناب رسالت سے ہے اور یہ صفت چشمان حضور کی ایک نصرانی نے
بھی اپنی تاریخ میں لکھی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت اسکی نہتی کہ لوگونکو تہدید کریں اور ڈرائیں
تب لوگ اون پر ایمان لاویں بلکہ جسکو نظر توجہ سے دیکھ لیتے تھے وہ اونکا فریفتہ ہوجاتا تھا اور تمنا کرتا
تھا کہ ہو وہ کہیں اونکی اطاعت کرے خسرو فرماتے ہیں ؎

عالم ہمہ یغماے تو خلق خدا شیداے تو	این نرگس رعناے تو آوردہ رسم دلبری

اور اَشْہَلُ الْعَیْنَیْنِ بھی حدیث میں وارد ہے شُہلہ کہتے ہیں اسکو کہ سیاہی میں کچھ سرخی ہو مگر یہ کمتر روایت
کیا گیا ہے اور اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ بھی حدیث میں وارد ہے اور ادعج اوسکو کہتے ہیں جبکہ سیاہی چشم خوب
سیاہ ہو اور بعض اہل علم نے ادعج کے معنی کشادگی کے لکھے ہیں اور بغیر سرمہ لگائے حضور کی آنکھیں
سرگیں تھیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت ابصار میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ
تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ دیکھتے تھے تاریکی شب میں جیسا کہ دیکھتے تھے روشنی میں روز کی
اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور دیکھتے تھے نبی کریم آگے اور پس پشت
یکساں احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقتدیوں سے فرماتے تھے سبقت نکرو
مجھے رکوع اور سجدہ میں کہ میں دیکھتا ہوں تمکو یکسان آگے اور پس پشت سے اور چھپا نہیں ہے مجھپر رکوع
اور سجود تمہارا شیخ محدث دہلوی نے اس روایت کے تحت میں فرمایا ہے کہ اس روایت کی حقیقت کو
اللہ تعالے جانے کہ کیا ہے اور حقیقت حضور کی تمام احوال کی ایسی ہے کہ اوسکی کنہ کوئی دریافت
نہیں کر سکتا ہے اور دعوی اوسکی درک کا حکم کہ تاویلات متشابہات کا رکھتا ہے یعنی جیسے متشابہات کی
کنہ کو اللہ ہی جانتا ہے ویسے ہی حضور کی کنہ احوال کو خدا ہی جانتا ہے اور قیاس عقل اور نظر علم سے

جسقدر رکھ سکتے ہین وہ یہ ہے کہ یہ رویت بصری ہے یا رویت قلبی اور بہر تقدیر مخصوص ہی ساتھ نماز
کے کہ وہ وقت ہے انکشاف کا اور زیادتی نور کا یا عام ہے تمام اوقات کو اور اگر رویت بصری ہے تو
اسی آنکھ کی قوت ہی جو سر مین ہے یا آنکہ پروردگار قادر ہے کہ قوت بصریہ حضور کی ہر جزو بدن مین پیدا
کی ہے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابصار کو بطریق اعجاز کہ مقابلہ شرط یہ تھا اور بعضون نے کہا ہے
کہ حضور کے دونو شانون مین مثل سوراخ سوزن کے دو آنکھین تھین اونسے دیکھتے تھے اور ملبوس شریف
اوسکو چھپاتا نتھا یا اعضا اوس جماعت کے حائط قبلہ مین منطبع ہوتے تھے جیسے آئینہ مین پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو مشاہدہ فرماتے تھے یہ دونو قول نادر ہین اگر صحیح روایت پائی جاوی آمنّا
وصدّقنا ورالا محل توقف ہی اور علما نے کہا ہے کہ یہ مضمون باسناد صحیح ثابت نہین ہوا ہے اور اگر رویت
قلبی مراد ہے پس وہ علم ہے بطریق وحی اور اعلام کے اور کشف اور الہام کے اور فرمایا ہے علما نے کہ
صواب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جیسا قلب شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو احاطہ اور وسعت درک
اور علم معقولات مین دیا ہے حضور کے حواس لطیف کو بھی احاطہ درک محسوسات مین بخشا ہی اور شش جہاتکو
حضور کے واسطے ایک جہت کے حکم مین کردیا ہے واللہ اعلم اور اس مقام پر ایک اشکال علما نے یہ بیان کیا
ہے کہ بعض روایت مین وارد ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بندہ ہون
نہین جانتا ہون جو کچھ دیوار کے پیچھے ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ اسکی اصل ہی نہین ہے اور یہ روایت
صحیح نہین ہوئی ہے اور اگر صحیح ہو تو مین کہتا ہون کہ یہ انکشاف مخصوص ہے حال نماز کے ساتھ
اور اگر علم ہے تو موقوف ہے ساتھ اعلام الٰہی کے جیساکہ تمام مغیبات مین ہے اور دلالت کرتی ہے
اسپر یہ حدیث کہ ایک مرتبہ حضور کا ناقہ گم ہوگیا بعضے منافقین نے کہا کہ محمد آسمان کی خبرین بیان کرتے ہین
اور یہ نہین جانتے ہین کہ ناقہ اونکا کہان ہے جب یہ قول منافقون کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنا فرمایا مین نہین جانتا ہون اور نہین دریافت کرتا ہون مگر وہ کہ جو اللہ تعالےٰ اسکھاتا ہے

اور ساتھ ہی اسکے آپنے فرمایا کہ تحقیق بتلادیا اللہ تعالے نے مجھکو حال اوس ناقہ کا کہ وہ فلان مقام پر
ہے اور اس طرح مہار اوسکی ایک درخت مین بندھ گئی ہے پس لوگ وہان گئے اور اوس ناقہ کو
جس طرح پر حضور نے خبر دی تھی اوسی طرح پر پایا پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہین جانتے ہین
مگر وہ جو اللہ تعالے نے آپکو تعلیم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کی طرف زیادہ نظر
رکھتے تھے بہ نسبت آسمان کے بسبب کمال حضور اور حیا کے اور یہ بھی حدیث مین وارد ہے کہ نظر آسمان کی
طرف رکھتے تھے فرمایا ہے علمانے کہ آسمان کے جانب آپ انتظار وحی کی وجہ سے دیکھتے تھے اور
زمین کی طرف دیکھنا روزمرہ کی عادت تھی اور حضور کی عادات تھی کن انکھیون سے اور فقط گردن پھیر
نہ دیکھتے تھے جب دہنے بائین ملتفت ہوتے اور دیکھتے تھے بالکل پھر جاتے تھے کیونکہ کن انکھیون سے
دیکھنا عادت متکبرین کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع شریف کے حال مین حدیث مین
وارد ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین دیکھتا ہون اوسکو جسکو تم نہین دیکھ سکتے
اور سنتا ہون اوسکو جسکو تم نہین سن سکتے ہو سنتا ہون مین آسمان کی اطیط کو اطیط خالی شکم کی آواز
کو اور اونٹ کے بچے کی آواز کو اور پالان کی آواز کو اور بوجھ اوسکے ہو کہتے ہین اور فرمایا ہے حضور نے
کہ آسمان کو سزاوار ہے کہ اطیط کرے اسواسطے کہ آسمان پر ایک بالشت اور ایک روایت مین ہے چار انگل بھی
نہین ہے مگر یہ کہ فرشتہ سر سجدہ کیواسطے رکھے ہوئے اور ایک روایت مین ہے فرشتہ ساجد ہے یا قائم ہے اور
حضور کے کانون کی ہیئت اور صفات مین فقط اسقدر مروی ہے تام الاذنین یعنی حضور کے کان
پورے تھے مطلب یہ ہے کہ جیسے چہرہ مبارک پر چاہیے اور مزین تھے ویسے ہی تھے اور پیشانی مبارک کے وصف مین
فرمایا ہے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے واضح الجبین اور روایت مین صلت الجبین بھی آیا ہے
اور واسع الجبین بھی روایت ہے حاصل مطلب سب روایتون کا یہی ہے کہ حضور کی پیشانی کشادہ تھی اور کشادہ
پیشانی ہونا اثر خوش نصیبی کا ہے اور علما نے اس سے خوش نصیبی امت مراد لی ہے اور جب پیشانی مبارک مین شکن

پڑتی تھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ قطع قمر ہے اور جناب سرور عالم کی ابرو کے وصف مین ہند ابن ابی ہالہ نے فرمایا ہے اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ یعنے بھوین حضور کی خمدار اور نازک تھین جسکو فارسی مین کمان ابرو کہتے ہین اور درمیان دونو بھون کے ایک رگ تھی کہ غضب کے وقت ظاہر ہوتی تھی اور دَقِیْقُ الْحَوَاجِبِ بھی حدیث مین مروی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بہت گنجان بال ابرو شریف مین نہ تھے اور سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے مَقْرُوْنُ الْحَاجِبَیْنِ یعنے بھوین حضور کی ملی ہوئی تھین اور ہند ابن ابی ہالہ نے فرمایا ہے مِنْ غَیْرِ قَرْنٍ یعنے باہم ملی نہ تھین ظاہر ہے ان دونو روایتون مین اختلاف ہے لیکن اہل علم نے فرمایا ہے کہ بھوین حضور کی نہ بالکل ملی ہوئی تھین اور نہ اونمین بہت فرق تھا بلکہ چند موی خفیف درمیان مین اونکے تھے کہ اس وجہ سے ملنا اور نہ ملنا دونو کا اطلاق اون پر صحیح ہوتا تھا مولانا جامی کہ عاشقان جناب نبوت سے ہین اونکی مدح مین فرماتے ہین ؎

شکار پیشہ دو ترک اند خفتہ چشمانت	نہادہ بر سر بالین خود کمان ہر دو

اور پلکین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیدھی تھین اور بال اونمین کم تھے اہل عشق نے فرمایا ہے کہ بھوین اور پلکین حضور کی صورت مین مثل تیر اور کمان کے تھین اور کام بھی تیر اوس کا کرتی تھین کہ دل عاشقونکے اوس سے گھائل تھے ؎

دلم قربان این مژگان و ابرو	عجب تیر و کمان ترکان ندارد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور بینی مبارک کے حال مین حدیث شریف مین اَقْنَی الْاَنْفِ اور اَقْنَی الْعِرْنِیْنِ وارد ہے یعنی بینی مبارک بلند تھی اور دَقِیْقُ الْعِرْنِیْنِ بھی روایت ہے یعنے بہت گندہ نتھی بینی شریف اور ایک نور اوسپر ایسا چھایا ہوا تھا کہ جو شخص بغیر تامل کئے ہوئے دیکھتا تھا گمان کرتا تھا کہ حضور کی بینی پر انوار بہت بلند ہے اس حدیث شریف پر غور کرنے سے کیفیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانیت کی مشاہدہ ہوتی ہے کہ نورانیت حضور کی کس درجہ اعلی پر تھی آفتاب مین

نور غالب ہے اوسکے دیکھنے سے یہ مضمون ظاہر ہوجاتا ہے یعنی جب آفتاب پر کوئی شخص نظر کرتا
ہے تو اول قرص آفتاب بڑا معلوم ہوتا ہے اور جب تامل اور غور سے نظر ٹھراکر دیکھتا ہے تو قرص آفتاب
کے کنارے تمیز ہوتی ہے اور اوسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ نور اوسکے گرد پھیلا ہوا ہے کہ اوسکی وجہ سے
بغیر تامل کیے ہوے دیکھنے سے قرص بڑا معلوم ہوتا ہے پس یہی نشاء تجسم حضور کی بلندی پر انوار کی
کہ تامل کے ساتھ دیکھنے سے حد بینی شریف متمیز ہوتی تھی ورنہ غلبہ نور سے بلند بینی معلوم ہوتی تھی انتہٰ
دہن مبارک کشادہ تھا صحیح مسلم مین مروی ہے کہ فرمایا حضرت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ذکے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم یعنے کشادہ دہان اور ایسی ہی مروی ہے ہند ابی ہالہ سے
شمائل ترمذی مین اور اہل عرب کے نزدیک مرد کیواسطے دہن کشادہ ہونا ممدوح ہے بخلاف
عورت کے کہ اونکے لیے تنگی دہن ممدوح ہے اور اہل علم نے تنگی دہن سے مراد کم سخنی بھی لی ہے
اور کشادہ دہن اوسکے برعکس ہے پس مراد اوس سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن
مبارک سے کلام پورا اور کامل نکلتا تھا نہ شکستہ اور ناقص پس ماحصل اوسکا بیان فصاحت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور دندان مبارک آگے کے کشادہ تھے یعنے ایک دوسرے سے
جدا تھا اور علماے اہل نکات نے فرمایا ہے کہ اسمین یہ حکمت تھی کہ وقت تکلم کے قلب مبارک سے
جو نور نکلتا تھا وہ نور بلا مانع اور حجاب کے قلوب طالبان خدا پر پڑے تاکہ اوس سے مستفیض ہون
چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ لب جب
کلام فرماتے تھے دیکھا جاتا تھا کہ گویا نکلتا ہے نور آگے کے داتون کی کھڑکیوں سے اور حدیث مین
وارد ہے کہ دندان مبارک مین رونق اور آب اور تاب اور شیرینی تھی اور سیدنا علی مرتضیٰ
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے دندان شریف روشن اور تابان
تھے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی سوئی گر پڑی اور نہ

گھر میں تاریکی تھی وہ ڈھونڈنے لگیں نبی کریم نے فرمایا اے عائشہ کیا ڈھونڈتی ہو عرض کی یا رسول اللہ میری سوئی گر پڑی ہے حضور مسکرائے دندان مبارک کھل گئے اونکے نور کی روشنی میں ام المومنین نے اپنی سوئی ڈھونڈلی اللھم صل وسلم وبارک علیہ ۔ طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک اور لب ہائے مبارک بہت بڑے حسین اور لطیف تھے تمام آدمیون سے اور لعاب دہن شریف بیمارون اور مشتاق کے واسطے شفا تھا جنگ خیبر مین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی آنکھون مین آشوب تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگادیا آنکھین فوراً اچھی ہوگئین اور پھر کبھی حضرت رضی اللہ عنہ کی آنکھون مین آشوب نہین ہوا اور ایک مرتبہ ایک ڈول پانی کا آپ کے سامنے حاضر کیا گیا حضور نے کچھ پانی اوسمین سے نوش فرمایا اور لعاب دہن اوسمین ڈالدیا اور اوس پانی کو ایک کنوین مین ڈالا اوس مین سے بوے مشک پھیل گئی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مکان مین ایک کنوان تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اوسمین ڈالدیا اوس کنوین کا پانی تمام مدینہ طیبہ کے کنوون سے شیرین تر ہوگیا اور ایک بار شیرخوار لڑکون کو حضور کے سامنے پیش کیا جناب رسالت مآب نے لعاب دہن اونکے دہن مین ڈالدیا پس وہ ایسے سیراب ہوگئے کہ اوسدن اونھون نے دودھ نہ پیا اور ایک روز حضرت سیدنا امام حسن مجتبے علیہ السلام پیاسے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک اونکو چسادی تمام روز امام علیہ السلام سیراب رہے اور اس قسم کے معجزے حضور کے لعاب دہن شریف کے بہت ہین اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کی کیفیت یہ ارشاد کی ہے فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہنستے ہوے نہین دیکھا کہ تمہارے دہن حضور کا دکھائی دے شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ شیخ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ احادیث کے جمع کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اوقات مین تبسم

کی ہنسی مسکرانے سے زیادہ نہوتی تھی اور ہوسکتا ہے کہ کبھی اس طرح ہنسے ہوں رسول کریم کہ دندان مبارک کھل گئے ہوں لیکن قہقہہ آپنے کبھی نہین مارا اور قہقہہ مکروہ ہے قہقہہ وقار کو کھوتا ہے اور دل کو مردہ کرتا ہے اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ جب ہنستے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روشن ہوجاتی تھین دیوارین اور حضور کے دندان مبارک کا نور پڑتا ہے اور گریہ بھی حضور کا ایسا ہی تھا کہ آواز نہ نکلتی تھی فقط آنکھون سے آنسو ٹپکتے تھے اور سینے پر جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے ایک آواز جیسے دیگ جوش کرتی ہے اور ایک روایت مین مثل آواز چکی کے مروی ہے اور گریہ رسول کریم کا یا تجلی صفت جلال سے ہوتا تھا یا امت پر شفقت یا میت پر رحمت سے اور بیشتر اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے سننے سے روتے تھے اور کبھی نماز تہجد مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے انگڑائی سے اور جمہائی سے کبھی حضور کو نہین آئی اور حدیث مین وارد ہے کہ کسی نبی کو جمہائی نہین آئی ہے اور حدیث مین یہ بھی مروی ہے کہ جمہائی شیطان سے ہے اگر غالب ہو بایان ہاتھ منھ پر رکھ لے یا نیچے کے ہونٹ داتون سے دبالے اور منھ پھیلا کر آواز کے ساتھ جمہائی لینا نہایت بد ہے شیطان اوسپر ہنستا ہے جو یہ فعل کرتا ہے اور آواز رسول کریم کی احسن تھی کل کی آواز ون سے کوئی شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سا خوش آواز اور شیرین کلام نتھا اور حدیث مین ہے کہ حضور اصدق الناس تھے از روے لہجے کے یعنی حضور کی زبان سب زبانون سے نہایت درست تھی جیسے حروف اپنے مخرج سے صحیح حضور سے نکلتے تھے کوئی شخص ایسے حروف نکالنے پر قادر نتھا اور صدق لہجہ فصاحت کے معنی پر آتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق سے زیادہ فصیح تھے فرمایا ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نہین بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر خوش آواز اور خوشرو یہان تک کہ بھیجا ہمارے پیغمبر کو خوشرو اور خوش آواز تر سب سے اور پہنچتی تھی آواز شریف حضور کی بے تکلف ایسی جگہہ پر کہ کسیکی آواز وہان نہ پہنچتی تھی خصوصًا خطبہ مین جب

نبی کریم مضامین ڈرانے کے بیان فرماتے تھے عورتین اپنے پردونمین بے تکلف سنتی تھین ابوداود مروی
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا ایام حج مین منا کے مقام مین پس کھول دئے کان
سبکے اور سنا حضور کے کلام کو سب لوگون نے جو مقام منا مین تھے اپنے اپنے مقامون پر قریب اور
بعید سے اور حضور کی زبان مبارک ایسی فصیح تھی اور کلام ایسا نادر فرماتے تھے کہ اوسکا وصف بیان
نہین ہوسکتا بلکہ عقل اور اندیشہ اوسکا حصر نہین کرسکتا ہے اللہ تعالے نے حضور سے زیادہ فصیح
اور شیرین کلام خلق ہی نہین فرمایا ہو ایکبار سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہم مین
سے باہر تشریف نہین لیگئے یہ فصاحت آپنے کیونکر حاصل کی فرمایا حضور نے لغت اسمعیل علیہ السلام
کی محو ہوگئی تھی جبرئیل میرے پاس اونکو لائے اور مین نے یاد کیا اور فرمایا حضور نے اَدَّبَنِی رَبِّی
فَاَحْسَنَ تَادِیْبِی ادب سکھایا مجھکو میری رب نے اور بہت اچھا کیا ادب کو علم عربیت جو زبان سے تعلق رکھتا
ہے اوسکو ادب کہتے ہین اور یہ بھی حدیث مین وارد ہے کہ جناب سرور عالم نے فرمایا ہو کہ مین
افصح عرب ہون اور کلام فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلام مبین اور مفصل سننے والا اگر چاہتا
حضرت کے ہر ایک کلمہ کو جدا جدا شمار کر لیتا اور حضور کے خصائص کلام سے ہے کہ فرمایا ہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے دیے گئے ہین مجھکو جَوَامِعُ الْکَلِمْ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ کلمات نہایت
مختصر ہوتے تھے اور معنی اوسکے کثیر ہوتے تھے اور جناب سرور عالم کی سر مبارک کے حال مین ہند بن
ابی اسلے ہالہ نے فرمایا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ سر بزرگ سر دلیل ہے زیادہ
عقل اور جودت فکر پر بسبب قوت دماغ کے کہ حامل جوہر عقل کا ہے اور بزرگ سر سے نفی صغر مراد ہو
نہ یہ کہ بہت بڑا جو خلاف حسن کے ہو کیونکہ جناب سرور عالم کے اعضا اعتدال اور کمال حسن پر تھی
اور موئے شریف جناب سید عالم کے نرم بالکل سیدھے نتھے بلکہ اونمین گھونگر تھا لیکن نہ اسقدر
کہ بالکل پیچیدہ ہون اور درازی موئے شریف مین حدیثین مختلف وارد ہین ایک حدیث مین ہے

نصف کان تک اور ایک روایت میں ہے کان تک اور ایک روایت میں ہے کان کی لو تک اور ایک
روایت میں ہے کندھے تک اور ایک روایت میں ہے کندھے کے قریب تک اور جمع ان روایات
میں یہ ہے کہ یہ مضمون باعتبار اختلاف اوقات کے ہے جب خوشبو تیل لگاتے تھے اور کنگھی کرتے تھے
موی شریف دراز معلوم ہوتے تھے ورنہ کوتاہ دکھلائی دیتے تھے یا آنکہ بعد حلق کے بتدریج بڑھتے
تھے اس مراتب سے جو مذکور ہوئے اور صاحب مواہب لدنیہ اور مجمع البحار نے نقل کیا ہے کہ جب غفلت
ہوجاتی تھی بال کتروانے میں دراز ہوجاتے تھے اور جب کترواتے تھے کوتاہ ہوجاتے تھے اس روایت
سے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم موی مبارک کترواتے تھے اور منڈوانا موی شریف کا سوائے عمرہ
اور حج کے حضرت سے پایا نہیں گیا ہے پس بالون کا رکھنا سنت ہے لیکن جو شخص بال رکھے اوسکو چاہیے
کہ بالون کو صاف رکھے اور تیل لگائے اور کنگھی کرے اسواسطے کہ میلے اور الجھے ہوئے بال حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب کسیکی دیکھتے تھے مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ کبھی ایک شخص تم مین کا نظر آتا ہے گویا
ایک شیطان ہے اور جو شخص بہت تکلف کرتا تھا بالون کے بڑھانے مین اور آراستہ کرنے مین اوسکو بھی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے اور سیدنا امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہے آپنے ارشاد
کیا ہے کہ مین دشمن رکھتا ہون سر کے بالون کو جب سے سنا ہے مین نے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہر بال کی جڑ مین جنابت ہے یعنی ایک بال کی بھی جڑ اگر سوکھی رہجاویگی نجاست دفع نہوگی
اسی وجہ سے اکثر مشائخ طریقت اور علمائے باعمل سر پر بال نہیں رکھتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں
سدل کرتے تھے یعنی موی شریف کو چھوڑ دیتے تھے اطراف جبین پر جیسا کہ طریقہ اہل کتاب کا تھا اور آخر مین
فرق کرتے تھے یعنی مانگ نکالتے تھے لہذا بعض علما اسیکو سنت کہتے ہین اور شیخ محدث دہلوی نے
لکھا ہے مدارج مین کہ مختار یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موی شریف کو اونکے حال پر چھوڑ دیتے
تھے اگر خود فرق ہوجاتا تھا فرق کر دیتے تھے اور حضور کے سر مبارک اور ریش مبارک مین چند بال

سفید ہوے تھے شیخ نے لکھا ہے چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید تھے بیس بال سفید نہوے تھے حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور کی ریش مبارک مین چند بال سفید تھے اگر مین چاہتا شمار کر لیتا اور چند بال سر مبارک مین سفید ہوے تھے اور کہا ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہ خضاب نہین کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور فی الواقع حضور کے بال اسقدر سفید ہی نہوے تھے کہ ضرورت خضاب کی ہوتی لیکن صحیحین مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رنگا تھا موئی شریف کو زرد شیخ محدث دہلوی مدارج مین لکھتے ہین کہ مین نے شیخ اجل عبد الوہاب متقی سے سنا وہ کہتے تھے کہ وہ خضاب نتھا اسواسطے کہ موئی شریف سیاہ تھے اور سیاہ دوسرا رنگ نہین پکڑتا ہے لیکن دہونے کی چیز تھی کہ اوس سے حضور بالون کو پاک کرتے تھے چند موی شریف جو سفید تھے وہ اوس سے رنگین ہو جاتے تھے اور جناب سرور عالم کی ریش مبارک گنجان تھی اور سینہ مبارک کو بھر لیتی تھے اور موچھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کتر والتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص موچھین نہ کٹوائے وہ ہم مین سے نہین ہے اور نیز مروی ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹادو موچھونکو اور بڑہاؤ داڑہیونکو اور ایک روایت مین ہے کہ مخالفت کرو مشرکین کی موچھین کٹوا ئی ہین اور کنارہ موچھونکے چھوڑ دیئے ہین کچھہ قباحت نہین ہے اور ہمارے امام حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک مشت سے کم کرنا داڑہی کا بیجا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور حضور کی گردن مبارک کے نسبت مین فرمایا ہے حضرت ہند ابن ابی ہالہ نے كَانَ عُنُقُهٗ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ گویا گردن مبارک ڈہلی ہوئی پتلی تھی چاندی کی چمک مین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تھی گردن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گوری گویا کہ بنائی گئی تھی چاندی سے اور عریض الصدر تھے رسول کریم یعنے سینہ مبارک چوڑا تھا اور درمیان شانون کی فرق تھوڑا تھا اسیلئے لازم ملزوم ہے جب سینہ چوڑا ہوگا شانون مین فرق کم ہوگا لیکن یہ مضمون چونکہ دو عضو سے متعلق ہے لہذا

جدا جدا ذکر کیا گیا اور حضور کے کل اعضائے شریف مناسب ساخت پر اعتدال کے ساتھ تھے اور جسم مبارک گندہ تھا اور جوڑ گٹھے ہوئے تھے شکم مبارک برابر تھا یعنے اونچا تھا سینہ سے اور ایک باریک خط بالونکا کوڑی سے ناف تک کھچا تھا اور چھاتیان اور شکم مبارک بالون سے صاف تھا اور شانون پر اور مونڈھون پر اور کلائیون پر اور بالائے صدر پر اور پنڈلیون پر بال تھے لیکن بہت کثرت سے نتھے اور بغلین حضور کی سفید تھین اور ایک روایت مین ہے سفید مائل بسرخی اور قرطبی نے لکھا ہے کہ حضور کی بغلون مین بال نتھے لیکن علمانے اسمین کلام کیا ہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغلون کے موئے شریف کو منڈواتے تھے اور صحابہ نے فرمایا ہے کہ حضور کی بغل شریف کی پسینے مین مثل مشک کے خوشبو آتی تھی اور پشت مبارک پاک اور صاف اور ہموار تھی حدیث شریف مین وارد ہے کہ پشت مبارک گویا نقرہ گداختہ تھی اور درمیان دونو شانون کے خاتم نبوت تھی داہنے جانب کو مائل شیخ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے مدارج مین لکھا ہے کہ اجزائے جسم مبارک سے ایک چیز ابھری ہوئی تھی مشابہ جسم اطہر کی رنگ اور صفا اور نورانیت مین اوسکو خاتم نبوت کہتے ہین یعنے ختم کرنیوالے نبوت کی خاتم بکسر تا اسم فاعل ہے ختم کا اور بفتح تا بمعنی مہر اور انگوٹھی کی ہے یعنی وہ چیز کہ دلیل ہے اوپر اسکے کہ نہین ہے بعد اوسکے پیغمبر اور وجہ اوسکی تسمیہ کی اس اسم کے ساتھ یہ ہے کہ حضرت سرور عالم کتب متقدمہ مین اسکے ساتھ تعریف کیے گئے ہین پس وہ ایک ایسی علامت ہے کہ پہچانے جاتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ اوسکے کہ یہ وہی پیغمبر ہین کہ جنکی بشارت دیگئی ہے اور خاتم نبوت ایک آیت ہے آیات الٰہی سے اور ایک بھید ہے بہت بڑا مخصوص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حاکم نے مستدرک مین وہب بن منبہ سے نقل کیا ہے کہ جو پیغمبر مبعوث ہوا ہے علامت اوسکی نبوت کی اوسکی ہاتھ مین تھی مگر ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حضور کی علامت نبوت دونو شانونکے درمیان مین تھی

(بیان مہر نبوت)

نبوت را توئی آن نامہ در مشت		کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت ؛	

علمائے اہل نکات نے چند نکتہ اس بارہ میں ارشاد کیے ہیں ایک نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک نشانی کھلی ہوئی حضور کی پشت مبارک پر اسواسطے قائم کی تھی کہ سب پر یہ امر ظاہر ہو جاوے کہ ہم انکے حافظ اور پشت پناہ اور نگہبان ہیں دوسرے یہ کہ بادشاہ جب کسیکو اپنی رعیت پر حاکم کرتا ہے تو اوسکو واسطے فرمان حکومت لکھ کر مہر کر دیتا ہے تاکہ رعایا پر حجت ہو جاوے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو چونکہ تمام عالم پر حاکم اور نبی کیا ہے لہذا حضور کے واسطے فرمان عالیشان کو اپنی مہر قدرت کے ساتھ مسجل کر دیا تاکہ حجت قاطع ہو جاوے حضرت سرور عالم کی سرداری پر اور کسیکو مخلوق میں محل کلام نرہے تیسرے یہ کہ جو چیز خزانہ بادشاہی میں نادر اور نایاب ہوتی ہے اوسکو بند کر کے اوسپر مہر کر دیتے ہیں کہ کسی خائن کا اوسپر دسترس نہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی مصنوعات میں بے مثل اور یکتا ہیں لہذا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے خاتم کو پشت مبارک پر ثبت کیا تاکہ شر اعدا اور حاسدین سے محفوظ رہیں چوتھے یہ کہ خزانہ بادشاہی بھی مقفل اور سر بمہر رہتا ہے واسطے حفاظت کے چونکہ جناب سید عالم اللہ تعالیٰ کے راز کا خزانہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی خاتم قدرت سے مسجل کیا پانچویں یہ کہ جو شی حاکم کی استعمال کے واسطے خاص ہوتی ہے اوسپر بھی مہر کر دیجاتی ہے تاکہ دوسرا اوسمیں تصرف نکر سکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اللہ تعالیٰ کے خاص محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے ہی مشاہدہ کے واسطے خاص پیدا کیا ہو گو غلبہ شان رحمانیت سے اپنی اوس محبوب خاص کو ہدایت خلق کیواسطے بھیجا لیکن غیرت عشق سے اپنی صفات کے حجاب میں اوسکو مستور کر کے اپنی قدرت کی مہر اوسپر کر دی تاکہ اسکی حقیقت کو نہ دیکھ سکے سیوجہ سے عرفائے امت نے فرمایا ہے

جز خدا قدر ترا نشناخت کس	کس خدا را ہمچو تو نشناختہ

اور یہ سب باتیں ہماری فہم کے موافق ہیں اور درحقیقت خاتم نبوت ایک راز ہے اللہ اور اوسکی حبیب کے درمیان میں وہی جانتا ہے کہ کیا ہے اور کیوں ہے اور کیا کوئی خاتم نبوت کے راز کو بیان کر سکے صورت ظاہری اوسکی جو دیکھائی دیتی تھی وہ بھی تو کماحقہ مشخص نہیں ہوئی ایک روایت میں ہے کہ وہ ایک

نور تھا جو چمکتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ خاتم نبوت مثل گوشت کے غدود کی تھی سرخ رنگ اور ایک روایت
مین ہے کہ گریبان کے بڑے تکمے کے مثل تھی اور ایک روایت مین ہے کہ مثل کبوتر کے انڈے کے اور ایک
روایت مین ہے کہ بہت سے بال جمع ہوے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ پشت مبارک مین
گوشت کا ٹکڑا بلند تھا اور ایک حدیث مین ہے کہ مانند مشت کے تھی گرد اوسکے تل تھے مثل اون
دونون مسون کے جو پوست مین نکلتے ہین شیخ ابن حجر مکی نے مشکوۃ شریف کی شرح مین لکھا ہے کہ خاتم نبوت مین
مکتوب تھا اللّٰہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ حَیْثُ مَا تَوَجَّهْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ یعنی اللہ تعالے وحدہ لا شریک ہے
جس طرف تم چاہو متوجہ ہو تم فتحیاب ہو اور ایک روایت مین ہے کہ اوسمین لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
وجہ اختلاف کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ خاتم نبوت ایک راز ہے اللہ اور اوسکے رسول کے درمیان مین لہذا
اللہ تعالے نے اس صورت پر اوسکو ختم کیا تھا کہ دیکھائی تو دیکھتے تھے واسطے اظہار عظمت کے لیکن کماحقہ
کیفیت اوسکی منکشف ہوتی تھی ہر ایک نے اپنی فہم کے موافق ایک مثال کے طور پر اوسکو بیان کر دیا ہے
یا آنکہ اللہ تعالے نے بہت شیون اوسمین ظاہر کیے تھے ہر شخص پر ایک نئی شان اوسکی ظاہر ہوتی تھی لہذا
جسنے جو دیکھا وہ کہا واللہ اعلم اور بازو شریف گندہ تھے اور بند دست دراز تھے اور کفدست حضور کے گندہ
اور کشادہ اور نرم تھے کشادہ دست سخی کو کہتے ہین حضور سے بڑھکر دوسرا سخی خلق نہین ہوا اور نرمی دست
مبارک مین روایت کیا ہے طبرانی نے مستورد بن شداد سے اور انہون نے اپنے باپ سے کہا انہون نے کہ مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور حضور کے دست مبارک کا مسح کیا دست مبارک
آپکے نرم زیادہ تھے ریشم سے اور سرد زیادہ تھے برف سے اور بخاری شریف مین حضرت انس سے
روایت ہے کہ نہین پایا مین نے دیبا اور حریر کو نرم زیادہ حضور کی کفدست سے اور برکات اور
معجزات حضور کے دست مبارک کے بہت ہین مسلم نے روایت کیا ہے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جابر بن سمرہ کے رخسارہ کو کہا جابر نے پس پائی مین نے حضور کے دست مبارک مین سردی

اور ایسی خوشبو کہ گویا نکالا ہے اسکو طبلہ سے عطار نے اور طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ کہا انس بن
مجھ نے مصافحہ کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہان تک کہ چھوجاتا ہے میرا ہاتھ
حضور کے جسم شریف سے بعدہ سونگھتا ہون مین اپنے ہاتھ کو پاتا ہون مین اوسکو خوشبودار
زیادہ بوئے مشک سے اور یزید بن اسود نے کہا ہے کہ دیا مجھکو رسول کریم نے اپنا دست
مبارک پس پاتا ہونمین حضور کے ہاتھ کو سرد زیادہ برف سے اور خوشبوتر مشک سے اور فرمایا ہے
حضرت سعد ابن ابی وقاص نے کہ تشریف لائے ایکمرتبہ حضرت سرور عالم میری عیادت کو پس رکھا
آپنے دست مبارک میری پیشانی پر اور مسح کیا میرے منھ کو اور سینہ کو اور شکم کو پس ہمیشہ میرے خیال مین
آتا ہے کہ پاتا ہون سردی حضور کے دست مبارک کی اپنے جگر پر اس ساعت تک لکھا ہے محدثین نے
کہ اس سردی سے مراد راحت اور لذت ہے ورنہ حد سے زیادہ سرد ہونا ہاتھ کا اعتدال مزاج کے
خلاف ہے اور صحت پانا مریضون کا حضور کے دست مبارک کے لمس سے معجزات مین انشاء اللہ تعالیٰ
بیان ہوگا اور کیا کوئی اوس دست مبارک کی صفات کو بیان کرسکتا ہے وہ ایسا ہاتھ ہے کہ اللہ تعالے اوسکو
يَدُ اللهِ آیتہ بیت مین ارشاد فرماتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور انگلیان حضور کی دراز اور
روان تھین حدیث مین سائل الاطراف وارد ہے اور قدم مبارک ہموار تھے اور انگلیان گندہ اور
تلوے حضور کے کسیقدر زمین سے اونچے رہتے تھے لیکن بہت بلند نتھے رفتار کیوقت پورا قدم
شریف زمین پر لگتا تھا شیخ محدث دہلوی نے مدارج مین بعد نقل روایات کے جو قدم مبارک کی
کیفیت مین وارد ہے ایسا ہی لکھا ہے اور پنڈلیان حضرت سرور عالم کی پر گوشت تھین نازک
اور لطیف اور ہموار اور صاف اور گوری تھین اور قامت زیبا جناب سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ایک نہال تھا باغ قدس سے نہ کوتاہ تھا اور نہ دراز بلکہ میانہ تھا مائل بدرازی اور
سیدنا علی مرتضی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا ہے آپ کے قامت زیبا سے جناب رسالت

بہت دراز نتھا مگر میانہ قد سے بڑا تھا اور جب تشریف لاتے تھے قوم کے ساتھ نیچا کر دیتے تھے اونکو یعنی
سب لوگ حضور کے آگے چھوٹے معلوم ہوتے تھے اور فرمایا ہے بجواب جناب رسالت حضرت صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تنہا ہوتے تھے میانہ قد ہوتے تھے اور جب
درمیان قوم کے ہوتے تھے سب سے بلند اور سرفراز معلوم ہوتے تھے اور اگر دو مرد حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دونو طرف ہوتے تھے اون سب سے حضرت بلند دکھائی دیتے تھے اور جب وہ جدا
ہوجاتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد معلوم ہوتے تھے اور مجالس مین بھی حضور کے شانے
سب سے زیادہ بلند ہوتے تھے مطلب دونون حدیثون کا ایک ہے کہ حضور باوجود میانہ قد ہونے کے سب سے
بلند معلوم ہوتے تھے اور سر مبارک جناب سرور عالم کا سب سے اونچا رہتا تھا اللہ تعالے اپنے حبیب کی
رفعت کو آنکھون سے دکھاتا تھا کہ جب سر مبارک آپکا عین قید جسمانی مین کہ اوسکو حد لازم ہے سب سے
بلند ہے اور مضمون مجازی ہے اوس سے ظاہر ہے تو حضور کی رفعت شان اور عظمت مرتبہ مین کیون
کلام کرسکے ہو اور یہ بھی ایک شان محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالے نے غیرت
محبت سے کسی شخص کا قد مین بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بلند ہونا تو کیا کسیکا برابر ہونا بھی
گوارا نفرمایا اور یہ ایک معجزہ خاص یعنے میانہ قدی مین کل سے بلند رہنیکا حضور کو عنایت کیا
پس جب قامت زیبائے جناب نبوت سے کوئی برابر نہو سکا تو صفات اور کمالات مین کیونکر
کوئی حضور کا مثل اور آپ کے برابر ہوسکتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ مضمون خود بھی
ظاہر فرمایا ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین حدیث ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ خود
صوم وصال یعنے بے افطار کیے ہوے دو سرا روزہ رکھتے ہین ہمکو کیون منع فرماتے ہین حضور نے جواب مین
ارشاد کیا ایکم مثلی یعنی تم مین کون ہے پس جب صحابہ کہ جنکو حضور نے بہترین امت اپنا فرمایا ہے وہ بھی
حضور کے مثل نہو سکے تو اب جو کوئی ایسا باطل دعوی کرے وہ سراسر ناحق اور مخالف رسول علیہ

اور وہ اہل بدعت جو اس عقیدۂ باطلہ کے موجد ہین یعنے سرور عالم کو اپنا سا بشر کہتے ہین اور اپنے مثل ٹھراتے ہین اور دلیل لاتے ہین اپنے قول پر اس آیہ شریفہ کو قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ ہر گسنہ اس آیہ کریمہ سے اونکا مطلب حاصل نہین ہوتا ہے اگر اس آیہ شریفہ مین نفی کو اوپر توڑین تو بھی تو یہ معنے ہونگے کہ تم کہو اے محمد نہین ہون مین مگر بشر مثل تمہارے لیکن بیکہ وحی کیجاتی ہے میری طرف پس حضور پر وحی ہوتی تھی اور ہمپر وحی کا ہونا ممکن نہین تو اب مثلیت تامہ کہان رہی اور علمائے محققین فرماتے ہین کہ اس آیہ شریفہ مین نفی ٹوٹتی ہے مثلکم پر اس صورت مین یہ معنی ہوے اس آیہ شریفہ کے نہین ہو مین بشر مثل تمہارے مگر یہ کہ وحی کیجاتی ہے میری طرف یعنی وحی انبیا پر ہوتی تھی اور وہ بشر تھے اور مجھپر بھی وحی ہوتی ہے اسقدر ہے تمہارے مماثلت سے الغرض جو کچھ معنی اسکے عند اللہ ہون لیکن اسقدر سمجھنا چاہیئے کہ مطلب اس آیہ شریفہ کی نبی کریم نے اللہ تعالیٰ کی واسطے تعلیم تواضع کے یا اور کسی غرض سے کہ اللہ اوس سے واقف ہے حضور سے فرمایا ہو کہ تم ایسا کہو پس جو کچھ اس حکم کا مطلب ہے حضور اوسکے مامور ہین ہمکو نہین حکم ہے کہ تم رسول کو اپنا سا بشر جانو بلکہ حکم ہے کہ رسول کریم کی تعظیم اور توقیر کرو پس ہمکو اپنی حد پر رہنا چاہیے اور دیکھو قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ کفار کی مذمت مین جابجا ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ہمارے انبیا کی نسبت جو اون پر بھیجے گئے تھے کہتے تھے کہ یہ بھی بشر ہین مثل ہمارے چنانچہ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی نسبت فرعون نے کہا تھا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اسی آیہ کریمہ سے مطابق کفار کے حال مین فرماتے ہین شعر

ہمسری با انبیا بر داشتند	اولیا را ہمچو خود پنداشتند

اور ایسے ہی اقوال سے اون کفار پر اللہ تعالیٰ نے غضب کیا پس جب انبیا کے ساتھ دعوی مثلیت اور برابری پر ایسے اللہ تعالیٰ نے غضب کیا تو جناب سید الانبیا کہ جنکو کل انبیا پر رفعت حاصل ہے اونکے ساتھ جو دعوی برابری اور ہمسری کریگا کیسا مغضوب خدا ہوگا نعوذ باللہ من ذالک

اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور حضور کی بے مثلی اور یکتائی حضور کی صورت شریف ہی سے
ظاہر ہے تمام مضمون سے ایک نرالی شان حضور کے جسم پاک کی یہ تھی کہ دھوپ مین اور چاندنی مین
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم انور کا سایہ نہ پڑتا تھا روایت کیا اسکو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول
مین اور وجہ اسکی یہ لکھی ہے کہ حضور کا نام شریف نور ہی ہے اور حضور درحقیقت سراپا نور تھے اسوجہ سے
سایہ نہ تھا کیونکہ نور کا سایہ نہین ہوتا ہے یا اسلئے کہ جسم اقدس مثل روح کے لطیف تھا بیوجہ اوسکا سایہ نہ تھا قول مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

تن او بود چون جان پاک پایہ	ندید از جان کسے بر خاک سایہ

کافی کہتے ہین غزل

بدن تھا آپ کا کان تجلی	عیان چہرہ سے تھی شان تجلی
تصور کسکی صورت کا بندہا ہے	کہ چھایا دل پہ سامان تجلی
رسول اللہ کے نور جبین کو	بجا ہے گر کہین جان تجلی
رخ پہ نور پہ بالون کا عالم	بہار سنبلستان تجلی
ندیکھا آہ دیدار مبارک	رہا کافی کو ارمان تجلی

اور بعض نے کہا ہے کہ زمین پر جا بجا نجاست ہوتی ہے اسواسطے اللہ تعالے نے اپنے حبیب کے جسم
لطیف کا سایہ زمین پر ظاہر نکیا اور بعضے کہتے ہین کہ سایہ حضور کا زمین پر جسجگہ پڑتا وہ جگہ واجب التعظیم
ہوجاتی اسمین امت کو اشکال ہوتا اور اوسکا خیال رکھنا اور تعظیم کرنا دشوار ہوتا کمال رحمت سے
اللہ تعالےٰ نے اپنے جسم منور کا سایہ ہی ظاہر نکیا اور بعضے کہتے ہین کہ سایہ زمین پر پڑتا ہے لہذا اللہ تعالے نے
اعلیٰ رفیع الدرجات کا سایہ نہ ظاہر کیا تاکہ لفظ افتادگی آپکے سایہ شریف کے نسبت مین بھی جاری
نہو اور بعضے عشاق نے یہ لکہا ہے

با سایہ ترا نمی پسندم	عشق ست ہزار بدگمانی

اور کمال نورانیت اوس جسم انور کی یہ تھی کہ جو لباس حضور پہنتے تھے وہ بھی آپکے فیضان سے نور ہوجاتا تھا
یعنے لباس کا بھی سایہ نہ پڑتا تھا پس کیا مرتبہ ہوگا اون لوگونکا جو آپسے معانقہ اور مصافحہ کرتے تھے اور
رنگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گورا تھا مائل بسرخی یعنے سرخ سفید تھا حدیث مین وارد ہے کان
ابیض ملیحا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گورے ملیح یعنے بالکل سفید رنگ حضرت کا نہ تھا ملیح بھی تھا
ملاحت ایسی صفت ہے کہ دلکو فریفتہ کرتی ہے اور دیکھنے والونکو لذت دیتی ہے اور ایک اعجب عجیب حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم لطیف مین یہ تھا کہ خود بخود بلا استعمال کرنے کسی خوشبودار شے کے حضرت کے
جسم پاک سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اوسکے مثل نہ تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہین نہین سونگھا مین نے کسی بوے خوش کو اور نہ مشک کو اور نہ عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بو سے ام عاصم کہتی ہین کہ ہم چار عورتین تھین عتبہ کے پاس اور ہر ایک ہم مین کوشش کرتی تھی
خوشبو کی استعمال مین تاکہ خوشبودار زیادہ ہوجاوے اوسکے نزدیک اور استعمال کرتے تھے ہم خوشبودار
چیزونکا اور نہ پہونچتی تھی ہم مین سے کوئی عتبہ کی خوشبو کو اور استعمال نکرتے تھے وہ خوشبو سے
مگر اسیقدر کہ مس کرتے تھے ہاتھ سے دہن کو اور مسح کرتے تھے ساتھ اوسکے اپنی ڈاڑھی کو اور تھی
خوشبودار زیادہ ہم سبسے اور جب باہر لوگون مین جاتے تھے لوگ کہتے تھے کہ ہمنے نہین سونگھی کوئی خوشبو
خوشبودار زیادہ خوشبو عتبہ سے راوی یہ کہتی ہین کہ مین نے ایکروز عتبہ سے کہا کہ ہم خوشبو لگاتی ہین
کوشش کرتے ہین لیکن تمہاری خوشبو غالب رہتی ہے اسکا سبب کیا ہے اونھون نے کہا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین میرے جسم مین چھوٹے آبلے پڑگئے تھے مین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور مرض کی شکایت کی تاکہ حضور علاج کردین فرمایا حضور نے کہ
کپڑے اوتار ڈال مین نے کپڑے اوتار ڈالے اور حضرت کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے دست مبارک پر دم کیا اور میری پشت اور شکم پر ہاتھ پھیرا اوسوقت سے یہ خوشبو مجھ مین

بیان حضرت کے جسم اطہر کی نفاست اور لطافت اور خوشبو کا

پیدا ہوگئی ہے روایت کیا اسکو طبرانی نے معجم صغیر مین اور نقل کیا ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی کو شوہر کے یہان رخصت کیا چاہتا تھا اور خوشبو اوسکے پاس نہ تھی حضور مین حاضر ہوا تاکہ حضرت کچھ عطا فرماوین اوسوقت کچھ حاضر نہ تھا آپنے شیشہ منگایا اور خوشبو اوسمین ڈالا یعنی اپنا پسینہ جسم مبارک سے لیکر اوسمین ڈالا اور کہا کہ اسکا استعمال کرے وہ عورت جب اوس خوشبو کو ملتی تھی تمام اہل مدینہ اوسکی خوشبو کو سونگھتے تھے اور بیت المطیبین اونکے گھر کا نام ہوگیا اور حضرت انس فرماتے ہین کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تشریف لائے اور آپنے قیلولہ فرمایا حضرت کو پسینا نکلا اوسوقت خواب کے حضور کا پسینا بہت نکلتا تھا پس ام سلیم میری ماں ایک شیشہ لائین اور پسینا حضور کا لیکر اوسمین رکھنے لگین حضرت بیدار ہوئے اور پوچھا ای ام سلیم کیا کرتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپکا پسینا ہے مین اپنی خوشبو مین اسکو ملاتی ہون کہ یہ سب خوشبوؤن سے زیادہ خوشبودار ہے روایت کیا اسکو مسلم نے اور نقل کیا ہے کہ جب کوئی صحابہ سے حضرت کی ملازمت مین حاضر ہوتا تھا اور آپکو گھر مین نہ پاتا تھا بوی خوشبو کی نشان سے جس راہ سے حضرت تشریف لیگئے تھے چلا جاتا تھا اور جو کوئی مدینہ طیبہ کی کسی گلی مین گذرتا اور خوشبو سونگھتا تھا اور جان لیتا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس راہ سے گذرے ہین اور اہل محبت فرماتے ہین کہ اسوقت تک ایک بوی خوش مدینہ طیبہ کی در و دیوار سے اہل عشق کو دماغ مین آتی ہے

دران زمین کہ نسیمی وزد ز طرہ دوست — چہ جای دم زدن نافہای تاتاریست

اور بول و براز اور خون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خوشبودار اور شفا بخش تھا اور ایک قوم اہل علم سے اوسکی طہارت کے قائل ہین اور یہی قول بعض اصحاب شافعی کا ہے اور عینی شارح صحیح بخاری کہ حنفی مذہب ہین وہ کہتے ہین کہ اسی کے قائل ہین امام اعظم ابو حنیفہ اور ابن حجر نے کہا ہے بہت دلائل کھولے ہوئے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت پر واسطے اسکو غور کی

خصائص سے شمار کیا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت فرماتے تھے زمین پھٹ جاتی تھی اور نگلجاتی تھی حضور کے بول اور براز کو مروی ہے بعض صحابہ سے کہ ہم ایک سفر مین حضور کے ہمراہ تھے حضور نے ایک مکان مین رفع حاجت فرمایا پس ہم اوس مکان مین گئے جب حضرت وہانسے نکل آئے نپایا ہمنے کچھ اثر وہان بول اور براز سے اور ڈہیلے طہارت کیے ہوے دیکھے اونکو اوٹھالیا اونمین خوشبو آتی تھی نقل ہے کہ ام ایمن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتی تھین شبکو حضور کے سریر کے نیچے ایک قدح رکھدیتی تھین اوسمین حضور پیشاب فرماتے تھے ایکرات کو حضرت نے اوسمین پیشاب کیا جب صبح ہوئی آپنے فرمایا اے ام ایمن جو کچھ اسمین ہے پھینکدے پس اوسمین کوئی چیز نتھی ام ایمن نے کہا واللہ مین پیاسی ہوئی اوسکو پی لیا حضرت ہنس دیے اور فرمایا کہ تیرے شکم مین درد نہوگا اور ایک عورت کہ حضرت کی خادمہ تھین برکہ اونکا نام تھا اونھون نے بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بول شریف پیا آپنے اونسے ارشاد کیا کہ تو کبھی بیمار نہوگی پس وہ سواے مرض الموت کے کبھی بیمار نہین ہوئین اور بعض روایت مین آیا ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بول شریف پی لیا تھا پس بوے خوش آتی تھی اوس سے اور اوسکی اولاد کی پشت تک اور یہی حال تھا حضور کے خون کا مروی ہے کہ لوگ تبرک لیتے تھے حضرت سرور عالم کے بول اور خون سے روایت ہے کہ ایک حجام نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے خون کو حضور کے باہر لے گیا اور پی لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا خون کو کیا کیا عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ باہر لیگیا تھا مین تاکہ اوسکو چھپا دون لیکن نہوسکا مجھسے کہ آپکے خون کو زمین پر ڈالون پس مین نے اوسکو اپنے شکم مین چھپا لیا حضرت سے نے فرمایا کہ نگاہ رکھا تو نے اپنے نفس کو یعنے امراض سے اور منقول ہے کہ جنگ احد مین جب رسول کریم زخمی ہوے آپکے زخم کو حضرت مالک بن سنان پدر حضرت ابو سعید خدری نے چوسا یہان تک کہ پاک اور صاف ہوگیا لوگون نے کہا خون کو منہ سے گرادو اونھون نے کہا واللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خون کو ہرگز زمین پر نڈالونگا پس نگلگئے اوسکو فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے چاہتا ہے کہ ایک مرد کو اہل بہشت سے دیکھے اس مرد کو دیکھے اللّٰھم صل وسلم وبارك علیہ
ان روایات سے سمجھنا چاہیے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کس قدر محبت تھی حضور کیساتھ
اور کس قدر معظم جانتے تھے حضرت کو اور کیسی تعظیم کرتے تھے نبی کریم کی اور خون اور بول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو بسبب محبت اور تعظیم کر دینے پیجاتے تھے اور اس تعظیم اور محبت ہی یہ فضل انکو حاصل ہوتا تھا
کہ دنیا مین تکالیف امراض جسمانی سے محفوظ رہتے تھے اور قیامت مین جنت اونکے واسطے لازم ہے
جیسا کہ حضور کے ارشاد سے صاف ظاہر ہے الغرض اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم کے جسم مبارک مین
ایسے صفات اور کمالات اور معجزات کھلے ہوئے ظاہر کیے تھے کہ تمام خلق مین کوئی جسم ایسا نہیں پایا
جاتا ہے کہ جسمین ایک صفت بھی اون صفات سے پائی جاتی ہو پس حضور کی بے مثلی اور یکتائی جسم مبارک
ہی سے ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپکو قوت مردی بھی سب سے زیادہ عنایت کی تھی حضرت انس نے کہا کہ
کہتے تھے ہم کہ آپسمین کہتے تھے کہ دی گئی ہے رسول کریم کو قوت تیس مرد کی اور بعض روایت مین ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قوت چالیس مردان جنت کی تھی اور مروی ہے کہ ہر مرد کو مردان جنت سے
سو آدمی کی قوت ہوگی اور نیز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم شریف کے صفات سے ہے کہ جب حضور
حلیمہ سعدیہ کے یہان تشریف رکھتے تھے اور آپ بچے تھے اور مضمون شق صدر کا وہان وقوع مین آیا
بعد شق صدر کے مروی ہے کہ فرمایا ہے حضور نے کہ تیسرے فرشتے نے اول فرشتے سے کہا کہ انکو انکی امت
کے دس شخصون کے ساتھ تولو اونھون نے مجھکو تولا مین اونسے بھاری نکلا پھر کہا سو شخصون سے تولو مین
اونسے بھی بھاری ہوا پھر کہا ہزار شخصون سے وزن کرو مین اونسے بھی بھاری ہوا پھر کہا انکو چھوڑ دو اگر تم
انکی تمام امت کے لوگونسے تولوگے تو بھی یہ بھاری نکلینگے یہ شان تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
جسم مبارک کی اور اسدرجہ پر تھی آپکے قوت جسمانی حضرت شیخ محدث دہلوی مدارج مین بعد بیان حلیہ
مبارک اور قوت جناب رسالت کی لکھتے ہین یہ کمال قوت جسمانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور قوت

روحانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیق ایسی تھی کہ آسمان کو حرکت سے باز رکھتی تھی بلکہ برخلاف اوسکی حرکت کے اوسکو متحرک کر دیتی تھی جیسا پلٹ آنیسے آفتاب کے بعد غروب کے ظاہر ہوتا ہے اور یہ معجزہ حدیث مین مروی ہے اور فی الحقیقت اللہ تعالے نے حضرت سرور عالم کو وہ قوت اور اختیار دیا تھا کہ تمام خلق پر آپکا تصرف جاری تھا اور کیون نہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اصل مین تمام موجودات کے جسطرح تمام خلق ہماری نسبت سے عظیم ہے کہ ہم ادمین کے ایک جزو ہین اسی طرح پر رسول کریم تمام مخلوق فضل اور عظمت رکھتے ہین کہ سب خلق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک جزو ہے خود فرمایا ہے حضرت نبی کریم نے انا من نور اللہ والمخلوق کلھم من نوری یعنی مین اللہ کے نور سے ہون اور سب خلق میرے نور سے ہے صاحب قصیدہ بردہ کہتے ہین

فان من جودک الدنیا وضرتھا		ومن علومک علم اللوح والقلم

پس تحقیق آپکی بخشش مین سے دنیا اور آخرت اور آپکے علومین سے ایک علم ہے جو لوح اور قلم کو ملا ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور جیسا اہتمام اللہ تعالے نے واسطے اظہار عظمت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت شریف مین فرمایا ہے ایسا ہی اہتمام اللہ تعالے کا آپکے نور کی اظہار عظمت کیواسطے برابر قائم رہا ہے چنانچہ جب وہ نور شریف آدم مین جلوہ گر ہوا یہ عظمت اوس نور کی حاملیت سے اللہ تعالے نے عنایت کی کہ ملائکہ جو نور سے خلق ہوے تھے اونہون نے آدم کو سجدہ کیا اور وہ ملائکہ کا قبلہ ہوے پھر اسی شان سے وہ نور مکرم اولاد آدم مین بترتیب ابائی محمدی منتقل ہوا جس کسی مین وہ نور تشریف لاتا تھا اللہ تعالے اوس حامل نور کو ایک فضل خاص مرحمت کرتا تھا کہ اوسکی وجہ سے وہ شخص خلق مین معظم اور مکرم ہو جاتا تھا اور سب لوگ جان لیتے تھے کہ یہ اوس نور معظم کا حامل ہے جو باعث خلق عالم اور محبوب جناب الٰہی ہے جب وہ نور شریف اولاد نوح علیہ السلام مین منتقل ہوتا ہوا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مین تشریف لایا برکت حاملیت اوس نور کریم کے اونہون نے مرتبہ خلت پایا اور خلیل اللہ اونکا لقب ہوا پیدا ہوے ابراہیم علیہ السلام نمرود کی عہد حکومت مین جو اپنے وقت مین مشرکین کا

سردار تھا اور اوسکو قبل پیدائش خلیل اللہ منجمین نے خبر دیدی تھی کہ وہ لڑکا پیدا ہوا چاہتا ہے جو تیری
سلطنت کو مٹا دیگا اسوجہ سے نمرود نے بہت بڑا اہتمام کیا اور جو لڑکا اوس زمانہ مین پیدا ہوا اوسکو
مارڈالا جب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی والدہ کو آثار وضع حمل معلوم ہوے وقت شب کا تھا
وہ جنگل کے ایک گوشہ مین گئین اور ابراہیم علیہ السلام وہان پیدا ہوے آپکی والدہ نے آپکو ایک
غار مین رکھدیا اور اوس غار کے منھہ کو محکم کر دیا اور گھر چلی گئین اور تیسرے روز کے بعد اوس غار کی طرف
گئین تاکہ اپنے لڑکے کا حال دیکھین وہان جاکر دیکھا کہ حضرت خلیل اللہ زندہ ہین اور اپنی اونگلیان
چوستے ہین ایک اونگلی سے دودہ اور ایک سے شہد نکلتا ہی اور نقل کرتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام بہت
جلد بڑہتے تھے جب سن تمیز کو پہونچے اپنی والدہ سے کہا کہ مجھکو اس غار سے باہر نکالو والدہ نے آپکو
غار سے نکالا رات کا وقت تہا حضرت نے زمین اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ کو دیکھا سوچنے لگے کہ اسکا
ایک صانع ہونا چاہیے اور اپنے دلمین کہا کہ جسنے مجھکو پیدا کیا اور پرورش فرمایا وہی کل کا خالق ہے
اس سوچ مین تھے کہ ایک تارہ نکلا کہتے ہین زہرہ یا مشتری تھا آپنے کہا ھٰذَا رَبِّیْ یہ میرا رب ہے
اور اوسکو دیکھتے رہے جب وہ تارہ حد غروب کو پہونچا اور چھپا آپنے کہا لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ بعدہ چاند
نکلا آپنے کہا ھٰذَا رَبِّیْ جب وہ بھی غروب ہوا آپنے کہا اگر میرا رب مجھکو راہ راست نہ دکھاتا تو ہر آئینہ
مین گمراہ قومون سے ہوتا پھر جب آفتاب نکلا آپنے کہا ھٰذَا رَبِّیْ ھٰذَآ اَکْبَرُ یہ میرا رب ہے یہ بڑا ہے جب
وہ بھی غروب ہوا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مین بری ہون شرک کرنیوالونسے اور متوجہ ہون
اوسکی طرف جسنے آسمان اور زمین کو بنایا مفسرین اختلاف کرتے ہین ھٰذَا رَبِّیْ کے معنے مین
بعضے ظاہر پر حمل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ابراہیم اول طالب توحید تھے یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے
آپکو توفیق دی اور ہدایت کی ابتداء حال مین ایسے کلام ضرر نہین کرتے ہین خصوصاً مقام استدلال
مین اور ایک جماعت اس قول کا انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جائز نہین ہے کہ نبی پر کوئی وقت

ایسا گذرے کہ وہ خدا کا عارف ہو اور کیونکر یہ امر ہو سکتا ہے اوسکی نسبت مین کہ اللہ تعالے نے جسکا
نگہبان ہو اور اللہ تعالے نے اوسکو معصوم کیا ہے پس وہ لوگ ان آیات مین تاویل کرتے ہین اور کہتے ہین
کہ قوم چونکہ کواکب کی پرستش کرتی تھی اور اونکے زعم مین یہ تھا کہ سب امور کواکب کی تاثیر سے ہوتے ہین
ابراہیم علیہ السلام نے بتدریج اونکو دکھا دیا کہ جو متغیر ہوتا ہے وہ معبودیت کے سزاوار نہین ہے اور بعض
کہتے ہین کہ یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا استفہام انکاری کے طور پر تھا حرف استفہام اس آیہ شریفہ مین
محذوف ہے حقیقت مین أَهٰذَا رَبِّي ہے یعنے آیا یہی ہے رب میرا اور یہ طریقہ قوم کی زجر اور توبیخ کیواسطے
ابلغ ہے اس سے کہ آپ فرماتے نہین ہے یہ رب میرا اور ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ اس امر مین کوشش فرماتے
تھے کہ بیان بتون کا ضعف قوم پر ظاہر کردین یہانتک کہ قوم کی عید کا دن آیا عید کے دن سب لوگ شہر سے
باہر جاتے تھے قوم نے ابراہیم سے کہا کہ تم بھی باہر چلو پس آپنے تارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار
ہوں جب سب قوم کے لوگ باہر عیدگاہ مین گئے آپ بتخانہ مین آئے اور ایک تیشہ سے آپنے سب بتون کو
توڑ ڈالا ایک بت کو جو سب مین بڑا تھا چھوڑ دیا اور تیشہ اوسکی گردن پر رکھ دیا جب قوم کے لوگ
واپس آئے اور بتخانہ مین گئے دیکھا کہ سب بت شکستہ ہین اور بڑے بت کی گردن پر تیشہ
آپس مین کہنے لگے کہ کسنے یہ فعل کیا بعض لوگون نے کہا کہ ابراہیم کا یہ فعل ہوگا وہ ہمیشہ ہمارے بتون کا عیب
کیا کرتا تھا اور ایک جماعت نے ابراہیم علیہ السلام کو کہتے بھی سنا تھا کہ بخدا مین تمہارے بتون کے ساتھ
ایک کید کرونگا اور اونہون نے یہ گواہی بھی دی پس قوم کو یقین ہوا اور ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر
نمرود کے پاس لیگئے نمرود نے پوچھا تمنے یہ فعل ہمارے معبودون کے ساتھ کیا آپنے اونکے الزام دینے کو
ہنسی کے طور پر فرمایا بلکہ اوسینے یہ فعل کیا ہے جسکو تم اپنے زعم مین بڑا جانتے ہو پس وہ لوگ نادم ہوے
اور آپس مین کہنے لگے کہ تم خود ظالم ہوے کہ ایسونکی پرستش کی اور کہنے لگے ابراہیم سے کہ یہ بت کلام
نہین کرسکتے ہین آپنے فرمایا پس تم عبادت کرتے ہو ایسونکی خدا کو چھوڑ کر جو تمکو نہ کچھ نفع پہونچا سکتے ہین

نہ نقصان قوم کے لوگ جواب تو اسکا دیسکے غصہ مین آکر کہنے لگے اسکو جلا دو اپنے معبودونکی مدد کرو پس
نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو قید کیا اور ایک مدت تک ایک مقام پر لکڑیان جمع کرائین اور اونمین
آگ دی وہ آگ ایسی شعلہ زن ہوئی کہ پرندے اوسکے سامنے سے اوڑ نہ سکتے تھے اور کوئی شخص اوسکے
گرد نجا سکتا تھا چنانچہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنے سے عاجز ہو گئے شیطان آیا اور قوم کو
تعلیم کیا اوسکی تعلیم سے اونھون نے ایک گوپنی بنائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برہنہ کرکے اور ہاتھ پیر
باندھ کے گوپنی مین رکھکے آگ مین ڈالا نقل ہے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ ابراہیم پر روتے تھے اور
ملائکہ شور کرتے تھے اور کہتے کہ اے اللہ ایک موحد روے زمین پر جلا جاتا ہے کیا حکمت اسمین ہے ہمکو
اجازت دے تو ہم اوسکی اعانت کرین ارشاد ہوا کہ جاؤ اوسکے پاس اگر وہ تمسے اعانت مانگے اعانت کرو
اور اگر مجھ پر توکل کرے میرے اوپر چھوڑ دو الغرض فرشتہ موکل باران ابراہیم کے پاس آیا اور کہا
اے ابراہیم اگر تم چاہو تو مین ایک ٹکڑا ابر کا مسلط کرون کہ وہ بارش سے اس آگ کو بجھا دے
آپنے فرمایا مین نہین چاہتا ہون موکل ہوا نے کہا اگر تمہاری مرضی ہو مین ہوا کو حکم کرون کہ وہ اس
آگ کو تمام روے زمین پر منتشر کر دے آپنے وہی جوابدیا اسی طرح ہر صنف کے فرشتے آپکے پاس
آتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمسے اعانت چاہو آپ فرماتے تھے کافی ہے مجھکو اللہ اور وہ اچھا وکیل ہے
نقل کرتے ہین کہ جب حضرت خلیل اللہ آگ کے قریب پہونچے جبرئیل بھیجے گئے تاکہ ابراہیم کی نقد محبت
کو پرکھ لین جبرئیل آپکے پاس آئے اور کہا اے ابراہیم کچھ حاجت ہے آپنے جوابدیا کہ بندہ کو احتیاج
رہتی ہی ہے لیکن تجھسے حاجت نہین ہے جبرئیل نے کہا جس سے حاجت رکھتے ہو اوس سے کیون
نہین کہتے آپنے جوابدیا کہ اوسکا علم میرے سوال سے کافی ہے مجھکو اور ایک روایت مین ہے
کہ جبرئیل نے جب خلیل سے کہا کہ تمکو کچھ حاجت ہے آپنے فرمایا کہ مین جب اپنا نفس اوسکے ہاتھ بیچ ڈالا
تھا اور انتظار وقت تسلیم کا کرتا تھا مین اب وقت اوسکا آیا کوئی حاجت نہین رکھتا ہون نہین

سواے اسکے کہ جو کچھ چاہے مین نے وہ خدا کے سپرد کر دون اور نقل کرتے ہین کہ جب جبرئیل نے
آپسے کہا کہ کسی سے حاجت رکھتے ہو اوس سے کیون نہین کہتے آپنے جواب دیا کہ دوست جب دوست کے
جلاوے تو جلنے دو نہین سہے اوسیوقت خطاب ہوا کہ دوست جب دوست ہی کو چاہے تو اوسکا
جلانا روا نہین ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جب جبرئیل نے کہا تمکو کچھ حاجت ہی آپنے فرمایا نہین ہے
نفس سے کوئی دعوی اور نہ نمرود سے کچھ شکوا اور نہ آگ سے بلوی اور نہین طلب کرتا ہون نہین سواے
مولی کے اللہ تعالے نے آگ سے فرمایا جب خلیل اپنی طبیعت سے باہر آیا تو تو بھی اپنی طبیعت سے
باہر آ چنانچہ قرآن مجید مین ہی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہمنے کہا آگ سے سرد ہو اور سلامتی ہو ابراہیم پر
نقل کرتے ہین کہ آگ نے سواے آپکے ہاتھ اور پیر کے بند جو کفار نے باندھے تھے اور کچھ نہین جلایا
اور منقول ہے کہ ملائکہ نے آپکا بازو پکڑ کر آہستہ سے زمین پر بٹھا دیا اللہ تعالے نے چشمہ آب شیرین کا
وہان پیدا کیا اور الوان و انواع طرحکے پھول گرد اگرد ابراہیم کے اوگا دیئے اور جبرئیل نے ایک پیراہن بہشتی
حریر کا ابراہیم علیہ السلام کو لاکر پہنایا اور فرشتہ جو سایہ کا موکل تھا اوسکو ابراہیم کی صورت مین ابراہیم کے
پاس بھیجا وہ فرشتہ ابراہیم علیہ السلام کے پہلو مین بیٹھا اور آپسے موانست کرنے لگا سات دن کے بعد نمرود نے
اپنی قوم سے کہا دیکھو ابراہیم جلے یا نہین لوگون نے کہا کہ اگر ایک پہاڑ اس آگ مین ہوتا جلجاتا ابراہیم
کیونکر بچے ہونگے نمرود نے کہا اے ہمنشینو مین نے خواب مین دیکھا کہ وہ آگ مین سے زندہ صحیح سالم
باہر آئے پس نمرود اپنے خواص کے ساتھ ایک مقام مرتفع پر آیا دیکھا کہ ابراہیم اس کیفیت سے جو
مذکور ہوئی خوش اور خورم بیٹھے ہین نمرود نے پکار کر پوچھا اے ابراہیم یہ کیا حالت ہے یہ سبزہ اور
پھول کہان سے آئے آپنے جواب دیا کہ میرے خدا نے پیدا کیا ہے نمرود نے کہا بزرگ ہے خدا تیرا کہ قدرت
اور عزت اوسکی اس مرتبہ پر ہے مین دیکھ رہا ہون اے ابراہیم تم اس آگ سے باہر آسکتے ہو آپنے فرمایا ہان
اور اوٹھکر درمیان آگ کے چلے اور باہر تشریف لاے نمرود نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمہارے خدا کے

تقرب حاصل کرون چار ہزار یا چالیس ہزار گاے قربانی کرون آپنے فرمایا اللہ تجھسے قبول نکریگا
جبتک کوئی چیز شرک سے تیرے سینہ مین ہوگی منقول ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ سے باہر نکلی اول
سب سے حضرت سارہ ایمان لائین اور بعدہ ایک جماعت مشرف بایمان ہوئی اور حضرت خلیل اللہ نے حضرت
سارہ کے ساتھہ نکاح کیا بعدہ نمرودیون نے تدبیر کی کہ ابراہیم علیہ السلام کو کسیطرح ایذا دین لوط علیہ السلام
نے کہ آپکے بھتیجے تھے آپکو یہ خبر دی حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو ساتھہ لیکر ہجرت کی اور مصر کی جانب
روانہ ہوے جب مصر پہونچے ایک ظالم وہاںکا حاکم تھا حضرت سارہ بہت حسین تھین آوازہ حسن اونکا
سنکر اوس ظالم نے آدمی بھیجکر حضرت سارہ کو بلا لیا جب بی بی سارہ وہان پہونچین اوس ظالم نے چاہا کہ
ہاتھہ حضرت علیہا السلام کی طرف بڑہاے اللہ تعالے نے ہاتھہ اوسکا سکھا دیا حرکت اوسکے ہاتھہ مین نرہی
سمجھا کہ یہ امر سارہ کی دعا کی اثر سے ہے کہا حضرت سارہ سے کہ تم دعا کرو میرا ہاتھہ اچھا ہوجاوے
مجھکو تجھسے کچھہ کام نہین ہے حضرت سارہ نے دعا کی ہاتھہ اوسکا اچھا ہو گیا پھر اوسنے ارادہ گستاخی کا
کیا اور پھر ہاتھہ اوسکا سوکھا اور اوسنے حضرت سارہ سے دعا کی درخواست کی اور بدعاے سارہ
ہاتھہ اوسکا اچھا ہوا تیسری مرتبہ اوسنے حضرت سارہ کو اجازت دی کہ آپ سدہارین اور ایک کنیز کہ ہاجرہ
کہ وہ بھی صفات مین مثل بی بی سارہ کے تھیں اونکو دیدین حضرت سارہ اپنے مکانمین واپس آئین
ابراہیم علیہ السلام سے حال بیان کیا کہ اللہ تعالے نے مجھکو کافر کے شر سے محفوظ رکھا اور حضرت سارہ کے
لڑکا ہنوتا تھا آپنے حضرت ہاجرہ کو کہ صاحب جمال تھین ابراہیم کو بخش دیا اور کہا شاید خداے تعالے
تمکو انہین سے فرزند عنایت کرے پس حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت مین رہین
اور اسمعیل علیہ السلام اونکے بطن سے پیدا ہوے حضرت سارہ کو اسوجہ سے رشک آیا اور اندوہناک
ہوئین اسحد یہ کہ اونکو دیکھہ نسکتی تھین جناب الٰہی سے وحی ہوئی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام پر
کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کی نسبت جو کچھہ سارہ کہین اوسپر عمل کرو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

بہت کچھ تسکین حضرت سارہ کی فرمائی اور ارشاد کیا کہ تمکو اللہ تعالےٰ ایسا لڑکا دیگا کہ اکثر انبیا اوسکی نسل سے ہونگے چنانچہ حضرت اسحاق علیہ السلام اونکے بطن سے بڑہاپے مین پیدا ہوئے اور حضرت اسحاق کو اللہ تعالےٰ نے شبیہ کیا تھا حضرت ابراہیم کی صورت کا عمر شریف حضرت ابراہیم کی ایک سو پچہتر برس کی ہوئی تھی کعب احبار فرماتے ہین کہ جب عمر ابراہیم کی آخر ہوئی غیب سے ایک مرد ضعیف بڈہے کی صورت مین ابراہیم کے پاس آیا ابراہیم علیہ السلام نے اوسکی مہمانی کی وہ ضعیف جب کھانا کھاتا تھا کھانا اور آب دہن داڑہی اور سینہ پر گرتا تھا اور بسبب ضعف پیری کے اوسکی محافظت نکرسکتا تھا حضرت ابراہیم نے فرمایا یہ کیا حال ہے مرد ضعیف نے جواب دیا کہ بڑہاپے سے ہے حضرت علیہ السلام نے پوچھا تمہاری عمر کسقدر ہے اوس مرد ضعیف نے اوسقدر عمر اپنی بتائی جو حضرت خلیل کی تھی پس آپکو حیات دنیا سے کراہت معلوم ہوئی کہ یہی حال میرا بھی ہوگا پس آپنے وفات پائی اور ارض مقدسہ مین مدفون ہوے اور قبر شریف آپکی معروف ہے اوس بلدہ مین کہ باسم خلیل الرحمن مشہور ہے اور نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منتقل ہوکر حضرت اسمعیل علیہ السلام کے سپرد ہوا اور بترتیب آبائی جناب رسالت اولاد اسمعیل علیہ السلام سے انتقال فرماتا ہوا تا بحضرت عبداللہ تشریف لایا اور حضرت عبداللہ سے منتقل ہوکر حضرت آمنہ کو سپرد ہوا جب جناب رسالت حضرت آمنہ کے حمل مین تشریف لائے عجائبات قدرت آلہی بی بی آمنہ نے مشاہدہ فرمائے جسم مبارک حضور کا ایسا لطیف اور نورانی تھا کہ جسقدر ایام حمل کے گذرتے حضرت آمنہ سے منقول ہے کہ نور اونمین بڑہتا جاتا تھا یہانتک کہ جب وقت ولادت شریف آیا بی بی آمنہ کہتی ہین کہ اسقدر نور مجھ مین تھا کہ عمارات بصری شام مین مکہ معظمہ سے دیکھتی تھی اور چونکہ سردار دارین اور اشرف مخلوقات اس عالم مین تشریف لاتے تھے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام اپنے پاک بندے کو جو افضل اور اشرف ملائکہ ہین حضور کی اہتمام ولادت شریف کو بھیجا جبرئیل علیہ السلام نے واسطے اظہار عظمت کے ادب سے آپسے خطاب کیا اور کہا ظاہر ہوئے رسول اللہ کے طاہر ہی

اللہ کے بہت سے کلمات اسی طرح پر جبرئیل علیہ السلام نے کہے اور حضور کے صفات کما ینبغی کو یاد کیا لیکن حضور متوجہ نہوے اللہ تعالے جسکا مداح ہو وہ کب خلق کی مدح کی پروا کرتا ہے حضرت جبرئیل نے جب شان استغنائے محمدی دیکھی اللہ تعالے جل شانہ کے نام اقدس کا واسطہ دیکر کہا اظہر ہوا ے محمد فرزند عبداللہ کے اللہ تعالے کا نام پاک آتے ہی نبی کریم نے عرض جبرئیل کو قبول فرمایا فظہر محمدٌ صلے اللہ علیہ وسلم کا لبدر المنیر پس تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل چودہویں

رات کے چاند کے روشن اور تابان ہے ؎

معشر الاسلام ذکر آمد غیر الوراست	اندرین بزم شرف آگین نشستن لازم ست
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ	اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ	اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
آج وہ شمس الضحیٰ شمس الضحیٰ پیدا ہوے	آج وہ بدر الدجیٰ بدر الدجیٰ پیدا ہوے
نور سے جنکی ہوئی ہے خلق مخلوق خدا	آج وہ نور خدا نور خدا پیدا ہوے
وہ پیمبر جو کرین شق القمر اور رد شمس	آج وہ معجز نما معجز نما پیدا ہوے
رحمۃ اللعالمین جنکو خدا فرمائے لطف	آج وہ بحر سخا بحر سخا پیدا ہوے
السلام اے ابر رحمت السلام	السلام اے بحر رافت السلام
السلام اے وصف رویت والضحیٰ	السلام آئینہ ست تو دست خدا
ز مہجوری برآمد جان عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ اللعالمینی	ز محرومان چرا فارغ نشینی
ز خاک اے لالہ سیراب برخیز	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
برون آور سر از برد یمانی	کہ روے تست صبح زندگانی ؎

شب اندوه ما را روز گردان | ز رویت بخت ما فیروز گردان
فرو آویز از سر گیسوان را | فگن سایہ بپا سرو روان را
بر تن در پوش عنبر بوے جامہ | بسر بر بند کافوری عمامہ
ادیم طائفی نعلین پا کن | شراک از رشتۂ جانہاے ما کن
جہانے دیدہ کردہ فرش راہند | چو فرش اقبال پابوس تو خواہند
ز حجرہ پاے در صحن حرم نہ | بچشم خاک رہ بوسان قدم نہ
اگرچہ غرق دریاے گناہیم | فتادہ خشک لب بر خاک راہیم
تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے | کنی بر حال لب خشکان نگاہے
قضا می افگند از راہ ما را | خدا را از خدا درخواہ ما را
کہ بخشد از یقین اول حیاتے | دہد آنگہ بکار دین ثباتے
چو حول روز رستاخیز خیزد | بآتش آبروے ما نریزد
کند با اینہمہ گمراہیے ما | ترا اذن شفاعت خواہیے ما
چو چوگان سر فگندہ آوری رو | بمیدان شفاعت امتی گو
بحسن اہتمامت کار جامی | طفیل دیگران یابد تمامی

اللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ جس وقت وہ نور خدا زمین پر جلوہ گر ہوے تمام عالم منور ہو گیا انوار محبوبیت جناب احدیت اور آثار عظمت اور شوکت جبین انور سے تاباں تھی جو صاحب عقل طفلی میں بھی حضور کو دیکھتا تھا سمجھ جاتا تھا کہ ایک وقت ہوگا کہ یہ نیر کرم اپنی فیوض سے تمام عالم کو منور کردیگا اور روے زمین کے سلاطین ذیشان سے ہر اک کا سر اسکے آگے جھک جاویگا اور کیونکر نہوتا صورت زیباے نبوی اور کمالات جسمانی نبی کریم سے آپکی بڑائی تمام اہل زمین آنکھوں نے

وہ دیکھتے تھے کہ عالم اجساد مین ایسا جسم لطیف اور مقدس کہ عین قید جسمانی مین صفات جسمانی سے منزہ ہو
خلق ہی نہین ہوا ہے جب اہل زمین کمالات جسمانی حضور پر کماحقہ مطلع اور آگاہ ہو گئے اللہ تعالی کو منظور ہوا
کہ اہل سماوات بھی حضور کے فضائل اور کمالات کو مشاہدہ کرلین گو اہل سماوات بسبب نورانیت کے
جو اونکی خلقت مین ہے اور بتعلیم الٰہی حضور کے فضائل اور مراتب سے جہانتک کہ خلق کو رسائی ہے
واقف تھے لیکن طمانیت قلب مشاہدہ سے ہوتی ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ نہین ہے خبر
مثل معاینہ کے لہذا شب اسرے مین اپنے حبیب کریم کو مع الجسد بالاے سماوات بلایا اور اپنے قرب خاص سے
سرفراز کیا اور آپکی قوت جسمانی اور کمالات جسدی اہل سماوات کو دکھلائے اور مشاہدہ کرادیے یہانتک
کہ جبرئیل علیہ السلام کہ افضل الملائکہ ہین آپکا ساتھہ اوس شب مین نہ دیسکے اور اس قصہ معراج کو
اللہ تعالے جلشانہ نے قرآن مجید مین خود بھی ارشاد کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِی
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِی بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیَاتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ
السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ پاک ہے وہ جسنے سیر کرائی اپنے بندے کو راتی رات مسجد حرام سے مسجد اقصے تک ایسی مسجد کہ برکت
دی ہے ہمنے اوسکی گرداگرد کو تاکہ دکھادین اوسی بندے کو اپنی نشانیون سے اور تحقیق وہ ہے اللہ
سننے والا اور دیکھنے والا ہے شیخ محدث دہلوی قصہ معراج مین اس آیہ کریمہ کو مذکور کرکے لکھتے ہین
کہ اسرا سے لیجانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ سے مسجد اقصے تک ثابت ہے کتاب اللہ سے
منکر اوسکا کافر ہے اور وہانسے آسمان پر جانا جسکو معراج کہتے ہین ثابت ہے احادیث مشہورہ سے
منکر اوسکا مبتدع اور فاسق اور مخذول ہے اور ثبوت باقی اور حالات عجائب اور غرائب کا اخبار سے
ہے منکر اوسکا جاہل اور محروم ہے اور صحیح یہ ہے کہ وجود اسرا ایسکی اور معراج کل معاملات کا بیداری
مین مع جسم کے تھا جمہور علما صحابہ اور تابعین اور اتباع اور بعد اونکے محدثین اور فقہا اور متکلمین سب اسکے
قائل ہین اور متواتر دیکھین ساتھہ اسکے احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ اور بعضے اسکے قائل ہین کہ معراج

روح کو ہوا تھا اور ایک جماعت اسکی قائل ہے کہ معراج حضور کو متعدد ہوئی ہے ایک وقت بیداری مین اور باقی خواب مین ساتھ روح کے بعضے مکہ مین اور بعضے مدینہ مین باوجود اسکے کہ اتفاق ہی کل کا اسبات پر کہ خواب انبیا کا وحی ہے اور نہین ہے شبہ اوسمین جاگتا ہے دل اونکا اور بند رہتی ہین آنکھین اونکی جیسا کہ بند ہوجاتی ہے آنکھ وقت حضور اور مراقبہ کے تاکہ شاغل نہو کسی شے کا محسوسات سے تمام ہوا کلام شیخ کا اور صاحب روضۃ الاحباب نے بھی بعد بیان کرنے اختلاف کے لکھا ہی کہ جسکو اختیار کیا ہی سلف اور خلف نے یہی ہی کہ معراج حضرت کو بیداری مین ہوا ہے مع روح اور جسم کے ایک حصہ شب مین مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہانسے آسمان پر آپکو لیگئے اور ظاہر نص قرآن کہ اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ اور ثُمَّ دَنیٰ فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ بھی اسیکا مقتضی ہے اور ظواہر احادیث صحیحہ کے بھی اسپر دلالت کرتے ہین اور آگے بھی لکھتے ہین کہ اگر یہ معاملہ خواب مین ہوتا تو اللہ تعالے اَسْریٰ بِرُوحِ عَبْدِہٖ فرماتا اور مفسرین نے بھی فرمایا ہے کہ اسرا لغت مین سیر جسدی کو کہتے ہین نہ خواب کو اور بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ حضرت سرور عالم کو بہت سے معراج ہوے ہین اور بعض نے چونتیس شمار کیے ہین ایک اونمین بیداری مین ہے جسم کے ساتھ اور باقی رویا مین مین شروع مین اور سبب یہ لکھا ہے کہ جسطرح ابتدائے نبوت مین حضرت کو رویا صادقہ دکھائی جاتی تھی تاکہ سہل اور آسان ہو حضور پر وحی کی بار کا اوٹھانا ایسے ہی اول معراج خواب مین واقع ہوا تاکہ قوت اور استعداد معراج جسدی کی آپکو حاصل ہوا اور فرمایا ہے مفسرین نے کہ آیہ اسرا مین یعنی لیجانا حضور کا مسجد حرام سے مسجد اقصے تک جو نذکور ہے اسوجہ سے نہین ہے کہ وہ منتہائے سفر تھا اسواسطے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا یعنے مسجد اقصے تک اسواسطے لیگئے کہ دکھادین اپنے بندے کو اپنی نشانیان اور اللہ تعالے کی نشانیون کا دیکھنا اور ظہور منتہا کی کرامت اور معجزات کا آسمان ہی پر تھا پس مسجد اقصے مین پہونچانیسے غرض تھی آسمان پر حضور کا لیجانا واسطے رویت آیات الہی کے چونکہ مسجد اقصی مبدا اوسکا ہے اسواسطے ذکر فرمایا مسجد اقصے کا اور بعض کہتے ہین کہ مسجد کے معنی ہین

بجائے مسجد اور اقصے کے معنی ہین انتہا کے مراد اس سے عرش عظیم ہے کہ منتہا کی مسجد ہے اسواسطے کہ
ملائکہ مقربین وہان سجدہ کرتے ہین نہ بیت المقدس اس سبب سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے بارکنا حولہ
برکت دی ہے ہمنے اوسکے حول کو اور بیت المقدس خود البتہ متبرک ہے نہ حول اوسکا نہ عرش عظیم
کی ہے کہ انوار الوہیت اوسکو گھیرے ہوئے ہین پس اوسکا حول بھی متبرک ہے اور نشانیان اللہ تعالے
کی بھی عرش عظیم ہی پر حضور نے کھلی ہوئی مشاہدہ کی ہین نہ بیت المقدس مین اور اللہ تعالی نے
فرمایا ہے کہ مسجد اقصے اسواسطے ہم اپنے بندے کو لیگئے کہ اپنی نشانیان دکھادین اوسکو اور نیز اس آیہ شریفہ
مین اللہ تعالے اپنے حبیب کریم کی شان محبوبیت کو ظاہر کرتا ہے اسواسطے کہ موسے علیہ السلام کا
وادی مقدس طوی مین جانا اور اللہ تعالے سے ہمکلام ہونا جہان قرآن مجید مین اللہ تعالے نے
فرمایا ہے آپکے فعل کو موسے کی طرف اسناد کیا ہے یون ارشاد کیا ہے کہ اے موسے یعنی ہمارا عاشق تھا
ہمارے واسطے خود دوڑا آیا اور اس آیہ شریف مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے وہ پاک ہے جو لیگیا اپنے بندے کو
پس فعل لیجانیکا اپنی طرف اسناد کرتا ہے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ یہ ہمارا محبوب ہے ہمنے خود اوسکو آپ
بلایا ہے پس حضور مہمان ہین اللہ تعالے کے بلائے ہوے چونکہ مہمان بلائے ہوے کیواسطے اہتمام
کیا جاتا ہے لہذا اللہ تعالے نے بھی اپنے حبیب کریم کو نبوت کے بارھوین برس بہت بڑی شان
اور شوکت سے بلایا بعضے کہتے ہین کہ ماہ ربیع الاول مین معراج جسدی آپکو ہوا ہے اور مشہور
یہ ہے کہ ستائیسوین ماہ رجب کو معراج ہوا ہے اور کیفیت معراج مین راویان عجب بیان کرتے ہین
کہ فرمایا ہے رسول کریم نے کہ چھت میرے گھر کی شق ہوئی درحالیکہ مین مکہ معظمہ مین تھا اور
ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے ام ہانی کے گھر مین تھا اپنے مصلے پر اور سونیکا ارادہ تھا
کہ جبرئیل آئے اور کہا یا محمد اوٹھو باہر آؤ مین باہر گیا دیکھا کہ ایک فرشتہ کھڑا ہے اور ایک دابہ اوسکے ساتھ
ہے اور ایک روایت مین ہے جبرئیل حضرت سرور عالم کے پاس آئے اور اونکے ساتھ پچاس ہزار

فرشتے تھے اور نبی کریم اوسوقت حضرت ام ہانی کے مکان مین تھے جبرئیل کے ہمراہ میکائیل تھے پس اونھون نے کہا یا محمد اوٹھو اللہ تعالے جلشانہ نے تمکو بلایا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے کہ مین حطیم مین تھا کہ جبرئیل آئی اور میکائیل اونکے ساتھ تھی جبرئیل نے میکائیل سے کہا کہ ایک طشت آب زمزم سے بھر لاؤ تاکہ آپکے دلکو مین پاک کرون اور سینہ مبارک کو کھول دون پس جبرئیل نے مجھکو لٹکا دیا اور میرے شکم کو بالائی سینہ سے تا بناف چاک کیا میکائیل تین طشت آب زمزم سے لائی اور اندرون سینہ اور حلق اور رگون کو میری دہویا اور جو کچھ غل اوسمین تھا اوسکو دور کیا جبرئیل نے میرے دلکو باہر نکالا اور چاک کیا اور دہویا پھر ایک طشت طلا کا لائے بہرا ہوا حکمت اور ایمان سے میرے دل کو اوس سے پر کیا اوپر ادسکو اوسکی جگہہ پر رکھدیا اور حضور کا صدر مبارک چار مرتبہ شق کیا گیا ہے اول ایام طفولیت مین جب حضور حلیمہ سعدیہ کے گھر مین تشریف رکھتے تھے دوسرے دس برس کی عمر مین قریب زمانہ بلوغ کے تیسرے قریب زمانہ بعثت کے چوتھے اسوقت مین کہ وقت عالم علوی کے سیر کرنیکا تھا تاکہ کمال صفا اور طہارت کے ساتھہ عالم ملکوت مین تشریف لیجاوین جیساکہ نماز کی قبل وضو کیا جاتا ہے واسطے طہارت کے اور آب زمزم سے دہوتے ہین یہ حکمت لکھی ہے کہ آب زمزم قلب کو قوت دیتا ہے اسواسطے زمزم شریف سے حضور کے قلب شریف کو غسل دیا تاکہ قوی ہوجاوے مشاہدہ ملکوت اور لقاے حضرت الوہیت پر اور بعضے کہتے کہ زمزم شریف آب کوثر سے بھی افضل ہے اور افضل موجودات کی قلب مبارک کے غسل کیواسطے دیا ہے پانی چاہیے تھا جو سب سے افضل ہو اور ارباب معانی نے قلب مبارک کو طشت طلائی کے ساتھہ یہ مناسبات بیان کیے ہین کہ طلا جو ہر معدنی مین سب سے زیادہ وزنی ہے اور مٹی اوسکو نہین کھاتی ہے اور زنگ اوسپر نہین لگتا ہے اور یہی شان ہے جناب سرور عالم کے قلب شریف کی کہ سب قلبون سے ثقیل تر ہے وحی کے ثقل سے اور نہین کہا سکتی ہے اوسکو خاک سفلیات کی اور نہین بیٹھہ سکتا ہے اوسپر زنگ کدورات

سونیکا لہذا طشت طلائی اختیار کیا گیا اور نیز طشت طلائی مین دہونا ایک قسم تکریم سے ہے موافق عادات کے اور اشارہ ہے اسطرف کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکرم و معظم ہین تمام عالم سے اور اگر یہ شبہہ ہو کہ استعمال طلا کا شریعت مین ممنوع ہے تو جواب اوسکا اول یہ ہے کہ اوسوقت طلا کا استعمال حرام نتھا حرمت طلا کی مدینہ طیبہ مین ہوئی دوسرے استعمال اس عالم کے سونے کا منع ہے اور اوس عالم کا سونا تو ہمارے ہی واسطے ہے موافق حدیث شریف کے اور وہ طلا اوس عالم کا تھا الغرض بعد شرح صدر کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد حرام سے باہر لائے دیکھا مین نے کہ براق کھڑا ہے درمیان صفا اور مروہ کے براق ایک مرکب ہے خچر سے نیچا اور حمار سے اونچا چہرہ اوسکا مثل آدمی کے چہرہ کے اور کان اوسکے مانند ہاتھی کے کان کے اور ایال اوسکے مثل گھوڑے کے ایال کے گردن اوسکی شبیہ اونٹ کی گردن کی سینہ اوسکا خچر کے سینہ کے مانند دم اوسکی مثل شتر کی دم کے اور پیر اوسکے مثل گائے کے پیر وںکے اور سینہ اوسکا گویا ایکدانہ تھا یاقوت سرخ کا اور پشت اوسکی گویا ایک شفاف موتی تھا اور بسبب کمال صفائی کے چمکتا تھا اور دو پیر اوسکی ران پر تھے کہ اوس سے پنڈلیان اوسکی چھپی رہتی تھین اور ایک زین بہشتی اوسپر کھچا تھا اور سبک سیر ایسا تھا کہ منتہائے نظر

اوسکا ایکقدم اوسکا ہوتا تھا مولانا جامی اوسکی وصفین فرماتے ہین ؎

جہندہ برزمین خورش یا دپائے	پرندہ برہوا فرخ ہمائے
چو فکر بندہ افلاک گردی	چو عقل فلسفی گیتی نوردی

جناب سرور عالم فرماتے ہین کہ جبرئیل نے مجھسے کہا کہ آپ سوار ہون یہ وہ براق ہے کہ ابراہیم اوسپر سوار ہوتے تھے اور خانہ خدا کی زیارت کو جاتے تھے پس جبرئیل نے براق کی رکاب اور میکائیل نے اوسکی باگ پکڑی حضور نے چاہا کہ سوار ہون براق نے شوخی کی جبرئیل نے کہا یہ کیا ہوا ہے تجھکو کہ شوخی اور تندی کرتا ہے قسم خدا کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بزرگ تر نبیاء خدا کے

نزدیک کوئی پیغمبر تجھ پر سوار نہیں ہوا ہے براق کانپا اور پسینا اوسکے نکل آیا اور زمین پر بیٹھ گیا اور مطیع اور منقاد ہو گیا پس جناب سید عالم اوسپر سوار ہوئے لکھا ہے بعضوں نے شوخی براق کی شرارت اور سرکشی سے نتھی بلکہ بسبب خوشی اور ناز اور افتخار کے تھی کہ محبوب خدا سردار انبیا اوسپر سوار ہوتے تھے الغرض جناب سرور عالم اوسپر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور ایک جماعت ملائکہ حضور کے آگے اور ایک جماعت پیچھے اور ایک گروہ آپکے دہنے جانب اور ایک گروہ بائیں جانب اس شان وشوکت سے حضور مسجد اقصے تشریف لیگئے مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اثنا راہ میں ایک نخلستان میں گذرے جبرئیل نے حضرت سے کہا کہ یہاں آپ اوتر ائیں اور نماز پڑہیں یہ زمین یثرب ہے یعنے مدینہ طیبہ بعدہ حضور مقام مدین اور مقام مولد عیسیٰ علیہ السلام میں پہونچے اور وہان بھی حضور جبرئیل کے کہنے سے اوترے اور نماز پڑہی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ہے حضور نے کہ راہ میں ایک شخص نے میری دہنے جانب سے آواز دی کہ یا محمد ٹہر جاؤ مجھکو تجھسے کچھہ پوچھنا ہے میں نے التفات نکیا اور پھر بائیں جانب سے آواز سنی کہ یا محمد ٹہر جاؤ مجھکو تجھسے کچھہ پوچھنا ہے اوسکی طرف بھی میں نے التفات نکیا پھر ایک عورت کو میں نے دیکھا کہ اپنے تئیں آراستہ و پیراستہ کیے ہوئے سر راہ بیٹھی ہوئی تھی اور کہتی تھی ای محمد ٹہر جاؤ میں تمسے کچھہ پوچھونگی اوسکی طرف بھی میں ملتفت نہوا اور وہانسے گذرا اور جبرئیل سے پوچھا کہ یہ سب کون ہیں جبرئیل نے کہا اول داعی یہود تھا اگر آپ اوسکا جواب دیتے امت آپکی بعد آپکے سب یہود ہو جاتی اور دوسرا داعی نصاریٰ تھا اگر اوسکا جواب آپ ارشاد کرتے امت آپکی بعد آپکے کل نصرانی ہو جاتی اور وہ عورت آراستہ و پیراستہ دنیا تھی اگر اوسکو جواب آپ دیتے تو تمام امت آنحضرت پہ دنیا کو اختیار کرتی الغرض جب جناب سرور عالم مسجد اقصے پہونچے فرماتے ہیں کہ ایک جماعت ملائکہ کرام کی ...... بھی کہ آسمان سے وہ میرے استقبال کو آئی تھی مجھکو اونہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ...... دی

اور تجھ پر سلام کیا اس طریق سے السلام علیک یا اول السلام علیک یا حاشر مین نے کہا اے جبرئیل
انکی تحیت کیا ہے جبرئیل نے کہا تحقیق آپ اول شخص ہین کہ قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور
شفاعت انکی مقبول ہوگی تحقیق آپ اول شافع اور اول مشفع ہین اور تحقیق آپ آخر انبیا ہین اور
حشر تمام خلائق کا قیامت کے دن آپکے قدم پر واقع ہوگا تحقیق آپ آخر انبیا ہین اور حشر آپکے
اور آپکی امت کے ساتھ ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ اثناء راہ مین حضور نے اول دو سمت سے
آواز سنی کہ کوئی آپکو بلاتا ہے آپ نے جبرئیل سے اوسکا حال پوچھا جبرئیل نے کہا یا رسول آپ سیر کرین
اور آگے تشریف لیچلین بعدہ آپ ایک جماعت پر گذرے اونہون نے حضرت سے کہا السلام علیک
یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ آپ انکی سلام کا جواب دین
اور بعدہ جبرئیل نے یہ سب بیان کیا کہ اول آواز دینیوالی دنیا تھی اور دوسرا اندا دینیوالا شیطان تھا
اگر آپ انکا جواب دیتے تو آپکی امت آخرت پر دنیا کو اختیار کرتی اور شیطان اونکو گمراہ کر دیتا
اور وہ جماعت جنے آپ پر سلام کیا وہ ابراہیم اور موسے اور عیسے تھے سلام اللہ علیہم اجمعین اور
ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گذرے موسے علیہ السلام پر کہ وہ اپنی قبر مین
نماز پڑھتے تھے پس فرمایا اونہون نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ موسے علیہ السلام کی
نماز پڑھنے مین یہ سبب علما نے فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام چونکہ زندہ ہین اپنی معبود کی عبادت
کرتے ہین گو مکلف نہین ہین اور بعدہ حضرت سرور عالم گذری نیکون اور بدون پر کہ عالم برزخ
مین اپنے اپنے افعال کے ثمرات مین مشغول تھے بعدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے
فرمایا ہے حضور نے کہ جبرئیل نے مجھکو براق پر سے اوتارا اور براق کو ایک دروازہ پر کہ اوسکو باب محمد
کہتے ہین باندہ دیا اور جناب سید عالم مسجد مین تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی بظاہر نماز
تحیت المسجد تھی اور ملائکہ وہان حاضر ہوئے اور آدم سے تا بہ عیسے ارواح سبکی متمثل کی گئی حمد

اور ثنا کی اونہون نے اللہ تعالے کی اور درود بھیجا نبی کریم پر اور اعتراف کیا سب نے حضور کے فضل کا بعد
اذان ہوئی اور تکبیر کہی گئی نماز کیواسطے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید الانبیا کو آگے کیا آپنے نماز مین
امامت کی اور کل انبیا اور ملائکہ نے آپکی اقتدا کی اللہ تعالے نے آپکی سیادت مطلقہ کو اپنے خاص بندونکو اسکے
سے دکھادیا پھر بعد نماز کے خواص انبیا نے اللہ تعالے کی حمد و ثنا کی اور جو فضائل اور نعمتین اللہ تعالے نے
اونکو عطا کی تھین بیان فرمائین خصوصًا حضرت ابراہیم اور حضرت موسے اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان اور حضرت عیسے علیہم السلام نے بہت فصاحت اور بلاغت کیساتھ اللہ تعالی کی حمد کی اور
اپنے فضائل اور کمالات کو جو اونکے ساتھ مخصوص تھے بیان کیے بعد سبکے حضرت رسول اکرم نے فرمایا
کہ تمنے اللہ تعالے کی حمد و ثنا کی مین بھی اپنے پروردگار کی ثناخوانی کرتا ہون اور فرمایا آپنے کہ حمد ہے واسطے
خاص ایسے خدا کو جسنے مجھکو رحمت کیا واسطے تمام عالم کے اور تمام انسانون پر مجھکو رسول کیا اور
اونکی خوشخبری دینیوالا اور ڈرانیوالا کیا اور فرقان حمید مجھکو عنایت کیا کہ جسمین کل اشیا کا بیان ہے
اور میری امت کو سب امتون سے بہتر کیا اور اونکو وسط اور عدل خود فرمایا یعنے درمیان کی امت
بنا دیا مین افراط ہے نہ تفریط ہے اور کیا میری امت کو اول اور آخر اول حصول بار اور دخول جنت مین
اور آخر ظہور دنیا مین اور کشادہ کیا میرے سینہ کو اور اوٹھالیا مجھ پر سے بوجھ اور بلند کیا میرے ذکر کو
اور کیا مجھکو فاتح اور خاتم یعنے فاتح باب شفاعت اور خاتم نبوت پس ابراہیم علیہ السلام نے انبیا سے
مخاطب ہوکر فرمایا اسی سے فضل ہے محمد کو تم پر پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے باہر نکلے
جبرئیل علیہ السلام نے ایک ظرف مین خمر اور ایک ظرف مین دودھ پیش کیا اور حضور سے کہا کہ انمین سے
آپ جسکو چاہین اختیار کرلین پس حضور نے دودھ کو نوش فرمایا جبرئیل نے کہا آپنے فطرت کو اختیار کیا
مراد اس سے اسلام اور استقامت ہے اپنے واسطے اور اپنی امت کیواسطے بعد معراج ایک زینہ
ظاہر ہوا آسمان تک ایک بازو اوسکا یاقوت سرخ کا تھا اور دوسرا بازو زمرد سبز کا اور ایک پایہ اوسکا

اور سبز کا نقاہ جمع اور دہنے اور بائیں دونون طرف اوسکے ملائکہ تھے الغرض نبی کریم براق پر سوار ہو کر
اوس زینہ پر چڑھے اور ایک روایت مین ہے کہ جبرئیل اپنے پرون پر اوٹھا کر آسمان پر لیگئے نقل کرتے ہین
کہ جب حضرت باب الحفظہ پر کہ ایک دروازہ ہے آسمان کے دروازون سے پہونچے جبرئیل علیہ السلام نے
دروازہ کھلوایا اوسکے دربان نے کہ اسمعیل اوسکا نام ہے اور بارہ ہزار فرشتون کا افسر ہے پوچھا کون ہے
جبرئیل نے اپنا نام بتایا پھر اوسنے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہین جبرئیل نے جناب سرور عالم کا اسم مبارک
لیا پھر اوسنے پوچھا کہ اونکو بلوایا ہے جبرئیل نے کہا ہان پس ملائکہ آسمان اول نے دروازہ کھول دیا
اور کہنے لگے مرحبا ہوا اوسکو کیا اچھا آنیوالا ہے جو آیا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آسمان دنیا پر
تشریف لیگئے فرماتے ہین حضور کہ مین نے وہان ایک مرد کو دیکھا جبرئیل نے مجھسے کہا کہ یہ تمہارے
باپ آدم ہین انکو سلام کرو مین نے سلام کیا اونہون نے جواب دیا مرحبا فرزند صالح اور نبی صالح کو
پھر اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے آسمان پر جلوہ فرما ہوے اور وہان حضرت یحیٰ
اور حضرت عیسےٰ سے ملاقات کی اور اون پر سلام کیا اونہون نے جواب دیا مرحبا برادر صالح اور نبی
صالح کو اور وہان سے حضور تیسرے آسمان پر تشریف فرما ہوے اور اسی طرح یوسف علیہ السلام سے
ملاقات کی اور پھر چوتھے آسمان پر قدم رنجہ فرمایا اور حضرت ادریس سے ملاقات کی بعدہ پانچوین
آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت ہارون سے ملے پھر چھٹے آسمان پر پہونچکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
ملاقات کی اور جب وہان سے بڑھے فرمایا ہے آپنے کہ حضرت موسے رو دیئے اونسے پوچھا کیون روتے ہو
جواب دیا اسواسطے روتا ہون کہ ایک جوان میرے بعد مبعوث ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے
زیادہ جنت مین آوینگے سبب گریہ موسے علیہ السلام مین علمانے فرمایا ہے کہ نعوذ باللہ رونا اونکا
از راہ حسد نہ تھا بلکہ رحمت سے تھا انبیا کے دلونمین اللہ تعالےٰ نے رافت اور رحمت رکھی ہے
اونکی امت پر اور اونکو خدا کی رحمت سے حصہ ملا ہے چونکہ وہ وقت خاص وقت تھا بخشش اور کرم کا

اور حبیب مکرم کے تشریف لانیکا اوسواسطے موسےٰ علیہ السلام اپنی امت کو یاد کر کے روئے کہ اللہ تعالیٰ انکی
امت پر رحمت کرے برکت سے اوسوقت کی بعدہ جناب سرور عالم ساتوین آسمان پہ جلوہ فرما ہوے
اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ تمہارے باپ ہین ابراہیم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا
ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا مرحبا فرزند صالح اور نبی صالح کو بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
کہ مجھکو سدرۃ منتہا پر لیگئے کہ اعمال اور علم خلق وہان پر منتہی ہوجاتا ہے اور وہانسے نازل ہوتا ہین
امر اور احکام اور ملائکہ وہان پر ٹھیرتے ہین کسیکو مجال وہانسے عروج اور تجاوز کرنیکی نہین ہے اور
منتہی ہوتے ہین اوسپر جو عالم سفلی سے صعود کرتے ہین اور جو عالم علوی سے نزول کرتے ہین اور
تجاوز نہین کیا اوس جگہ سے کسی نے سواے جناب سید عالم کے اور وہانسے جبرئیل علیہ السلام جناب
سرور کائنات سے جدا ہوے حضور نے فرمایا اے جبرئیل یہ کون جگہ جدا ہونیکی ہے کیا یہ وہ جگہ ہے جہان
یار یار کو چھوڑ دیتا ہے جبرئیل نے کہا اگر بمقدار سر انگشت نزدیک ہون مین جل جاون ابیات

بگفتا فراتر مجالم نماند	بماندم کہ نیروے بالم نماند
اگر یکسر موے برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

اور بعض روایت مین وارد ہے کہ نبی کریم نے جبرئیل سے فرمایا اگر تمہاری کوئی حاجت ہو
مجھسے بیان کرو تاکہ اللہ تعالےٰ کی حضور مین عرض کرون جبرئیل نے کہا حاجت میری یہ ہے کہ آپ
اللہ تعالےٰ سے درخواست کرین کہ قیامت کے روز پل صراط پر اپنے پرونکو پھیلادون تاکہ انکی
امت اوسپر سے گذرے اور لکھا ہے کہ سدرۃ منتہے مین تین قسم کی منفعت ہے سایہ اوسکا بہت پھیلا
ہے اور مزا نہایت لذیذ ہے اور خوشبو نہایت درجہ لطیف ہے اور انوار خدا اوسکو گھیرے ہوے ہین
اور ملائکہ مثل طلائی پروانون کے اوسپر چھائے ہوے ہین اور مقام جبرئیل کا اوس درخت کے
وسط مین ہے اور فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اوسکی جڑ سے چار نہرین جاری ہین

دو اونمین سے ظاہر ہین اور دو چھپی ہوئی ہین جبرئیل سے مین نے پوچھا یہ کیا ہین اونہون نے کہا
وہ نہرین جو مخفی ہین وہ بہشت مین گئی ہین اور دو نہرین جو ظاہر ہین ایک نیل ہے اور ایک
فرات اور ایک روایت مین ہے کہ اور نہرین بھی اوس سے نکلی ہین آب صاف اور شیرین کی
اور دودہ کی اور شراب بے خمار کی اور شہد کی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہی حضور نے جبرئیل مجھکو
ساتوین آسمان پر ایک مقام پر لیگئے کہ وہان ایک نہر تھی کنارہ پر اوسکے خیمے تھے یاقوت اور موتیونکے
اور زمرد کے اور مرغان سبز اوس نہر کے کنارہ پر مین نے دیکھے جبرئیل سے مین نے پوچھا کہ یہ کیا ہی
جبرئیل نے کہا یہ نہر کوثر ہے کہ حق تعالے نے آپکو عنایت کی ہی اور ظروف اوسکے سونے اور چاندی کے تھے
اور پانی اوسکا زیادہ دودہ سے زیادہ سفید ایک پیالہ اوسمین سے مین نے بہرا اور پیا شہد سے زیادہ شیرین اور
مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہی نبی کریم نے کہ سدرہ منتہے کی جڑ سے
ایک چشمہ پانی کا روان تھا کہ اوسکو سلسبیل کہتے ہین اور اوسمین سے دو نہرین نکلی ہین ایک نہر کوثر
اور دوسری نہر الرحمۃ اور یہ وہ نہر ہے کہ جب گنہگار جلے ہوے سیاہ دوزخ سے نکلین گے اور اوسمین
ڈالے جاوینگے فوراً تر و تازہ ہوجاوینگے اور مقام سدرہ پر بھی حضور کے سامنے تین ظرف ایک مین خمر
ایک مین دودہ ایک مین شہد پیش کیا گیا حضور نے یہان بھی دودہ ہی کو اختیار کیا اور یہان بھی
جناب سرور عالم نے انبیا کے ساتھ نماز پڑہی اور امامت کی بعدہ بیت المعمور آپکو دکھایا گیا حدیث شریف
مین ہی کہ آپنے فرمایا ہے ثم رفع الی البیت المعمور اور شارحین نے اسکی تفسیر یہ بیان کی ہی کہ درمیان حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور بیت المعمور کے بہت عالم تھے کہ جسکی وجہ سے آپ اوسکو دیکھ نہ سکتے تھے پس وہ
اوٹھا لیگئے اور بیت المعمور حضور کے سامنے پیش نظر کر دیا گیا اور بیت المعمور ایک مسجد ہی آسمان ہفتم پر
محاذی کعبہ مکرمہ کے یہانتک کہ اگر بالفرض کوئی پتھر وہانسے گرے تو کعبہ پر گرے اور نقل کرتے ہین
یہ وہ گھر ہے جو آدم علیہ السلام کیواسطے بھیجا گیا تھا جب وہ زمین پر تشریف لائے ہین اور پھر وہ

اوٹھا لیا گیا آسمان پر اور مرتبہ اوسکا آسمان پر ایسا ہے جیسا کہ کعبہ مکرمہ کا زمین پر ملائکہ اوسکا طواف کرتے
ہین اور نماز پڑھتے ہین اور ہر روز ستر ہزار فرشتے اوسمین حاضر ہوتے ہین اور جب جاتے ہین پھر نہین آتے
ہین اور پھر دوسرے روز ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہین جدید اور ایسا ہی ہے جب سے کہ اللہ تعالے نے
اوسکو بنایا ہے ابد تک اور یہ دلیل ہے اللہ تعالے جلشانہ کی قدرت کی بڑائی پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہا اونہون نے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان مین نے ایک جماعت کو دیکھا کہ منھ
اونکے سفید تھے اور ایک جماعت کو دیکھا کہ اونکے چہرہ پر تیرگی ہے پس درآئی وہ قوم ایک نہر مین اور
غسل کیا پس رنگ اونکا صاف ہوا مثل اول جماعت کی رنگ کے جبرئیل نے کہا یہ ایک گروہ ہے
آپکی امت سے کہ اونہون نے اپنے عمل نیک کو بد کیے ساتھ مخلوط کیا ہے پس توبہ کی ہے اونہون نے
اور اللہ تعالے نے توبہ اونکی قبول کی ہے اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول کریم نے کہ جب مین
آسمان ہفتم پر پہونچا ابراہیم خلیل اللہ کو دیکھا کہ بیت المعمور سے تکیہ لگائے بیٹھے ہین اور اونکے ساتھ
ایک قوم ہے خوبصورت پس مین نے اون پر سلام کیا اور اونہون نے مجھ پر سلام کیا اور اپنی امت کو
مین نے دو قسم پر پایا ایک جماعت سفید کپڑے پہنے ہے اور ایک جماعت میلے کپڑے پہنے ہے پس نہ آئی
میرے ساتھ وہ لوگ جو سفید کپڑے پہنے ہین بیت المعمور مین اور محجوب رہ گئے وہ لوگ جو میلے کپڑے
پہنے تھے پس نماز پڑھی مین نے بیت المعمور مین اون لوگون کے ساتھ جو سفید کپڑے پہنے تھے سفیدی جامہ
کنایہ ہے اعمال نیک سے مدارج مین ہے کہ بعد ملاحظہ بیت المعمور کے اوپر تشریف لیگئے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اور وہان پر پہونچے کہ سنی جاتی تھی آواز قلمون کی جو لکھتے تھے جاننا چاہیے کہ قضا اور
تقدیر الٰہی قدیم ہے اور قبل از خلقت عالم اللہ تعالے نے اوسکو قلم سے لوح محفوظ پر لکھوا دیا ہے ملائکہ
جو کار پرداز ہین وہ اصل سے دوسری کتابون مین نقل کیا کرتے ہین اوسکے لکھنے کی آواز تھی جو
حضور نے سنی بعد اوسکے دکھلائی گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہشت اور دوزخ اور ان صفاتکے

جو کتاب اللہ اور حدیث مین مذکور ہین دیکھا بہشت کو کہ مظہر رحمت الٰہی ہے اور ملاحظہ فرمایا دوزخ کو
کہ محل غضب ہے اللہ تعالے کا اور کھول دیے گئے ہین دروازے جنت کے اور بند کر دیے گئے ہین
دروازے دوزخ کے اور صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ جب مین سدرۃ سے گذرا جبرئیل نے
مجھسے کہا کہ آپ آگے ہوں مینے کہا کہ تم آگے ہو جبرئیل نے کہا یا رسول آپ آگے ہوں تحقیق آپ اکرم ہین اللہ تعالے
کے نزدیک مجھسے پس مین روان ہوا اور جبرئیل میرے پیچھے تھے یہانتک کہ پہونچا ایک حجاب زر بفت کی حجاب پر
جبرئیل نے اوس حجاب کو ہلایا پوچھا کون ہے جبرئیل نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ میرے ساتھ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہین ایک فرشتہ نے حجاب کے اوس طرف سے کہا اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خطاب ہوا سچا ہے میرا بندہ
اَنَا اَکْبَرُ اَنَا اَکْبَرُ فرشتہ نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ درپردۂ حجاب سے ندا آئی میرا بندہ سچا ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا اللّٰہُ پس فرشتے نے کہا اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰہِ درپردۂ حجاب سے آواز آئی سچا ہے
بندہ میرا مین نے رسول کیا ہے محمد کو فرشتہ نے کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ندا ہوئی سچا ہے
میرا بندہ اور پکارا میری طرف میرے بندون کو درحجاب کے اوس طرف سے ایک فرشتہ نے ہاتھ
باہر نکالا اور مجھکو اوٹھایا جبرئیل ٹھہر گئے مینے کہا اے جبرئیل ایسی جگہہ پر کیون مجھسے تخلف کرتے ہو اونہون نے
کہا ہم مین سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے کہ وہانسے وہ تجاوز نہین کر سکتا ہے اگر مین یہانسے
بڑھون جلجاؤن آپکی شب بسبب آپکی احترام کے مین اس مقام پر پہونچا ورنہ مقام معہود میرا
سدرہ کے نزدیک ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین تنہا وہانسے چلا یہانتک کہ ستر حجاب
مین نے طے کیے ایک حجاب سے دوسرے حجاب کا فاصلہ پانسو برس کی راہ کا تھا اور ہر حجاب پانسو برس کی
راہ کا موٹا تھا وہان پہ براق چلنے سے باز رہا اور رفرف ظاہر ہوا وہ ایک بچھونا تھا سبز نور اور ضیا
اوسکا آفتاب کی نور پر غالب تھا مجھکو رفرف پہ بٹھالیا اور وہ چلا یہانتک کہ تا پایہ عرش عظیم
پہونچا مین اور مجھکو نزدیک پہونچایا مسند عرش عظیم کے اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ نقل کرتے ہین کہ جب پہونچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرش پر ہاتھ مارا عرش نے حضور کے دامان اجلال مین اور زبان حال سے کہا یا محمد آپ ہی ہین کہ مشاہدہ کرایا اللہ تعالے نے آپکو اپنے جلال احدیت کا اور مطلع کیا آپکو اپنے جمال صمدیت پر مین بستہ ہون اور نہین جانتا ہون کہ کس راہ سے آؤنین اور کس طریق سے گرہ اپنے کام کی کھولونین کیا مجھکو اعظم خلق اور ہونین اعلم خلق ہیبت اور تحیر اور خوف مین یا رسول اللہ پیدا کیا مجھکو پروردگار نے پس کانپتا مین واسطے ہیبت اور جلال سے پس لکھا اوسنے مجھ پر لا الٰہ الا اللہ پس اور زیادہ ہوگیا میرا کانپنا اور ہیبت پس لکھا محمد الرسول اللہ پس اضطراب میرا کم ہوا اور مین ساکن ہوا پس ہوا نام آپکا سبب میرے آرام دل کا اور طمانیت سرمایہ تھی برکت آپکے اسم کی مجھ پر پس کیونکر پڑے مجھ پر نظر آپکی یا رسول اللہ آپ رسول ہین رحمت تمام عالم کے واسطے پس لابد میرا بھی حصہ ہی اس رحمت سے حصہ میرا اے میرے حبیب یہ ہے کہ گواہی دین آپ میرے برائت کی اوس سے کہ نسبت کی ہے میری طرف اوسکی اہل تکمذب اور افترا کیا ہے مجھ پر کہ مین گنجائش رکھتا ہون ایسی کہ جو مثل نہین رکھتا ہے اور احاطہ کرتا ہون مین ایسیکا کہ وہ کیفیت سے منزہ ہے یا رسول اللہ جسکے ذات کی حد نہین ہے اور صفات اوسکی شمار نہین ہو سکتے ہین وہ کیونکر محمول ہوگا مجھ پر رحمان اوسکا نام ہے اور استوار اوسکی صفت ہے اور صفت اوسکی ذات سے متصل ہے وہ کیونکر متصل ہو سکتی ہے میرے ساتھ اور منفصل ہو سکتی ہے مجھسے یا محمد قسم ہے اوسکی عزت کی نہین اوس سے قریب ہون ساتھ وصل کے اور نہ اوس سے بعید ہون ساتھ فصل کے اور نہ حامل اوسکا ہون اور نہ وسعت کرنیوالا اوسکا ایجاد کیا اوسنے مجھکو اپنے فضل سے اگر چاہی مٹادی مجھکو ساتھ اپنے عدل کے مین محمول اوسکی قدرت کا ہون اور معمول ہون اوسکی حکمت کا ہوا بدیا اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان حال سے ایک طرف ہوجا مجھسے مین مشغول ہون اور جدا نہ ہون تجھسے مکدر نکر مجھ پر میری صفائی قلب کو اور مشوش نکر میری خلوت کو پس نگاہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عرش کی طرف نظر توجہ اور التفات اور رغبت نفرمائی آپنے اوسکی طرف اللہ اکبر دیکھنا چاہیے کس مرتبہ کی صفائی قلب نبوی کہ عرش سے ارشاد ہوا کہ میری صفائی کو میلا نکر اور ایک طرف یہ ہو چا اور فی الحقیقت جلال احدیت اور جمال صمدیت جسکو مشاہدہ ہوا اوسکی حق مین تو ماسوا اللہ کیطرف میل کرنا ادب سے بعید ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے فرمایا ہے جب مین رفرف پر بٹھایا گیا یہانتک کہ پہونچا عرش تک پس دیکھا مین نے امر عظیم کو کہ اوسکا وصف زبان سے بیان نہین ہو سکتا ہے پس نزدیک ہوا مجسے ایک قطرہ عرش کے جانب سے اور پڑا میری زبان پر پس چکھی مین نے ایسی چیز کہ نہین چکھی کسی چکھنے والے کوئی شئے شیرین اوس سے زیادہ اور حاصل ہوا مجھکو علم اولین اور آخرین کا اور روشن کیا اوسنے میرے دلکو اور بند کر دیا نور عرش نے میری آنکھ کو پس دیکھا مین نے ہر شئے کو اپنے دل مین اور دیکھا مینے پس پشت سے جیسا کہ دیکھتا ہون آگے سے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کی اعانت سے حجابات عظمت کو طے کیا ایک حیرت اور وحشت جلال اور عزت کبریا کے پیش آئی ایک منادی کرنیوالے نے ابوبکر صدیق کی آواز سے ندا کی قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ ٹھہر جا او یا محمد تمہارا پروردگار صلوۃ پڑھتا ہے حضرت رسول کریم کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ آواز ابوبکر کی یہان کیونکر آئی اور ایک انس اپکو اوس آواز سے ایسا ملا کہ وہ وحشت جاتی رہی پس جناب رب العزت سے ارشاد ہوا اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ اُدْنُ یا محمد قریب ہو جا مجسے اے بہتر خلق کے قریب ہو جا مجسے اے محمد پس قریب کر لیا اللہ تعالے نے مجھکو اپنے سے اور ایسا ملا مین کہ فرمایا ہے ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور صاحب روضہ لکھتے ہین کہ ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالے نے اوس شب خاص مین ہزار مرتبہ خطاب فرمایا یا محمد اُدْنُ مِنِّیْ اے محمد نزدیک آجا مجسے ہر مرتبہ حضور کو قرب خدا مین ترقی حاصل ہوتی تھی یہانتک کہ مرتبہ دنی پر پہونچے اور یہانسے مقام تدلی پر ترقی کی اور وہانسے خلوت قاب قوسین او ادنی مین جلوہ گر ہوے اللہ تعالے فرماتا ہے ثُمَّ دَنٰی یعنی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے معبود کا معین ہوکر نزدیک ہوئے قریب ہوئے ساتھ منزلت اور مرتبہ کے نہ ساتھ مکان کے اسلئے کہ حق تعالے
منزہ ہے مکان سے بس نہیں ہی وہ ملنا مگر قرب منزلت اور درجہ اور کرامت اور رافت جیسا کہ کہتے ہیں
کہ فلان بہت نزدیکی اور قرب رکھتا ہے فلان کے ساتھ اور مراد اوس سے قرب منزلت اور علو رتبت
اوسکا ہوتا ہے اوسکے نزدیک بعض کا قول ہے دَنیٰ فَتَدَلّٰی جو قصہ معراج مین احادیث مین مروی ہے
وہ علاوہ ہے دَنیٰ فَتَدَلّٰی کے جو سورہ نجم مین مذکور ہے اور بعض کا قول ہے سورہ نجم مین جو مذکور ہے وہ معراج خیر
ہی کا حال ہے اور وہ معنی سورہ موصوفہ کے یہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالے نے ابتداے سورہ شریفہ مین قسم
یاد کرکے امت محمدیہ کے خطاب مین فرمایا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى نہ تمہارے صاحب یعنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم راہ سے بھٹکے اور نہ خطا کی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اور نہ کلام کیا آپنے خواہش سے
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى نہیں ہے وہ کلام آنحضرت کا مگر وحی جو کی گئی ہے اللہ تعالے کی طرف سے اونپر
چونکہ قصہ معراج آگے اللہ تعالے نے بیان فرمایا ہے اسواسطے اول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو
ارشاد فرمادیا کہ نہ آپنے کوئی کام سواے خدا کی مرضی کے کیا ہے اور نہ کوئی کلام آپنے فرمایا ہے سواے
خدا کے حکم کے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ قصہ معراج جو حضور نے فرمایا ہے وہ سب سچ ہے اور خدا کے حکم سے
ہے بعد اسکے ارشاد ہوا عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى بتایا اونکو بڑی قوت والے نے صاحب طاقت
نے پس سیدھا ہوا مطلب اسکا یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شب اسرا مین حسب عادت
اللہ تعالے کی محبت اور یاد مین اور راز و نیاز محبوبیت مین محو اور مستغرق تھے جبرئیل علیہ السلام
کو شدید القوے اونکی صفت ہے اونھون نے آکر آپکو ہوشیار کیا اور پیام خدا سے آپکو آگاہ کیا
پس حضور خدا تعالے کی تعمیل حکم کیواسطے مستعد ہوے سیدھے ہو بیٹھے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى اور حالیکہ
وہ افق اعلے مین تھے بعض کے نزدیک ہو کی ضمیر کا مرجع جبرئیل ہین اور جبرئیل اوسوقت حاضر تھے
حضرت کی خدمت شریف مین یہ کمال فضل جناب رسالتمآب ہے کہ حضور کی خدمت بابرکت مین

حاضر ہونا اونکے حق مین افق اعلے تھا اور بعض کہتے ہین کہ مرجع ہو کی ضمیر کا جناب سرور عالم ہین اور
مراد اس سے یہ ہے کہ اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ مین تھے کہ جہان نہ
نبی مرسل کو رسائی ہے اور نہ ملک مقرب کو ثُمَّ دَنٰی پھر ملگئے یعنے رسولکریم اللہ سے یا آنکہ ملا اللہ تعالی جلشانہ
اپنے حبیب سے فَتَدَلّٰی پس اوتر آئے یعنے بعد ملنے کے اور بعض فتدلے کے معنی کہتے ہین چھوڑ دیا
حضرت نے اپنی نفس کو فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پس ہوا میل دو کمانو کا بلکہ اوس سے بھی کم
یہ کنایہ ہے تاکید قربت اور تصریح محبت سے فہم مین آنیکیواسطے صورت تمثیل مین اللہ تعالی نے
ارشاد کیا ہے اسواسطے کہ عادت عرب کے سردارونکی یہ تھی کہ جب چاہتے تھے کہ کسی عہد کو اور کسی
عقد کو مستحکم کرین اسطرح پر کہ پھر نہ ٹوٹے تو دونو عہد کرنیوالے اپنی کمانون کو منگاکر ایک کو دوسرے
سے ملاتے تھے اور دونو ایک بار قبضہ اوسکا پکڑ کر کھینچتے تھے اور تیر اوس سے مارتے تھے اور یہ صورت
اس مضمون ظاہر کرتے تھے کہ باہم دونو عہد کرنیوالونمین موافقت کلی ہوگئی اس حیثیت پر کہ ایک کی
رضا دوسرے کی رضا ہے پس اس آیہ وافی ہدایہ سے یہ امر ثابت ہوا کہ اللہ تعالے جلشانہ اور جناب
سرور عالم مین محبت اور قربت اسدرجہ استحکام پائی کہ مقبول رسول اللہ صلعم مقبول خدا اور مردود
نبی کریم مردود خدا ہے اور بعض علما اس آیہ کریمہ کا مطلب یہ فرماتے ہین کہ قوسین سے مراد جنگ کی
کمانین نہین ہین کیونکہ یہ محل ہے اظہار قربت حبیب کا محب کے ساتھہ کمان جنگ کو اس سے کیا
نسبت قوسین سے مراد یہان دونو ہین کہ صورت اونکی کمانون کی سی ہے اور پیشانی پر ایک سے
جلد مین دونو ہوتی ہین مگر ایک فرق اعتباری دونو مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک دہنی اور ایک
بائین کہلاتی ہے پس تعین محمدیت فارق ہے اور اوس سے ظاہر ہو کہ اللہ اللہ ہے اور رسول رسول
ہے مگر ایک دوسرے سے جدا اور باہم متغائر نہین ہین یا آنکہ قوسین سے یہ مراد ہے کہ دائرہ کے
درمیان مین جب ایک خط دیدو تو اوس سے صورت دو کمانون کی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ خط

درمیانی میل ہوتا ہے دو نوں کمانوں کا اور اوسی سے امتیاز دونوں کمانوں کا ہوتا ہے اسیطرح دائرہ وجود کو خط تعین پڑنے سے دو قوسین ظاہر ہوئیں ایک قوس واجب الوجود قدیم کی اور ایک قوس وجود ممکن حادث کی اور قاب قوسین یعنے میل دونو کمانوں کا خط تعین ہے اور اوسیکو تعین اول اور حقیقت محمدی کہتے ہیں اور یہ مثال اوسوقت کی ہے کہ جب مقام دونو سے اوپر ترقی تھی نبی کریم پس جسکا بعد ایسا ہے اوسکا قرب کیا ہوگا کیا کوئی اوسکی حقیقت سمجھ سکتا ہے سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اوسکا حبیب ہی جانتا ہے اس قرب کی کیفیت کو کہ کیسا تھا وہ کیا تھا ہماری فہم اور ادراک اسکی دریافت سے قاصر ہیں مروی ہے کہ کسی شخص نے ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ سے ان آیات کے معنی پوچھے تو آپنے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام کہ دلہ میں قرب خاص میں وسعت ہی نہیں نوری کیا چیز ہے

اور مولانا جامی رحمۃ اللہ اس مضمون کو یوں ارشاد فرماتے ہیں

مکانے یافت خالی از مکان نیز	کزتن محرم نبود آنجا و جان نیز
قدم زنگ حدوث از جان او شست	وجوب الانش امکان او شست
بیکے مانده هم از قید یکے پاک	ز نسبتہائے بیرون و درانکی پاک
بدیده آنچہ از دیدن برون بود	مپرس از ما نہ کیفیت کہ چون بود
شنیده انکہ کلامے بے نوائے آواز	معانی دید معانی را نہ در راز
نہ آگاہی از دو کام و زبان را	نہ ہمرازی بدو نطق و بیان را
لباس فہم بربالائے او تنگ	سمند عقل در صحرائے او لنگ
زگفتن برتر است آن وا شنیدن	زبان زاین گفتگو باید بریدن
منہ جامی زحد خود برون پائے	ازین دریائے جانفرسا برون آئے

اور حدیث میں ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اپنے نزدیک کرلیا خصوصیت سے

کچھ پوچھا نبی کریم فرماتے ہین کہ مین اوسکا جواب نہ دیسکا پس رکھدیا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت بے تکیف
اور بے تحدید کے میری دونوں شانون کے درمیان ہین پس پائی مین نے ٹھنڈک اوسکی اپنے سینہ مین
اور عنایت کیا اللہ تعالیٰ نے مجھکو علم اگلون اور پچھلون کا اور سکہلائے مجھکو کئی قسم کے علوم ایک علم تھا
کہ عہد لیا مجھسے اوسکے چھپانے کا کہ کسی سے نکہون اور کوئی شخص طاقت اوسکی اوٹھانیکی نہین رکھتا
ہے سوائے میرے اور ایک علم تھا کہ اختیار دیا مجھکو اوسکے چھپا نیکا اور اظہار کرنیکا اور ایک علم تھا
کہ حکم کیا مجھکو اوسکے پہونچانیکا خاص اور عام کو امت سے پس کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے
پروردگار مین متوحش ہوا تھا قبل تیرے پاس حاضر ہونیکے ناگاہ ایک آواز سنی مین نے ایسی
لغت سے کہ مشابہ تھی ابوبکر کی لغت کے ساتھ کہتا تھا اے محمد رب تمہارا صلوٰۃ پڑھتا ہے
پس تعجب مجھکو کہ ابوبکر یہانتک کہانسے آیا اور پروردگار بے نیاز ہے نماز پڑھنے سے ارشاد ہوا
مین بے نیاز ہون نماز پڑھنے سے دوسرے کیواسطے اور کہتا ہون مین پاک ہون تحقیق سبقت لیگئی
ہے رحمت میری میرے غضب اور گرفت پر پڑہو پس هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لو
الی آخرہ پس صلوٰۃ میری رحمت ہے تجھپر اور تیری امت پر اور سنایا مین نے تجھکو آواز تیرے یار
ابوبکر کی اسواسطے تاکہ انس پکڑے تو اور اپنے حال پر آسکے تو کیونکہ خلق کیا گیا ہے تو اور وہ ایک
طینت سے اور وہ انیس ہے تیرا دنیا اور آخرت مین پس پیدا کیا مین نے ایک فرشتہ اوسکی آواز پر
کہ وہ ندا کرے اوسکی لغت سے تاکہ زائل ہو جاوے تجھسے دہشت اور لاحق ہو تمکو ہیبت کسی چیز سے
کہ باز رکھے تمکو اوسکی فہم سے جسکے واسطے بلایا ہے مین نے تمکو اور مین نے جب تمہاری بیانی
ہوتے سے کلام کرنا چاہا تو اوسپر بڑی ہیبت آگئی پس پوچھا مین نے اوس سے کیا ہی یہ تیرے
ہاتھ مین اے موسے پس حاصل ہوگیا اوسکو انس عصا کے ذکر سے اور اپنے حال مین آگیا
ایسے ہی مین نے تجھکو تیرے یار کی آواز سنائی دفع ہیبت کیواسطے بعد اوسکے ارشاد ہوا کہ حاجت

جبرئیل کیا ہوئی ہیں بھول گئے تھے وہ جو جبرئیل نے تمسے کہا تھا مین نے عرض کیا ای رب تو بہت جاننے والا ہے اوسکا جو اوسنے کہا ہے ارشاد ہوا قبول کیا مین نے اوسکی حاجت کو لیکن اوسکے حق مین جو تجھکو دوست رکھتا ہے اور صاحب روضہ نے کہا ہے کہ بعض علما نے کہا ہے کہ مراد فتدلی سے یہ ہے کہ چھوڑ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کو اوس مقام مین اور زبان حال سے کہا کہ اس مقام سے مین نجاؤنگا کہ بے اسکے صبر نہین کرسکتا ہون کہا گیا کہ جسنے تمکو اس مقام پر پہونچایا ہی وہی پھر اس مقام کے پہونچانے پر قادر ہے اگرچہ تم دنیا مین رہو اسے محمد تمکو چاہتا چاہیے کہ جو تمسے بھاگے ہوے ہین اونکو میری طرف بلاؤ اور جو ضلالت مین پڑے ہین اونہین راہ راست پر لاؤ اور جب خلق سے تم مشوش ہو اور تمہارا دل اونکے کامون مین مشغول ہونیسے ملول ہو اور مشتاق اس مقام کے ہو تو نماز پڑہنا کہ تمکو اسمقام پر پہونچا دون اسی سبب سے جب نبی کریم خلق سے بتنگ آتے تھے فرماتے تھے ارحنا یا بلال اور فرماتے تھے کہ میری آنکھ کی روشنی ہے نماز مین جو لوگ بے نماز ہین اور دعوی قرب خدا کرتے ہین اور نماز کو ترک کرتے ہین حقیقت یہ ہے کہ وہ نماز کی حقیقت سے واقف ہی نہین ہین پہر اوس مقام خاص مین جو اللہ تعالے نے اپنے حبیب سے راز کی باتین فرمائین وہ اللہ اور رسول ہی جانتے ہین اللہ خود بھی اپنے کلام پاک مین اوسکی تفصیل نہین فرماتا ہے اسقدر ارشاد کرتا ہے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی پس وحی کی اللہ تعالے نے اپنے بندہ خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو وحی چاہی بعض علماء اہل احتیاط کہتے ہین کہ جو باتین اللہ اور اوسکے رسول مین باہم ہوئی ہین اوسپر یقین نہین کرسکتے کہ وہ کیا ہین اسواسطے کہ اگر اظہار مین اوسکی مصلحت ہوتی تو اللہ تعالے مبہم نفرماتا اور ایک جماعت علما اسکے قائل ہین کہ جو کچھ خبر اور اثر سے ہمکو پہونچا ہے یا از روے استدلال اور استنباط کے بیان کیا جاتا ہے اوسکے بیان کرنے مین کچھ قباحت نہین ہے اور علمانے بیان بھی فرمایا ہے چنانچہ مروی ہے کہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حضرت سرور عالم سے پوچھا کہ اوس شب مین اللہ تعالے نے آپسے

کیا کیا فرمایا حضور نے ارشاد کیا کہ خطاب ہوا مجھسے ای محمد مین بندونکی روزی کا ضامن ہون اور تمہاری امت
اسپر وثوق نہین رکھتی ہے اور دوزخ مین نے اپنے دشمنون کیواسطے پیدا کی ہے اور وہ کوشش کرتے ہین
کہ اوسمین جاوین اور مین عمل کل کا اونسے نہین مانگتا ہون اور وہ روزی کل کی مجھسے طلب کرتے ہین
اور جو رزق مین نے اونکے واسطے مقرر کیا ہی دوسرے کو نہین دیتا ہون اور وہ طاعت میرے غیر کی
کرتے ہین اور عزت دینے والا اور ذلیل کرنیوالا مین ہون اور وہ میرے غیر سے امید کرتے ہین اور میرے
غیر سے ڈرتے ہین اور مین انعام اون پر کرتا ہون اور وہ شکر میرے غیر کا کرتے ہین اور منقول ہیکہ
حضرت الوہیت سے ارشاد ہوا ای محمد اشخاص امت تمہاری میری طاعت بھی کرتے ہین اور میرا
عصیان بھی کرتے ہین طاعت اونکی ساتھہ میری رضا کے ہی اور معصیت اونکی ساتھہ میری قضا کے
ہے جو کچھہ ساتھہ میری رضا کے اونسے صادر ہووے اگرچہ اوسمین نقصان ہو مین قبول کرتا ہون
اسواسطے کہ مین کریم ہون اور جو کچھہ اونسے ساتھہ میری قضا کی واقع ہووے اوسکو بخشتا ہون مین اور
عفو کرتا ہون اسواسطے کہ رحیم ہو مین اور نیز مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب فضائے
قرب الٰہی مین پہونچے آپنے عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ جناب الٰہی سے جواب مین
ارشاد ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنا کہ اللہ جلشانہ
اسوقت خاص مین سلام خاص خود مجھپر فرماتا ہی جوش رحمت سے خیال امت کا آیا اور منظور ہوا کہ
اس سلام سے امت کو بھی حصہ ملنا چاہیے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
سلام ہو ہمپر اور جو بندے اللہ تعالے کے صالح ہین جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ ای حبیب تم یہان
تنہا تھے اور عباد صالحین کو علٰحدہ مذکور کرتے ہو پھر کلمہ جمع علنا کیون کہا علی کیون نکہا یعنی مجھپر
نبی کریم نے عرض کیا کہ ای اللہ جو بندے تیرے صالح ہین اونپر تو تیرا سلام اور رحمت ہی ہے اس کلمہ
جمع مین مین نے اپنی امت کو گنہگار ونکو شامل کر لیا ہے سبحان اللہ کیا مضمون امت نوازی ہے

نبی کریم کا لگلے انبیا اچھونکو ساتھ لیتی تھے اور برونکو خدا کے سپرد کرتے تھے جیسا کہ قرآن مجید مین حکایت کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی جسنے میرا اتباع کیا پس وہ مجھسی ہے اور جسنے عصیان کیا پس تو غفور الرحیم ہی اور عیسیٰ علیہ السلام نے گنہگاران امت کی نسبت مین کہا إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ یہ تحقیق تیرے بندے ہین اور ہمارے نبی امت پرور کی رحمت اور رافت کی یہ کیفیت ہے کہ اچھون کو علاحدہ مذکور کیا کہ اونکا تقوی انکے واسطے کافی ہے اور گنہگارونکو اپنے ساتھ لیا کہ ونکو بیچ حضور کی شفاعت اور اللہ کی رحمت کے اور وسیلہ تھامر دی ہے کہ جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے حبیب یہ وہ وقت خاص ہے کہ مین نے جبرئیل سے ملک مقرب کو بھی مین دخل نہ دیا اور تم گنہگاران امت کو شامل کرتے ہو منہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب عرض نکیا تھا کہ جناب الٰہی نے اپنے حبیب کی رضامندی کیواسطے ارشاد فرمایا کہ جب تمکو اپنی امت کے ساتھ اسقدر محبت ہے کہ ایسے وقت خاص مین بھی نہ بھولے تو ہم تمہاری خاطر سے ایک شب مقرر کرتے ہین یعنی لیلۃ القدر کہ وہ سال مین ایک مرتبہ ہوا کریگی اور اوسمین ہم اپنا سلام تمہاری امت پر بھیجین گے اللّٰہمّ صلّ وسلّم وبارک علیہ نقل کرتے ہین کہ جب سرور عالم اوس مقام قرب مین پہونچے عرض کیا احوال امت کا اور کہا اے پروردگار عذاب کیا تونے اگلی امتون پر بعضون کو خسف کیا اور بعضون کو مسخ میری امت سے کیا کریگا فرمایا اللہ تعالےٰ نے بھیجتا ہون مین اونپر رحمت اور بدلتا ہون مین اونکی برائیونکو نیکیونکے ساتھ اور جو اونمین مجھکو پکارتا ہے مین لبیک کہتا ہون یعنے مستعد ہون تمہارے واسطے اور جو مجھسے مانگتا ہے اوسکو عطا کرتا ہون اور جو مجھپر توکل کریگا اوسکی کفایت کرونگا دنیا مین اونکے گناہونکو چھپاونگا اور قیامت مین تجھکو اونکا شفیع کرونگا اگر نہوتا حبیب تحت معاتبہ حبیب یعنے بطور کرشمہ کے حساب منقطع ہین اونسے اور روایت ہی جب نبی کریم نے قصد مراجعت کا کیا اس عالم کی طرف عرض کیا

اے اللہ پیر آنیوالیکے واسطے تحفہ ہوا کرتا ہو تحفہ میری امت کا اس سفر سے کیا ہے یعنی اب جو امت مین پہر جاؤنگا تو کچھ تحفہ تو عنایت کر کہ اونکو دون ارشاد ہوا جناب الٰہی سے مین اونکے واسطے ہون اونکی حیات مین اور اونکے واسطے ہون جب مرین اور اونکے واسطے ہون قبر مین اور اونکے واسطے ہون حشر مین اور ہر حال مین اونکا معین ہون ــ

بشریٰ لنا معشر الاسلام ان لنا	من العنایۃ رکن غیر منہدم
مژدہ باد اے مسلمانان کہ بیشک نزد ما	از عنایت ہست رکنی کان بود دور از ہدم

اور اوس مقام قدس مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت پر پچاس وقت کی نماز رات دنمین فرض ہوئی اور مراجعت کا اذن ہوا جناب سرور عالم نے مراجعت فرمائی صاحب روضہ لکھتے ہین کہ فرمایا نبی کریم نے کہ مین جسطرح سے گیا تھا اوسیطرح سے پلٹا یہانتک کہ جبرئیل کے مقام پر پہونچا جبرئیل نے کہا خوشخبری ہو تمکو اے محمد بتحقیق تم بہترین انبیاء خدا ہو اور اوسکی برگزیدہ ہو ایسی مرتبہ پر تمکو پہونچایا آجکی شب کہ کوئی مخلوق وہان نہ پہونچا تھا نہ ملک مقرب اور نہ نبی مرسل گوارا ہو تمکو یہ کرامت جو دیگئی پس حمد خدا ادا کی مین نے بعد اوسکے جبرئیل مجھکو بہشت مین لیگئے اور مقامات اور درجات جنت کے مجھکو دکہائے اور حور اور غلمان اور درخت اور پہل اور پہول اور مکانات اور فرش اور نہرین اور باغ جو اوسمین ہین سب مین نے دیکھے بخدا مین پہچاننے والا ہون ہر دریچہ اور قصر اور خانہ اور غرفہ اور چشمہ کا جو بہشت مین ہین اوس سے جو میری اس مسجد مین ہے اس روایت سے حضور کی وسعت مشاہدہ کو عالم علوی مین جو اہل زمین سے غیب اور مخفی ہے سمجھ لینا چاہیے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے کہ مین جنت مین آیا اور بڑے بڑے خیمے موتیون کے دیکھے خاک جنت کی مشک تھی اور ایک حدیث مین ہے کہ مطلع ہوا مین بہشت پر اکثر اہل بہشت کو مین نے فقرا اور درویش دیکھا اور دوزخ پر مطلع ہوا مین اکثر اہل دوزخ کو

مین نے زناکار اور متکبر اور جبار پایا اور بعض اخبار مین ہے کہ دوزخ کو میرے سامنے پیش کیا اوس وقت
اور بیڑیان اور سانپ اور بچھو وغیرہ اوسکے مین نے دیکھے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت
ے ورعائشہ کو اوس شب مین اوپر کیفیت عذاب زناکارون اور سود خوارون اور غیبت کرنیوالون
اور اون لوگونکے جو یتیمونکا ظلم سے کہاتے ہین اور اون واعظون کے جو اپنے کہے پر خود عمل
نہین کرتے ہین وقفیت حاصل ہوئی تفصیل اون عذابات کی ابواب روایات مین مروی ہے
نظر اختصار بیان نہین کیا جاتا اور کتب سیر مین ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے
کہ اوس شب مین ایک فرشتہ کو مین نے دیکھا کہ اوسکے چہرہ سے کچھ غصہ ظاہر ہے اور خوشی ظاہر
نہوتی تھی اور اوس شب مین جس فرشتہ سے مین ملا وہ خوش ہوا مگر وہ اوسکی خوشی ظاہر نہ
ہوئی مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون فرشتہ ہے کہ آجکی شب جس فرشتہ نے مجھکو دیکھا ہنسا
مگر یہ جبرئیل نے کہا اسنے کبھی کسیکو دیکھکر تبسم کیا ہے اور نکریگا اگر کسیکو دیکھکر تبسم کرتا تو آپکو
دیکھکر کرتا یہ مالک دوزخ ہے بہت ترشرو اور غضبناک ہے اور شدت اوسکے غضب کی خاص کر
اہل دوزخ کیواسطے ہے بسبب خدا تعالے کی غضب کے اور پھر مین نے کہا اے جبرئیل اس
فرشتہ سے کہو کہ جہنم کی آگ مجھکو دکھادے اونہون نے کہا اچھا اور مالک سے کہا حضرت سرور عالم کو
آگ جہنم کی دکھادے مالک نے پردہ دوزخ کے اوپر سے اوٹھالیا آگ شعلہ مارنے لگی لو اوسکی
سیاہ تھی اور کچھ بھی روشنی اوسمین نتھی پس بلند ہوئی یہانتک کہ مجھکو ظن ہوا کہ قریب ہے کہ مجھکو لیلے
اور دیکھا مین نے دوزخ کو کہ اوسمین طرح طرح کے عذاب اور خواریان ہین کہ کوئی پتھر
اور لوہا اوسکا تحمل نہین کرسکتا ہے مین نے کہا اے جبرئیل مالک سے کہو کہ اسکو اوسکی محل پر چھپا دے کہ
اوسکے دیکھنے کی طاقت نہین رکہتا ہون جبرئیل نے مالک سے کہا اوسنے آگ کو اوسکی مقام پر پھیر دیا
نقل ہے کہ اوس شب مین جناب سرور عالم سے اور حضرت عزرائیل سے ملاقات ہوئی حضور نے پوچھا

فرمایا کہ وقت قبض روح کے میری امت پر آسانی کرنا ملک الموت نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ ارشاد
کر چکا ہے دن میں اللہ تعالیٰ جل شانہ خود چند بار خطاب فرماتا ہے کہ امت محمد کی ارواح بسہولت و آسانی قبض کیجیو

اے رب تو کریمی و رسول تو کریم	صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

صبح کو پہونچا ہی کہ فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت موسے علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کیا لیا فرض
ہوا آپ پر اور آپکی امت پر میں نے کہا پچاس وقت کی نماز ایک رات دن میں موسے نے کہا آپکی امت
میں قوت پچاس وقت کی نماز کی نہیں ہے میں نے قبل آپکے آدمیوں کو جانچ لیا ہے اور بنی اسرائیل کو
آزما لیا ہے آپکی امت تو سب امتوں سے ضعیف تر ہے آپ پھر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں پلٹ جاوین
اور اپنی امت کیواسطے تخفیف کی درخواست کریں پھر گیا میں اور تخفیف کی درخواست کی دس وقت کی
نماز کی تخفیف ہوئی اور میں پلٹ آیا جب موسے سے ملاقات ہوئی پوچھا انہوں نے کیا کیا
آپنے میں نے کہا دس وقت کی نماز معاف ہوئی انہوں نے پھر مجھکو تحریص کی مراجعت میں پھر گیا
اور سوال کمی کا کیا دس اور معاف ہوئین اسیطرح جب میں موسے سے ملتا تھا وہ پھر مجھکو پھیر دیتے
اور ہر بار دس نمازیں کم ہوتی تھیں یہانتک کہ پانچویں مرتبہ پانچ نماز کی تخفیف ہوئی یعنی پانچ
باقی رہیں موسے نے پھر مبالغہ کیا کہ پلٹ جاؤ میں نے انکار کیا اور کہا مراجعت کی میں نے اپنے
رب کے پاس اس امر میں یہانتک کہ شرم آئی مجھکو اس سے یعنی اب نجاؤنگا راضی اور خورسند ہوگیا
اور تسلیم کیا میں نے جب موسے سے میں رخصت ہوا سنا میں نے کہ منادی کہتا ہے کہ جاری ہوگیا
میرا فریضہ اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے یہ پانچ اور دس پچاس کے مقام پر ہیں یعنی ثواب
ان پانچ نمازوں میں پچاس کا ہوگیا اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم نے
بار بار پلٹ گیا میں اپنے پروردگار کی حضور میں یہانتک کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا یا محمد
یہ پانچ نمازیں فرض کی میں نے رات دن میں تم پر اور تمہاری امت پر اور ہر ایک نماز کو ساتھ دس

نماز کے قبول کیا مین نے تاکہ وہ ہی پچاس نمازین ہو جاوین اور دیہ ہی جو شخص کہ قصد نیکی کا کرے
اور عمل مین نہ لاوے تو قصد نیکی کا دیوان عمل مین بجاے نیکی کے لکھین اور اگر عمل مین لاوے
تو دس نیکیان لکھین اور زیادہ لکھین سیاتک کہ حساب سے باہر ہو جاوے یعنی جسقدر خلوص ہوگا
اوسقدر وہ نیکی بڑھتی جاویگی اور جو شخص قصد بدی کا کرے اور اوس سے وقوع مین نہ آوے یعنی
اللہ کیواسطے ترک کردی تو اوسکے عوض مین بھی حسنہ لکھا جاوے اور اگر اوس بری کام کو کرے
تو ایک گناہ لکھا جاوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ پھر آیا مین زمین پر اور جبرئیل میرے
ہمراہ تھے ام ہانی کے گھر مین اور یہ سب سیر اور چلنا ایک شب مین تھا تمہاری شبون سے پس مین
سید ہون اولاد آدم کا اور نہین ہے فخر اور میری ہاتھہ مین ہوگا لواے حمد قیامت کے دن
اور نہین ہے فخر اور میری واسطے ہین کنجیان جنت کی قیامت کے دن اور نہین ہے فخر اور حضور کا
تشریف لیجانا اور پھر آنا تین ساعت مین ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ چار ساعت مین
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ صبح کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے
کہ ابوجہل آیا اور ہنسی کی طور پر اوسنے حضرت سے پوچھا کہ آج تمنے کیا حاصل کیا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے قصہ معراج شریف کا بیان فرمایا اوسنے کہا کہ آپ اسکو قوم سے بھی بیان کرینگے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان ابوجہل نے قوم کو آواز دی لوگ اطراف سے جمع ہوے ابوجہل نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپنے مجھسے کہا تھا اوس جماعت سے بیان کیجیے حضرت نے تمام قصہ
معراج کا بیان فرمایا قوم کے لوگ متعجب ہوے اسواسطے کہ اونکی عقل تمام [illegible] تھا
اور بعضے لوگ ضعیف الایمان مرتد ہوگئے ابوجہل ایک جماعت کو ہمراہ لیکے حضرت صدیق کے پاس گیا
اور کہا کہ تم اپنے یار کے پاس تو جاؤ اور سنو دیکھو وہ کیا کہتے ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ [illegible]
فرماتے ہین ابوجہل نے کہا رات کو وہ قوم مین تھے اور کہتے ہین کہ آج کی رات [illegible]

حضرت صدیقؓ نے پوچھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہین ابوجہل نے کہا ہان وہ کہتے ہین صدیق اکبر نے کہا سچ فرماتے ہین قوم نے کہا تم اس امر کی تصدیق کرتے ہو کہ شب کو بیت المقدس کو جاوین اور صبح سے پہلے پلٹ آوین صدیق نے کہا ہان مین انکی تصدیق کرتا ہون اسبات مین کہ وہ فرماتے ہین جبرئیل ایک لحظہ مین ساتوین آسمان کے اوپر سے زمین پر آتے ہین اور خدا کا پیغام مجھکو پہونچاتے ہین اور پھر اپنے مقام پر پلٹ جاتے ہین اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کل مکہ سے بیت المقدس لیگئے تو یہ کچھ عجب نہین ہے مین اسکو باور کرونگا اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اوسی روز سے ملقب بصدیق ہوئے رضی اللہ عنہ اور منقول ہے کہ قریش مین ایسے لوگ تھے جنھون نے مسجد اقصے کو دیکھا تھا وہ لوگ حضور کے پاس آئے اور کہا کہ تم مسجد اقصے کا حال بیان کرسکتے ہو حضرت فرماتے ہین مین نے کہا ہان اور کہا ہوا مین اور حال مسجد کا بیان کرنے لگا اور ایسی جگہہ کے بیان حال پر پہونچا مین کہ قریب تھا کہ مجھکو شبہہ ہو غمگین ہوا مین ایسا کہ مثل اوسکی کبھی نہوا تھا جبرئیل مسجد اقصے کو لے آئے اور عقیل کے گھر کے قریب میرے سامنے کردیا مین اوسمین دیکھتا جاتا تھا اور جو کچھہ وہ لوگ پوچھتے تھے کہتا تھا قریش نے کہا کہ وصف مسجد کا صحیح اور درست تمنے بیان کیا اب یہ کہو ہمارے قبیلے کے قافلے شام کی راہ مین ہین اونمین کوئی تمکو ملا یا نہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان ملے قریش نے کہا اونکا حال ہمسے بیان کرو فرمایا حضور نے کہ مین فلان قبیلے کے قافلہ پر گذرا سوجا مین ایک اونٹ اونکا کھویا گیا تھا اوسکے طلب مین پھر رہے تھے اونکی فرودگاہ پر ایک قدح پانی کا رکھا تھا مین پیاسا تھا وہ پانی پی لیا مین نے جب وہ آوین اونسے پوچھ لینا کہ جب وہ اونٹ کو ڈھونڈکر پھر آئے تو قدح مین پانی تھا یا نہین قریش نے کہا یہ ایک نشانی ہے اور کچھ بیان کرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذرا مین فلانے قافلہ پر ذی مر مین دو شخص اوس قافلے کے ایک اونٹ پر سوار تھے اونکا اونٹ مجھکو دیکھکر بھاگا اور ایک شخص کو اونسے گرادیا

ہاتھ اوسکا ٹوٹ گیا اونسے پوچھنا کہ سچ ہی یا نہین قریش نے کہا یہ دوسری نشانی ہے پھر اونہون نے پوچھا
کہ خاص ہمارے قافلہ کو کہان دیکھا تھا حضرت نے فرمایا گنہ امین اون پر تنعیم مین اور نشان
اونکی بارکا اور ہیئت اوسکی اور جو لوگ اوس قافلہ مین تھے اور یہ کہ وہ اونٹ خاکستری رنگ مخطط
تھیلو نہین مجہ جلادی ہوے آگی آگے قافلہ کے تھے سب حال صاف بیان فرمادیا اور ارشاد کیا کہ وہ قافلہ
کل یا دوسرے روز وقت طلوع آفتاب کے یہان پہونچیگا قوم نے کہا یہ دوسرا افسان ہی جو محمد کے
پاس ہے اونکمکر آپسمین کہا قسم ہی خدا کی محمد نے بیان کیا ایک امر اور اوسکو ظاہر کر دیا یعنی دلیل سی نقل ہے
کہ بعض اہل قریش جس روز قافلہ آنیکا وعدہ تھا علی الصباح راہ پر گئے اور ایک مقام پر بیٹھے اور طلوع
آفتاب کا انتظار کرنے لگے تاکہ شاید قافلہ نہ آوے تو حضرت کی تکذیب کرین ناگاہ ایک شخص نے کہا
واللہ یہ آفتاب نکلا دوسرون نے کہا واللہ یہ اونٹ قافلہ کے دکھلائی دیے اور وہ دونوا اونٹ جنکی رسول اللہ
نے خبر دی تھی آگے آگے آتے ہین اور اہل قافلہ سے وہ نشانیان جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
کی تھین دریافت کین ویسی ہی پایا جو سرور عالم نے خبر دی تھی باوجود ایسی کھلی ہوئی نشانیونکے
وہ گروہ بے انصاف ایمان نلایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ اور مدارج مین ہی کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے قوم سے فرمایا تھا کہ مین ایک قریش کی قافلہ پہ گذرا کہ اونہون نے غلہ لادا تھا
اوسمین دو تھیلے تھے ایک سیاہ اور ایک سفید جیسا وہ نظر آتے وقت اوسکا اونٹ کے مقابلہ پر لانے اونٹ بھاگا
پس فلان شخص اوسکو لایا اور فرمایا حضرت نے مین نے اونپر سلام کیا اونہوں نے کہا کہ یہ آواز محمد کی
ہی جو آئی ہی اور وہ قافلہ فلان روز آویگا جب وہ دن آیا اور وہ قافلہ نہ آیا لوگ آپسمین گفتگو کرنے لگے
قریب دوپہر کے تھا کہ وہ قافلہ آیا اوسیطرح پہ جو نبی کریم نے فرمایا تھا اور ایک روایت مین ہے
کہ خبر دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ قافلہ بدہ کے دن آویگا بدہ کا دن آیا اور آفتاب قریب
بغروب پہونچا وہ قافلہ نہ آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی رک گیا آفتاب قدرے قائم ہو گیا

اوسی جگہ پر پس آگیا قافلہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب کی شان اور عظمت آنکھوں سے دکھادی جب نبی کریم میں یہ قوت تھی کہ آفتاب آپکی دعا سے سیر سے باز رہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حالات کو اپنے اوپر قیاس کرکے انکار کرنا سخت نادانی اور عین جہالت ہے اور اختلاف کرتے ہیں علما اس امر میں کہ نبی کریم نے شب اسرا میں اللہ تعالے کو دیکھا یا نہیں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ اور ایک جماعت صحابہ کی نفی کرتی ہے رویت کی چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ پوچھا گیا ام المومنین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کو دیکھا یا نہیں پس فرمایا ام المومنین نے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اس بات سے جو تونے کہی اور کہا اپنے جو کوئی تجھسے کہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو دیکھا اوسنے جھوٹ کہا بعد اوسکے ام المومنین نے یہ آیہ کریمہ پڑھی لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اونکے تابعین رویت کو ثابت کرتے ہیں اور منقول ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن عباس سے پوچھا کہ آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کو دیکھا کہا ابن عباس نے ہاں اور کہا کہ بیشک خدا تعالے نے خاص کیا خلت ابراہیم کو اور کلام موسے کو اور رویت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور امام حسن بصری سے مروی ہے کہ آپنے قسم کھائی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی منقول ہے کہ اونہوں نے کہا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے اپنے رب کو اور روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے عروہ ابن زبیر سے کہ اثبات اور جزم کیا ہے ساتھ اوسکے یعنے اثبات رویت کے حضرت کعب احبار اور زہری اور معمر نے اور اوروں نے بھی اور یہی ہے قول اشعری کا اور امام احمد سے بھی اثبات رویت منقول ہے اور اونسے کہا گیا کہ حضرت عائشہ کے قول کو کس چیز سے دفع کریں کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے کہ حضور نے خود فرمایا ہے رأیت ربی یعنے دیکھا میں نے اپنے رب کو پس قول جناب سرور عالم کا حضرت عائشہ کے قول سے بڑا ہے اور امام نووی اور ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو رویت کی نفی حدیث مرفوع سے نہیں کی ہے یعنے قول رسول اللہ سے نہیں بیان کیا ہے اگر اونکے پاس کوئی حدیث مرفوع

ہوتی تو بیان فرماتین اوسکو ام المؤمنین نے فضلا استنباط کیا ہی اس آیہ سے یعنی آیۃ لا تدرکہ الابصار سے
اور مخالفت کی ہی اونسے اور صحابہ نے اور صحابی جب کوئی قول کہے اور مخالفت کرین اوسکی دوسرے صحابہ
تو وہ قول حجت نہین ہوتا بالاتفاق اور اس آیہ مین تاویلین ہین اور ادراک اخص ہے رویت سے پس لازم نہین
آتی نفی نفس ادراک سے نفی رویت کی اور ادراک پہچاننا ہے حقیقت کا اور یہ نفی ہی جیسا کہ چاندکو
دیکھتے ہین اور ادراک اوسکی حقیقت اور کنہ ماہیت کا نہین ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ادراک
احاطہ ہے یعنی گھیر لینا اور احاطہ نکرنے سے نہ دیکھنا لازم نہین آتا ہی اور بعض علما توقف کرتے ہین
یعنے نہ انکار رویت کرتے ہین اور نہ اثبات مگر جب قول جناب سرور عالم مثبت رویت ہے
اور ایک گروہ صحابہ بھی اسیکا قائل ہے تو ترجیح بلاشبہ اسیکو ہی اور اختلاف ہے اسمین کہ یہ معراج
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیداری مین ہوا یا رویا مین اور جو رویا مین معراج کے قائل ہین
وہ بھی یہ کہتے ہین کہ رویای انبیا از قسم وحی ہے اور سچا ہی لیکن جمہور علما اسیکے قائل ہین کہ بیداری
مین ہوا اور جو حدیثین دلالت کرتی ہین کہ خواب مین ہوا اوسمین تاویل ہے اور دلیل اونکی یہ ہے
کہ اگر معراج رویا مین ہوتا تو کفار انکار نکرتے اور نو مسلم ناقص الایمان مرتد نہوتے اسواسطے کہ
خواب مین دیکھنا محال از روے عقل کے نتھا اور نیز آیہ قرآنی سبحان الذی اسری سے بھی یہی
دلالت کرتی ہے اور بعض لوگ جو اللہ جلشانہ کی قدرت اور نبی کریم کی عظمت سے ناواقف ہین
وہ اپنی عقل ناقص سے یہ شبہات پیدا کرتے ہین کہ اسقدر جلد انسان کا سیر کرنا محال ہے اور اجرام
علوی مین خرق اور التیام نہین ہو سکتا ہے لہذا انسان کا آسمان پر جانا محال ہی جواب اسکا
بچند وجوہ علماے دین نے دیا ہی اول یہ کہ اللہ تعالے ہر شے پر قادر ہی جو چاہی وہ کرے ہم البتہ
یہ امورات نہین کرسکتے ہین ہمارے حق مین یہ محال ہے اللہ تعالے کے نزدیک محال نہین ہے
اور لے گیا ہی حضرت سرور عالم کو اللہ تعالے جلشانہ دوسرے یہ کہ جسم اطہر رسول کریم ہمارا سا جسم نتھا

بلکہ سراپا نور تھا اور روح سے لطیف تر تھا حلیہ مبارک مین بیان اسکا ہو چکا ہے پس حضور کے جسم مبارک کو
اپنے جسم پر قیاس کرنا محض بیعقلی ہے خیال کرنا چاہیے کہ ملائکہ چشم زدن مین آسمان سے زمین پر آتے ہین
اور جاتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ بالاتفاق ملائکہ سے افضل ہین حضور کا چند ساعت مین آسمان پر
جانا اور آنا کیونکر محال ہوا تیسرے یہ کہ نور نظر طرفۃ العین مین آسمان ہشتم کے تارون تک پہنچ جاتا ہے
جسم انور نبی کریم کا ہمارے نور نظر سے کہین بڑھکر لطیف اور قوی تھا اگر چند ساعت مین سیر سماوات
فرمائی تو کیا عجب ہوا اور محال ہے اور خرق اور التیام اجرام علوی مین حضرت سرور عالم کے معجزہ
شق القمر نے بالبدایت ثابت کر دیا پس جب معجزہ جناب رسالت سے قمر کہ ایک جرم نورانی ہے
اجرام علوی سے شق بھی ہوا اور مل بھی گیا تو اللہ تعالے جو قادر مطلق ہے اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو بالائے سماوات لیگیا تو کیا اسمین محال ہوا اور بعض منکرین کہتے ہین کہ معراج دن کو کیون نہوا
کہ سب لوگ آنکھون سے دیکھ لیتے جواب اوسکا اول یہ ہے کہ شب تخلیہ کیواسطے مخصوص ہے اسواسطے
اللہ تعالے نے شب کو اپنے حبیب کریم کو خلوت خاص مین بلایا دوسرے یہ کہ اوسوقت خاص مین
اللہ تعالے کو منظور ہوا کہ اغیار اور عوام ہمارے حبیب کو اوس شان محبوبیت خاص پر نہ دیکھین تیسرے
یہ کہ معراج شریف ایک بڑی آیت ہے آیات الٰہی سے اہل زمین اوسکو دیکھ نہ سکتے تھے اور نہ تحمل
کر سکتے تھے اسواسطے وقوع اوسکا پردہ شب مین ہوا اور معراج شریف کے واقع ہونے مین علماء
اہل نکات نے بیان کیا ہے کہ جب سرور عالم کو قرب خدا ہر وقت ایسا حاصل تھا کہ لی مع اللہ وقت
حضور نے خود فرمایا ہے یعنے میرے واسطے اللہ کے ساتھ ایسا وقت ہے کہ نہ اوسمین ملک مقرب کی
رسائی ہے نہ نبی مرسل کو پس موافق اس حدیث کے نبی کریم عین جلوت مین اللہ کے ساتھ
خلوت مین رہتے تھے اور اللہ جلشانہ مقید جہت اور مکان کا نہین ہے کہ آسمان پر بلا کر
بالائے عرش حضرت سرور عالم کو اپنے قرب خاص سے سرفراز کرتا بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ وہ ہی حاضر ہے

متضمن تھا اس اہتمام کے ساتھ جو مذکور ہے احادیث میں حضرت کو بالاے سماوات بلانا فقط
بغرض اظہار عظمت کے تھا تاکہ اہل سماوات اور انبیا علیہم السلام آنکھون سے حضرت
سرور کائنات افضل موجودات کی عظمت اور بڑائی کو دیکھ لین کہ آپ ایسے
اللہ تعالےٰ کے محبوب اور برگزیدہ ہین کہ اس اہتمام سے اللہ تعالےٰ نے آپکو بلایا
اور قوت جسمانی نبی کریم کی مشاہدہ ہو جاوے کہ ملائکہ جو نوری ہین اور جسم جنکا نہایت قوی
اور لطیف تر ہے کہ وہ سب اپنے مقامات پر رہ گئے اور جسم انور عروج کر گیا ایسے مقام تک
کہ وہان بجز آپکے کسیکو خلق مین سے رسائی اور عروج ممکن نتھا حضرت سعدی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہین

بلغ العلےٰ بکمالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ

یعنے پہونچ گئے حضرت اوس مقام اعلےٰ پر بسبب اپنے کمال کے یعنے اس معراج
سے جناب رسالت کو کچھ کمال حاصل نہین ہوا بلکہ اللہ تعالےٰ نے
وہ کمالات اوس ذات کو مرحمت کیے ہین کہ بسبب اوس کمال کے
اوس مقام اعلےٰ پر آپ پہونچے پس جب حضرت سید عالم کے جسم کی یہ شان
اور عظمت اور قوت ہے تو روح پاک کی عظمت کو کیا کوئی سمجھ سکتا ہے

جز خدا قدر ترا نشناخت کس	اس خدارا ہیچ تو نشناختہ

اور ایسے ہی سے مولانا جامی فرماتے ہین

حقہ لعل توازجوہر جان ساختہ اند	کلہ ہر غنچہ دران حقہ نہان ساختہ اند
ہر لطافت کہ نہان بود پس پردہ غیب	ہمہ در صورت خوب تو عیان ساختہ اند
ہرچہ بر صفحہ اندیشہ کشد کلک خیال	شکل مطبوع تو زیباتر ازان ساختہ اند

	اور دوسری جگہہ پر کہتے ہین۔	
زمعراجش چہ میخوانی کہ سبحان الذی اسرا		نوربر سینہ اش جامی الم نشرح لک بخوان

اللّٰہم صلّ وسلّم وبارک علیہ

تمام شد رسالہ ہشتم بحول اللہ وقوتہ



تمت

فضل خدا سے یہہ رسالہ ہشتم مسمی بہ نور العینین فی ذکر رسول الثقلین ماہ شعبان المعظم ۱۳۰۲ ہجری صلعم کارکنان مطبع کے اہتمام سے مطبع نامی لکھنؤمین حسب منشاء حافظ خواجہ قطب الدین احمد مالک مطبع نامی زیور طبع سے آراستہ ہوا

اعلان واجب البیان

بنا برای اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اغلاط طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین — قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

خیر الاذکار فی ذکر سید الانبیاء	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر حبیب المختار
شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	شفاء القلوب فی ذکر الحبیب [illegible]
فتح الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد [illegible] قلق	[illegible] فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	[illegible]
بحر طلسم	دریای طلسم	انجار عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا [illegible]	[illegible]
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	قصائد [illegible]
مجموعۂ [illegible]	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چار یار	عملیات نادرہ
مجموعۂ [illegible]	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ [illegible]

سوای انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی و دیگر [illegible] کام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

العبد

قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان — اپریل [illegible]

اشتہار | برکت آثار

اس الن صنیت آوان ہے مجموعہ لاجواب حضرت نیر برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ولی خان صاحب نے
کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس
مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارھوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرھوین رسالہ مین
حال پر ملال وفات خلاصۂ کائنات ہے بفضلہ تعالے ایکے
بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین۔ اب رسالہ ہشتم بھی
جسکا نام نور العینین فی ذکر رسول الثقلین ہے مطبع
نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف
ماہ شعبان المعظم ۲ سنہ ۱۳۱۳ھ مین طبع ہو گیا ہے۔ لہذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین
العبد قطب الدین احمد عفی عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

ھو الہادی

الحمد للہ کہ یہ نوان رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمے

مصدر الخیرات
فی
ذکر سید السادات

مولفہ شیدای احمد مجتبی شیفتہ محمد مصطفی مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنو میں طبع ہوا

ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۳ھ

فہرست کتاب مصدر الخیرات فی ذکر سید السادات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العلیم والصلوۃ والسلام علی نبیہ ذی الخلق العظیم

افتخار و خوبیان ہین کل برائے مصطفےٰ | سرور سردار عالم ہین گدائے مصطفےٰ
کیون ترقی پر نہو ہر دم ولائے مصطفےٰ | کون فخر المرسلین ہے ماسوائے مصطفےٰ

کون روز حشر شافع ہے ورائے مصطفےٰ

حال الطاف و عنایت حشر مین کھلجائیگا | کیفیت شوکت اور قدرت حشر مین کھلیگا
مرتبہ [illegible] اسکے حضرت حشر مین کھلجائیگا | منکرون حال شفاعت حشر مین کھلجائیگا

واہ ہوے جبدم لب معجز نمائے مصطفےٰ

کون ہے محبوب حق پر جو نہین ناز و نیاز | جبرئیل اوس شاہ کا سو جان سے ہے خدمتگذار
انتہی ہوتی ہے جیسے کو ہے فخر و افتخار | دو جہان سو جان سے ہین اوس جان جانان پر نثار

توہی ایک تنہا نہین اے دل فدائے مصطفےٰ

وقت مداحی ہے اسدم کس جناب پاک کا | ہے یقیناً فضل حق سے در اجابت کا کھلا

عابد ناشاد تو بھی اپنے ہاتھون کو اوٹھا — ہے خدائے دوجہان سے پنجگانہ یہ دعا

بخشدے تقصیر لطف اک اک برائے مصطفٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالے جل شانہ ارشاد فرماتا ہی اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے تم ای محمد اوپر خلق عظیم کے ہو خلق کہتے ہین سیرت باطن کو جیسا اللہ تعالے نے صورت ظاہر مین حضرت سرور عالم کو بےمثل اور یکتا کیا تھا اور حال اوسکا مذکور ہو چکا ہے ویسا ہی سیرت و کمال عالم نے جناب رسالت کو از روے سیرت کے بھی بےمثل کیا تھا یہانتک کہ خود حضور کے خلق کو عظیم فرمایا پس اللہ تعالے جسکو بڑا کہے اوسکی بڑائی کون بیان کرسکتا ہی اور اوسکو سمجھ سکتا ہے

ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند — بقدر دانش خود ہر کسے کند ادراک

اور فرمایا ہے علماے اہل تفسیر نے کہ اللہ تعالے قادر تھا کہ حضور کے اخلاق کو بالتفصیل بیان کردیتا لیکن تفصیل آپکے اخلاق کی نفرمائی اور بالاجمال ارشاد کیا کہ تم اوپر خلق عظیم کے ہو یہ اشارہ ہے اسطرف کہ ہملوگ آپکے اخلاق کی بڑائی کو نہ سمجھ سکتے تھے اسواسطے اللہ تعالے نے مفصل نفرمایا اور فرمایا ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اَنَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اور ایک روایت مین اُکَمِّلُ مَحَاسِنَ الْاَفْعَالِ وارد ہے شیخ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ تمام مکارم اخلاق اور محاسن افعال حضور کی ذات شریف مین جمع تھی اور کیونکر نہون کہ اللہ تعالے آپکا تعلیم کرنیوالا ہے اور قرآن مجید آپکا ادب سکھانیوالا ہے اور حدیث مین ہی کہ پوچھا گیا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حال خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ام المومنین نے تھی خلق رسول اللہ قرآن ظاہر امعنی اسکے یہ ہین کہ جو کچھ قرآن مجید مین مکارم اخلاق اور محامد اوصاف سی مذکور ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین وہ سب جمع تھے اور شفا کے قاضی عیاض مین یہ عبارت زیادہ ہے خوش ہوتے تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ خوشنودی قرآن کے اور غصہ ہوتی تھی بسبب خشم کرنے

قرآن کے یعنی رضا سے آنحضرت ساتھ حکم خدا اور تعمیل کرنے حکم خدا کی تھی اور ناراضی حضور کی ساتھ نواہی اور اوسکے ارتکاب کی تھی اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ علما نے معنے عظیم کے تحقیق مین کہا ہے کہ عظیم وہ ہی کہ حیطہ ادراک سے باہر ہو اگر محسوس ہی حیطہ ادراک باصرہ سی باہر ہو جیسا کہ جبل بزرگ کہ احساس باصرہ اوسکا احاطہ نہین کرسکتا ہی اور اگر معقول ہے ادراک عقل اوسکا محیط نہو سکے جیسے کہ ذات اور صفات حضرت الوہیت جل شانہ پس جب اللہ تعالے نے خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم فرمایا اور فضل جو حضور کو دیا ہی اوسکو بھی عظیم کہا یعنے ارشاد کیا وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا تو احاطہ عقل اوسکی ادراک کنہ سے قاصر ہوا اور سابق مذکور ہوا ہی کہ اتفاق ہی اسپر کہ انبیا علیہم السلام اخلاق حمیدہ اور صفات حسنہ پر خلق کیے گئے ہین اور اونکو حصول اخلاق مین کسب اور ریاضت کی ضرورت نہین ہے خصوصًا سید الانبیا کہ تمام اخلاق عظیمہ اور صفات حمیدہ کے ساتھ آراستہ اور پیراستہ تشریف لائی ہین

بتعلیم ادب اوراچہ حاجت	کہ او خود ز آغاز آمد مودب

اور تغیر اور تبدل کو گرد سراپردہ عظمت آنحضرت کی راہ نہین ہے اور بعضی احکام اور جبلیت بشریکا ظہور حضور مین تھا احیانًا کبھی موضع مخصوص مین ہو جاتا تھا کہ قیاس کو اوسپر دائر اور سائر نکرنا چاہیے اللہ تعالے جل شانہ جانتا ہی کہ اوسوقت اور اوس مقام مین بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس مشہد اور تجلی مین ہوتے تھے ع اوبرتر ازان است کہ آید بخیال ۔ اور مدارج مین ہے کہ صاحب عوارف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ دور نہین ہے کہ قول عائشہ صدیقہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ مین کوئی رمض غامض اور اشارہ خفی ہو طرف اخلاق ربانیہ کے لیکن احتشام کیا یعنے چاہتی تھین بی بی عائشہ کہ کہین اخلاق رسول اللہ اخلاق الٰہی تھی لیکن احتشام کیا حضرت صدیقہ نے حضرت الٰہیہ کا کہ کہین کہ تھے حضرت متخلق باخلاق اللہ اور تعبیر کیا

اس معنے کو ساتھ اپنی قول کان خُلُقُہُ الْقُرْآنِ کے اور بعضون نے اس اثر کے معنی یہ فرمائے ہین
کہ جیسے معنی قرآن کے بعید ہین ویسی ہی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
غیر متناہی ہین اور شیخ نے مدارج مین کہا ہے کہ ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ تشبیہ خلق نبی کریم کی قرآن
کے ساتھ جو مروی ہے مقصود اوس سے یہ ہے کہ جیسے قرآن مجید مین آیات متشابہات ہین
کہ جاننا اونکا اور تاویل اونکی ممکن نہین ہے اسیطرح ممکن نہین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
احوال کی حقیقت کو دریافت کرنا پس آیہ قرآنی اور حدیث نبوی اور قول حضرت صدیقہ رضی سے
ظاہر ہو گیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بہت بڑے اور کامل تر ہین تمام خلق کے اخلاق سے
اور اصل اور منشا اخلاق کا عقل ہے لہذا عقل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی تھی کہ سوائے
حضور کے کسی انسان مین پائی نہین جاتی تھی اور اوسکے دریافت مین عقل حیران ہے مختصر بقدر
ہماری فہم کے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی سے پڑھا لکھا نہین اور پیدا ہوے
ملک عرب مین اور تمام ملک عرب کے رہنے والے اوسوقت ایسی جہالت مین گرفتار تھے کہ گھر گھر
بت پرستی ہوتی تھی مثل بہائم کے عمر بسر کرتے تھے آپسمین بغض اور نفاق اور جنگ اور جدال کا
ہنگامہ گرم تھا اوصاف حسنہ اوس ملک مین نایاب تھے تھوڑی سی مدت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکو خداشناس کیا اور اونکو ایسا عالم بنایا کہ آج خلقین وہ ہی لوگ اوستاد کل ہین اور اوصاف
ذمیمہ اونکی مٹا کر اخلاق حمیدہ اور صفات پسندیدہ سے اونکو آراستہ کر دیا صدہا برس سے جن قبایل مین
جھگڑے اور فساد پڑے تھے سبکو باہم متفق کر دیا اور قانون شریعت ایسا بنا دیا کہ قیامت تک جو اوسکی
پیروی کریگا فلاح دینی اور دنیوی اوسکو حاصل ہوگی اور کسی قسم کی تکلیف دنیا اور آخرت مین
نہ اوٹھاویگا احوال جناب رسالت اور احکام شرعی کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عقل حضور کی کس مرتبہ اعلے پر پہنچی ہے

نگار من کہ بمکتب نرفت و خط نہ نوشت	بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

وہب بن منبہ کہ ثقہ تابعی ہین اونہون نے کہا ہی کہ مین نے اکثر کتابین کتب قدما سے پڑہی ہین اونمین
سب مین یہ دیکہا ہی کہ اللہ تعالے نے ابتداے دنیا سے اوسکی آخر تک تمام انسانون کو جو عقل دیہی
وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ پر ایسی ہی جیسے ایک ذرہ تمام دنیا کی ریگستان سے
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم رائج ترین مردم ہین عقل مین اور فاضل ترین مردم ہین رای مین
روایت کیا اسکو ابونعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین اور عوارف مین نقل کیا ہے
بعضے علماسے کہ عقل کل سو جزہی ننانوی جز اوسمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ہین اور
ایک جز تمام اہل ایمان ہین شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسکے بعد خود لکہتے ہین اگر گوئند کہ
عقل کے ہزار جز ہین نوسو ننانوی اوسمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ہین اور ایک جز تمام
تمام مردم ہین تو بہی گنجائش رکہتا تہا اسواسطے کہ اوسکے کمال کی بے نہایتی ثابت ہو گئی تو
جو کچہہ کہو رواہے یہان اگر سینہ حاسدون کا جلے اور دل اہل زیغ کا ٹوٹے تو کیا کیا جاوے
اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی اللہ تعالے خود فرماتا ہے ہمنے تمکو دی
بہتایت اور بیجدی جو تمہارا بد خواہ ہے وہ ابتر ہے ابیات

شاہ رسل شفیع امم خواجۂ دوکون
مقصود ذات اوست دگر جملہ طفیل
ہر مرتبہ کہ بود در امکان بر اوست ختم
برداشت از طبیعت امکان قدم آن
تا عرصہ وجوب کہ اقصاے عالم است
سریست پس شگرف در اینجا ہیچ ہان

نور ہدے حبیب خدا سید انام
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام
ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بر او تمام
اسرا بعبدہ است من المسجد الحرام
کا نجانہ جا است فی جہت نی نشان نام
از آشنائی عالم جان پرس این تمام

اللّٰہم صلّ وسلّم وبارک علیہ اب کچہہ اخلاق پسندیدہ جناب سرور عالم جو علماء امت نے

لکھے ہین بیان کیے جاتے ہین منجملہ حضور کے اخلاق کے صبر اور حلم اور عفو ہی اور یہ بہت بڑی صفتین ہین
صفات نبوت سے اور سوائے ان صفات کے کوئی بار نبوت اوٹھا نہین سکتا ہی چنانچہ کل انبیا
بلا اور ایذائے کفار پر صبر اور حلم فرماتے رہی اور عفو کرتے رہی لیکن جناب سرور عالم مین
یہ صفات کل انبیا سے زیادہ تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہی نہین ایذا دیا گیا
کوئی نبی جیسا مین ایذا دیا گیا ہون اسواسطے کہ حرص رسول کریم کی امت کی اسلام پر بہت بڑی تھی
تھی انبیا سابقین نے ایذای کفار پر اگرچہ صبر کیا ہی اور حلم کو کام فرمایا ہی لیکن اکثر آخر مین
بد دعا بھی اونکے حق مین کی ہے جناب سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا ہمیشہ صبر ہی فرمایا کیے
اور عفو کرتے رہے روایت کیا ہی کہ جب آیہ کریمہ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ
نازل ہوئی حضرت نبی کریم نے جبرئیل سے پوچھا کہ مطلب اسکا کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ مین
عالم سے یعنی اللہ جلشانہ سے پوچھ لون پس گئے جبرئیل اور آئے اور کہا یا رسول اللہ
اللہ تعالے امر کرتا ہی ملین آپ اوس سے جو آپسے قطع کرے اور دین آپ اوسکو جو آپکو محروم
کرے اور عفو کرین اوس شخص سے جو آپ پر ظلم کرے جاننا چاہیے کہ انبیا معصوم ہین اونکو
وہی حکم ہوتا ہی جو ارادت اللہ مین اوسے ہونیوالا ہی پس بلاشبہہ ایسی ہی کیفیت تھی
حضور کے صبر اور حلم اور عفو کی چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس
کیواسطے کسی شخص سے انتقام نہ لیتے تھے مگر اوس شخص سے انتقام کرتے تھے جو حلال جانتا تھا
اوس چیز کو جسکو اللہ تعالے نے حرام کیا ہی اللہ کیواسطے اور بہت بڑا صبر حضور کا ظاہر ہوا ہے
جنگ احد مین مروی ہی کہ جب کافرون نے حضرت سے نخار بہ اور مقابلہ کیا اور ایسی ایذا دی
کہ حضرت کے عم مکرم سیدنا امیر حمزہ کو قتل کیا اور اونکی نعش مبارک کے ساتھ قابو پاکر سخت
بے ادبی کی اور ظلم کیا اور خود بدولت یعنی جناب رسالت بھی اونکے ہاتھ سے مجروح ہوے

لیکن آپنے صبر کیا اور عفو فرمایا اور فقط صبر اور عفو پر اکتفا نہین کی بلکہ شفقت کی اونپر رحم فرمایا اور
معذور کیا اونکو باوجود ایسے ظلم کرنیکے بسبب اونکی جہل کے اور عذر خواہی کے اونکی طرف سے
اللہ تعالے کی حضور مین اور دعا کی اونکے حق مین اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون
اے اللہ ہدایت کر میری قوم کو پس تحقیق وہ نہین جانتے ہین میرے مرتبہ کو یعنی اگر میرا مرتبہ
پہچانتے تو ایسا نکرتے پس چونکہ یہ فعل قبیح بسبب اونکی جہل کے وقوع مین آیا ہے لہذا
تو اپنے کرم سے اونکو ہدایت کردے اور جہل کو مٹادے جو منشا ایسے افعال کے ظہور کا ہی اور
ایک روایت مین ہی کہ آپنے اونکے واسطے دعائے مغفرت کی فرمایا اللھم اغفر لھم
اے میرے اللہ بخشدے اونکو یہ دعا کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ پر شاق گذرا اور
عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ بد دعا کرتے اون پر کہ وہ ہلاک ہوجاتے فرمایا حضرت
نبی کریم نے مین مبعوث نہین ہوا ہون لعّان یعنے لعنت کرنیوالا بد دعا دینیوالا بلکہ مبعوث
ہوا ہون مین بلانیوالا حق کی طرف اور رحمۃ واسطے تمام عالم کے یہ کمال صبر اور حلم اور عفو کی
کہ ایسے ایذا دینیوالون کے ساتھ آپکا یہ معاملہ تھا اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے باتین کین پس اوٹھے آنحضرت اور ہم بھی
اوٹھے پس دیکھا مین نے ایک اعرابی کو کہ پہونچا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہینچا
اوسنے حضور کی ردائے مبارک کو اور تھی ردا سخت چھلگئی گردن شریف آنحضرت کی پس دیکھا
رسول مقبول نے اوس اعرابی کی طرف کہ کیا کہتا ہے کہا اوسنے کہ میری ان دونون اونٹون
کو بھردو کہ عیال دار ہون مین اور تم بار دار نہین کرتے ہو مجھکو اپنے مال سے اور اپنے باپ کے
نام سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہ بھردونگا تیرے اونٹون کو جبتک نچھوڑیگا تو
مجھکو اس کہینچنے سے کہ کہینچا ہے تونے اعرابی نے کہا قسم خدا کی نہین چھوڑونگا جبتک میرے دونون

اونٹون کو بہر دو گے پس بلایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اور فرمایا کہ
ایک اونٹ اسکا چھوارون سے اور ایک اونٹ جو سے بھر دی روایت کیا اسکو ابو داؤد نے
اور روایت کیا ہی بخاری نے اسکو حضرت انس سے اس لفظ سے کہ کہا جاتا تھا مین ساتھ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر ہی ہوئی تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک
چادر کہ حاشیہ اوسکا بہت سخت تھا اور پہونچا ایک اعرابی اور کھینچا آپکو مع ردائی مبارک کے
سخت کھینچنا کہا انس نے پس دیکھا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو
کہ تاثیر کی ہے اسمین ردا کی حاشیہ نے اوسکی سخت اینچنے سی پھر کہا اعرابی نے یا محمد حکم کرو مجکو
خدا کے مال سے کہ تمہارے پاس ہے دیکھا حضرت نبی کریم نے اوسکی طرف اور ہنس دیے
اور حکم دیا اوسکے دینے کا یہ بیان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صبر اور حلم کا اور عفو کا
ادن لوگونکے ساتھ جو آپکو ستاتے تھے اور ایذا دیتے تھے اور روایت ہے کہ ایکبار حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبیلہ مین سوتے تھے پس بیدار ہوے دیکھا کہ ایک اعرابی تلوار کھینچے آپکے
سر پہ کھڑا ہے اور کہتا ہی کون منع کرتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے تمکو مجھسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ پس چھوٹ پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
اوٹھا لیا اور فرمایا کون ہے منع کرے تجھکو مجھسے پس وہ ڈر گیا اور کانپنے لگا پس چھوڑ دیا
حضور نے اوسکو اور عفو کیا پس آیا وہ شخص اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہون مین
تمہارے بہترین مردم کے پاس سے اور کمال خلق اور حلم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
یہ تھا کہ منافقین آپکی پیچھے آپکو برا کہتے تھے اور ایذا دیتے تھے اور جب آپکے سامنے آتی تھے
خوشامد کرتے تھے اور یہ بات ایسی ہی کہ البشری نفس اس سے متنفر ہوتی ہین لیکن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اونپر بھی رحمت کرتے تھے اور عفو فرماتے تھے حالانکہ اذن دیا گیا تھا

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اون پر سختی کرین چنانچہ قرآن مجید مین ہے یا اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ
الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ لیکن حضور اونکے واسطے استغفار کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے
یہانتک کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ دعائے
مغفرت کرو اونکے واسطے خواہ نکرو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھکو اختیار دیا ہے پس
اختیار کیا مین نے استغفار کو پھر جب فرمایا اللہ تعالے نے کہ اگر تم ستر بار استغفار کروگے اونکے واسطے
ہم ہرگز نہ بخشینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا مین ستر بار سے زیادہ استغفار کرونگا
اور یہ کمال درجہ کا عفو ہے اور صریح اغماض ہے اونکے جرم اور تعذیب سے اور کمال رحمت
سے اسپر نظر نکی کہ اس آیہ شریفہ مین عدد ستر کا فقط واسطے کثرت اور مبالغہ کے ہے نہ واسطے
تعیین عدد کے اور ظاہر پر اوسکو حمل کیا غایۃ عفو سے اور عبد اللہ ابن ابی کہ منافقین کا
رئیس تھا اور بیٹا اوسکا صحابی رسول اللہ اور مرد صالح تھا حضور نے پسر عبد اللہ ابن ابی کو
حکم دیا کہ اپنے باپ کے ساتھ نیکی کیا کرو اور جب عبد اللہ ابن ابی مرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا جامہ مبارک اوتار کر اوسکا کفن کیا اور نماز اوسپر پڑہنے کا قصد کیا حضرت عمرؓ نے
حضور کو معہ آپکے جامہ مبارک کے پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ آپ نماز پڑہتے ہین ایسی منافق پر
کہ جو سردار اور رئیس تھا منافقون کا حضرت نے اپنا جامہ مبارک حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے
کھینچ لیا اور فرمایا ہٹ جا اے عمر پس نازل ہوئی آیہ کریمہ لَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ
اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ صلوۃ پڑہو اونمین سے کسی پر جو مر گیا کبھی اور نہ کھڑے ہو اوسکی قبر پر
حضور کا نعالی کھڑے ہوجانا بھی باعث نزول رحمت تھا اسواسطے اللہ تعالی نے اونکی قبر پر بھی
جانیسے منع کیا اوسوقت نبی کریم باز آئے بعضون نے کہا ہے کہ یہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس منافق کے لڑکیکی خوشی کیواسطے کیا تھا کہ وہ مرد صحابی اور صالح تھا اور دنیز

حضرت سے درخواست کی تھی اور آپنے قبول کرلیا تھا اور بعض کہتے ہین کہ حضور نے اوسی منافق کو
اسواسطے جامہ شریف عنایت کیا کہ اوسنے حضرت عباس عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
جب جنگ بدر مین اسیر ہوکر آئے ہین اور برہنہ تھے جامہ پہنایا تھا چونکہ اوسنے آپکے
چچا کی خدمت کی تھی حضور نے اوسکا عوض کردیا پس جب مکارم اخلاق سے حضرت نبی کریم کا
منافقین پر یہ کرم تھا کہ وہ ایذا آپکو دیتے تھے اور آپ اوسکے عوض مین رحمت فرماتے تھے تو
سمجھ لینا چاہیے کہ کیا کچھ رحمت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی آپکی امت پر حضور کی شان
رحمت سمجھنے کو اسقدر کافی ہے کہ اللہ تعالے خود فرماتا ہی بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمِ
یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مومنین پر رافت کرنیوالی اور رحمت کرنیوالے ہین علمانے
اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ رؤف کہتے ہین اوسکو جو غیر مستحق پر بھی رحمت کرے اور حدیث شریف
مین ہے کہ نبی کریم نتھے برا کہنے والے اور نہ بد دعا کرنیوالے اور فحش کہنے والے لیکن جو کوئی
کسی ضعیف کو ستاتا تھا یا اسلام اور مسلمانون کے حق کو تلف کرتا تھا ایسے کے حق مین حضور نے
دعائے عذاب کی ہے اور وہ عین رحمت اور عدل ہے اور صفت تواضع حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
بیان مین لکھا ہے کہ جناب سرور عالم باوجودیکہ سردار ہین تمام خلق کے لیکن بسبب تواضع
کے ہمیشہ مساکین مین ملے رہتے تھے مروی ہے کہ اللہ تعالے نے حضور کو مخیر کیا تھا اسمین
کہ آپ چاہین نبی ملک ہون چاہین نبی عبد پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی عبد ہونا اختیار کیا
چونکہ حضور نے تواضع کی اللہ تعالے نے آپکو تمام عالم سے درجات مین بلند کیا اور سید کیا
تمام اولاد آدم کا اور باینہمہ فضل و عظمت کی فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری
تعریف مین مبالغہ نکرو اور حد سے زیادہ نہ بڑہاؤ جیسا کہ نصارا نے ابن مریم کی نسبت مین
کیا کہ اونکو خدا کہا اور خدا کا بیٹا ٹھہرایا مین بندہ ہون خدا کا پس کہو عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

یعنی خدا کا بندہ اور اوسکا رسول اور ابی امامہ سے مروی ہی کہ حضرت رسول کریم باہر تشریف لائے
ہم لوگونمین عصا پر تکیہ کیے ہوئے پس کھڑے ہو گئے ہم آپکی تعظیم کیواسطے فرمایا حضور نے
کہ نہ کھڑے ہو تم جیسا کہ کھڑے ہوتے ہین اہل عجم اور تعظیم کرتے ہین بعض اونکی بعضو نکی
یہ ممانعت حضور کے قیام سے بسبب کمال شفقت کے اور تواضع کی تھی نہ ممنوع ہونیکی
وجہ سے اسواسطے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی حضور کا قیام کرنا جناب سیدہ فاطمہ زہرا
کیواسطے اور حکم فرمانا صحابہ کو قیام تعظیم کا جب آئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پس جمیع احادیث
سے یہ امر ثابت ہوا کہ معظم کی تعظیم کیواسطے کھڑا ہونا بہتر ہے اور جسکو اللہ تعالے نے عظمت دی ہے
اوسکو تواضع کرنا چاہیے یعنے دوسری بندگان خدا سے اپنی تعظیم خود نکرائی بلکہ اوسکو چاہیے کہ بجا
اور فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بندہ ہون کھاتا ہون جیسے بندی کھاتی ہین
اور بیٹھتا ہون جیسے بندے بیٹھتے ہین اور مروی ہی کہ جناب سید عالم خادم پر زجر اور قہر
نہین فرماتے تھے اور اوس سے نہ کہتے تھے کہ تو نے کیون ایسا کیا اور کسواسطے ایسا نکیا اور
اور نتھا کوئی اہل اور عیال پر حضور سے زیادہ تر مہربان کہا ہے ام المومنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہ نہین مارا نبی کریم نے کبھی کسیکو اپنے ہاتھ سے مگر جہاد فی سبیل اللہ مین
اور انتقام نہین لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے اپنے نفس کیواسطے مگر واسطے
خدا کے دین کے پوچھا گیا ام المومنین بی بی عائشہ سے کہ کیا کیفیت ہوتی تھی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جب گھر مین تشریف لاتے تھے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم ترین مردم
اور تھے تبسم کرنیوالے اور ہنسنے والے اور دیکھا نہین گیا کہ حضور صحابہ کی مجلس مین کبھی پیر پھیلا کر
بیٹھے ہون اور نہین پکارتا تھا کوئی شخص حضور کو صحابہ اور اہلبیت سے مگر یہ کہ حضرت
فرماتے تھے لبیک اور اکرام کرتے تھے نبی کریم ہر قوم کی بزرگ کا اور والیس کرتے تھے اوسکو

اور سکی قوم پر اور تفقد کرتے تھے اپنے صحابہ پر اور دیتے تھے اپنے ہم نشینون کو حصہ اوزکا اپنے التفات
اور عنایت سے گمان نکرتا تھا کوئی ہمنشین آپکا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کوئی
دوسرا مجھسے بزرگ تر ہے اور جو کوئی حضور کے پاس آتا تھا اور بیٹھتا تھا آپ اوسکی طرف متوجہ
رہتے تھے اور آپ اوسکی طرف سی نہ پھرتے تھے جبتک وہ نہ پھرتا تھا اور اگر کوئی شخص حضور کے
کان مین کچھ کہتا تھا آپ سر مبارک کو اوس سے نہ پھیرتے تھے مگر یہ کہ خود وہ پھیرتا تھا اور
جو کوئی حضور کا دست مبارک پکڑ لیتا تھا آپ ہاتھ اوسکے واسطے چھوڑ دیتے تھے اور ہاتھ نہ کھینچتے تھے
جب تک وہ ہاتھ ہٹا نہ لیتا تھا اور بجائے باپ کے ہوگئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سبکے واسطے بسبب کمال خلق کے اور سب حضرت کے نزدیک حق مین برابر تھے اور تھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تازہ رو اور خوش خلق اور نرم دل اور نتھے درشت خو اور سخت گو بلند آواز
اور عیب جو فرمایا ہے حضرت صدیقہؓ نے کہ نتھا کوئی شخص خوش خلق زیادہ رسول کریم سے
فرمایا ہے حضرت انس نے کہ مین نے دس برس خدمت کی نبی کریم کی آپنے مجھسے اف نہین فرمایا
اور نکبھی ارشاد کیا کہ کیون ایسا کیا اور کسلیے ایسا نکیا اور کہا ہے جریر بن عبد اللہ نے کہ
نہین دیکھا مین نے کبھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مگر یہ کہ میرے سامنے ہنس دیے اور
دیکھا ہی نہین حضور کو پیر پھیلائے ہوے ہم نشینون کے سامنے اور جو کوئی آپکے پاس حاضر ہوتا تھا
آپ اوسکا اکرام کرتے تھے اور اکثر اپنا کپڑا اوسکے واسطے بچھا دیتے تھے اور دیدیتے تھے
اوسکو تکیہ جو مسند مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور قطع نکرتے تھے
کسیکی بات کو جبتک کہ وہ حد سے زیادہ بڑھا نہ دیتا تھا پس قطع
کرتے تھے اوسکو ساتھ قیام کے یا مثل اوسکے جب کوئی
حد سے زیادہ کلام کرکے نہین بڑھ جاتا تھا حضرت اوسکی بات کو قطع کرتے تھے

اسطرح کہ کھڑے ہوجاتے تھے یا کوئی اور کام مثل اسکے کرنے لگتے تھے تاکہ اوسکو ناگوار بھی ہو اور کلام قطع ہوجاوے اور کبھی آنیوالیکی خاطر کیواسطے نماز مین تخفیف کردیتے تھے اور اوسکی حاجت دریافت فرماتے تھے اور جب اوسکی حاجت سے فارغ ہوتے تھے پھر نماز مین مشغول ہوتے تھے اور مساکین کی عیادت کردیتے تھے اور فقراء کے پاس بیٹھتے تھے اور غلام زرخرید کی دعوت کو قبول کرتے تھے اور دعوت کیجاتی تھی حضور کی ساتھ جو کی روٹی اور پگھلی ہوئی چربی کے حضور اوسکو بھی قبول فرماتے تھے اور صحابہ مین ملکر بیٹھتے تھے اور منتہاے مجلس پر بیٹھ جاتے تھے پیچھے لوگ انکے بیچ مین کسیکو ہٹا کر نہ بیٹھتے تھے جہان مجلس ختم ہوتی تھی اوس جگہہ بیٹھ جاتے تھے اور مروی ہی کہ نبی کریم حج مین ایک اونٹ پر سوار تھے کہ پالان اوسکا پرانا تھا اور اوسپر ایک پرانا قطیفہ تھا چار درم کی قیمت کا اور یہ واقعہ آخر عہد مین ہوا ہے کہ جب بہت سے شہر اور ملک فتح ہوکر حضور کے قبضہ مین آگئے تھے اور سو اونٹ حج مین اپنی قربانی کی تھی اور جسروز کہ حضور نے مکہ معظمہ کو فتح کیا اور تشریف لائے شہر مین مسلمانون کے لشکر کے ساتھ جھکا لیا تھا حضور نے اپنے سر مبارک کو از روے تواضع کے روایت ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ وہ اور انکے باپ دونون اکابر انصار سے ہین کہ ایکروز رسولکریم ہمارے گھر مین تشریف لائے تھے پلٹتے وقت سعد نے حضور کیواسطے حمار حاضر کیا آپ اوسپر سوار ہوے اور باپ نے مجھکو حضور کے ساتھ کردیا پس فرمایا آنحضرت نے مجھسے کہ اے قیس سوار ہوے مین نے ادب کی وجہ سے انکار کیا حضرت نے فرمایا سوار ہو یا پلٹ جائیے پیدل چلنا اپنے ہمراہ رکاب گوارا نکیا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آپنے میرے آگے سوار ہو کہ مالک سواری کا اولی ہی آگے بیٹھنے کو اور ایک مرتبہ ایک صحابی سوار جاتے تھے حضور کو دیکھکر اوتر پڑے آنحضرت اوسپر سوار ہوے اور اون صحابی کو حضور نے اپنے آگے سوار کیا روایت ہے کہ رسولکریم

سفر مین تھے حکم دیا حضور نے صحابہ کو ایک بکری ذبح کر کے پکانیکا ایک صحابی نے کہا کہ مین اسکو ذبح کرونگا ایک نے کہا مین اسکو صاف کرونگا ایک نے کہا مین پکاؤنگا حضرت سرور عالم نے کہا لکڑیون کا جمع کرنا میرے ذمہ ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کفایت کرتے ہین آپکو اس کام سے حضور نے فرمایا جانتا ہون مین کہ تم کفایت کرتے ہو لیکن مکروہ جانتا ہون نہین کہ ممتاز اور ممیز اور برجدا بیٹھون مین تم مین اللہ تعالے ناخوش ہوتا ہو جب دیکھتا ہے بندی کو ممتاز اپنے یارون مین اور ایک مرتبہ حضور کے نعال شریف کی بند ٹوٹ گئے تھے ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو دیجیے مین اوسکو درست کر دون فرمایا مین نہین چاہتا ہون کہ ممتاز ہون اور کسی سے خدمت لون اور ایکبار نجاشی حاکم حبشہ کے ایلچی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے حضرت سرور عالم خود اوٹھ کھڑے ہوے تاکہ اونکی خدمت کرین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کام کو ہمپر چھوڑ دین کہ ہم انکی خدمت کرین حضور نے فرمایا اونہون نے میری صحابہ کی خدمت اور تکریم کی ہے مین اچھا جانتا ہون کہ اوسکا عوض کرون اور جناب سید عالم اپنی گھر والونکی خود خدمت کرتے تھے اور اپنے کپڑے پر اور نعل شریف پر خود اپنے دست مبارک سے پیوند لگاتے تھے اور اپنی بکری کو خود دوہتے تھے اور اپنے اونٹ کو خود باندہتے تھے اور چارہ اوسکے آگے ڈالتے تھے اور خادم کی ساتھ کہانا تناول فرماتے تھے اور خادم کی ساتھ خود خمیر گوندہ تے تھے اور اور خدمتون مین بھی اوسکی مدد فرماتے تھے صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ یہ امورات آپ کبھی کبھی کرتے تھے اسواسطے کہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضور کے خادم بھی تھے اور دس غلام تھے کبھی حضور خود کام کر لیتے تھے کبھی اونسے کام لیتے تھے کبھی اونکے ساتھ کام مین شریک ہو جاتے تھے اور اپنا اسباب ضروری خود بازار سے اوٹھا لاتے تھے اور گوارہ نکرتے تھے کہ دوسرا اوسکو اوٹھا دے انس بن مالک

کہتے ہین کہ ایک عورت مدینہ طیبہ کے ایک راستہ مین جناب سرور عالم کو ملی اور کہا آپ سے
کہ یا رسول اللہ مجھکو آپسے ایک حاجت ہے اور لکھا ہے کہ اوس عورت کی دماغ مین کچھ فتور تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کی جس گلی مین تجھکو منظور ہو بیٹھ تا کہ مین بھی
بیٹھون اور تیرا کام کر دون اور مروی ہے کہ لونڈیان مدینہ کی حضور کا ہاتھ پکڑ لیتی تھین
اور جہان چاہتی تھین لے جاتی تھین اور آپ بکمال تواضع سے زمین پر تکیہ کرتے تھے اور
استراحت فرماتے تھے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت کی حضور مین حاضر ہوا بسبب جناب رسالت
کی ہیبت کے بدن اوسکا کانپنے لگا حضور نے کرم سے فرمایا کہ آسان کر اپنے اوپر کام کو اور کانپ
نہین مین بیٹھا ہون ایک عورت کا قریش سے جو کہاتی تھین سوکہا ہوا گوشت یعنے مساکین کا
کہانا اور جو کوئی آپکے پاس آتا تھا آپ اول اوسپر سلام کرتے تھے اور ابتدا کرتے تھے
مصافحہ مین شیخ نے مدارج مین فرمایا ہے کہ یہ مژدہ ہی حضرت نبی کریم کی زیارت کرنیوالونکو
جب رسولکریم کی حیات مین یہ عادات تھی تو جو کوئی آپکی زیارت کو اب حاضر ہو کر سلام کرتا ہے
ضرور آپکے جواب سلام سے وہ مشرف ہوتا ہے اور بعضے مقربان درگاہ ہونگے جو بطریق کرامت
کانون سے ساتھ سماعت سلام کے مشرف ہوتے ہونگے حضرت رحمت ہین امت پر حیات مین
اور بعد وفات کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور صادق الوعد ایسے تھے نبی کریم کہ روایت
کرتے ہین کہا عبد اللہ بن ابی الحسماء نے مول لی مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل
بعثت کے ایک شی اور باقی رہگیا اوسکی قیمت سے کچھ پس وعدہ کیا مین نے آنحضرت سے کہ
مین یہین لیے آتا ہون اور بھول گیا مین تین دن کی بعد مجھکو یاد آیا ناگاہ دیکھا مین نے کہ
حضور اوس جگہ بیٹھے ہین فرمایا مجھے مشقت مین ڈالا تو نے مجھکو مین یہین بیٹھا ہون اور
جود اور کرم اور سخاوت اور مروت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان سبکے ساتھ متصف تھے

اور یہ صفات کمال کے ساتھہ حضور میں پائے جاتے تھے مدارج میں ہے کہ جود وہ ہی جو بے غرض
اور بے عوض ہو اور یہ صفت ہے اللہ تعالے جلشانہ کی کہ بعید جو د بغرض اور عوض کے تمام نعمتیں
ظاہری اور باطنی اور کمالات حسی اور عقلی خلائق پر افاضہ کئے ہیں اور بعد اللہ تعالے کی اَجْوَدُ
الْاَجْوَدِیْن یعنے بڑی جود کرنیوالے بڑی جود کرنیوالون سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور بعد آپکے
علمائے امت آنحضرت ہیں کہ علم دین کو پہیلا دین جیساکہ حدیث میں وارد ہی فرمایا ہی آنحضرت نے کہ
اللہ تعالی بہت بڑا جود کرنیوالا ہی از روی جود کی اور پہر مین شیخ اجود کرنیوالا ہون اولاد آدم مین اور بڑے
جود کرنیوالے اونمین بعد میرے وہ لوگ ہین کہ سیکہا اونہون نے علم اور اوسکو پہیلایا اور
بخاری اور مسلم میں ہی کہ کہا حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اَجْوَدُ النَّاسِ اور احادیث صحیحہ مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی سائل کے
خطاب مین لا نہین فرمایا جو شخص جو کچھہ آپسے مانگتا تہا آپ قبول کرتی تہی اور عطا فرماتی تہی ؎

مگر با شہد ان لا الہ الا اللہ		نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز

اور اگر بالفرض اوسوقت کچھہ حاضر نہوتا تہا تو ساتھہ قول معروف کی دلجوئی سائل کی فرماتی تہی
اور عذر کرتے تہے اور سائل کے سوال کو رد نکرتے تہی اور اگر کوئی چیز حاضر نہوتی تہی فرماتی
تہے میری طرف سی قرض لیلے جب میری پاس ہوگا ادا کر دونگا ایک مرتبہ ایک سائل آیا حضرت
نے فرمایا میری پاس کچھہ نہین ہے جا قرض لیلے حضرت فاروق رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالے
نے اوس چیز کی تکلیف آپکو نہین دی ہی جو آپکے اختیار مین نہین ہے اور یہ بات حضرت فاروق رضی
نے بسبب کمال محبت کی عرض کی کہ حضور بار کیون اوٹہا دین لیکن چونکہ جود وسخا آپکو نہایت
پسندیدہ تہی یہ بات آپکو بری معلوم ہوئی پس کہا ایک مرد انصاری نے یا رسول اللہ اَنْفِقْ
وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا حضرت سرور عالم خوش ہو گئے اور آثار خوشی کے آپکے

چہرہ مبارک سے ظاہر ہوئی اور فرمایا یہی حکم ہے مجھکو اور ترمذی نے روایت کیا ہی کہ لائی گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نبی ہزار درم پس رکھی گئے اوپر ایک بوریے کی پس تقسیم کیا آپنے سبکو اور رد نکیا کسی سائل کو یہانتک کہ اوسکی تقسیم سے فارغ ہوئے اور صحیح بخاری مین حضرت انس سے مروی ہی کہ لایا گیا حضرت سرور عالم کے پاس ایک مال بحرین سے فرمایا اسکو مسجد مین رکھدو پس باہر تشریف لائے مسجد کی طرف اور نگاہ نفرمائی اوس مال کے جانب اور جب نماز پڑھکر سرپر تشریف لائے اور بیٹھے اوس مال پہ اور جسکو آپنے دیکھا اوس مال سے دیا حاضر ہوئی عباس ابن عبد المطلب اور کہا یا رسول مجھکو دیجیے اس مال سے کہ مین نے فدیہ دیا ہی اپنے نفس کا اور عقیل کا پس ڈالدیا حضور نے اونکی جامہ مین اسقدر کہ اوٹھا نہ سکے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کسی سے فرما دیجیے کہ اسکو اوٹھائے میرے واسطے حضرت نے فرمایا اے عم جو تم خود اوٹھا سکتے ہو اوٹھالو اور یہ ارشاد حضور کا تہذیب اور تادیب کی نظر سے تھا پس اوٹھالیا اوسکو حضرت عباس نے اپنی کندہے پر اور چلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے اونکی طرف اور متعجب ہوتے تھے اونکی حرص سے پس اوٹھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور باقی نرہا اوسمین سے ایک بھی درم اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے کہ لاکھ درم کا مال تھا اور بھیجا تھا اوسکو علائی بن حضرمی نے بحرین کی خراج سے اور یہ اول مال تھا جو لایا گیا تھا جناب نبی کریم کی حضور مین اور فتح حنین مین نبی کریم نے بہت مال لوگونکو مرحمت کیا تفصیل اوسکی انشاء اللہ تعالے قصہ جنگ حنین مین مذکور ہوگی الغرض حضرت سرور عالم ایسے سخی تھے کہ جو کچھ آپکی ہاتھہ مین آتا تھا دیدیتے تھے اور فقر سے نڈرتے تھے اور جب کسی محتاج کو دیکھتے تھے اپنا کہانا اور پینا باوجود احتیاج کے اوسکو عطا کردیتے تھے اور بہت قسم سے عطا اور بخشش کرتے تھے کبھی ہبہ کرتے تھے اور کبھی صدقہ دیتے تھے اور کبھی ہدیہ قبول کرکے

اوسکا دونا انعام فرماتے تھے الحاصل ہر طرح پر خیرات اور عطا کرتے تھے اور خود فقیرانہ
طور پر عمر شریف بسر کرتے تھے ایک مہینہ اور دو مہینے گذرجاتی تھے اور حضور کے گھر مین آگ نکلتی تھی
اور اکثر بسبب بھوک کے شکم مبارک پر پتھر باندہ لیتے تھے اور فقر نبی کریم کا بسبب تنگی اور اضطرار
کے نتھا بلکہ اختیاری تھا بسبب زہد اور جود اور سخاوت کے اور کبھی ازواج مطہرات کے
واسطے ایک سال کا نفقہ مہیا کردیتے تھے لیکن اپنی واسطے کچھ نکر رکھتے تھے اور تھا جود اور سخا
آپکا ہر نوع کا یعنے علم اور مال اور نفس سب خدا کیواسطے بذل فرماتے تھے کمال مرتبہ جود
اور سخا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے نبی اور سبکی نسبت مین فرمایا ہے لَنْ تَنَالُوا
الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پہونچوگے فلاح کو جبتک خرچ نکروگے اوس چیز کو
جسکو دوست رکھتے ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہو وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً اِلٰى
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا اور نکر تو اپنی ہاتھ کو بندہا ہوا اپنی گردن کی طرف
اور یہ کنایہ ہے بخیلی سے یعنی ہم دینے کو منع نہین کرتے ہین اور یہ واسطے اپنے حبیب کی دلجوئی اور خوشی کے
فرمایا اسواسطے کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ دینکو منع کرنیسے حضور کو ملال ہوتا تھا اسواسطے اللہ تعالے
نے پہلے یہ ارشاد کیا اور بعد اوسکے فرمایا اور نہ پھیلا دے اوسکو بالکل پھیلانا یعنے سب ہی دیدو
پھر تم ہی بیٹھو گے ملوم اور محسور ہوکر یعنے تمہاری ہی واسطے ہم اسقدر دینے سے روکتے ہین
بس یہ کمال سخا ہے جناب رسالت ہو کہ اور وں کو اللہ تعالے انفاق مال کا حکم کرتا ہے
اور نبی کریم کو بسبب محبت کی دینے سے روکتا ہے اور فرمایا ہے علما نے کہ اس آیہ کریمہ کا
شان نزول یہ ہے کہ جناب سرور عالم نے سائلون کو اپنا ملبوس شریف تک جو پہنے ہوئے
تھے اوتار دیا اور فقط تہبند باقی رہگیا پھر ایک اور سائل آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر
حجرہ شریف کی تشریف لیگئے اور تہبند بھی سائل کو دیدیا اوسوقت یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی

کہ ہم دینے کو منع نہیں کرتے ہیں دو لیکن بالکل نہ دو کہ لوگ تمکو الزام لگا دین کہ کیوں استدر دیدیا کہ اپنے پاس بلبوس تک نہ رہا اور تم محصور ہو کر بیٹھ رہو اور بعض علماء اہل معرفت نے فرمایا ہے کہ یہ ممانعت اللہ تعالے نے مال دنیا کے دینے سے نہیں فرمائی ہے اسواسطے کہ اگر اسطرح پر دینیکی ممانعت ہوتی تو پھر کبھی جناب سرور عالم نہ دیتے کیونکہ آپ معصوم ہین اور اللہ کے حکم کے تابع ہین حالانکہ ثابت ہے کہ نبی کریم تمام عمر اسیطرح دیا کیے اور کبھی بسبب قلت ہین بوجہ مصلحت شرعی کے دینے سے انکار نہیں فرمایا پس ممانعت مال دنیا کی دینے سے اس آیہ شریفہ مین نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جناب سید عالم نے بسبب جود و سخا کے شان است پروری مین صفت عشق کو اپنی امت کی اشخاص پر بذل فرمایا چنانچہ بڑے بڑے مرتبہ کے عشاق خدا کی اس امت مرحومہ مین ہوے کہ جنہون نے مال تو کیا شئی ہی اپنے نفسون کو اور اولاد کو خوشی سے خدا کی راہ مین مٹا دیا اور راضی برضا رہے حالات صحابہ اور اہل بیت طہارت اور اولیاء امت کے دیکھنے اور سننے سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے الغرض جب عشق خدا سے امت کو حصہ کافی عنایت کر لیا اور اس دولت لازوال سے امت کو غنی کر دیا دست مبارک صفت محبوبیت پر پھیلایا تاکہ اوسکو بھی امت کو عطا کرین غیرت محبت نے محبوب کا مثل تو کیسا محبوب کا شریک اور سہیم بھی گوارہ نہیں کرتی تھی پس غیرت محبت جوش کیا لہذا اللہ تعالے جل شانہ نے اپنی حبیب سے فرمایا کہ ہم دینے کو منع نہیں کرتے مگر آپ بالکل ہاتھ نہ پھیلا دو پھر تم ہی بیٹھ رہوگے ملموم اور محسور ہو کر یعنے اسوقت تو شان کرم اور جود دین دیدو گے مگر جب مقام محبوبیت مین دوسر یکو اپنا شریک پاؤگے ضرور تمکو ناگوار ہوگا اور پچتاؤگے سبحان اللہ کیسے کریم اور سخی اور جواد اور امت پرور تھے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و بارک علیہ اور شجاعت اور دلاوری اور قوت اور زور بازو مین جناب سید عالم کامل تھے

اور تمام خلق سے بڑھی ہوے تھے انس ابن مالک نے کہا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اشجع الناس تھے یعنی سب انسانوں میں آپ بڑے شجاع اور حضرت سیدنا علی مرتضی
سے مروی ہی وہ فرماتے ہین کہ لڑائیکے روز ہم حضور ہی سے بچتے ہوتے تھے اور آپ سب سے زیادہ
قریب تر ہوتے تھے دشمنوں سے اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہین کہ وقت محاربہ
کے جب دشمن کی فوج سے مقابلہ ہوتا تھا اول شخص جو دشمن پر حملہ آور ہوتا حضرت
ہوتے تھے اور مروی ہی کہ جنگ حنین مین جب کفار کی تیر وسے لشکر اسلام مین تزلزل آیا
اور صحابہ کا قدم ہٹ گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثابت قدم رہے تنہا کفار کے مقابلہ پر
اور حضور خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث حضرت کے چچا کے بیٹے لگام اوسکی پکڑے
کھڑے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ دوڑادین اور فرماتے تھے مین ہون نبی
جھوٹ نہین ہو اور مین بیٹا ہون عبد المطلب کا اور یہ کمال شجاعت تھی کہ آپ ظاہر کرتے تھے
کہ جو نہین پہچانتا ہی مجھکو جان لے کہ مین ہی اللہ کا نبی ہون اور جب کفار نے آپ پر حملہ کیا
حضور نے تھوڑی سی مٹی زمین پر سے اوٹھا کر اون پر ڈالی کوئی کافر وہ تھا اوس خاک نے
جسکی آنکھون کو نہ بھر دیا یہ قوت اعجاز تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آخر کار کفار کو
ہزیمت ہوئی اور آپ اون پر فتح پائی تفصیلی حال اسکا اپنے محل پر انشاء اللہ تعالے بیان ہوگا
اور مروی ہے کہ صحابہ مین جوانمرد وہ شمار کیا جاتا تھا کہ جو لڑائی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے قریب ہوتا تھا بسبب قرب اعدا کے اور صحیح روایت ہی کہ ایک رات کو مدینہ منورہ مین
خبر پہونچی کہ ایک جماعت دشمنون کے ہتیار باندھے ہوے مدینہ طیبہ کے لوٹنے کو آتی ہے
شہر مین ہلچل پڑ گئی جناب سید عالم تلوار حمائل کرکے حضرت ابی طلحہ کی گھوڑی پر بے زین کے
سوار ہوکر تمام اہل مدینہ سے سبقت کرکے باہر تشریف لیگئے اور تحقیق کرکے کہ وہ خبر بے اصل ہے

مراجعت فرمائی اور یارونسے کہ حضرت کے پیچھے سے باہر آرہے تھے فرمایا کہ نڈرو کچھ نہین ہے شیخ عبدالحق
مین کہتے ہین کہ گھوڑا ابی طلحہ کا بہت سست چلتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ران کے
نیچے ایسا تیز گام ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اوسکے برابر نہ پہونچتا تھا یہ معجزہ تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
اور درحقیقت جسکو حضور قوت دین اور مدد فرماوین اگرچہ وہ سست اور ضعیف اور نامراد
اور ناتوان ہو ایسا ہی قوی اور توانا اور کامگار ہو کہ کوئی شخص اوسکی برابری نکرسکے
اور نہ اوسکو پہونچے اور قوت اور زور بازو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے تھے کہ عالم مین
کوئی کشتی گیر آپسے نلڑسکتا تھا محمد ابن اسحاق نے اپنی کتاب مین نقل کیا کہ مکہ معظمہ مین
ایک شخص تھا رکانہ نام بہت بڑا قوت والا صفت کشتی گیری مین یکتا تھا لوگ شہرون
سے اوس سے لڑنیکو آتے تھے وہ سبکو گرادیتا تھا ایک روز ایک راستے پر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو ملا حضرت نے فرمایا اے رکانہ تو اللہ سے نہین ڈرتا اور میری دعوت کو
قبول نہین کرتا اوسنے کہا اے محمد کوئی چیز ایسی دکھلاؤ کہ تمہاری سچائی پر گواہ ہو حضرت
نے فرمایا اگر مین تجھسے کشتی لڑون اور تجھکو گرادون تو ایمان لاویگا اوسنے کہا ہان حضرت
نے فرمایا اچھا آمادہ ہو کشتی پر پس رکانہ مستعد ہوا کشتی پر حضور اچھے کپڑے پہنے تھے اور ردا
اوڑھے ہوئے تھے اور تہبند باندھے ہوئے تھے پس آپ اوسکے قریب آئے اور اوسکو پکڑ اور
زمین پر دیمارا رکانہ متعجب ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو چھوڑ دیجیے اور پھر لڑیے الغرض تین مرتبہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیمارا پس رکانہ متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ عجب شان ہے
تمہاری اسیقدر حدیث مین وارد ہے اور یہ بیان نہین کیا ہے کہ وہ مسلمان ہوا
یا نہین اور سوا رکانہ کے حضور ایکدن ایک جماعت سے کشتی لڑے ہین اور سب پر
غالب آئے ہین ابو الاسود جمحی ایک مرد تھا سخت طاقت ور ایسا کہ گائی کی کھال پر کھڑا ہوتا تھا

اور دس آدمی اوس کمان کے کنارے پکڑ کر کھینچتے تھے تا کہ چلہ لیں اوسکے پیروان کی نیچے سے کمان ٹکڑے ہو جاتی تھی اور پیر اوسکی جگہ سے جنبش نکرتے تھے ایکروز وہ نزد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلایا کہ آپ سے لڑے اور کہا کہ اگر تم مجھکو زمین پر گرا دو تو مین ایمان لے آؤن پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو زمین پر دے مارا لیکن وہ کافر ایمان نہ لایا اور حیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین بہت تھی بخاری شریف مین ہے کہ کہا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا کے زن باکرہ بیچ پردہ کے یہ تشبیہ حضرت ابو سعید نے واسطے مبالغہ کے دی ہے کہ حد سے زیادہ حیا تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کہ وہ بیان نہین ہو سکتی ہے ایسی حیا دار تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ آپکی ستر مبارک کو کسی نے نہین دیکھا اور نہ حضور نے کسیکی ستر پر نظر کی یہانتک کہ ازواج مطہرات کی ستر پر بھی نظر نہین ڈالی اور کمال حیا کا یہ مضمون تھا کہ اگر کسی شخص سے کوئی ایسی چیز دیکھتے تھے کہ جسکو مکروہ جانتے تھے چہرہ حضور کا متغیر ہو جاتا تھا لیکن اوسکے سامنے اوس سے کچھہ نفرماتے تھے کہا ہے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کہ اوسپر اثر زردی کا تھا گویا کہ رنگ زعفرانی تھا اسکو پہونچا تھا ایک عورت سے پس نفرمایا آپنے اوس سے کچھہ متغیر ہوگئے آپ جب وہ شخص باہر گیا فرمایا آپنے کیا خوب ہو اگر دھو ڈالے اسکو اور ایک روایت مین ہے اور مار ڈالے اس جامہ کو اور نہ ڈالے اور کہا ہے علما نے یہ مضمون آپسے غیر واجب اور غیر حرام ملین ہوگا یعنے مکروہات مین آور مروی ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حیا مین ایسے کہ نہ ثابت رہتی آنکھہ حضور کی کسیکے چہرہ پر یعنے قائم نہ رہتی تھی اور اگر پہونچتی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے چیز جو آپکو مکروہ معلوم ہوتی تھی نفرماتے تھے کہ کیا حال ہے

اوس شخص کا کہ ایسا کہتا ہو یا ایسا کرتا ہے بلکہ فرماتے تھے کیا حال ہے اوس قوم کا ایسا کہتے ہین
یا ایسا کرتے ہین اور اوس فعل یا قول کو منع فرماتے تھے نام اوسکی فاعل اور قائل کا نہ لیتے یعنے
پہلے اوسکے فعل اور قول کی ممنوعیت ثابت کر دیتے تھے اور تعلیم فرما دیتے تھے لیکن کمال حیا سے
کسیکو فضیحت نکرتے تھے اور یہ روایت ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ فرمایا اونھون نے
کہ نتھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاحش اور متفحش یعنے نہ فحش حضور کی خلقت مین تھا اور
نہ بتکلف فحش فرماتے تھے اور نتھے آواز بلند کرنیوالے بازارون مین اور جزا ندیتے تھے بدی کو ساتھ بدی
کے و لیکن عفو کرتے تھے اور درگذر کرتے تھے اور شفقت اور رحمت حضرت سرور عالم مین اس مرتبہ
تھی کہ اللہ تعالے خود فرماتا ہی وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ نہین رسول کیا
ہمنے تمکو اے محمد مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اور ارشاد کیا لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور شفقت کہتے ہین مہربانیکو اسواسطے کہ شفقت کے معنی ہین ڈرنا
پس جو شخص کسی پر مشفق ہوتا ہے وہ ڈرتا ہی کہ کوئی ضرر اوسکو نہ پہونچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اپنی امت پر شفیق تھے یعنے سہولت اور آسانی کے حکم فرماتے تھے اور ترک کیا حضور نے
بعضے افعال کو بسبب اس ڈر کے کہ مبادا فرض ہو جاوے امت پر جیسا کہ ترک کیا آپنے امر مسواک کو
ہر نماز کے واسطے اور ترک کیا تاخیر نماز عشا کو واسطے امت کی آسانیکے اور نہی کے حضور نے
صوم وصال سے اور کبھی سنتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آواز لڑکیکے رونی کی نماز جماعت مین
اور ہوتی تھی اوسکی ماں شریک نماز مین پس سبک کر دیتے تھے آنحضرت نماز کو تاکہ فتنہ مین
نپڑ جاوے اوسکی ماں اور فرماتے تھی کہ چاہیے کہ نہ پہونچاوے تم مین کوئی کسیکی ایسی بات
جو مجھکو برا معلوم ہو اسواسطے کہ مجھکو یہ اچھا معلوم ہوتا ہی کہ آؤن مین تمہارے پاس صاف
اور پاک سینہ یعنے کسی سے مجھکو ملال اور رنج نہو اور خلق پر حضور کی رحمت کی یہ کیفیت تھی

کہ جب دیکھا حضرت نے کہ جو دعا مین کرتا ہون اللہ تعالے اوسکو قبول کرتا ہے اور جو مانگتا ہون
وہ دیتا ہے خیال مبارک مین گذرا کہ اگر کسی شخص سے مجھکو ایذا پہونچی اور مین نے اوسکو بد دعا کی
تو اللہ اوسکو سزا دیگا جوش رحمت مین اللہ تعالے سے خواستگار ہوے کہ کر دے میرے برا کہنے کو
اور بد دعا کرنیکو رحمت اور قربت اور طہارت یعنے اگر مین کسیکو کبھی بد دعا کرون تو اوسکو
بہتر دعا کر دے اوسکے واسطے اور مروی ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبتلا کیا قریش نے
اور حد سے زیادہ حضور کو ایذا دی حاضر ہوے خدمت بابرکت مین جبرئیل علیہ السلام اور کہا کہ
اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہی فرشتہ کو جو موکل ہے جبال پر اور پہاڑ جتنے ہین سب اوسکی دست حکومت
کے تصرف مین ہین کہ جو کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماوین وہی کریں پس کہا اوس فرشتہ نے جو موکل جبال تہا
یا رسول اللہ جو چاہو حکم فرماؤ اگر آپکو منظور ہو بہم مارون مین اخشبین کو اور انکی اخشبین نام
ہے دو پہاڑون کا مکہ جنکے درمیان مین آباد ہے یعنے ان دونون پہاڑون کو ملادون تاکہ
یہ سب ہلاک ہوجاوین فرمایا نبی کریم نے نہین چاہتا ہون مین کہ ہلاک ہوجاوین امید رکھتا ہون
کہ نکالے اللہ تعالے انکی اصلاب سے کسی شخص کو کہ عبادت کرے خدا کی اور شریک نکرے
اوسکا کسیکو اور ایک روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ پروردگار عالم نے امر فرمایا آسمانون کو اور زمینون کو اور پہاڑون کو کہ تمہاری اطاعت کرین
اور جو کچھہ آپ فرماوین اوسپر عمل کرین اور ہلاک کرین آپکے دشمنون کو فرمایا حضور نے
دوست رکھتا ہون مین کہ صبر کروںنین اور تاخیر کرون اپنی امت سے عذاب کو شاید کہ بخشے
اللہ تعالے اونکو اور رحمت کیطرف رجوع کرے اور فرمایا ہی حضرت صدیقہ نے مخیر نہین
کیےگئے نبی کریم درمیان دو امر کے مگر یہ کہ اختیار کیا آسان تر اونمین سے اس قول کی معانی
اور تاویلات بہت ہین ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اس سے آسان تر امت کیواسطے ہے

اور وفا اور حسن عہد اور صلہ رحم کرنیمین آنحضرت کے مروی ہی حضرت انس سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب لایا جاتا تھا آپکے پاس ہدیہ فرماتے تھے اسکو فلان عورت کو دو کہ وہ خدیجہ کی دوست
تھی رضی اللہ عنہا اور مروی ہے حضرت صدیقہ سے رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے کسی
عورت پر رشک نہین کیا جیسا کہ رشک کیا مین نے خدیجہ پر اس سبب سے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اونکو بہت یاد کرتے تھے اور اگر کوئی بکری ذبح کیجاتی تھی گوشت اوسکا عنایت
فرماتے تھے اون عورتون کو جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھین ایک مرتبہ ایک عورت
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی حضرت بہت خوش ہوے اور بہت
اچھی طرح سے اوسکا حال پوچھا جب وہ عورت چلی گئی حضرت نے فرمایا یہ وہ عورت ہی
جو آیا کرتی تھی میرے پاس خدیجہ کے زمانہ مین چونکہ ام المومنین خدیجۃ الکبرےٰ نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑی رفاقت اور وفاداری کی تھی اور اپنی مال کو حضرت کی محبت مین
بذل کیا تھا نبی کریم بعد انتقال ام المومنین کے ہمیشہ اونکی دوستونکے ساتھ رعایت اور
مروت فرماتے رہے بسبب وفا اور حسن عہد کے اور فرمایا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ حسن عہد ایمان سے ہی اور صلہ فرماتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذوی الارحام کو
اور ترجیح نہ دیتے اونکو اوپر جو اونسے افضل تر تھے مروی ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
دودھ بہن کہ شیما اونکا نام تھا اور ایام طفولیت مین وہ تربیت اور خدمت کرتی تھین حضور کی
اور اپنی مان حلیمہ کے ساتھ ایمان لائی تھین ہوازن کی قید ہوئین حضرت کے پاس آئین
اونہون نے پہچنوایا اپنے تئین آنحضرت کو پس بچھا دی نبی کریم نے اونکیواسطے اپنی
ردائی مبارک اور فرمایا اگر تمکو منظور ہو میرے پاس رہو مین تمکو مکرم اور محبوب رکھونگا اور جو منظور کرو دونگا
تمکو مال سے اور اگر چاہو اپنی قوم مین پلٹ جاؤ اونہون نے قوم کو اختیار کیا ابو الطفیل نے

کہا ہے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مین لڑکا تھا ناگاہ آئی ایک عورت
اور قریب ہوئی آنحضرت سے پس بچھایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے
اپنی ردائے مبارک کو مین نے پوچھا کہ یہ عورت کون ہے لوگون نے کہا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی مان ہین آپکو انہون نے دودہ پلایا ہے اور عمرو بن السائب نے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے ایک روز پس آئے آپکے پدر رضاعی
حضرت نے اپنا کپڑا بچھا دیا وہ بیٹھے بستر پر اور آئین حضرت کی مادر رضاعی پس بچھایا اپنا
دوسرا کنارہ کپڑے کا اور وہ بیٹھین بعد اوسکے آئے آپکے برادر رضاعی اوٹھہ کھڑے ہوے حضور
اور بٹھایا اونکو اونکے آگے اور مروی ہے کہ بھیجتے تھے نبی کریم ثویبہ کو کہ حضرت کی مرضعہ تھین
صلہ کھانے سے اور کپڑے سے اور جب مرین وہ حضرت نے دریافت کیا کہ ثویبہ کے عزیزون
سے کوئی باقی ہے لوگون نے کہا کوئی نہین ہے الغرض یہ کیفیت تھی حضور کی صلہ رحم مین
اور قطع رحم شریعت مین نہایت مذموم ہے اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ اور تھے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے امانت دار اور بڑے عدل کرنیوالے اور بڑے سچے
انسانون مین یہانتک کہ دشمن بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان صفات کے قائل
اور معترف تھے اور قبل از نبوت آنحضرت کو لوگ محمد امین کہتے تھے ابن اسحاق نے کہا ہے
کہ امین حضور کا اسوجہ سے نام ہوا تھا کہ جمع کیے گئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین اخلاق
صالحہ اور اللہ تعالےٰ کے کلام قدیم مین جو مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ارشاد ہوا ہے اکثر مفسرین اسکے
قائل ہین کہ مراد اس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور مروی ہے کہ جب بنائے کعبہ کی
وقت قبائل شریف قریش مین نزاع ہوئی کہ کون حجر اسود اوسکے مقام پر رکھے فیصلہ باہم یہ
قرار پایا کہ جو شخص اول آوے وہ حکم ہے جو وہ حکم کرے وہ ہم سبکو منظور ہے ناگاہ تشریف لائے

جناب سرور عالم سے سب لوگون نے کہا یہ محمد ہین اور امین ہین یہ جو کچھ حکم کرین ہم راضی ہین
اور فرمایا ہے نبی کریم نے واللہ مین امین ہون آسمان مین اور امین ہون زمین مین اور
فرمایا ہے سیدنا علی مرتضیٰ نے کہ کہا ابوجہل ملعون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مین تمہاری
تکذیب نہین کرتا ہون اور جھوٹا نہین جانتا ہون تم ہم مین جھوٹ بولنے والے نہین ہو
لیکن اوس دین کی تکذیب کرتا ہون جو تم لائے ہو یہ کلام اوس ملعون کا خلاف عقل
اور بیہودہ ہے اسواسطے کہ جب حضور کو سچا جانتا تھا تو ضرور تھا کہ آپکی قول کی تصدیق کرتا
حاصل یہ کہ اوسکا کلام لغو ہے لیکن اسقدر ظاہر ہے کہ ایسا دشمن بھی آپکو سچا جانتا تھا اور
اور روایت کرتے ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے ملاقات کی بدر کے روز اور کہا
اے ابوالحکم یہان سوائے میرے اور تیری کوئی دوسرا نہین ہے کہ ہمارا کلام سُنے
مجھسے بیان کر کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق ہین یا کاذب پس کہا اوس ملعون نے قسم خدا کی
بالتحقیق محمد سچے ہین ہرگز اونہون نے جھوٹ نہین کہا ہے اور حدیث مین ہے کہ ہرقل نے
ابوسفیان سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا احوال اور اونکے اوصاف پوچھے اور استدلال کیا
اوسکے آپکی نبوت پر منجملہ اوسکے ایک سوال ہرقل نے یہ بھی کیا ہے کہ آیا تھے تم کہ متہم کرتے تھے
ساتھ کذب کے اس شخص کو قبل نبوت کے کہا ابوسفیان نے واللہ وہ کبھی جھوٹ نہین
بولتے ہین ہرقل نے کہا پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو شخص خلق سے سوائے راستی کے کلام
نکرے وہ خدا پر جھوٹ لگادے یعنی جھوٹ کہے کہ اوسنے مجھکو رسول کیا ہے اور کہا نضر بن الحارث
نے قریش سے بتحقیق تھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم درمیان تمہارے جوان خوردسال پسندیدہ تر
تھے تم مین بیچ اقوال کے اور بہت بڑی سچے تھے تم مین بیچ اقوال کے اور بڑے عظیم تھے
تم مین بیچ امانت کے یہانتک کہ دیکھا تمنے اونکی کان کی لو مین بڑھاپا کو یعنی بچپن سے

بڑا ہی بے شک حضرت کو تمنے ایسی ہی اوصاف پر دیکھا اور لایا وہ تم مین جو کچھہ لایا یعنے دین کو ظاہر کیا
تم کہنے لگے کہ یہ ساحر ہے واللہ وہ ساحر نہین ہے اور نضیر بن الحارث کافر ہی ایمان لایا ہے
حضرت پر مگر مرد عاقل اور منصف تھا اور ولید بن مغیرہ کہ رؤسا کفار سے ہے بار ہا قرآن مجید
سنتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کلام بشر کا نہین ہے اور نہ انسان کا بنایا ہے اس
کلام مین وہ شیرینی اور دل نشینی ہے کہ کسی کلام مین نہین ہے اور یہی حال تھا مشرکین مکہ کا
بسبب نفسانیت کے ظاہر مین آپکی تکذیب کرتے تھے لیکن حقیقت مین دلسے سچا جانتے
تھے اور رہبان بوجہ حسد سے اور رشک سے آپکو ایذا دیتے تھے اور اہل کتاب یہود اور نصارا
تو بہت بڑے جاننے والے تھے حضرت کی رسالت کے پشتہا پشت سے حضرت کی تشریف آوری کا
انتظار کرتے تھے اور وقت موت کے وصیت نامہ اپنی اولاد کو لکھہ دیتے تھے کہ جب نبی آخر الزمان کو پانا ہمارا
سلام عرض کرنا اور کہنا کہ ہمنے آپکے اشتیاق مین جان دی ہے سلام ہمارا قبول کیجیے اور ہمکو
اپنے غلامون مین سمجھیے اور جب وہ نور رسالت چمکا جو منصف تھے اور اللہ تعالے کو انکو
ہدایت کرنا منظور تھی مشرف باسلام ہوے اور جو گمراہی مین مبتلا تھے وہ منکر رہے اور
عدل بمعنی عدالت اور دادگستری کے بھی آیا ہے اور بمعنی اعتدال اور توسط صفات اور
اخلاق کے بھی آیا ہے یہ دونون مضمون جناب سرور عالم مین کمال کے ساتھہ تھے اور
صاحب روضہ نے لکھا ہی کہ زہد جناب رسالت کا اس مرتبہ پر تھا کہ تمام دنیا حضور کی
نظر مین پیش کی گئی آپنے منہ اوس سے پھیرا اور التفات اوسکی طرف نکیا دنیا سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا اور زرہ آپکی یہودی کے پاس رہن تھی اور حضرت صدیقہ نے
کہا ہے کہ سیر نہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین روز برابر گیہون کی روٹی سے یہانتک
کہ چھوڑا اس عالم کو اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جو کی روٹی سے دو روز برابر اور اگر

چاہتے حضور تو دیتا اللہ تعالیٰ آپکو وہ شے جو خیال میں بھی نہ آوے اور وہم میں نسماوے اور
ایک حدیث میں ہے کہ سیر نہو ئی آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گیہون کی روٹی سے
یہانتک کہ ملاقات کی حضور نے پروردگار عالم سے اور فرمایا ہے حضرت صدیقہ محبوبہ جناب
نبوت نے کہ نہ چھوڑا رسول خدا نے ایک درم اور نہ ایک دینار اور نہ ایک بکری اور نہ ایک بھیڑ اور
عمرو بن الحارث کی حدیث میں ہے کہ چھوڑا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر ہتیار اور خچر اور ایک
ٹکڑا زمین کا اور اسکو صدقہ کیا تھا اور فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پیش
کیا گیا میری کہ کیے جاویں میرے واسطے بطحا مکہ سونا پس کہا میں نے نہیں ای رب مکہ
ایسا بہو کا رہو نمین ایک روز اور سیر ہو نمین دوسرے روز پس جسدن مین بہو کا رہتا ہون تضرع
کرتا ہون تیری طرف اور دعا کرتا ہون تجہسے اور جس روز سیر ہوتا ہون تیری حمد او ثنا کرتا ہون
اور ایک حدیث میں ہے کہ جبرئیل آپکے پاس آئے اور کہا اللہ تعالےٰ آپکو سلام فرماتا ہے اور ارشاد
کرتا ہے آیا منظور ہے تمکو اور چاہتے ہو کہ کردوں میں تمہارے واسطے ان پہاڑوں کو سونیکا
اور زمین کو تمہاری جہان تم رہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک جھکا لیا ایک ساعت بعد
بعدہ کہا اے جبرئیل دنیا گھر اوس شخص کا ہے جسکا گھر نہو اور مال اوسکا ہے جسکی واسطے مال نہو
اور جمع کرتا ہے اوسکو وہ شخص جسکو عقل نہیں ہے پس کہا جبرئیل نے اے محمد ثابت کرے تمکو
اللہ تعالےٰ اوپر قول ثابت کے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا انہوں نے
بیشک ہم لوگ کہ آل محمد ہین دیر کرتے تھے ایک مہینہ کہ نہ جلاتے تھے ہم آگ کو یعنی کھانا پکانیکی نوبت ہی
نہ آتی تھی اور نہ تھی غذا کی ہماری مگر خرما اور پانی اور عبدالرحمن بن عوف کے پاس ایک بڑا
برتن کہانیکا لائے پس آپ رونے لگیں اور فرمایا انتقال کیا اللہ کے رسول نے اور سیر نہو ئے
وہ اور انکی اہلبیت جو کی روٹی سے اور کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تھے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کہ شب کرتے تھے حضور اور اونکی اہلبیت کہ برابر راتوں مین بہوکے رہتے تھے نہین پاتے تھے
کہانا رات کا اور حضرت انس سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ نہین کہایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہان پیالہ اور نہ چہوٹی رکابی مین اور پکائی نہین گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے
روٹی باریک یعنے چپاتی اور نہ دیکہا گوسفند بلیمہ کو ہرگز اور فرمایا ہے حضرت صدیقہ نے کہ سیر ہوکر
نہین کہایا رسول کریم نے ہرگز اور شکایت نہین کی کسی سے اور تہا فاقہ آپکو پسندیدہ زیادہ غنی سے
اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ روز بسر کرتے تھے بہوکے لپیٹ تی تہی شکم مبارک کو بہوک سے
تمام شب یہ کنایہ ہے بہوک کی شدت سے اور وہ منع نکرتا تہا حضرت کو اوس دنکی روزی سے
یعنے تمام دن اور رات بہوک مین گزرتا تہا اور پہر صبح کو روزہ رکھ لیتے تھے وہ بہوک دوسرے
دن کے روزے کو منع نکرتی تہی اور اگر چاہتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے
دیتا آپکو تمام زمین کے خزانے اور میوے اور فراخ کر دیتا آپکی زندگانی کو اور بہ تحقیق مین
روتی تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بسبب شفقت اور مہربانی کے اس وجہ سے کہ دیکہتی تہی
مین آپکی حالت کو اور ملتی تہی مین حضور کے شکم مبارک کو اپنے ہاتھہ سے بسبب اسکے کہ جو کچھ تہا
اوسکو بہوک سے اور کہتی تہی جان میری فدا ہو تم پر اے رسول اللہ کر کاشکے دنیا سے آپ
اسقدر چیز پسند کرتے کہ تمہارا قوت ہوتا اور قوت بخشتا حضرت فرماتے تہے ای عائشہ کیا کام
ہے مجہکو دنیا کے ساتھہ کیا کرونگا مین دنیا کو بہائی میرے کہ اولوالعزم ہین رسولون سے
صبر کیا ہے اونہون نے اوپر حال اس سے بہی سخت تر ہے پس گذر گئے وہ ساتھہ اپنی حال کے
اور پہونچے اپنے پروردگار کے پاس پس بزرگ رکہا اللہ تعالے نے اونکے پہر نیکو اور بہت کیا
اونکے ثواب کو پس پاتا ہون اپنے کو کہ شرم رکھتا ہون نہین تن آسانی کرون مین اپنی زندگی مین
پس جدا کیا جاؤن نہین قیامت کے دن اونسے اور نہین ہے کوئی چیز میرے نزدیک محبوب تر بہائیون

اور دوست ہونکے ساتھ ملنے سے فرمایا حضرت صدیقہ نے پس تمام ہوے بعد اسکی حکایت مگر ایک مہینہ
یہانتک کہ رحلت فرمائی حضور نے یعنے بعد اس گفتگو کے ایک مہینہ اور باہم مکالمت ہوئی پھر وصال ہوا
حضور کا اللہ تعالے سے اور بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جس پر
حضور آرام فرماتے تھے اوسمین خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی اور ام المومنین حضرت حفصہ نے
فرمایا ہی کہ تھا بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکے گھر مین ایک پلاس کہ اوسکو ہم دوہرا کرکے
بچھا دیتی تھے اور حضور اوسپر استراحت فرماتے تھے ایک رات کو مین نے چار تہ کر دیا تاکہ نرم
ہوجاوے پس جب صبح ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمنے بچھا دیا تھا میرے واسطے آج
رات کو مین نے کہا ہے وہ بچھونا روز کا تھا اوسکو چار تہ کر دیا تھا مین نے فرمایا اوسکو دوہرا ہی
رہنے دو اسواسطے کہ اوسکی نرمی نے باز رکھا مجھکو نماز شب سی اور تھے رسول اللہ علیہ وسلم
کہ آرام فرماتے تھے بوریے پر کہ خرمے کی موٹی رسی سے بنا ہوا تھا اوسکے نقش حضور کے پہلو پر
پڑجاتے تھے اور خوف اور طاعت اور عبادت جناب سید عالم کی نہایت بڑی تھی اور بدرجت
کے تھی اور فی الحقیقت جو اللہ تعالے کو زیادہ پہچانتا ہی زیادہ ڈرتا ہے اور زیادہ عبادت کرتا ہی
اللہ تعالے خود فرماتا ہی ڈرتے ہین اللہ تعالے سے اوسکے بندے نہین جو علما ہین بخاری شریف
مین ہی کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر
تم جانو وہ جو مین جانتا ہون بہت کم ہنسو تم اور بہت گریہ کرو اور روایت ترمذی کی ہین اسقدر
زیادہ ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہون مین وہ جو تم نہین دیکھتے ہوا اور
سنتا ہون مین وہ جو تم نہین سنتے ہو اور فرمایا آواز کرتا ہی آسمان اور سزاوار ہی اوسکو کہ آواز کرے نہین ہے
آسمان مین چار انگل جگہ مگر یہ کہ رکھی ہی فرشتہ اپنی پیشانی کو سجدہ کرتا ہی پروردگار کو اور دوسری روایت مین
ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی اگر جانو تم اوس چیز کو جسکو مین جانتا ہون کم ہنسو

اور سست رہو اور لذت نہ لو ساتھ عورتوں کے اپنی بچھونوں پر اور آؤ تم زمین پر اور بلندیوں پر
اور راہوں پر اور فریاد کرو اور گریہ کرو خدا کی طرف اور بلند کرو اپنی آوازوں کو دعا میں
یعنے میں بسبب قوت اور صبر کے تحمل اوسکا کرتا ہوں اور اس بار کو اوٹھاتا ہوں اگر تم جان لو
تو اوٹھا نہ سکو کہا ابوذر نے رضی اللہ عنہ کہ راوی اس حدیث کے ہیں ہر آئینہ دوست رکھتا ہوں میں
کہ ایک درخت ہوتا میں جو کاٹا جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کیا دیکھتے ہیں
آپ یا رسول اللہ فرمایا دیکھتا ہوں میں بہشت کو اور دوزخ کو اور ایک حدیث میں ہے
کہ کھڑے ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں اسقدر کہ سوج گئے حضور کے پائے مبارک
صحابہ نے عرض کیا یہ سب تکلیف اور محنت آپ کیوں کرتے ہیں اللہ تعالے فرماتا ہے آپ سے
لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنے آپکے اگلے اور پچھلے ذنب کل بخشدیے ہیں حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا بندہ شکر کرنیوالا نہوں ذنب کے معنی میں علما کے
قول مختلف ہیں اسواسطے کہ نبی کریم معصوم تھے اور گناہوں سے پاک تھے اللہ تعالے آپکی عصمت
خود ظاہر کرتا ہے فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس اللہ تعالے نگاہ رکھتا ہے آپکو یعنے
معصوم کیا ہے انسانوں میں سے اور نفی گناہ کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے
قرآن مجید میں فرماتا ہے ما ضل صاحبکم وما غوی یعنے نہیں گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور
سورۂ نجم میں فرماتا ہے وما ینطق عن الھوی کلام نہیں کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنی خواہش سے نہیں ہے وہ کلام حضرت کا مگر وحی جو کی گئی ہے آپکی طرف پس جسکی
یہ شان ہے کہ کلام بھی بغیر وحی کے اوسنے نہیں کیا اضافت ذنب کی بمعنی گناہ کے
اوسکی طرف کیونکر ہوگی جو ذنب کے معنی گناہ کے قرار دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لفظ
امتک سیاق سے محذوف ہے یعنے امت کے گناہ اور بعضے علما نے ذنب کی معنی متعلق کی ہیں

حاصل سب کا ایک ہی کہ اللہ تعالے نے آپکی امت کی اور آپکے اگلے پچھلے متعلقین کے گناہ بخشدیے
الغرض صحابہ نے اسواسطے اس آیہ شریفہ کو پیش کیا کہ آپکی امت اور آپکی متعلقین بخشدیے
گئے ہیں آپ کیوں اسقدر مشقت عبادت میں فرماتے ہیں حضور نے ایکے اللہ رحمت کا ارشاد فرمایا
کہ میں اللہ کا بندہ شکر کرنیوالا نہوں یعنے یہ عبادت واسطے ادای شکر نعمت کے ہی اسواسطے
کہ جزاے شکر اللہ تعالے نے یہ فرمائی ہی کہ اگر تم شکر کروگے تو بھر البتہ ہم تم پر نعمت کو زیادہ کرینگے
غرض اس عبادت سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ امت پر زیادتی نعمت کی ہو.
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا ہی کہ تھا میں حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات کو پس بیدار ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسواک کی اور
وضو کیا اور نماز کو کھڑے ہوے میں بھی حضرت کے ساتھ کھڑا ہوا پس شروع کیا آپنے سورہ بقر کو پس جس آیہ رحمت پر حضور
پہونچتے تھے توقف کرتے تھے اور اللہ تعالی سے رحمت مانگتے تھے اور جس آیہ عذاب پر پہونچتے تھے توقف فرماتے تھے اور پناہ مانگتے
تھے اللہ تعالے سے اوسکے عذاب سے پس رکوع کیا آپنے بقدر قیام کے اور کہا سُبْحَانَ
ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْکِبْرِیَاۗءِ پھر اوٹھایا سر کو رکوع سے اور کھڑے ہوے مثل اوسکے
اور کہا وہی بعدہ سجدہ کیا اور کہا مثل اوسکے اور بیٹھے درمیان دونوں سجدوں کے مثل اوسکے
اور کہا مانند اوسکے اور پڑہا سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ کو اور ہند ابن ابی ہالہ نے
کہا ہی کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پے درپے آتے تھی آپ پر غم اور ہمیشہ پہونچتے تھے آپکو ملال اور
اندوہ اور نتھی آپکو آسائش اور فرمایا ہے نبی کریم نے کہ میں اللہ تعالے سے مغفرت مانگتا ہوں
ایکدن میں ستّر مرتبہ اور ایک روایت میں ہی کہ سو مرتبہ اور یہ سبب غم اور محنت اور ملال اور
استغفار حضور کا اپنی امت کیواسطے تھا نظاہر واللہ اعلم اور صحیح بخاری میں عطا سے
ایک حدیث نقل کی ہے کہ جامع ہی اکثر اخلاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا ہی عطا نے

اور وصف کیے گئی ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انہین بعضے صفات کے ساتھ وہ صفات کہ اللہ کے
کلام مین مذکور ہین اور وہ یہ ہین یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ
آگاہ ہو اے پیغمبر ہمارے تحقیق بھیجا ہمنے تمکو گواہ اوپر اوس کتاب کے کہ بھیجا ہی ہمنے تمکو اوپر اوسکی ساتھ
تصدیق اور تکذیب اور نجات اور ضلال اونلوگونکے یعنے اسبات کی آپ گواہ ہین کہ کون اس کتاب کی
تصدیق کرتا ہی اور کون تکذیب کرتا ہے اور خوشخبری دینے والا مطیعین کو اور ڈرانیوالا گنہگارونکو اور پناہ خاص کر
بے پڑہون کو مراد امیون سے اہل عرب ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونمین پیدا ہوے ہین
اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ تو خاص بندہ میرا ہے کہ حقیقت اس مقام کی اور کمال اس مرتبہ کا
سوے تیرے دوسرے کو میسر اور نہین ہے اور رسول بھیجا ہوا میرا ہی تمام خلق کیطرف سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ
نام تیرا رکھا مین نے توکل کرنیوالا اسواسطے کہ کل اپنے کامونکو تونے میرے سپرد کیا ہے اور
متعلق اپنے حول اور قوت سے باہر نکل آیا ہے تو سب کامون مین تیرا متولی ہون لَیْسَ
بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ اور تو ایسا بندہ ہی کہ نہین ہے درشت خو اور سخت گو وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ
اور نہ آواز بلند کرنیوالا ہی بازار مین قید بازار کی اتفاقی ہے کہ اکثر وہان آوازین بلند
ہوتی ہین اور حقیقت مین مراد اس سے اجتناب ہی بازار مین آنیسے اسواسطے کہ وہ جگہہ دنیا
اور دنیا کے کاروبار کی ہے اور بے ضرورت وہان جانا لائق حال اہل آخرت نہین ہے
وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّئَةِ اور ایسا بندہ ہی کہ دور نہین کرتا ہے بدی کو ساتھ بدی کے
یعنے بدلا بدی کا نہین دیتا ہے اگرچہ یہ امر شریعت مین درست ہی مگر اندازے سے باہر نہو و
لٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ و لیکن درگذر کرتا ہے اور بخشتا ہی بلکہ احسان کرتا ہے وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ
حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ اور نہین مارے گا اوسکو اللہ تعالے یہانتک کہ راست کر دیگا بسبب
اوس بندے کے تیری ہی امت کو بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ساتھ اسکے کہ کہین وہ لوگ

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یعنے راست ہونا اونکا یہ کلمہ کہنے سی ہے ویفتح بہ عینا عمیا
اور کہولیگا اور بینا کریگا ساتھ اوسی بندی کے اندہی آنکہون کو واذانا صما وقلوبا غلفا اور
بہرے کانون کو اور اون دلونکو کہ جنکو غبل کا پردہ چہپالے ہو اور بعضے طریقونمین اس حدیث
کے یہ زیادہ آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اسدّدہ لکل جمیل درست کرتا ہونمین اوس پیغمبر کو
ساتھ خوبی کے واھب لہ کل خلق کریم اور بخشتا ہونمین اوسکو ہر ایک نعت نیک واجعل السکینۃ لباسہ
اور آہستگی اوسکی گہیری ہے اور کرتا ہونمین نیکی کو علامت اوسکی مانند جامہ دردکی کہ ساتھ بالون
کے چمٹ جاوے والتقوی ضمیرہ اور کرتا ہونمین پرہیزگاری کو ضمیر اوسکا ضمیر کہتے ہین اوسکو
جو دلمین پوشیدہ ہو والحکمۃ معقولہ اور کرتا ہونمین حکمۃ کو معقول اوسکا حکمت کہتے ہین احوال
اشیا جاننیکو جیسا کہ نفس الامر مین ہی اور راست گفتاری اور راست کرداری کو بھی کہتے ہین
والصدق والوفاء طبیعتہ اور کرتا ہون سچائی اور عہد پورا کرنیکو طبیعت اوسکی والعفو والمعروف
خلقہ اور کرتا ہون مین عفو اور نیکی کو خو اوسکی والعدل سیرتہ والحق شریعتہ والھدی امامہ
والاسلام ملتہ اور کرتا ہونمین عدل کو سیرت اوسکی اور حق کو شریعت اوسکی اور
ہدایت کو پیشوا اوسکا اور اسلام کو دین اوسکا واحمد اسمہ اور احمد نام اوسکا محمد اور احمد دونون
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام ہین واھدی بہ بعد الضلالۃ اور راہ راست دکہاتا ہون
بسبب اوسکے بعد ضلالت کے خلق کو واعلم بہ بعد الجہالۃ اور دانا کرتا ہونمین بسبب اوسکی بعد
نادانی کے خلق کو وارفع بہ بعد الخمالۃ اور بلند کرتا ہونمین بسبب اوسکی خلق کو بعد
اونکے گر پڑنیکے واسمی بہ بعد النکرۃ اور بلندی پر پہونچاتا ہونمین اور شناسا کرتا ہون بسبب
اوسکے لوگونکو بعد جہل اور ناشناسائیکے واکثر بہ بعد القلۃ اور زیادہ کرتا ہون اونکو بسبب
اوس نبی کے بعد کمی کے واغنی بہ بعد العیلۃ اور غنی اور بے نیاز کرتا ہونمین بسبب اوسکے

لوگون کو بعد فقر اور محتاجی کے وَاَلَّفَ بِہٖ بَیْنَ قُلُوْبٍ مُخْتَلِفَۃٍ وَاَھْوَاءٍ مُتَشَتِّتَۃٍ وَاُمَمٍ مُتَفَرِّقَۃٍ
اور الفت دلاتا ہون مین بسبب اوس نبی کے درمیان دلون مختلف اور عقلون پراگندہ
اور امتون متفرقہ کے وَاَجْعَلُ اُمَّتَہٗ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور کرتا ہون مین اوسکی امت کو بہترین
امت کہ نکالے گئے ہین واسطے آدمیون کے پس جیسا اس حدیث قدسی مین ارشاد ہوا ویسا ہی
نبی کریم سے وقوع مین آیا اور ظاہر ہوا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور حدیث ہے کہ
فرمایا امام حسن مجتبے علیہ السلام نے کہ پوچھا مین نے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ سے حضور کے
حلیہ مبارک کو اور تھے وہ بہت وصف کرنیوالے حلیہ شریف کے اور مین امید رکھتا تھا
کہ بیان کیا جاوے حلیہ مبارک کچھ تاکہ متعلق ہون ساتھ اوسکی اور تمسک کرون
اوسکے ساتھ کہا ہند ابن ابی ہالہ نے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا الخ
فرمایا ہے امام علیہ السلام نے پس کہا مین نے ہند ابن ابی ہالہ سے یعنی بعد بیان کرنے
حلیہ مبارک کے کہ بیان کرو مجھسے حضرت صلے علیہ وسلم کے کلام کرنے اور سکوت کرنیکی
کیفیت کہا اونہون نے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اندوہناک اور دائم الفکر
اور نہتی اونکو راحت اور آسائش اور کلام نفرماتے تھے بے حاجت کے خاموش زیادہ
رہتے تھے اور شروع کرتے تھے سخن کو اور ختم کرتے تھے اوسکو ساتھ اشداق کے مراد
اس سے یہہ ہی کہ کلام پورا اور کامل دہن مبارک سے نکلتا تہا نہ شکستہ اور ناقص اور
کلام کرتے تھے ساتھ جوامع الکلم کے یعنے مختصر الفاظ مین معنی بہت ہوتے تھے اور کلام کرتے
فاصل اور منفصل کہ نتھا اوسمین نقص اور فضول اور تھے رسول اللہ صلے علیہ وسلم نرم طبیعت
خوش خلق نہ سخت کلام اور تند خو اور تعظیم کرتے تھے نعمت کی اگرچہ کچھ ہوتی اور برا نکہتے تھے
کسی چیز کو اور جب کوئی حق سے تجاوز کرتا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا

کوئی آپکی ... تاب نلا سکتا تھا یہانتک کہ آپ انتقام لیتے تھے اوس سے اور انتقام نہ لیتے تھے
اپنے نفس ... کی حق کیواسطے کہ متعلق ساتھ دنیا کے ہوتا اور اگر اشارہ کرتے تھے کسی چیز کی طرف
پوری کف دست سے کرتے تھے یعنے نہ تنہا اونگلی سے اور جب تعجب کرتے تھے پھیرتے تھے کف دست کو
یعنے اوسکو ... سے سبب پیرتہ مخلوق ہی یا اوس وضع سی کہ جسپر اوسوقت ہوتے تھے اور جب کلام
کرتے تھے ما... تے تھے دہنے ہاتھ کی انگوٹھی کو بائین ہاتھ کی ہتیلی پر کہا ہے شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے اس قول کے تحت مین کہ عادات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب ہوسکتا ہے خدا کی ایسے
پڑ گئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عادت ضرور ہے کہ اسمین کچھ بہید اور نکتہ ہوگا کہ عقل اوسکی
دریافت سے قاصر ہے واللہ اعلم اور جب حضور غصہ کرتے تھے پھیر لیتے تھے منھ کو اور پہلو کو اور جب
خوش ہوتے تھے اور لذت پاتے تھے کسی چیز سے بند ہوجاتی تھین چشمان مبارک اور اکثر ہنسنا
حضور کا تبسم تھا اور ظاہر ہوجاتے تھے تبسم مین دندان شریف صفا اور لطافت کیساتھ فرمایا ہے
امام الائمہ سیدنا امام حسن مجتبے علیہ السلام نے کہ سنا مین نے اس حدیث کو ابن ابی ہالہ سے
پس چہپایا مین نے اسکو امام حسین سے کچھ دنون اور بیان نکیا فورًا اور جب بیان کیا
مین نے اونسے تو پایا مین نے اونکو کہ سبقت کی تھی اونہون نے اسکی سماعت مین مجہسے اور
پوچھا تھا اپنے باپ سے یعنے حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی زیادہ اس سے
یعنے حضور کے گہر مین داخل ہونیکا اور باہر نکلنے کا اور مجلس شریف اور شکل مبارک کا حال بھی
پوچھا تھا اور نہ چہوڑا اونہون نے کسی چیز کو پس کہا سیدنا امام حسین علیہ السلام نے کہ پوچھا مین
نے اپنے باپ سے حال مدخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنے جب حضور گہر مین تشریف
لاتے تھے کیا کام کرتے تھے فرمایا جناب ولایت مآب نے کہ جب آپ گہر مین تشریف لاتے تھے
اور قیام کرتے تھے وقت کو تین حصہ کرتے تھے ایک حصہ مین اللہ تعالے کی عبادت کرتے تھے

اگرچہ رسول کریم ہر وقت اور ہر حال مین عبادت مین رہتے تھے مراد یہان خالص عبادت ہے کہ
اوسمین مداخلت حق اہل اور حق خلق اور حق نفس کے نہوتے تھے اور ایک حصہ اہل وعیال کی
اور اونکے ادائے حق کیواسطے مقرر تھا اور ایک حصہ اپنی نفس نفیس اور اوسکے ادای حق کیواسطے
تھا یعنے اس حصہ مین استراحت فرماتے تھے اور سوتے تھے اور مثل اسکی اور حوائج بھی کرتے تھے
اور اپنے حصہ کو تقسیم کرتے اپنے اور آدمیونکے درمیان مین اور شریک کرتے تھے لوگونکو اپنے حصہ
مین پس عرض کرتی تھی خواص صحابہ حضور جناب رسالت مین عوام کی حاجتونکو اور پہونچاتی تھی وہی خواص
صحابہ مجلس شریف کے فائدونکو عوام کیطرف یعنے اول بلا واسطہ فائدہ خاص کو پہنچتے تھے اور دوبارہ اونکے واسطے
اونکے عوام کو پہونچتے تھے اور روکتے نہتے اونکا ذکر کہتے تھے آدمیونسے کسی چیز کو فوائد اور منافع سے یعنے جو کچھ اونکے حال
اور استعداد کی مناسب سمجھتا تھا اونکو بتلا دیتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت شریف اور عادت
کریمہ سے تہا بخشش اور اختیار کرنا اہل فضل اور علم اور صلاح اور شرف کو ساتھ اذن کے
یعنے اذن دیتے تھے ایسے آدمیونکو اندر آنیکا اور حضور مجلس شریف مین مخصوص ہونیکا اور تقسیم
کرتے تھے بقدر اونکے فضل اور مرتبہ کے دین مین یعنے جو شخص دین مین مخصوص اور ممتاز ہوتا
تھا اوسکو حصہ بھی حضور کی عنایت اور رعایت سے زیادہ ہوتا تھا اور مشغول رہتے تھے آدمیونکی
قضائے حاجت اور صحابہ کے حصول مقاصد کیطرف اور مشغول رکھتے تھے اونکو ایسے کام مین
کہ جسمین اونکے حال کی اصلاح ہوتی تھی اور حکم فرماتے تھے اونکو اپنے سے سوال کرنیکا اور
اوس چیز سے خبر دینے کا جو چاہیے اونکو سزاوار ہے اور فرماتے تھے جو حاضر ہے اوسکو چاہیے
کہ جو کچھ سنے اوسکو پہونچا دیوے اوس شخص کو جو غائب ہے اور فرماتے تھے پہونچاؤ تم مجھکو حاجت
اوس شخص کی جو خود نہین پہونچا سکتا ہے اپنی حاجت کو اور ذکر کیا نجاتا تھا حضرت کی مجلس
مین مگر وہ کہ اوسکی احتیاج ہے دنیا اور دین مین اور وہ چیز کہ اصلاح کیجاوے دین ساتھ اوسکی حاجتین

اور بند کو رہتا تھا حضور کی بزم شریف مین وہ جو لایعنی ہی اور بیفائدہ ہے اور آتے تھے آپکی
حضور مین طلب کرینوالے علم اور خبر کے اور پاتے تھی اپنا نصیب اوس سے اور باہر آتے تھے
مجلس شریف سے راہ دکہانیوالے اور پر خیر کے بسبب اوس علم اور ادب کی کہ حاصل ہوتا تھا
اونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہی حضرت امام الائمہ سید الشہدا امام حسین علیہ السلام
نے پس سوال کیا مین نے اپنے باپ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخرج سے یعنے جب حضور
باہر تشریف لاتے تھے اور صحابہ کے ساتھ بیٹھتے تھے کیا کرتے تھی فرمایا جناب مرتضوی
رضی اللہ تعالے عنہ نے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْزِنُ لِسَانَہٗ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ
تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ بند رکہتے تھے اپنی زبان معجز بیان کو مگر بیچ ایسی چیز
اور ایسے کلام کے کہ فائدہ رکہتا تھا اور نفع دیتا تھا یعنے کلام بیفائدہ نفرماتے تھی حدیث مین
لفظ یخزن کے وارد ہے اسکے معنی ہین خزانہ رکہنے کے یہ اشارہ اسکا ہی کہ زبان شریف
حضور کی گویا کُنجی تھی خزانۂ دل اقدس کی کہ حقائق اور معارف سے بہرا ہوا تھا جس مین امت کا
نفع تھا اوسکو کہول دیتے تھے ورنہ دروازہ بند رکہتے تھے اور تالیف کرتے تھے اونکی قلبونکو
پلٹ جانیسے اور احسان اور عطا بہت فرماتے تھی ضعیف ایمان والون پر جو مولفۃ القلوب
کہلاتے ہین اور بزرگ اور گرامی رکہتے تھے ہر قوم کے بزرگون کو اور اونکو اونکی قوم کا
والی کرتے تھے اور پرہیز کرتے تھی آدمیونسے اور پاس رکہتے تھے اپنے کو اونسے اور
بچاتے تھے اپنی نفس کو اعدا سے تاکہ نقصان نہ پہونچاوین اور یہ امر واسطے رعایت حکمت
اور تعلیم امت کے تھا اور درحقیقت یہ کنایہ ہے رعب کی نگاہ رکہنے سے اور خلق کے
ساتھ بہت نملنے سے تاکہ وہ ڈرتے رہین اور بیباک نہو جاوین اور باوجود حذر اور نگاہ
رکہنے کے الجہتے نتہے کسی شخص سے اور تفقد کرتے تھے اور باز پرس کرتے تھے صحابہ کے

اور پوچھتے تھے آدمیون سے حال ایک دوسرے کا تاکہ جو شخص نیک ہو اوسکی تحسین کرین اور اوسکے ساتھہ نیکی کرین اور اوسکی تائید کرین اور اگر نیک نہو اوسکی اصلاح کرین اور ممانعت کرین اوسکو برے کام سے اور عادت شریف حضور کی ایسی تھی کہ تحسین کرتے تھے اچھے کو اور تقبیح کرتے تھے برے کو اور خوار رکھتے تھے اوسکو جس کسی سے واقع ہوئی یعنی برائی اور مبالات نکرتے تھے اوسکے فاعل سے اور باک نرکھتے تھے اوس سے اگرچہ بڑے مرتبہ والا ہو ظاہر مین اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معتدل الامر ہر چیز مین یعنے سب افعال اور اوضاع آپکے معتدل اور برابر تھے زیادتی اور کمی نتھی اور غافل نرہتے تھے تعلیم اور تادیب اور تہذیب امت سے اور ہمیشہ اونکے کامونکی سیاست اور تدبیر مین رہتے تھے اس ڈر سے کہ وہ غافل نہوجاوین اور خدا کے کام سے باز نرہین اور التزام نکرتے تھے کسی عبادت شاقہ کا اس خوف سے کہ ایسا نہو امت پر فرض ہوجاوے اور ہر حال مین اور ہر کام مین حضور طیار اور آمادہ رہتے تھے اور مثل جنگ کے ہتیار ونکے اور آلات حرب کے اور جو شے کہ واقع ہوتی تھی امور مصالح سے وہ طیار رکھتے تھے اور تقصیر نکرتے تھے حقمین اور تجاوز نکرتے تھے اوس سے اور ہمیشہ حق کے قائم کرنے اور ثابت کرنیمین مشغول رہتے تھے اور مقرب سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخیار اور ابرار تھے اور فاضل تر اور مقرب تر حضرت کے نزدیک وہ شخص تھا کہ جو خلق کا نصیحت کرنیوالا اور خیر خواہ زیادہ تھا اور فرمایا ہے حضرت امام علیہ السلام نے پس پوچھا مین نے اپنے باپ سے حال حضور کی مجلس شریف کا اور آداب اور اوضاع حضرت کے آدمیونکی ہمنشینی کرنیمین کیا تھے فرمایا جناب ولایت مآب نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ بیٹھتے تھے نہ اوٹھتے تھے مگر اوپر ذکر خدا کے یعنے ہر نشست اور برخاست مین ہمیشہ اللہ تعالے کا ذکر کرتے تھے اور جب مجلسمین تشریف لاتے تھے جہان پہونچتے تھے وہین بیٹھ جاتے تھے اور ارادہ بالانشینی کا نکرتے تھے اور کوئی جگہ اپنے بیٹھنے کیواسطے تعین نکرتے تھے

اور امت کو بھی یہی حکم دیتے تھے اور منع کرتے تھے بالانشینی کا قصد کرنے سے اور دیتے تھے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سب اپنے اہل مجلس کو حصہ اپنے عنایت اور توجہ اور التفات سے گمان نکرتا تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی آپکا ہمنشین کہ کوئی اور گرامی تر ہے حضرت کے نزدیک مجھسے
اور ہر شخص پر بقدر اوسکے حال اور قابلیت کی عنایت کرتے تھے کہ وہ راضی ہو جاتا تھا اور
خوش ہو کر پلٹتا تھا اور جو شخص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھتا تھا یا حاجت آپکے
پاس لاتا تھا تو آپ صبر کرتے تھے اوسپر جبتک وہ شخص خود نہ ٹہرتا تھا یعنے بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبتک وہ شخص خود نہ اوٹھ جاتا تھا اور جو کوئی آپسے سوال کرتا تھا یا کچھ
حاجت پیش کرتا تھا تو آپ اوسکی حاجت کو رد نکرتے تھے اور اگر بالفرض کچھ اوسوقت حاضر نہوتا
تھا تو حضور اچھی باتین اور دلجوئی کرکے اوسکو پھیرتے تھے اور پر کردیا آدمیونکو حضور کی خوش خلقی
نے اور آپ سبکو بجائے باپ کے ہو گئے تھے اور سب لوگ حضور کے نزدیک حق مین برابر تھے
کسیکے حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فروگذاشت نکرتے تھے اور تھی مجلس شریف جناب سرور عالم
کی مجلس علم اور حلم اور صبر اور امانت کی بلند نکی جاتی تھین اوسمین آوازین اور ذکر نکیا
جاتا تھا مجلس شریف مین حرام اور کلام ناشائستہ اور کھوئے نجاتے تھے اور پھیلا کے نجاتے تھے
ذلات مجلس کے یعنے بالفرض اگر کسی سے کوئی امر برا اور ناشائستہ بشریت کا وقوع مین آجاتا تھا
تو حضور کے صحبت والے اوسکو چھپاتے تھے اور پھیلاتے نتھے اور سب اہل مجلس حضور کو اعتدال
اور برابر اور باہم موافق تھے اور فضل ایک کا دوسرے پر اونمین بسبب تقوی کے تھا جو کوئی
متقی زیادہ تھا وہ فاضل تر تھا اور آپسمین ایک دوسرے سے تواضع کرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے
بڑونکی اور رحم کرتے تھے چھوٹون پر اور دیتے تھے محتاجون کو اور رعایت کرتے تھے غریبونکی
ختم ہوئی حدیث اہل بیت رسالت سبحان اللہ کیا فیض صحبت تھا جناب سید عالم کا کہ حضور کے پاس

اور صحبت ایسے اخلاق پسندیدہ اور صفات حمیدہ کے ساتھ متصف تھے اہل انصاف کے نزدیک
جناب رسالت کے یارونکی عظمت اور فضل کے ثبوت کو فقط یہی ایک حدیث شریف کافی ہے
کہ روایت کیا ہی اسکو امامین ہمامین سبطین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حسنین علیہما السلام
نے جناب سید الاولیا سیدنا علی مرتضی سے کرم اللہ تعالے وجہہ اور کیونکہ نہو نے یاران رسول اللہ
متصف ساتھ صفات کمالیہ کے اسواسطے کہ جناب سید الانبیا کے جلیس اور ندیم تھے اور معلم
اور موؤب اونکے جناب رسالت پناہ تھے کہ جنکا معلم خود اللہ تعالے جلشانہ ہی اور موؤب اونکا
قرآن مجید ہے اور یزکیکم اللہ تعالے نے خود اونکی شانمین فرمایا ہی یعنے امت سی کہا ہے
کہ وہ رسول ایسا ہی کہ تمکو پاک کرتا ہے اوصاف ذمیمہ اور اخلاق ناپسندیدہ سی پس نہ ہا شک
اور شبہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنیمین اور خادمان جناب نبوت کے پاک ہونیمین
اور قدیم سے سنت الہی اپنے حبیب کے ساتھ یہ قائم ہے کہ جسکو توسل ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے اللہ تعالے نے اوسکو فضل دیا اور عظمت عنایت کی اوسکے ہمجنسون پر چنانچہ جب اللہ تعالے کو
پیدا کرنا خلق کا منظور ہوا اور نور محمدی کو متعین فرمایا اور تمام عالم کو اوسی نور سے خلق کیا اور
پھر ظاہر کرنا اوس سید موجودات کا اہل زمین پر چاہا آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنا کر حامل نور محمدی
کیا اور بسبب حاملیت نور جناب نبوت کے آدم علیہ السلام کو یہ فضل دیا خلق مین کہ اپنا خلیفہ
کیا اور ملائکہ جنکی خلقت نور سی ہے اور مقدس ہین اونکو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو اونہون نے سجدہ
کیا پس آدم علیہ السلام مسجود الیہ ہوئے ملائکہ کی یہ شرف اور عظمت حاصل ہوئی آدم کو اوس نور
شریف کے توسل سی اور پھر اوس نور اولاد آدم مین بترتیب آبائی محمدی انتقال فرمایا حضرت کے تعلق قدم سی تمام
نوع انسانی کو اللہ تعالی نے برگزیدہ کر لیا اور تمام خلق پر اس نوع کو گرامی کیا چنانچہ خود فرمایا ہی وَلَقَدْ
كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ بزرگ کیا ہمنے اولاد آدم کو لکھا ہی اہل عقائد نے کہ بنی آدم فضل رکھتے ہین تمام خلق پر

یہانتک کہ ملائکہ پر بھی اور تصریح کردی ہے کہ خواص انسان خواص ملائکہ سے افضل ہین اور
عوام انسان عوام ملائکہ سے کفار البتہ اس فضل سے محروم ہین بسبب کفر کے چنانچہ اللہ تعالے
قرآن مجید مین فرماتا ہی وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے
طور سینین کی اور قسم ہے اس شہر امانت والی کی بعضے مفسرین فرماتے ہین کہ انجیر سے مراد ہے
یہان چشمان حضرت نبوت اور زیتون سے قامت زیبائے جناب رسالت اور طور سے سینۂ اقدس
کہ مہبط انوار الٰہی ہی اور یہ کمال شان محبوبیت آنحضرت ہی کہ اللہ تعالے آپکی آنکھون کی اور قامت زیبا
کی اور سینۂ اقدس کی قسم کہاتا ہے اور اگر وہی الفاظ جو عبارت مین مذکور ہین مراد لین تو بھی
حضور کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ فرمایا ہی علمانے کہ درخت انجیر اور درخت زیتون نے
حضرت آدم علیہ السلام کو جب صورت عتابیہ مین مبتلا ہوے تھے ستر چھپانیکو اپنی پتی دی تہی
چونکہ حامل نور محمدی کی تعظیم اور خدمت گذاری ایک قسم کی اندونون درختون سے وقوع مین آئی تھی
اتنی مناسبت جو اونکو حضرت سید عالم کے ساتھ ہوئی اللہ تعالے نے اونکو یہ فضل دیا کہ اونکی
قسم کہائی اور بلد امین کی قسم کہانے مین تو فضل اور عظمت جناب رسالت کھلی ہوئی ہی چونکہ
وہ شہر مولد جناب نبوت ہے اور تریپن برس وہ زمین قرارگاہ جناب رسالت رہی ہے
اسوجہ سے اللہ تعالے نے اوسکی قسم کہائی ہے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت فاروق نے عرض کیا
جناب سرور عالم سے کہ آپ ایسے اللہ کے محبوب ہین کہ اللہ تعالے قسم کہاتا ہی آپکی خاکپا کی
فرماتا ہی لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے مکہ معظمہ کی
قسم فقط اسیوجہ سے کہائی ہے کہ وہ بلد محبوب ہے خیال کرنیکا مقام ہے کہ کسقدر اللہ کو توجہ اور
التفات ہے رسول کریم کے متوسلین اور منتسبین کیجانب الغرض بعد قسم کے اللہ تعالے نے فرمایا ہے

البتہ پیدا کیا ہمین نے انسان کو بہت اچھی اندازہ پر پہر گرا دیا اوسکو بہت نیچے سب نیچونکے یعنے تھے وہ ازروے خلقت کے اچھی مگر جب اونہون نے کفر کیا تو سبب اوسکے سب نیچونسے نیچے کر دیا مراد یہ ہے کہ فضل بشری اونکا صلب کر دیا گیا اور وہ جانورون سے بھی بدتر کر دیے گئے جیسا کہ دوسری جگہ قرآن مجید مین فرماتا ہے کفار کی نسبت مین کہ وہ مثل چوپاؤن کے ہین بلکہ اونسے بھی بدتر ہین وہ بدتری اونکی بسبب کفر اور شرک کے ہے فضل نوع انسانی مین اوس سے نقصان نہین اتا ہے اور جسطرح کہ اللہ تعالے نے تمام خلق مین بسبب تعلق جناب نبوت کے نوع انسان کو مکرم کیا ہے اسیطرح اولاد آدم مین اجداد محمدی کو اونکی عصر کی انسانون مین بسبب اوس نور کی حاملیت کے فضل دیا ہے چنانچہ شیث علیہ السلام باوجودیکہ اولاد آدم مین سب بھائیونسے عمر مین چھوٹے تھے حاملیت نور شریف نے اونکو سب سے بڑا کر دیا بعد آدم کے وہی قائم مقام آدم کے ہوے اور مرتبہ نبوت پایا حضرت ادریس علیہ السلام کہ حاملان نور محمدی سے ہین انکو یہ مرتبہ دیا کہ زندہ آسمان پر گئے اور جنت مین پہونچے اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا نوح علیہ السلام بھی حامل نور محمدی ہین انکو یہ فضل دیا کہ تمام روے زمین کے کفار کو اونکی بددعا سے ایک مرتبہ طوفان بھیجکر برباد کر دیا اور جو اون پر ایمان لائے تھے اور اونکے ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے اونکو سبکو حضرت نوح کی برکت سے اوس طوفان عظیم سے بچا لیا اور ابراہیم علیہ السلام پر اوس نور کی برکت سے آتش نمرود کو گلزار کر دیا اور مرتبہ خلت اونکو مرحمت کیا اور اسمعیل علیہ السلام اور اونکی والدہ حضرت ہاجرہ کی فیض قدوم سے مکہ معظمہ کو آباد کیا اور بیت اللہ وہان بنوایا اور چشمہ زمزم کو وہان جاری کیا جو تمام دنیا کے چشمون پر فضل رکھتا ہے اور صفا اور مروہ کو کہ دو پہاڑ ہین مکہ مین عظمت اونکی تحت قدم آنانکے سے عنایت کی کہ قرآن مجید مین خود اونکو شعائر اللہ فرمایا ہے تفصیل اسکی کتب سیر مین مذکور ہے

بیان نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علیہ السلام

ذکر ولادت اسمعیل علیہ السلام

کہ جب حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوے نور محمدی اونکی پیشانی پر چمکتا تھا
حضرت سارہ کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی زوجہ تھین اونکو رشک آیا اسوجہ سے کہ اونکے لڑکا
کوئی نتھا اور اونکو طمع اس امر کی تھی کہ اونکے لڑکا پیدا ہو اور نور محمدی اوسکے سپرد ہو جب
نور محمدی حضرت اسمعیل مین دیکھا اوسے تحمل نہو سکا ہر وقت ملول رہتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام
جناب احدیت سے مامور تھے کہ اسمعیل اور ہاجرہ کے مقدمہ مین جو سارہ کی مرضی ہو وہ کرین
آخر کار نوبت یہ پہونچی کہ ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل اور ہاجرہ کو ہمراہ لیا اور اوس جگہ
جہان اب حرم مکہ ہے پہونچا دیا اور وہان اوس زمانہ مین نہ عمارت تھی نہ زراعت تھی نہ آبادی
تھی اور نہ پانی تھا اور اسواسطے وہان لیگئے کہ حضرت سارہ کی مرضی یہی تھی کہ ایسی جگہ پر اونکو جاکر
چھوڑ آوین اور در حقیقت یہ ابتلا تھی حضرت خلیل اللہ کو اللہ کی طرف سے جو عشاق کو ہوا کرتی
ہے ابراہیم علیہ السلام چونکہ راضی برضا تھے حضرت اسمعیل اور اونکی والدہ کو وہان پہونچا کر
اور ایک تھیلی بھر خرمے اور ایک مشک پانی اونکو دیکر خود وہانسے وطن کو پلٹے بی بی ہاجرہ نے
چند بار حضرت خلیل اللہ سے کہا کہ مجھکو اس حال مین چھوڑ کر کیون چلے جاتے ہو ابراہیم علیہ السلام نے
جواب نہ دیا اور اونکی طرف التفات نکیا اسوجہ سے کہ اسیکے مامور تھے آخر کار ہاجرہ نے پوچھا کہ کیا
اللہ تعالے نے تمکو حکم کیا ہے کہ ہمارے ساتھ یہ معاملہ کرو اوسوقت خلیل اللہ نے فرمایا ہان
حضرت ہاجرہ نے جب یہ سنا راضی ہوگئین اور کہا میرا خدا مجھکو ضائع نکریگا جبتک وہ پانی
اور خرمے رہے حضرت ہاجرہ اوسکو کھاتی تھین اور فرزند کو دودہ پلاتی تھین جب
خرما اور پانی ہوگیا شدت پیاس سے یہ نوبت پہونچی کہ حضرت اسمعیل خاک پر تڑپتے تھے حضرت
ہاجرہ کو تحمل نہو سکا کہ فرزند کو اس حال مین دیکھین اوٹھکر کوہ صفا کیطرف گئین اور نظر بھر
وہان ٹھہرین اور ہر طرف دیکھا کہ کوئی فریادرس ہے کسیکو نپایا بعد کوہ صفا سے اتر کر دوڑین

یہانتک کہ اوس میدان کو طے کرکے کوہ مروہ پر کہڑی ہوئین اور میدانکی طرف دیکہا کہ شاید
کوئی فریادرس پیدا ہو کسیکو نپایا ساتہہ مرتبہ اسی طرح پر آپ دوڑین اللہ تعالے کو
حضرت ہاجرہ جدہ جناب رسالتمآب کا فعل ایسا مقبول ہوا اور پسند آیا کہ مناسک حج مین اسکو
جاری رکہا اور لکہا ہی حضرت ہاجرہ ہر بار اسمعیل کو آکر دیکہہ لیتی تہین آخر بار اونکو قریب
بہ ہلاکت پایا اور اس مرتبہ جب مروہ پر پہونچین ایک آواز سنی اور کہا اوس آواز دینیوالے سے کہا کہ آواز
تیری سنی مین نے اگر فریادرس ہے تو میری فریادرسی کر اور وہ آواز حضرت جبرئیل کی تہی
وہ اسمعیل کے پاس مقام زمزم پر کہڑے تہے جبرئیل نے اونکو جواب مین پوچہا کون ہے تو
حضرت ہاجرہ نے کہا مین ہون ہاجرہ ابراہیم کی ام ولد جبرئیل نے کہا اونہوں تمکو تنہا یہان
کس پر چہوڑا حضرت ہاجرہ نے کہا خدا پہ جبرئیل نے کہا ایسے پر تمکو چہوڑ گیا ہی کہ وہ کافی ہے تمکو
پس جبرئیل علیہ السلام نے اپنی پیر کی ایڑی سے یا اپنے پیر سے زمین کو کہودا اور وہان سے
ایک چشمہ جاری ہوا ہاجرہ جب اسمعیل کے پاس آئین دیکہا کہ ایک چشمہ اوسکے سامنے روان ہے
حضرت ہاجرہ ڈرین کہ ایسا نہو پانی بہ جاوے اور اوسکے گرد اونہون نے ایک تہالہ باندہ دیا
اور مشک مین پانی بہرنے لگین جبرئیل علیہ السلام نے اونکی تسکین کی اور کہا کہ ڈرو نہین یہ چشمہ
وہ ہی جو جاری رہیگا اور اللہ تعالے اپنے مہمانون کو اس چشمہ سے پانی پلاویگا اور ایک روایت
مین ہے کہ جبرئیل عم نے کہا نہ ڈرو تم اللہ تعالے تمکو ضائع نکریگا یہ مقام بیت اللہ ہے یہ لڑکا
اور اسکا باپ اس گہر کو بنا دینگے پس چاہ زمزم اوسی جگہ ہی جہان حضرت ہاجرہ نے تہالہ باندہ
دیا تہا بی بی ہاجرہ اوس چشمہ کا پانی پیتی تہین اوس سے بہوک اور پیاس دونو کو تسکین ہوتی
تہی چندے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل نے اسطرح گذر کی پہر قبیلہ جرہم کا وہان گذر ہوا
اور بسبب اوس پانی کے اونہون نے وہان سکونت اختیار کی اسمعیل علیہ السلام عزیزی مین

پرورش ہوے یہانتک کہ جوان ہوے اور زبان عرب اونسے سیکھی اور اوسی قبیلہ کی ایک لڑکی کو حضرت اسمعیلؑ نے نکاح کیا اور لڑکی پیدا ہوئی کبھی کبھی ابراہیم علیہ السلام بسبب محبت کے اونکو دیکھنے کو تشریف لاتے تھے حضرت سارہ سے اجازت لیکر اس شرط پر کہ اپنی براق پر سے نہ اوتریں اور نہ اونکے پاس بیٹھیں نقل کرتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام ملک شام مین رہتے تھے صبح کو کھانا حضرت سارہ کے ساتھ کہا کر اپنی براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ مین آتے تھے اور اسی طرح پلٹ جاتے تھے کہ شبکو قیلولہ مکان پر کرتے تھے یہی حال رہا یہانتک کہ آپ مامور ہوے بیت اللہ شریف کی تعمیر کیواسطے اوسوقت آپ حرم مین تشریف لائے اور اسمعیل سے ملے اور کہا کہ اللہ تعالے نے مجھکو ایک کام کا حکم فرمایا ہی تو بھی اوسمین میری اعانت کر اسمعیل علیہ السلام نے کہا آپ خدا کے حکم کی تعمیل کریں مین آپکی فرمان برداری مین حاضر ہون حضرت خلیل اللہ نے کہا کہ مجھکو حکم ہوا ہے کہ ایک گھر اس جگہ پر تعمیر کرون اور اوس سرخ ٹیلہ کیطرف اشارہ کیا جہان ہاجرہ اور اسمعیل کو چھوڑ گئے تھے اور وہ وہ مقام تھا جہان حضرت آدم علیہ السلام کیواسطے عبادتخانہ بنایا گیا تھا اور وقت طوفان نوح کے وہ آسمان پر اوٹھہ گیا تھا حال اسکا ذکر ہو چکا ہی الغرض ابراہیم علیہ السلام جبرئیل کی تعلیم سے اور اسمعیل کی مدد سے بیت اللہ شریف تعمیر کرنے لگے اسمعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام دیوار بناتی تھی جب دیوار بلند ہوئی اور حضرت خلیل اللہؑ اوسکے بنانے مین عاجز ہوے ایک پتھر لائے اور اوسپر کھڑے ہو کر بنانے لگے نشان آپکے قدم کا اوس پتھر پر رہگیا اوسکو مقام ابراہیم کہتے ہین اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیل اللہ کے قدم کی برکت سے اوس پتھر کو یہ فضل عنایت کیا ہی کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے چنانچہ اسی وجہ سے مقام ابراہیم پر نفل پڑھنا سنت ہی جب ابراہیم علیہ السلام خانہ خدا اور اس گھر کو بنا چکے دعا کی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام حجر اسود کی جگہ پر پہونچے اسمعیل سے کہا کہ ایک اچھا پتھر لا
کہ نشان ہو آدمیوں کیواسطے اسمعیل علیہ السلام ایک پتھر لائے حضرت خلیل اللہ نے کہا
اس سے بہتر لا اسمعیل پتھر ڈہونڈنے کو گئے جبل ابو قبیس سے آواز آئی کہ اے ابراہیم ہمارے پاس
تمہاری ایک امانت ہے اسکو لو پس حجر اسود کو ابراہیم علیہ السلام نے لیلیا اور اوسکو مقام پر
رکھدیا جب ابراہیم تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہوے جبرئیل علیہ السلام نے اونکو مناسک حج
تعلیم کیے اول اونکو طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ کے سکہلائے بعد اوسکے اونکو مقام
عرفہ پہ لیگئے اور وقوف وہانکا بتایا پہر مقام جمع میں کہ اوسکو مزدلفہ کہتے ہین ابراہیم علیہ السلام کو
لیگئے اور کہا یہ وہ مقام ہے جہاں حاجی نماز کو جمع کرکے پڑہیں گے پہر ابراہیم اور جبرئیل علیہ السلام
مقام منا مین گئے راہ مین شیطان اونکے سامنے آیا جبرئیل علیہ السلام نے سات کنکریاں اوٹھاکر
ایک ایک کنکری اللہ اکبر کہہ کر اوسکو ماری اسیوجہ سے مناسک حج مین حکم ہے حاجیونکو کہ اوس جگہ پر
کنکریاں مارین اور اللہ تعالے اپنی قدرت سے وہ کنکریاں شیطان تک پہونچا دیتا ہے پہر
ابراہیم علیہ السلام اوس پتھر پر جسے مقام کہتے ہین کہڑے ہوے اور کہا اے لوگون حج خانہ کعبہ کا
تم پہ فرض ہوا اللہ تعالے نے آواز ابراہیم علیہ السلام تمام بنی آدم کو سنادی یہانتک کہ جو لوگ
اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تھے سب نے اوسکو سنا اور اللہ تعالے کے علم مین جن لوگو نکے
مقدر مین قیامت تک حج بیت اللہ کرنا تہا اونہون نے ابراہیم علیہ السلام کے جواب مین کہا لبیک اللھم
لبیک اور وہی لوگ حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے ہین مروی ہے کہ جبتک اسمعیل علیہ السلام
زندہ رہے ولایت خانہ کعبہ اونہین سے متعلق رہی بعد اونکے انتقال کے ثابت بڑے بیٹے اسمعیل علیہ السلام
کے اونکے قائم مقام ہوے اور ولایت خانہ کعبہ اور سرداری قبیلہ جرہم کی اونسے متعلق ہوئی اور
بعد اونکے مضاض ثابت کے نانا متولی کعبہ ہوے اسوجہ سے کہ اولاد اونکی صغیر سن تہی مدت تک

ولایت بیت اللہ قوم جرہم مین رہے اولاد اسمعیل علیہ السلام بلحاظ قرابت اور اونکی حقوق کے
دعوے ولایت کعبہ او نسے نکرتے تھے بعد ایک مدت دراز کے قوم جرہم کے لوگ ظلم کرنے لگے
اور مسافرونکو ستانے لگے اور بیت اللہ شریف کی مال مین خیانت کرنے لگے قبائل عرب سب
اونسے ناراض ہوگئے اولاد اسمعیل علیہ السلام مین سے اولاد بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے
اور لوگونکو متفق کرکے قوم جرہم کو پیغام بھیجا کہ ولایت کعبہ کے ہملوگ مستحق ہین جبتک ہم لوگ
راہ راست پر تھے ہمنے تمہاری حقوق تربیت اور قرابت کی وجہ سے دعوی ولایت کعبہ کا نہین کیا
اب تم ظلم کرتے ہو اور لوگونکو ایذا پہونچاتے ہو یا تو تم اب مکہ سے باہر جاؤ اور ولایت اور حکومت
وہانکی ہمکو دو ورنہ ہمسے اور تمسے مجادلہ ہوگا قوم جرہم مین بسبب اونکی کثرت کے غرور اور
کبر بہت ہو گیا تھا اس بات کیطرف توجہ بھی نکی اور ایک لشکر ترتیب دیکر اولاد بکر کی مقابلہ پر
آئے وہ بھی مقابلہ پر آمادہ ہوے چونکہ نور جناب رسالت پناہ اونمین انتقال کرتا تھا اللہ تعالے
نے اوسکی برکت سے ایک ایسی ہیبت قوم جرہم کے دلونمین ڈالدی کہ وہ ڈر گئے اور سمجھ گئے
کہ ہم انسے مقابلہ مین سرسبز نہونگے اور اونہون نے پناہ مانگی اور اس امر پر بعد گفتگو کی صلح
ہوگئی کہ مکہ معظمہ وہ لوگ اولاد اسمعیل کو دیدین اور خود مع اہل و عیال اور مال اور اسباب کے
نکلجاوین یہ بات قرار پاگئی عمرو بن حارث جو سردار قوم جرہم کا تھا اوسنے بسبب شک کے
حجر اسود کو رکن کعبہ سے اوکھاڑ کر مع دو تو ہلاے غزالان کعبہ اور ہتیار وغیرہ کہ کعبہ شریف
مین تھی چاہ زمزم مین ڈالکر اوسکو پاٹ دیا اور زمین کو برابر کر دیا اور تمام جرہم مکہ سے نکلکر
یمن مین آباد ہوے اور بعضی روایت کرتے ہین کہ بسبب ظلم کے اللہ تعالے نے قوم جرہم پر
دیا مسلط کی بعضے اونمین سے ہلاک ہوے اور بعضے وہانسے نکلگئے اوسوقت اولاد اسمعیل علیہ السلام
متولی کعبہ ہوے اور چاہ زمزم شریف اوسوقت سے ناپدید رہا یہانتک کہ عبد المطلب جد امجد جناب

نبوت اہل مکہ پر رئیس ہوئے اور بالہام الٰہی اونہون نے چاہ زمزم کو صاف کیا تفصیلی حال اسکا آئندہ
مذکور ہوگا اور مدح کرتا ہی اللہ تعالےٰ حضرت اسمٰعیل کی قرآن مجید مین اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ
رَسُولًا نَّبِيًّا بالتحقیق وہی اسمٰعیل تھا سچا وعدہ کا اور تھا رسول نبی فرمایا ہی مفسرین نے کہ آپ
جو وعدہ کرتے تھے اوسکو ضرور پورا کرتے تھے اسواسطے اللہ تعالےٰ نے آپکو صادق الوعد فرمایا ہی
اور لقب ہی حضرت اسمٰعیل کا ذبیح اللہ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا ہے اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ مین دو ذبیح کا
بیٹا ہون مراد اس سے اسمٰعیل اور عبداللہ ہین اور قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے قصہ ذبح کا
ارشاد کیا ہی علماء مفسرین اسمین اختلاف کرتے ہین کہ ذبیح اسحاق ہین یا اسمٰعیل لیکن اکثر اسکے
قائل ہین کہ ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام ہین اور کیفیت ذبح یہ مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
خواب مین مامور ہوئے فرزند کے ذبح کرنیکی آپنے حضرت اسمٰعیل سے کہا ای بیٹا رسی اور چھری
اوٹھالے اور میرے ساتھ آ اس راہ مین جب وہان سے چلے راستہ مین شیطان آپکے سامنے آیا
تاکہ آپکو فریب دے اور اس کام سے باز رکھے حضرت خلیل اللہ نے فرمایا اخسأ ای دشمن دور ہو
میرے سامنے سے مین اپنے اللہ کے حکم کو پورا کرونگا ابلیس جب وہانسے مایوس ہوا اسمٰعیل علیہ السلام
کے پاس آیا اور کہا کہ ابراہیم تمکو ذبح کرنیکو لیے جاتے ہین اور اونکے زعم مین یہ بات ہی کہ اللہ تعالےٰ
نے اونکو یہ حکم کیا ہی اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا ہم اپنے اللہ کے مطیع اور تابعدار ہین اور راضی ہین
جو کچھ اوسکی مرضی ہو شیطان وہانسے بھی مایوس ہوکر حضرت ہاجرہ کے پاس گیا اور اونسے بھی
بیان کیا کہ ابراہیم تیرے فرزند کو ذبح کرنیکو لیے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ مجھکو حکم خدا ہوا ہے
اسکو ذبح کرنیکا حضرت ہاجرہ نے کہا اگر پروردگار عالم کا حکم ہے سوای تسلیم کے کیا چارہ ہے
ابلیس لعین شرمندہ ہوکر چلا گیا ابراہیم جب اوس مقام پر پہونچے اسمٰعیل علیہ السلام سے کہا اے
بیٹا مین مامور ہوا ہون کہ تجھکو اللہ کیواسطے ذبح کرون اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا ای باپ

جس بات کے لیے مامور ہوئے ہین اوسکو کریں پائیگا آپ مجھکو انشاء اللہ تعالے صبر کرنیوالون سے
اور فرمایا حضرت اسمعیل نے کہ اے باپ میرے ہاتھ اور پیر مضبوط کرکے باندھ دو تاکہ مجھسے کوئی ایسی
حرکت صادر نہو کہ میرے اجر مین نقصان پہونچاوے اسواسطے کہ موت بہت سخت اور دشوار امر ہے
اور چھری کو خوب تیز کر لو تاکہ جلد مین رہائی پا جاؤن اور جب مجھکو لٹانا تو منھہ میرا زمین کیطرف
کردینا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ تم جب میرے منھہ کو دیکھو شفقت پدری جوش
اور ہماری پروردگار کے حکم مین قصور واقع ہو اور میری محبت تمہارے اور خدا کے حکم کے درمیان حائل
ہوجاوے اور اگر تمہاری مرضی ہو تو میرا پیراہن میری مان ہاجرہ کے پاس پہونچانا تاکہ وہ اوس پیراہن سے
تسلی خاطر کرے ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے فرزند اچھا مدد دینے والا ہے تو میرا خدا کے حکم مین
اور باندھا اپنے فرزند کو جیسا کہ اونھون نے کہا تھا اور چھری اونکے گلے پر رکھی اور ہرچند کہ چھری کو آپ
پھیرتے تھے لیکن وہ نہ کاٹتی تھی اور ایک روایت مین ہے کہ جب آپ زور کرتے تھے چھری بیٹ جاتی تھی
اور نقل کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے ایک ٹکڑا لوہے کا اسمعیل علیہ السلام کے حلق پر قائم کردیا تھا
اوسنے حلق مبارک کو کٹنے نہ دیا الغرض جب اللہ تعالے جلشانہ نے اپنے خلیل کو فرزند کی نذر کرنے مین
اور اسمعیل کو جان نذر کرنے مین سچا اور کامل اور ایکرنگ پایا ندا فرمائی ای ابراہیم تصدیق کی تونے
اپنے خواب کی اور ایک گوسفند اسمعیل علیہ السلام کے فدیہ مین بھیجا چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے وَفَدَیۡنٰہُ
بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا ہے کہ فدیہ اسمعیل ایک گوسفند تھا جنت کا جسنے چالیس برس
مرغزار جنت مین چرا تھا اور منقول ہے کہ جسوقت جبرئیل علیہ السلام فدای اسمعیل آسمان سے لاتے تھے اس خوف سے
کہ کہین ابراہیم تعجیل نکرین اور فرزند کو ذبح نکر ڈالین جبرئیل نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت خلیل اللہ کو تنبہ کرنے
کیواسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آواز سنکر نظر کی دیکھا کہ جبرئیل ہین اور فدیہ لائے ہین کہا آپنے
لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اسمعیل علیہ السلام جب اس حال سے واقف ہوے آپنے کہا اللہ اکبر و للہ الحمد

اور یہ سنت اونکی اوقات ذبح مین اونکی یادگار باقی ہے اور اوس گوسفند کو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا اسلیے
ایام نحر مین قربانی واجب ہے باقی رکھی اونکی سنت کو اللہ تعالیٰ نے شرف اولاد ابراہیم جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپکی امت پر چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ پوچھا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حال قربانی کا فرمایا حضرت نے
کہ یہ سنت ہے تمہارے باپ ابراہیم کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ عمر حضرت اسمعیل علیہ السلام کی
ایک سو سینتیس برس کی یا ایک سو تیس برس کی ہوئی بعدہ وہ نور شریف اولاد اسمعیل علیہ السلام مین
منتقل ہونے لگا اسی شان سے جسمین وہ نور مبارک ظہور کرتا تھا وہ خلق مین معظم ہو جاتا تھا یہانتک
کہ وہ امانت الٰہی حضرت عبداللہ سے منتقل ہوکر حضرت آمنہ کو سپرد ہوئی۔ ایام حمل مین حضرت آمنہ کی
یہ شان تھی کہ عبدالمطلب کہتے ہین مین بڑے بڑے حاکمون کے سامنے گیا ہون کبھی کسی کی ہیبت مجھپر
طاری نہوئی الا ایام حمل مین جب مین آمنہ کے سامنے جاتا تھا مجھپر اونکی ہیبت اثر کر جاتی تھی اور جب
وقت ولادت باسعادت کا قریب آیا اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا اور آسیا اور مریم کو جو بڑی معظم بیبیان
ہین حوران جنت کی ہمراہ حضرت آمنہ کے پاس بھیجا واسطے اونکی تسکین خاطر کی اور وقت ولادت
شریف کے تارے زمین سے اسقدر نیچے ہوگئے تھے کہ دیکھنے والے جانتے تھے زمین پر گر پڑینگے یہ عظمت دی تھی
اللہ تعالیٰ نے مولد جناب رسالت کو کہ اجرام علوی نے اپنی مقامات کو چھوڑ کر زمین کیطرف توجہ کی تھی
اور وقت ولادت شریف کے جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا ظاہر ہوا ہے نبی اللہ کے ظاہر ہوا ہے
رسول اللہ کے جناب سرور عالم اللہ کی یاد مین ایسے مستغرق تھے کہ التفات نفرمایا جبرئیل علیہ السلام
نے اوسوقت عرض کیا بسم اللہ اظہر یا محمد بن عبداللہ اللہ جلشانہ کا اسم مبارک آتے ہی توجہ کی
جناب رسالت نے اس عالم کیطرف اور تشریف لائے مثل چودھوین رات کی چاند کے روشن

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَيِّدَ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الظَّلَامِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَمَرَ التَّمَامِ

ابیات

ذکر ولادت باسعادت

سید عالی نسب پیدا ہوئے — سرور امی لقب پیدا ہوئے

[illegible] عالم جن پہ شیدا ہے سب — آج وہ ماہ عرب پیدا ہوئے

السلام ای کاشف اسرار پنہان السلام — السلام ای شافع روز جزا خیر الانام

السلام ای درگہت دار الشفا ہر خستہ را — السلام ای دست تو عقدہ کشا ہر بستہ را

السلام ای خادم درگاہ تو روح الامین — نائب خاص خدا سلطان خیل مرسلین

السلام ای دارو ہر درد در لبہای تو — بحر بخشش بہر مسکینان ید والای تو

السلام ای منتشی نورت ز نور کبریا — منتشی از نور تو جملہ وجود ما سوا

آمدم بر درگہت بس زار و بیمار سقیم — داروی خواہم ز لعل جانفزایت ای کریم

زندہ کرد عیسی مریم یکے زندہ نماند — کشتۂ ناز ترا عشق زندۂ جاوید خواند

ای زہے خوش قسمتش کو تیغ تیغت کشتہ شد — کشتہ فی زنگ [illegible]

بہر عذر کشتگان خود ببین رحمے نما — در کسافت ہای عصیان تا بنام مبتلا

ہادیا عاجز بدرگاہت پناہ آوردہ است — از کرم پوش ننگ کو نہ ناشایستہ است

اللّٰہم صلّ وسلّم وبارک علیہ جب وہ آفتاب جہانتاب افق ولادت سے طالع ہوا ظلمت کفر و شرک خود بخود مٹنے لگی اور نور ایمان کا ہر طرف بلاد اسلام مین پھیلنے لگا کچھ لوگ مکہ کے رہنے والے جنکی دل روشن اور بینا تھے بے تکلف ایمان لائے اور یہ فضل انکو حاصل ہوا کہ سابق الایمان کہلائے جسقدر خدا کی راہ مین اونہوں نے دنیا مین تکلیفین اوٹھائین اوسیقدر اونکو اللہ تعالے نے فضل دیا لیکن اکثر اہل مکہ حضرت کے مخالف رہے اور آپکو ہر طرح سے ایذا دیتے رہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکی ایذا پر صبر کرتے تھے اور [illegible] بسبب کمال رحمت کے اونکی خیر خواہی مین مصروف رہتے تھے اور کفر اور شرک [illegible] نہین

اور دین حق کے پہیلانمین اللہ تعالےٰ کی رضامندی کیواسطے کوشش کرتے تہے یہ خبر جب اللہ نے نہ
چاہا کہ دین حق کو ظاہر ہونے دین لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب سے فرمایا ہُوَ الَّذِیۡ
اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ پس موافق اپنے
ارشاد کے اللہ جلشانہ نے دین حق کو کل ادیان پر غالب کیا اور تمام دنیا مین پہیلا دیا
کیفیت اوسکی اسطرح مروی ہی کتب معتبرہ مین کہ نبوت کے بارہوین برس بارہ آدمی اہل مدینہ
موسم حج مین کعبہ شریف کی زیارت کیواسطے مکہ مین آئے اور مقام عقبہ مین جناب سرور عالم سے
اونہون نے ملاقات کی اور حضور کے دست حق پرست پر بیعت کی جب وہ لوگ مدینہ طیبہ کو چلنے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو اونکے ہمراہ کیا تاکہ اہل مدینہ کو احکام دین سکہاوین اور
قرآن مجید اون پر پڑہین اور ایک روایت مین ہی کہ اوس اور خزرج نے ایک خط حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو لکہا کہ کسی شخص کو ہمارے پاس بہیجیے کہ وہ قرآن اور احکام شریعت ہمکو تعلیم کرے
پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بہیجا جب وہ مدینہ منورہ مین پہنچے
اسعد بن زرارہ کے مکان مین اوترے اور قرآن اور احکام کی تعلیم مین مشغول ہوے اور
خلق کو دعوت اسلام کرنے لگے اسید بن حضیر اور سعد ابن معاذ مسلمان ہو گئے اور حضرت سعد
بن معاذ نے بنی عبد الاشہل اپنی قوم کو اسلام کی دعوت کی وہ سب ایکبارگی مسلمان ہوے
اور کوئی گہر مدینہ کے گہرونمین نتہا مگر یہ کہ اوسمین مسلمان مرد اور عورتین پیدا ہو گئے سواے
چند گنتی کے گہرونکے اور مروی ہی کہ جب نماز جمعہ بجاے نماز ظہر کے فرض ہوئی حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو اطلاع دی کہ نماز جمعہ پڑہین اسعد بن زرارہ نے مسلمانونکے ساتہہ
مدینہ منورہ مین نماز جمعہ پڑہی اور ایک روایت مین ہے کہ مصعب بن عمیر نے نماز پڑہائی جب
نبوت کا تیرہوان سال آیا اللہ جلشانہ کو منظور ہوا کہ اپنے حبیب کی نصرت کرے اور دین محمدی کے

اعزاز کو ظاہر نہ فرمایئے پانسو آدمی اور ایک روایت میں ہی کہ تین سو آدمی مدینہ کے رہنے والی مسلمان اور کافر قریش اور خزرج کی موسم حج میں بیت اللہ شریف کی زیارت کرنیکو مکہ معظمہ میں آئے بہتر مرد اور ایک روایت میں ہی کہ تہتر مرد اور دو عورتون نے اونمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے وعدہ کیا کہ ایام تشریق کی دوسری شبکو شعب عقبہ میں حاضر ہو تم تاکہ باہم بیعت کریں ہم کعب بن مالک کہتی ہین کہ جب وہ رات آئی آدہی رات کو ہم مشرکون سے چہپکر اپنی قوم سے باہر آئے اور عقبہ کی طرف متوجہ ہوی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمسے پہلے اوس مقام موعود پر پہونچگئے تھے اور عباس ابن عبد المطلب حضور کے چچا آپکی ہمراہ تھی اور عباس اوسوقت تک قریش کے دین پر تھے مگر بسبب شفقت کی حضرت کے ساتھ آئے تھے اول سب سی ہم مین سے براء بن مالک نزر نے حضرت کی حضور مین حاضر ہوے اور اونکے پیچہے ہم بہی پہونچا اور جناب سرور عالم سے ملا اول سب سی عباس نے کلام شروع کیا اور کہا ای اہل مدینہ محمد اپنی قوم مین عزیز ہی اور ہم اوسکی حفاظت کرتے ہین اوسکے دشمنون سے لیکن وہ بہی چاہتا تے کہ ہمسے قطع کریں اور تمسے ملے اگر تم جانتی ہو کہ جو کچھہ وعدہ اونسے کروگے اوسکو وفا کروگے تو وہ تمہاریطرف آوین اور اگر تمکو اپنی نفس پر اعتماد نہین ہے تو اسوقت اونکو ترک کرو اور اونکو اونکی قوم مین رہنی دو کہ اپنی قوم مین عزیز ہے انصار نے کہا ای عباس تمنے جو کچھہ کہا وہ ہمنے سن لیا یا رسول اللہ آپ خود فرماوین اور جو شرط آپکو منظور ہو اپنی اور خدا کے بارہ مین کیجیے اور ایک روایت مین ہی کہ براء بن معرور نے کہا واللہ جو کچھہ ہماری زبان پر ہے اگر ہمارے دل مین اوسکے سوا کچھہ اور ہوتا تو ہم کہتی کہ داعیہ ہمارا یہ ہے کہ وفا کرین ہم جو کچھہ کہیں اور خدا اور رسول کی راہ مین جانبازی کرین بعدہ جناب سید عالم خود متکلم ہوی اور قرآن مجید اونکو سنایا اونہون نے کہا یا رسول کس چیز کی بیعت کرین ہم آپکے ہاتھہ پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بیعت کرو تم میری اوسپر کہ جو کچھ کہون اوسکو سنو اور فرمان بردار رہو نشاط اور کسل کے حالمین
اور اپنے افلاس و تونگری کی حالت مین نفقہ کرو تکلیف اور فلاح کی حالت مین اور اسپر کہ امر معروف
اور نہی منکر کی بیعت بجا لاؤ اور نیز جو مین حکم کرون یا جس امر کو منع کرون دونون پر عمل کرو
اور حق بات کہو اور کسی ملامت کرنیوالیکی ملامت سے نڈر رہو اور اسپر کہ مجھکو مدد دو اور جب مین
تمھارے پاس آؤن تو مجھکو نگاہ رکھو اوس چیز سے جس سے اپنے نفسونکو اور فرزندونکو اور اہلکو
نگاہ رکھتے ہو تمکو بہشت ہے اور وہان ملیگی کعب بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ اول براء
بن معرور رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور کہا قسم ہے اوس خدا کی
جسنے آپکو حق کیساتھ بھیجا ہے مین نے اس امر پر کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہے بیعت کی پس
اول شخص جسنے اوس رات کو بیعت کی وہ تھے اور کہتے ہین کہ اول شخص انصار سے کہ ابتدائی
اسلام کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے وہ تھے اور بنو نجار کے زعم مین یہ ہے کہ اول شخص
جسنے بیعت کی اوس حضور کی شب عقبہ ثانیہ مین اسعد بن زرارہ تھے اور بنو عبد الاشہل کہتے ہین
کہ اول شخص جسنے بیعت کی ابو الہیثم بن التیہان ہین پھر سب انصار نے بیعت کی کعب بن مالک
سے مروی ہے کہ ابو الہیثم بن التیہان نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہمارے اور آدمیونکے درمیان مین عہد
اور پیمان ہین اور انکو ہم قطع کرتے ہین مبادا جب ہم یہ امر کرلین اور اللہ تعالے آپکو نصرت
اور غلبہ دیوے تو آپ اپنی قوم اور قبیلہ مین پھر جاوین اور ہمکو چھوڑ دین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے تبسم کیا اور فرمایا ایسا نہوگا تم مجھسے ہو اور مین تمسے ہون جان جانکے ساتھ اور تن تنکے
ساتھ حیات میری تمہارے ساتھ ہے اور ممات میری تمہارے ہی ساتھ ہے قبر میری تم مین
ہے اور منزل میری تم مین ہے لڑونگا مین اوس سے جو تمسے لڑیگا اور صلح کرونگا اوس سے
جو تمسے صلح کریگا انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم آپکی محبت مین قتل ہون اور جان و مال فدا کرین

جزا اوسکی کیا ہے حضور نے فرمایا جنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ پس انصار نے بیعت حضور کے دست حق پرست پر کر لی اللہ تعالے نے یہ آیہ کریمہ نازل کی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ بعدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہ شخص اونمین سے دس خزرج کا اور دو اوس کے چنکر اونکو نقیب اونکا کیا اور ایک روایت مین ہے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم مین رنجیدہ نہو اس بات سے کہ اوسکو مین نے نقیب نکیا اسواسطے کہ مین نے یہ کام اپنے اختیار سے نہین کیا ہے بلکہ جبرئیل ؑ نے انکو میرے واسطے اختیار کیا ہے اور حضور نے جب نقبا مقرر کر لیے اونسے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی کفالت کرنیوالے ہو جیسے حواریین عیسےؑ کے کفیل تھے اور مین اپنی تمام امت پر کفیل ہون اور یہ بیعت انصار کی ماہ ذی الحجہ مین ہجرت سے تین مہینہ پیشتر واقع ہوئی اور انصار بعد بیعت کے مدینہ طیبہ کو واپس گئے اور اسی سال مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بسبب ایذا رسانی قریش کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رخصت لی اور جانب حبشہ روانہ ہوے راہ مین ابن الدغنہ کہ سردار قبیلہ غارہ کا تھا آپکو ملا اور پوچھا کہان جاتے ہو آپنے جواب دیا کہ میری قوم نے مجھکو شہر سے نکال دیا مین چاہتا ہون کہ روے زمین پر پھرتا رہون اور فراغت کے ساتھ اپنے خدا کی پرستش کرون ابن الدغنہ چونکہ صدیق اکبرؓ کے اخلاق پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ سے واقف تھا متعجب آیا اور کہا تجھسا آدمی اپنے شہر سے نکلجاوے کون تجھکو نکال سکتا ہے مین نے تجھکو اپنی پناہ مین لیا پلٹ جاؤ اور اپنے شہر مین اپنے خدا کی پرستش کر و حضرت صدیق اکبرؓ اوسکے ساتھ مکہ معظمہ کو پلٹ آئے ابن الدغنہ شرفاء قریش کے پاس گئے اور اونسے کہا ابوبکر جیسے شخص کو شہر سے نکالو وہ اچھی صفات کے

ساتھ موصوف ہے اور مین اونکو اپنی پناہ دیکر لایا ہون قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ کو قبول کر لیا
مگر یہ کہا کہ ابوبکرؓ سے کہدو کہ اپنے خدا کی پرستش اپنے گھر مین کرے اور نماز اور قرآن گھر مین پڑھے
اور ہمکو اس سبب سے ایذا نہ دے اور امورات مذہبی اپنے آشکار نہ کرے ہم ڈرتے ہین ایسا نہو
ہمارے لڑکے اور عورتین فتنہ مین پڑجاوین ابن دغنہ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے پیام قوم کا
بیان کیا چند روز حضرت صدیق اکبرؓ نے صبر کیا بعدہ اونسے رہا نگیا اپنے گھر کے پچھواڑے ایک
مسجد بنائی اور اوسمین نماز پڑھنے لگے اور قرآن بھی وہان پڑھتے تھے لڑکے اور عورتین قریش کی
حضرت صدیق اکبرؓ کی آواز سنکر جمع ہوجاتی تھین اور حضرت صدیق اکبرؓ کو دیکھکر متعجب
ہوتی تھین اسوجہ سے کہ حضرت صدیق اکبرؓ بہت نرم دل اور بہت رونے والے تھے جب
قرآن مجید پڑھتے تھے بے اختیار آنسو اونکی آنکھونسے جاری ہوتے تھے اور وہ ضبط نکرسکتے تھے
قریش کو جب یہ حال معلوم ہوا ڈرے کہ عورتین اور لڑکے ایسا نہو اسلام کیطرف مائل ہوجاوین
کیونکہ دل اونکے نرم ہوتے ہین ابن دغنہ کو بلاکر کہا کہ ہمنے ابوبکرؓ کو تیری امان دینے سے
امان دی تھی اس شرط پر کہ اپنے گھر مین خدا کی پرستش کرے اونہون نے اسکے خلاف کیا
اب اونسے کہدو کہ یا وہ تمہاری امان کو رد کرین یا گھر مین عبادت کرین ابن دغنہ نے حضرت
حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ قریش چاہتے ہین کہ میری امان کو رد کرین اسوجہ سے کہ تمنے
اونکی شرط کو پورا نہین کیا اب یا تو تم اونکی شرط کو پورا کرو یا میری امان کو رد کرو حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے تیری پناہ کو رد کیا اور خدا اور رسول کی پناہ کے ساتھ
راضی ہوا اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب اہل مدینہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور عقد
متابعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل مدینہ مین باہم مستحکم ہوگیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنے یارونکو جانب مدینہ ہجرت کی اجازت دی اسواسطے کہ وہ لوگ بسبب کفار کے

ایذا پہونچاتیکی مکہ میں رہ نسکتے تھے اور مروی ہے کہ جناب سرور عالم نے اپنے صحابہ سے فرمایا
مجھکو تمہاری ہجرت گاہ دکہادی وہ زمین نخلستان ہے درمیان دو پہاڑون کے یعنے
مدینہ منورہ اور منقول ہے کہ اول حضور کے صحابہ سے مصعب بن عمیر نے ہجرت کی مدینہ
بعدہ ابن مکتوم نے اوسکے بعد عمار یاسر اور بلال اور سعد ابن ابی وقاص نے اونکے بعد
حضرت فاروق نے مع بیس اور صحابہ کے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بخاری شریف
مین مروی ہے کہ صدیق اکبر نے بھی سامان سفر کیا کہ مدینہ کیطرف ہجرت کرین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ صبر کرو مین امید وار ہون کہ مجھکو ہجرت کا حکم ہو یعنے ہم تم
ساتھ چلین صدیق اکبر نے کہا میری مان باپ آپ پر فدا ہون یہ امید ہے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہان صدیق اکبر نے توقف کیا تاکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہون
اور کہتے ہین کہ صدیق اکبر نے اوسوقت نومین خواب دیکھا کہ چاند آسمان سے بطحا سے مکہ مین اوترا
اور شہر مکہ مین آیا اور صحرائے مکہ اوسکے نور سے منور ہوگیا پھر اوس چاند نے آسمان کیطرف
میل کیا اور مدینہ مین منزل کی اور زمین یثرب کو اپنی شعاع سے منور کیا اور بہت آسمان
کے تارون نے اوس چاند کے ساتھ موافقت کیا اسطرح حرکت کی اوسوقت وہ ماہ انجم سپاہ
کئی ہزار یارونکے ساتھ ہوا پر اوڑا اور زمین مکہ پر اوترا اور زمین مدینہ ویسی ہی روشن
اور تابان رہی مگر تین سو ساٹھ گھر اور ایک روایت مین ہے چار سو گھر جب وہ ماہ کامل
اوس بلدہ حرام مین پہونچا پھر اطراف حرم منور ہوے بعدہ وہ چاند مدینہ کیطرف چلا اور
عائشہ کے گھر مین آیا پس زمین شق ہوئی اور وہ چاند اوس کوین مین ناپدید ہوگیا
صدیق اکبر جب خواب سے بیدار ہوے رونے لگے اسواسطے کہ آپ تعبیر خواب کی خوب
جانتے تھے الغرض آپنے اوس خواب کی تعبیر مین خوب غور کیا اور سمجھ گئے کہ وہ چاند جناب

در ہجرت کرنا اصحاب کا طرف مدینہ منورہ کے

سرور عالم ہین اور وہ تارے چمکنے والے آپکے اقربا اور صحابہ ہین کہ آپکے ہمراہ غربت کو اختیار کرینگے اور
مدینہ مین ہجرت فرماوینگے اور سپیرنا اوس چاند کا مع تارون کے دلیل ہے اسپر کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم مکہ معظمہ کو فتح کرینگے اور عائشہ کے مکان مین آنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مدینہ منورہ
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم بستری سے مشرف ہونگی اور شق ہونا زمین کا اور چھپ جانا
چاند کا دلیل ہے حضرت سرور کائنات کی وفات پر حضرت صدیق اکبرؓ کو اس واقعہ کے دیکھنے سے
دو غم پیدا ہوے ایک غم مہاجرت وطن کا اور دوسرا غم مفارقت جناب سید عالم کا اور قصد کرلیا
حضرت صدیق اکبرؓ نے کہ اگر غربت پیش آویگی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نچھوڑونگا
نقل کرتے ہین کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی دو اونٹ تھے آپ اونکی خوب خدمت کرتے تھے اور کھلاتے تھے
تاکہ فربہ ہوجاوین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ماموریہ ہجرت ہونیکا انتظار کرتے تھے اہل سیر نے
لکھاہی کہ جب اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کیواسطے وطن کو چھوڑا اور غربت کو اختیار
کرکے مدینہ منورہ مین جاکر قیام کیا کفار کو یقین ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہ سے
جاکر ملین گے اور اہل مدینہ اونکی حمایت کرینگے اس امر مین مشورہ کرنیکے واسطے ایک مکان مین
جمع ہوئے اور دروازہ بند کرلیا تاکہ کوئی بنی ہاشم نہ آوے اور اس مشورہ سے واقف ہوئے شیطان ملعون
ایک بڈھے کی صورت مین وہان پہونچا اور بیٹھ گیا کفار نے کہا اے بڈھے تو کہان سے آیا ہے اور
بے اجازت ہماری تمکو کون یہان لایا ہے اوس ملعون نے کہا مین نجد کا رہنے والا ہون مجھکو
تمہاری صورت اور بو اچھی معلوم ہوئی اسواسطے مین چلا آیا کہ تمہاری باتین بھی سنون
اور کچھ حاصل کرون قریش نے باہم کہا کہ یہ شخص نجد کا رہنے والا ہے مکہ کا نہین ہے اگر بیٹھا رہیگا
تو کیا باک ہے پس اونہون نے باتین شروع کین اور کہا حال محمد کا تم پر ظاہر ہے قسم ہے
خدا کی عجب نہین ہے اونسے جب اونکو قوت ہوگی ہمسے مقابلہ کرینگے اسبارہ مین کچھ فکر معقول

کرنا چاہیے سب اسپر متفق ہوے اور جو جسکی راے مین آیا کہنے لگا ایک لعین نے کہا کہ اونکو
بند آہنی مین مقید کر کے ایک گھر مین بند کر دو کہ تا حیات رہائی نپاوین شیخ نجدی نے کہا
یہ تجویز اچھی نہین ہی اونکی قوم کے لوگ جب آگاہ ہونگے اونکو چھڑا لین گے اور تمہارا اونکا
سخت مقابلہ ہوگا دوسرے نے کہا کہ اونکو اپنے شہر سے باہر کر دو جہان چاہین جائین شیخ
نجدی لعنۃ اللہ علیہ نے کہا یہ تجویز بھی اچھی نہین ہے کیا تم اونکی کلام شیرین سے واقف نہین جو
وہ جہان جاوینگے لوگونکو اپنی باتون مین فریفتہ کر لین گے اور لوگ اونکی بیعت کرینگے اور
اتفاق کر کے تمسے لڑینگے سب نے کہا یہ بڈھا سچ کہتا ہی اور جو حق ہی تدبیر کا ادا کرتا ہی سب نے اوسکی
نہایت تعظیم کی بعدہ ابوجہل ملعون نے کہا کہ میری یہ رای ہے کہ ہر ایک قبیلہ سے ایک جوان دلاور
چن لیا جاوے اور تلوارین تیز اونکو دیجاوین اور وہ سب ایکمرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
حملہ کر کے فراغت کرین اور جب یہ کر وگے خون اونکا کل قبائل پر متفرق ہو جاویگا اولاد عبد مناف
کو قوت بدلا لینے کی کل قبائل سے نہ ہوگی مجبور ہو کر دیت لینے پر راضی ہونگے ہم اونکو دیت
دیدینگے غضب اللہ علیہ شیخ نجدی نے کہا یہ البتہ فکر معقول ہی پس سب نے اوسپر اتفاق کیا
اور مجلس برخاست ہوئی اور وہ سب اس مہم کی اسباب جمع کرنے لگے جبرئیل علیہ السلام اللہ
کے بھیجے ہوے جناب سرور عالم کے پاس آئے اور سب حال اون کفار نابکار کا بیان کیا اور کہا
کہ تحقیق اللہ تعالے آپکو حکم دیتا ہی ہجرت کا اور کہا کہ آج آپ اپنی خوابگاہ مین جہان ہر شب استراحت
فرماتے تھے استراحت نکیجیے اور کل ہجرت کا سامان کر کے مدینہ کیطرف ہجرت فرمایے الغرض جب
رات ہوئی کفار موافق اپنے مشورہ کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر جمع ہوے
اور منتظر تھے کہ حضرت رسول کریم سو جاوین تو اپنی غرض کو پورا کرین نبی کریم اس حال سے
مطلع ہوے اور سیدنا علی مرتضی علیہ السلام سے فرمایا کہ کفار میرے قتل کا ارادہ کرتے ہین

میں یہاں سے جاتا ہوں تم میری بستر پر آج لیٹ رہو اور سبز چادر میری اوڑھ لو اور وہ چادر وہ تھی
کہ حضرت ہمیشہ شب کو آپ اوڑھکر استراحت کرتے تھے اور فرمایا حضور نے کہ اے علی قوی دل رہنا وہ کسی
قسم کی تکلیف تجھکو نہ پہونچا سکیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھکو مدینہ کیطرف ہجرت کا اذن دیا گیا میں کل سامان سفر کرونگا اور مدینہ جاؤنگا اور لوگونکی
جو امانتیں حضرت کے پاس تھیں وہ سب حضرت نے جناب امیر کو دیدیں تاکہ اونکی مالکونکو پہونچا دیں
اور آپکے پیچھے مدینہ کو آویں جناب ولایت مآب حضرت سید عالم کی بستر مبارک پر لیٹے اور ردائے شریف
حضور کی اوڑھ لی رسولکریم گھر سے باہر نکلے اور اول سورۂ یس آیہ کریمہ وجعلنا من بین
ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا الی آخر الآیہ پڑھتے جاتے تھے اور مشت خاک اونپر ڈالتے جاتے
اونکے بیچ سے گذرتے تھے اور وہ دین و دنیا کے اندھے اللہ کے سبب سے دیکھ نہ سکتے تھے مروی ہے کہ
جس رات کو سیدنا علی مرتضی نے اپنی نفس کو اللہ کے رسول پر فدا کیا اور حضور کی بستر مبارک پر
لیٹ رہے اللہ تعالے نے وحی کی طرف جبرئیل اور میکائیل کے کہ تمہارے دونوں کی درمیان میں نے
عقد مواخات کا باندھا اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر سے دس گنا کر دیا ہے کون تم میں سے اپنی
عمر دوسرے کی عمر پر بخشش کرتا ہے دونو نے کہا ہم نہیں بخشتے ہیں اپنی حیات کو کسی کی حیات پر ہم
اپنی زندگی کو دوست رکھتے ہیں اللہ تعالے نے وحی کی اونکی طرف کہ کسواسطے مثل علی ابن ابیطالب
کے نہیں ہو تم کہ مواخات یعنی بھائی چارہ کیا میں نے اوسکے اور محمد کے درمیان میں اوسنے اپنی نفس کو
محمد پر فدا کیا اور اپنی حیات کو اوسکی حیات پر ایثار کیا اور حکم ہوا دونو فرشتونکو کہ جاؤ زمین پر
اور شر اعدا سے اوسکی حفاظت کرو وہ دونو فرشتے اللہ کے حکم سے زمین پر آئے جبرئیل حضرت
امیر کے سرہانے بیٹھے اور میکائیل پائین کیطرف اور جبرئیل نے کہا کون ہے تیرا سا اے
علی ابن ابیطالب اللہ تعالے جل شانہ مباہات کرتا ہے ساتھ تیری ملائکہ پر سے کہا ہے کسی شخص نے

چو آنکه بہر خدا راہ نفس می بندد	ملک ز عرش بفرمان او کمر بندد

اور کہتے ہین کہ آیہ کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ
اسی بارہ مین نازل ہوئی ہے منقول ہے کہ جب سرور عالم گھر سے خیریت کے ساتھ تشریف لیگئے
اور کفار سیدہے اندر گئے اونکی تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص اونپر ظاہر ہوا اور اوسنے کہا کہ یہان
کس کا انتظار کرتے ہو اونہون نے کہا ہم محمدؐ کے منتظر ہین اوسنے کہا خدا کی قسم محمدؐ گھر سے باہر نکلے
اور تم پر سے گذرے اور خاک تمہارے سرپر ڈالی اونہون نے سرون پر ہاتھ پھیرا سر کو خاک آلودہ
دیکھا اور خاک سر سے جہاڑنی اور کہتے ہین کہ جنکے سرپر وہ خاک پڑی تھی وہ سب جنگ بدر مین
ہلاک ہوئے القصہ کفار اوٹھے اور دروازہ کی درز سے دیکھا کہ حضرت کی خوابگاہ مین کوئی شخص
لیٹا ہے سمجھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہنے لگے واللہ محمدؐ یہ ہین اپنی چادر اوڑہے ہوے سوتے
ہین اور صبح ہونے تک گہر مین آئے اور چاہا کہ حملہ کرین جناب ولایت مآب اوٹھ کہڑے ہوے
رضی اللہ تعالے عنہ پوچھا اونہون نے کہ محمدؐ کہا ہین آپنے فرمایا مین نہین جانتا ہون اونہون نے
حضرت امیرؓ کی طرف التفات نکیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگے اور مروی ہے
کہ جناب سرور عالم گہر سے نکلکر حضرت صدیق اکبرؓ کے مکان پر تشریف لیگئے اور فرمایا جو کوئی
تمہارے پاس ہے اوسکو باہر کردو حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی
نہین ہے سوا میری لڑکیون کے ایک اونمین سے آپکی زوجہ ہے یعنی عائشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای ابوبکرؓ تمکو معلوم ہو کہ اللہ تعالے نے مجھکو ہجرت کا حکم دیا ہے صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین چاہتا ہون کہ آپکا مصاحب ہون حضرت نے فرمایا ہان تو مصاحب ہوگا اور ایک روایت
مین ہے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے باپ کو دیکھا کہ بسبب خوشی کے رونے لگے اور
اوس وقت تک مین یہ نجانتی تھی کہ خوشی مین بھی رونا آتا ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ

آپ میری اِن دونوں اونٹوں میں سے ایک اونٹ کو قبول کریں حضرت نے فرمایا قبول کیا میں نے ساتھ
قیمت کے اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا جو اونٹ میری ملک میں سے نہیں ہے اوسپر
میں سوار نہیں ہوتا ہوں صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ ہی کی ملک ہے حضرت نے فرمایا نہیں
لیکن جس قیمت پر تمنے خرید کیا ہے مول لیتا ہوں صدیق اکبرؓ نے عرض کیا اگر یہی مرضی مبارک ہے
بعوض قیمت کے لیجیے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ ہمنے جھٹ پٹ سامان سفر مہیا کیا اور عبد اللہ
بن ابو بکر کہ جوان عقلمند اور صاحب ادب تھے اونکو اس کام پر مقرر کیا کہ ونکو قریش میں
رہیں اور شب کو غار ثور میں آکر خبر کفار کی حضرت کو پہونچا دیں اور عامر بن فہیرہ کہ صدیق اکبر کے
غلام آزاد تھے اونسے کہا کہ شب کو دودہ لادے تاکہ حضور اور صدیق اکبرؓ تناول فرماویں اور
ایک راہ بتانیوالا عبد اللہ بن ذیل سے کہ اوسکو عبد اللہ اریقط دیلی کہتے تھے اجرت دیکر راہبانے
کیواسطے مقرر کر لیا اور اوسکو مال دیا اور اونٹ اوسکے سپرد کیے تاکہ تین شبانہ روز کے بعد غار ثور
میں لاوے اسماء بنت ابو بکر روایت کرتی ہین کہ صدیق اکبرؓ کے پاس پانچہزار درم نقد موجود تھے
اونہوں نے اوسکو اپنے ساتھ لیا اور صفر کی اخیر شب کو یا غرہ ربیع الاول کو کوٹھے پر
ایک روزن تھا اوس میں سے باہر گئے اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں
جاتے وقت نعلین مبارک اوتار ڈالے تھے اور پنجے کے بل چلتے تھے تاکہ پیروں کا نشان زمین پر نہ ہو
راہ میں حضور کا پائے مبارک مجروح ہو گیا صدیق اکبرؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی گردن پر
سوار کر لیا اور غار کے دروازے پر پہونچا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ لحظہ بہ یہان توقف
فرمائیے تاکہ اول میں اس غار میں جاؤن اگر کوئی آفت ہو مجھکو پہونچے آپ محفوظ رہیں اور وہ غار
مشہور تھا کہ اوس میں سانپ بہت رہتے ہین پس حضرت صدیق اکبرؓ غار کے اندر گئے دیکھا کہ وہ غار
بالکل تاریک ہے صدیق اکبرؓ اوس میں بیٹھ گئے اور ہاتھ سے ٹٹولنے لگے جو سوراخ دیکھتے تھے ایک ٹکڑا

بیان اون اعمال کا جو صدیق اکبر نے کیے

اپنے جامہ سے پھاڑ کر اوسمین بھر دیتے تھے ایک سوراخ باقی رہگیا اور کپڑا نہ رہا صدیق اکبرؓ نے اپنے
پیر کی ایڑی سے خوب مضبوط اوس سوراخ کو بند کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
کہ اب حضور تشریف لادین نبی کریم غار مین تشریف لیگئے اور شب اوس غار مین بسر کی
جب صبح ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبرؓ کو برہنہ دیکھا پوچھا ای ابوبکر جامہ تمہارا کیا ہوا
اونہون نے جو حال گذرا تھا عرض کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر اونکو دی اور
مروی ہے کہ سانپ اور بچھو حضرت صدیق اکبرؓ کو کاٹتے تھے اونکی تکلیف اور شدت سے آنسو اونکے
نکلتے تھے حضور نے فرمایا ای ابوبکر غمگین نہو تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہی پس اللہ تعالے جلشانہ نے
سکینہ نازل کیا اور ایک آرام اونکی دلکو حاصل ہوا اور اوسوقت سے جانور اونکو ضرر نہ پہونچا سکتے تھے
اور نقل کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے ایک درخت ببول کا غار کے دروازے پر پیدا کر دیا اور ایک وحشی کبوتر
کے جوڑے کو الہام ہوا اوسنے بحکم خدا وہان پر آشیانہ بنایا اور رات ہی کو انڈے دیئے اور ایک مکڑی کو
حکم خدا ہوا اوسنے وہان جالا لگایا انس ابن مالک اور دوسرے صحابہ سے مروی ہی اللہ تعالے نے اوس
رات کو ایک درخت کو حکم دیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک کے سامنے نکلا اس طرح
کہ حائل ہوجاوے حضور کے اور اوس شخص کے درمیان جو غار کے باہر ہو یعنے آپکو دیکھ نسکے اس
حدیث کو بہت اہل سیر نے نقل کیا ہی لیکن بعض محدث متاخرین مین سے قائل ہوے ہین اسکے راوی
ضعف کے واللہ اعلم مروی ہی کہ مشرکین چونکہ صدیق اکبرؓ کو سچا دوست حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
جانتے تھے حضور کو تلاش کرتے ہوے اونکے دروازے پر گئے تاکہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہو
اسماء بیٹی ابوبکر کو دیکھکر اوسنے پوچھا کہ تمہارے باپ کہان ہین اونہون نے فرمایا مجھکو نہین معلوم
ہے ابوجہل لعین نے اونکو تھپڑ مارا اور مشرکین اپنے ساتھ ایک شخص پتا لگانیوالے کو لائے تھے
تلاش کرنے لگے آخرکار اثر پیر کا پایا اوسکے نشان پہ چلے اور وہ پتا بند تھا جب کوہ ثور کے پاس پہونچے

اثر پیرونکا نکلا پتا لگانیوالے نے کہا اب مین نہین جانتا ہون کہ اور کدہر گئے اور جب در غار پر پہونچا
پہونچ پتا لگانیوالے نے کہا کہ تمہارے مقصود نے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے یار نے اس غار
سے تجاوز نہین کیا ہے اوسوقت ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے شیب مین
اپنے دونو قدم پر نگاہ کرے تو بہ آئینہ ہمکو دیکھ لے حضرت نے فرمایا کیا گمان تیرا ہے ایسے
دونونکے ساتھ کہ اللہ تعالے تیسرا ہے اونکا یعنی ہم اور تم دونون تنہا نہین ہمارے ساتھ اللہ تعالے
خود ہے پس جب اللہ ساتھ ہے تو کیا ڈر ہے منقول ہے کہ جب کفار غار کے دروازہ پر پہونچے کبوتر اپنے
آشیانہ سے اوڑے جب اونھون نے کبوتر کے انڈے اور مکڑی کا جالا دیکھا آپس مین کہنے لگے کہ اگر وہ
غار مین جاتے کبوتر کے انڈے ٹوٹ جاتے اور جالا جاتا رہتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے
کہ اللہ تعالے نے بسبب اس کید کے کفار کو ہماری طرف سے پھیر دیا اور کہا ہے کہ وہ جالا ایسا تھا
کہ کفار آپسمین کہتے تھے کہ یہ جالا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پیشتر کا لگایا ہوا ہے اور لکھا ہے
کہ کبوتر جو حرم مکہ مین کثرت سے ہین یہ سب اونھین دو کبوترون کی نسل ہے نبی کریم نے اونکو دعا دی
ہے اللہ تعالے نے اونکی نسل مین برکت کی ہے اور دار الامن مین اپنے گھر کے حوالے مین اونکو
جگہ دی ہے اور مکڑی کی نسبت مین حضور نے فرمایا ہے کہ ایک لشکر ہے خدا کا لشکرون مین سے اور اوسکے
مارنیکی حضور نے ممانعت کی ہے القصہ کفار بدشعار وہانسے نادم ہوکر پلٹے اور ابوجہل ملعون نے منادی کرا دی
تمام آبادی مکہ مین کہ جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر کے ساتھ لے آوے یا اونکا پتہ لگا دے اوسکو
سو اونٹ ہم دینگے سب کفار اس سبب سے حضرت کی تلاش مین سرگرم تھے لیکن اللہ تعالے آپکا خود
حافظ اور نگہبان تھا اس تلاش سے اونکو بجز دنیا کی ذلت اور عذاب آخرت کے کچھ حاصل نہوا
منقول ہے کہ جب تین راتین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غار مین گذر گئین تیسری شب کی صبح کو
عبد اللہ بن اریقط دیلی وعدہ کے موافق اونٹون کو غار کے دروازہ پر لایا اور عامر بن فہیرہ بھی

حاضر ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار غار ایک اونٹ پر سوار ہوے اور عبد اللہ اور عامر
ایک اونٹ پر اور بحیثیت کنارہ دریا کی راہ لی ایک رات دن برابر چلے اور دوسرے روز بھی چلے
یہانتک کہ دوپہر ہوی اور گرمی کا وقت آیا صدیق اکبر فرماتے ہین کہ مین دیکھنے لگا کہ کوئی طالب
تو ہمارے پیچھے نہیں آتا ہے ناگاہ ایک پتھر مین نے دیکھا اوسکی طرف متوجہ ہوا اوس پتھر کے نیچے
تھوڑی سی زمین سایہ دار تھی اوسکو مین نے حضرت سرور عالم کے واسطے برابر کیا اور تکیہ پوستین کا
درست کیا اسواسطے مین نے بچھایا اور عرض کیا کہ حضور ذرا یہان استراحت فرمالین حضور لیٹ رہے
اور سو گئے اور مین اوس صحرا کے اطراف مین پھرتا رہا ناگاہ ایک چرواہے کو مین نے دیکھا اور
اوس سے پوچھا کہ تو کسکا غلام ہے اوسنے کہا مین ایک مرد قریشی کے ملک کا ہون اور ایک
شخص کا نام لیا مین اوسکو جانتا تھا مین نے اوس سے تھوڑا دودھ مانگا اوسنے ایک پیالہ
مین دودھ مجھکو دوہ دیا مین نے تھوڑا پانی اوسمین ملا دیا کہ سرد ہو جاوے اور حضرت کے سامنے لایا
آپ بیدار ہو چکے تھے مین نے عرض کیا کہ حضرت اسکو نوش کرین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا
اوسمین سے پی لیا پھر مین نے عرض کیا کہ وقت کوچ کا آگیا الغرض ہم سوار ہوے اور چلے مروی ہے
کہ نبی کریم راہ مین منزل قدید مین پہونچے اور ام معبد عاتکہ بنت خالد کے خیمہ مین تشریف لیگئے
ام معبد ایک عورت تھین عاقلہ اور ضعیفہ اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھی رہتی تھین اور جو کوئی
مسافر آتا تھا اوسکی خدمت کرتی تھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے خرما اور گوشت
طلب کیا اونھون نے کہا اس سال ہمارے یہان قحط اور تنگی بہت ہے اگر میرے یہان
کچھ بھی ہوتا تو مین پیش کرتی حضرت نے جو اونکے خیمہ مین نظر کی ایک بکری دیکھی
خیمہ کے گوشہ مین فرمایا یہ گوسفند کیسی ہے ام معبد نے کہا یہ بسبب لاغری کے گلہ سے
چل نہین سکتی ہے حضرت نے پوچھا اسکے دودھ ہے اونھون نے کہا کہ یہ ایسی لاغر ہے

کہ اسکا گمان ہی نہین ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا تم اجازت دیتے ہو مین اسکو دوہون ام معبد نے
کہا میری ماں باپ آپ پر فدا ہون اگر آپسے ہو سکے آپ دوہ لین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس گوسفند کو اپنے سامنے بلایا اور دست مبارک اوسکے تھنون پہ لگایا اور اللہ تعالی کا نام لیا
اور فرمایا ای اللہ برکت دے اوسکی واسطے اوسکی بکری مین فی الحال اوس گوسفند نے اپنے پیر
پھیلا دیے اور تھن اوسکے دودہ سے بھر گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام معبد سے ظرف منگایا
اور اپنے دست مبارک سے دودہ دوہا اور اول اہل خیمہ کو پلایا بعدہ اپنے ہمراہیونکو پلایا اوسکے بعد
خود پیا اور اسقدر دودہ اوس گوسفند کا دوہا کہ سب حاضرین نے مکرر اوسکو پیا اور ام معبد کے
برتنون کو حضور نے دودہ سے بھر دیا اور اونکے پاس چھوڑ دیا اور روانہ ہوئے تھوڑی دیر
کے بعد ابو معبد اکثم بن ابی الجون شوہر ام معبد کے آئے اور گہر مین برتنون کو دودہ سے بھرا ہوا
پایا پوچھا یہ دودہ کہا سے آیا ہماری بکریاں دودہ دینے والی یہانسے بہت فاصلہ پر ہین ام معبد نے
کہا واللہ ایک مرد نہایت مبارک ہم پر گذرا چہرہ اوسکا نہایت دلکش باتین بہت اچھی
زبان نہایت فصیح تھی اور تمام اوصاف اور اخلاق اور شکل اور شمائل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
بہت عمدہ طور سے بیان کیے ابو معبد نے جب اوصاف جناب سرور کائنات خلاصہ اولاد عبد مناف
اپنی زوجہ سے سنے کہا واللہ یہ وہ شخص صاحب قریش ہی کہ جسکو ڈہونڈتے ہین اور ہمنے آوازہ
اوسکا سنا ہی اگر مین اوس تک پہونچتا اوسکی صحبت مین حاضر رہنیکا التماس کرتا اور امید ہی
کہ اوس تک پہونچونگا اور تدارک اسکا کرونگا اور مروی ہی کہ بعدہ وہ دونو حضرت کی حضور مین
حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا اور نقل کرتے ہین کہ وہ گوسفند کہ جسکی تھنون کو حضور کے دست مبارک
نے مس کیا تھا حضور کے دست شریف کی برکت سے اٹھارہ برس زندہ رہی اور دودہ دیتی تھی
صبح اور شام اور حضرت خلیفہ دوئم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین وہ گوسفند مری اور صحیح بخاری شریف

مین عبدالرحمن بن مالک سے منقول ہو وہ کہتے ہین کہ میرے باپ نے مجھسے کہا کہ سراقہ کہتا تھا کہ
قاصد قریش کے چند ہمارے قبیلہ مین آئے اور کہا کہ قریش کہتے ہین کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
یا اونکے صاحب ابوبکر کو قتل کرے یا قید کرے ہر ایک کے عوض مین ہم سو اونٹ دینگے ایک روز
مین بیٹھا ہوا تھا اپنی قوم مین کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ اسوقت ایک جماعت کو مین نے دیکھا
کہ ساحل کی راہ سے جاتی تھی گویا کہ محمد اور اونکے اصحاب تھے سراقہ کہتے ہین کہ مین سمجھ گیا کہ وہی ہین
لیکن مین نے چاہا کہ اوسکو دہوکا دون اور کہا مین نے کہ فلان فلان تھے میرے سامنے سے گئے
اور مین نے اونکو دیکھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب نہین ہین اور مخاطب مین نے
قوم مین توقف کیا اور بعدہ اوٹھکر گھر مین گیا اور لونڈی سے کہا اوسنے میرا گھوڑا اکینچا ٹیلہ کے
نیچے کھڑا کیا اور مین نے اپنا نیزہ اوٹھالیا اور زمین پر کھینچتا ہوا اوسکو چلا جسطرح کوئی
قضائے حاجت کو جاتا ہے اور جب ٹیلہ کے نیچے پہونچا گھوڑی پر سوار ہوا اور گھوڑا دوڑایا
یہانتک کہ حضرت کے قریب پہونچا گھوڑی نے ٹھوکر لی اور مین گر پڑا اور سپر مین اوٹھا اور
تیر قمار کے نکالکر مین نے فال دیکھی کہ مین ضرر آپکو پہونچا سکونگا یا نہین فال میری برخلاف
نکلی مین نے اوسپر چندان اعتبار نکیا اور گھوڑی پر سوار ہوا اور گھوڑا اونکی طرف دوڑایا
اور اسقدر قریب ہو گیا کہ آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرات کی مین سنتا تھا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم متوجہ تھے یعنی خدا کی یاد مین اور التفات اپنی طرف نکرتے تھے اور ابوبکر کثیر الالتفات تھے
ناگاہ میرے گھوڑے کی دونو ہاتھ زانو تک زمین مین دہنس گئے اور مین زمین پر کود گیا اور
گھوڑی کو مین نے زجر کیا کہ اوٹھے ہاتھ زمین سے نکال نہ سکتا تھا بعدہ جب گھوڑا نکلا پھر مین نے
قمار کے تیر سے تفؤل کیا تبھی فال نکلی سمجھ گیا مین کہ آپ پر قابو نپاؤنگا اور حضرت صدیق اکبر
فرماتے ہین کہ جب سراقہ میرے قریب پہونچا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ڈھونڈنیوالا ہمارا

آپہونچا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا سراقہ جب ہمسے ایسا قریب ہوگیا کہ ہمارے اور اوسکے درمیان مین ایک دو نیزے سے زیادہ فاصلہ نرہا مین نے عرض کیا یارسول اللہ دہونڈہنیوالا اب ہمکو پا گیا اور مین رو دیا خواجہ عالم نے فرمایا کیون رویا مین نے عرض کیا یارسول اللہ مین اپنی نفس کیواسطے نہین روتا ہون آپکے خیال سے روتا ہون حضرت نے سراقہ کیطرف دیکہا اور کہا الہی اسرار اور پرستش کی ہمکو کفایت کر اسکے شر سے جسطرح تجہکو منظور ہو فورا چارون ہاتہہ پیر سراقہ کی گہوڑے کے زانو تک زمین مین دہنس گئے سراقہ نے فریاد کی کہ یا محمد میرا گہوڑا اس آفت سے چہوٹ جاوے مین عہد کرتا ہون کہ اب آپسے مخالفت نکرونگا بلکہ جو کوئی پیچہے آپکی تلاش مین آتا ہوگا اوسکو پہیر دونگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ اگر یہ سچا ہے تو اسکے گہوڑے کو چہوڑ دے فورا پیر سراقہ کے گہوڑے کے زمین سے نکل آئے سراقہ کہتے ہین اوسوقت میرے دلمین یقین ہوگیا کہ جلد تر دین آپکا ترقی پاویگا پس مین نے اسباب اور زاد راہ کو پیش کیا حضور نے قبول نکیا اور ایک روایت مین ہے سراقہ کہتے ہین کہ مین نے ایک تیر اپنے ترکش سے نکالکر پیش کیا اور کہا کہ حضور اسکو لے لین راہ مین میرے اونٹ اور بکریان آپکو ملین گی جو کچہہ آپکو حاجت ہو میرے چرواہے دینے لیجیگا حضرت سرور عالم نے فرمایا مجہکو کوئی حاجت اونکے نہین ہے فقط اسقدر مجہکو منظور ہے کہ تو میرے حال کو کسی سے کہنا نہین سراقہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت سے نامہ امان مانگا کہ میرے اور حضرت کے درمیان مین ایک نشانی رہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا اونہون نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر یا استخوان پر نامہ لکہکر مجہکو دیا مین نے اوسکو لے لیا اور پلٹا اور نبی کریم جانب مدینہ طیبہ روانہ ہوئے سراقہ راہ مین جو کوئی ملتا تہا اوس سے کہتے تہے کہ مین نے اس راہ کو خوب دہونڈ لیا اونکا نشان بہی نپایا یہ کہکر لوگونکو پہیر دیتے تہے کیا اللہ تعالے کی قدرت ہے کہ سراقہ آئے تہے حضرت سے مجادلہ کو

اور اللہ تعالے نے انہی سے کام حفاظت کا لیا ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۱۲ اور سراقہ بعد
فتح حنین کے جب جناب سرور عالم نے مراجعت کی تو راہ مین حضرت سے آکر ملے اور مسلمان ہو گئے
رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ چونکہ اوس راہ سے اکثر ملک شام کو آتے جاتے تھے
لوگ وہانکے اونکو پہچانتے تھے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے واقف نتھے اور اس سفر مین حضرت
صدیقؓ ردیف تھے حضرت کے یعنے آپکے پیچھے اونٹ پر سوار تھے اسوجہ سے جو کوئی آپکو دیکھتا تھا
پوچھتا تھا کہ یہ کون ہین صدیق اکبر کہتے تھے یہ وہ ہین جو مجھکو راہ دکھاتے ہین وہ لوگ اس قول کو
ظاہر پر قیاس کرتے تھے اور صدیق اکبرؓ کا مطلب اور ہی تھا اور یہ ایسا حیلہ تھا کہ اظہار حقیقت
بھی کرتے تھے اور پھر پردہ بھی تھا کہ راز مخفی رہے اور نقل کرتے ہین کہ بریدہ بن حصیب اسلمی نے سنا
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یار کے ساتھ مکہ سے نکلے ہین اور اہل مکہ نے اونکے قتل کرنے پہ اور اسیر کرنے پہ
سو اونٹ دینا قبول کیا ہے اونکو طمع پیدا ہوئی اور ستر سوار اپنے قبیلے کے ہمراہ لیکر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی تلاش کو چلے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچ گئے حضور نے فرمایا
تو کون ہے اونہون نے کہا بریدہ حضرت نے صدیق اکبرؓ سے متوجہ ہوکر فرمایا یا ابابکر بَرَدَ اَمرُنا
خوش ہوا ہمارا کام پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ کس قبیلہ سے ہو اونہون نے
کہا قبیلہ بنی اسلم سے حضرت نے فرمایا سَلِمْنَا سلامتی پائی ہمنے پھر اونسے پوچھا کہ کس قوم سے ہے
اونہون نے کہا بنی سہم سے حضرت نے فرمایا خَرَجَ سَہْمُنَا باہر ہوا تیر تمہارا بریدہ نے جب کلام شیرین
جناب سید عالم کا سنا متعجب ہوکر کہا آپ کون ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین محمد ابن عبداللہ خدا کا رسول ہون بریدہ نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور بکمال اخلاص کے ساتھ مسلمان ہو گئے اور جسقدر لوگ اونکے ہمراہ تھے
سب نے اسلام قبول کیا رضی اللہ عنہم بریدہ شب بھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت

مین رہی جب صبح ہوئی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ بے لوگ آپ مدینہ مین چلئے
اور عمامہ اپنا کہولکر نیزہ پر باندہ لیا اور آگے آگے حضور کے چلنے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپ میرے گہر مین قیام کرین گے نبی کریم نے فرمایا یہ اونٹ میرا مامور ہے یعنے اللہ کیطرف سے
جہان یہ جاویگا وہان مین اوترونگا اور صحیح روایات مین مروی ہے کہ جب خبر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ سے ہجرت کرنیکی مدینہ منورہ کیطرف اہل مدینہ نے سنی ہر روز
باہر آتے تھے اور حرہ کی اوپر پتہرون کے سایہ مین بیٹھتے تھے اور جناب سید عالم کی تشریف آوری کا
انتظار کرتے تھے جب دہوپ چڑہتی تھی اور گرمی ہوتی تھی اپنے گہرونکو پلٹ جاتے تھے جس روز
نیر برج رسالت کا اوس بلدۂ پاک مین نزول اجلال ہونیوالا تھا حسب عادت اوس روز
بھی اہل مدینہ بہت انتظار کرکے گہرونکو پلٹ گئے ایک یہودی ایک حصار پر کسی کام کو
گیا تھا ناگاہ دور سے جناب سرور عالم اور اونکے یارونکو اوسنے دیکہا اور بے اختیار ہو گیا
اور پکارا اے اہل عرب اے بنی قیلہ جس دولت اور سعادت کا تمکو انتظار تھا وہ آپہونچی اور
ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو انصار کے پاس بہیجا اوسنے انصار کو
اطلاع دی تمام مسلمان مدینہ منورہ کے اللہ کے محبوب کی خبر تشریف آوری سنکر ہتیار لگا کر جوان
اور لڑکے اور مرد اور عورت سب استقبال کو شہر سے نکلے اور حرہ پر حضرت سرور عالم سے آکر سب نے
ملاقات کی اور مبارکبادی اور بڑی خوشی کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ
تعالے عنہ سے کہتے تھے اُدْخُلَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ اور ایک روایت مین ہے کہ عورتین اور لڑکے
مدینہ کے خوش ہو ہو کر کہتے تھے جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ آئے اللہ کے نبی آئے اللہ کے رسول اور
بعض روایات مین ہے کہ عورتین مدینہ طیبہ کی دف بجاتی تھین اور یہ شعر پڑہتی تھین

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

آیُّهَا الْمَبْعُوثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

اور ایک روایت مین ہی کہ جناب سید عالم جسوقت مدینہ منورہ مین پہونچے ہین انصار کی جاریونکی ایک جماعت پر گذرے وہ عورتین یہ گاتی تھین نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ وَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ اور سید المرسلین فرماتے تھے کہ حق تعالے جانتا ہی کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اتفاق ہی اہل سیر کا کہ حضرت رسول کریم مدینہ منورہ مین ماہ ربیع الاول مین پیر کے دن جلوہ افروز ہوی لیکن تاریخ مین اختلاف ہے اور مروی ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مہار اونٹ کی پھیری اور دہنی جانب مدینہ سے محلہ قبا مین توجہ کی اور قوم بنی عمرو بن عوف مین اور بروایتے سعد بن خثیمہ کے پاس نزول فرمایا اور صدیق اکبر محلہ سنح مین خبیب بن یساف یا خارجہ بن زید کے پاس ٹھیرے چودہ دن یا کم زیادہ اس سے قوم بنی عمرو بن عوف مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور اہل سیر نے لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قیام کے زمانہ مین مسجد قبا کی نیو دیگئی اور تعمیر اوسکی شروع ہوئی اور وہ اول مسجد ہے مدینہ طیبہ مین کہ جسمین رسول کریم نے نماز پڑھی ہی اور اللہ تعالے نے اس مسجد شریف کو وہ فضل دیا ہے کہ قرآن مجید مین خود اوسکی تعریف فرماتا ہی اور منقول ہے کہ جناب سیدنا علی مرتضے کرم اللہ وجہہ نے بعد نبی کریم کے تین روز مکہ مین قیام کیا اور امانتین سبکی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اونکو پہونچا دین بعدہ جناب ولایت مآب بھی مکہ سے مدینہ کیطرف روانہ ہوے رات کو آپ پیادہ پا چلتے تھے اور دن کو چھپ جاتی تھے ہنوز جناب سرور کائنات قبا مین قیام پذیر تھے کہ مولای مومنان سیدنا علی مرتضی بھی پہونچ گئے اور آپکے پیرون مین پیادہ پا چلنے کی وجہ سے آبلے پڑگئی تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محبت کیوجہ سے اپنے دست مبارک اونکے پیرون پر ملے اور دعائے شفا بھی فورا حضرت امیر صحیح ہو گئے اور پھر کبھی آنکھ پیر مین

اور روضہ میں یوں مروی ہی کہ جناب سید المرسلین جمعہ کے دن قبا سے باہر تشریف لائے تاکہ
مدینہ منورہ میں تشریف لیجاویں آنحضرت اونٹ پر سوار تھے جب بنی سالم بن عوف میں پہونچے
وقت نماز جمعہ کا آگیا مقام بطن وادی میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کمال فصاحت
اور بلاغت کے ساتھ پڑہا اور لوگونکو تقوی اور نیکی کرنیکی تحریص کی اور نماز جمعہ یہی
اول نماز اور خطبہ اور جمعہ تھا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہا اور جب حضور وہاں سے سوار ہوے
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم میں تشریف رکھیے اور ایک روایت میں ہی کہ جس قبیلہ کے
محلہ میں حضرت سرور عالم پہونچکر جاتے تھے اشراف اوس قبیلہ کے آتے تھے اور مہار حضور کے اونٹ کی پکڑتے
اور کہتے تھے یا رسول اللہ آپ ہمارے یہاں اوتریں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے
فرماتے تھے میرے اونٹ کو چھوڑ دو وہ مامور ہی یہانتک کہ پہونچے سرور عالم اوس مقام پر کہ
اب مسجد نبوی ہے اونٹ حضرت سرور عالم کا وہان بیٹھ گیا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ جگہ ہمارے اوترنیکی ہے انشاء اللہ تعالے ایک جماعت انصار کی جمع ہوئی اور عرض کیا
کہ ہمارے گھر میں تشریف لیچلیے حضرت نے فرمایا میری ناقہ کو چھوڑ دو وہ مامور ہے پس
ناقہ مبارک اوٹھا اور چند قدم چلا اور جہان اب منبر شریف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے
وہاں پر بیٹھ گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوتر پڑے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آگے آکر
عرض کیا یا رسول اللہ میرا گھر یہانسے قریب تر ہے اذن دیجیے کہ اسباب آپکا اپنے گھر میں لیجاؤں
حضرت نے فرمایا اچھا ایسا ہی ہوگا ابو ایوب انصاری فوز عظیم سمجھکر اسباب وغیرہ حضور کا اپنے
گھر میں لیگئے اور ناقہ حضور کا وہاں پر بٹھا دیا انصار نے بسبب غلبہ شوق کے استدعا کی کہ یا رسول اللہ
اسباب وغیرہ آپکا ابو ایوب کے مکان میں گیا حضور اگر ہمارے گھر میں تشریف لیچلیں رحمت
اور شفقت سے بعید نہوگا حضور نے فرمایا آدمی اپنے اسباب کے ساتھ ہے اور ایک روایت میں ہے

کہ جب ناقہ حضور کا مقام مسجد شریف پر بیٹھ گیا حضرت رحمت عالم نے فرمایا یہان کسکا گہر
ہمارے اہل کے گہرونسے قریب تر ہے ابو ایوب انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اگہر قریب
ہے یہ میری گہر کی دیوار ہے اور یہ دروازہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور کوئی جگہ قیلولہ
کیواسطے میری مہیا کرو ابو ایوب نے عرض کیا ایک لحظہ صبر حضور توقف فرماوین اور اپنی گہرمین گئے
اور گہر کو صاف کیا اور مقام قیلولہ کیواسطے درست کیا اور آکر حضور کو اپنے گہرمین لیگئے اور
جناب سرور عالم سات مہینہ اونکی مکانمین رہے اور اسی سال مین عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ
کہ علمائے یہود سے تہے مسلمان ہوے اور وہ خود بیان کرتے ہین جب سید عالم مدینہ منورہ مین
جلوہ افروز ہوے اہل مدینہ حضرت کی حضور مین حاضر ہوے مین بہی گیا جب چہرۂ پر انوار کو دیکہا
مین نے سمجھ گیا مین کہ یہ چہرۂ انور جہوٹونکی صورت سے تو مشابہت نہین رکہتا ہے اور سنا مین نے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا
الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ اے لوگون ظاہر کرو سلام کو اور کہلاؤ کہانا اور صلہ رحم
کرو اور نماز پڑہو شبکو درحالیکہ آدمی سوتے ہون داخل ہو تم جنت مین ساتھہ سلامتی کی اور کہتے ہین
کہ یہ اول نصیحت ہے جو نبی کریم نے مدینہ منورہ مین فرمائی عبد اللہ ابن سلام نے یہ نصیحت سنی
اور گہر کو مراجعت کی اور جب نبی کریم کو خلوت مین پایا پہر حاضر ہوے اور کہا یا محمد مین
تین سوال آپسے وہ کرتا ہون کہ جسکا جواب سوای پیغمبر کے کوئی نہین جانتا ہے ایک یہ کہ اول
علامت قیامت کی علامتونسے کیا ہوگی دوسری یہ کہ اول طعام اہل بہشت کا کیا ہوگا
تیسری یہ کہ کیا وجہ ہے کہ لڑکا کبہی مان سے مشابہت رکہتا ہے اور کبہی باپ سے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت تک مین بے اطلاع تہا اسکا ابہی جبرئیل نے مجھکو بتلا دیا
عبد اللہ ابن سلام نے کہا ہے یہ یعنی جبرئیل دشمن یہود ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

آیۃ کریمہ پڑھی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْنَ
بعدہ فرمایا اول علامت قیامت کی ایک آگ ہوگی وہ آتی مشرق سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو
مغرب کیطرف بھگا دیگی جیسے چرواہا بکریون کو ہنکاتا ہے اور وہ مچھلی جسکی پشت پر زمین ہے
ایک ٹکڑا منفردہ اوسکے جگر کے ساتھ متعلق ہے اول طعام اہل بہشت کا وہ ٹکڑا ہوگا اور وہ کھانا نہایت
لذیذ ہے اور لڑکا جو کبھی ماں سے اور کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ نطفہ مرد کا اگر سابق اور زیادہ
ہوتا ہے لڑکا باپ اور دادہیال والونکی مشابہ ہوتا ہے اور اگر نطفہ عورت کا سابق اور زیادہ ہوتا ہے
تو لڑکا ماں سے اور نانہال والونسے مشابہ ہوتا ہے عبداللہ ابن سلام نے یہ جوابات سنکر کہا اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور مسلمان ہوگئے رضی اللہ تعالےٰ عنہ بعدہ عرض کیا یا رسول اللہ
یہودی مجھپر بہتان لگاوینگے حالانکہ جانتے ہین کہ مین اونکا سید ہون اور اونکے سید کا لڑکا ہون
اور بہت بڑا عالم ہون اونمین اور اونکے بڑے عالم کا لڑکا ہون اگر اونکو میرا مسلمان ہونا معلوم
ہو جاویگا ایسی باتین میری نسبت مین کہین گے کہ جسکی مجھکو خبر بھی نہوگی میری یہ ایک عرض ہے
کہ قبل اسکے کہ اسلام میرا ظاہر ہو آپ یہود کو طلب فرماوین اور حال میرا اونسے پوچھین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن سلام کو ایک مقام پر چھپا دیا اور یہود کو بلایا اور فرمایا افسوس
ہے تمپر ڈرو اوس خدا کی عذاب اور عقاب سے کہ سوا اوسکی سزاوار پرستش کے کوئی نہین ہے تم جانتے ہو
کہ مین خدا کا رسول ہون اور تمہاری طرف آیا ہون ساتھ حق اور راستی کے مسلمان ہو جاؤ
وہ کافر کہنے لگے کہ ہم نہین جانتے ہین کہ تم خدا کے رسول ہو حضرت نے ارشاد کیا کہ عبداللہ ابن سلام
تم مین کیسا آدمی ہے اونھون نے جواب دیا ہمارا پیشوا ہے اور ہمارے پیشوا کا لڑکا اور بہت بڑا عالم ہے
ہم مین اور بڑے عالم کا لڑکا ہے حضرت نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جاوے تو تم کیا کہوگے وہ کہنے لگے
حاشا کہ وہ مسلمان ہو اللہ اوسکو اس سے بچاوے تین بار حضور نے یہی کلمات ارشاد کیے اور اونھون نے

یہی جواب دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد اوسکے فرمایا ای ابن سلام باہر آؤ اور اپنی بین اونکو دکہاؤ عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ تعالی عنہ باہر نکلے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور یہود سے کہا اونہون نے ڈرو خدا سے اور ایمان لاؤ اونپر اسواسطے کہ تم ضرور جانتے ہو کہ یہ خدا کے رسول ہین وہ کافر عبد اللہ ابن سلام سے کہنے لگے تم جہوٹے ہو اور ایک روایت مین ہے کہ اون ظالمون نے اونکے حق مین کہا وہ شر ہے ہمارا اور شر کا لڑکا ہے اور جاہل ہے ہم مین اور جاہل کا لڑکا ہے ابن سلام نے کہا یا رسول مین اسیسے ڈرتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون بے انصاف جہوٹونکو اپنے پاس سے نکال دیا اور اوسی سال مین مسجد نبوی حضرت نے بنا فرمائی اور قبل اوسکے یہ طریقہ تہا کہ جہان نماز کا وقت آجاتا تہا حضور نماز پڑہ لیتے تہے مروی ہے کہ جہان پر اونٹ حضرت سرور عالم کا بیٹہا تہا وہ ایک میدان تہا اور گرد اوسکے حاطہ اور وہ زمین دو یتیم سہل اور سہیل پسران رافع بن عمرو کے ملک مین تہی اور حضرت اسعد بن زرارہ اونکو تربیت کرتے تہے اور اوس جگہ حضرت اسعد بن زرارہ قبل از تشریف آوری جناب سید عالم امامت اپنے اصحاب کی کرتے تہے اور جمعہ کو بہی وہین پڑہتے تہے حضرت نے پوچہا کہ یہ زمین کسکی ہے عرض کیا گیا دو یتیم لڑکونکی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خرید کرنا چاہا بنی نجار نے کہا کہ ہم قیمت اسکی دیدین اور ایک روایت مین ہے کہ اون لڑکون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم قیمت اوسکی آپسے نلین گے بلا قیمت نذر کرتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نکیا اور دس مثقال طلا پر حضور نے اوسکو خرید کر لیا اور صدیق اکبر سے فرمایا کہ قیمت اسکی دیدو اونہون نے قیمت دیدی اور نبی کریم نے اوس زمین کو ہموار کرکے مسجد شریف کی بنیاد قائم کی اور تعمیر مسجد مین مشغول ہوے اصحاب رسول اللہ اینٹین اوٹہاتے تہے اور حضرت سرور عالم بہی اونکے ساتہ خود اینٹین اوٹہاتے تہے اور صحابہ کی ترغیب کیواسطے

فرماتے تھے ھٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَیْبَرُ ھٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْھَرُ اور یہ رجز پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَۃِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ الغرض مسجد شریف طیار ہوئی دیوارین اوسکی کچی اینٹونکی تھین اور چھت خرمی کی شاخونکی اور ستون اور محراب قبلہ اوسکی خرمی کی لکڑی سے اور تین دروازے اوسمین قائم کیے حضرت عمرکی زمانہ خلافت تک مسجد شریف اوسی ہیئت پر رہی جب مجمع اہل اسلام کا بست ہوا حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے اوسکو کشادہ کیا لیکن اصلی بنا کو نہین بدلا پھر حضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ نے اوسکو زیادہ تر کشادہ کیا اور بنا اوسکی بھی متغیر کردی دیوارین سنگ منقش اور گچ سے بنائین اور ستون بھی سب منقوش پتھرون سی بنائے اور چھت ساج کی لکڑی سی بعدہ اور امرائے اسلام نے اپنے اپنے وقتمین اوسکو کشادہ کیا اور تکلفات کیے اور اسی سال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف مین باہم صحابہ مین عقد مواخات کا باندھا اسطرح پر کہ ایک کو دوسریکا بھائی قرار دیدیا اور باہم ان مین تحریر بھی ہوئی کہ ایک دوسری کے ساتھ مساوات اور مواسات کرین اور مروی ہی کہ جناب ولایت مآب سیدنا علی مرتضی کا عقد مواخات کسی صحابہ کے ساتھ حضرت نے نہین باندھا سیدنا علی مرتضی نے کہا یا رسول اللہ آپنے یارون مین عقد بھائی چارہ کا باندھا میرے واسطے کوئی بھائی تجویز نکیا میرا بھائی کون ہے حضرت نبی کریم نے فرمایا مین تیرا بھائی ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضور نے تو میرا بھائی ہی دنیا اور آخرت مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ورضی اللہ تعالے عنہ وکرم اللہ وجہہ اور روایت کرتے ہین کہ ہوا مدینہ کی خراب تھی اور وبا وہان بہت ہوا کرتی تھی زمانہ جاہلیت مین وبا وہانکی مشہور تھی مہاجرین کو آب وہوا موافق نہوئی اور اکثر بیمار ہو گئے اور ایسی ضعیف ہو گئے کہ نماز کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکتے تھے حضرت صدیق اکبر کو بھی تب لاحق ہوئی اور حضرت بلال بھی اوسمین مبتلا ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حال بیماری کا عرض کیا

جناب سرور عالم نے دعا کی ای خداوند اسنزاوار پرستش دوست کردے ہمکو مدینہ ایسی دوستی
کہ مکہ سے ساتھہ تھی ہمکو یا اوس سے بھی زیادہ اور اوسکی ہوا صحیح کردے اور برکت کر ہمارے واسطے
اوسکے صاع میں اور مد میں اور مدینہ کی تپ کو مقام جحفہ میں منتقل کر اللہ تعالی نے یہ دعا اپنے حبیب کی
کی قبول کی اب ہوای مدینہ مہاجرین کی مزاجونکے موافق کردی اور وبا اور تپ یہانسے
مقام جحفہ میں منتقل کردی اور اسی سال میں اذان کی ابتدا ہوئی کیفیت اوسکی یہ تھی
کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور عبادات اور دین کو
قائم کیا لوگونکو حاجت ہوئی کہ نماز کیواسطے کوئی علامت پیدا کیجاوے کہ اوس سے وقت نماز
معلوم ہو اور مسجد میں حاضر ہون جناب سید المرسلین نے موافق آیہ کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ [illegible]
اکابر مہاجرین اور انصار سے اس بارے میں مشورہ کیا بعضون نے کہا کہ بوق کی آواز سے اعلان
کیا جاوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نکیا اسیوجہ سے کہ یہ طریقہ یہود کا تھا اعلان وقت
نماز کیواسطے بعضون نے کہا کہ وقت نماز کے ناقوس بجایا جاوے حضور نے اسکو بھی رد کیا
کیونکہ یہ طریقہ نصاریٰ کا تھا بعضون نے کہا کہ آگ روشن کیجاوے حضرت سید عالم نے اسکو بھی
ناپسند کیا اور یہ فرمایا کہ یہ آداب مجوس کا ہے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ
ایک شخص کو کیون نہین تعین فرما دیتے ہین کہ وہ ندا کیا کرے کہ وقت نماز کا آیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکی تجویز کو پسند کیا اور حضرت بلال کو حکم دیا کہ وقت نماز کے پکارا کرو اور ابتدا میں
کلمات ندا کے یہ تھے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ بعدہ عبداللہ بن زید انصاری خزرجی نے خواب میں دیکھا
کہ ایک مرد افق کی طرف سے سبز کپڑے پہنے ہوے نکلا اور ایک ناقوس اوسکے ہاتھ میں تھا عبداللہ
ابن زید نے اوس سے کہا ناقوس کو بیچتا ہے اوسنے کہا تو کیا کریگا عبداللہ نے جواب دیا کہ [illegible]
اعلام کرون اوس سے لوگونکو تا کہ نماز کا وقت معلوم ہو اوس مرد نے کہا عبداللہ بن زید سے

میں تجکو اس سے بہتر چیز بتلا دین اور وہ مرد کہڑا ہوا اور کلمات اذان کے پڑہے پہر تہوڑا بیٹہ
میں دیکہا کہ وہ مرد مسجد کی چہت پر چڑہا اور اذان کہی اور ایک لحظہ صبر بیٹہا اور پہر کہڑا ہوا اور اقامت
یعنے تکبیر کہی عبد اللہ ابن زید جب جاگے مجلس شریف میں جناب سید موجودات کی حاضر ہوئے اور حال خواب
کا بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ یہ خواب حق ہے اور چاہیے نماز کو بلانا انہی کلمات سے اور اسے
اور ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کلمات اذان کے
جیسا کہ عبد اللہ ابن زید نے خواب میں سنے تہے بتلائے حضرت نبی کریم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو
حکم فرمایا کہ تو اذان کہہ کہ آواز تیری بلند اور احسن ہے بلال اذان کہنے لگے کہتے ہیں کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہی مثل عبد اللہ ابن زید کے واقعہ میں دیکہا تہا جب آواز حضرت
بلال کی سنی گہر سے نکلکر دوڑے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور میں حال اپنے واقعہ کا بیان کیا
اور کہتے ہیں کہ سات صحابہ نے یہی خواب دیکہا تہا اور سنن ابن ماجہ میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ
حضرت بلال صبح کی نماز کیوقت حجرہ مبارک کے دروازہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا الصلوۃ یا رسول اللہ
گہر والوں نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے ہیں حضرت بلال نے آواز بلند کی اور کہا اَلصَّلٰوۃُ
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بعد اسکے یہ کلمات صبح کی اذان میں مقرر کیے گئے اور ایک
روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود مقرر کیے اور ہجرت کی دوسرے برس
کعبہ مکرمہ قبلہ مقرر ہوا قبل اوسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے
چنانچہ صاحب روضہ نے لکہا ہے کہ ابن عباس اور ایک جماعت اسکی قائل ہیں کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم مکہ معظمہ میں نماز بیت المقدس کیطرف پڑہتے تہے لیکن کعبہ شریف کیطرف پشت
نکرتے تہے بلکہ اسطرح کہڑے ہوتے تہے کہ کعبہ ایک طرف حضرت کے رہتا تہا اور یہی قول صحیح ہے
اور جب ہجرت فرماکر مدینہ طیبہ میں تشریف لائے وہاں بیت المقدس کیطرف بالاتفاق پڑہتے تہے

سولہ یا سترہ مہینے بعدہ خاطر شریف اسطرف متوجہ ہوئی کہ کعبہ کیطرف نماز پڑہین اسواسطے کہ آپکے
جدامجد ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ تھا چنانچہ بعض تفاسیر مین لکھا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت سید عالم نے
جبرئیل ؑ سے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالے کعبہ کو میرا قبلہ کردے جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ
مین بھی ایک بندہ ہون بندگان خدا سے آپ اپنے خدا سے دعا کرین وہ آپکی مراد کے موافق دیگا
آپکا مرتبہ بہت بلند ہے اللہ تعالے کی نزدیک یہ کہکر جبرئیل علیہ السلام پلٹ گئے اوسی وقت سے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آسمان کیطرف دیکھا کرتے تھے کہ کب جبرئیل آوین اور خبر دین کہ کعبہ قبلہ
مقرر ہوا ہجرت کی دوسرے برس رجب کے مہینہ مین دوشنبہ کی روز جبرئیل علیہ السلام آئے
اور یہ آیہ کریمہ لائے قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
دیکھتے ہین ہم پھر پھر جانا تمہارے منہ کا آسمان مین البتہ پھیرینگے ہم تمکو اوس قبیلہ کو جسکو تم
پسند کیا پھیرلو اپنے منھ کو مسجد حرام کیطرف اہل سیر نے لکھا ہے کہ سرور عالم بشر بن براء
کے مکانمین مع جماعت صحابہ کے تشریف رکہتے تھے اور ظہر کی نماز کا وقت آگیا اوس
محلہ کی مسجد مین آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑہنے لگے دوسری رکعت کے رکوع مین آپ
کعبہ شریف کیطرف پھر گئے سب مقتدی بھی آپکے ساتھ پھر گئے اور نماز پوری کی اور صحیح
بخاری شریف مین براء ابن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ اول
نماز جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کیجانب پڑھی ہے وہ نماز عصر تھی صاحب
روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ یہ روایت صحیح بخاری کی ظاہر روایت ارباب سیر کی ساتھ
منافات رکھتی ہے لیکن احتمال ہے کہ مراد براء بن عازب کی یہ ہو کہ اول نماز جو پوری اور کامل
یعنے ابتدا سے آخر تک جانب کعبہ شریف کے پڑھے ہے حضور نے وہ نماز عصر ہے اور بیت اللہ کے
قبلہ ہونے مین کمال محبوبیت نبی کریم کی اللہ تعالے نے ظاہر کی اسواسطے کہ آیہ کریمہ جسمین

بیت الحرام کیجانب منھ پھیرنیکا اپنے حبیب کو حکم فرمایا ہے اور اوپر پسند کو یہ ہوئی ہے اور جس میں یہ
ارشاد کرتا ہے ایسا قبلہ جسکو تمنے پسند کیا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیت اللہ سبب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پسندیدگی کے قبلہ ہوا اور اوسکی تعظیم فرض کی گئی تو سمجھ لینا
چاہیے کہ ذات پاک سید عالم خود کیسی محبوب خدا ہوگی اور اوسکی تعظیم کسقدر ہمکو لازم ہے
فی الحقیقت کعبہ قبلہ جسمانی ہے اور ذات شریف جناب نبوت قبلہ روحانی ہے پس جسطرح
بیت اللہ کیطرف جسم کا متوجہ کرنا فرض ہے اوسی طرح حضرت حبیب اللہ رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کیجانب متوجہ کرنا روح کا لازم ہے بیت اللہ کیطرف
توجہ کرنا علامت ایمان ہے اور سبب نجات کا عذاب سے اور حصول
ثواب کا عند اللہ اور اللہ کے حبیب کی جانب توجہ کرنا
نشانی ہے عرفان کی اور سبب ہے نجات کا
حرمان سے اور حصول تقرب الی اللہ کا
اَللّٰهُمَّ حَرِّقْ قَلْبِیْ بِنَارِ عِشْقِكَ
وَعِشْقِ حَبِیْبِكَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ
عَلَیْهِ

تتمہ

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی للکھنؤ مین اکثر مرۃ بعد اخرے طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین - قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

۱	۲	۳	۴	۵	۶
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الورےٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
۷ شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الورےٰ	۸ نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	۹ مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	۱۰ معدن البرکات فی ذکر مصائب اہلبیت و المعجزات	۱۱ کحل العینین فی ذکر احوال سید الکونین	۱۲ سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
۱۳ نبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	تعویذ سلیمانی	اندرجال
بحر طلسم	دریائی طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فضائے چمنستان
مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چاریار	تمثیلات نادرہ
مجموعہ ظرائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ رنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال خستہ لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی و ڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے -

العبد

قطب الدین احمد مالک مطبع نامی للکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

اشتہار | برکت آثار

اس زمانہ میمنت اقتران مین یہ مجموعہ لاجواب خزینہ
برکات مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے
عالیجناب مولوی حافظ حاجی (غلام محمد یادعلی خان
صاحب نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے
روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ
ماہ مبارک ربیع الاول سے بارہوین تاریخ کیواسطے ایک
ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے
تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال پر ملال
وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالےٰ یکے بعد
دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ نہم
بھی جسکا نام (مصدر الخیرات فی ذکر سید السادات
ہے مطبع نامی لکھنو مین بعد اخذ حق تالیف
وصحت مصنف ماہ محرم الحرام ۱۳۰۳ ہجری مین
طبع ہو گیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع
قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین -
العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی
لکھنو - کٹرہ ابو تراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ دسواں رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمّے بہ

معدن البرکات

فی ذکر

صاحب الآیات والمعجزات

مولفہ شیدائی احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد نادر علیخانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ھ

فہرست کتاب معدن البرکات فی ذکر صفات البینات والمعجزات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا واہب العطیات ونصلی ونسلم علی رسولک صاحب الآیات والمعجزات

گو فکر وصف پاک ہو حیران یا رسول
کچھ بھی ادا ہوئے نہیں امکان یا رسول
خلق خدا ہے عاجز و حیران یا رسول
اوصاف تیرے کیا کرے انسان یا رسول

نازل ہے تیری شان میں قرآن یا رسول

یا حضور ہے دل بیمار کی طبیب
درد و الم ہے نہ ہو عشق دلبر قریب
کیونکہ نہ ہو کہ آپ ہیں اللہ کے حبیب
کہتے ہیں اللہ تیرے غلامی ہو نصیب

کرلی ثنا نعت کہاں یا رسول

وصف جمال پاک بیاں کیا کروں آ
خلق خدا کو عجز بیاں ہے خدا گواہ
سکتا ہے مجھکو کیا کہوں اے میرے بادشاہ
گر دیکھ لیں تیرے رخ روشن کو مہر و ماہ

جوں آئینہ ہوں ششدر و حیران یا رسول

کٹتی ہے اپنی عمر اسی پیچ و تاب مین — پہونچا بھی گر جناب رسالت مآب مین
کس منہ سے کچھ سکونگا مین کچھ اپنی باب مین — افسوس مر گیا نہ فراق جناب مین

نادم ہون منفعل ہون پشیمان یا رسولؐ

صدقے مین تیری رحمت غفار ہو نصیب — آنکھون کو دید روی پر انوار ہو نصیب
جو کچھ ہو از رہ دل زار ہو نصیب — گر وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب

تجھے مرگ مجھ پہ ہو آسان یا رسولؐ

انسان کس زبان سے کرے آپکی ثنا — ایک مشت خاک کو یہ کیا مرتبہ عطا
ذرہ کو تیرے فیض نے خورشید کر دیا — تجھ پر نہ کسطرح سے کرین جان و دل فدا

صدقہ مین تیرے پایا ہے ایمان یا رسولؐ

ویرانہ مین نصیب ہون فردوس مجھے مرے — ہر اک طرف سے نور کا عالم دکھائی دے
رونق نہ کیون ہو جبکہ مکانین مکین رہے — آباد کیجیے خانۂ دل اپنے عشق سے

مدت سے گھر پڑا ہے یہ ویران یا رسولؐ

لطف کریم آپکی بخشش کا ہے سحاب — باران رحمت اس سے نمایان ہو اب شتاب
وہ شکل ہو کہ رشک گنہ پر کرے ثواب — فرماؤ انکو نعمت جنت سے کامیاب

سب امتی ہین آپکے مہمان یا رسولؐ

بیکس ہون دردمند ہون حالت ہے اب تباہ — آتی نظر نہین مجھے کوئی مفر کی راہ
عاجز نوازی کیجیے اے میرے بادشاہ — مجھ پر ضرور چاہیے الطاف کی نگاہ

بندہ ہے مور تم ہو سلیمان یا رسولؐ

اللہ نے دیا تجھے شاہا وہ مرتبہ — جسکو خدا ہی جانتا ہے اور کہون مین کیا

عابد ہزار جان سے کیونکر نہو فدا		خاکی ہے لطف اسکو غلامی مین عذر کیا
	ہے قدسیون پہ آپکا فرمان یا رسول	

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اللہ تعالےٰ جلشانہ اپنے حبیب کریم کے خطاب مین فرماتا ہے
اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ہمنے دیدی تمکو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کوثر شان نزول اس
سورہ شریف کا یہ لکھا ہی کہ جب جناب رسالت پناہ کی صاحبزادے حضرت عبداللہ
جو بعد بعثت کے پیدا ہوے تھے اور طیب اور طاہر اونکا لقب تھا مکہ معظمہ مین انتقال کیا
حالت طفلی مین بعضے کفار نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے نے انتقال کیا
اب ذکر اونکا بعد اونکے محو ہو جاویگا اور لفظ ابتر نسبت حضرت کی اونہون نے کہا اللہ تعالےٰ کو
بسبب محبت کے گوارہ نہوا اور یہ سورہ پاک نازل فرمائی اول مین اپنی حبیب کی تسکین خاطر
کیواسطے اپنی عطائے کثیر کو بیان کیا اور اوسکی ادائے شکر کیواسطے حکم عبادت کا فرمایا بعدہ
آخر سورہ مین ارشاد کیا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ جو تمہاری عیب گو ہین وہی ابتر ہین کہ
اونکا کوئی خیر کے ساتھہ نام لینیوالا بھی نرہیگا اور جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ
جتنے اعدا اور بدگو تھے حضور کے وہ ایسے مٹ گئے کہ کوئی اونکا یاد کرنیوالا خیر کی ساتھہ نرہا اور اگر
اتفاق سے اونکا ذکر بھی ہوتا ہی تو برائیکے ساتھہ ہوتا ہی اور اس آیہ کریمہ کی معنی مین شیخ محدث دہلوی
نے مدارج مین لکھا ہی کہ تمام فضائل اور کمالات اور برکات کہ فائض ہوی ہین رب العزت کی
درگاہ سے جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس کلمہ مین کہ جوامع الکلم ہی داخل ہین
اور کوثر سے مراد ہی خیر کثیر دنیا اور آخرت مین اور یہ کلمہ باوجود اس اختصار کی ظاہر کرتا ہے
اس راز کو اگر تمام عالم کے علما اور عرفا اسکی شرح کرین نہین کر سکتے ہین لیکن بالفعل
جو کچھہ نظر مین ہی لکھتا ہون فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنے دی ہمنے تمکو

مناقب مثا کا اشارہ کہ ہرایک اونمین سے بہت بڑا ہی تمام ملک دنیا سے جب ہمنے تمکو یہ نعمتین دین تو
چاہیے مشغول ہو ہماری طاعت مین اور باک نکرو بدگویونکے کہنے سے اور عبادت کی دو قسمین ہین
ایک عبادت بدنی اور ایک مالی فصل لربک مین اشارہ ہی اول کیطرف اور وانحر مین اشارہ
ہے دوسری قسم کیجانب اور فرمایا ہے انا اعطیناک ساتھ لفظ ماضی کے نہ ساتھ لفظ مستقبل
کے یعنے یہ نہین ارشاد کیا سنعطیک ہم دینگے تمکو یہ ارشاد آلہی اسبات پر دلالت کرتا ہے
کہ یہ عطا حاصل ہوئی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آپکے وجود عنصری کے پہلے جیساکہ حضور نے
خود فرمایا ہی کنت نبیا وادم بین الروح والجسد تہا مین نبی درحالیکہ آدم درمیان روح اور
جسم کے تھے پس اس آیہ شریفہ مین گویا فرمایا ہی اللہ تعالے جلشانہ نے کہ یا محمد مہیا کیا مین نے
اسباب سعادت کا تمہارے واسطے قبل تمہارے داخل ہونیکے دائرہ وجود مین پس کیونکر
چھوڑ دونگا مین تمکو بعد تمہارے وجود کے اور عبادت کرنیکے یعنے جب تمنے کچھ نکیا تھا اوسوقت
ہمنے یہ عطا کی تو اب تم ہماری عبادت اور فرمان برداری کرتے ہو اب کیونکر ہم اپنی
عطا کو تمسے روکینگے نہین دیا ہے ہمنے یہ فضل عمیم تمہاری طاعت اور عبادت سے
بلکہ دیا ہے محض اپنے فضل اور احسان سے بغیر کسی سبب کے اور آیت کے حاصل معنی
یہی ہین اگر یہ کہا جاوے کہ تمام انبیا کو بلکہ عام آدمیون کو جو کچھ دیا ہی وجود عنصری
سے آگے ہی دیا ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کہتے ہین علماے امت کہ نبوت اور کمالات حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی عالم ارواح مین ظاہر کردی تھی اور ارواح انبیا علیہم السلام نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفاضہ کیا ہے جیساکہ حضور نے فرمایا ہی کنت نبیا آخر حدیث تک یعنے
اوسکے نبوت تہی دوسری انبیا کی علم الہی مین تھی نہ خارج مین اور جو کہا ہی کوثر سے مراد ایک نہر ہے
جو جنت مین ہی اور وصف اوسکا احادیث مین مروی ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت مین جنت مین سیر کر رہا تھا
ناگاہ دیکھی مین نے ایک نہر کہ ہر طرف اوسکے گنبد ہین موتیون کے اور مٹی اوسکی مشک اذفر
کی ہے مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے اونھون نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ تعالے نے آپکو دی ہے
روایت کیا اسکو بخاری نے اور مشہور سلف مین یہ تفسیر ہے اور حدیث مین تفسیر اوس
نہر کی ساتھہ واقع ہے اور بعضون نے کہا ہو کہ کوثر سے مراد حضور کی اولاد پاک ہے
اسواسطے کہ یہ سورہ شریفہ نازل ہوئی ہے اونکے رد مین جنھون طعنہ کیا تھا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی بے اولادی کا پس فرمایا اللہ تعالے نے دی ہین سے تمکو اولاد
کہ باقی رہین گے قیامت تک اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے اور کوثر
لغت مین مصدر ہے بمعنے کثرت کے اور اسمین رد ہے اون کفار کے قول کا جنھون نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا تھا اور تفسیر کشاف مین ہے کہ کوثر بروزن فوعل ہے
کثرت سے لئے مبالغہ ہے اوسمین یعنے بہت بہت اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
کہ اونھون نے کوثر کو ساتھہ خیر کثیر کے تفسیر کیا ہے پس کہا اونسے سعد بن جبیر نے لوگ ایسا
کہتے ہین کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت مین فرمایا ابن عباس نے وہ بھی جملہ خیر کثیر سے ہے معنی اسکے
یہ ہین کہ دیا مین نے تمکو اے محمد دو جہان کی نیکیون سے اسقدر کہ بسبب بہت ہونے
اوسکی انتہا ہی نہین ہے اور سوائے تمہارے کسی اور کو دیا ہی نہین گیا ہی دینے والا اوسکا
مین ہون کہ پروردگار ہون اہل جہان کا پس خاص کر تمہاری ہی واسطے ہین بڑی شریف
اور بڑی وافر بخششین اور مین ہون بہت بڑا کریم دینے والونکا اور بہت بڑا عظیم انعام
کرنیوالونکا فصل لربک پس پرستش کر واسطے رب کی کہ عزیز کیا اوسنے تمکو ساتھہ اپنی
عطا کے اور سرفراز کیا اور نگاہ رکھا تمکو خلق کے احسان سے برخلاف تمہاری قوم کے

[illegible] کی عبادت کرتے ہین وَانْحَرْ اور جب ذبح کرو اوسکی واسطے اور اوسیکے نام پر کرو برخلاف اس قوم کے بتون کے نام پر ذبح کرتے ہین اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ بتحقیق جو تمہارا دشمن ہے اور تمہارے خلاف کرتا ہے وہی ہے ابتر یعنے بے نسل اور بے برکت تم اسواسطے کہ قیامت تک مومنین کی اولاد پیدا ہوگی وہ سب اولاد معنوی اور اعقاب تمہارے ہونگے اور ذکر تمہارا بلند ہے منبر و منبر اور عالم کی زبانون پر ذکر جب ابتدا خدا کے ذکر سے کرین تو تمہارے نام کو کرین اور تمکو آخرت مین ایسی چیز دینگے جو وصف اور ثنا سے باہر ہے تم ایسے کو ابتر نکہنا چاہیے ابتر تمہارا برا کہنے والا ہے کہ دنیا اور آخرت مین کوئی اوسکا نام نلیگا اور اگر لیگا لعنت کے ساتھ لیگا اور ابو بکر بن عباس نے کہا ہے کہ کوثر سے کثرت امت مراد ہے اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کوثر سے مراد قرآن اور عکرمہ نے نبوت اور مغیرہ نے اسلام اور حسین بن فضل نے تیسیر قرآن اور تخفیف شرائع اور کہی ہے اور بعضون نے شفاعت اکثر امت مین مراد لی ہے اور بعضون نے معجزات نبوت اور قرآن اور ذکر عظیم اور نصرت اعدای دین پیر مراد لی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ علما امت مراد ہین پس علما وارث ہین انبیا کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر سے علم مراد ہے اس قرینہ سے کہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اوسکے عقب مین ارشاد کیا ہے اور جو کچھ مقدم ہے عبادت پر اور عبادت نتیجہ اوسکا ہی علم ہے اور کوئی شے کثرت مین اور پھیلاؤ مین علم کی صفت کو نہین پہونچتے اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر خلق حسن ہین اور صواب یہ ہے کہ کوثر کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص نکرین بلکہ شامل ہے تمام صفات اور کمالات کو اسواسطے کہ خیر کثیر سب معانی کو شامل ہے اور فصل الخطاب مین بعد بیان کرنے معانی مذکورہ کے اہل طریقت نے بھی یہ اقوال نقل کیے ہین کہ کہا ابن عطا نے فرمایا اللہ تعالیٰ

دی ہمین نے تمکو معرفت ساتھہ اپنی الوہیت کے اور انفراد ساتھہ اپنی وحدانیت اور اپنی
قدرت اور مشیت کے اور سہیل تستری نے کہا ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یعنے دی
ہمنے تمکو معرفت کثرت کے ساتھہ وحدت کے اور علم توحید تفصیلی اور شہود وحدت عین
کثرت مین اوس تجلی کے ساتھہ کہ ایک ہی ہے اور یہ تجلی بمنزلہ اوس نہر کی ہی بہشت
مین کہ جو شخص اوسمین سے پانی پیوے پھر ہرگز پیاسا نہووے فَصَلِّ لِرَبِّکَ یعنے جب
مشاہدہ کیا تمنے واحد کو عین کثرت مین پس پڑھو استقامت کے ساتھہ نماز کامل کو ساتھہ
شہود روح اور حضور قلب اور انقیاد نفس اور طاعت بدن کی بیچ پلٹنے کے عبادتونکی
صورتون مین اسواسطے کہ نماز کامل یہ ہی ہے وافی ساتھہ حقوق جمع تفصیل کے وَانْحَرْ
یعنے ذبح کرو نشتر اور گاؤ انانیت کو تاکہ ظاہر نہو یہ انانیت بیچ تمہاری شہود کے بیچ تلوین کے
اور سلب کرو تمسے مقام تمکین کو اور رہو ساتھہ حق کے ساتھہ فنا کے صرف کے باقی ساتھہ اوسکی بقا کے اِنَّ شَانِئَکَ تاکہ
ابتر اور ناتمام نہو تم اپنے وصول مین اور اپنے حال مین اور اپنی است کی اتصال
مین اپنے ساتھہ کہ وہ تمہاری ذریت ہین بالتحقیق تمہارا دشمن رکھنے والا کہ اس طریقہ کی خلاف
ہے اور حق سے منقطع ہے ابتر وہی ہے تم ابتر نہین ہو اور حدائق الحقائق مین مولانا تاج الملۃ والدین
نے لکھا ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ہر آئنہ دی ہمنے تمکو شئی بہت اور انواع فضائل کی بیگنتی
حد سے باہر اور بالجملہ ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال اور تاویلات کوثر مین بہت ہین ہر ایک نے
نور باطن سے ایک چیز کو دیکھا ہے لیکن علم خلق کا کوثر کی کنہ تک نہین پہونچا ہے اور تمام اقوال
اونکی تفصیلیں اس اجمال کے جنب مین ایک حرف ہین دفتر سے اور ایک قطرہ ہین نہر سے
ختم ہوا کلام فصل الخطاب کا واللہ عالم نقل کیا ہے اسکو شیخ نے مدارج مین الغرض کل اقوال
مفسرین کے جمع کرنیسے یہ مضمون صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

بیحدی اور بے نہایتی دی ہے ہر صفت اور ہر کمال میں اور اوپر آیات اور احادیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے چنانچہ نبوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میں اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور دوسری مقام پر ارشاد کرتا ہے لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا پس ان آیتون سے صاف ظاہر ہے کہ حضور تمام عالم کے رسول اور ڈرانیوالے ہین اور عام ہے آپکی رسالت یعنے جسکا اللہ تعالے رب ہو حضرت سرور عالم اوسکے رسول ہین اور ایسا ہی حدیث سے بھی ثابت ہے پس کیا شک رہ گیا حضور کی صفت رسالت اور نبوت کی بیحدی اور بے انتہائی مین اور یہی حال ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حسن صورت اور سیرت کا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور بفتح خا بھی اس آیہ شریفہ کی ایک قرات ہے یعنے اِنَّکَ لَعَلٰی خَلْقٍ عَظِیْمٍ اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالے نے جناب سید عالم کے خلق اور خُلق دونو کو عظیم فرمایا ہے اور خلق کہتے ہین صورت اور ہیئت ظاہر کو اور خُلق کہتے ہین سیرت باطن کو اور عظیم کا اطلاق اوسپر ہوتا ہے جو احاطہ ادراک سے باہر ہو پس ثابت کر دیا اللہ تعالے نے کہ حضرت سید عالم کی صورت ظاہر اور سیرت باطن دونون حسن مین اس مرتبہ عظمت پر ہین کہ خلق مین سے کسیکا ادراک اوسکا احاطہ نہین کر سکتا ہے۔ اور حال حضور کی صورت زیبا اور اوصاف پسندیدہ کا جو احادیث مین مروی ہے وہ بیان ہو چکا ہے اہل نظر کو ثبوت بیحدی اور بے نہایتی کو اوسقدر کافی ہے اور یہی حال ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کل فضائل اور کمالات کا کہ بیحد ہین اور یہی شان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معجزات کی کہ شمار اونکا کسی سے نہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے مختصر یہ ہے کہ حضرت سرور عالم سراپا اعجاز تھے چنانچہ جسم مبارک کا معجزہ یہ تھا کہ سایہ نتھا اور مکھی وغیرہ حضور کے جسم مبارک پر نہ بیٹھتی تھی

اور کل فضلات جو جسم مبارک سے نکلتے تھے خوشبودار ہوتے تھے اور قامت زیبائی نبوی باوجود میانہ قدی کے کل آدمیون سے بلند رہتا تھا اور بصر شریف کا یہ معجزہ تھا کہ قریب و بعید اور آگے اور پیچھے حضور ایک سا دیکھتے تھے اور سماعت شریف کا یہ معجزہ تھا کہ آسمان کی آواز سنتے تھے اور آواز مبارک مین یہ معجزہ تھا کہ کیسا ہی بڑا مجمع ہو حضور جب خطبہ پڑھتے تھے اور وعظ فرماتے تھے کل حاضرین قریب اور بعید برابر آپکی آواز سنتے تھے اور دھوپ مین جب سید عالم نکلتے تھے ابر آپ پر سایہ کرتا تھا اور بڑا معجزہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلبہ پانا ہی آپکا کفار پر اسواسطے کہ پیدا ہوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین اور تمام اہل مشرک تھے بتون کو پوجتے تھے اور حضور خدا پرستی تعلیم کرتے تھے اور بت پرستی کو برا کہتے تھے اسوجہ سے تمام قوم آپکی دشمن تھی کوئی آپکا ظاہر مین مددگار اور معین نہ تھا کہ جسکی اعانت سے دین کو ترقی ہوتی اور نہ مال دنیا حضور کے پاس تھا کہ اوسکی طمع سے کوئی آپکی اطاعت کرتا بلکہ اسکے برعکس معاملہ تھا یعنے جو کوئی ایمان لاتا تھا وہ کفار قریش کے ہاتھون سے ہر قسم کی ایذا اوٹھاتا تھا لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا تصرف فرمایا لوگونکے دلون پر کہ وہ سچے عاشق ہو گئے حضور کی طلعت زیبا پر اور ایسی لذت ملی اونکو ایمان مین کہ گھر بار عزیز و اقربا یہانتک کہ اولاد کو چھوڑ کر حضرت کے ساتھ ہو لیے اور دین حق کی ترقی کیواسطے اونھون نے اپنی جان کو بھی نذر کیا اللہ تعالے نے بھی ببرکت اتباع نبی کریم انکی نصرت کی اور دین حق کو جاری کیا اور اپنے حبیب کو تمام عالم پر غالب کر دیا اور یہ بھی معجزہ ہے جناب رسالت مآب کا کہ حضور نے کچھ پڑھا لکھا نہین اور نہ پڑھونکی صحبت پائی مکہ ہی مین ہمیشہ تشریف رکھی جہان اوس زمانہ جاہلیت مین تاریکی جہل کی چھائی ہوئی تھی اور بے تعلیم خدا تمام علوم انبیا جو محو ہو گئے تھے وہ سب حضرت کے سینہ مین بھرے تھے کوئی اہل علم آپکا مقابل

نہو سکتا تھا حضور کے علم کا حال تو فہم سے باہر ہے آپکی تعلیم اور تربیت سے وہ قوم جو جہل اور
نادانی سے اسفل السافلین مین پڑے تھے بسبب کمال علم اور عمل کے تہوڑی مدت مین اعلے علیین
پر پہونچی اور یہ اثر ہے حضور کی تعلیم کا کہ امت محمدیہ مین اسوقت تک بیحد اور بے شمار علما اس بتکر
ہوتے جاتے ہین کہ کوئی مخالف علم مین اونپر سبقت نہین لیجا سکتا ہے اور ایک معجزہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن مجید ہے کہ فصاحت اور بلاغت مین اسدرجہ پر ہے کہ باوجودیکہ
قرآن مجید مین اللہ تعالے نے دعوی کیا ہے کہ اگر تم اسکو کلام بشر جانتے ہو تو ایک سورہ
یا ایک جملہ اسکا سا بنا لاؤ باوجودیکہ اوسوقت عرب مین فصحا بڑے بڑے تھے مگر کسی سے چہوٹی سی
عبارت بھی مثل قرآن مجید کی فصیح اور بلیغ نہ بن سکے اور یہ معجزہ حضور کا قیام قیامت تک قائم ہے اور
سوائے اسکے انواع اقسام کے حضور کے معجزات ہین منجملہ اوسکے ایک معجزہ ہے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی اونگلیون کی گہائیون سے پانی جاری ہونیکا اور یہ معجزہ متعدد مقامات پر کئیبار
واقع ہوا ہے اور روایت کیا ہے اسکو بہت سے طریقون سے کہ افادہ کرتا ہے علم قطعی کو ساتھ
تواتر معنوی کے اور شیخ نے مدارج مین لکہا ہے کہ سنا نہین گیا ہے کہ یہ معجزہ کسی اور نبی سے
دقوع مین آیا ہو البتہ موسے علیہ السلام نے پتھر سے چشمے نکالے ہین لیکن اسمین شک نہین ہے
کہ گہائیون سے پانی کا نکالنا پتھر مین سے پانی نکالنے سے بدرجہا بڑہکر ہے اسواسطے کہ
پہاڑ سے چشمے کا جاری ہونا ممکن ہے اور گہائیون سے محال ہے روایت کیا ہے
اس حدیث کو ایک جماعت صحابہ نے اور مشہور اونمین سے ہے حدیث انس
اور جابر اور ابن مسعود کی رضی اللہ عنہم صحیحین مین ہے کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے
کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو درحالیکہ آیا وقت نماز عصر کا اور
ڈہونڈہا لوگون نے پانی وضو کیواسطے اور نپایا اور لایا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس پانی وضو کیواسطے رکہا حضور نے دست مبارک اپنا پانی کے برتن پر اور حکم دیا لوگونکو کہ وضو کرو اوس سے پس دیکہا مین نے پانی کو کہ نکلتا تھا چشمہ کی طرح حضرت سید عالم کی گہائیون سے اور ایک روایت مین ہی کہ نکلا حضور کی گہائیون سے اور انگلیون کے کنارونسے پس وضو کیا قوم نے آخر تک پوچہا گیا حضرت انس سے کہ تم سب کتنے آدمی تہے کہا تین سو آدمی اور حدیث ابن شاہین مین حضرت انس سے مروی ہے کہا حضرت انس نے کہ تہے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک مین پس کہا مسلمانون نے یا رسول ہمارے اونٹ اور چرواہے پیاسے ہوے ہین فرمایا حضور نے آیا ہی تہوڑا سا پانی پس دیا ایک مرد نے کہ اوسکی پرانی مشک مین تہوڑا سا پانی تہا فرمایا حضور نے کانسہ لے آؤ اور اوس کانسہ مین حضور نے پانی اونڈیل دیا اور رکہ دی دست مبارک کی ہتیلی پانی مین کہا انس نے پس دیکہا مین نے کہ نکلے چشمے آپکے گہائیون سے پس پانی پلایا ہمنے اونٹون کو اور چرواہون کو اور باقی پانی بہر لیا اور بیہقی نے بہی حضرت انس سے نقل کیا ہی کہ کہا انس نے رضی اللہ تعالے عنہ نکلے جناب سید عالم قبا کی جانب پس لایا ایک شخص بعضے گہرونمین سے ایک چہوٹا سا پیالہ پس رکہی حضور دست مبارک کو اوس پیالہ مین اور نہ سمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ اوس پیالہ مین پس ڈالا آپنے اوسمین چارون انگلیونکو سوائے انگوٹہے کے پس نکلا حضور کی انگلیون سے پانی الحدیث اور صحیحین مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا حضرت جابر نے رضی اللہ عنہ پیاسے ہوے ہم حدیبیہ کے دن اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کوزہ تہا حضور اوس سے وضو کرتے تہے جمع ہو گئے لوگ آپکے گرد فرمایا کیا حال ہی تمہارا کسواسطے آگئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی نہین ہے کہ اوس سے وضو کرین او پیوین فقط اسیقدر پانی ہی جو حضور کے سامنے ہی

پس رکہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک کو کوزہ مین پس جوش کرنے لگا پانی
مثل چشمے کے پیا ہمنے اوسکو اور وضو کیا لوگون نے حضرت جابرؓ سے پوچھا آپ کتنے لوگ تھے
فرمایا آپنے اگر لاکھ آدمی ہوتے وہ کفایت کرتا ہمکو اور تھے ہم اوسوقت پندرہ سو آدمی اور
صحیح مسلم مین حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ تھے ہم غزوہ بواط مین کہ وہان
پانی نتھا مگر چند قطرہ مشک مین پس ڈالا اوسکو کاسہ مین اور پہیلا دیا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنی انگلیونکو پس اوبلا پانی اوسمین سے حکم دیا حضور نے لوگونکو پانی پینیکا
پس پیا لوگون نے یہانتک کہ سیراب ہوگئے پس دست مبارک کاسہ سے اوٹھالیا اور کاسہ
ہنوز لبریز تھا اور روایت کیا حضرت جابر کی حدیث کو امام احمد اور بیہقی اور ابن شاہین نے
اور حدیث حضرت ابن مسعود کی صحیح مین علقمہ کی روایت سے مروی ہے کہا ابن مسعود نے
اس اثنا مین کہ تھے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نتھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا
ہمسے جناب سید عالم نے ڈہونڈو ایسے شخص کو کہ اوسکے پاس کسیقدر پانی ہو پس حاضر کیا
پانی پس بہر دیا حضور نے پانی کو ایک برتن مین اور رکہا دست مبارک اپنا پانی مین
اور حدیث پانی جاری ہونیکی ابن عباس سے بہی متعدد طریقون سے مروی ہے اور ایک سوال
کیا گیا ان احادیث مین کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اول تہوڑا پانی ڈالکر
دست مبارک اوسمین رکہا بعدہ پانی کے چشمے جاری ہوئے بغیر پانی کے کیون چشمے جاری نہوئے
جواب اوسکا علمانے یہ دیا ہے کہ یہ فعل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بسبب آداب الوہیت کے
کیا ہے اسواسطے کہ ایجاد کرنا اور پیدا کرنا معدومات کا بے اصل اور مادہ کے اوسیکو سزاوار ہے
یہان یہ نہون ہوا کہ حقیقت مین پانی موجود تھا حضور کے معجزہ سے اوسمین برکت ہوگئی
اور بڑہ گیا اور نظیر اسیکے ہے تہوڑے سے پانی کا بڑہ جانا اور روان ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

دعا سے مسلم نے اپنی صحیح مین معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالے عنہ سے غزوہ تبوک کی قصہ مین
نقل کیا ہی کہ کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
سے تم آوگے اگر خدا نے چاہا چشمہ تبوک کے پاس وقت روشن ہونے دن کے پس جو کوئی آوے اوسکو چاہیے
کہ اوسکے پانی کو نچھوے یہانتک کہ مین آؤن کہا حضرت معاذ نے کہ آئے ہم اوس چشمے پر درحالیکہ
ہمسے پیشتر دو مرد پہونچے تھے اور چشمہ مثل دوال کے تھا کہ چمکتا تھا اور ٹپکتا تھا اوس سے پانی
پس پوچھا جناب سرور عالم نے اون دونو آدمیون سے کہ آیا تمنے اسکے پانی کو چھوا ہی اونہون نے
عرض کیا ہان پس حضور نے اونکو برا کہا اور فرمایا جو کچھ اللہ نے چاہا یعنے وہ ہی ہوا پس کھودا
اوس چشمہ کو صحابہ نے یہانتک کہ تھوڑا سا پانی اوسمین جمع ہوگیا پس جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا
کہ اوسکو ایک حسن ہی مثل حسن صواعق کے پس دھویا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روی مبارک
اور دونون ہاتھونکو اور ڈالدیا پانی کو چشمہ مین پس روان ہوا وہ چشمہ بہت سے
پانی کے ساتھ لوگون نے پیا بعد ازان فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے معاذ قریب ہے
اگر دراز ہوئی تیری حیات دیکھیگا تو اس پانیکو لیجاوینگے لوگ باغون مین اور عمارتون مین
پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ بھی ایک قسم ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی یعنے
آئندہ کی خبر دینا اور قصہ حدیبیہ مین مروی ہے کہ چودہ سو یا پندرہ سو آدمی تھے اور ایک کنوان
ایسا تھا کہ پچاس بکرون کو سیراب نکر سکتا تھا پس اون لوگون نے اوس کنوین کا
سب پانی کھینچ لیا ایک قطرہ اوسمین نچھوڑا پس بیٹھ گئے نبی کریم اوس کنوئین کی ایک طرف
اور ایک ڈول اوسمین سے نکالا گیا اور حضور نے اوسمین وضو کیا اور لعاب دہن مبارک
اوسمین ڈالدیا اور دعا کی پس جوش مارا اوسکے پانی نے اور بلند ہوگیا پس سب لوگ
اوس سے سیراب ہوئے اور اونٹون کو سیراب کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

ایک تیر ترکش سے نکالا اور اوسمین مارا پس جوش مارنے لگا اوسمین سی پانی یہانتک کہ سب لوگ سیراب ہوگئے اور ابی قتادہ سی مروی ہے کہا اونہون نے کہ خبر دی مجھکو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین فرمایا تم سب رات بھر چلو صبح کو انشاء اللہ تعالے بست پانی پر پہونچوگے لوگ پہونچنکر یہ روانہ ہوئے اور ایک دوسری کی طرف التفات اور رعایت حق صحبت کی نکرتا تھا بسبب کمال اہتمام کے پانی کی طلب مین جب رات آخر ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیٹ رہی تاکہ آرام کرین اور صحابہ سے فرمایا کہ ہوشیار رہنا نماز صبح کی قضا نہو جاوے خیال صبح کا رکھنا سب لوگ اتفاق سے سو گئے اول سب سی جناب سید عالم بیدار ہوے جب دہوپ پشت مبارک پر پڑی بعدہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو یہ شیطان کی جگہ ہے پس ہم سوار ہوی اور چلے جب آفتاب بلند ہوا حضرت سرور عالم سواری سی اوتر پڑے اور مانگی مجھسے ڈولچی جو میری ساتھ تھی اور اوسمین تھوڑا سا پانی تھا پس وضو کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اوسمین ذرا سا پانی باقی رہگیا اور فرمایا مجھسے کہ اپنی اس ڈولچی کو نگاہ رکھنا اسکی ایک بڑی شان ہوگی پھر حضرت بلال نے اذان کہی اور حضور نے صبح کی نماز پڑھی اور سوار ہوی اور چلے یہانتک کہ ایسا وقت آگیا کہ دہوپ تیز ہوگئی اور ہر شی گرم ہوگئی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین پیاس سے ہلاک ہوا فرمایا تمکو ہلاکت نہین ہے اور منگایا میری ڈولچی کو اور دہن مبارک کو اوسپر رکہا واللہ عالم اوسپر پھونکا یا نہین پھونکا پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسمین سی پانی اونڈیل تے تھے اور مین پلاتا تھا لوگون نے ہجوم کیا حضرت نے فرمایا ہجوم نکرو خوش خلق رہو سبکو پہونچجاتا ہی پس سب لوگ سیراب ہوی اور یہ تین ہزار آدمی تھی اور باقی نرہا کوئی سوای میرے اور سرور عالم کے پس حضور نے پانی اونڈیلا اور مجھسے فرمایا کہ پی لے مین نے عرض کیا جبتک آپ نوش نکرینگے مین نہ پیونگا

حضرت نے فرمایا تو پی لے ساقی قوم کو اخیر مین پینا چاہیے پس مین نے پیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیا اس روایت مین وارد ہے کہ نبی کریم نے آرام فرمایا اور نماز صبح کی قضا ہو گئی علما نے فرمایا ہے کہ اسمین یہ حکمت تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طریقہ قضا نماز کے پڑھنے کا امت کو تعلیم کر دیا اور نیز اسمین امت پر یہ رحمت بھی ہوئی کہ اگر کوئی شخص باوجودیکہ نماز پڑھنے پر مستعد ہو اور قصد اوسکا ضرور اوٹھنے کا ہو اور اتفاق سے سو جاوے تو اوسکے ذمہ کچھ گناہ نہیں ہوتا بلکہ اس فعل مین کہ محض مجبوری سے واقع ہوگا اتباع سنت کا شرف پاویگا اور علماے اہل معرفت نے فرمایا ہے کہ اوسوقت مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے کی محبت کا ایسا غلبہ ہو گیا تھا اور ایسے اللہ کی یاد مین محو ہو گئے تھے کہ تعینات پر بالکل نظر نہ تھی لہذا نماز کا وقت جاتا رہا جب حضور کی وہ حالت بدل گئی اور عالم تعین پر نظر ہوئی نماز کو پڑھا یہ تعلیم کی حضور نے اہل عرفان کو کہ اگر کسیکو غلبہ محویت مین نظر تعینات پر نہ رہے یعنے بالکل بے خود ہو جاوے اور نماز اس مجبوری سے قضا ہو جاوے تو چاہیے اوسکو کہ جب وہ حالت بدل جاوے اور نظر عالم تعین پر اوسکو ہو فی الفور جو قضا ہو گئے ہون اونکو ادا کرے جو لوگ کہ دعوی اہل معرفت ہونیکا کرتے ہین اور باوجود ہوش ظاہری درست ہونیکے نماز نہین پڑھتے ہین وہ شیطان کے تبع ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیرو نہین ہین ؎

پندار سعدی کہ راہ صفا	توان رفت جز در پئے مصطفا

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جیش عسرت مین مروی ہے کہ لوگ پیاسے ہوے اسقدر کہ ذبح کرتے تھے اونٹون کو اور نچوڑتے تھے اوسکے سکنہ کو اور پیتے تھے صدیق اکبرؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دعا کی خواستگار ہوے حضرت سید عالم نے دونون ہاتھ اوٹھائے

ہنوز حضور دست مبارک اوٹھائے ہوی تھے کہ پانی برسا اور تیر کرلیا لوگون نے اپنے برتنون کو
اور پانی نے لشکر سے تجاوز نہ کیا اور مروی ہی کہ ایکبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوطالبؓ کے
ردیف تھی ذی المجاز مین ابوطالبؓ نے کہا اے میری بہائی کے بیٹے مین پیاسا ہون اور
پانی میری پاس نہین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوترپڑے اور زمین پر حضور نے پیر سے
ٹہوکر ماری اوسمین پانی نکلا حضرت نے فرمایا اے چچا پی لو اور صحیحین مین عمران
بن الحصین سے مروی ہی کہ کہا اونہون نے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سفر مین لوگون نے حضور سے پیاس کی شکایت کی آپ سواری سے اوترپڑے اور صحابہ کرام سے
دو آدمیونکو بلایا ایک اونمین سے سیدنا علی مرتضےٰ تھے فرمایا جاؤ اور پانی کو ڈہونڈو اور
بتلادیا اونکو کہ پاؤگے تم ایک عورت کو ایک اونٹ پر سوار اور اوسکے ساتھ دو پکہالین ہین
وہ دونون صاحب روانہ ہوے اور پایا ایک عورت کو کہ دو پکہالین پانی کے اور دو توشہ دان
اوسکے پاس تھے لے آئے اوس عورت کو حضرت سرور عالم کی حضور مین اور اوتار دیا اوس
عورت کو اونٹ پر سے پس منگایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن اور پانی اوسمین
نکالا اور ندا دی لوگونکو کہ آؤ اور پانی پیو اور وہ عورت کہڑی ہوئی دیکہہ رہی تھی کہ کیا
ہوتا ہی راوی کہتے ہین خدا کی قسم جب اوسکو چہوڑ دیا ہے مین خیال کرتا تھا کہ پہلی سی پانی
زیادہ ہی پس فرمایا نبی کریم نے جمع کرو اس عورت کی واسطے ہر قسم کی کہانے سی جو موجود ہو
پس جمع کیے اوسکی واسطے خرمے اور آٹا وغیرہ اور باندہا اوسکو کپڑے مین اور اوسکو اونٹ
پر سوار کیا اور وہ سب اوسکے آگے رکہدیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے
فرمایا تو جانتی ہی کہ ہمنے تیری پانی سے کچہہ بہی کم نہین کیا ہو لیکن یہ خدا کی شان ہے کہ
اوسنے اپنی قدرت سے ہمکو پانی دیا ہے وہ عورت جب اپنے لوگونمین گئی اونسے سب حال

جو گذرا تھا بیان کیا اور کہا کہ یہ شخص یا تو بڑا ساحر ہے یا سچا رسول ہے اور اپنی قوم سے کہا آیا کہو
اسلام کی طرف رغبت ہے اور بعض روایت میں ہے کہ وہ ان سب لوگوں نے اوس عورت کی
اطاعت کی اور اسلام میں داخل ہوئے فرمایا شیخ نے مدارج میں کہ جسطرح سے تھوڑی پانی کے
بڑھا دینے میں بہت حدیثیں وارد ہیں اسی طرح تھوڑے کھانے کے زیادہ کر دینے میں بھی بہت
حدیثیں مروی ہیں اور یہ دونوں امر ہیں حضرت سید کائنات کی تربیت اور ولنعمی کے جیسے کہ حضور
بحسب روحانیت مربی اور مکمل ہیں دلوں کے اور روحوں کے ایسے ہی عالم جسمانیت میں بھی

پرورش کرنیوالے اور غذا دینے والے ہیں جسم کے عنصر

شکستہ نیم تو چون چون کند اے ابر بہار	کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردہ تست

اور اسی باب میں مشہور حدیث ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غزوہ خندق میں روایت
کیا ہے اوسکو امام بخاری اور مسلم نے کہ کہا اونہوں نے جابر نے کہ میں اپنی بی بی کے پاس آیا
اور پوچھا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کھانے کی قسم ہے اوسکی کہ میں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں دیکھا ہے اثر شدت گرسنگی کا پس نکالا اونہوں نے
ایک تھیلے کو کہ اوسمیں ایک صاع جو تھی یعنی قریب تین سیر کے اور میرے گھر ایک بکری کا
بچہ تھا خوب فربہ میں نے اوسکو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے اور گوشت کو میں نے
دیگ میں ڈالدیا اور حضرت کی خدمت شریف میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میری بی بی نے تھوڑا سا آٹا جو کا خمیر کیا ہے کہ
مجھ گھر میں موجود تھی آپ تشریف لیچلیں چند صحابہ کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پکار کر فرمادیا کہ جابر نے کھانا تمہارے واسطے طیار کیا ہے آؤ اور مجھسے فرمایا کہ دیگ کو
نہ اوتارنا اور خمیر کو نگاہ رکھنا تا کہ میں پہونچ جاؤں پس تشریف لائے سرور کائنات

ہزار آدمیونکے ساتھ اور اوٹھالایا مین خمیر کو اور دیگ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضور
اوسمین لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور دعائی برکت فرمائی اور میری عورت سی فرمایا کہ
اسکو لیجا اور ایک عورت اور بلاؤ کہ وہ بھی پکا دی اور دیگ سے گوشت نکالو اور اوسین دیکھو
نہین خدا کی قسم اون ہزار آدمیون نے اوس کھانی کو کھایا اور سیر ہو گئے اور ہنوز دیگ
جوشمین تھی اور خمیر باقی تھا اور بخاری اور مسلم نے حضرت انس سی روایت کیا ہو کہ کہا ابو طلحہ
نے ام سلیم سے کہ مین نے سنی آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سست مین جانتا ہون
حضرت بھوکے ہین تیری پاس کچھ ہی کہا انس نے کہ ام سلیم نے چند روٹیان جو کی کپڑے مین
لپٹی ہوئی نکالین اور مجھکو دین پس لیگیا مین اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس
اور حضرت سرور عالم مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپکی پاس تھے فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے آیا تجھکو ابو طلحہ نے بھیجا ہی عرض کیا مین ہان یا رسول اللہ پس فرمایا حضور نے
اون لوگونسے جو حاضر تھی کہ اوٹھو اور روانہ ہوی حضرت اونکے ہمراہ مین اونکے آگے چلا یہانتک
کہ ابو طلحہ کے پاس پہونچا اور اونسے خبر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین
پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ رسول کریم تشریف لاتے ہین اور جماعت مردونکی اونکی ساتھ ہی
اور میری پاس اور کوئی چیز نہین ہے کہ اونکو کھلاؤن سوا ان چند نان جوی کی کہ مین نے
بھیجی تھین حضور کی خدمت شریف مین ام سلیم نے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول بہت بڑا جاننے والا
ہی یعنے اوس امر کا جو واقع ہونیوالا ہی گویا ام سلیم سمجھ گئین کہ نبی کریم تشریف لاتے ہین
باوجودیکہ حضور کو ہماری حال کا علم ہے یہ تشریف لانا خالی حکمت سی نہوگا ضرور کوئی معجزہ
ظاہر ہوگا پس ابو طلحہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو چلے اور حضور سی ملے اور نبی کریم
تشریف لائے اور فرمایا ای ام سلیم لے آ جو کچھ تیری پاس موجود ہی ام سلیم نے وہ نان جوی

جو بھیجی تھین حاضر کین ارشاد ہوا کہ ان روٹیون کو کوٹ ڈالو ام سلیم نے اونکو کوٹ کر ایک ظرف مین کیا اوسمین روغن تھا ملا کر طیار کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعائے برکت اوسپر پڑھی بعد اوسکے فرمایا کہ اجازت دیدو اور دس آدمیونکو بلاؤ پس دس شخص آئے اور کھایا اور سیر ہوکر اور باہر گئے فرمایا حضرت نے دس شخص اور بلاؤ وہ بھی آئے اور کھایا اسیطرح ستر یا اسی آدمیون نے وہ کھانا کھایا اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں اسی آدمی مروی ہین بغیر شک کے اور یہ بھی مروی ہی کہ بعد اوسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اہلبیت ابو طلحہ نے بھی کھایا اور کھانا باقی رہگیا اور فرمایا علمانے کہ تھوڑے تھوڑے آدمیونکے بلانے مین یہ حکمت تھی کہ اگر سب ایکبار آتے تو وہ کھانا اونکی آنکھون مین تھوڑا سا معلوم ہوتا اور اس بدظنی سے برکت اوسکی جاتی رہتی یا آنکہ جگہ تنگ ہوگی لوگ سب سمانہ سکتے ہونگے یا آنکہ برتن ایک تھا جماعت کثیر کا اوسمین کھانا دشوار تھا واللہ اعلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ غزوہ تبوک مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخر غزوہ ہی لوگون پر بھوک غالب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم فرمادین آپ لوگون سے کہ جو کچھ توشہ اونکے پاس باقی رہگیا ہی اوسکو جمع کرین اور آپ دعائے برکت کرین حضرت نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرونگا اور حکم دیا سو دستر خوان چرمی بچھایا گیا اور لوگون نے جو کچھ زاد باقی رہگیا روٹی کا لایا کوئی مٹھی بھر آٹا لایا اور سب مین بڑھکر وہ شخص تھا کہ ایک صاع لایا کہ جمع ہوا اوس دستر خوان پر تھوڑا سا دعائے برکت کی اوسپر جناب سید عالم نے لوگونکو کہا اپنی برتنون مین بھر لو پس کوئی ظرف پڑ ہونیسے لشکر مین باقی نرہا اور سب نے اوسکو کھایا اور سیر ہوگئے اور ہنوز اوسمین باقی رہگیا تھا اور غزوہ تبوک مین ستر ہزار آدمی لشکر مین تھا ایک روایت مین ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ معجزہ دیکھا فرمایا اشھد ان لا الہ الا اللہ

وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ جو بندہ ساتھ اس شہادت کے اللہ تعالےٰ سے ملاقات کریگا یعنے ایمان پر مریگا
وہ بہشت سے روکا نجاویگا یعنے ضرور ہی بہشت مین داخل ہوگا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عروس زینب کی ساتھ پس بہیجا ام سلیم نے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کیواسطے حیس کو کہ ایک قسم ہے کہانے سے اور کہا اے انس اسکو رسول خدا کے پاس بہیجا
اور کہہ کہ یا رسول اللہ اسکو میری مان نے بہیجا ہے اور سلام آپکو کہا ہے اور اسکی تہوڑے ہونیکا
عذر کیا ہے اوس تہوڑے سے کہانے کو حضور کی خدمت مین لیکر حاضر ہوے حضرت نے فرمایا
رکھہ دو اور ارشاد کیا اے انس جاکر فلان فلان لوگونکو اور جو کوئی تجھکو راہ مین ملے بلا لا
پس مین باہر نکلا اور جن لوگونکا حضور نے نام لیا تھا اونکو اور جو کوئی مجھکو ملا اون سبکو
مین نے بلایا جب مین پلٹا دیکہا مین نے کہ وہ دولت سرا حضور لوگونسے بہر گیا ہے لوگون نے
پوچھا حضرت انس سے کہ کسقدر لوگ تہے کہا اونہون نے میری نزدیک تین سو آدمی ہونگے
پس دیکہا مین نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس کہانے پر رکہا اور
کچھہ پڑھا بعدہ دس آدمیونکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا خدا کے نام کے ساتھ کہاؤ اور چاہیے کہ ہر شخص
اپنے آگے سے کہاوے پس کہایا اونہون نے اور سیر ہوگئے اسیطرح گروہ گروہ آتے تہے اور کہاتے
تہے سب نے کہالیا پس مجھے حضور نے ارشاد کیا کہ اے انس اوٹھا لے اسکو مین نے اوٹھا لیا
اور مین نہین سمجھتا ہون کہ وقت رکہنے کے زیادہ تھا یا وقت اوٹھانیکے روایت کیا اسکو بخاری
اور مسلم نے اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہے کہ اونہون نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیواسطے کہانا طیار کیا اور وہ اوسیقدر تھا کہ
اونکو کفایت کرے پس نبی کریم نے فرمایا کہ بلالو پچاس آدمیونکو اشراف انصار سے پس بلایا
ابو ایوب نے اونکو اونہون نے کہایا اور چلے گئے پہر ارشاد کیا ساٹھہ آدمیون کو بلالو

انہون نے بھی کہایا اور چلے گئے پھر ارشاد ہوا کہ اٹھ آدمیونکو بلالو اونہون نے بھی کہایا اور چلے گئے
یہانتک کہ باہر نہ آیا ان مین سے ایک بھی مگر یہ کہ ایمان لایا اور بیعت کی کہا ابو ایوب نے کہایا اون
کہانے سے ایک سو اسی آدمیون نے اور مروی ہی سمرہ بن جندب سے رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ تھے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم ہی خدا کی نوبت بنوبت کہاتے تھے ہم صبح
سے شام تک دس آدمی اوٹھتے تھے اور دس بیٹھتے تھے اور کہاتے تھے پوچھا ایک شخص نے یہ برکت
کہانسے تھی اشارہ کیا سمرہ نے آسمان کیطرف اور کہا کہ ان سے تھے روایت کیا اسکو بہت
ترمذی نے اور حضرت عبد الرحمن ابن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہین
تھے ہم حضرت سید عالم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی اور بیان کیا انہون نے کہ خمیر کیا گیا
ایک صاع کہانے سے اور پکایا گیا ایک گوسفند پس بہونا گیا اوس گوسفند کا جگر اور دل وغیرہ
جو کچھ شکم مین ہوتا ہی قسم خدا کی نتھا کوئی اون ایک سو تیس آدمیون مین سے مگر یہ کہ کاٹا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسمین سے ٹکڑا اوسکے واسطے اور نکالا اوس کہانیکو دو بڑی کاسون مین
پس کہایا سب نے اور باقی رہا جو کچھ اون دونون کاسون مین تھا پس اوٹھالیا ہمنے
اسکو اونٹ پر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت سرور عالم نے مجھکو حکم دیا
اہل صفہ کو بلالو پس مین نے اونکو ڈھونڈکر جمع کیا اور رکہا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ
کہانے کا پس کہایا ہمنے اوسمین سے جسقدر چاہا اور فارغ ہوے ہم اور کاسہ ایسا ہی پر تھا
جیسا رکہا گیا تھا اسقدر فرق البتہ تھا کہ نشان اونگلیونکا اوسمین لگیا تھا اور حضرت
ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ مین بہت بہوکا تھا اور ایک کاسہ دودہ کا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے ارشاد کیا کہ اصحاب صفہ کو بلالو مین نے
اپنے دل مین کہا کہ دودہ ہی کتنا کاش حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو دیدیتے تو مین کہالیتا

اور سیر ہو جاتا لیکن حضور کی بجا آوری حکم مین چارہ نتھا موافق حضور کے حکم کے مین باہر گیا اور
یارونکو بلایا سب جمع ہوے اور کھایا اور فقط مین اور جناب سرور عالم باقی رہے پھر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو دیا بعدہ خود تناول فرمایا اور ارشاد کیا کہ ساقی قوم کو آخر کھانا چاہیے اور فرمایا ہے
سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہ جمع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کو
اور وہ چالیس شخص تھے اور اونمین ایسے لوگ بھی تھے کہ جنکی خوراک بہت زیادہ تھی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پیمانہ طعام کا اونکے واسطے پیش کیا سب نے اوسمین کھایا اور سیر ہوگئے
اور باقی رہا وہ کھانا جیسا کہ تھا اور منگایا ایک قدح پانی کا سب نے اوسکو پیا اور سیراب ہوگئے
اور وہ ویسا ہی باقی رہا روایت کیا ہے اسکو شفا مین اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت
کی ہے کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوے اور قرض اونکے ذمہ بہت تھا جب فصل خرما کے چننے کی
آئی قرضخواہ جمع ہوے اور تشدد کیا مین نے سب باغ کی جا لمراد جو ملی تھی اونکے سامنے پیش کی
کہ اسکو لے لو اور موافق اپنے حق کے آپسمین بانٹ لو اور مجھکو چھوڑ دو اونہون نے نمانا پس حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور آپسے استغاثہ کیا حضرت نے اون
قرضخواہون سے فرمایا کہ ان خرمون کو اپنے قرض مین لے لو یا کچھ قرض سے کم کرو اونہون
نے اسکو بھی قبول نکیا پس جناب سید عالم نے مجھسے فرمایا کہ اپنے باغ کے خرمون کی ہر ایک
قسم کو علیحدہ جمع کر مین نے موافق حکم کے جمع کر دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے
قرضخواہون نے جب حضور کو دیکھا مجھپر زیادہ تر تشدد کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
جب یہ ملاحظہ کیا خرمون کا جو ایک بڑا ڈھیر تھا اوسکے گرد پھر کر اوس ڈھیر پر بیٹھ گئے
اور قرضخواہونکو بلایا اور اوس ایک ڈھیر مین سے اونکو ناپکر کیل سے دینا شروع کیا یہانتک
کہ اوسی ڈھیر سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ کا کل قرضہ ادا کر دیا اور دوسرے

ڈھیر ونسے باقی رہ گئی اور مجھکو ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اوس ڈھیر سے بھی خرمے کم نہوئے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ تیرہ وستق خرمے اوس ڈھیر مین باقی رہ گئی وستق کہتے ہین ساٹھ صاع کو اور صاع ہوتا ہے قریب تین سیر کے اور روایت کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ سخت بھوکے ہوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہے ای ابوہریرہ عرض کیا مین نے ہان یا رسول اللہ تھوڑے خرمے ہین میرے توشہ دان مین فرمایا لے آ اور اپنا دست مبارک اوسمین ڈالکر ایک مٹھی بھر خرمے نکالے اور دعائے برکت کی اور بلایا دس دس آدمیونکو یہانتک کہ تمام لشکر اوس سے سیر ہوا بعدہ ارشاد کیا لیجا اسکو جو کچھ لایا تھا اور اسکو اپنی چمڑے کے تھیلی مین رکھ لے اور جب تجھکو منظور ہوا اوسمین سے خرمے نکال اور صرف کر پس اوٹھایا مین نے اوسکو اور زیادہ پایا اونکو پہلے سے پس اوسمین سے مین کھاتا رہا اور لوگونکو کھلاتا رہا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور خلفاء ثلثہ کے عہد دولت اور زمانہ خلافت مین جب حضرت خلیفہ ثالث شہید ہوے لوگون نے میرا بھی گھر لوٹ لیا اور وہ انبان خرما بھی لیگئے اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تا آنکہ تھوڑے خرمون سے اونھون نے چار سو شتر سوارونکے لیے توشہ ترتیب دیا اور وہ تھوڑے سے خرمے ویسے ہی باقی رہے گویا کہ ایک خرما بھی اوسمین کم نہوا تھا اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام مالک انصاریہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک روغندان چرمی مین روغن بھیجا کرتی تھین پس آتی تھی اونکی لڑکی اونسے جب سالن مانگتی تھی اور نہوتی تھی اونکے گھر مین کوئی چیز اوسمین سے پس متوجہ ہوتی تھین ام مالک اوس ظرف کی طرف کہ جسمین حضرت کو روغن بھیجتی تھین پاتی تھین اوسمین روغن اور ہمیشہ اوسمین روغن رہتا تھا یہانتک کہ ایک روز اونھون نے اوسکو نچوڑ لیا پھر نچوڑتی رہی وہ غیر ہوگیا

ام مالک نے حضرت سے یہ حال عرض کیا حضرت نے فرمایا اگر تو اوسکو نہ نچوڑتی اوسکی حال پر رہنے دیتی
ہمیشہ اوسمین روغن رہتا شیخ نے اس روایت کی تحت مین لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ جو شخص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا ہے اور حضور کی محبت مین کچھ خرچ کرتا ہے
اللہ تعالےٰ اوسکے برکت دیتا ہے اوسکی رزق مین اور مال مین اور اوسکی ہر شے مین اور حضرت جابر رضی اللہ
عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص حضور کی خدمت شریفہ مین حاضر ہوا اور کھانا مانگا حضور نے
اوسکو نصف صاع جو دیے ہمیشہ وہ اور اوسکی زوجہ اوسمین کھاتی تھی اور مہمانون کو کھلاتی تھی
یہانتک کہ ایک مرتبہ اونھون نے اوسکو ناپا پیمانہ پھر وہ معلوم نہ ہوا پھر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے آکر یہ حال عرض کیا فرمایا حضور نے اگر تم اوسکو نہ ناپتے تو ہمیشہ تمھارے پاس رہتا
اور رحم کیا تیسے لکھا ہے کہ ناپنا خلاف تسلیم اور توکل کے ہے اسوجہ سے برکت اوسکی جاتی رہی جسطرح
حضرت سرور عالم نے پانی اور کھانا بڑھا کر خلق کو نفع پہنچایا ہے اسیطرح حضور نے خلق کے
نفع کیواسطے بہت اعجاز بیمارونکو اچھا کیا ہے اور مُردون کو زندہ کیا ہے روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا اونھون نے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
حضور مین ایک چھوٹے لڑکیکو لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس میرے لڑکیکو صبح اور شام
کے کھانے کیوقت جنون ہو جاتا ہے اور ہمکو پریشان اور مکدر کر دیتا ہے حضرت نے مسح کیا
اوسکے سینہ پر اوسکو قے آئی اور اوسکے پیٹ سے کتے کے بچے کے مانند سیاہ کچھ نکلا اور وہ
شفا پایا روایت کیا اسکو دارمی نے اور مروی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم مین کی حضور کی
خدمت شریف مین حاضر ہوئی اور کہا یا رسول اللہ میرا یہ لڑکا گونگا ہے حضرت سرور عالم نے
پانی منگایا اور کلی کی اور دونون ہاتھ دھوئے اور وہ پانی اوس لڑکیکو پلایا پس اوسکی قوت
اچھا ہو گیا اور ایسا عاقل ہوا کہ لوگونکی عقل پر فضل لیگیا اور مروی ہے کہ جنگ احد مین

حضرت قتادہ کی آنکھ پر زخم لگا آنکھ نکلکر رخسارہ پر آگئی قتادہ حضرت سید عالم کی حضور مین حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میری ایک زوجہ ہی کہ مین اوسکو نہایت دوست رکھتا ہون شاید ہرون کہ اوسکی آنکھون مین برا معلوم ہونے لگا حضور نے اونکی آنکھ کو ہاتھ مین لیکر اوسکی مقام پر رکھدیا اور کہا اے خداوند بینا دے اسکی چشم کو نیو رپس تھی وہ آنکھ بہترین اور زیادہ تر بین اور بیناترین اونکی آنکھون کے اور وہ آنکھ دکہتی نتھی جب دوسری آنکھ دکہتی تھی اور مروی ہی کہ ایک شخص کو مرض استسقا تھا اوسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو بہیجا اور شفا طلب کی حضور نے اپنے دست مبارک مین ایک مٹھی خاک کی اوٹھا کر لعاب دہن شریف اوسمین ڈالدیا اور اوسکو دیا وہ آنیوالا متعجب ہوا اور اوسکو گمان ہوا کہ آپنے استہزا کیا لیکن لایا اوس خاک کو مریض کے پاس اور وہ قریب موت کے تھا اور کہلادیا اوسکو وہ مریض صحیح ہوگیا ایک شخص کی آنکھین سفید ہوگئی تہین اور اوسکو کچھ دکہائی نہ دیتا تھا حضرت سرور عالم نے اوسکی آنکھ پر دم کردیا آنکہین اوسکی ایسی روشن ہوگئین کہ اسی برس کی عمر تھی اور سوئی مین تاگا ڈالتا تھا غزوہ خیبر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا علی کہان ہین عرض کیا گیا حاضر نہین ہین اونکی آنکھین دکہتی ہین حضور نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور سر اونکا اپنے کنار مبارک مین رکھا اور دونو آنکھونمین لعاب دہن ڈالدیا اور دعا کی فوراً آنکھین اچھی ہوگئین گویا دکھتی ہی نتھین اور پھر کبھی اونمین درد نہوا اور جنگ خیبر مین سلمہ بن اکوع کے پیر مین ضرب آئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین بار اوسپر دم کیا وہ پیر اچھا ہوگیا فوراً اور پھر کبھی اوسمین درد نہوا اور مروی ہی کہ زید بن معاذ کے پیر مین تلوار لگی ہڈی تک کاٹا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک اوسپر لگادیا

معجزۂ احیاے اموات [illegible]

فوراً زخم اچھا ہو گیا بخاری شریف مین ہے کہ عبد اللہ بن عتیک نے جب ابو رافع یہودی کو
قتل کیا چاندنی رات تھی زمین کے دھوکے سے پیر اونکا زینہ پر پڑا گر پڑے اور پنڈلی اونکی
ٹوٹ گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے حضور نے دست مبارک اونکی پنڈلی پر
ملدیا فوراً اچھے ہو گئے اس قسم کے بہت کثرت سے معجزات مروی اور مشہور ہین احیاے موتی
بھی ہین بیہقی نے دلائل النبوت مین روایت کیا ہے کہ رسول کریم نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت
کی اوسنے کہا میری لڑکی مر گئی ہے اگر اوسکو آپ زندہ کر دین تو مین ایمان لاؤن
سرور عالم نے فرمایا اوسکی قبر مجھکو دکھادے اوسنے قبر لڑکی کی دکھائی اور ایک روایت
مین ہے کہ اوس شخص نے کہا کہ مین اوسکو ایک جنگل مین ڈال آیا ہون حضرت نے فرمایا
وہ مقام مجھکو دکھادے اور آواز دی سید عالم نے اوس لڑکی کو اوس لڑکی نے جوابدیا
لبیک وسعدیک یعنے حاضر ہون مین سرور عالم نے ارشاد کیا تو دوست رکھتی ہے کہ
پھر آئے تو دنیا مین اوسنے عرض کیا نہین قسم اللہ کی اے رسول اللہ کے پایا مین نے آخرت کو
دنیا سے اچھا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے کہ ماں باپ تیرے ایمان لائے ہین
اگر تو چاہے تو مین تجھکو اونکی طرف پھیر دون اوسنے جوابدیا کہ مجھکو ماں باپ کی حاجت
نہین ہے مین نے اللہ تعالے کو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور اچھا پایا ہے اس روایت
مین ارشاد ہوا ہے کہ اگر تو چاہے مین تجھکو پھیر دون ماں باپ کی طرف یعنی زندہ کردون
اس حدیث سے کیا کچھ قوت اور اختیار حضرت نبی کریم کا باذن اللہ ثابت ہوتا ہے
اور اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مشرکین کی اولاد پر عذاب نہین ہے جو طفلی مین
مرجاوے اور مروی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور
ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور گھر مین پکانے کو دیا اور خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین

حاضر ہوئی بڑے لڑکے نے چھوٹے بھائی کو جس طرح بکری کو ذبح کرتے دیکھا تھا اوسی طرح سمجھکر ذبح کر ڈالا ماں نے جب یہ حال دیکھا پریشان ہوکر دوڑین وہ لڑکا بھاگا ماں پیچھے اوسکو دوڑین وہ لڑکا کوٹھے پر چڑھا اور گر پڑا اور وہ بھی مر گیا حضرت جابرؓ جب گھر مین آئے دونو لڑکونکو مردہ پایا یہ کمال تھی ایمان کی اوسکی بیوی نے صبر کیا اور اس خیال سے کہ اگر نبی کریم تشریف لانیگے آپکو ملال ہوگا کھانا تکھا دیکر دونو لڑکونکی لاشون کو کوٹھری مین چھپا دیا اور نبی کریم کی مہمانداری مین مصروف ہوئی سید عالم تشریف لائے کھانے کیوقت جابرؓ کو کہا کہ اپنے لڑکونکو بلالو انہون نے بخیال حضور کی ملال کے اس امر کو اول مخفی کیا جب حضور نے بتاکید فرمایا اوسوقت عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ دونون اسطرح پر مر گئے حضور نے اون بچون کی لاشون کو منگا کر اونکو زندہ کر دیا اونھون نے حضرت کے ساتھ کھانا کھایا اور زندہ رہے ایک مدت دراز تک اللہ تعالے نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتگذاری کی برکت سے حضرت جابرؓ کے غم اور اندوہ کو مسرت کے ساتھ بدل دیا اسیطرح جو کوئی خدا اور رسول کے واسطے مشقت اوٹھاتا ہے اور باوجود ملال پیش آنیکے اطاعت پر ثابت قدم رہتا ہے انجام کو مسرت دائمی اوسکو حاصل ہوتی ہے اور مروی ہے کہ زندہ کیا نبی کریم نے اپنے والدین کو اور ایمان لائے وہ جناب سید البشر کی رسالت پر اور پھر اوسیوقت انتقال کیا اور آپنے اونکو دفن کر دیا محدثین نے احیاء والدین کی احادیث کی صحت مین کلام کیا ہے شیخ نے مدارج مین اور مشکوۃ کی شرح مین لکھا ہے کہ متاخرین نے اون احادیث کو اثبات کرکے اعتبار کو پہونچایا ہے اور یہ دلیل ہے متاخرین کی گویا احادیث حد ذات مین ضعیف ہین لیکن کثرت طرق کی وجہ سے حد قوت کو پہونچگئے ہین اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ حضرت جابرؓ نے ایک بکری ذبح کی تھی جب اوسکو پکا کر حضرت صلی اللہ علیہ

کے پاس لائے حاضرین ذاوسکو کہا یا حضور نے ارشاد کیا کہ کہا و لیکن ہڈی نہ توڑو بعدہ بیان
اوسکی جمع کیں اور دست مبارک اوسپر رکھا اور کچھ فرمایا ناگاہ وہ بکری کان جہاڑتی ہوئی
اوٹھ کھڑی ہوئی اور کمال قوت حضور کی احیاء اموات مین اس درجہ پر تھی کہ نام مبارک کی
برکت سے مردہ زندہ ہوتا تھا چنانچہ ابن عدی اور ابن ابی الدنیا و بیہقی و ابونعیم نے
روایت کیا ہے حضرت انس سے رضی اللہ عنہ فرمایا اونہون نے کہ ایک جوان انصار سے
وفات کی اونکی ماں تھیں بڑھیا اور نابینا جنہنے اونکی لاش کو کپڑا اوڑھا دیا اور اونکی ماں
سے تعزیت کی اون بی بی نے کہا کیا میرا لڑکا مر گیا ہے جنہنے کہا ہاں اونہون نے عرض کیا
ای اللہ تو جانتا ہے کہ مین نے ہجرت کی تیری طرف اور تیرے رسول کی طرف اس امید پر کہ تو میری
مدد کرے اور دادرسی فرماوے ہر شدت اور مصیبت مین پس مجھپر اس مصیبت کا بوجھ نہ ڈال ہم
اسی جگہ پر تھے کہ وہ مرد زندہ ہو گیا جنہنے کپڑا اوسکے منہ پر سے اوٹھایا اور اونہون نے ہمارے ساتھ کہانا
کھایا یہ برکت تھی اسکی کہ اون صحابیہ نے استغاثہ کیا تھا حضور جناب الٰہی مین بوسیلہ خدمتگذاری
جناب سرور عالم کے اور جسطرح حضور نے معجزہ سے حیات ظاہری عطا کی ہے اونکو اسیطرح
کمال کرم سے حیات ابدی اپنے فیضان سے دی ہے اپنی خدمتگذارون کو جو سچے عاشقین
حضرت کے کہ وہ مثل شہدا کے زندہ ہین اور ظہور اونکی حیات کا بعد مرنے کی بطریق کرامت
کے کہ در حقیقت وہ بھی بڑا معجزہ ہے جناب سرور عالم کا اعلی طور پر ہو گیا ہے چنانچہ مروی ہے
کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی کہ حاضرین بدر سے ہین اور بیعت رضوان بھی اونہون نے
حضرت سید عالم کے دست مبارک پر کی ہے انتقال کیا اونہون نے حضرت عثمان ذی النورین
رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین کلام کیا اونہون نے بعد وفات کے اور وہ کلام محفوظ کیا گیا
ہے اور وہ یہ ہے احمد احمد فی الکتاب الاول محمد صدق صدق ابوبکر الصدیق [illegible] ضعیف فی [illegible]

اَلْقَوِیُّ فِیْ اَمْرِہٖ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ صَدَقَ صَدَقَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ صَدَقَ
صَدَقَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ عَلٰی مِنْهَاجِهِمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ ایسا ہی جامع الاصول مین اسطرح روایت کی ہے
ابوبکر بن ضحاک نے سعید ابن مسیب سے کہ ایک شخص نے انصار سے انتقال کیا جب اوسکو
کفن پہنا دیا گیا اور لوگ آئے جنازہ اوٹھانیکو کلام کیا اونہون نے اسطرح کہا محمد الرسول اللہ
اور مواہب اللدنیہ مین ہے کہ کہا نعمان بن بشیر نے کہ تھے زید بن خارجہ سرداران انصار کے
مدینہ منورہ کی ایک راہ مین جاتے تھے درمیان ظہر اور عصر کے گر پڑے اور انتقال کیا سو اونکو
انصار کی آئین اور انہین ... اور مرد بھی انصار کے اور وہ اوسی حال پیر تھے درمیان مغرب
اور عشا کے لوگون نے سنا کہ وہ کہتے تھے چپ رہو پس دیکھا لوگون نے آواز آئی تھی کپڑے
نیچے سے کہول دیا اونکے منہ اور سینہ کو کہتے تھے محمد رسول اللہ نبی الامی خاتم النبیین لا نبی
بَعْدَہٗ وَکَانَ ذٰلِكَ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ وَصَدَقَ صَدَقَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ روایت کیا اسکو ابوبکر ابن دنیا نے کتاب مَنْ عَاشَ
بَعْدَ الْمَوْتِ مین اور روایت کی گئی ہے عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے کہا وہ تھے درمیانے
کرتہا مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا اونہون نے ثابت بن قیس بن شماس کو
کہ مارے گئے تھے یمامہ مین پس سنا ہمنے اونسے اوسوقت جب رکہا ہے اونکو قبر مین تو کہتے تھے
محمد الرسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان ابن عفان البر الرحیم پس نظر کی ہمنے
اونکی طرف دیکہا اونکو مردہ ایسا کہا ہے شفا مین اور ایک قسم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
معجزات کی ہے مقبول ہونا حضور کی دعا کا اور نفع پہونچنا اوس سے خلق کو مروی ہے
کہ انس ابن ملک کو اونکی والدہ حضرت سرور عالم کی حضور مین لائین اور عرض کیا
یا رسول اللہ یہ آپکا غلام ہے آپ اسکے حق مین دعا کیجیئے حضرت سید عالم نے دعا کی

اونکے حق مین کہ اے اللہ زیادہ کر اسکے مال کو اور اولاد کو اور برکت دی اوسکو پس اللہ تعالی نے اونکو بہت بڑی نعمت دی چنانچہ حضرت عکرمہ روایت کرتے ہین کہ کہا حضرت انس نے قسم ہی خدا کی مال میرا بہت ہی اور اولاد میری سو سے زیادہ ہین اور مروی ہی کہ اونکی نخل ایک سال مین دو بار پھلتی تھی اور دعائے برکت کی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن ابن عوف کو چنانچہ وہ فرماتے ہین کہ مین اگر زمین سے پتھر اوٹھاتا ہون امید رکھتا ہون کہ نیچے اوسکے سونا پاونگا مروی ہی کہ جب وہ ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین آئے ہین اونکی پاس کچھ نتھا فقیر تھے حضور کی دعا سے اسقدر برکت اونکے مال مین ہوئی کہ ایک روز مین تیس غلام آزاد کرتے تھے اور تصدق کیا اونہون نے ایک مرتبہ مین اپنے قافلہ کو کہ اوسمین سات سو اونٹ اور ہر قسم کا مال تھا خیرات کیا اون سب اونٹوں کو معہ مال اور اسباب کے اور باوجود اسقدر خیرات کرنیکے اسقدر مال بعد وفات کے اونکے ملک مین تھا کہ پچاس ہزار اپر اونہون نے وصیت کی تھی اور چار بیبیان اونکی تھین اور ہر ایک زوجہ کو چوتھائی حصہ ثمن کا کہ زوجات کا حصہ ہے یعنے روپیہ مین آدہ آنہ کے حساب سے اسی ہزار اور ایک روایت مین ہے کہ ایک لاکھ ملا تھا اور مروی ہی کہ حضرت سرور عالم نے حضرت سعد ابن ابی وقاص کو دعا دی تھی کہ اللہ تعالے اسکی دعا کو قبول کرے جب اونہون نے کسیکے حق مین دعای خیر یا دعائے بد کی فورًا مستجاب ہوئی اور دعا کی تھی نبی کریم نے اللّٰھم اید الاسلام بالعمر۔ اے اللہ مدد کر اسلام کی ساتھ عمر کے اللہ تعالے نے اونکی سعی سے اسلام کو اسدرجہ ترقی دی کہ مشرق سے مغرب تک پھیل گیا اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب سے حضرت فاروق رضی ایمان لائے ہمیشہ ہم لوگ عزت اور غلبہ پر رہی اور دعا دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نابغہ جعدی کے واسطے تو اونکو ایک سو بیس برس کی اونکی عمر ہوئی تھی اور کوئی دانت اونکا نگرا تھا اور اگر کوئی دانت

کرتا تھا تو دوسرا اوسکی جگہ پر نکل آتا تھا اور دعا کی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس کے
حق مین کہ اے اللہ اسکو فقیہ کردے ہین اور سکہا اسکو تاویل یعنے قرآن مجید کے معانی پس یہ
شان اونکو اللہ تعالے نے دی کہ اونکا نام ہوگیا تھا ترجمان قرآن اور دعا کی تھی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن جعفر کے حق مین برکت کی جب وہ کوئی
شئے خریدتے تھے اللہ تعالے اونکو نفع دیتا تھا اور ایسی ہی دعاے برکت حضرت سید عالم
نے عروہ بن ابی جعد کو دی تھی بخاری نے لکھا ہے کہ اگر وہ خاک بھی لیتے تھے تو اللہ تعالے
اونکو نفع دیتا تھا اور دعا دی تھی حضور نے حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو
کہ اے اللہ نگاہ رکھ علی کو گرمی اور سردی سے پس جناب امیر گرمی مین سردی کا لباس
پہنتے تھے اور سردی مین گرمی کا اور اثر سردی اور گرمی کا آپکو نہوتا تھا اور جناب سید عالم
نے حضرت سیدہ بی بی فاطمہ علیہا السلام کو دعا دی تھی کہ بھوک نہو اوسوقت سے کبھی
بھوک نہوئی طفیل بن عمرو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ایک
نشانی اور کرامت میری قوم کیواسطے مجھکو عنایت ہو حضور نے دعا کی کہ اللہ اسکو
ایک نور عنایت کر پس چمکنے لگا ایک نور اونکی آنکھون کے درمیان مین عرض کیا
اونھون نے یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون کہ لوگ اسکو برص سمجھین گے پس وہ نور
پھر کر اونکے تازیانہ مین آگیا روشن ہوجاتا تھا اونکا تازیانہ شب تاریک مین
اور اونکا لقب ہوگیا تھا اسوجہ سے ذوالنور اور قوم مضر پر حضور نے بددعا کی
اونپر قحط پڑا پھر قریش نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مہربانی طلب کی آپنے
رحمت سے رفع قحط کی دعا کی اللہ تعالے نے اوسکو دفع کر دیا اور کسرا نے جب
حضور کے نامہ کو پھاڑا آپنے اوسکے حق مین فرمایا کہ پھاڑ ڈالی جاوے اوسکی حکومت

پس وہ ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا اور اوسکا کوئی یادگار باقی نہ رہا اور تمام روے زمین پر کہیں حکومت اہل فرس کی باقی نہ رہی اور جناب سرور عالم نے ایک شخص کو دیکھا وہ بائیں ہاتھ سے کہاتا تھا حضرت نے ارشاد کیا داہنے ہاتھ سے کہا او سنے حضرت سے جہوٹ کہا کہ میں اس ہاتھ سے کہا نہیں سکتا حضرت نے فرمایا کبھی اس ہاتھ سے نہ کہا سکیگا او سرقت سے وہ ہاتھ اوسکا اوٹھ ہی نہ سکا اور محلم بن جثامہ کے حق میں حضرت سرور عالم نے دعا کی تھی کہ اسکو زمین قبول نکرے چنانچہ جب اوسکو زمین میں دفن کیا زمین نے اوسکو باہر پہینک دیا چند بار جب ایسا ہی ہوا اوسکی لاش کو ایک طرف وادی کے رکھکر پتھروں سے چن دیا اسی طرح کے معجزات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت ہیں اونکا احاطہ نہیں ہو سکتا ہے اور جس شی کو حضور نے چہوا تھا اور اوسکو استعمال میں لائے تھے اوس سے کرامات اور اعجاز حضور کے ظاہر ہوتی تھی صحیح میں ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ایک جبہ طیالسہ نکالا اور کہا اس جبہ شریف کو جناب سرور عالم نے پہنا ہے ہم اوسکو بیماروں کے واسطے دہوتے ہیں اور اوس سے شفا ہوتی ہے اور ایک حضور کا کاسہ تھا اوسمیں پانی بہرتے تھے اور اوسکو استعمال سے بیماروں کو شفا حاصل ہوتی تھی اور موے شریف جناب سید عالم کے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں تھے جس لڑائی میں وہ ہمین کر جاتے تھے اوسکی برکت سے فتح پاتے تھے اور سرور عالم نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی قبا کے کنوئیں میں ڈالدیا تھا وہ کبھی خشک نہوا اور نہ اوسمیں پانی گھٹا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مکان میں کنواں تھا حضور نے اوسمیں لعاب دہن شریف ڈالدیا تھا مدینہ منورہ میں اوسکا پانی سب کنوؤں سے بڑھکر شیرین تھا مروی ہے کہ جناب سرور عالم ایک پانی پر تشریف لیگئے پوچھا اسکا نام کیا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ اسکا نام

غیسان ہو اور پانی اسکا شور ہی حضور نے ارشاد کیا بلکہ نام اسکا نعمان ہو اور پانی اسکا اچھا ہی پس پانی اوسکا شیرین اور خوشگوار ہوگیا اور ایک مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول مین آب زمزم لایا گیا حضور نے لعاب دہن اوسمین ڈالدیا وہ مشک کے زیادہ خوشبودار ہوگیا اور ایکبار حضور نے ایک ڈول مین لعاب دہن مبارک ڈالکر اوسکو ایک کنوئین مین ڈالدیا اوسمین خوشبو سے مشک پہیل گئی اور حسنین علیہما السلام ایکبار شدت پیاس سے روتے تھے حضور نے اپنی زبان مبارک اونکے دہن مین دیدی اونہون نے اوسکو چوسا فوراً تسکین ہوگئی اور اکثر چہوٹے بچونکے دہن مین جناب سرور عالم لعاب دہن مبارک ڈالدیتے تھے شام تک اونکو کفایت کرتا تھا یعنے بہوکے اور پیاسے نہوتے تھے اور منجملہ حضور کے لمس کی برکت کے ایک یہ معجزہ ہی کہ سلمان فارسے کو یہود نے مکاتب کیا تھا چالیس اوقیہ طلا پر اور اس بات پر کہ تین سو درخت خرمے کے بٹھا کے جاوین اور وہ بلند ہون اور پہلین یعنے جب تین سو درخت خرمے کے لگا کے جاوین اور وہ پہل دین اور چالیس اوقیہ سونا دین اوسوقت سلمان آزاد ہون ہماری ملک سے حضور نے وہ درخت خود اپنے دست مبارک سے بٹھائے حضور کے دست مبارک کی برکت سے وہ درخت اوسی سال مین بڑہے اور پہلے ایک درخت کو بروایت عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور بروایت بخاری سلمان نے بٹھایا تھا وہ نہ پہلا حضور نے اوسکو اوکھاڑ کر پھر بٹھا دیا وہ بھی اوسی سال مین پہلا اور دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل چڑیا کے انڈے کے سونا اپنی زبان مبارک پر لگا کر پس اوسمین سے چالیس اوقیہ سونا یہود کو اونہون نے دیا اور جسقدر دیا تھا اوسقدر اونکے پاس باقی رہا اور اوس ایک درخت کے نہ پہلنے مین علما نے فرمایا ہے کہ اصحاب رسول صاحب کرامت تھے مگر اوسوقت ظہور کرامت اسوجہ سے نہوا کہ سرور عالم خود موجود تھے

آفتاب کے سامنے تارے کام نہیں دیتے ہیں اور اسیوجہ سے اسوقت تک مدینہ منورہ میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود موجود ہیں کسی ولی سے کرامت نمایاں نہیں ہوتی ہے اور قیس بن عقیل کہتے ہیں کہ ایک برتن میں جو کے ستو تھے اول خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمائے بعدہ مجھکو مرحمت کیے میں نے کہائی پس ہمیشہ میں اوس سے سیر ہوتا تھا جب بھوکا ہوتا تھا اور سیراب ہوتا تھا جب پیاسا ہوتا تھا اور سرد ہوتا تھا جب گرم ہوجاتا تھا اور مروی ہے کہ ایک پانی کی مشک تھی حضور نے اوسکا منہ باندھ دیا اور دعا کی اوسپر جب وقت نماز کا آیا اور قافلہ ٹھیرا اوس مشک کو کھولا دیکھا تو اوسمین نہایت اچھا دودھ تھا اور مسح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیس بن زید کے سر پر اور دعا کی اونکے حق میں عمر اونکی سو برس کی ہوئی تمام اونکا سر سفید ہوگیا تھا لیکن وہ مقام جہاں حضور کا دست مبارک پہونچا تھا اونکا وہ سفید نہوا تھا اور عابد بن عمرو جنگ حنین میں مجروح ہوئے حضور نے اونکے منھ کو پونچھا اور دعا کی اونکے حق میں پس صاف اور روشن ہوگیا تھا اونکا چہرہ اور مسح کیا تھا حضور نے ایک صحابی کے منھ پر پس ہمیشہ اونکے منھ پر ایک نور چمکتا تھا اور مسح کیا جناب سرور عالم نے حضرت قتادہ بن ملحان کے منھ پر پس اونکے چہرہ پر ایسی چمک اور روشنی تھی کہ دکھائی دیتا تھا منھ اونکے چہرہ میں جیسے دکھائی دیتا ہے منھ آئینہ میں اور مسح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن زید بن خطاب کے سر پر اور وہ پستہ قد تھے اور باپ اونکے لمبے تھے اور دعا برکت فرمائی اونکے حق میں پس بڑھ گئے وہ اور مردون سے زیادہ طویل قامت اور اندر وہ حسن اور جمال کے اور پانی چھڑکا ایک مرتبہ جناب سرور عالم نے زینب بنت ام سلمہ کے منھ پر پس اونکا سا

حسن وجمال کسی عورت مین پایا نجاتا تھا اور کہتے ہین کہ پانی حضور نے اونکے اوپر ڈالا اور مزاح اور ہنسی کے چہرہ کا تھا شیخ لکھتے ہین بعد اس روایت کے تعالے اللہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کا یہ حال تھا تو حضور کے عزم اور جد کی کیا تاثیر ہوگی اور کہا حضور نے دست مبارک حنظلہ بن حذیم کے سر پر اور دعا کی برکت فرمائی اللہ تعالے نے برکت سے دست شریف کی یہ تاثیر اونمین دی تھی کہ آتے تھے اونکے پاس وہ لوگ جنکے چہرہ پر ورم ہو جاتا تھا اور لائی جاتی تھین اونکے پاس وہ بکریان کہ جنکے تھنون پر ورم ہوتا تھا اور رکھتے تھے اوس مقام پر جہان حضور کا دست مبارک رکھا گیا تھا اللہ تعالے اونکا ورم دفع کر دیتا تھا اور جو کوئی مجنون یا آسیب زدہ حضرت سرور عالم کی حضور مین آتا تھا سید عالم اوسکی سینہ پر ہاتھ رکھدیتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا اور حضرت جابر کا اونٹ نہایت سست اور درماندہ تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی جو حضور کی دست مبارک مین تھی اوسکی چبھو دی وہ ایسا تیز ہوگیا کہ اوسکی مہار کوئی نگاہ نرکھہ سکتا تھا اور حضرت سعد بن عبادہ کا حمار نہایت سست قدم تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری سے ایسا تند اور تیز ہوگیا کہ کوئی جانور اور اسپ ترکی اوسکا ساتھہ نہ سکتا تھا اور جریر بن عبداللہ بجلی گھوڑے کے اوپر سوار نہو سکتے تھے حضرت سرور عالم نے اونکی سینہ پر مارا وہ بہت بڑے شہ زور ہو گئے عرب مین اور حضرت عکاشہ کی تلوار جنگ بدر مین ٹوٹ گئی حضور نے ایک درخت کی چھڑ اونکو عنایت کی وہ شمشیر بران ہوگئی وہ ہمیشہ اوس سے لڑائی مین مقابلہ کرتے رہے یہانتک کہ اہل ردت کی لڑائی مین شہید ہوئے اور نام اوس تلوار کا عون تھا اور عبداللہ بن جحش کو جنگ احد مین حضور نے ایک شاخ خرمہ عنایت کی وہ تلوار ہوگئی اور قتادہ بن نعمان کو

شب تاریک مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما دی وہ روشن ہوگئی اور حضور نے اونکو خبر دی کہ جب تم گھر مین پہونچو گے ایک سیاہی دیکھوگے اوسکو اس چوب سے مارنا شیطان ہی وہ جب گھر مین پہونچے سیاہی دیکھی اور اوسکو مارا وہ باہر نکل گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ مجھکو احادیث سے بھولجاتے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ردا پھیلاؤ اور دست مبارک اونکی ردا پر رکھدیا اور فرمایا اسکو اپنے بدن سے لگالو اوسکی برکت سے اونکو علم یاد رہنے لگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ اور منجملہ معجزات جناب سید عالم کے ہی آگاہ ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پوشیدہ باتون پر اور جو کچھ کہ ہونیوالا تھا اوسکی خبر دینا فرمایا ہی شیخ نے مدارج مین کہ علم غیب اصالۃً مخصوص ہی اللہ تعالے جلشانہ کے ساتھ کہ وہ علام الغیوب ہے اور جو کچھ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے تابعدارون سے ظاہر ہوا ہی بوحی ہے یا بالہام چنانچہ حضور نے خود ارشاد کیا ہی کہ نہین جانتا ہون مین مگر وہ جو اللہ تعالے نے مجھکو سکھایا ہے اور اوپر مذکور ہوچکا ہی کہ حدیث شریف سے ثابت ہی کہ علم اولین اور آخرین اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو سکہادیا ہے اور شفا مین لکھا ہی کہ یہ باب ایک ایسا دریا ہے کہ اوسکا تعمق معلوم نہین ہوتا ہی اور نہ معلوم سہے بالقطع اور پہونچا ہی بتواتر یعنے حضور کے علم کی انتہا معلوم نہین ہوسکتی ہی لعدا ایسا وسیع علم ہونا آنحضرت کا تواتر سے ثابت ہے اور قطعی ہی کہ مسلمان اس سے انکار نہین کرسکتا ہی اور اخبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت مغیبات کی یعنے پوشیدہ باتونکی دو قسم کی ہین ایک قسم وہ ہی جو قرآن مجید مین مذکور ہے اور ایک قسم وہ ہی جو احادیث مین مروی ہی منجملہ اوسکے اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ایک حدیث کافی جسکو روایت کیا ہے حذیفہ بن یمان نے کہا اونہون نے رضی اللہ تعالے عنہ کہ خطبہ پڑھا جناب سرور عالم نے ایک روز پس نہچھوڑا کسی چیز کو کہ واقع ہوگا قیامت تک مگر یہ کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکھا اونکو

بیان معجزات حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غیب کی باتین

جسنے کہ یاد کیا اور بہلا دیا اوسکو جسنے کہ بہلا دیا اور تحقیقہ ہوجاتا ہی اوسکو ہمارے یارون نے اور کبھی ہوتی
ہے کوئی چیز اوسمین سے کہ ہم اوسکو بہول گئی ہین پس دیکھتے ہین ہم اوسکو اور پہچانتے ہین اور
یاد آجاتا ہی ہمکو جیسا کہ یاد رکہتا ہے کوئی شخص کسی شخص کے منھہ کو اور غائب ہوجاتا ہی وہ شخص جب
دیکھتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہے اوسکو اور کہا حذیفہ نے نہیں جانتا ہون مین کہ ہمارے یارون کو بہول گیا
ہی یا دیدہ و دانستہ فراموش کرتے ہین قسم ہی خدا کی ترک نہین کیا ہی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے کسی ایک بہی فتنہ اوٹھانیوالیکو دنیا کے ختم ہونے تک کہ تین سو آدمی اوسکے ساتھ ہونگے مگر یہ
کہ بیان فرمایا ہے نام اوسکا اور نام اوسکے باپ کا اور نام قبیلہ کا یعنے اس تفصیل سے ارشاد کیا ہی
اور کہا ہی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ ترک نہین کیا ہی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے
اوس خبر سے کہ ہلاتا ہی پرندہ اپنے بازوؤن کو آسمان مین مگر یہ کہ ذکر کیا ہی ہمسے اوسمین ایک علم
اور روایت کیا ہی مسلم نے ذکر دجال مین حدیث ابن مسعود سے وہ کہتے ہین کہ بہیجتے ہین
مسلمان دس سوارون کو طلیعہ اور مین پہچانتا ہون انکے نامون کو اور اونکے باپون کے
نامون کو اور پہچانتا ہون اونکے گہوڑونکے رنگ کو اور وہ بہترین سواران روی زمین سے
یہ علم اونکو محض تعلیم نبی کریم حاصل تہا اور اخبار صحیحہ سے ثابت ہی کہ سکہا دیا تہا جناب سید عالم
نے اور وعدہ فرمایا تہا آپنے یارون سے کہ اعدا پر تمکو غلبہ ہوگا فتح ہوگا اور بیت المقدس اور یمن
اور شام اور عراق اور ظاہر ہوگا امن طریق اسقدر کہ سفر کریگی ایک عورت حیرہ سے مکہ معظمہ
راتون کو اور نہ ڈریگی مگر اللہ تعالے سے اور خبر دی تہی اپنے قیام کی مدینہ منورہ مین قبل از ہجرت
کے اور وہ وقوع مین آیا اور خبر دی تہی حضور نے کہ اللہ تعالے کہول دیگا میری امت پر
دنیا کو بانٹ لین گے وہ خزانے کسرا اور قیصر کی اور بہاگ جاویگا کسرا اور اہل فرس یہانتک
کہ نرہیگا کسرا اور قیصر اور یہ سب وقوع مین آیا جناب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی

خلافت مین کسرا او قیصر دونونکی حکومت مسلمانون کے قبضہ مین آگئی اور وعدہ اللہ اور اوسکے
رسول کے پورے ہو گئے اور خبر دی نبی کریم نے فتح قلعہ قموص کی جو ایک قلعہ ہے خیبر کے قلعون
سے مطابق اوسکے وقوع مین آیا مفصل حال اوسکا یہ ہے کہ جب حصار قموص کا محاصرہ کیا جاتا تھا
جناب سرور عالم کو درد شقیقہ طاری ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسبب درد کے بنفس نفیس
اوس معرکہ مین نجا سکتے تھے اور وہ قلعہ نہایت محکم تھا ہر روز حضور علم مبارک اپنی ایکیار کو
دیتے تھے اور لڑائی پر بھیجتے تھے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ ایک روز حضرت صدیق اکبر
نے علم رسول اللہ اوٹھایا اور قلعہ کے نیچے آئے اور سخت مقابلہ کیا اور قلعہ فتح نہوا آپ پلٹ آئے
دوسرے روز حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے علم مبارک اوٹھایا اور پہلے دن سے بھی سخت
مقابلہ کیا اوسدن بھی فتح نہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ اول روز حضرت فاروق رضی نے
مقابلہ کیا اور دوسرے دن حضرت صدیق رض نے اور تیسرے دن پھر حضرت فاروق رضی نے اور قلعہ فتح
نہوا شب کو رسول کریم نے فرمایا البتہ کل مین نشان کو دونگا ایک ایسے مرد کو جو کرار غیر فرار ہے
یعنے لڑنیوالا اور نہ بھاگنے والا ہے دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست
رکھتا ہے اوسکو اللہ اور اوسکا رسول فتح کریگا اللہ تعالے یعنے خیبر کو اوسکے ہاتھ پر سہل بن سعد
رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب رسول کریم نے یہ ارشاد کیا اوس شب کو یاران رسول اللہ شور وشر
مین تھے کہ آیا نشان مبارک حضرت سرور عالم کل کسکو دیتے ہین اونہین سے ابن بریدہ بن
حصیب کہتے ہین کہ ہم مین جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین کچھ منزلت رکھتا تھا
امیدوار تھا کہ مرد حامل لواء وہ ہووے اور منقول ہے کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے جب
رسول کریم کا ارشاد سنا کہا اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ اے اللہ جسکو تو دے
کوئی روک نہین سکتا اور جسکو تو مانع ہو کوئی دے نہین سکتا اور مروی ہے کہ جناب رسالتمآب نے

آنکھون مین آشوب تھا اسوجہ سے اوس سفر مین حضور کے ہمراہ نتھے مدینہ منورہ مین رہ گئی تھے اور
آشوب چشم بہت سخت تھا چنانچہ کسی شئے کو دیکھہ نہ سکتے تھے آپنے اپنے دلمین کہا کہ تخلف کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھا نہین ہی اور سامان سفر کیا اور مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اثنا راہ
مین یا بعد پہنچنے خیبر کے حضرت سرور عالم کے پاس پہونچے ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ جب صبح ہوئی سب یاران رسول اللہ خیمہ مبارک کے دروازہ پر
حاضر ہوئے اور ہر ایک امیدوار تھا کہ اس دولت سے سرفراز ہو حضرت سعد ابن ابی وقاص
کہتے ہین کہ جناب سرور عالم کے سامنے زانو پہ بیٹھا اور پھر کھڑا ہوا اس امید پر کہ وہ شخص مین ہون
اور حضرت ابوہریرہ سیدنا عمر فاروق سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے فرمایا ہرگز امارت کو
کبھی مین نے نہین چاہا سوا اوس روز کے القصہ جناب سرور عالم خیمہ شریف سے برآمد ہوے
اور فرمایا علی کہان ہین عرض کیا انکی آنکھین دکھتی ہین ارشاد ہوا انکو بلاؤ سلمہ بن اکوع
جناب ولایت مآب کا ہاتھہ پکڑکر جناب رسالت پناہ کی حضور مین لے آئے سیدنا علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی اونھون نے فرمایا کہ جب مین نبی کریم کے پاس پہونچا سرور عالم
نے میرا سر اپنے کنار مبارک مین رکھا اور لعاب دہن شریف میری آنکھونمین ڈالا اور ایک
روایت مین ہی کہ لعاب دہن اطہر اپنے کف دست مین ڈالا اور میری آنکھون پر ملا حضور کے
لعاب دہن کی برکت سے فوراً درد آنکھونکا جاتا رہا اور صحت کلی مجکو حاصل ہوگئی اور پھر کبھی
میری آنکھونمین اور سر مین درد نہین ہوا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جناب امیر نے
حضور نے میرے حق مین دعا فرمائی ارشاد کیا اے پروردگار گرمی اور سردی کو
اوس سے اوٹھالے حضرت امیر فرماتے ہین پھر کبھی مجھکو سردی اور گرمی معلوم نہین ہوئی
اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جناب امیر کو پہنائی

اور ذوالفقار اونکی کمر مبارک مین باندھی اور علم مبارک اونکو دیا اور روانہ کیا حضرت امیرؑ نے
عرض کیا یا رسول اللہ مقابلہ کرون یہانتک کہ مثل ہمارے ہو جاوین یعنے مسلمان ہو جاوین
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی لڑنیمین جلدی نکرنا یہانتک کہ اونکے میدان مین پہنچنا
اوس وقت دعوت اسلام کرنا اور آگاہ کرنا اونکو خداوند تعالے کے حقوق سے کہ جو مسلمانی مین
اونپر واجب ہین قسم ہے خدا کی خدا کی راہ راست ایک مرد کا دیکھنا تیری وجہ سے بہتر ہے
تجکو اس سے کہ اونٹ سرخ بال والے تیرے پاس ہوون اور اللہ تعالے کی راہ مین تصدق کرے
پس جناب امیر علیہ السلام نے علم مبارک لیا اور روانہ ہوے یہانتک کہ قلعہ قموص کے
نیچے پہونچے اور علم مبارک گاڑا ایک یہودی نے بالاے حصار آکر آپسے پوچھا تم کون ہو جناب
امیرؑ نے ارشاد کیا مین ہون علی ابن ابیطالب یہودی چلایا کہ ای اہل خیبر مغلوب ہوے تم
اور ایک روایت مین ہے کہ یہودی نے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے توریت موسیٰؑ کو دی
یہ مرد بغیر فتح کیے ہوے نجاویگا منقول ہے کہ اول سب سے حارث یہودی بھائی مرحب کا
اپنی فوج لیکر قلعہ سے نکلا اور مسلمانون سے مقابلہ کیا اور دو شخصون کو شہید کیا جناب
امیرؑ نے اوسپر حملہ کیا اور ایک ضرب مین اوسکو جہنم مین پہونچایا مرحب نے جب بھائی کو
مقتول دیکھا فوراً اپنے لشکر کے ساتھ قلعہ سے باہر نکلا اور رجز پڑھا اور بہت کچھ اپنی
مدح کی اور مروی ہے کہ اہل خیبر مین اوس سے بڑھکر کوئی جوانمرد نتھا اور اوس روز
وہ کافر دو زرہ پہنے تھا اور دو تلوارین حمائل کیے تھا اور دو عمامہ سر پر باندھے تھا
اور اوسپر خود رکھے ہوے تھا اور ایک نیزہ تھا اوسکے پاس جسکی سنان تین من کی تھی
یعنے قریب دو سیر مروجہ حال کے کوئی شخص اہل اسلام سے اوسکے مقابلہ کو نہ نکل سکا سیدنا
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اوس کافر کی طرف بڑھے اور رجز پڑھا جسکے اول مصرعہ کا

یہ مضمون تھا کہ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام رکھا ہے حیدر یعنے شیر اور کہتی ہین کہ مرحب نے خواب دیکھا تھا کہ ایک شیر اوسکو مارے ڈالتا ہے اللہ تعالےٰ نے جناب ولایت مآب کو کہ باب مدینہ علوم نبوی ہین اسکا علم دیدیا تھا اسواسطے حضور نے اپنا نام مبارک حیدر فرمایا تاکہ مرحب کو خواب اپنا یاد آجاوے اور خوف اوسکو دلمین پیدا ہو الغرض جب دونون مبارز مقابل ہوے اوس دشمن خدا نے چاہا کہ تلوار حضور پر مارے آپنے تیز دستی کی اور ذوالفقار کو میان سے نکالکر اوسپر مارا ذوالفقار حیدری سپر اور خود اور عمامہ کو کاٹکر کافر کے حلق تک پہونچی اور ایک روایت مین ہے ذوالفقار صفدری قربوس زین پر پہونچی اور عدو اللہ کو دو ٹکڑے کیا سپہ لشکر اسلام نے حملہ کیا اور یہودی قتل ہونے لگے جناب امیر نے اوس روز سات امرائے یہود کو جو بڑے شجاع تھے قتل کیا یہودی پریشان اور بدحواس ہوکر قلعہ کی طرف بھاگے اور جناب امیر علیہ السلام نے اونکا تعاقب کیا اوسوقت ایک یہودی نے ایک ضرب جناب ولایت مآب کے دست مبارک پر ماری سپر حضور کے ہاتھ سے گر گئی دوسرے یہودی نے سپر کو اوٹھالیا آپکو نہایت غضب آیا اور حملہ کیا اور دروازہ حصار پر پہونچ گئے اور ایک دروازہ آہنی اوکھاڑ لیا اور اوسکو سپر بنایا جو یہود قلعہ قموص مین تھے اور جو اور باقی قلعون مین تھے جب اونھون نے یہ قوت بازو اسد اللہ کی دیکھے امان مانگی جناب امیر نے حضرت نبی کریم سے اجازت لیکر پناہ دی اس شرط پر کہ نقد اور ہتیار اہل اسلام کیواسطے چھوڑ دین اور کوئی شے چھپاوین نہین اور اوس دیار سے باہر نکل جاوین اور منقول ہے کہ بعد فتح کے حضرت امیر المومنین نے اوس در کو اپنی سر کے پیچھے سے اسّی بالشت کے فاصلہ پر پھینک دیا سات آدمیون نے متفق ہوکر زور کیا کہ اوسکو پلٹ دین نہ پلٹ سکی اور چالیس آدمیون نے چاہا کہ اوسکو اوٹھالین عاجز ہو گئے اور وہ نہ اوٹھا یہ کرامت بینہ تھی

جناب سید الاولیا کے کہ جو جنگ خیبر مین ظاہر ہوئی اور کرامت ولی معجزہ ہوتا ہی نبی کا سپر
سوائے پیشین گوئی کے فتح ہونا قلعہ کا یہ دوسرا معجزہ ہے جناب سرور عالم کا الغرض جب یہ خبر جناب
سید البشر کو پہونچی بہت خوش ہوئے اور بعد فتح کے جناب سیدنا علی مرتضیٰ حضرت سرور عالم
کیطرف متوجہ ہوے نبی کریم اونکی استقبال کیواسطے خیمہ مبارک سے باہر نکل آئے اور جناب امیر کو
کنار مبارک مین لے لیا اور دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے علیؑ
تمہاری سعی مشکور کا حال مجھکو پہونچا اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے ارشاد کیا مین تجھسے
راضی ہون حضرت ولایت مآب رو دیے حضور نے فرمایا اے علی یہ گریہ فرح اور خوشی کا ہی
یا گریہ اندوہ ہی عرض کیا جناب امیرؑ نے گریہ خوشی کا ہی اور کیونکر مین خوش نہون کہ آپ
مجھسے راضی ہوے سید عالم نے ارشاد کیا مین تنہا تجھسے راضی نہین ہون بلکہ پروردگار عالم اور
ملائکہ اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سب تجھسے راضی ہین اور بعد فتح کے زینب حارث برادر مرحب کی
بیٹے نے ایک بکری کا بچہ بھونکر اور زہر آلود کر کے شب کو بطور ہدیہ کے حضور کی خدمت مین
بھیجا ایک جماعت صحابہ حاضر تھی حضور نے فرمایا آؤ کھانا شب کا کھالین الغرض اوسکی ٹکری
کیی گئی حضور نے ایک لقمہ اوسکی دست کے گوشت سے اوٹھایا اور دہن مبارک مین رکھا اور صحابہ
سے فرمایا کہ اسکو نکھاؤ یہ بازو مجھسے کہتا ہی کہ مجھکو زہر آلود کیا ہی بعدہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے زینب اور رؤساے یہود کو بلایا اور فرمایا مین تمسے کچھہ پوچھونگا بیان کرو گے
اونھون نے کہا ہان حضور نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے اونھون نے کہا فلان شخص آپ نے
فرمایا جھوٹ کہا تمنے بلکہ تمہارا باپ فلان شخص ہے اونھون نے کہا آپنے سچ فرمایا پھر حضور نے
ارشاد کیا کچھہ اور پوچھون سچ کہو گے اونھون نے کہا ہان سچ کہین گے اور اگر جھوٹ کہین گے
آپکو معلوم ہو جاویگا مثل پہلے قول کے حضور نے فرمایا اس غزالہ مین کچھہ زہر ملایا تھا زینب نے

کہا ہان مین نے ایسا کیا تھا حضرت نے فرمایا کیون یہ کام کیا زینب نے کہا کہ تمنے میرے باپ اور چچا
اور بھائی اور شوہر کو قتل کیا مین یہ سوچی کہ اگر تم دعوت مین کاذب ہو لوگ خلاصی پاوینگے
اور سچے ہو خدا تمکو آگاہ کر دیگا اور ضرر نہ پہونچیگا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ مسلمان ہو گیے
اور بہت سے اور اعجاز اس جنگ مین وقوع مین آئے ہین آپکے اعجاز کا حصر نہین ہو سکتا اور
جو فتنہ اور فساد آئندہ ہونیوالے تھے اوسکی بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دیدی تھی
اول اونمین سے واقعہ ہے حضرت سیدنا عثمان غنی کا رضی اللہ عنہ فرمایا تھا نبی کریم نے کہ مقتول ہونگے
عثمان درحالیکہ پڑہتے ہونگے وہ قرآن کو اور فرمایا تہا کہ پڑیگا خون اونکا اس آیہ شریفہ پر
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ اور ایسا ہی ہوا اور جو فساد کہ عہد خلافت حضرت خاتم الخلفا حضرت سیدنا
علی مرتضے رضی اللہ عنہ مین ہونیوالے تھے اون سبکی بھی بالتفصیل خبر دی تھی وہ سب وقوع
مین آگئے اور خبر دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی مرتضے کی شہادتکی
فرمایا تھا کہ بڑا بدبخت قوم مین وہ شخص ہے کہ رنگین کریگا علی کے سر کو اور ریش کو خون سے
باوجود اسکے کہ علی رضی اللہ تعالے عنہ قسمت کرنیوالا ہے جنت اور دوزخ کا لاتا ہے اپنے
دوستون کو بہشت مین اور دشمنون کو دوزخ مین شیخ نے اس روایت کے تحت مین مدارج
مین لکھا ہے کہ یہ امر مبنی ہے اسپر جو دوسری احادیث مین وارد ہے کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ
حکم نائب کا رکہتے ہونگے قیامت کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جیسا کہ ساقیے
کوثر اونکی نسبت مین واقع ہے اور لکہا ہے علمانے کہ دشمن جناب ولایت مآب
خوارج اور نواصب ہین اور اونکی تکفیر کی ہے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ فرمایا تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ولایت مآب سے کہ تجہہ مین ایک شبہ ہے عیسی ابن مریم
سے کہ عداوت کی اونسے یہودنے یہانتک کہ بہتان لگایا اونکی والدہ کو اور محبت کی اونسے نصارانے

یہانتک کہ اسیو مرتبہ پر اونکو پہونچایا کہ جو مرتبہ اونکو حاصل تھا چنانچہ اسیو جہ سے فرمایا ہی سیدنا علی مرتضی نے کہ ہلاک ہونگے میری وجہ سے دو مرد ایک دوست افراط کرنیوالا کہ مدح اور تعریف کریگا میری اسقدر کہ وہ وصف مجھ مین نہین ہین دوسرے بغض کرنیوالا ایسا کہ بسبب عداوت بہتان کریگا مجپر اور فرمایا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہ فتنے ظاہر ہونگے جبتک عمر زندہ ہی اور خبر دی تھی کہ وہ شہید ہونگے ویساہی ہوا اور زوجہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرے پیٹ مین لڑکا ہی جب پیدا ہو میرے پاس لانا چنانچہ جب لڑکا پیدا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا حضور نے اونکے دہنے کانمین اذان کہی اور بائین کانمین تکبیر اور ڈالا اونکے منھہ مین لعاب دہن مبارک اور نام رکھا اونکا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو الخلفا کو اور دوسری حدیث مین اور صاحب سے فرمایا ہے اولاد عباس کا نکلنا سیاہ علمون کے ساتھہ اور ایذا پہونچنا اونکے ہاتھون سے اہلبیت کو ساتھ اور خبر دی تھی حضرت سرور عالم نے جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی ملک عراق مین اور یہ سب امر جیسے ارشاد ہوے تھے ویسے ہی وقوع مین آے اور قزمان نامی ایک شخص کو حضور نے فرمایا تھا کہ یہ اہل نار سے ہی جنگ خیبر مین اوسنے کفار سے ایسا قتال کیا کہ لوگ حیران ہو گئے ایسا مجاہد ناری کیونکہ ہوگا آخرکار وہ سخت زخمی ہوا اور بیتاب ہوکر اوسنے خودکشی کی اپنے ہاتھہ سے اپنے تئین ہلاک کیا جب یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا فرمایا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ اور فرمایا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا امام حسن مجتبے علیہ السلام کے حق مین کہ یہ لڑکا میرا سید ہے اور صلح کر دیگا اللہ تعالی اوسکی وجہ سے مسلمانون کے دو گروہ مین چنانچہ ظہور اسکا حضور سے امیر شام کے ساتھہ صلح کرانیمین ہوا اور جناب سیدہ

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو حضور نے فرمایا تھا کہ یہ میری اہلبیت مین اول ہی جو مجھسے ملے گی چنانچہ بعد وفات شریف جناب سرور عالم کے اہلبیت مین پہلے سب سے جناب سیدہ نے وفات پائی اور مثل اسکے بہت سے روایات احادیث مین وارد ہین حصر و احصا انکا نہین ہو سکتا ہے اور منجملہ اعجاز جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک معجزہ یہ ہو کہ نگاہ رکھتا تھا اللہ تعالے اپنے حبیب کریم کو شر اعدا سے چنانچہ مروی ہو کہ جب سورہ تبت یدا نازل ہوئی ابولہب کی زوجہ آئی تا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچائی اور برا کہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ اوسوقت حاضر تھے اونہون نے حضور کی خدمت شریف مین عرض کیا یا رسول اللہ زوجہ ابولہب آتی ہے اور یہ عورت نہایت بیحیا اور بڑی بے ادب اور نہایت بدزبان ہو اسوقت حضور کا اس جگہ سے تشریف لیجانا بہتر ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مجھکو نہ دیکھی گی الغرض وہ آئی اور پوچھا اے ابوبکر صاحب تمہارا کہان ہے اونے میری ہجو کی ہے صدیق اکبر نے کہا صاحب میرا نہ شعر کہتا ہی نہ کسیکی ہجو کرتا ہے وہ شرمندہ ہو کر پلٹی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہین تشریف رکھتے تھے نہ دیکھا حضور نے ارشاد کیا کہ اللہ تعالے نے ایک فرشتہ بھیجا کہ اوسنے اپنے پرون مین مجھکو چھپا لیا اور شفا مین ہے کہ ایک شخص بنی مغیرہ سے آیا تھا کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے اوسکی آنکھین اندہی ہو گئین اور حضور کو نہ دیکھا اور باتین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنین بعدہ جب گیا اپنی قوم مین اونکو بھی نہ دیکھا بوجہ زوال بصارت کے اور وقت ہجرت کے جب حضور دولت سرا سے برآمد ہوے اور کفار قریش دولت سرای عالی کو گھیرے ہوے تھے حضور نے اونسے کلام فرمایا اور تشریف لیگئے اور اونہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا اور مروی ہے کہ ایک چرواہی نے بھیجا

[illegible] حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت فرماکر مدینہ [illegible]
کو تشریف لیجاتے تھے اور پہچانا ابوبکر صدیق رضؓ کو اور دوڑا تاکہ قریش کو اس حال سے اطلاع [illegible]
پہنچائے اللہ تعالے نے اوسکی رستے محو کردیا وہ نہین سمجھتا تہا کہ کیا کرے اور کیا کہے اور [illegible] اوسکو
دو [illegible] سے آیا تہا یہانتک کہ پلٹ گیا اپنی جگہ پر اور مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین تھے ابوجہل لعین نے ایک پتھر اوٹھایا اور دوسرے کفار دیکھتے تھے اوس ملعون نے
چاہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارے چھوٹ گیا پتھر اوسکے ہاتھ سے اور خشک ہوگئے
اوسکے دونون ہاتھ گردن تک اور پلٹا پچھلے پاؤن اور درخواست کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے دعا فرمائیے اور عفو فرمائیے کھل گئے دونون ہاتھ اوسکے اور دوسری مرتبہ پھر اوس ملعون نے
ویسا ہی قصد کیا ایک اونٹ دیکھا بہت بڑا کہ ہرگز اوتنا بڑا اونٹ نہ دیکھا تھا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام اس صورت مین آتے تھے اگر وہ نزدیک آتا تو
جبرئیل علیہ السلام اوسکو کھا جاتے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے روایت کی ہے کہ ابوجہل نے
قریش سے وعدہ کیا کہ اگر دیکھونگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مین پامال کرونگا اوسکی
گردنکو پس نماز پڑہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خبر کی لوگون نے اوس
شقی کو پس آمادہ ہوا شقی اور جب حضور کے نزدیک پہونچا بھاگا درحالیکہ بچاتا تھا
اپنے تئین اپنے دونون ہاتھون سے جب لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا کہ جب مین قریب پہونچا
دیکھی مین نے ایک خندق آگ سے بہری ہوئی کہ گرتا ہون مین اوسمین اور دیکھا مین نے
ایک ہول عظیم اور آواز پرون کی کہ اوٹھا لیا ہے زمین کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ فرشتہ تھے اگر قریب آجاتا تو لیجاتے اوسکے اعضا کو اور پارہ کرڈالتے
اور نازل ہوئی اسی معاملہ مین آیہ شریفہ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ تا قول اوسبحانہ

آ ارآیت الذی ینھی عبدا اذا صلی اسے آخر السورہ اور روایت کی ہے کہ شیبہ
بن عثمان حجی کہ قوم اونکی نیچے بیت اللہ شریف کے رہتی تھی اور کنجی بیت اللہ شریف کی
اونکے پاس تہی قبل مسلمان ہونیکے جنگ حنین مین حضرت سرور عالم پر حملہ آور ہوئے یہ قصد کر
کہ میرے باپ کو اور چچا کو حضور کے چچا حضرت ہمزہ نے قتل کیا ہی آج اوسکا بدلہ سرور عالم
سے لون چنانچہ جب حضور حنین مین تنہا رہگئے اونہون نے تلوار اوٹھائی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر دست درازی کرین وہ کہتے ہین جب حضور کے قریب پہونچا بلند ہوا میری طرف
ایک بڑا شعلہ آگ کا بجلی سے زیادہ تیز پس بہاگا مین حضرت کے سامنے سے حضور نے جب
مجھکو دیکھا بلایا اور رکھدیا دست مبارک اپنا میرے سینہ پہ اور اسوقت مین سب سے بڑھکر
آپکا دشمن تہا اور جب حضور نے ہاتھ اوٹھایا سب سے زیادہ خلق مین آپ مجھکو محبوب تھے
اور فرمایا قریب آ اور قتال کر رسول خدا کے دشمنون سے پس حاضر ہوا مین حضور کے
سامنے درحالیکہ مارتا تہا مین تلوار کو یعنے حضور کے اعدا پر اور اوسوقت اگر باپ میرا میرے آگے آتا
تو اوسکو بھی قتل کرتا اس روایت مین سوا محافظت نبی کریم کی شر اعدا سے اظہار
حضور کی فیض کا ہی کہ طرفۃ العین مین ایسے دشمن کو پاک کردیا اور ایک توجہ مین عاشق
صادق کرلیا اور ایسا ہی مروی ہے فضالہ ابن عمرو سے کہا ہی اونہون نے کہ چاہا
مین نے کہ قتل کرون جناب سید عالم کو فتح مکہ کے سال مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم طواف کعبہ مین مشغول تہے جب مین حضرت کے قریب پہونچا فرمایا امر فضالہ کیا باتین
کرتا ہے تو اپنے نفس سے چاہتا ہی تو کہ خدا کے رسول کو قتل کرے عرض کیا مین نے نہین
اے رسول اللہ کی پس ہنس دیے رسول کریم اور دعا مغفرت کی میرے واسطے اور
رکھدیا دست مبارک میرے سینہ پر آرام پایا میرے دل نے قسم ہی خدا کی نہ اوٹھایا

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو یہانتک کہ پیدا کردی اللہ تعالے نے محبت
سیرت دلمین پس پیچ گئی حضور محبوب تر مجھکو اور مشہور ہے بیچ اسباب مین یہ ذکر عامر بن طفیل
اور اربد بن قیس دونون حضور کے پاس آئے عامر نے اربد سے کہا کہ مین مشغول کرتا ہون
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تیری طرف سے اپنی جانب کو تو انکو تلوار سے مار ڈال جب عامر ہو بیچ مجلس
اربد کو نہ کیا اربد نے عامر سے پوچھا کہ مجھکو کیا ہو گیا تھا تو نے کچھ کام نہ کیا عامر نے کہا قسم خدا کی
جب قصد کیا کہ تلوار ماروں پایا مین نے تجھکو اپنے اور اونکے درمیان مین آیا تو چاہتا ہے
کہ مین تجھکو مارتا اور عصمت الہی سے ہو کیسے اور کاہنون نے قریش کو خبرین دیدین تھیں
اور ڈرا دیا تھا کہ یہ لڑکا تم پر غالب ہوگا اور بہت اغوا کیا اونکو کہ حضور کو قتل کرین لیکن
عصمت الہی حضور کی شامل حال رہی اور نگاہ رکھا اللہ تعالے نے حضرت سرور عالم کو
یہانتک کہ غالب کر دیا حضور کو اعداء پر اللّٰہمّ صلّ وسلّم وبارک علیہ علے ہذا القیاس معجزات
جناب نبی کریم کے بیحد ہین شمار اونکا نہین ہو سکتا علماء امت نے لکھا ہے کہ معجزات رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تین قسم کے ہین ایک قسم وہ ہے کہ قبل از ولادت باسعادت نور جناب
نبوت سے پردہ اجداد مین ظاہر ہوئے ہین اور اصطلاح مین اونکو ارہاصات کہتے ہین
اور دوسری قسم وہ ہے کہ بعد ولادت شریف کی خود حضور سے وقوع مین آئے ہین اور
تیسری قسم کرامات اولیاء اللہ ہین جو قیامت تک ظاہر ہونگے اور حقیقت مین یہ بھی
ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سید کونین کا اور ہر ایک قسم کے معجزات حصر مین نہین آسکتے ہاں
چنانچہ قسم دویم کی معجزات تھوڑے بیان ہوئے ہین منجملہ قسم اول کے جسکو ارہاصات کہتے ہین
ایک یہ ہے کہ جب وہ نور شریف آدم علیہ السلام مین جلوہ افروز ہوا تسبیح کرتا تھا اللہ تعالی کی
اونکی پشت مین چنانچہ خود سنتے تھے ابو البشر علیہ السلام تسبیح کی آواز کو اور بہ برکت

نور شریف کے اللہ تعالے نے حضرت صفی اللہ کو علم الاسماء عنایت کیا کہ ملائکہ پر علماً سبقت لیگئے
حالانکہ ملائکہ کی خلقت نور سے تھی اور ہزار برس خلقت آدمؑ سے پہلے سے آیات آلہی مشاہدہ
کررہے تھے اور ایک معجزہ اوس نور شریف کا یہ تھا عام کل اجداد مین کہ جب کوئی جد رسول کریم
بواسطہ اوس نور کے اللہ تعالے سے دعا کرتا تھا فوراً دعا مقبول ہوتی تھی ادریس علیہ السلام
اوسی نور شریف کے فیض اور برکت سے زندہ جنت مین داخل ہوے اور کشتی نوح علیہ السلام
نے اوسی نور کی برکت سے اوس طوفان عظیم سے جسمین تمام اہل زمین غرق ہوگئے نجات پائی
اور اوسی نور کی برکت سے آتش نمرود خلیل اللہ علیہ السلام پر سرد ہوگئی اور اسمٰعیل علیہ السلام
کیواسطے اللہ تعالے نے چشمہ زمزم کو ظاہر کیا اور جنت سے دنبہ اونکے فدیہ مین بھیجا اور جب
وہ نور شریف اولاد اسمٰعیل علیہ السلام مین منتقل ہوتا ہوا الیاس مین کہ بنی اسمٰعیل سے ہین
تشریف لایا مروی ہے کہ سنتے تھے وہ آواز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ کے ایام حج مین
اپنے صلب سے اور جب نور شریف منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب جد امجد نبی کریم کو سپرد ہوا مروی ہے
نور محمدی اونکی پیشانی مین چمکتا تھا اور خوشبوی مشک ونمین آتی تھی اور قریش کو جب کوئی
حادثہ پیش آتا تھا یا قحط ہوتا تھا کوہ شبیر پر عبد المطلب کو لیجاتے تھے اور اونکے وسیلے سے دعا کرتے
تھے نور شریف اونکی پیشانی مین چمکتا تھا دعا مقبول ہوجاتی تھی اور کام اونکا بنجاتا تھا چنانچہ
جب ابرہہ کعبہ شریف کی گرانیکو بسبب عداوت قریش کے مکہ مین آیا ایک ہاتھی سفید اوسکے ساتھ تھا
عبد المطلب نے جب یہ خبر سنی قوم سے فرمایا اے گروہ قریش تم نڈرو اس گھر کا پروردگار ہے جو
اوسکو نگاہ رکھتا ہے ہم اس گھر کے حافظ نہین ہین بلکہ ہم خود اس گھر کے حفظ مین ہین اور
مروی ہے کہ ابرہہ نے اونٹ اور بکریان قریش کی پکڑلین عبد المطلب کے چارسو اونٹ
تھے سوار ہوے عبد المطلب مثل ہلال کے اور وہ نور شریف چمکا اور شعاع اوسکی

بیت اللہ شریف پر پڑی جیسے چراغ روشن ہوگیا حضرت عبد المطلب نے جب وہ نور دیکھا
فرمایا اے گروہ قریش پلٹ جاؤ تحقیق کفایت کی گئی یعنی قسم ہے خدا کی جب یہ نور مجھسے
چمکتا ہے ہماری ہی فتح ہوتی ہے پس قریش متفرق ہوگئے اور اپنے گھروں کو پلٹ گئے اور مروی ہے
کہ ابرہہ نے ایک شخص کو بھیجا تھا کہ ہزیمت دے قریش کے لشکر کو جب وہ مکہ معظمہ میں آیا اور
حضرت عبد المطلب پر اوسکی نظر پڑی زمین پر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا اور آواز اوسکی ایسی
نکلی جیسے ذبح کیوقت گائے کی آواز نکلتی ہے جب اوسکو ہوش آیا سجدہ کیا عبد المطلب کو
اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ الحق تو سید ہے قریش کا اور مروی ہے کہ جب عبد المطلب
ابرہہ کے پاس تشریف لیگئے ابرہہ نے اوس سفید ہاتھی کو منگایا ہاتھی نے جب عبد المطلب کو
دیکھا سجدہ میں گر پڑا اور لکھا ہے کہ اوس ہاتھی کی عادت نہ تھی کہ ابرہہ کو بھی سجدہ کرتا
یہ فقط معجزہ تھا نور جناب رسالت کا مروی ہے کہ اوس ہاتھی نے کہا سلام ہے اوس نور پر
جو تمہاری پشت میں ہے اے عبد المطلب اور ہر چند کہ اوسکے سر پر مارا وہ نہ اوٹھا اور
اللہ تعالے نے مسلط کیا ابابیل کو لشکر ابرہہ پر اور وہ بہت چھوٹی چڑیاں تھیں اور بقدر
مسور کے دانہ کی تین تین کنکریاں ایک ایک ونکے چونچ میں اور دو دو دونوں پنجوں میں
دبی تھیں جسپر ایک کنکری وہ مارتی تھیں وہ ہلاک ہوجاتا تھا اور ابرہہ کو ایک درد پیدا ہوا
اوسکی انگلیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑیں اور زرد پانی اور خون اور پیپ اوس سے جاری ہوا
اور دل اوسکا پھٹ گیا نعوذ باللہ من عقبہ یہ ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سید عالم کا
جو قبل از ولادت ظاہر ہوا اور جب حضور کے والد ماجد سیدنا عبد اللہ پیدا ہوئے اہل کتاب نے
پہچان لیا کہ یہ خاتم الانبیا کے باپ ہیں اور سبب اوسکا یہ تھا کہ ایک جامہ صوف کا سفید
یحیی علیہ السلام جسمیں شہید ہوئے تھے خون آلودہ اہل کتاب کے پاس تھا اور کتب سماویہ میں لکھا ہوا تھا

کہ جب یہ خون تازہ ہو جاوے اور قطرے خون کے اوس سے ٹپکین یہ علامت نبی آخر الزمان کے باپ کی لادتکی ہو گی چنانچہ جب حضرت عبد اللہ پیدا ہوے وہ خون اوسکا تازہ ہو گیا اور قطرے خون کے اوس مین سے ٹپکے اہل کتاب نے حضرت عبد اللہ کے تئین پہچان لیا اور دشمن اونکے ہو گئے اور ہمیشہ اطراف اور جوانب سے بقصد عبد اللہ مکہ معظمہ مین آتے تھے و عبد اللہ تعالیٰ اونکو شر سے عبد اللہ کو نگاہ رکھتا تھا اور عجیب عجیب آثار غریبہ ظاہر کرتا تھا شرمندہ ہو کر پلٹ جاتے تھے چنانچہ مروی ہے کہ ایکدن عبد اللہ شکار کو گئے تھے نبے شخص علماے اہل کتاب سے تلوارین زہر آلودہ لیے ہوے شام کیطرف عبد اللہ کے قصد سے آئے وہب بن مناف کہ بی بی آمنہ کے والد تھے وہان موجود تھے اونھون نے دیکھا اوسی مقدار پر سوار جواس عالم کے لوگون سے مشابہ نتھے پیدا ہوے اور اونکو قتل کیا اور حضرت عبد اللہ محفوظ رہے اور جب وہ نور شریف عبد اللہ سے منتقل ہو کر حضرت بی بی آمنہ کو سپرد کیا گیا تو جاننا چاہیے کہ اوس شب کی صبحکو بت تمام روے زمین کے اوندھے ہو کر گر پڑے اور کل بادشاہان روے زمین کے تخت اوندھے ہو گیے اور سب گھر اوس شب کو روشن ہو گئے تھے اور سب چوپایے گویا ہو گئے تھے اور بشارت دیتے تھے مشرق کے وحوش مغرب کے وحوش کو اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک علامت حضور کی حمل والدہ مین آنیکی یہ تھی کہ کل جانور قریش کے گویا ہو گئے تھے اوس شب کو اور کہتے تھے حاملہ ہوئین یعنے حضرت آمنہ ساتھ رسول کے قسم ہے پروردگار کعبہ کی وہ امام ہے تمام دنیا کا اور چراغ ہے اہل دنیا کا اور ایک روایت مین ہے کہ تمام روے زمین کے چارپایے کہتے تھے اور منجملہ اعجاز جناب سرور عالم کے ہے کہ حضرت آمنہ کو گرانی اور ثقل وغیرہ جو عورتون کو حمل مین ہوتا ہے کچھ نتھا اور کوئی آثار حمل کے معلوم نہوتے تھے فرمایا ہے حضرت آمنہ نے کہ مین درمیان نوم اور یقظہ کے تھی کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ تو حاملہ ہے اور گویا مین آگاہ نہ تھی کہ مین حاملہ ہون پس کہا اوسنے کہ تو حاملہ ہے اس امت کی بہتر کے ساتھ اور ایک روایت مین

ف بیان اون معجزات کا جو ایام حمل اور وقت ولادت شریف ظاہر ہوے

کہ ساتھ بہترین خلائق کے اوسوقت سے مجھکو معلوم ہوا کہ مین حاملہ ہون اور فرمایا ہے بی بی آمنہ نے
کہ مین ایام حمل کے ہر مہینہ مین ایک آواز سنتی تھی آسمان اور زمین سے کہ خوشخبری ہو تجکو قریب
آگیا وہ وقت کہ ظاہر ہون ابوالقاسم میمون و رمبارک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جب وقت
ولادت باسعادت جناب سرور عالم فخر بنی آدم کا پہونچا اوسوقت حضرت آمنہ نے بہت سی
نشانیان اللہ تعالے کی کہلی ہوئی دیکہین منجملہ اوسکے ایک یہہ بھی فرمایا ہے حضرت آمنہ نے
کہ جب مجھکو درد پیدا ہوا جو عورتون کو وقت ولادت فرزند کے ہوتا ہے تنہا تھی گھر مین اور
عبدالمطلب کعبہ کا طواف کرتے تھے مین نے ایک بڑی آواز سنی جس سے مین ڈر گئی بعدہ دیکہا مین نے
کہ ایک مرغ نے اپنے بازوے سفید میرے دل پر ملے خوف میرا جاتا رہا اور جو درد تھا دفع ہو گیا پھر مین نے دیکہا
اپنے پاس شربت سفید اور پیا مین نے اوسکو تر ہوا مجھکو پس دیکہا مین نے ایک نور بلند کو اور دیکہا مین نے بلند
قامت عورتون کو کہ مثل درخت خرمے کے ہین گویا کہ مناف کی لڑکیون مین سے ہین متعجب ہوئی مین کہ یہ
کہان سے آئی ہین اونمین سے ایک نے کہا کہ مین ہون آسیہ زوجہ فرعون اور دوسری نے کہا مین ہون
مریم بنت عمران اور یہ دوسری عورتین حورعین ہین اور سخت ہوا مجپر حال اور ہر ساعت
ایک آواز سنتی تھی اول آواز سے زیادہ تر ڈرانیوالی اور درمیان اس حال کے دیکہا مین نے
ایک دیبائے سفید کو کہ کہچی ہوئی ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور اوسمین کچہہ لوگ ہین اونکے
ہاتھون مین چاندیکے ابریقین ہین بعدہ دیکہا مین نے چڑیون کے ایک ٹکڑے کو یہانتک کہ چہپا لیا
اونہون نے میرے حجرے کو چونچین اونکی زمرد کی ہین اور بازو اونکے یاقوت کے اور اوٹھا لیا اللہ تعالے
نے میری آنکھون سے پردہ دیکہا مین نے مشارق اور مغارب زمین کو اور دیکہے مین نے تین علم
کہ ایک علم مغرب مین گڑا ہے اور ایک مشرق مین اور ایک کعبہ کی چہت پر جب یہ
اہتمام ہو گئے اوسوقت جناب سید کونین سوالثقلین سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم

کمال جاہ وجلال کے ساتھہ دنیا میں تشریف لائے تمام عالم حضور پرنور کی پرتو نور سے منور ہوگیا۵

ہے ذکر آمد شہ دین سرور انام
او ٹھو بصد ادب کہ ہے تعظیم کا مقام

مقتدائے انبیا پیدا ہوے
پیشوائے اولیا پیدا ہوے

نور سے عالم منور ہو گیا
واہ کیا بدر الدجے پیدا ہوے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

مرحبا یا نور عینی مرحبا
مرحبا جد الحسینی مرحبا

السلام اے سید امی لقب
السلام اے مظہر آیات رب

السلام اے سرور ہر دو جہان
السلام اے پیشوائے مرسلان

السلام اے چارہ ساز بیکسان
السلام اے داروے درد نہان

السلام اے کعبۂ ارباب دین
السلام اے قبلۂ اہل الیقین

اے طبیب درد دل رنجور ہون
سید یزدان صفت مجبور ہون

رحم کر رحم اے شفیع عاصیان
الامان از نفس کافر الامان

صد سلام از ما بہر صبح و شام
بر تو ہم بر آل و اصحاب تمام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ فرماتی ہین حضرت آمنہ کہ جب سرور عالم پیدا ہوے دیکھا مین نے آپ سجدہ مین تھے دونون انگلیان شہادت کی اوٹھائے ہوے مانند متضرع کے بعدہ دیکھا مین نے ایک ابر سفید کو کہ چھپالیا اوسنے حضور کو اور میری نظر سے غائب کر دیا دیکھتی تھی مین کہ ایک آواز دینیوالا کہتا تھا کہ پھراؤ حضرت صلے اللہ علیہ سلم کو مشارق اور مغارب زمین مین اور لاؤ اونکو دریاؤن مین تاکہ پہچان لین اوسکے رہنے والے آنحضرت صلعم کو اونکی نام اور صورت

بیان جواب اعتراض جہاد [illegible]

اور تعریف کے ساتھ اور واقف ہو جاوین کہ نام اونکا ماحی ہے محو کرتا ہے آثار شرک کو خیال کرو کہ حضور
نے اپنی قوت باطنی اور ظاہری سے تیئس برس کے زمانہ مین مٹا دیا کفر اور شرک کو اور غالب کر دیا
اسلام کو کل ادیان باطلہ پر ہزارہا آدمیونکو معجزات باہرہ دکھا کر مسلمان کیا ہزارون کو
محض فیض باطنی سے نجاست شرک اور کفر سے پاک کیا بہتونکو قوت شمشیر اعجاز نما سے
گمراہی سے نکالکر راہ راست پر لائے مقابلہ بھی نبی کریم کا کفار سے محض رحمت تھا تاکہ
عدالت کو خدا کی ملک مین پھیلاوین اور مظلومونکی دادرسی کرین اور اہل ظلم کے پنجے سے
چھڑاوین اور زمین کو نجاست شرک سے پاک کرین اور جہاد فی سبیل اللہ نے حضور کے
کافرون اور بدکارون کو قتل کر کے ایسا عالم کو پاک کیا جیسے طبیب حاذق تنقیہ سے
مادۂ فاسد کو نکالکر جسم کو صاف کرتا ہے اور اوس عضو کو جسمین مادۂ فاسد لا علاج
پیدا ہو جاتا ہے اور خطر ہوتا ہے اوس مادہ سے تمام جسم کے برباد ہونیکا تو اوس عضو
کو کاٹ ڈالتا ہے تاکہ تمام جسم محفوظ رہے اور اوس مادہ کا تنقیہ سے نکالنا اور عضو کا
کاٹنا گو ظاہر مین ایذارسان معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت مین عین مصلحت اور سبب بقائے
حیات جسمانی ہے اسی طرح بدکارون کا قتل کرنا عین رحمت ہے خلق پر اور ظالمونکا مٹانا سبب
بقائے عالم کا اور ہر حاکم عادل منصف صاحب عقل اہل ظلم کو سزا دینا بہتر جانتا ہے اور اہل انصاف
کے نزدیک یہ فعل پسندیدہ ہے اور یہ افترا ہے اہل کتاب کا جو کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مار مار کر لوگونکو مسلمان کیا ہے جناب سرور عالم نے یہ حکم نہین فرمایا ہے کہ اگر مسلمان نہون
تو قتل کرو بلکہ حکم شریعت یہ ہے کہ اول کفار کو دعوت اسلام کرو اور خوبیان اسلام کی
اونپر ظاہر کرو اگر اسلام قبول کر لین فہو المراد اور اگر مسلمان نہون تو جزیہ اونسے طلب
کرو کہ مطیع اسلام ہون اور جزیہ دین اور یہ فقط اس غرض سے حکم ہے

تاکہ عدالت اور انصاف اللہ تعالیٰ کے ملک مین ظاہر ہو اور عاجز لوگ ظالمونکی ایذا رسانی سے
محفوظ رہین اور اہل ذمہ کے حقوق کو مثل اہل اسلام کے حقوق کی نگاہ رکھنے کا حکم ہی اور اگر جماعت
بھی نکرین اوس وقت حکم ہے اونسے قتال کا مگر فقراے گوشہ نشین اور عورتین اور بچے وغیرہ جو
عاجز ہین اونکو قتل کرنیکا حکم نہین ہے اسواسطے کہ ایسے لوگونسے ظلم کمتر ہوتا ہے اور اجازت ہے
شریعت مین کہ کفار مطیع اسلام ہین وہ بے تکلف اپنی عبادت کے طریقہ کرین اور جہاد جناب
سرور عالم نے جو خود کیا ہے وہ بھی درحقیقت ایک معجزہ ہے معجزات جناب نبوت سے اور
یہ مضمون حال غزوات سے ظاہر ہوگا کیفیت حکم غزا مین لکھا ہے اہل سیر نے کہ ہجرت کی
دوسرے برس اللہ تعالیٰ نے حکم جہاد کا دیا اور نازل ہوئی آیہ کریمہ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ
بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ چونکہ کفار نے ظلم کیا
تھا اہل اسلام پر اور اونکو بہت ستایا تھا اللہ تعالیٰ نے اہل ظلم سے انتقام لینے کو حکم جہاد کا
دیا اور نصرت کا وعدہ مسلمانون سے فرمایا اور سوا اس آیہ شریفہ کے اور آیات جنمین حکم قتال کا
کفار سے ہے نازل ہوئین اوس وقت سے حضور نے حکم قتال کا صحابہ کو دیا اور نہ قبل اوسکے صحابہ
جو زخمی ہوکر کفار کے ہاتھ سے حاضر ہوتے تھے خدمت شریف مین نبی کریم اونکو حکم صبر کا دیتے
تھے بعد حکم جہاد کے اول چند سریہ حضور نے بھیجے اور سریہ اصطلاح مین اوس لشکر کو کہتے
ہین جسمین نبی کریم خود شریک نہون الغرض بعض سریہ مین خفیف قتال بھی ہوا اور
بعض مین مصالحت ہوگئی بعد اوسکے اسی سال مین غزوہ بدر واقع ہوا اور یہ غزوہ بہت
بڑا ہے حضرت سرور عالم کی غزوات سے اسواسطے کہ اس لڑائی سے آفتاب اسلام تابان و
روشن ہوگیا اور یوم الفرقان اوسی لڑائی کے دن سے مراد ہے کہ فرق کردیا اللہ تعالیٰ نے
اوس دن حق اور باطل مین کیونکہ جب جمع ہوئے یہان دونون لشکر مسلمان بہت تھوڑے تھے

اور سامان جنگ بھی اونکے پاس نتھا اور کفار کا لشکر بہت بڑا تھا اور سامان جنگ بھی اونکے ساتھ تھا اللہ تعالے نے باوجود قلت جماعت کے غالب کیا مسلمانونکو اور باوجود کثرت کے خراب اور برباد کیا کفار کو اور یہ وہ فتح ہے کہ اللہ تعالے احسان کہتا ہے مسلمانون پر اس فتح کا اور فرمایا ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ یعنے تم تھوڑے سے تھے اور بے سامان تھے اور اللہ تعالے نے تمکو فتح دی بدر مین مفصل حال اس لڑائی کا کہ درحقیقت ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سرور عالم کا کتب سیر مین اسطرح پر لکھا ہے کہ ایک قافلہ قریش کا شام سے آتا تھا اور اوسمین اونکا مال تھا اور امیر قافلہ ابو سفیان اموی تھے اور تیس سوار ہمراہ تھے اور عمرو بن عاص بھی ساتھ تھے جب قریب بدر کے پہونچے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکی خبر معلوم ہوئی حضور نے صحابہ سے فرمایا کہ ایک قافلہ آتا ہے مال و نکے ساتھ بہت ہے اور دشمن کی تعداد کم ہے چلو اوس قافلہ کیطرف شاید اللہ تعالے تمکو سامان عنایت کرے جناب سرور عالم نے پہلے طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن زید کو بھیجا تا کہ قافلہ قریش کا حال دریافت کرین چنانچہ وہ حال قافلہ کا دریافت کر کے مدینہ منورہ کو پلٹے بعدہ ابو سفیان بدر مین پہونچے اور وہان کے لوگون سے پوچھا کہ تمکو کچھ محمدی لوگونکی اور اونکے جاسوسونکی خبر ہے اونھون نے کہا کہ دو شتر سوار فلان مقام پر آئے تھے اور فوراً پلٹ گئے ابو سفیان نے وہان آکر اونٹون کی مینگنیان دیکھین اونکو توڑا اوسمین خرمے کی گٹھلیونکے ٹکڑے نکلے کہا قسم ہے خدا کی ان اونٹون نے شہر کے تمر کھائے ہین یقین ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جاسوس ہونگے اور وہ بھی کہین قریب ہونگے ابو سفیان وہانسے پلٹے اور بدر کو دہنی جانب چھوڑ کر ساحل کی راہ سے مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوے اور طلحہ اور سعد مدینہ مین آئے تا کہ خبر قافلہ کی جناب سرور عالم کی حضور مین عرض کرین نبی کریم اونکے حاضر ہونیسے پہلے عمرو ابن مکتوم کو

مدینہ منورہ مین خلیفہ کرکے اور ایک قافلہ کیواسطے مع ایک جماعت مہاجرین اور انصار کے
باہر تشریف لیگئے تھے اور اکثر صحابہ مدینہ مین رہے اسواسطے کہ حضور بعزم قتال کفار کے
باہر تشریف نہین لیگئے تھے الغرض رسولکریم شب شنبہ بارہوین تاریخ یا تیسری تاریخ رمضان
مبارک کو باہر نکلے اور مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر ابی عتبہ کے کنوئین پر قیام فرمایا اور
جب صحابہ پر نظر کی اونکو تعداد مین بھی تھوڑا اور بے سامان پایا دعا کی صحابہ کیحق مین کہ اے
پروردگار یہ لوگ پیادہ ہین انکو سوار کردے اور بھوکے ہین انکو سیر کردے اور برہنہ ہین
انکو لباس پہنادے اور فقیر ہین انکو تونگر کردے اپنے فضل سے پس برکت دعا جناب
سید عالم صحابہ جب اس سفر سے پلٹے ہین سبکے پاس اونٹ اور کپڑے اور کھانے بہت سا مال
تھا اور کم عمر صحابہ کو مثل عبداللہ ابن عمر اور زید ابن ثابت اور براء ابن عازب وغیرہم کے وہانسے
وطن کو پھیر دیا مروی ہے کہ تین سو آٹھ شخص اس لڑائی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تھے اسی کے قریب مہاجر باقی انصار اور آٹھ شخص وہ ہین کہ بسبب کسی عذر کے شرکت نکرسکے
لیکن حضور نے اونکو مال غنیمت سے حصہ دیا اہل سیر نے اونلوگونکو بھی اہل بدر مین شمار کیا ہے
بعدہ جناب سرور عالم اوس مقام سے روانہ ہوے اور لکھا ہے کہ لشکر اسلام مین اوس مرتبہ
ستر اونٹ اور دو یا تین گھوڑے تھے اور چھ زرہ اور آٹھ تلوارین دو دو تین تین آدمیونمین
ایک اونٹ تھا باری باری لوگ سوار ہوتے تھے اور جناب سید عالم کی سواری مین سیدنا
علی مرتضے اور اول مین ابو البابہ اور آخر مین زید بن حارثہ شریک تھے احادیث مین ہے
کہ جب نوبت رسولکریم کے پیادہ ہونے کی آتی تھی جناب ولایت مآب اور ابو البابہ عرض کرتے تھے
یا رسول اللہ ہم آپکی طرف سے پیادہ چلتے ہین آپ سوار رہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تم مجھسے زیادہ قوی نہین ہو اور مین تمسے زیادہ بے نیاز نہین ہون اجر سے

یعنے مین بہی خواہش کرتا ہون زیادتی اجر کی اور خداکیواسطے تکلیف اوٹہانیمین زیادتی اجر
کی ہوتی ہے اور مین تمسے قوی بہی زیادہ ہون پہر کیون نہ خداکیواسطے تکلیف کو اپنے اوپر گوارا
کرون یہ فعل اور قول حضور کا واسطے تعلیم امت اور اظہار عبدیت کے تہا اور بکمال تواضع اور عدالت
جناب سید عالم کی اس سے ظاہر ہوتی ہے اور مروی ہے کہ جناب سرور عالم اور آپکے صحابہ کی
متوجہ ہونیکا حال ابوسفیان کو شام مین معلوم ہوا تہا لہذا ضمضم بن عمرو غفاری کو مکہ مین
بہیجا تاکہ اہل مکہ کو خبر دے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف قصد رکہتے ہین جلد آؤ قافلہ مین
اور اپنے مال کی حفاظت کرو ضمضم بن عمرو بکمال عجلت کے ساتہہ مکہ مین پہونچا اور قوم کو آگاہ
کیا اور مروی ہے قبل پہونچنے ضمضم کے عاتکہ دختر عبدالمطلب نے خواب دیکہا کہ ایک شتر سوار
آیا اور موضع الطح مین کہڑا ہوا اور بآواز بلند اوسنے کہا کہ اے گروہ قریش جلدی کرو اور اپنے قتل گاہ
مین تین روز تک یعنے آجکے تیسرے روز بعدہ اوسنے اونٹ کو مسجد حرام مین ہانکا لوگ اوسکے پاس جمع
ہوئے پہر یہ معلوم ہوا کہ کعبہ مکرمہ کی چہت پر ہے اور وہی ندا کر رہا ہے پہر دیکہا اوسکو کہ کوہ ابوقبیس پر آیا اور
وہی ندا کی اور ایک پتہر اوسکی جگہ سے لنڈہکایا جب وہ پتہر نیچے پہونچا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور
مکہ کے ہر ایک گہر مین اوسکا ٹکڑا پہونچا جب حال اس خواب کا ابوجہل نے سنا عباس ابن
مطلب سے کہا کہ یہ عورت تم مین کب سے پیغمبر ہوئی اور کہا راضی نہین ہو تم تمہارے مردون
نے تو دعوی پیغمبری کیا تہا اب عورتون نے بہی دعوی نبوت کیا تین روز مین دیکہنا اگر کچہہ
اثر اوسکے خواب کا ظاہر نہوا تو مین قبائل عرب مین لکہہ بہیجونگا کہ بنی ہاشم جہوٹے ہین عرب مین
عباس فرماتے ہین کہ مین نے اوس سے انکار کیا کہ عاتکہ نے کوئی خواب نہین دیکہا ہے اور
چلا گیا جب رات ہوئی سب عورتین اولاد عبدالمطلب کی میرے پاس جمع ہوئین اور
کہا کہ تمنے اس خبیث لعین ابوجہل کو ایسا چہوڑ دیا ہے کہ تمہارے مردونکو تو وہ طعنہ کرتا تہا

اب عورتونکو بھی طعنہ زنی کرتا ہے تونے اے عباس سنا کلام اوسکا اور کچھ بھی نکہا مین نے جواب دیا کہ واللہ اگر اب وہ کچھ بھی کہیگا تو مین اوس سے تعرض کرونگا اور تیسرے دن مین گھر سے نکلا خشم آلود اس ارادہ سے کہ ابوجہل کا تدارک کرون جب دروازے سے مسجد حرام مین آیا اور نظر میری ابوجہل پر پڑی مین اوسکی طرف بڑہا دیکھا مین نے اوسکو کہ نہایت عجلت کے ساتھ مسجد سے باہر نکلگیا مین نے دلمین کہا کہ وہ ملعون ڈر گیا اس خیال سے کہ مین اوس سے تعرض کرونگا اور وہ ضمضم بن عمرو غفاری کی آواز سنکر گیا تھا وہ چلا رہا تھا کہ اے قوم قریش اپنے قافلہ کی خبر لو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے یار اوس قافلہ کا قصد کرتے ہین اور مین گمان نہین کرتا ہون کہ تم ادراک اونکا کرسکوگے اور اوسوقت ضمضم اپنے اونٹ پر سوار تھا کہ ناک اور کان اوسکے کٹے تھے اور وہ اپنے پیراہن کو چاک کیے ہوے تھا عباس رضی فرماتے ہین کہ اس امر نے مجھکو اوس سے اور اوسکو یعنے ابوجہل کو مجھ سے مشغول کیا اور لوگ جھٹ پٹ سامان کرنیلگے اور یہ امر قرارداد ہوا کہ دو آدمیون سے ایک شخص باہر نکلے یا اپنی طرف سے کسیکو بھیجے اور رؤسائے قریش سے کسی نے روانگی مین توقف نکیا الا ابولہب نے اور اپنے عوض مین اوسنے عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بھیجا اور امیہ بن خلف جمحی چاہتا تھا کہ مکہ سے نہ نکلے اسوجہ سے کہ اوسنے موسم حج مین سعد بن معاذ سے سنا تھا کہ فرمایا ہے رسولکریم صلعم نے کہ میرے یار امیہ کو قتل کرینگے لہذا وہ بہت ڈرتا تھا اوسنے بڑہاپے کا عذر کیا ابوجہل نے اوس سے کہا کہ تو سردار ہے اہل وادی کا جب لوگ دیکھینگے کہ تونے پہلوتہی کی اور لوگ بھی شراکت نکرینگے اور کام ہمارا خراب ہوگا اور بہت کچھ اوسنے کہا آخر وہ بھی راضی ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل ملعون نے کعبہ کے اوپر چڑھکر ندا کی کہ اے اہل مکہ جلدی کرو اور اپنے مال کو اور قافلہ کو جمع کرو اگر اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمسے پہلے پہونچ جاوینگے قافلہ پر پھر تمکو فلاح نہوگی

پس نوسو پچاس آدمی لڑنیوالے نکلے بڑے کر و فر سے سو گھوڑے اور سات سو ستر اونٹ اونکے ہمراہ
تھے اور سوار اونکے بلکہ پیادہ بھی اکثر زرہ پوش تھے اور عورتین گانیوالی اور آلات طرب اونکے ساتھہ
تھے جب پانی پر پہونچتے تھے قیام کرتے تھے اور گانیوالی عورتین دف بجا کر گاتی تھین اور بہت
عجلت کیساتھہ راہ کو وہ لوگ قطع کرتے تھے موضع صفرا مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر
اہل قریش کے خروج کی پہونچی اور ایک روایت مین ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ خبر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواص صحابہ کو جمع کر کے
فرمایا کہ قریش مکہ سے باہر نکلے ہین شاید کہ ہمکو اونسے لڑنا پڑے مصلحت کیا ہے سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی باتین عرض کین بعدہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اوٹھہ کھڑے ہوے
اور کلمات پسندیدہ عرض کیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونو نکو دعا دی پہر حضرت سعد بن
عبادہ کہڑے ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے کام مین فکر کرین اور کام کو انجام دین
قسم خدا کی اگر آپ عدن تک جاوینگے کوئی شخص انصار مین سے تخلف نکریگا نبی کریم نے اونکو
دعائے خیر دی بعدہ مقداد بن عمرو نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے ساتھہ ہین جہان آپ
چاہین تشریف لیچلین ہم آپ سے نکہین گے جیسا کہا تہا بنی اسرائیل نے موسیٰ سے
اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوۡنَ یعنے جاؤ تم اور تمہارا رب پس تم دونو لڑو
ہم یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوۡنَ
یعنے چلین آپ اور آپکا رب پس قتال کرین ہم قتال کرنیوالے ہین اور قسم ہے اوس خدا کی
جسنے آپکو رسول برحق کیا ہے اگر آپ ہمکو برک الغماد تک کہ شہر ہے حبشہ کا لیجائینگا ہم آپکے
ہمراہ ہین حضور متبسم ہوے اور دعائے خیر فرمائی بعدہ حضرت سرور عالم نے فرمایا اشارہ کرو
تم مجھے اور غرض حضور کی یہ تہی کہ انصار کا استمزاج لین اسواسطے کہ اونہونے لیلۃ العقبہ مین

بیعت کیوقت یہ عہد کیا تھا کہ جب آپ ہمارے شہر مین تشریف لاوینگے ہم آپکی حمایت کرینگے
اور اوسوقت جناب سرور عالم صلعم مدینہ منورہ مین تھے حضرت سعد بن معاذ حضور کا کلام سنکر
اوٹھکھڑے ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کیا یہ کلام ہماری نسبت ہین ارشاد ہوا ہے
حضور نے فرمایا ہان سعد نے عرض کیا کہ ہم آپ پر ایمان لائے ہین اور آپکی تصدیق کی ہے اور
شہادت دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب سچ ہے اور ہم اوسی عہد پر ہین جو آپ سے
کیا ہے آپ جدہر چاہیے تشریف لیچلیے اگر آپ ہمکو دریا مین لیجاوینگے ہم چلے جاوینگے اور ہمکو یہ نہین
معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا سامنا ہو بیشک ہم لڑائی پر صابر ہین شاید اللہ تعالے وہ کہا دے
آپکو ہمسے وہ چیز کہ آنکھ آپکی اوس سے روشن ہو آپ تشریف لیچلین اللہ تعالے کی برکت کیساتھ
حضرت سید عالم حضرت سعد کی باتون سے نہایت خوش ہوے اور تشریف لیچلے اور فرمایا اللہ تعالے
نے مجھسے وعدہ فرمایا ہے اور فتح اور نصرت تمکو ہے ان دونون گروہ مین سے ایک
قریش پر اور قسم ہے خدا کی مین گویا اونکے مقتلون کو دیکھتا ہون الغرض جب
جناب سید عالم نے مقام کیا شب کو سیدنا علی مرتضی اور حضرت زبیر بن عوام اور سعد ابن
ابی وقاص کو ایک جماعت صحابہ کے ساتھ بھیجا تاکہ قریش کی خبر لاوین
اونکے پانی لاوینوالے اونٹون پر پہونچے ایک جماعت اونکے ساتھ تہی اکثر اونمین سے بھاگ گئے
اور دو غلام اونکے صحابہ نے گرفتار کیے پس قریش کو یہ خبر معلوم ہوئی اور اونکے لشکر مین اضطراب
پیدا ہوا اور صحابہ اون غلامون کو حضور کے پاس لائے آپ اوسوقت نماز پڑھتے تھے
اون غلامون سے پوچھا کہ تم کسکے ملک سے ہو اور صحابہ کا مدعا یہ تھا کہ ابوسفیان کے
ملک سے ہونگے اونہون نے کہا کہ ہم سقاے قریش ہین صحابہ نے اونکو مارا
ابوسفیان کے ملک سے ہین صحابہ نے اونکو چھوڑ دیا جب نبی کریم نماز سے فارغ ہوے

خبر دیا حضور نے اول جو اونہون نے سچ کہا تہا تمنے اونکو مارا پہر اونہون نے جہوٹ کہا تمنے اونکو چہوڑ دیا
واقعی یہ دو تو قریش کے غلام ہین اور جناب سرور عالم غلامون کیطرف متوجہ ہوے اور فرمایا
قریش کہان ہین اونہون نے کہا یہ ٹیکرا جو دیکہائی دیتا ہے اِسکے نیچے ہین حضرت نے پوچہا کس قدر ہین
اونہون نے عرض کیا بہت ہین ہم شمار اونکا صحیح نہین جانتے ہین حضور نے فرمایا ہر روز کس قدر
اونٹ نحر کرتے ہین اونہون نے کہا ایک روز نو ایک روز دس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہزار سے کم ہین اور نو سے زیادہ اور یہ بہی ایک معجزہ تہا کریم کا فی الواقع وہ ایسا ہی تہا
پہر حضرت نے اونسے پوچہا کہ شرفاے قریش سے کون کون ساتہہ ہے اونہون نے سبکے نام لیے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے سامنے ڈالے ہین منقول ہے
کہ جب قریش منزل جحفہ مین پہونچے جہیم مطلب کے پوتے نے خواب مین دیکہا کہ ایک مرد گہوڑے
پر سوار آیا ہے اور ایک اونٹ اوسکے ساتہہ ہے اور کہتا ہے کہ عتبہ اور شیبہ اور ابو الحکم بن ہشام
اور امیہ اور فلان فلان مارے گئے جہیم نے ایک چہری اپنے اونٹ کے گلے پر ماری اور اوسکو
چہوڑ دیا کوئی خیمہ قریش کا وہ نہ تہا جس پر اوسکے خون کی چہینٹین نہ پڑی ہون یہ واقعہ ابو جہل
نے سنا کہا یہ دوسرا پیغمبر ہے اولاد مطلب مین جلد دیکہو گے کہ مقتول کون ہے یہ بہی ایک
معجزہ تہا نبی کریم کا کہ تنبیہ کر دیا اپنے تصرف سے کفار کو کہ انجام یہ ہوگا اور ویسا ہی ہوا کہ وہ سب
مقتول ہوے اور مروی ہے کہ ابو سفیان نے قافلہ کو محل خطر سے نکالکر قریش کو کہلا بہیجا
کہ تم قافلہ کی محافظت کیواسطے مکہ سے نکلے تہے قافلہ خلاص ہو گیا پلٹ آؤ اور محمد صلے اللہ
علیہ وسلم سے متعرض نہو ابو جہل نے کہا قسم ہے خدا کی ہم نہ پلٹین گے جب تک
بدر مین نہ پہونچین گے تین روز ہم وہان آسائش کرینگے اور اونٹ ذبح کرینگے اور کہانا
کہلادینگے اور زنان مغنیہ گاوینگے ہمارے واسطے تاکہ ہماری عظمت اور شوکت قبائل قریش پہ

ظاہر ہو جاوے پہر سب ہمیشہ ہمسے ڈرتے رہین گے جب کلام ابو جہل کا ابو سفیان نے سنا افسوس کیا اپنی قوم کے حال پر کہ ابن ہشام نے یہ کام کیا اونکے ساتھ اور خود آکر قوم سے ملا اور جنگ بدر مین بہت زخم کہاکر بہاگ گیا اور مروی ہے کہ جس رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے قریب جلوہ افروز ہوے کفار پانی سے قریب تہے اور مسلمان دور تہے جب صبح ہوئی بعضے مسلمانو کو ضرورت غسل کی تہی اور بعضونکو وضو کی حاجت تہی شیطان نے اونکو وسوسہ مین ڈالا اور کہا کہ تم کو گمان ہے کہ تم حق پر ہو اور تم مین خدا کا رسول ہے اور تم خدا کے دوست ہو اور حقیقت مشرکونکا پانی پر قبضہ ہے اور تم تشنگی سے ہلاک ہوتے ہو اور محدث اور جنب ہو اور دشمن تمہارے منتظر ہین کہ تم تشنگی سے ضعیف ہو جاؤ پہر وہ جو چاہین تمسے کرین اللہ تعالے جلشانہ نے اوسیوقت پانی برسایا اور بہ نکلا سب مسلمان سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وضو کیا اور اونٹونکو پانی پلایا اور مشکونکو بہر لیا اور زمین وہانکی ریگ تہی پیر اوسمین دہنستے تہے وہ سخت ہو گئی اور وہ زمین جہان کفار قیام پذیر تہے وہ کیچڑ ہو گئی اونکو چلنا مشکل پڑ گیا مسلمانونکے دلسے وسوسہ جاتا رہا اور اطمینان حاصل ہو گیا اور خوف اور رعب زائل ہو گیا اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اس حال کو ارشاد کیا ہے فرمایا ہے اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ تا آخر آیہ اور مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزل بدر مین پہونچے حکم دیا کہ بدر کے پہلے کنوین پر مقام کرو جناب بن منذر نے عرض کیا یا رسول اللہ اس مقام پر حضور نے قیام جو کیا ہے بحکم خدا ہے یا اپنی رائے سے حضرت نے فرمایا اپنی رائے سے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہان منزل مناسب نہین ہے یہانسے کوچ کرنا چاہیے تاکہ آخر کنوین پر ہم مقام کرین اور دوسرے کنوین بہر لین اور ایک حوض بناکر پانی سے پر کرلین اور دشمن سے مقابلہ کرین اونکے پاس پانی نہوگا اور ہمارے پاس بہت ہوگا اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوے اور عرض کیا

یہ سعد رضی اللہ عنہ کی رائے یہی ہے جو جناب میں عرض کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی عریش میں بیٹھے اور جہاں جناب نے مشورہ دیا تھا وہاں پر قیام کیا جناب سید عالم رات کو مع چند صحابیوں کی ایک جماعت کے ساتھ میدان بدر میں پہرتے تھے اور دست مبارک سے بتلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ جگہ فلان مشرک کے قتل ہونیکی ہے اور یہ فلان مشرک کی قتل گاہ سردار قریش کی قتل گاہ حضور نے اپنے یاروں سے بیان فرمائی اور اوسیکے مطابق وقوع میں آیا ایک بالشت بہر بہی کوئی اپنی قتل گاہ سے جو حضور نے متعین کی تھی نہ بڑہا منقول ہے کہ سعد ابن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک عریش چھپر خرما ہم آپکے واسطے بناتے ہیں حضور اوسمین تشریف رکھیں سواری حضور کی حاضر رہیگی اور ہم لوگ لڑینگے اگر اللہ تعالے نے ہمکو دشمن پر غلبہ دیا فہو المراد اور اگر صورت دگرگون ہو حضور سوار ہوکر ہمارے یاروں سے جو مدینہ منورہ میں ہیں جا ملیں اسواسطے کہ وہ حضرت کی دوستی میں ہمسے کم نہیں ہیں اگر اونکو گمان ہوتا کہ لڑائی ہو جاویگی تو وہ ہرگز آپسے جدا نہوتی اور آج کے دن منتہا درجہ کی ہواداری اور اخلاص بجالاتے حضرت سید عالم نے حضرت سعد کو دعا خیر دی رضی اللہ تعالے عنہ پس عریش جناب سرور عالم کیواسطے طیار کیا بعد اوسکے لشکر کفار بد شعار کا دکہائی دیا رسولکریم نے جب اونکو دیکھا فرمایا اے خداوند سزاوار پرستش کے یہ پہونچے قریش گہوڑون پر ساتھ کبر اور طیش کے تجہسے لڑتے ہیں اور تیرے رسول کو جہٹلاتے ہیں اے اللہ منتظر ہون تیری نصرت کا کہ مجہسے وعدہ کیا ہے الغرض جب لشکر کفار نے مقام کیا کہ ایک جماعت قریش کی لشکر اسلام کیطرف متوجہ ہوئی اس ارادہ سے کہ مسلمانوں نے جو حوض بنایا ہے اوسمین سے پانی پیوین حکیم بن حزام بہی اونمیں تہے مسلمانوں نے چاہا کہ روکین حضور نے فرمایا بیئے دو نہ کو راوی کہتا ہے کہ جس کافر نے اوس حوض سے پانی پیا اوس لڑائی مین مارا گیا یا گرفتار ہوا مگر حکیم بن حزام

کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے اور بھاگ گئے تھے اور بعد اوسکے مسلمان ہو گئے اور جب قریش نے
مقام کر لیا عمیر بن وہب جمحی کو بھیجا تا کہ لشکر اسلام کا اندازہ کرے کہ کسقدر ہیں وہ سوار ہو کر گرد
لشکر اسلام کے پھرا اور قوم سے کہا کہ تین سو آدمی ہیں کچھ کم یا زیادہ اور بعد وہ شخص احتیاط کی
نظر سے کہ شاید لوگ کمین میں ہوں گرد صحرا کے پھرا اور اطراف اور جوانب کو اچھی طرح دیکھا
کسی شخص کو نپایا قوم سے آکر بیان کیا کہ اور کوئی نہیں ہے لیکن اے گروہ قریش دیکھا ہے
میں نے ایسی بلاؤں کو کہ اوٹھائے ہوئے ہیں اپنے اوپر موتکو اور دیکھتا ہوں میں شتر یثرب کے اوٹھائے ہوئے
کہ زہر قاتل اونپر لدا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ گو وہ لوگ تھوڑے ہیں مگر ایسے ہیں کہ اونسے لڑنا
سبب ہے تمہاری ہلاکت کا اور کہا جب تم مار ڈالیجاؤ گے تمہارے باقی ماندہ کی کیا زندگی
ہوگی سلامتی تمہاری اسی میں ہے کہ پلٹ چلو اور نہ لڑو حکیم بن حزام نے کہ اوسوقت تک کافر
تھے جب یہ بات سنی عتبہ سے جاکر کہا اے ابو الولید تو بزرگ ہے اور پیشوا ہے قریش کا تو
چاہتا ہے کہ ذکر خیر تیرا آخر زمانہ تک رہے عتبہ نے کہا کیا کرنا چاہیے حکیم نے کہا لوگوں کو پھیر دو عتبہ نے
کہا کہ میں نے تمہارا کہنا قبول کیا تم ابو جہل کے پاس جاؤ اور اوس سے کہو کہ اوس سے ہو سکتا ہے
کہ پلٹ چلے اور لوگوں کو پھیرے حکیم اوس ملعون کے پاس گئے اور عتبہ کا پیام بیان کیا اوس
ملعون نے کہا کہ عتبہ کو سوا تیرے کوئی پیغامبر نہیں ملا حکیم کہتے ہیں کہ میں ابو جہل کے
پاس سے پلٹا اور عتبہ کے پاس گیا ناگاہ ابو جہل دکھائی دیا شرارت اوسکی چہرہ سے
چمکتی تھی اور عتبہ سے کہا کہ تیرا پتا برباد ہو گیا مراد اس سے یہ ہے کہ بودا ہو گیا عتبہ نے
کہا قریب ہے کہ معلوم ہو جاویگا کہ کسکا پتا برباد ہوا اور ایک روایت میں ہے
کہ عتبہ نے کہا کہ اے زرد کرنیوالے پشت کے تو مجھکو طعنہ دیتا ہے اور یہ بات عتبہ نے اسوجہ سے
کہی کہ ابو جہل کی نشست گاہ پر برص کا داغ تھا اوسکو وہ زعفران سے رنگا کرتا تھا

ابوجہل یہ بات سنکر نہایت غیظ میں آیا اور لڑائی قائم ہوئی منقول ہے کہ لشکر ظفر پیکر جناب سید البشر
مین تین علم تھے سب مین بڑا علم مہاجرین کا تہا حضور نے مصعب بن عمر کو عنایت کیا تہا اور
لواے خزرج جناب بن منذر کے پاس تہا اور لواے اوس سعد بن معاذ لیے تھے اور گروہ مشرکین
مین بہی تین نشان تھے مروی ہے کہ جب ہمراہیان سید انام جمع ہوے حضور نے خود
صفونکو برابر کیا اور فرمایا کہ جبتک مین نکہون تم دشمنون پر حملہ نکرنا اگر وہ قریب آجاوین
تیر مارنا لیکن صرفہ کرنا تیر و نکے مارنے مین تاکہ تیر ختم نہو جاوین اور منقول ہے کہ جسوقت
حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا صفون کو برابر کرتے تھے دست حق پرست مین ایک لکڑی تہی
سواد بن غزنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کہ مرد خوش طبع اور خوش فہم تھے صف سے
آگے بڑہے تھے حضرت سرور عالم نے وہ لکڑی اونکے سینہ پر ماری اور فرمایا برابر ہوا ے سواد
اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایک ضرب درد پہنچانیوالی مجھکو ماری اور اللہ تعالٰی
نے آپکو ساتھہ حق کے بھیجا ہے اور عدالت اور انصاف آپکے ہاتہ مین ہے مجھکو قصاص دو جناب
رسول الکریم نے جامہ مبارک کو سینہ اقدس سے ہٹا دیا اور فرمایا قصاص لے سواد نے رضی اللہ عنہ
فوراً منہ سینہ شریف پر رکہدیا اور بوسہ لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیون کیا عرض کیا
یا رسول اللہ یہ آخر وقت ہے مین اسیوقت مارا جاتا ہون مین نے چاہا کہ آخر عمر مین میرا بدن
حضور کے جسم اطہر سے ملے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعا خیر فرمائی بعدہ
جناب سید عالم عریش مین جلوہ افروز ہوے اور حضرت صدیق اکبر رض حضور کے ساتھہ تھے اور سعد بن معاذ
مع ایک جماعت انصار کے باہر عریش کے حضور کی محافظت کرتے تھے روایت کرتے ہین
کہ لشکر سے پہلے سب سے عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ نکلے اور لشکر اسلام سے مبارز
طلب کیا لشکر اسلام سے بہی تین جوان انصاری عوذ اور معوذ حارث کے بیٹے

اور عبد اللہ بن رواحہ برآمد ہوئے کفار نے پوچھا تم کون ہو فرمایا ہم گروہ انصار سے ہین اونہون نے
جواب دیا کہ ہمکو تمسے کچھہ کام نہین ہے ہم اپنے چچا کی اولاد کو بلاتے ہین یعنے مہاجرین کو اور ایک شخص نے
کفار مین سے آواز دی کہ یا محمد ہمارے اہل کفو ہمارے واسطے بھیجو حضور نے ارشاد فرمایا اے حمزہ اے
عبیدہ اے علی اوٹھو پس یہ تینون سرداران بنی ہاشم میدان جنگ مین برآمد ہوئے اون کافرون نے
کہا کہ تم ہمارے گرامی کفو ہو الغرض سیدنا علی مرتضیٰ مقابل ہوئے شیبہ سے اور عبیدہ ولید سے
اور حمزہ عتبہ سے سیدنا حمزہ اور سیدنا علی مرتضیٰ نے اپنے مقابلونکو قتل کیا اور
حضرت عبیدہ اور اونکے غنیم نے ایک نے دوسرے کو مجروح کیا سیدنا علی مرتضیٰ اور حضرت
امیر حمزہ عبیدہ کی مدد کو پہونچے اور اونکے غنیم کو قتل کیا اور حضرت عبیدہ کو اوٹھا کر
میدان جنگ سے جناب سرور عالم کے سامنے لائے حضرت عبیدہ کی پنڈلی مین زخم کاری
لگا تھا اور مغز پنڈلی کا بہتا تھا عبیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین شہید نہین ہون حضور نے
فرمایا تو شہید ہے چنانچہ پلٹتے وقت بدر سے اونہون نے اثناء راہ مین وفات فرمائی اور احادیث صحیحہ مین
مروی ہے عبد الرحمن بن عوف سے رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہا ہے اونہون نے کہ مین بدر
مین صف جنگ مین تھا درمیان دو جوانون کے انصار سے میرے دلمین آیا کہ آج مجھکو
چاہیے تھا کہ دو آزمودہ کارون کے درمیان ہوتا ناگاہ دیکھا مین نے کہ ایک نے اون
دونون مین سے مجھکو کھینچا اور آہستہ سے مجھسے کہا اے میرے چچا ابوجہل کو تم پہچانتے ہو
مین نے کہا ہان تمکو اوس سے کیا کام ہے اوسنے کہا مین نے سنا ہے کہ اوسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت ایذا دی ہے مین نے عہد کیا ہے کہ جب اوسکو دیکھونگا اوس سے
جدا نہونگا یہانتک کہ ایک ہم مین سے مارا جاویگا جب وہ یہ بات کہہ چکا دوسرے جوان نے
جو میرے دوسرے جانب تھا مجھکو کھینچا اور ویسی ہی باتین کہین مین خوش ہوا

اور دل میرا قوی ہو گیا بعد ایک لحظہ بھر کے ابو جہل دکھائی دیا اپنے اونٹ پر سوار آدمیونکے
دریا میں جو ٹھاٹھ رہا تھا میں نے اون دونوں سے کہا تمہارا مطلوب یہ ہے جب دونوں نے
اوسکو دیکھا مثل دو بازونکے جھپٹے اور تلوار سے اوسکو مارا یہانتک کہ اوسکو گرا دیا اور اوسکے
پیر کو کاٹ ڈالا اور وہ دونو معاذ اور معوذ عفرا کے لڑکے تھے اور معاذ کہتے ہیں کہ میں نے ایک
ضرب پہونچائی ابو جہل کو پنڈلی اوسکی جدا ہو گئی عکرمہ اوسکے لڑکے نے ایک ضرب مجھکو لگائی ہاتھ
میرا کندھے پر سے جدا ہو گیا اور میرے پہلو سے لٹک گیا میں اوس حال میں لڑتا رہا آخر بہت تنگ آیا اور مجروح
ہاتھ اپنے پیر کے نیچے دبا کر پہلو سے میں نے جدا کر ڈالا بعدہ معوذ ابن عفرا نے ایک زخم اوسکو پہونچایا
اور اوس ملعونکو گرا دیا ہنوز ایک رمق اوسمیں باقی تھا اور منقول ہے کہ وہ دونوں جوان [illegible] جناب
سید البشر کی خدمتمیں حاضر ہوئے اور ابو جہل کے قتل ہونیکی خبر حضور میں عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا تم میں سے کسنے اوسکو قتل کیا ہر ایک کو اونمیں یہ دعوے تھا کہ میں نے اوسکو قتل کیا ہے
حضرت سرور عالم نے فرمایا تمنے اپنی تلوارونکو پاک کیا ہے عرض کیا نہیں پس حضور نے
اونکی تلوارونکو دیکھا اور ارشاد کیا کہ تم دونوں نے اوسکو قتل کیا ہے اور حکم دیا کہ مال
اور اسباب جو اوس ملعون نے چھوڑا ہے معاذ کا حق ہے مورخین نے لکھا ہے کہ معاذ باوجود اوس
زخم کاری کے زندہ رہے حضرت خلیفہ سیوم کی خلافت تک اور معوذ جنگ بدر میں لڑتے رہے
یہانتک کہ شہید ہوئے اور شیخ نے مدارج میں شفا سے نقل کیا ہے کہ معاذ حضور کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور ہاتھ اونکا جلد میں لٹکتا تھا حضور نے لعاب دہن مبارک اوسپر ڈالدیا
پس ہاتھ اونکا بدن سے ملگیا اور زندہ رہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک
اور مروی ہے حدیث صحیح میں کہ حضور نے ارشاد کیا کون ہے کہ جاکر ابو جہل کی خبر لاوے
پس ابن مسعود گئے اور دیکھا اوسکو کہ قتل کیا ہے اوسکو عفرا کے لڑکون نے اور سرد کر دیا ہے

ابن مسعود اوس خبیث کے سینہ ناپاک پر چڑہے اور ڈارہی اوس پلید کی پکڑی اور کہا ابو جہل
تو ہی ہے سزا دی تجھکو خدا نے اے دشمن خدا کے ابو جہل نے کہا زیادہ اس سے نہیں ہے کہ
ایک مرد کو اوسکی قوم نے قتل کیا کاش مجھکو کوئی شخص سوا دہقان کے قتل کرتا یا خود انصار
اہل زراعت تھے اسوجہ سے اوس ملعون نے از روے طعنہ کے اونکی شان میں یہ کلمہ کہا پس ابن مسعود نے
اوس ملعون کے سر شوم کو کاٹا اور نبی کریم کی حضور میں لا حضور نے اللہ تعالےٰ کا شکر کیا
اور فرمایا اس امت کا فرعون مرا اور ایک روایت میں ہے کہ سجدہ شکر کیا اور ایک روایت میں ہے
کہ دو رکعت نماز پڑہی اور مروی ہے کہ جب جناب رسول کریم نے اعدا کی کثرت اور اپنے یارونکی
قلت مشاہدہ کے عریش میں تشریف لائے اور رخ بقبلہ ہوکر دست مبارک دعا کو اوٹھاے
اور مناجات میں مشغول ہوے اور عریش میں سواے صدیق اکبرؓ کے کوئی حضور کے ساتھ نہ تھا
اور یہ ایک بڑا فضل ہے حضرت صدیق اکبرؓ کا کہ نبی کریم کو اسدرجہ اونکی طرف التفات تھا
اور ایسا اونپر اعتماد تہا کہ آپنے اونکو جدا نکیا اور اپنے یار غار کو اپنے ساتھ ہی رکھا الغرض طلب
کی حضور نے اللہ تعالےٰ سے نصرت جسکا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور کہا اے خداوندا وفا کر اپنے
وعدہ کو جو مجھسے کیا ہے اور اے پروردگار اگر ہلاک کریگا اس گروہ اہل اسلام کو عبادت
نکیجاویگی تیری روے زمین پر اور اسقدر مبالغہ کیا اور الحاح کی دعا میں کہ دوش مبارک سے
ردا گر پڑی صدیق اکبرؓ نے رداے شریف کو اوٹھا لیا اور دوش مبارک پر ڈالدیا اور حضور کے
یارونکو اپنی بغلمیں لے لیا اور عرض کیا یارسول اللہ موقوف کریں آپ سوال کو اور الحاح
کو کافی ہے جو طلب کیا ہے آپنے اپنے پروردگار سے قریب ہے کہ وہ اپنے وعدہ کو آپکو ساتھ راست
کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے دو رکعت نماز پڑہی اور کھڑے ہوے صدیق اکبرؓ آپکی
جانب تھے اور دعا کی خداوندا مجھکو چھوڑ ندیجیو اور وعدہ کو پورا کرا اور بیہقی میں لکھتے ہیں کہ جنگ بدر میں

حضور کے پاس عریش میں بار بار آتا تہا دیکہتا تہا کہ حضور سجدہ میں فرماتے تہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ
اَسْتَغِیْثُ اور نقل کرتے ہین کہ جناب سرور عالم کو کچہہ غنودگی آگئی اور لحظہ بہر کے بعد بیدار ہوے
تبسم اور فرمایا اے ابو بکر نصرت خدا کی پہونچی یہ آگئے جبرئیل اپنے گہوڑے کی باگ پکڑے ہوے اور
اونکے آگے گرد اونپر غبار پڑا ہوا بعدہ عریش سے باہر نکلے اور لوگونکو لڑنے پر تحریص فرماتے تہے اور
ارشاد کرتے تہے کہ جو شخص جس کافر کو قتل کریگا اوسکا اسباب چہوڑا ہوا اوسکو ملیگا اور قسم ہے اوس خدا کی
محمد کی بقا جسکے ہاتہ مین ہے کہ جو شخص خدا کی رضا کی اور طلب ثواب کیواسطے لڑیگا اور مارا جاویگا وہ
بہشت جاودان مین رہیگا عمیر بن حمام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتہ مین چند خرمے تہے اونکو کہاتے تہے
جب کلام جناب سید انام کا سنا کہا خوب خوب ہمارے اور جنت کے درمیان مین کوئی واسطہ نہین ہے
مگر یہ کہ کفار ہمکو قتل کرین خرمے ہاتہ سے پہینک دیے اور تلوار لی اور کفار سے مقابلہ کیا تہا
کہ شہید ہوے اللہ اکبر یاران رسول اللہ کیسے سچے عاشق تہے اللہ کے اور کس خوشی سے خدا کی راہ مین
جان دیتے تہے شیخ نے مدارج مین بعد ان روایات کے لکہا ہے شارحین حدیث اسمین یہ اشکال بیان کرتے ہین
کہ کیونکر روا ہوگا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تسلی کرین نبی کریم کو دعا اور الحاح ترک کرنے مین اور تقویت دین انکی
امید کو حالانکہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلےٰ اور ارفع اور اجل ہے اور یقین حضور کا سب سے
یقین سے بڑہا ہوا ہے اس اشکال کا جواب دیا ہے علما نے چند وجہ سے چنانچہ شیخ نے بہت سے وجوہ الکہی ہین
بنظر اختصار دو ایک وجہ بیان ہوتی ہین خطابی نے کہا ہے تو ہم نکرے کوئی شخص کہ ابو بکر صدیق کو
اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وثوق تہا اللہ تعالےٰ جلشانہ پر بلکہ یہ فعل نبی کریم
کا بسبب کمال شفقت کے صحابہ کے حال پر تہا اور انکے قلبونکو تقویت دینے کیواسطے مبالغہ کیا حضور نے
دعا اور الحاح مین تاکہ ساکن ہون اور آرام پاوین اور ثبوت اور قوت حاصل کرین اونکے قلب
اسواسطے کہ یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تہے کہ دعا حضور کی مقبول اور مستجاب ہے

جب صدیق اکبرؓ نے عرض کیا جو اوپر مذکور ہو چکا ہے حضورؐ نے دعا کو موقوف کیا اور سمجھ گئے کہ قبول ہو گئی دعا میری اس سبب سے صدیق اکبرؓ نے اپنے دل میں قوت اور طمانیت پائی اور عہد فرمایا ہے حضورؐ نے کہ عبادت تیری بعد آج کے دنیا کی نجاویگی خطابی نے کہا ہے یہ اسوجہ سے حضورؐ نے فرمایا کہ آپ خاتم النبیین ہیں اگر حضور اور آپکی ہمراہی اسوقت ہلاک ہونگے پھر دوسرا نبی مبعوث ہوگا جو دعوت اسلام کی اور عبادت کی کریگا اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتم اور اکمل ہے تو ہم نکرے تو اور کب گنجائش اس توہم کی ہے کہ وثوق صدیق اکبرؓ کا اللہ تعالے کے صدق وعدے کے ساتھ جناب سید عالم کے صدق سے زیادہ ہو جاتا نظر رسولکریم کی مقام تادب میں اور وسعت علم حضرت رب العزت پر تھی اور خوف تھا اللہ تعالے کی بے نیازی کا اور یہ مقام اعلے اور ارفع ہے معرفت صفات حق اور ملاحظ حقیقت میں اور نظر صدیق اکبرؓ کی ظاہر شریعت پر تھی کہ یہ صدق وعدہ حقکی واقع ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مروی ہے کہ نبی کریم پھر عریش سے باہر تشریف لائے اور فرمایا سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اور مٹی میں کنکریاں اوٹھائیں اور لشکر اعدا کیطرف متوجہ ہوے اور کنکریاں اونپر ماریں اور صحابہ سے فرمایا حملہ کرو اور خوب کوشش کرو حکیم بن حزام جو اسوقت تک کفار کے لشکر میں تھے اونسے منقول ہے کہ جنگ بدر میں سنی میں نے ایک آواز آسمان سے کہ زمین پر آتی تھی جیسے کنکر طشت میں گرتے ہیں اور سیدنا علی مرتضےؓ سے مروی ہے کہ جنگ بدر میں ایک ہوا چلنے لگی کہ ویسی تیز ہوا میں نے کبھی نہ دیکھی تھی بعدہ دوسری ہوا مثل اوسکی چلی اور پھر ایک اور ہوا ویسی ہی شدت سے چلی پس فرمایا نبی کریم نے اول جبرئیل علیہ السلام تھے ہزار فرشتوں کی جماعت کے ساتھ دوسرے میکائیلؑ تھے ہزار فرشتے اونکے ہمراہ تھے تیسرے اسرافیلؑ تھے اوسیقدر ملائکہ اونکی معیت میں تھے اور نشانی فرشتوں کی اوسدن سرخ

اور سبز اور زرد رنگ کے عمامے تھے نور سے اور ابلق گھوڑون پر ابریشم کی نشانیان اونکی پیشانیون
نین سوار تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اونھون نے کہا کہ بیان کیا مجھسے
یک شخص نے بنی غفار سے کہ میرے پاس آیا میرے چچا کا بیٹا اور آئے ہم دونو ایک پہاڑ پر کہ
بدر اوسکے سامنے تہا اور ہم اوس وقت مین مشرک تھے انتظار کر رہے تھے ہم کہ دیکھین ہزیمت
کسکو ہوتی ہے جسکو شکست ہو اوسکو لوٹین ناگاہ دیکھا ہمنے اوس پہاڑ پر کہ نزدیک ہمارے
آگیا ایک ابر اور اوسمین سے آواز گھوڑونکی آتی تہی پس سنا ہمنے کہ ایک کہنے والا کہتا ہے آگے
بڑہو اے خیزوم اور خیزوم نام ہے حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑیکا کہا راوی نے کہ بہائی چچا زاد میرا
گر پڑا اور پردہ اوسکے دلکا پہٹ گیا اور ہلاک ہو گیا اور مین بہی قریب تہا کہ ہلاک ہو جاون لیکن
ضبط کیا اپنے کو اور بعض روایت مین ہے کہ اوسدن ملائکہ کے سر پر عمامہ سیاہ تھے اور ایک روایت
مین عمامہ سفید مروی ہے محدثین نے فرمایا ہے کہ عمامہ ملائکہ کے مختلف رنگ کے ہونگے جسنے جو
دیکھا بیان کیا اور ان روایات سے ظاہر ہے کہ ملائکہ مردونکی صورت پر دیکھائی دیتے تھے اور
بعض روایت مین ہے کہ مشرکین گھوڑونکی آواز سنتے تھے لیکن اونکو دیکھتے نتھے اور جب کوئی
مسلمان کسی کافر پر حملہ کر نیکو جاتا تہا تاکہ اوسکو قتل کرے قبل اوسکے کہ اوس کافر تک پہونچے
دیکھتا تہا کہ سر اوسکا زمین پر پڑا ہے اور کہتے ہین کہ ضرب ملائکہ نہین پڑتی تہی جنگ بدر مین
مگر کفار کے سر پر یا بند پر اور پہچانے جاتے تہے ملائکہ کے قتل کیے ہوے اس نشانی سے کہ سیاہی
اونکی گردنون پر اور اونگلیون پر پائی جاتی تہی اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد انصاری
ایک کافر کے پیچھے جاتے تھے ناگاہ آواز ضرب تازیانہ کی سنی اور آواز ایک سوار کی کہ کہتا تہا
آگے بڑہو اے خیزوم اور دیکھا کہ کافر جو آگے بہاگا جاتا تہا گر پڑا ہے اور منہ اوسکا پہٹ گیا ہے
اور ناک ٹوٹ گئی ہے پس وہ جوان انصاری جناب سرور عالم کی حضور مین حاضر ہوا اور

واقعہ جو گذرا تھا بیان کیا ارشاد ہوا کہ یہ سب مدد آسمان سیوم کی تھی اور منقول ہے کہ بعد مراجعت کے بدر سے اہل مدینہ مطہرہ اہل بدر کو مبارکباد دیتے تھے وہ فرماتے تھے اے اہل مدینہ یہ مبارکباد ہمکو کیوں دیتے ہو اسواسطے کہ یہ فتح ہماری قوت بازو سے نہیں ہوئی ہم کافرونکو دیکھتے تھے کہ سر انکے جسم سے جدا ہوتے ہیں اور کوئی شخص مارنیوالا معلوم نہیں ہوتا ہے اور کافر مثل شتر بختی کے ہاتھ پیر بندے ہوے گرتے تھے ہم جاتے تھے اور انکے سر کاٹتے تھے حضور نے جب یہ حال سنا ارشاد کیا ملائکہ یہ کام کرتے تھے اور منجملہ معجزات حضور کے جنگ بدر میں ایک معجزہ یہ ہے کہ عکاشہ کی تلوار لڑائی میں ٹوٹ گئی اونہوں نے حضور کی خدمت شریف میں عرض کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی آپنے اونکو دی وہ ایک بہت بڑی تلوار ہوگئی نہایت عمدہ اور اونہوں نے اوس تلوار سے قتال کیا حال اسکا معجزات میں بیان ہوچکا ہے اور بہت بڑا معجزہ جناب سید عالم کا خود فتح بدر ہے اسواسطے کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ حضور کے لشکر ظفر پیکر میں کل تین سو آدمی تھے اور آٹھہ تلواریں اور لشکر مخالف میں کچھہ کم ہزار آدمی لڑنیوالا تھا اور ہر طرح کا سامان جنگ اونکے پاس تھا اور اللہ تعالے نے ببرکت جناب سرور عالم لشکر اسلام کے ملائکہ سے مدد کی اور فتح نمایاں مسلمانونکو دی ستر کافر مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے اور سب مال اور اسباب اور ہتیار اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ اونکے مسلمانونکے قبضہ میں آئے اور وادیے صفرا میں مال غنیمت حضور نے کل اہل بدر کو بحصہ مساوی تقسیم کردیا اور ذوالفقار کہ منبہ لپسر حجاج کی تلوار تھی اور اونٹ ابوجہل کے خاصہ کا اپنے واسطے رکھہ لیا اور بعد اوسکے ذوالفقار حضور نے سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو عنایت کی اور لشکر اسلام سے کل چودہ آدمی شہید ہوے چھہ شخص مہاجرین سے اور آٹھہ انصار سے اور مروی ہے ابوالیسر انصاری نے حضرت عباسؓ کو قید کرلیا اور ابوالیسر مرد صغیر الجثہ تھے اور عباسؓ مرد قوی اور عظیم اور جسیم تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابوالیسر سے پوچھا کہ تمنے عباس کو کیونکر قید کرلیا اونہون نے عرض کیا کہ اس کام مین ایک مرد نے مجھکو مدد دی کہ
اوسکو مین نے کبھی نہ دیکھا تھا اور ہیبت اوسکی عجب ہیبت تھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ
ایک کریم فرشتہ تھا کہ جسنے تیری مدد کی اور مردی ہے کہ ایک نے لڑائی سے بھاگ کر مکہ مین جاکر خبر دی
کہ فلان فلان سردار قریش کے مارے گئے صفوان ابن امیہ نے سنکر کہا کہ یہ شخص مجنون ہوگیا ہے
اسمین ابولہب آیا اور یہ حال سنکر متحیر ہوا اوسیوقت سفیان ابن حارث ابن عبدالمطلب جنگ بدر سے
بھاگے ہوئے آئے ابولہب نے کہا اے بھتیجے تم بیان کرو تمکو تحقیق معلوم ہوگا اونہون نے کہا اچھا جب
اصحاب رسول اللہ سے اور ہمسے مقابلہ ہوا ہم اپنی جگہ پر سوکھکر رہ گئے اور دیکھتے تھے کہ ہتیار ہمسے
چھینے لیتے ہین اور ہاتھ ہمارے شانون پر باندھتے ہین اور درمیان آسمان و زمین کے دیکھتے تھے ہم
لوگ سفید کپڑے پہنے ہوئے ابلق گھوڑون پر سوار تھے اور کوئی شخص اونکا کچھہ نکر سکتا تھا الغرض
بعد فتح کے نبی کریم تین روز وہان توقف فرمایا حضور کا داب تھا کہ جب دشمن پر غلبہ پاتے تھے
تین روز وہان توقف فرماتے تھے الغرض تیسرے روز حضور سوار ہوئے اور مع ایک جماعت خواص
صحابہ کی کہ ہمرکاب تھی اوس کنوین پر تشریف لائے کہ جسمین روسائے قریش کے بعد فتح کے صحابہ نے
لاشین ڈالدین تھین حضور نے ایک ایک کا اون کافرون سے جو مارے گئے تھے نام مع حسب و نسب کے لیا
اور فرمایا بڑے برے اور قریب تھے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تمنے اوسکی تکذیب کی اور
قبول نکیا اوسکی رسالت کو اور تصدیق نکی اللہ تعالے نے جو ہمسے وعدہ کیا تھا یعنے فتح اور نصرت کا
ہمنے اوسکو پایا آیا تمنے بھی اوس وعدہ کو پایا جو تمسے پایا گیا تھا یعنے نافرمانی رسول پر عذاب اور عقاب کا
سیدنا عمر فاروق نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کلام فرماتے ہین اون جسمون سے جنمین جان نہین ہے
ارشاد کیا قسم ہے خدا کی کہ نفس محمد جسکی دست قدرت مین ہے کہ تم اونسے زیادہ سننے والے نہین ہو
اس کلام کے بعضے علما اس حدیث سے قائل ہوگئے ہین کہ سماعت بعد مرنیکے جاتی نہین ہے اور

بعض کہتے ہین کہ یہ خصائص رسول کریم سے ہے اللہ تعالیٰ نے اونکو زندہ کر دیا تھا تاکہ کلام
پاک حضور کا سنین کہ حسرت اور ندامت اونکی زیادہ ہو اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیہ بعد
فتح بدر کے جب حضور مدینہ منورہ مین تشریف لائے اہل مدینہ استقبال کو باہر نکلے اور جناب
سرور عالم کو اور صحابہ کو مبارکباد دی مروی ہے کہ جناب سرور عالم نے اسیران بدر کی نسبت
خواص صحابہ سے مشورہ کیا کہ آیا انسے فدیہ لیکر چھوڑ دین یا قتل کرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ سب آپکی قوم اور قبیلہ کے ہین اگر آپ انسے فدیہ لیکر چھوڑ دینگے تو امید ہے کہ
شاید اللہ تعالیٰ انکو توفیق توبہ کی دے یا انکی نسل سے کوئی مومن پیدا ہو اور فدیہ لینے سے آپکے یارونکو
قوت اور غنا حاصل ہوگی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ سب کافرونکو قتل کا حکم دین اسواسطے کہ یہ کافرونکے سردار ہین اور اللہ تعالیٰ نے آپکو انکے فدیہ
لینے سے بے نیاز کیا ہے فلان شخص جو میرا قریب ہے اوسکو مجھکو دیجیے اور عقیل کو علی کے سپرد کیجیے
اور عباس کو حمزہ کو دیجیے کہ ہم سب انکی گردن مارین تاکہ معلوم ہوجاوے کہ محبت کفار کی ہمارے دلونمین
نہین ہی ہے اور شوکت کفار کی ٹوٹ جاوے جناب رسالت پناہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند کیا
اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی جماعت کے لوگونکے دلونکو نرم کرتا ہے یہانتک کہ مسکہ سے زیادہ نرم ہوجاتے
ہین اور کسی جماعت کے دلونکو سخت کرتا ہے یہانتک کہ پتھر سے زیادہ سخت ہوجاتے ہین اے ابوبکر مثل
تیرے ابراہیم کے مثل ہے کہ کہا اونھون نے فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی
جسنے اتباع کیا میرا وہ مجھسے ہے اور جسنے میری نافرمانی کی پس تحقیق تو بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے
اور اے عمر مثل تیری نوح کے مثل ہے کہ اونھون نے کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ
دیارًا اے رب نچھوڑ کسی کافر کو زمین پر چلتا ہوا آپسے سختی اور نرمی دونون ممدوح ہین اور
صفات انبیا سے ہین جیسا کہ حدیث سے مستنبط ہوتا ہے اور یہ کمال عظمت جناب رسالت ہے کہ

بفیضان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دونو یار وفادار نبی کریم کے وہ نبی جلیل القدر سے مماثل تھے
بلکہ تحقیق دونو میں ظہور ہے اللہ تعالیٰ کی صفت جلال اور جمال کا کہ ظاہر کیا ہے اللہ جلشانہ نے بفیضان نبوی
دونو حضرت میں الغرض بعدہ حضور نے صحابہ کو اختیار دیا کہ دو امر سے جسکو چاہیں اختیار کر لیں صحابہ نے
فدیہ کو اختیار کیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا اے میرے یارو ان تم اہل حاجت ہو
بے فدیہ لیے ہوے کسیکو نچھوڑنا اور جو فدیہ نہ دین قتل کرنا عبداللہ ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول اللہ
الا سہیل بن بیضا البتہ مین نے دیکھا ہے اوسکو کہ مکہ مین اظہار اسلام کا کرتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
چپ ہو گئے اور جواب ابن مسعود کو نہ دیا حضرت ابن مسعود فرماتے ہین کہ کوئی ساعت مجھپر اوس ساعت
سے زیادہ تر سخت نہین گذری مین آسمان کیطرف دیکھتا تھا کہ مبادا مجھپر پتھر برسین اسواسطے کہ
مبادرت کی مین نے ساتھ کلام کے اللہ اور رسول کے آگے پس جناب سرور عالم نے سر اوٹھایا اور
فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے حضور نے بھی سہیل کو مستثنےٰ کر دیا ابن مسعود کہتے ہین کہ کوئی اوس
ساعت سے خوشتر مجھپر نہین گذری اور منقول ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیدیونکے بارہ مین
اپنے یارون سے سفارش کی کہ اونکے ساتھ نیکی کرین اور جب فدیہ لینا قرار پا گیا ایک جماعت کو
کہ مفلس تھی اور کوئی نفع اونسے متصور نتھا آزاد کر دیا اونمین سے ابو عزہ شاعر تھا اور اون لوگونسے
عہد لے لیا کہ پھر مسلمانون سے لڑنیکو نہ آوین اور ایک جماعت کو کہ صفت کتابت جانتے تھے مقرر فرمایا
کہ مدینہ مین سے انصار کے دس لڑکونکو لکھنا سکھاوین اور جو لوگ خوش تھے اور صاحب مال تھے
اونکو حکم دیا کہ ہر ایک بقدر اپنی مقدرت کے روپیہ دے اور فدیہ اونکا ایک ہزار درم سے کم
اور چار ہزار درم سے زیادہ نتھا روایت کرتے ہین کہ فدیہ حضرت عباس کا جب مقرر کرنیلگے اونھونے
کہا کہ مین مسلمان ہون اور مجھکو بالکراہ ساتھ لے آئی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
اسلام کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے ظاہر مین تمنے ہمسے مقابلہ کیا تمکو چار فدیہ دینے چاہیین اپنی طرف سے

اور اپنے بھتیجے عقیل ابن ابی طالب اور نوفل ابن حارث کیجانب سے اور اپنے حلیف عتبہ بن مجدم کیطرف سے
عباس نے کہا میرے پاس نہین ہے مین کہانسے دون اور ایک روایت مین ہے کہ عباسؓ نے کہا حضورؐ یہ کہ
تم چاہتے ہو کہ چچا تمہارا لوگونکے سامنے ہاتھ پہیلاوے اور اونسے کچھ مانگے حضرت سید عالم نے ارشاد کیا وہ سونا جو
مکہ سے نکلنے کیوقت تمنے اپنی زوجہ ام الفضل کو سپرد کیا اور اونسے کہا اگر اس سفر مین میری نسبت حادثہ گزرے تو اسقدر تمہارا
اور اسقدر ہر ایک لڑکے کا میرا ہے وہ کیا ہوا حضرت عباسؓ نے کہا آپنے کیونکر جانا حضورؐ نے فرمایا میرے خدا نے
مجھکو آگاہ کر دیا عباسؓ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تمنے سچ کہا ہے جسوقت مین نے یہ سونا اپنی زوجہ کو دیا ہے
اس حال سے کوئی واقف نہتا بجز اللہ تعالیٰ جلشانہ کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اور بعض روایت مین وارد ہوا ہے کہ عباسؓ کے پاس اوس لڑائی مین بیس اوقیہ سونا تہا
اور اوسکو واسطے مصارف جنگ کے لائے تہے اور عباس ان دس یا چودہ قریشی لوگون سے تہے
کہ جنہونے التزام کیا تہا کہ ہر ایک ونمین سے باری باری ہر روز دس اونٹ لشکر کے کہانے کیواسطے
ذبح کریگا ہنوز نوبت عباس کی نہین آئی تہی کہ وہ گرفتار ہوگئے اور سونا اونکے پاس تہا وہ
مسلمانون نے لے لیا تہا اور مال غنیمت مین داخل کر دیا تہا عباس نے فدیہ مقرر ہونیکے وقت کہا
کہ یہ بیس اوقیہ سونا میرے فدیہ سے حساب کرلو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین وہ وہ شے ہے
کہ جسکو تم اسواسطے لائے تہے کہ کفار کی اعانت کرو تاکہ وہ مجھسے مقابلہ کرین وہ اب مال غنیمت
ہوگیا وہ فدیہ مین نہین سمجہا جاویگا منقول ہے کہ جب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیران بدر سے فدیہ لینے مین مشغول ہوئے جبرئیل علیہ السلام آئے اور آیہ کریمہ لائے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى تا آخر آیہ یعنے سزاوار نہین ہے کسی پیغمبر کو کہ اوسکے پاس قیدی
ہون کفار سے یہ کہ فدیہ لیوے اونسے اوسوقت تک کہ بہت کوشش کرے
اور مبالغہ کرے کفار کے قتل مین تا اہل کفر ذلیل ہون اور قوم انکی قلیل ہوا اور عزت اسلام

اور اہل اسلام کی ظاہر ہو تمنے اس فدیہ لینے مین رغبت کی مال و متاع دنیاوی کیطرف اور اللہ تعالے
تمہارے واسطے ثواب آخرت اور اعزاز دین چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے کہ غالب کرتا ہے اپنے
دوستون کو اپنے دشمنون پر اور جو کچھ ہر شخص کے حال کے موافق ہے اوسکا جاننیوالا
وہی ہے اس آیہ شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیا علیہم السلام کو جائز ہے اجتہاد کرنا اوس
امر مین جسمین ماموز نہو وین اور اجتہاد مین کبھی خطا بھی ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالے
بسبب اونکی عصمت کے فوراً اونکو متنبہ کردیتا ہے اور جو ثواب ہے اوسکو اون پر ظاہر کردیتا
ہے اور خطا سے بچا لیتا ہے یہ خلاصہ ہے صاحب روضہ کی تحریر کا حضرت سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ دوسرے روز مین خدمت بابرکت مین رسول کریم کی حاضر ہوا
دیکھا مین نے کہ حضور ابو بکر رضؓ کے ساتھ رو رہے ہین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ مجھے ارشاد ہو
آپ کیون روتے ہین اگر مجھکو بھی گریہ آوے گریہ کرون ورنہ بتکلف رودون فرمایا
حضور نے کہ رونیکا یہ سبب ہے کہ فدیہ پر راضی ہوے ہم تحقیق عرض کیا مجھپر اونکے
عذاب کو جو اوس درخت سے زیادہ نزدیک ہے اور اشارہ فرمایا اوس درخت کیطرف
جو وہان قریب تھا چنانچہ آیہ کریمہ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ تا آخر آیہ اسی حال کیطرف
اشارہ ہے یعنے اگر پہلے سے یہ حکم لوح محفوظ مین نہوتا تو ہر آئینہ چھوتا تمکو فدیہ لینے سے
عذاب بڑا مفسرین مین اختلاف ہے کہ مراد اوس حکم سے جو پہلے سے لوح محفوظ مین لکھا ہو
کیا کہ جسکی وجہ سے صحابہ پر گرفت نہین کیگئی ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے
کہ اجتہاد کرنیمین اگر مجتہد سے خطا ہو تو وہ مستحق عذاب اور عقاب نہین ہے کیونکہ
اوسنے اپنے نزدیک حق سمجھکر کیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے اہل بدر کو بسبب اونکی جان نثاری کے چھوڑ دیا ہے وہ کسی امر پہ پکڑے نجاوینگے

اور ایک قول یہ ہے کہ کوئی قوم ایسی امر پر عذاب نکیجاویگی کہ جسکی ممانعت صراحتہً نفرمادیگئی ہو اور ایک قول یہ ہے کہ فدیہ جو صحابہ نے لیا تھا اوسکو اللہ تعالے نے حلال کر چکا تھا اونکے واسطے پہلے سے الغرض حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے یہ وسعت دیدی ہے مسلمانونکو کہ ایسے امور پر گرفت نہین فرماتا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر عذاب آتا تو کوئی سواے عمر ابن خطاب اور سعد ابن معاذ کی نہ بچتا حضرت امیر المومنین کا سبب نجات مذکور ہو چکا کہ اونکی راے فدیہ لینے کی نتھی اور سعد ابن معاذ کو اسواسطے حضور نے فرمایا کہ وقت فتح کے جب اعدا گرفتار کیے جاتے تھے اوسوقت اونکی راے یہ تھی کہ قیدی نہ کیے جاوین بلکہ ابھی قتل ہون رضی اللہ عنہما اور علمانے فرمایا ہے کہ کسر اور مصیبت جو جنگ احد مین مسلمانون کو حاصل ہوئی وہ اس فدیہ لینے کی وجہ سے تھی شیخ ابن حجر نے اپنی شرح صحیح بخاری شریف مین نقل کیا ہے کہ ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے باسناد صحیح روایت کیا ہے سیدنا علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور کہا کہ اختیار دین آپ اپنے صحابہ کو درمیان قتل کرنے اسیران بدر کے اور درمیان فدیہ لینے کے اونسے اس شرط پر کہ آئندہ سال مین مسلمان بقدر قیدیون کے مارے جاوینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا اونہون نے فدیہ اختیار کیا اور اللہ تعالے نے اس جان نثاری اور خدمتگذاری کے صلہ مین صحابہ حاضرین بدر کو یہ فضل دیا ہے کہ وہ افضل ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ مین اور جنت اونکے واسطے لازم ہے اور اونسے اعمال پر گرفت نکیجاویگی چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ ایک دفعہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اہل بدر کو انمین کیسا جانتے ہین حضور نے ارشاد کیا ہم سب مسلمانون سے

اونکو فاضلتر جانتے ہین یا کلمہ مثل اسکے کہا جبرئیل علیہ السلام نے جواب مین کہا ایسے ہی
فرشتون مین جو اوس معرکہ مین حاضر ہوا ہے افضل ملائکہ سے ہے اللہ اکبر کیا عظمت ہے جناب
سرور عالم کی کہ حضور کی خدمتگذاری سے ملائکہ نے فضل پایا ہے خوشا نصیب اونکو جنکو
اتباع رسول اللہ اور حضور کی خدمتگذاری حاصل ہو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ
اور منجملہ فضائل اہل بدر کی ایک حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ جلشانہ آگاہ ہوا اہل بدر سے پس ارشاد کیا عمل کرو جو چاہو ہر آئینہ بخشدیا مین نے تمکو
اور ایک روایت مین ہے کہ ہر آئینہ واجب ہوئی تمہارے واسطے جنت اور مروی ہے کہ بدر مین
ایک مقام ہے کہ وہان اکثر ایک آواز آتی ہے مثل آواز دہل کے جیسے بادشاہون کے لشکر مین
وقت فتح اور نصرت کے بجتا ہے کہا ہے علما نے کہ یہ ایک نشانی جناب سید عالم کی فتح اور
نصرت ہونیکی اللہ تعالے نے اوس مقام پر قائم رکہی ہے شیخ نے مدارج مین لکہا ہے کہ
صاحب مواہب نے لکہا ہے کہ مین نے بہی اوس آواز کو اوس مقام مقدس مین سنا ہے اور
بہت شرح اور بسط سے اس روایت کو لکہا ہے یہان مجمل بیان کیا گیا اور منقول ہے کہ سیدنا
امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کی شان مین کہا ہے مبارک ہے ایسے لشکر کو
کہ امیر اونکا رسول ہے اور مبارز اونکا اسد اللہ ہے اور جہاد اونکا طاعۃ اللہ سے اور
مدد اونکی ملائکۃ اللہ ہین اور ثواب اونکا رضوان اللہ ہے رضوان اللہ تعالے
علیہم اجمعین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ تمام ہوا رسالہ دہم

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالہ دہم مسمی بہ معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات
والمعجزات بماہ شعبان المعظم سنہ ١٣٠٣ھ باہتمام قطب الدین احمد مالک مطبع نامی لکہنؤ کے طبع ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخراجات طبع ہوکے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین۔ قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

۱ خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	۲ نور الابصار فی ذکر سید الابرار	۳ نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	۴ مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	۵ سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	۶ کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
۷ شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	۸ نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	۹ مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	۱۰ معدن البرکات فی ذکر صاحب الانبیا و المعجزات	۱۱ کحل العینین فی ذکر احوال سید الکونین	۱۲ سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
۱۳ تہییج الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علیؓ مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	تعویذ سلیمانی	اندرجال
بحر طلسم	دریائی طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فضائے چمنستان
مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چار یار	کلیات نادرہ
مجموعہ ظرائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ رنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے ترجمہ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال خریدنا لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی و ڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

العبد

قطب الدین احمد مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان ... بازار جھنوائی ٹولہ

اشتہار برکت آثار

اس زمان میمنت اقتران مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینۂ برکات
بعنی مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد بادلیلیخاں انصاری صاحب نے کتب معتبرہ سے
انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے
پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک
ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے
اور تیرہوین رسالہ مین حال پرملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالیٰ
یکے بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ دہم بھی جسکا
نام معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات ہے
مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف
ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین طبع ہو گیا ہے لہٰذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے
طلب کرلین -

العبد
محمد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ
کرچکا ابو تراب خان -

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ گیارہواں رسالہ خیر و برکت کا انتقال

جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الانبیا سے

کحل العینین

فی ذکر

سید الکونین

مؤلفہ رشید احمد مجتبیٰ شفیق محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یاد علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۴ھ

فہرست کتاب کحل العینین فی ذکر سید الکونین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدک یا ربی الاعلی و اصلی و اسلم علی رسولک المرتضی و حبیبک المصطفی و علی آلہ و اصحابہ ہم نجوم الہدی

شنائی والا رقم ہو کیونکر زبان بھلا کھولیں کس طرح ہم
صفت ہے توصیف تیری ادنی زہے تقرب حبیب اعظم

حبیب خالق خدا کے عاشق جہان کے حاکم شفیع عالم
رسول مقبول ہر دو عالم فروغ موئی ضیائے آدم

زہے معزز زہے معظم زہے مفخر زہے مکرم

سیاہ گیسو [illegible] کی صورت شب [illegible] کا عالم
عیان ہے شان خدا کا جلوہ ہیں شام اور صبح دونوں باہم

زمین و [illegible] ہیں تصدق خدا سو جان سے عرش اعظم
رسول مقبول ہر دو عالم فروغ موسے ضیائے عالم

زہے معزز زہے معظم زہے مفخر زہے مکرم

گناہ کا بار گراں ہے سر پہ ہے دل میں عشق حبیب کا گھر
محل عشق حبیب ہے یہ ہے اسکا حافظ خدائے اکبر

تعجب نہیں ہے سزا دہی میں ہماری ہو کے سفر بھی مضطر
تری شفاعت سے اے پیمبر خدا کا ہوگا کرم وہ پیہم

خجل ہوا ایسا بروز محشر کہ پانی پانی ہو خود جہنم

سبب ہے جو ز لطافت کا تیری باعث جو مہر خشاں کے یون فروزاں
دیا ہے داغ غلامی تو نے جو دل پہ رکھتا ہے ماہ تاباں

طلب میں بلبل ہے تیری نالاں تری توسل سے گل ہے خندان
جہان ہو تیرے سبب گلستان ہر ایک گلشن ہے باغ رضوان

رہیگی ماننداَبر گریان تری محبت مین چشم شبنم

نبی جو پیدا ہوئے جہان مین۔ ہا ہمیشہ یہ قول ان کا
کہ اس ذریعہ سے اور بیرا کہ نہین ہے ہرگز کوئی ذریعہ

جو چاہے ذات احد سے ملنا کرے وہ احمد سے عشق پیدا
خدا نے جسکو کیا ہے پیدا وہ دھونڈتا ہے ترا وسیلا

ہر ایک جن و بشر فرشتہ تری رسالت کا بھرتا ہے دم

تری عنایت سے راہ کنعان کی چاہ غم سے ہوئی رہائی
بغیر شاہا ترے وسیلہ کے کسنے راہ نجات پائی

ترے ذریعہ نے ابر رحمت خلیل پر آگ تھی بجھائی
نہوتی غم سے کبھی رہائی مدد یہ ہوتی اگر خدائی

ترے توسل نے بخشوائی رسول عالم خطائے آدم

تجھی ہو مطلوب ہر دو عالم تجھی ہو دو جہان کے دلبر
قدم قدم پر ترے تصدق شاہو عابد کی جان مضطر

یہ آرزو ہے نکلکے مرقد سے مجھکو باہر تمہاری ٹھوکر
خدا کے پیارے مرے پیمبر شفیع ہونا بروز محشر

تری شفاعت کی دھوم سنکر ہے لطف دو ہزار امی مغیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ۔ اللہ تعالے جل شانہ رسولکریم کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے اور اپنی محبت اپنے حبیب کے ساتھ ثابت فرماتا ہے قسم کھاتا ہے قرآن مجید مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی ارشاد کرتا ہے لَعَمْرُكَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَكْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ فرمایا ہے شیخ نے کہ جمہور اہل تفسیر کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قسم کھائی ہے مدت حیات اور بقا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ نہایت درجہ کی تعظیم اور احسان اور تشریف ہے جیسا کہ محب محبوب کی قسم کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے سر کی یا تیری حیات کی قسم کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیدا نہین کیا ہے خدا نے کسی ذات کو اپنے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گرامی اسواسطے کہ قسم یاد کی ہے آپکے حیات کی سوا آپ کسی کیواسطے نہین کی ہے اور کہا ہے ابو الجوزا نے کہ اجل تابعین سے ہین کہ قسم خدا تعالیٰ کی کسی شخص کی حیات کے ساتھ بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع نہین ہوئی ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرامی تر اور بزرگ ترین مخلق ہین نزدیک اللہ تعالیٰ جلشانہ کے اور

[illegible]

قرطبی نے کہا ہے کہ قسم یاد کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہے کہ ہمکو
جائز ہے کہ قسم کھاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو شخص قسم
کھاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی منعقد ہو جاتی ہے اور واجب ہوتا ہے کفارہ اوسکے توڑنے سے اس سبب سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکن ہیں سو رکن شہادت سے اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قسم کھاتا آیا ہے اسوقت تک اہل مدینہ منورہ علی ساکنہا الصلوۃ والسلام ہمیشہ قسم کھاتے ہیں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اسطرح کہ قسم ہے اوسکی جسکو چھپایا ہے اس قبر نے یا قسم ہے اوسکی جو اس قبر میں ساکن ہے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور سوا اسکے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ پر قسم کھائی ہے اپنے حبیب کی چنانچہ
فرمایا ہے مفسرین نے کہ یٰس نام ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قسم ہے یا ندا ہے ق والقرآن المجید کی تفسیر میں
فرمایا ہے ق سے مراد ہے قوت قلب شریف کہ تحمل تھا اوسکو اللہ تعالیٰ کی مشاہدہ اور مکالمہ کا اور محل قسم میں ہے اور
والنجم کی تفسیر میں بھی فرمایا ہے علما نے کہ نجم سے مراد ہے قلب اطہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس معنی یہ ہوئے
قسم ہے قلب محمد کی جب غیر خدا سے قطع کر کے مائل ہوتا ہے اللہ جلشانہ کیطرف اور والنجم کے معنی یہ ہوئے قسم ہے
قلب محمد کی جب غیر خدا سے قطع کر کے مائل ہوتا ہے اللہ جلشانہ کیطرف اور والفجر کے معنی میں لکھا ہے کہ فجر سے
ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ آپ ہی کو نور نکلا اور یہی محل قسم میں ہے اور یہ بھی کمال شان بحضور رسول کریم
ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت الوہیت کو حضرت کیطرف مضاف کر کے قسم یاد کرتا ہے فرماتا ہے فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ
پس یہ رب کی صفت کو اضافت اپنے محبوب کیطرف پسندیدہ ہوتی ہے جو اہل محبت ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم سے
کیسی محبوبیت رسول کریم کی ظاہر ہوتی ہے اور قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے آپکے مکان کی فرمایا ہے لَآ اُقْسِمُ
بِھٰذَا الْبَلَدِ اور قسم یاد کی ہے آپکے زمانہ کی فرمایا ہے وَالْعَصْرِ اور قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کے
اعضاء شریف کی فرمایا ہے وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی شان نزول اس سورۃ شریف کا تفسیر کبیر میں امام
فخر الدین رازی نے یہ لکھا ہے کہ چند روز بمقتضائے حکمت الٰہی وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل نہیں ہوئی

در بیان اسکا کہ اللہ تعالیٰ نے اکثر جگہ قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم فرمائی ہے

مشرکین نے کہا کہ چھوڑ دیا محمدؐ کو رب نے اونکو اور بیزار ہوگیا اللہ تعالی نے اس سورہ پاک کو نازل کیا اور رد کیا
اونکے قولکو اور اپنے حبیب کریم کی تسکین کیواسطے اول قسم یاد کی فرمایا قسم ہے ضحی کی اور قسم ہے رات کی جب
ڈہانک لیتی ہے فرمایا ہے مفسرین نے کہ ضحی سے مراد ہے روے پر انوار جناب رسالت اور لیل سے مراد ہے
موے مشک سا جناب نبوت اللہ تعالی فرماتا ہے قسم ہے تمہارے چہرہ تاباں کی اور قسم ہے تمہارے بالوں کی جب تمہارے
چہرہ مبارک کو ڈہانپ لیتے ہیں وقت کنگھی کرنیکے موے شریف جو چہرہ پر انوار پر آجاتے تھے وہ ادا بھی اللہ تعالی
کو محبوب اور پسندیدہ تھی اللہ تعالی اوس ادا کی قسم کھاتا ہے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ ضحی سے مراد ہے سینہ
پرانوار حضرت نبی کریم کہ محیط انوار الہی ہے اور علم اولین اور آخرین اوسمین جمع ہے اور لیل سے مراد ہے صفت
ستاری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ ڈھانک لیا کرتے تھے حضور کے علم وسیع کو اور باوجود علم کے حضور
کسیکے پردہ دری نکرتے تھے اور خلق کے عیوبکو چھپاتے تھے یہانتک کہ مدت دراز تک منافقین چھپے رہے
اور حضور نے اونکا حال ظاہر کیا جب اللہ تعالی کیطرف سے اظہار کے مامور ہوے اوسوقت آپنے اونکا حال ظاہر
کیا اور بعض نے فرمایا ہے کہ اگر ضحی سے وقت صفائی آفتاب اور لیل سے یہی رات مراد لیجیاوے تب بھی مقصود جناب
رسالت ظاہر ہوتی ہے چونکہ ظہور انسب کا اوسی نور محمدی سے ہوا ہے اسوجہ سے اللہ تعالی اونکی قسم یاد کرتا ہے
اور بعد قسم کے اللہ تعالی نے فرمایا ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہیں چھوڑا تجھکو تیرے رب نے اور نہ بیزار
ہوا اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالی نے جوابدیا کفار کا کہ وہ جھوٹے اور دروغگو ہین ہمنے تمکو چھوڑا ہی نہیں یہ آیہ شریفہ
صاف دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم اپنی حقیقت سے ملے ہوے ہین اور اپنے رب سے واصل ہین آپکو کسی حالت مین
اور کسیوقت مین پروردگار سے جدائی نہین ہے بعدہ ارشاد کیا وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى
اور البتہ آخر تمہارا بہتر ہے تمہارے واسطے اول سے آخرت سے مراد ہین وہ مراتب اور درجات اور نعمتین جو اللہ تعالی
نے آپکے واسطے مقرر کر رکھی ہین حشر کے دن اونکا ظہور ہوگا وہ بہتر ہین اون مراتب اور درجات سے جو دنیا
مین حضور کو دیے گئے ہین اسواسطے کہ دنیا تنگی کی جگہ ہے فضائل رسول کریم کے بعید ہین اسمین سمانی کی تنگی سے

اسلیے ظہور اوسکا اوس عالم کیواسطے اوٹھا رکھا گیا ہے وہ عالم شرح اور بسط کا ہی اوس روز اللہ تعالیٰ
کی آیات جلی کا مشاہدہ ہوگا عرش عظیم اور دوزخ اور جنت اور ملائکہ کل سامنے دکھائی دینگے اور مومنین
کی بصارتکو اللہ تعالیٰ وہ وسعت دیگا کہ لقائے الٰہی اونکو حاصل ہوگی پس اوسوقت مین کہ آیات کبریٰ
اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ ہونگے اوسیوقت مراتب اور مدارج جناب نبوت کی بھی کما حقہ ظاہر ہونگے اب
بعض فضائل حضور کے جو دنیا مین ظاہر تھے اور ہین بیان ہوتے ہین اس غرض سے تاکہ اہل اسلام کو معلوم
ہوجاوے کہ مراتب اور مدارج دنیوی حضور کیجو آپکے مراتب اور مدارج اخروی سے کمتر ہین وے اسقدر بلند اعلیٰ ہین کہ
تمام انبیا علیہم السلام کے مراتب اور مدارج اوسکے مقابل مین حکم پاسنگ کا رکھتے ہین منجملہ اوسکے ایک یہ
ہے رسالت نبی کریم کا کل انبیا کی رسالت فقط بعض اقوام بنی آدم کیواسطے تھی اور حضور کی رسالت عام ہے
تمام خلق خدا کو شامل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے تئین رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اور رسولکریم کو وَمَا اَرْسَلْنَاكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ارشاد کرتا ہے پس جیسا اللہ تعالیٰ جلشانہ رب ہے تمام عالم کا ویسے ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہین تمام عالم کے اسیوجہ سے جسطرح پر تمام خلق یہانتک کہ حیوانات اور نباتات
اور جمادات جو اہل ظاہر کے نزدیک بیعقل ہین وہ سب بھی اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور ربوبیت پہچانتے ہین
اور اوسکے مطیع ہین اسیطرح وہ سب نبی کریم کی رسالت سے واقف ہین اور حضور کی فرمانبرداری کرتے
ہین چنانچہ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جسطرح انسان مطیع اور مسخر اور منقاد اوامر دین اور
شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین مسلمانونسے کہ قدر سعادت اونکے نام پر پڑی ہے ایسے ہی تمام
حیوانات کہ مطیع اور منقاد حضرت الوہیت جل جلالہ کے اسرار ادنی کے ہین بطریق اعلیٰ انما خرق عادت
کے منقاد اور مطیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ نے اونکو کردیا ہے اسیوجہ سے بعض ارباب
تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافہ خلق حیوانات اور نباتات اور
جمادات پر بھی مبعوث ہین لیکن چونکہ وہ دائرہ عقل اور تکلیف امر اور نہی با ہر ہین لہذا اونپر بعثت

نبی کریم کی رسالت ملائکہ اور نباتات اور جمادات اور حیوانات پر بھی ہے ۱۲

اور ایمان اور شہادت کے ساتھ صدق رسالت کے نہین آیا ہے اور نسبت معصیت کے اونکی جانب
نہین ہے مثل انسانکے چنانچہ حیوانات کے حالمین مروی ہے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ
ایک انصاری کے اہل بیت کے پاس اونٹ تھا اکثر تب اونہوننے حاضر ہوکر خدمت بابرکت مین عرض کیا یا
رسول اللہ ایک اونٹ تھا ہمارا کہ ہم اوسپر پانی لاتے تھے اب وہ سرکشی اور سختی کرتا ہے ہمسے اور اپنی پیٹھ پر
کچھ رکھنے نہین دیتا ہے اور ہماری زراعت کے درخت پیاسے ہین یعنی ضرورت اونکو پانی کی ہے سرور عالم
اوٹھ کھڑے ہوے اور صحابہ کیساتھ اوس اونٹ کیطرف روانہ ہوے اور باغ مین جاکر کھڑے ہوے اور اونٹ اوس باغ کی ایک
گوشہ مین بیٹھا تھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اونٹ مثل کتے کے کاٹنے لگا ہے ہم ڈرتے ہین کہ ایسا نہو
حضور کو ایذا پہنچاوے ارشاد ہوا مجھے اوس سے کچھ باک نہین ہے پس جب وہ اونٹ نے جناب سید عالم کو دیکھا
آپکیطرف منہ کیا اور سجدہ مین گر پڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیشانی کے بال پکڑ لیا اور نعلین اوسکو
کر لیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حیوانات بے عقل آپکو سجدہ کرتے ہین ہم سجدہ کرنیکے سزاوار تر ہین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البشر سزاوار نہین ہے کہ بشر کو سجدہ کرے اور اگر یہ امر درست ہوتا تو مین حکم کرتا عورتون
کو شوہرونکو سجدہ کرین اسوجہ سے کہ حق مرد کے عورت پر بڑے ہین روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے اور بعض
روایت مین ہے کہ اس مقام پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اور آسمان مین کوئی چیز ایسی نہین ہے
کہ نجانے مجھکو کہ مین رسول خدا ہون مگر گنہگار جن اور انسان اور ایک روایت مین ہے کہ وہ لوگ چاہتے تھے کہ اوس
اونٹ کو ذبح کرین اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور ایک روایت مین ہے کہ اونٹ آیا
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اوسنے گردن رکھدی اور اپنی آواز سے فریاد کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکے سرہانے کھڑے ہوگئے اور صاحب شتر سے فرمایا اسکو میرے ہاتھ بیچ ڈال اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ حضور کے پیشکش ہے لیکن یہ اونٹ ایسے لوگونکا ہے کہ سوا اسکے کوئی معیشت نہین رکھتے ہین حضرت نے
فرمایا یہ اونٹ شکایت کرتا ہے کہ تم اوس سے کام بہت لیتے ہو اور کھانیکو کم دیتے ہو احسان کرو اوس پر

اور اسکے حقوقونکو نگاہ رکھو فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ یہ حدیث متعدد طریقونسے الفاظ مختلف کیساتھ وارد ہوئی ہے اور صحیح ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ایک انصاری کے باغمین آئے وہان ایک بکری تھی اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم زیادہ سزاوار ہین کہ آپکو سجدہ کرین حضور نے فرمایا سزاوار نہین ہے بشر کو کہ بشر کو سجدہ کرے اور ایکبار ایک اونٹ جناب سرور عالم کے پاس حاضر ہوا اور قوم کی شکایت کی کہ یہ لوگ عشا کی نماز سے پہلے سو رہتے ہین مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو اللہ تعالی اس قوم پر عذاب کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگونکو بلایا اور قبل عشا کے سونیکی ممانعت فرمائی اور ام المومنین محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ میرے گھر مین ایک بکری تھی جب حضرت گھر مین ہوتے تھے اوسکو سکون رہتا تھا اور آرام سے رہتی تھی اور جب حضور باہر تشریف لیجاتے تھے پریشان اور بیقرار ہو جاتی تھی اور آتی تھی اور جاتی تھی اور مروی ہے کہ حضور اونٹ قربانی کرتے تھے ایک اونٹ دوسرے اونٹ کو ہٹاتا تھا اور خود حضور کے قریب آتا تھا کہ پہلے حضور اوسکو ذبح کرین سبحان اللہ جانورونکو یہ محبت تھی خدا کے حبیب کے ساتھ ہملوگونکو چاہیے کہ اتنی تو محبت حضور کی پیدا کرین اور مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک ایک گوسفند کی پیٹھ پر پھرا کہ نر اوسکو نہ پہونچا تھا تھن اوسکے دودھ سے بھر گئے حضور نے دودھ دوہا خود پیا اور صدیق اکبرؓ کو پلایا امام احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اونہون نے کہ ایک بھیڑیا ایک بکری پر دوڑا اور اوسکو پکڑ لیا پھر اوسکو چرواہا دوڑا اور بکری کو بھیڑیے سے چھین لیا وہ بھیڑیا دم پر بیٹھ گیا جیسے درندے بیٹھتے ہین اور کہا خدا سے تو نہین ڈرتا چھینتا ہے مجھسے اوس رزق کو جو خدا نے میری طرف پہونچایا ہے کہا چرواہے نے عجب ہے کہ بھیڑیا آدمیونکا سا کلام کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ کیا مین تجھکو ایسی بھی بڑھکر عجیب امر کی خبر دون محمد صلی اللہ علیہ وسلم یثرب مین خبر دیتے ہین گذری ہوئی باتونسے اور لوگ اونکی طرف رغبت نہین کرتے ہین پس اوس چرواہے نے اپنی بکریونکو ایک گوشہ مین ہنکا دیا اور مدینہ مین حاضر ہوکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حال عرض کیا حضور نے حکم دیا اذان کہی گئی جب لوگ جمع ہوئے حضرت نے فرمایا اوس چرواہے

کہ جو تونے سنا ہی اور دیکھا ہے بیان کر اور ایسا ہی روایت کیا ہے بیہقی نے ابن عمر سے اور ابو نعیم نے حضرت
انس سے اور ابو ہریرہ کی روایتین بسند صحیح یہ مضمون ہے کہ کہا اوس بھیڑیے نے یعنی چرواہے سے جواب مین کہ عجیب تر
اس سے یہ ہے کہ ایک مرد درمیان حرمین کے درختون کی خبر دیتا ہے جو کچھ گذر گیا ہے اور جو کچھ ہونیوالا ہے اور وہ
چرواہا یہودی تھا پس حضرت کیخدمت مین حاضر ہوا اور حال بیان کیا اور ایمان لایا اور بعض طرق حدیث
مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اوس بھیڑیے نے چرواہے سے کہ حال تیرا مجھسے زیادہ عجیب ہے
کہ قائم ہے اپنے ریوڑ پر اور چھوڑ دیا ہے تونے خدا کے ایسے رسول کو کہ مبعوث نہین ہوا اوس سے زیادہ بڑے مرتبہ والا
خدا کے نزدیک تحقیق کھولدیے گئے ہین اوسکے واسطے دروازے جنت کے اور مشرف ہوے ہین اہل جنت اونکے
یارونکے ساتھ اور منتظر ہین اوسکے قتال کے یعنی ملائکہ اور حور اور غلمان بہشت کے مشتاق ہین اونکے کہ وہ جنت
مین آوین اور انتظار کرتے ہین اونکے لڑنیکا کفار کے ساتھ کہ کب وہ شہید ہون اور بہشت مین آوین اور
کہا اوس بھیڑیے نے کہ میرے اور اونکے درمیان مین یہی پہاڑ حائل ہے اس پہاڑ سے اوتر جا اور خدا کے لشکر
مین ہوجا چرواہے نے کہا میرے جانور کون چراویگا اوسنے کہا مین چراتا ہون پس وہ چرواہا حضور کیخدمت بابرکت
مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور ذبح کی ایک بکری اوسنے اوس بھیڑیے کیواسطے ابو سفیان بن حرب اور
صفوان بن امیہ سے منقول ہے کہ اونہونے دیکھا کہ ایک بھیڑیا ہرن پر دوڑا ہرن بھاگا جب وہ ہرن حرم
کی حدمین آگیا بھیڑیا پلٹ گیا وہ دونو متعجب ہوے بھیڑیے نے کہا عجب تر اس واقعہ سے یہ ہے کہ محمد ابن عبد اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین بلاتے ہین تمکو جنت کیطرف اور بلاتے ہو اونکو نار کیطرف ابو سفیان نے صفوان سے
کہا قسم ہے لات وعزا کی اگر تو اس روایت کو مکہ مین بیان کریگا عورتین مکہ کی بے مردونکی رہجاوینگی یعنی کل مرد
یہ سنکر مدینہ کو جاکر مسلمان ہوجاوینگے اور روایت کیا ہے شفا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک محفل صحابہ مین بیٹھے تھے ناگاہ ایک اعرابی بنی سلیم کا آیا اور اوسنے سوسمار کا شکار کیا تھا اوسکو
اپنی آستین مین رکھا تھا کہ مکان پر لیجاکر بھونکر کھاوے جب اوس اعرابی نے جماعت کو دیکھا پوچھا یہ کون ہین

جو جماعت کے ساتھ بیٹھے ہین لوگون نے کہا رسول خدا ہین اوسنے سوسمار کو آستین سے نکالا اور کہا قسم ہے بت
عزیٰ کی مین ایمان نلاؤنگا جبتک یہ سوسمار تم پر ایمان نلاویگا اور اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آگے ڈالدیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو آواز دی یا ضب اے سوسمار اوسنے بزبان فصیح جواب دیا
ایسا کہ سبنے سنا لبیک وسعدیک پس فرمایا جناب سرور عالم نے تو کسکی عبادت کرتا ہے کہا
اوسنے ایسے خدا کی کہ آسمان مین ہے عرش اوسکا اور زمین پر ہے سلطنت اوسکی اور دریا مین ہے راہ اوسکی اور جنت
مین ہے رحمت اوسکی اور آگ مین ہے عقاب اوسکا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کون ہون اوسنے کہا تم خدا
اور رسول رب العالمین اور خاتم النبیین ہو تحقیق فلاح پائی اوسنے جسنے تمکو سچا جانا اور خوار ہوا وہ جسنے
تمکو جھٹلایا پس مسلمان ہوگیا وہ اعرابی اور ائمہ حدیث نے بطریق متعددہ اس روایت کو نقل کیا ہے اور
شفا مین ام سلیم سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحرا مین پھرتے تھے ناگاہ سنی آواز ایک
ہاتف کی تین مرتبہ یا رسول اللہ حضور نے اوسطرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی قید مین پڑی ہے اور
اعرابی اوسکو کپڑے مین لپیٹے ہے فرمایا حضور نے ہرنی سے کیا حاجت ہے تجکو اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ اس اعرابی نے
مجھکو پکڑا ہے اور میرے دو بچے ہین اس پہاڑ مین مجھکو آپ رہا کردین تا کہ مین جا کر اونکو دودہ پلا کر پھر چلی آؤن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی کریگی پلٹ آویگی تو اوسنے عرض کیا اگر مین پلٹ نہ آؤن اللہ تعالی
مجھپر عذاب کرے حضور نے اوسکو چھوڑ دیا وہ گئی اور پھر آئی آپنے اوسکو باندہ دیا بعدہ اعرابی جاگا اور کہا یا رسول اللہ کچھہ حاجت
ہے آپکو فرمایا حاجت یہ ہے کہ اسکو چھوڑ دے اعرابی نے اوسکو چھوڑ دیا وہ ہرنی صحرا مین دوڑنے لگی اور خوشی سے
اپنے پیرونکو زمین پر مارتی تھی اور کہتی تھی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد الرسول اللہ اور روایت کیا ہے
ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسول کریم نے خیبر کو ایک حمار نے کلام کیا حضور نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا
یزید بن شہاب اور عرض کیا اوسنے اللہ تعالی نے میرے دادہ کی نسل سے سات حمار پیدا کیے اون سبپر کسی
سوا پیغمبر کے کوئی سوار نہین ہوا مین امید رکھتا تھا کہ آپ مجھپر سوار ہون اب باقی نہین ہے میری جد کی نسل سے

سواے میرے اور انبیا مین سے سواے آپکے کوئی باقی نہین ہے مین آپ سے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اور قصدًا
سواری مین لنگڑاتا تھا اور وہ یہودی مجھکو بھوکا رکھتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا نام یعفور ہے
اور وہ رہا کیا حضور کیخدمت مین حضور یعفور کو جسکو بلانا ہوتا تھا اوسکے دروازے پر بھیجتے تھے یعفور اپنے سر سے
اوسکا دروازہ کھٹکھٹاتا تھا اور جب وہ شخص نکلتا تھا اشارہ کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمکو بلاتے ہین چلو جب سرور عالم نے اس عالم سے پردہ کیا بسبب حضور کے صدمہ فراق کے یعفور نے ابی ہیثم
بن سہان کے کنوئین مین اپنے کو گرادیا سبحان اللہ کیا سچا عاشق تھا کہ فراق محبوب مین جان دی اور مروی ہے
کہ سفینہ مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سے چھوٹ گئے اور راہ بھول گئے صحرا مین ایک شیر اونکو ملا اونھون نے
کہا مین ہون مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اوس شیر نے اونکو اشارہ سے راہ بتادی اور یہ بہت بڑا معجزہ
ہے نبی کریم کا کہ حضور کے غلامون کے ساتھ جانورونکی یہ کیفیت تھی اور ابن وہب روایت کرتے ہین کہ فتح مکہ کی
دن جب حضور مکہ مین داخل ہوئے ہین مکہ کے کبوترون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا حضور نے دعاے برکت
اونکو دی جسطرح حیوان حضور کے مطیع اور منقاد تھے اسیطرح نباتات بھی حضور کی طاعت کرتے تھے اور
آپکے رسالت کی شہادت دیتے تھے حضرت ام المومنین محبوبۂ رسول کریم سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب مجھپر وحی بھیجی گئی جس درخت اور پتھر پر مین گذرتا تھا وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ
اور سیدنا علی مرتضی سے مروی ہے اونھون نے فرمایا کہ تھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ
مین پس باہر آئے ہم بعض نواح مکہ مین جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا تھا کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حاکم نے مستدرک مین جید اسناد سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے
کہا ہے اونھون نے کہ مین ایک سفر مین ہمراہ تھا رسولخدا کے ایک اعرابی سامنے آیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے قریب پہونچا حضرت نے اوس سے پوچھا کہان جاتا ہے اوسنے جواب دیا کہ اپنے اہل کیطرف حضور نے فرمایا آیا تجھکو کچھ خیر
کیجانب رغبت ہے اعرابی نے کہا وہ خیر کیا ہے حضور نے ارشاد کیا شہادت اسکی کہ تحقیق نہین ہے کوئی معبود

مگر اللہ تعالیٰ جو وحدہ لاشریک ہے اور محمد اوسکے بندہ اور رسول ہین اعرابی نے کہا یہ جو آپ فرماتے ہین اسپر کوئی
گواہ ہے حضور نے فرمایا یہ درخت میرا گواہ ہے اور اوس درخت کو حضور نے بلایا اور وہ صحرا کے کنارہ پر تھا پس وہ زمین کو پھاڑتا ہوا
آیا اور حضور کے سامنے کھڑا ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے شہادت طلب کی تین بار اوسنے شہادت دی
بعدہ پھر اپنی جگہ پر چلا گیا اور مروی ہے کہ جنگ احد مین جب کفار نے رخسارہ مبارک کو خون آلودہ کیا اور
دندان مبارک کو آزار پہونچایا حضور ایک گوشہ مین بیٹھے ہوئے تھے جبریل علیہ السلام آئے اور حال پوچھا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین پایا عرض کیا آیا چاہتے ہین آپ کہ مین ایک نشانی آپکو دکھاؤن کہ سبب ہو تسلی قلب شریف
کا اور دیکھا اونہوں نے ایک درخت کیطرف جو میدان کے پیچھے تھا اور کہا بلاؤ ہین آپ اس درخت کو پس بلایا حضور نے
اوسکو وہ چلا اور خدمت شریف مین حاضر ہوا اور کھڑا ہوا جبریل نے کہا حکم کرین آپ کہ پلٹ جاوے اپنی جگہ پر حضور نے
حکم دیا اور وہ اپنی جگہ پر پلٹ گیا فرمایا حضور نے حسبی حسبی کافی ہے مجھکو کافی ہے مجھکو یعنی عظمت اور اقتدار اور
برگزیدگی جو اللہ تعالیٰ نے مجھکو دی ہے روایت کیا اسکو دارمی نے حضرت انس سے اور بریدہ اسلمی سے منقول ہے
کہ ایک اعرابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ طلب کیا حضور نے اوس اعرابی سے فرمایا کہ اس درخت سے کہدے
کہ تجھکو خدا کے رسول نے بلایا ہے پس وہ درخت جھکا اپنے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے سے پس اوکھڑ گئین جڑین
اوسکی اور آیا اس صورت سے کہ پھاڑتا تھا زمین کو اور کھینچتا تھا اپنی جڑونکو اور کھڑا ہوا حضور کے سامنے اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ اعرابی نے کہا آپ حکم کرین اس درخت کو کہ اپنی جگہ پر پلٹ جاوے پس وہ درخت اپنی جگہ پلٹ گیا اور
اوسکی جڑین اپنی جگہ پر جم گئین اعرابی نے کہا حضرت سرور عالم سے کہ آپ مجھکو اذن دین کہ مین آپکو سجدہ کرون حضور نے
اسکا اذن نہ دیا پھر عرض کیا اوسنے کہ آپ اذن دین کہ مین آپکے ہاتھ اور پاؤن پر بوسہ دون اسکی اجازت دی اور
منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین شب تاریک مین ایک اونٹ پر سوار خواب آلودہ ایک
درخت پر پہونچے وہ دو ٹکڑے ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی کے ساتھ اوس مین سے گذر گئے اور وہ درخت
ویسا ہی دو ٹکڑے رہا اور وہ درخت سدرۃ النبی کر کے معروف تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے

کہا اونہونے کہ ایک اعرابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا مین کیونکر جانون کہ تم رسول خدا ہو
حضور نے فرمایا اسطرح کہ مین اس خرمی کی شاخ کو بلاتا ہون کہ گواہی دیگی میری رسالت کی پس بلایا حضور نے
اوس شاخ کو وہ درخت سے جدا ہوئی اور گر پڑی فرمایا حضور نے پلٹ جا اپنی جگہ پر اور وہ اپنی جگہ پر گئی مسلمان
ہوگیا وہ اعرابی روایت کیا اسکو ترمذی نے اور صحیح کیا جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہا اونہونے کہ ہم ایک
صحرای کشادہ مین اوترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو تشریف لیگئے اور مین بھی حضور کے پیچھے چلا
پانی لیکر حضور نے کوئی جگہ آڑ کی نہ دیکھی دو درخت تھے کنارہ وادی پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدرخت کیطرف گئے
اور ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے پکڑی اور فرمایا اطاعت کر میری باذن اللہ عزوجل پس مطیع ہوگیا وہ
درخت مانند اوس اونٹ کے جسکے ناک مین مہار ہوتی ہے اور دوسرے درخت کے پاس گئے اور اوسکو بھی کھینچ
لائے اور فرمایا ملجاؤ میرے واسطے پس ملگئے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے اے جابر کہدے اس درخت سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ملجا اپنے صاحب سے تاکہ مین تمہارے پیچھے یعنی تمہاری آڑ مین بیٹھون جابر کہتے ہین
پس گیا مین اور درخت سے حضور کا ارشاد بیان کیا پس وہ ملگیا اپنے صاحب سے یعنی دوسرے درخت سے
پس بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچھے اور مین نکل آیا اور دور جا کر بیٹھا اور دیکھنے لگا اور اپنے جی سے
باتین کرنے لگا ناگاہ جب التفات کیا مین نے دیکھا کہ حضور تشریف لاتے ہین اور وہ دونو درخت ایکدوسرے سے
جدا ہوکر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہین اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ بعض مغازی
مین حضرت سرورعالم نے مجھسے فرمایا آیا دیکھتا ہے تو رسول خدا کی حاجت کیواسطے کوئی جگہ عرض کیا مین نے صحرا مین
کوئی جگہ آدمیون سے خالی نہین ہے فرمایا کوئی درخت یا کوئی پتھر دیکھتا ہے تو عرض کیا مین نے دیکھتا ہون مین
درختونکو ایک دوسرے سے قریب ارشاد ہوا جا اور کہدے ان درختون سے کہ رسول خدا حکم فرماتے ہین تمکو آکر رسول خدا کی حاجت
کیواسطے اور پتھرونسے بھی ایسا ہی کہدے مین گیا اور حکم جناب سید عالم اونکو پہونچایا قسم ہے خدا کی جسنے بھیجا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ دیکھا مین نے درختونکو کہ ایک دوسرے کے قریب آگئے اور دیکھا مین نے

پتھرونکو آپسمین جڑ گئے جب حضور نے حاجت سے فراغت کی فرمایا کہدے انسے کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جاوین اور
حدیث عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین ہے کہ کہا گیا کیا چیز ہو کہ تمہاری شہادت دیتی ہے یعنی شہادت
رسالت کی فرمایا حضور نے یہ درخت شہادت دیتا ہے اور حکم فرمایا اوس درخت سے کہ آپس آیا وہ درخت
اور شہادت دی ایک جماعت کثیر نے بڑی صحابہ سے اتفاق کیا ہے اسپر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
اور جسطرح نباتات حضور کے مطیع اور فرمان بردار تھے ویسی ہی جمادات بھی آپکی اطاعت کرتے تھے
چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد کیا ہی کہ ہر ایک درخت اور پتھر مجھسے کہتے تھے السلام علیک
یارسول اللہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت سیدنا علی مرتضیٰ سے بھی سلام کرنا درختون اور پتھرونکا
مروی ہے اور راویونکو بہونچا ہے اور سجدہ کرنا پتھرونکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حدیث مین مروی
ہے اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آینہ پہچانتا ہون
اوس پتھر کو کہ مکہ مین سلام کرتا تھا مجھپر قبل اسکے کہ مبعوث ہوؤن بعضے کہتے ہین کہ وہ پتھر حجر اسود ہے
اور بعضے اوس پتھر کو کہتے ہین جو ایک رستہ مین مکہ معظمہ کے جو حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ
عنہا کے مکان سے بیت اللہ شریف کو آیا ہے ایک دیوار مین چنا ہوا ہے اور مثل زبان کے تھوڑا دیوار سے
باہر نکلا ہے اور اوسکو حجر متکلم کہتے ہین لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین اور برکت لیتے ہین اوسکی لمس سے اور
اہل مکہ قدیم سے اسکے قائل ہین اور حجر متکلم کے مقابلہ پر دوسری دیوار مین اثر بنا ہوا ہی حضرت سرورعالم کے
کہنیکا اور کہتے ہین اہل مکہ کہ سید عالم اس پتھر پر کہنیکا تکیہ لگا کر بیٹھے تھے اور بھی اس قسم کے آثار اوس دیار
پرانوار مین پائے جاتے ہین چنانچہ مکہ معظمہ مین ایک پہاڑ ہے کہ حضور اوسپر بکریان چراتے تھے بنگیا ہی اوسمین
ماثر حضور کے دونون قدم شریف کا علما نے کہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے پتھر اور لوہے کو نرم کر دیا تھا انبیا علیہم السلام
کیواسطے اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
عم مکرم حضرت عباس سے کہ نہ جانا تم اور تمہاری لڑکے اپنے گھر سے مین آتا ہون تمہارے یہان مجھکو تمسے کچھ

کا منتظر رہنا یہانتک کہ تشریف لائے رسول کریم اونکے پاس چاشت کیوقت اور فرمایا السلام علیکم عباس
اور انکی اولاد نے جوابدیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر صبح کی تمنے
اونہونے عرض کیا صبح کی ہمنے خیر کے ساتھ الحمد للہ حضرت نے فرمایا ایکدوسیر سے قریب ہوجاؤ اور باہم ملجاؤ اور
ہوگئے وہ سب اونکو حضور نے اپنی چادر اور دعا کی ای رب یہ میرا چچا ہے اور یہ میرے اہلبیت ہین چھپا انکو آتش دوزخ سے
جیسے مین نے انکو چھپایا ہے اس چادر مین پس اونکی چوکھٹ اور دیوار و نسے آواز آئی آمین آمین آمین آمین اور مروی ہے
کہ ایک یہود مین عقیل ابن ابیطالب حضور کیخدمت مین آئے پیاسے ہوکے حضور نے اونکو ایک پہاڑ پر بھیجا اور فرمایا اس
پہاڑ سے کہو کہ مجھکو پانی دے وہ پہاڑ گویا ہوا اور کہا کہ پیغمبر خدا سے کہو کہ جس روز سے یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی وَاتَّقُوا
النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یعنے انسان اور پتھر جہنم کا ایندہن ہونگے اسقدر رویا ہون مین خدا کے
ڈر سے کہ پانی میرے اجزا مین نہین رہا ہے اور ستون مسجد شریف کا رونا حضور کے فراق سے بہت کثرتسے حدیثون مین
بہت سے صحابہ سے مروی ہے روایت کرتے ہین کہ مسجد شریف مسقف تھی خرما کے درختونکے ستونوں پر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم قبل ممبر شریف طیار ہونیکے اون ستونون مین سے ایک ستون سے تکیہ لگاکر خطبہ پڑہنے کو کھڑے ہوتے تھے جب ممبر شریف
بنا حضور ممبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اوس ستون نے مفارقت کی پس سنی گئی اوس ستون سے ایک آواز مثل آواز ناقہ کے
اور حضرت انس کی روایت مین ہے کہ اوسکی آواز سے مسجد شریف ہلگئی اور بہت روئے لوگ اوسسے کہ ایک عجیب حال
اوس سے دیکھا اور ایک روایت مین ہے کہ پھٹ گیا ستون پس رکھا جناب سید عالم نے اپنا اوسپر دست مبارک اور
ساتھ شریف مین اوسکو لے لیا وہ ساکت ہوگیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ستون اسوجہ سے رویا کہ گم کیا
ذکر خدا کو اگر مین اسکو کنار مین نہ لیتا تو ایساہی قیامت تک رہتا یعنی رویا کرتا بسبب اظہار حزن فراق نبوی
کے اور حکم دیا حضور نے کہ دفن کردیا جاوے یہ ممبر شریف کے پیچھے اور نماز پڑہتے تھے حضور اوس کیطرف اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ حضور نے اوس ستونکو بلایا وہ خدمت شریف مین حاضر ہوا درحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو
پس لے لیا کنار مبارک مین اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا پھر جا اپنی جگہ پر اور حضرت بریدہ کی حدیث

یعنی ہے کہ ارشاد کیا حضور نے اوس ستون سے اگر تجکو منظور ہو تو جس باغ مین تو تھا اوسی جگہ تجکو بٹھادون جہان تیری نکل آوین اور تو کامل ہوجا اور تیری شاخین تر ہوجاوین اور میوہ پیدا ہو اور چاہی تو بٹھا دون تجکو جنت مین تاکہ خدا کے دوست تیرا میوہ کہاوین بعدہ آپنے اوسکیطرف گوش کیا تاکہ سنین وہ کیا کہتا ہے پس فرمایا کہتا ہے یہ کہ بٹھادین آپ مجھکو بہشت مین تاکہ کہاوین میوہ میرا خدا کے دوست اور رہون مین ایسی جگہ مین کہ پرانا نہون اور نہ مشون اوسمین اور سنا اوسکے اس کلام کو اون لوگو نے جو اوسکے قریب تھے فرمایا حضور نے ایسا ہی کیا مین نے اور ارشاد کیا کہ اختیار کیا اوسنے دار بقا کو دار فنا پر سبحان اللہ کیا اقتدار اور اختیار دیا تھا اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو کہ ایک چوب خشک کو جنت مین پہونچادیا اور جنت کا درخت کردیا کیا کچھ تصرف باذن اللہ جاری تھے جناب سید عالم کی مخلوق علوی مین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ روایت کیا ہے حضرت انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ جبل احد پر چڑہے احد ہلگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر سے اوسپر ٹھوکر ماری اور فرمایا اپنی جگہ پر ساکن رہ ای احد نہین ہے تجہپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور مروی ہے حضرت سیدنا غنی ذی النورین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل ثبیر پر کہ مکہ کا پہاڑ ہے تشریف رکھتے تھے اور حضور کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے اور مین تھا پس ہلا پہاڑ یہانتک کہ گری پتھر اوسکی پستی مین حضور نے ٹھوکر ماری پائے مبارک سے اوس پہاڑ پر اور فرمایا اپنی جگہ پر ٹھیر ارہ ای ثبیر نہین ہے تجہپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید روایت کیا اسکو بخاری اور احمد اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر جو ایک مکہ کا پہاڑ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا وحی مین وہان مشغول رہتے تھے اور وحی حضور پر وہان نازل ہوئی ہے اور ساتھ تھے آپکے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہ اور زبیر پس جنبش کی حرا نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساکن رہ ای حرا نہین ہے تجہپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور مروی ہے کہ جب کفار قریش نے تلاش کی حضور کی عرض کیا جبل ثبیر نے نیچے اوتر آوین آپ ای رسول خدا کہ میں اسلئے

میں ہے کہ ارشاد کیا حضور نے اوس ستون سے اگر تجکو منظور ہو تو جس باغ میں تو تھا اوسی جگہ تجکو بٹھادوں جہاں
تیری نکل آویں اور تو کامل ہو جا اور تیری شاخیں تر ہو جاویں اور میوہ پیدا ہوا اور چاہی تو بٹھادوں تجھکو
جنت میں تا کہ خدا کے دوست تیرا میوہ کھاویں بعدہ آپنے اوسکی طرف گوش کیا تا کہ سنیں وہ کیا کہتا ہے
پس فرمایا کہتا ہی یہ کہ بٹھادیں آپ مجھکو بہشت میں تا کہ کھاویں میوہ میرا خدا کے دوست اور ہوئیں ایسی جگہ میں
کہ پرانا ہوں اور نہ سڑوں اوسمیں اور سنا اوسکا کلام کو اون لوگوں نے جو اوسکے قریب تھے فرمایا حضور نے
ایسا ہی کیا میں نے اور ارشاد کیا کہ اختیار کیا اوسنے دار بقا کو دار فنا پر سبحان اللہ کیا اقتدار اور اختیار دیا تھا
اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو کہ ایک چوب خشک کو جنت میں پہونچادیا اور جنت کا درخت کر دیا کیا کچھ تصرف
باذن اللہ جاری تھے جناب سید عالم کی مخلوق علوی میں اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ روایت کیا ہی
حضرت انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ جبل احد پر چڑھے احد ہلگیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر سے اوسپر ٹھوکر ماری اور فرمایا اپنی جگہ پر ساکن رہ ای احد نہیں ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق
اور دو شہید روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور مروی ہے حضرت سیدنا غنی
ذی النورین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل ثبیر پر کہ مکا کا پہاڑ ہے تشریف رکھتے تھے اور
حضور کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے اور میں تھا پس ہلا پہاڑ یہانتک کہ گری پتھر اوسکی پستی میں حضور نے ٹھوکر ماری
پائی مبارک سے اوس پہاڑ پر اور فرمایا اپنی جگہ پر ٹھیرا رہ اے ثبیر نہیں ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید روایت کیا
اسکو بخاری اور احمد اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر جو ایک مکہ کا پہاڑ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے وحی میں وہاں مشغول رہتے تھے
اور وحی حضور پر وہاں نازل ہوئی ہے اور ساتھ تھے آپکے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہ اور زبیر پس
جنبش کی حرا نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساکن رہ اے حرا نہیں ہے تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور
مروی ہے کہ جب کفار قریش نے تلاش کی حضور کی عرض کیا جبل ثبیر نے نیچے اوترا دیں آپ اے رسول خدا کہ مجھ اسپطے

کہ مین ڈرتا ہون ایسا ہو کہ دشمن آپکو مجہپر شہید کرین اور اللہ تعالی مجہپر عذاب کرے پس کہا جبل حرا نے
مجہپر آجایئے آپ ای رسولخدا کے ثبیر اور حرا دونون پہاڑ مکہ معظمہ مین ایک دوسرے کے مقابل ہین اور فرمایا ہے
علما نے کہ یہ جنبش کرنا پہاڑونکا بسبب مسرت اور خوشی کے تہا اور تسبیح کی ہے پتہر کی ٹکڑون نے حضور کے دست مبارک
مین چنانچہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ اوٹہا لین رسولکریم نے ایک مٹہی بہر کنکریان پس تسبیح کی اونہونے
حضور کے دست مبارک مین اور سنا ہمنے تسبیح کو پہر ڈالدیا حضور نے اونکو صدیق اکبر کے ہاتہہ مین تسبیح کی اونہونی
پہر دیدیا آپنے اونکو میرے ہاتہہ مین اونہونے تسبیح نکی اور روایت کی گئی ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا
اونہونے کہ آیا مین ایکروز دوپہر کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پایا مین نے کہ حضور بیٹہے ہین اور کوئی شخص
حضور کے نزدیک نہین ہے اور گویا دیکہتا ہون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ حالت وحی مین ہین مین سلام
عرض کیا مین نے آپنے سلام کا جوابدیا اور پوچہا کیا چیز تمکو لائی یہان اے ابا ذر عرض کیا مین نے خدا اور رسول خدا کا
رسول تہیجا تیولے ہین فرمایا آپنے بیٹہجا پس بیٹہہ گیا مین حضور کے پہلوی شریف مین در حالیکہ نہ پوچہتا تہا
مین کچہہ حضور سے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے کچہہ ارشاد کرتے تہے تہوڑی دیر ٹہیرا مین ناگاہ حاضر ہوے
صدیق اکبر اس صورت سے کہ تیز چلتے تہے سلام عرض کیا اونہونے اور حضرت نے جواب سلام کا دیا اور فرمایا
کیا چیز تمکو لائی ہے اے ابوبکر عرض کیا اونہونے کہ لایا ہے مجہکو خدا اور خدا کا رسول اشارہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دست مبارک سے کہ بیٹہجاؤ پس بیٹہہ گئے وہ ایک بلندی پر کہ حضور کے سامنے تہی بعدہ عمر فاروق حاضر ہوے
اور عمر نے مثل صدیق اکبر کے عرض کیا اور حضور نے بہی ویسا ہی ارشاد فرمایا پس بیٹہہ گئے وہ ابوبکر کے پہلو مین
پہر اسی طرح پر عثمان آئے اور حضرت عمر کے پہلو مین بیٹہے رضی اللہ عنہم اجمعین پہر اوٹہائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سنگریزے سات یا نو یا اتنے کہ نزدیک اسکے پس تسبیح کی اونہونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین یہانتک
کہ سنی گئی آواز اونکی مثل آواز شہد کی مکہی کے آپکے ہاتہہ مین پہر دیا اون کنکریونکو صدیق کو اور چہوڑ دیا مجہکو تسبیح کی
اونہونے صدیق کے ہاتہہ مین پہر لے لیا حضور نے اون سنگریزونکو ابوبکر سے اور زمین پر رکہدیا وہ چپ ہو

پھر اوٹھالیا اونکو اور دیا حضرت عمر کو تسبیح کی اونہون نے اونکے ہاتھ مین جیسی تسبیح کی تھی اونہون نے صدیق کے ہاتھ مین پھر اونکو بھی لیا اون سنگریزونکو حضرت عثمانؓ کو تسبیح کی اونہون نے بھی ہاتھ مین جیسی تسبیح کی تھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ہاتھ مین پھر لیا آپنے اون سنگریزونکو اور زمین پر رکھدیا وہ چپ ہوگئے روایت کیا اس حدیث کو بزار اور طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی نے زہری سے طبرانی کی حدیث مین یہ زیادہ ہے کہ کہا حضرت ابوذر نے پھر رکھی گئین وہ کنکریان ہمارے ہاتھ مین اور راوہون نے تسبیح نہ کی اور روضۃ الاحباب مین الرشکوۃ شکوری سے نقل کیا ہے کہا اونہون نے کہ سیدنا علی مرتضی بھی اوس مجلس شریف مین تھے اونکے ہاتھ مین بھی اونہون نے تسبیح کی اور امام بخاری نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ کہا اونہون نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہانا کہاتے تھے اور سنتے تھے ہم تسبیح کہانے کی یعنی طعام تسبیح کرتا تھا اور سیدنا امام جعفر صادق سلام علیہ وعلی ابائہ الکرام سے مروی ہے کہ بیمار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آئے اور ایک طبق مین انگور اور انار لائے حضور نے اوسکو کہایا اور تسبیح کی اوس میوہ نے حضور کے دست مبارک مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر آیہ کریمہ پڑہی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اور بعدہ فرمایا ثنا کرتا ہے جبار اپنی ذات کی اور ارشاد کرتا ہے اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ پس ہلنے لگا منبر شریف یہانتک کہ ہم لوگون نے کہا کہ حضور گرتے ہین زمین پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ تھے گرد خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ بت کہ شیشے سے سیسے اور پتھر سے بنے ہوئے تھے سال فتح مکہ مین جب حضور مسجد حرام مین تشریف لائے دست مبارک مین ایک لکڑی تھی اوس لکڑی سے اشارہ کرتے تھے چہوتی نتھی اور فرماتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ یعنی حق آیا اور باطل مٹا پس جسکے منہ کیطرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے وہ پیٹھ کے بل گرپڑتا تھا اور جسکی پشت کیطرف اشارہ فرماتے تھے منہ کے بل گرتا تھا اور مثل کلام جمادات کے ہے کلام کرنا اور شہادت دینا اوسی دن کے پیدا ہوئے بچہ کا چنانچہ مروی ہے کہ حجۃ الوداع مین ایک شخص اہل یمامہ سے ایک بچہ اوسیدن کا پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا حضور نے فرمایا اوس لڑکے سے مین کون ہون اوسنے فورا کہا آپ ہین محمد رسول خدا کے صلی اللہ علیہ وسلم حضور نے فرمایا سچ کہا تونے

برکت دے اللہ تعالی تجکو اور پھر اوس لڑکے نے کلام نکیا جوانی تک اہل یمامہ اوسکو مبارک الیمامہ کہتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ لائے حضور کے پاس ایک لڑکے کو کہ وہ جوان ہوگیا تھا اور کبھی بات نہ کی تھی یعنی خلقی گونگا تھا حضور نے ارشاد کیا میں کون ہون اوسنے عرض کیا خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اسکو بیہقی نے اور لکھا ہے مولانا روم نے مثنوی شریف میں اس روایت کو کہ ایک مرتبہ سب امراے عرب جمع ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم بھی امراے عرب میں سے ہو اور ہم بھی امراے عرب میں حکومت آپس میں تقسیم ہوجاتی تو کیا جھگڑا نہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اللہ تعالی نے تمام خلق کا سردار کیا ہے اور میں اللہ تعالی کا کیا ہوا سردار ہون اور انہون نے کہا کہ ہمکو بھی اللہ ہی نے سردار کیا ہے حضور نے فرمایا تمھاری سرداری عاریتی ہے چند روز کیواسطے اور میری سرداری ہمیشہ قائم رہیگی اونہون نے کہا کہ آپکی دلیل کیا ہے حضور نے فرمایا دلیل دیکھو گے ناگاہ شور ہوا کہ ایک سیلاب عظیم آتا ہے مکہ میں اور مکہ نشیب میں پہاڑون کے آباد ہے لوگ پریشان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا لو یہ وقت امتحان آگیا اب تمکو اگر سرداری کا دعوی ہے اس سیلاب کو روکو وہ سب امراے عرب قریب سیلاب کے گئے اور اپنے نیزے کنارے پر گاڑ دیئے اور اللہ تعالی سے دعا کرنے لگے کہ اس سیلاب کو پھیر دے بمصداق آیہ کریمہ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ دعا اونکی درجہ قبول تک نہ پہونچی ایک مرتبہ سیلاب نے زور کیا اور وہ سب نیزے بہا لے گیا اور پانی آبادی میں آگیا اوسوقت سبنے حضرت سید عالم سے عرض کیا کہ آپ اپنی سرداری دکھاویں حضور کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی آپنے اوس پانی پر ڈالدی وہ لکڑی وہان ہی کھڑی ہوگئی اور اشارہ کیا پانی کو فوراً سیلاب پلٹ گیا مروی ہے کہ عکرمہ ابن ابی جہل نے جس وقت ایمان لانیکے واسطے یہ معجزہ طلب کیا کہ بلدہ سے باہر فلان مقام پر ایک گڑھا ہے اوسمین پانی بھرا ہے اور ایک پتھر اوسکے کنارے پر رکھا ہے آپ پتھر کو طلب کرین وہ پتھر پانی پر سے آپکے پاس حاضر ہو کر آپکے رسالت کی شہادت دے تو میں ایمان لاؤن حضور نے اوس گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہو کر پتھر کو بلایا وہ بے تکلف پانی پر چلا آیا اور شہادت دی حضور کی رسالت کی اور مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ زراعت ہماری سوکھی جاتی ہے اور جانور ہلاک ہوے جاتے ہین آپ دعا کرین اللہ سے کہ پانی برسے دعا کی آپنے بارش کی

فوراً پانی برسنے لگا لوگ نماز جمعہ پڑھکر بھیگتے ہوئے مکانونپر گئے دوسرے جمعہ تک پانی برسا دوسرے جمعہ کو حضور خطبہ پڑھ رہے تھے کہ وہی اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ گھر گرے جاتے ہین اور جانور ہلاک ہوے جاتے ہین آپ دعا فرماوین کہ بارش موقوف ہو اور ضرورت پر برسے حضور نے ارشاد کیا خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ اور دست مبارک سے اشارہ فرمایا ابر کو راوی کہتا ہے قسم ہے خدا کی مین دیکھتا تھا کہ جسطرف حضور اشارہ کرتے تھے ابر پھٹ جاتا تھا تھوڑی دیر مین آسمان صاف ہو گیا غرض جسطرح درخت اور حیوان اور پتھر اور پانی اور ہوا سب آپکے فرمانبردار تھے اور تصرفات حضور کے تمام عالم سفلی مین جاری تھے اسیطرح پر تصرف حضرت سید عالم کا عالم علوی مین بھی جاری تھا اور یہ معجزہ ہے جو کسی نبی سے وقوع مین نہین آیا اور یہ مضمون معجزہ شق قمر سے ظاہر ہوتا ہے اور معجزہ شق القمر کی اللہ تعالی نے خود قرآن مجید مین بھی خبر دی ہے چنانچہ فرمایا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مراد اس شق ہونا قمر کا ہے معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی تفسیر کی ہے اس آیہ کریمہ کی مفسرین نے اور آگے کی آیتین بھی اسی پر دلالت کرتی ہے اور متعدد احادیث مین یہ معجزہ مروی ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین ہے کہا او نہونے کہ دو ٹکڑے ہو گیا چاند ایک پارہ بالا کوہ تھا اور ایک نیچے کوہ کے یعنی پہاڑ درمیان مین دکھائی دیتا تھا اور روایت کیا ہے اس معجزہ کو ایک جماعت کثیر نے صحابہ سے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کہا ہے صحابہ نے کہ کفار قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب کی اور کہا کہ اگر سچے ہو ماہ کو دو ٹکڑے کر دو پس اشارہ کیا سرور عالم نے چاند کو دو ٹکڑے ہو گیا دیکھا جبل حرا کو دونون ٹکڑونکے درمیان مین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہنا پس کفار کہنے لگے آپس مین کہ جادو کر دیا حضرت نے ایک نے اونمین سے کہا تمکو سحر کر دیا تمام عالم پر سحر نہین ہو سکتا مسافرونسے پوچھا چاہیے چنانچہ مسافر ہر جانب سے آئے اور خبر دی اسکی ابوجہل ملعون نے کہا هٰذَا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ لکھا ہے ائمہ حدیث نے کہ حدیث شق القمر کو صحابہ کی جماعت کثیر نے روایت کیا ہے اور ایسی ہی ایک جماعت کثیر نے تابعین سے اسکو روایت کیا ہے اور کتب احادیث متقدمین اور متاخرین کی بھری ہوئی ہین اس سے اور فرمایا ہے بعض علما نے کہ ہمارے نزدیک معجزہ شق القمر متواتر ہے منقوص علیہ ہی

در بیان معجزہ شق القمر کا ۱۲

قرآن مین آورمروی ہے صحیحین اور دوسری حدیث کی کتابون مین صحیح طریقون سے کہ شک نہین ہوسکتا اوسکی صحت اور تواتر مین اور بعض نے مبتدعین سے انکار کیا ہے اس معجزۂ باہرہ کا اور کہتے ہین کہ اجرام علوی خرق اور التیام کو قبول نہین کرتے ہین اور یہ قول ہے مخالفان ملت کا علما امت اسکے جواب مین فرماتے ہین کہ شمس و قمر خدا کے خلق کیے ہوے ہین وہ جو چاہے انمین تصرف کرے جیساکہ احوال قیامت نصوص مین مذکور ہے پس یہ امر موافق قواعد ملت کے محال نہین ہے اور بعض ملاحدہ کہتے ہین کہ کیون نہین اور دیار کے مورخین نے شق قمر کا حال اپنی تواریخ مین لکھا اگر صحیح ہے اوسکا جواب علما نے یہ فرمایا ہے کہ وقوع اسکا شب کو وقت ہوا ہے اوس وقت اکثر لوگ گھرونمین اور گوشونمین سوتے ہوتے ہین پس یہ ضرور نہین ہے کہ سب دیکھین دوسرے یہ کہ قمر کبھی ایسے منازل مین ہوتا ہے کہ بعض آفاق مین ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین ظاہر نہین ہوتا ہی چنانچہ بعض قوم اوسکو دیکھتے ہین اور بعض قوم سے مخفی ہوتا ہی اسیوجہ سے گہن کسی ملک مین دیکھا جاتا ہے اور کسی مین نہین دیکھا جاتا ہے اور بعض جگہ پورا دیکھا جاتا ہی اور بعض جگہ تھوڑا دیکھا جاتا ہے اور کبھی پہاڑ اور سحاب بعض قوم پر حائل ہوتا ہے پس تمام روے زمین کے لوگ موافق عقل کے نہین دیکھ سکتے تھے و قوع اسکا مکہ معظمہ مین ہوا وہانکے لوگونے دیکھا یہانتک کہ مسافرون نے جو باہر سے مکہ مین آتے تھے اونہون نے بھی اسکی خبر دی ہے اور اسیقسم سے ہی معجزۂ رد شمس کا اور یہ معجزہ بھی مشہور معجزہ ہے جناب سرور عالم کا روایت کیا ہی اسکو اسما بنت عمیس نے کہ وحی کی گئی حضرت سرور عالم پر درحالیکہ سر مبارک سیدنا علی مرتضی کی کنار مین تھا پس نہ پڑھی حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پوچھا اونسے جناب سید عالم نے آیا نماز عصر پڑھی تمنے اے علی عرض کیا آپنے نہین پس دعا کی جناب رسالت نے اے خداوند تیرا بندہ علی تیری اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا پھیر دے اوسکے واسطے آفتاب کو اسما کہتی ہین دیکھا مین نے آفتاب کو غروب ہوگیا تھا پھر دیکھا مین نے طلوع کیا بعد غروب کے اور پڑی شعاع اوسکی پہاڑ پر اور زمین پر اور یہ واقعہ صہبا مین ہوا الغرض حاصل اس بیان کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے عالم دنیا مین یہ سلطنت اور اقتدار حضور کو دیا تھا

کہ از عرش تا بفرش تمام مخلوق پر تصرف حضور کا جاری تھا اور قوت جسم مبارک کو یہ عطا کی تھی کہ شب معراج مین عروج فرمایا اوس جسم اطہر نے بالائے عرش عظیم جہانتک کہ اللہ تعالی کو منظور ہوا یہانتک کہ پہونچے مقام دنے مین اور ارواح انبیا اور ملائکہ کوئی ساتھ نہ رہ سکے اور اوٹھایا اللہ تعالی نے کل حجابات کو جو خلق پر طاری ہین اور بلا حجاب مشاہدہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس منزہ بلاکیف کا اور سنا بلا واسطہ کلام قدیم کو اور تحمل کیا اوسکا یہ وہ مرتبہ قرب خدا ہے جو سوائے حبیب خدا کے دوسرے کو حاصل نہین ہوا اور وقوع اسکا بھی اسی عالم دنیا مین ہوا اور اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے کہ آخر تمہارا اول سے بہتر ہے پس سمجھ لینا چاہیے کہ کیا شان ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن کیا کوئی اوسکو سمجھ سکتا ہے اللہ ہی جانے اوسکو جسنے یہ مرتبہ اعلی دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہین کہ جنکو یہ مراتب اعلے عطا ہوئے ہین۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر	ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی اے محمد تیرے پر بہت بڑا فضل ہے اللہ تعالی کا پس اللہ تعالی جل شانہ کے فضل سے ہر ساعت مدارج اور مراتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترقی پر ہین اور ہر ساعت گذر کر دوسری ساعت کہ بہ نسبت اول کے آخر ہی آتی ہے حضور کیواسطے بہتر ہوتی ہے یعنی اوسمین بہ نسبت ساعت اول کے حضور کے مدارج قرب اور مراتب فضل کو ترقی ہوتی ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولی سے یہ مراد ہے اور در حقیقت یہ جواب اون کفار کا ہے جنھون نے کہا تھا کہ محمد کے رب نے محمد کو چھوڑ دیا اللہ تعالی فرماتا ہے چھوڑ دینا کیسا یہان وہ معاملہ ہے کہ ہر ساعت قرب اور فضل بڑھتا ہی جاتا ہے اور بعد اسکے ارشاد ہوا ولسوف یعطیک ربک فترضی البتہ ایسا دیگا تمکو تمھارا رب کہ راضی ہو جاؤ گے اس آیۂ شریفہ مین اللہ تعالی نے کمال محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا اسواسطے کہ محب کا کام ہے محبوب کو راضی کرنا اللہ تعالے

نے اپنے حبیب کریم سے راضی کرنیکا وعدہ فرمایا ہے اور خیال کرنا چاہیے کہ کمال فضل بندہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خدمت کرکے اپنے سے راضی کرے اور حضور کی یہ شان محبوبیت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو راضی کرتا ہے اور شفا میں ہے کہ روایت کی گئی ہے بعض اہلبیت نبوت سے سلام اللہ علیہم اجمعین فرمایا ہے انہونے کہ اس آیہ میں کل آیات قرآنی سے زیادہ تر امیدواری ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہونگے اسپر کہ ایک بھی آپکی امت سے دوزخ میں جائے شیخ نے بعد اس مضمون کے مدارج میں لکھا ہے کہ آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا بھی موجب رجا اور صورت امیدواری ہی لیکن اس آیہ کریمہ میں اختصاص ہے مغفرت ذنوب کا یعنی اسقدر وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکے گناہ سب بخشدیگا اور آیہ شریفہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ میں امیدواری ہے بلندی درجات اور بڑے مراتب حاصل ہونیکے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہونگے کوئی شخص آپکے فقراء امت سے مقام الخطا اور رشتی میں شکستہ دل ہو ختم ہوا کلام شیخ کا رحمۃ اللہ علیہ اور یہ مضمون شیخ نے اسواسطے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم کو خود فرمایا ہے حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی رسول کریم تمپر حریص ہیں اور رؤف اور رحیم ہیں مسلمانونکے ساتھ اور حرص وہ چیز ہے جو کم نہیں ہوتی ہیں بمقتضائے حرص اور رافت اور رحمت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بعد مغفرت اور دخول جنت کے ہمارے واسطے ترقی مدارج اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہینگے اور اللہ تعالیٰ کے دینے کی انتہا نہیں ہے وہ ضرور بمقتضائی اپنے وعدہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کے اپنے حبیب کی رضامند کرنے کیواسطے مراتب امت بڑہاتا چلا جاویگا اور اسیوجہ سے اہلبیت رسالت نے کہ حامل اور وارث علوم نبویہ ہیں اس آیہ کریمہ کی نسبت میں فرمایا ہے کہ کل آیات قرآنی سے اس آیہ شریفہ میں امیدواری زیادہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا اور بعدہ دوسرا انعام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک پر دنیا میں کیے ہیں ارشاد فرمائے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ دنیا میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ انعام حضور پر کیے ہیں تو آخرت میں بہت بڑھکر کریگا یہ بعد اوپر ارشاد کر چکا ہے کہ آخر تمہارا اول سے اچھا ہی اور بہتر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی آیا نہین پایا مین نے تمکو یتیم پھر جگہ دی فرمایا ہے مفسرین نے کہ مراد اس آیہ کریمہ سے یہ ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد نے انتقال کیا تھا جب حضور والدہ شریفہ کی حمل مین تھے اور پھر عہد طفولیت
مین حضور کی والدہ اور دادہ دونون نے انتقال کیا پس ہوگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کہ نہ کوئی آپکا پرورش
کرنیوالا تھا اور نہ تعلیم کرنیوالا اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے حضور کو پرورش کیا اور علوم اولین اور آخرین
آپکے خود آپکو سکھائے اور مالک [illegible] حاکم کر دیا آپکو تمام مخلوق پر اپنی اور تمام بلاد اللہ کو آپکی تحت حکومت کر دیا
اس انعام کو اپنے ظاہر کیا اور بعض علما فرماتے ہین کہ یتیم اوس موتی کو کہتے ہین کہ جو صدف مین اکیلا ہوتا ہے مراد
اس سے یہ ہے کہ صدف کونین مین ہمنے تمکو یکتا کیا اور بے نظیر پایا کہ دوسرا تمسا ہمنے پیدا ہی نہین کیا پس برگزیدہ
کر لیا ہمنے تمکو اور رفعت قرب در مقام محبوبیت مین تمکو جگہ دی یہی مضمون صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ	فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سیرت اور صورت مین کامل تھے اور پھر اللہ تعالی نے آپکو اپنا حبیب کر لیا یعنی
ذات والا کو اللہ تعالی نے ایسا عظیم خلق کیا تھا کہ بسبب اوسکی عظمت کے پھر اوسکو اپنا محبوب کیا یعنی حضرت
کی ذات کو محبوبیت [illegible] حاصل نہین ہوا ہے بلکہ بسبب کمالات ذاتی کے کل صفات کمالیہ آپکو حاصل ہوے
[illegible] وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی یعنی اور پایا ہمنے تمکو ضال پس ہدایت کی ضال کے معنی گمراہ کے
بھی آتے ہین لیکن یہ معنی یہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت صادق نہین آتے اسواسطے کہ اللہ تعالی قرآن مجید
مین دوسری جگہ نفی ضلالت کی کرتا ہے اپنے حبیب سے اور فرماتا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی اے امت محمدی
سے فرمایا یہ نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس جب صراحت سے گمراہی کی نفی کر دی
اللہ تعالی نے تو اب یہ معنی اس آیہ کے کہان ہو سکتے ہین کہ پایا ہمنے تمکو نعوذ باللہ گمراہ پھر ہدایت کی بلکہ معنی
اس آیہ شریفہ کے یہ ہین کہ ضال زبان عرب مین کہتے ہین گم شدہ شے کو چنانچہ حدیث شریف مین گم شدہ شے
کیواسطے یہ دعا مروی ہے کہ اے اللہ پھیر دے میرے واسطے میرے ضال کو یعنی گم شدہ کو پس مراد اس سے یہ ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حلیمہ سعدیہ بعد دودہ پلانیکے مکہ مین لائی ہین تاکہ آپکے جد امجد کو سپرد کرین قریب مکہ معظمہ کے
حضور کھوگئے حلیمہ پریشان ہوکر ڈھونڈنے لگین آپکے ناگہ عبد المطلب کو معلوم ہوا اونہونے بیت اللہ شریف
کے سامنے دعا کی اللہ تعالی سے ہاتف نے اونکو پتہ بتادیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد المطلب
پہونچگئے اللہ تعالی اوس حضور کو اپنے حبیب کو فرماتا ہے ہمنے تمکو پایا گمشدہ قوم سے پس راہ بتلادی تمہارے
دادا کو اور تمتک پہونچادیا اور بعض کا قول ہے کہ ضال اوس درخت کو کہتے ہین زبان عرب مین جو جنگل کے
اکیلا ہوتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے تمکو کرہ زمین پر اکیلا خدا کا نام لینے والا اور راہ خدا بتانیوالا پایا
پس ہدایت کی خلق کو یعنی اونکے دلونمین تمہاری حقیقت کو راسخ کردیا اور تمہاری محبت ڈالدی وہ تمہارے
تبع ہوگئے اور راہ راست پر آگئے اور بعض کا قول ہے کہ ضال کہتے ہین عاشق کامل کو جو گم ہوجاتا ہے محبوب کی
یاد مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے تمکو اپنی یاد مین محو اور گم اپنی خودی سے پایا پس ہدایت کردی یعنی تمہارے
صدر کو کشادہ کردیا کہ عین استغراق مین اور حالت محویت مین تم راہ راست امت کو سکھلاتے ہو اور انکی
نگرانی کرتے ہو اور خلق کیطرف توجہ کرنا تمہاری استغراق کو کم نہین کرتا ہے اور بعدہ ارشاد کیا وَوَجَدَكَ
عَائِلًا فَأَغْنَىٰ اور پایا تمکو بہت بڑا صاحب عیال پس غنی کردیا اس سے یہ مراد ہے کہ حضور صاحب عیال تھے
اور مال دنیا حضور کے پاس نتھا اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے آپکو غنی کیا گنج قناعت اور غنائے قلب سے
اور مال غنیمت سے یا مراد عیال سے امت ہے کہ کسی نبی کی امت آپکے برابر نہین ہے پس مطلب اسکا یہ ہے کہ
امت تمہاری بہت ہے ہمنے وعدہ مغفرت گناہ امت کرکے تمکو غنی اور بے پروا کردیا اور بعدہ انعام
ارشاد فرماکر حکم دیا کہ یتیم پر قہر نکرو اور سائل کو نجھڑکو اور یہ تعلیم ہے سب مسلمانونکو کہ جب اللہ تعالے
کسیکو اپنے فضل سے نعمتین عطا کرے تو اوسکو ضرور ہے کہ بندگان خدا پر رحمت کرے اور اہل حاجت کے سوال
کو رد نکرے اور عاجز پر غصہ نکرے اور بعدہ ارشاد کیا وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اپنے رب کی
نعمت کو بیان کر اسکی آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ نعمت خدا کا بیان کرنا مسلمانونپر لازم ہے اگرچہ

اس آیہ شریفہ مین مخاطب خاص نبی کریم ہین مگر امت آپکی تابع ہین لہذا وہ بھی اسمین شامل ہین اور دوسرے
مقام پر اللہ تعالی صاف تمام اہل اسلام کو حکم دیتا ہے بیان نعمت کا فرماتا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
اور اہل اسلام پر بڑی نعمت اللہ تعالی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر کرنا ہے بلکہ یہ نعمت وہ ہے جو اصل ہے
کل انعام الٰہی کے جو مسلمانون پر ہین یعنی جسقدر مراتب اس امت کو حاصل ہوے ہین سب حضور کے طفیل سے ہوے ہین
چنانچہ اللہ تعالی اسی سبب سے احسان رکھتا ہے مسلمانون پر حضرت کے مبعوث کرنیکا قرآن مجید مین فرماتا ہے
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا ترجمہ احسان کیا اللہ تعالی نے مومنین پر یہ کہ مبعوث کیا
اونمین رسول کو پس بنا بر اداے شکر کے بیان کرنا اس نعمت کا ضرور ہے ہمپر اسیوجہ سے علماء دین نے طریقہ محفل ولادت
باسعادت کا اختیار کیا ہے کہ اس محفل شریف مین اس نعمت عظمی کے ظاہر ہونیکا اور مبعوث ہونیکا ذکر رہتا ہے اور اس سورہ
شریفہ مین اول اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے انعام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہین
بیان فرماکر اوسکی یاد دہی کر کے حکم دیا ہے بیان نعمت کا یا اشارہ صریح اس جانب ہے کہ وقت یاد دہی انعام کے بیان نعمت
اللہ تعالی کو پسندیدہ ہے پس ماہ ولادت شریف یعنی ربیع الاول یاد دہ ہے ہمکو اس نعمت عظمی کا لہذا ذکر ولادت شریف
ایام ولادت مین اسوجہ سے بہتر اور اولی ہے اور اللہ تعالی نے وقت خلق عالم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیوجہ سے ہمپر ہر طرح کے انعام فرمائے ہین چنانچہ اول انعام یہ ہے کہ جب اللہ تعالی جلشانہ نے اپنی نور کو نور محمدی کو خلق کیا
اوس نور مبارک نے اللہ کی عبادت کی اور وہ عبادت کل اپنی امت کو رحمت کی چنانچہ مروی ہے کتب سیر مین کہ نور
محمدی نے درخواست کی اللہ تعالی سے کہ یہ سب عبادت مین نے اپنی امت کو دی جو اونسے تیری عبادتمین کمی ہوگی
میری یہ عبادت ملاکر اوسکو پورا کر دینا اللہ تعالی نے قبول کر لیا اور ارشاد فرمایا اور کچھ مانگو عرض کیا نور شریف
نے کہ الٰہی کچھ لوگ ایسے بھی اونمین ہونگے جنہون نے کوئی نیکی نکی ہوگی اونکے واسطے مجھکو اختیار شفاعت کا دیکہ انکو بھی
بخشوا اون یہ بھی اللہ تعالی نے قبول کیا یہ پہلے نعمت ہے اللہ تعالی اور اوسکے رسول کی ہم لوگون پر پھر اللہ تعالی نے
اوس نور سے پیدا کیا تمام خلق کو اور جب ظاہر کرنا اوس نور کا عالم سفلی مین منظور ہوا ہمارے جد امجد آدم علیہ السلام کو

اپنے دست قدرت سے بنا کر اور خطاب خلیفۃ اللہ سے سرفراز فرما کر حامل اوس نور کا کیا اور اوس نور کی حاملیت
کی برکت سے آدم کو ملائکہ کا قبلہ قرار دیا اور تمام اولاد آدم کو اوس نور کے فیض سے بزرگ کر دیا چنانچہ ارشاد فرمایا ہے وَلَقَدْ
کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ یہ نعمت بزرگی کی بھی اوسی نور کی وجہ سے ہم لوگوں کو عنایت ہوئی بعدہ ترتیب آبای جناب رسالت
وہ نور مبارک اصلاب پاک سے ارحام پاک میں انتقال کرتا رہا اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب وہ نور ایک جد سے دوسری جد
کیطرف منتقل ہوتا تھا اللہ تعالی اپنے کرم سے ایک نئی نعمت اپنے بندوں پر کرتا تھا اور جب لوگوں پر کوئی امر سخت
در پیش آتا تھا اونکے وقت میں جو شخص حامل نور محمدی ہوتا تھا اوسکیطرف متوجہ ہوتے تھے اور حامل نور محمدی سے
دعا کرتے تھے اللہ تعالی اوس نور کی برکت سے دعای جد نبوی کو قبول کرتا تھا اور بندوں پر سے اوس سختی کو دفع فرما دیتا
تھا اور سب انبیا میں وہ نور شریف پھرا چنانچہ آدم اور شیث اور ادریس اور نوح اور ہود اور ابراہیم علیہم السلام
میں ہو کر اسمعیل علیہ السلام کے صلب میں جلوہ افروز ہوا اور بعدہ اولاد اسمعیل علیہ السلام سے انتقال فرماتا ہوا
معد بن عدنان کو سپرد ہوا اور معد کے بعد نزار اوس نور کے حامل ہوئے اور نزار کے بعد مضر اور انکے بعد الیاس اور مروی ہے
کہ الیاس اپنے صلب سے آواز نور محمدی کے لبیک کہنے کی ایام حج میں سنتے تھے اور انکے بعد مدرکہ کو وہ نور شریف سپرد ہوا
نام اونکا عامر یا عمرو تھا مدرکہ اسوجہ سے کہتے تھے کہ جو کچھ عز و شرف اونکے آبا کو حاصل تھا وہ سب اونکو پہنچا تھا اور اوس
کل کا ادراک اونہوں نے کیا تھا اور یہی مدرکہ اس کلمہ میں واسطے مبالغہ کے ہے اونکے بعدہ نور شریف خزیمہ کو پہونچا اور
اونسے کنانہ کو اور اونکے بعد نضر کو صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ قریش لقب نضر بن کنانہ کا ہے اور منقول ہے
کہ مکہ کے رہنے والوں کو یہ وہم تھا کہ قریش وہ ہی ہیں اور تمام اولاد نضر کو قریش نہیں کہتے تھے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا کہ قریش کون لوگ ہیں فرمایا اولاد نضر بن کنانہ کے اور وجہ تسمیہ قریش کی
یہ لکھی ہے کہ جب لوگ حج بیت اللہ کیواسطے جمع ہوتے تھے وہ لوگ فقرا کے حال کی تفتیش کرتے تھے اور اونکو کچھ
دیتے تھے اسوجہ سے قریش اونکا لقب تھا اور قریش تقریش سے ہے بمعنی تفتیش کے اور بعضے کہتے ہیں کہ قریش نام ایک
دابہ دریائی کا ہے کہ دریا کے کل دواب سے بڑا ہے چونکہ وہ لوگ بزرگ ترین قبائل عرب تھے اسواسطے لقب اونکا قریش

ہوا اور نضر کے بعد وہ نور شریف مالک کو اور اونکے بعد فہر کو اور اونکے بعد غالب کو اور اونکے بعد لوی کو اور اونکے بعد کعب کو اور اونکے بعد مرہ کو اور اونکے بعد کلاب کو اور اونکے بعد قصی کو سپرد ہوا لکھا ہے اہل سیر نے کہ نام قصی کا زید تھا اور قصی لقب اونکا اسوجہ سے ہوا کہ مکہ معظمہ سے باہر چلے گئے تھے قبیلہ قضاعہ مین کہ مکہ سے قاصی یعنے بعید تھا اور قصی کے بعد وہ نور شریف عبد مناف کے سپرد ہوا نام اونکا مغیرہ ہے اور اونکے چار فرزند تھے ہاشم جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہین اور عبد شمس جد بنی امیہ جو جڑوان پیدا ہوے تھے اور پیشانیان دونونکی ملی ہوئی تھین ہرچند کوشش کی لیکن دونو جدا نہو ئین آخرکار تلوار سے اونکو جدا کیا ایک بڑا عاقل تھا عرب مین اوسنے جب یہ سنا کہا کہ اور کسی چیز سے جدا کرنا چاہیے تھا اب ہمیشہ اندونونکی اولاد مین عداوت رہیگی اور آپسمین تلوار چلے گی چنانچہ ویسا ہی وقوع مین آیا کہ اکثر بنی امیہ اولاد ہاشم کے دشمن ہوے اور نام ہاشم کا عمرو ہے اور عمرو العلی بھی اونکو کہتے تھے بسبب اونکی علو مرتبت کے اور ہاشم اونکا لقب اسوجہ سے ہے کہ ایام قحط مین روٹی توڑکر ثرید اہل مکہ کو کھلاتے تھے اور ہشم لغت مین کہتے ہین خشک چیز توڑنیکو اور لکھا ہے اہل سیر نے کہ ہاشم صاحب جمال اور صاحب جاہ تھے اور اونکے چار فرزند تھے لیکن نسل اونکی فقط عبد المطلب سے کہ جد امجد ہین رسول کریم کے اب تک مین پرباقی ہین اور بعد ہاشم کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب کو وہ امانت آلہی یعنی نور محمدی سپرد ہوا اور اونکے بعد حضرت عبد اللہ حامل نور شریف ہوے اور معد ابن عدنان سے تا بحضرت عبد اللہ نسب شریف حدیث مین مروی ہے ومافوق اوسکے اہل تواریخ نے البتہ لکھا ہے نسب کو تا بحضرت آدم علیہ السلام بعض بعضا کی کمی بیشی کے ساتھہ لیکن حدیث مین مافوق معد ابن عدنان مروی نہین بجز اسکے کہ وہ اولاد اسمٰعیل ابن خلیل اللہ مین تھے اور نوح اور شیث وغیرہ اجداد مین ہین اور حضور نے تا بہ آدم نسب بیان کرنیوالونکی نسبت مین فرمایا ہے کہ جھوٹے ہین نسب بیان کرنیوالے پس مافوق عدنان سوا چند اشخاص کے کہ نام اونکے حدیث مین مروی ہین باقی کا حال اللہ کو معلوم ہے ہم یہ نہین کہسکتے کہ یہ ضرور اجداد نبوی ہین الغرض وہ نور شریف حضرت عبد اللہ سے منتقل ہوکر حضرت آمنہ کو سپرد ہوا مروی ہے کتب سیر مین کہ حضور کے حمل والدہ مین آنیسے چند سال پہلے قریش قحط سالیکی

بلاؤں میں مبتلا تھے سب درخت خشک ہو گئے تھے اور جانور اونکے دُبلے ہو گئے تھے جب حضور رحم میں آئے جست خدا کا جوش ہوا
پانی برسا اور درخت سبز اور شاداب ہوئے اور اللہ تعالیٰ جلشانہ نے برکت رسول کریم قریش کو بہت بڑی چیزیں عنایت
فرمائی چنانچہ قریش اوس سال کو سنتہ الفتح کہتے تھے یعنی کشائش کا سال یہ ایک ونا برکت تھی حضور کے تشریف آوری کی
کہ تمام اہل عرب کو اوسنے نفع پہونچایا جب ایام حمل کے گذر گئے اور ماہ ولادت باسعادت آیا بہت سے آیات آلٰہی
حضرت آمنہ کو مشاہدہ ہوئے بسبب خاص وقت ولادت باسعادت آیا تارے آسمان سے اوتر آئے اور مولد نبی کریم سے قریب
ہو گئے اور ملائکہ نے تمام گھر کو گھیر لیا جبرئیل علیہ السلام نے شراب طہور حضرت آمنہ کو پلائی بعد حضور جناب سالت میں
درخواست کی کہ عالم دنیا میں تشریف لائے حضرت سید عالم متوجہ ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے غایت شوق کی وجہ سے
اللہ تعالیٰ کے نام نامی اور اسم گرامی کو وسیلہ کیا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ کے نام کیواسطے ظاہر ہو جیئے اے
محمد بیٹے عبداللہ کے پس متوجہ ہوئے رسول کریم عالم ظہور کیطرف اور تشریف لائے اس عالم میں مثل چودہویں رات کے
چاند کے روشن الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا
خلیل اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

تشریف لائے برج رسالت کے آفتاب
تشریف لائے چرخ نبوت کے ماہتاب

تشریف لائے عاشق و معشوق کبریا
تشریف لائے سید و سالار انبیا

تشریف لائے فخر زمین تاج آسمان
سلطان دین پناہ و شہنشاہ دو جہان

تشریف لائے عرش معظم کے متکئے
تشریف لائے واقف اسرار ایزدی

السلام اے منتشئے نورت ز نور کبریا
منتشئے از نور تو جملہ وجود ماسوا

السلام اے عاشق روئے تو خود رب جلیل
پس بجد خدمتگار تو چون من نازد جبرئیل

السلام آ ذات پاکت مرأت ذات خدا
السلام اے روئے تو حسن ازل را آئنہ

السلام اے جملہ عالم جسم تو جانے دران
بے تو ما ہیچیم و کم از ہیچ ایجان جہان

حق بما فرمود تا بر درگہت حاضر شویم — وز رعایت نقد عفو از حق بدامن برکشیم
مبتلائے معصیت ہا چون نباید بر درت — چون نجاتیم را وسیلہ ایزد ما کردہ ات
من بدرگاہ رفیعت آمدم از راہ دور — تاکہ این ظلمات عصیانم بدل گردد بنور
معصیت تاریک کرد آئینہ جان مرا — از کرم زنگار آنرا پاک کن بہر خدا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ تمام عالم سفلی کو نور جناب رسالت نے منور کردیا اور بطفیل حضرت رحمۃ للعالمین کے دروازہ عذاب خدا کا اہل زمین پر بند ہوگیا چنانچہ اللہ تعالی نے خود اپنے کلام قدیم مین ارشاد کیا ہے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ نہین ہے اللہ تعالی ایسا کہ عذاب کرے اونپر درحالیکہ تم ہوئے محمد اونمین یہ برکات ہین نبی کریم کے کہ آپکی موجودگی سے عذاب خدا نہین آتا ہے نافرمانونپر عذاب خدا کفار کی تنبیہ کیواسطے آتا تھا تاکہ دوسرونکو عبرت ہو اور اپنیا کی نافرمانی نکرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے خود وہ قوت دیتی تھی کہ اپنے جہاد سے کفار کو کامل تنبیہ کی اور راہ راست پر لائے جہاد کیا تھا حضور کا ایک معجزہ باہر تھا جو آپکی عظمت اور بزرگی کو اور اللہ تعالی کی قدرت اور کبریائی کو مثل آفتاب روشن کے کور باطنونکو آنکھوں سے دکھلایا تھا ظاہر مین جسکے تھا صحابہ کی لڑائی کا اور حقیقت مین محض اللہ تعالی کی مدد اور نصرت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی قوت سے فتح حاصل کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اللہ تعالی بندونسے اپنے فرماتا ہے کہ اگر تم اونکی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نکروگے تو کیا ہوگا اللہ خود اونکی مدد کرچکا ہے جب مکہ سے تنہا ایک یار کے ساتھ نکلے تمام کفار قریش درپے قتل کے تھے کیا اونہونے اونکا کرلیا اور اللہ تعالی نے مدد کی ہے حضور کی جہاد مین لشکر ملائکہ بھیجکر چنانچہ کفار نے بھی لشکر ملائکہ کو آنکھوں سے دیکھا جنگ بدر مین اسکا حال مذکور ہوچکا ہے حضور کو ضرورت فوج کی نتھی صحابہ سے آپ فقط اسواسطے اس کام کو لیتے تھے کہ وہ جان بازی راہ خدا مین کرکے مراتب قرب خدا حاصل کرین اور خدا کے اور اوسکے رسول کے ناصر کہلاوین اور درحقیقت یہ احسان تھا حضور کا اپنے یارونپر بسبب کمال رحمت کے آپ ونسے یہ خدمت جلیلہ لیتے تھے

اور اس خدمت کے صلہ مین اونکو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ بعد انبیا کے تمام خلق سے افضل ہو گئے اور نیز تعلیم ہوئی تمام
امت کو تا کہ سب سمجھین کہ راہ مستقیم جو خدا تک لاتی ہے وہ یہ راہ ہے کہ خدا کیواسطے جانکو دریغ نکرے اور دشمن اللہ
اور رسول کا تابع فرمان رہے خدا اور رسول کی اطاعت سے آخرت مین اجر ہوتا ہے اور دنیا مین عزت ملتی ہے اور
نصرت خدا اور رسول کی فرمانبرداری مین حاصل ہوتی ہے اور نافرمانی رسول کی باعث خواری اور ذلت
ہے جنگ احد مین بعض صحابہ سے ذرا سی نافرمانی حضرت سرور عالم کے وقوع مین آئی اوسکی وجہ سے تمام صحابہ مصیبت مین گرفتار
ہو گئے جب چند صحابہ نے جو بڑے جان باز تھے حضور کی اطاعت مین اپنی ثابت قدمی کو ثابت کیا اونکی فرمانبرداری
کی برکت سے بتوجہ رسول کریم نصرت الٰہی شامل حال ہوئی اور کفار نے ہزیمت پائی فصل حال جنگ احد کا یہ ہے
شیخ نے اس غزوہ کی نسبت تحریر کیا ہے کہ یہ غزوہ بڑی لڑائیون مین سے ہے قریب جنگ بدر کے عزت اسلام اور
قوت دین مین مگر اسقدر اسمین فرق ہے کہ اوس لڑائی مین بالکل تجلی حسن اور جمال اور فضل اور کمال کی تھی
اور اس لڑائی مین ساتھ اون سبکے کرشمہ اور ناز اور کبریا اور جلال بھی تھا بسبب قبول کرنے فدیہ کے اسیران
بدر کے معاملہ مین جیسا کہ سابق مین بیان ہو چکا ہے اور بسبب لغزش بعض صحابہ کے مرکز استقامت سے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے تعین کر دیا تھا اور احد نام ہے ایک پہاڑ کا جو مدینہ منورہ سے ادھر طرف دو میل
کے فاصلہ سے یا کچھ زیادہ واقع ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے فضل مین فرمایا ہے کہ احد وہ پہاڑ ہے کہ وہ
مجھکو دوست رکھتا ہے اور مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نظر
حضور کی جبل احد پر پڑی آپنے تکبیر کہی اور فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے مجھکو اور مین دوست رکھتا ہون اسکو
اور یہ ایک دروازہ ہے جنت کے دروازونسے لکھا ہے شیخ نے کہ امام نووی کہتے ہین کہ محبت جانبین کی یعنی
حضور کی احد کیساتھ اور احد کی حضرت سرور عالم کے ساتھ محمول اوپر حقیقت کے ہے یعنی واقعی مین ہے لہذا جگہ اوسکی
جنت ہے کہ وہ مقام ہے حضرت سرور عالم کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور نے فرمایا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ
اور محبت کا پہاڑ اور تمام جمادات مین ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونکا تسبیح کرنا جسکی قرآن مجید مین خبر ہے اور تاویل کرنا

فضل جبل احد

حقیقت سے مجاز کیطرف اپنی ظاہر و قیاس سے یہ روا نہین ہے ارباب حقیقت اسیکے قائل ہین کہ اللہ تعالے ہر شے پر قادر ہے اور اونکی حقیقت اور کیفیت کماحقہ وہ ہی جانتا ہے ہمکو تسلیم و رضا چاہیے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور غزوہ احد کا سبب یہ لکھا ہے کہ جب مشرکان مکہ بدر سے پلٹ کر مکہ مین آئے مال و منافع تجارت کا جو ابو سفیان شام سے لائے تھے دار الندوہ مین رکھا تھا سو تب کہ بعضے صاحب مال حاضر تھے اشراف قریش ابو سفیانکے پاس آئے اور کہا کہ سب لوگ اس بات پر راضی ہین کہ جو کچھ اس تجارت مین نفع ہوا ہے اوسکو لشکر کی آراستگی مین صرف کرین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرین ابو سفیان نے کہا سب راضی ہین اسپر لوگون نے کہا سب راضی ہین ابو سفیان نے کہا کہ اول جو شخص اس امر کو قبول کرتا ہے مین ہون اور اولاد عبد مناف بھی میرے ساتھ متفق ہین الغرض مال تجارت کا بیچا گیا ہزار مثقال طلا راس المال تھا اور دونا اوسمین نفع ہوا راس المال بعینہ اصل اوسکی مالکونکو دیدیا گیا اور نفع اوسکا آراستگی لشکر مین صرف کیا اور شیرین بیان لوگونکو مثل عمرو ابن عاص کے قبائل عرب مین بھیجا تاکہ اونکو مدد اور اعانت پر مستعد کرین اور بہت سا لشکر جمع کیا اور سب لوگ ایکدل ہوگئے اور عورتونکی ایک جماعت کو بھی ہمراہ لیا تاکہ کشتگان بدر پر کہ ہنوز اونکے زخم مصیبت تازہ ہین نوحہ کرین اور گاوین تاکہ لوگ انتقام لینے پر زیادہ تر مستعد ہون ابو سفیان کو منظور تھا کہ عورتین بھی چلین لیکن ہند دختر عتبہ بن ربیعہ زوجہ ابو سفیان نے عورتونکے ہمراہ چلنے پر کمر مستعدی کی اور جب لشکر تیار ہوا جائزہ ہوا تین ہزار مرد کہ سات سو اونمین زرہ پوش تھے اور دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ اور پندرہ ہودج عورتونکے شمار مین آئے اور وہ سب سید عالم کے مقابلہ کیواسطے نکلے اور سرداری لشکر ابو سفیان کیواسطے قرار داد ہوئی اسوجہ سے کہ ابو سفیان کو بڑی عداوت تھی حضرت سید عالم سے عباس ابن عبد المطلب اوس زمانہ مین مکہ معظمہ مین تھے اونہونے بذریعہ تحریر کے اوس لشکر کے حال مفصل سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور قاصد سے تاکید کردی کہ تین روز مین پہونچانا وہ قاصد مدینہ منورہ مین آیا حضور کو وہان نپایا حال حضرت کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ آپ محلہ قبا کو تشریف لے گئے ہین وہ بھی قبا کو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کے دروازہ پر سوار تھے

قاصد نے خط حضرت عباس کا آپکو دیا حضور نے ابی ابن کعب سے وہ خط پڑھوا کر سنا اور اونسے منع کردیا کہ کسی سے یہ حال بیان نکرنا
اور آپنے سعد بن ربیع کے مکان میں جا کر اونسے یہ حال ارشاد کیا اور ممانعت کردی اونسے کہ کسی سے اسکو بھی ظاہر نکرنا
اور حضرت مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے سعد کی بیوی نے یہ مضمون سن لیا الغرض اسی وجہ سے یہ خبر مشہور ہوگئی اور لشکر کفار قریش
مقام ذی الحلیفہ میں کہ پانچ چھہ میل مدینہ منورہ سے ہے پہونچ گیا اور تین روز اونہوں نے وہان قیام کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انس اور مونس فضالہ کے لڑکونکو لشکر اعدا کا حال دریافت کرنیکو بھیجا اونہوں نے پلٹکر خبر دی کہ کفار نے
اپنے گھوڑونکو اور اونٹونکو کھیتون میں چھوڑ دیا ہے تیّ سبز باقی نرہیگی بعدہ حضور نے حباب بن منذر کو جو جنگ کے
کامون میں آزمودہ کار تھے بھیجا تاکہ اونکی تعداد اور کیفیت کی خبر مفصل لاوین اونہوں نے واقعی حالات موافق
حضرت عباس کے تحریر کے بیان کیے حضرت سرور عالم نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَحُوْلُ
وَبِکَ اَصُوْلُ اور تعلیم فرمایا حضور نے امت کو کہ جب کوئی امر سخت درپیش آوے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور اوسکی
قوت اور مدد چاہے منقول ہے کہ شب جمعہ کو جسکی صبح ہفتہ تھا اور اوسیدن لڑائی واقع ہوئی ہے سعد بن عبادہ
اور اسید بن حضیر ایک جماعت عدہ اور ان صحابہ کے ساتھ ہتیار لگا کر حضور کی دولت سرا پر حاضر ہوئے اور تمام شب
جاگا کیے اور دوسرے اہل اسلام مدینہ منورہ کی حفاظت میں مشغول رہے اوس شبکو حضور نے ایک خواب دیکھا اور
خواب انبیا کا سچا ہوتا ہے اور از قسم وحی ہے صبح کو حضرت سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے راتکو خواب میں دیکھا
گاؤ کو کہ ذبح کیجاتی ہین اور دیکھا مین نے کہ میری تلوار مین رخنہ پڑ گیا اور دیکھا مین نے کہ لایا ہون مین اپنے
ہاتھونکو ایک مضبوط زرہ مین یہ مضمون ہے مواہب کا اور صاحب روضہ نے مضمون خواب یہ لکھا ہے کہ ایک زرہ مستحکم
مین نے پہنی ہے اور ذوالفقار میں چند رخنہ پیدا ہوگئے ہین اور سب گاؤنکو ذبح کیا ہے اور اونکے پیچھے ایک گوسفند
مذبوح ہوا ہے اور صحیح بخاری مین یہ تقریر خواب کی مذکور ہے کہ دیکھا مین نے خواب مین کہ ہلایا مین نے تلوار کو
پس پھٹ گیا صدر اوسکا وہ مضمون وہ ہے کہ صورت ہزیمت دکھادی مسلمانونکو جنگ احد مین پھر ہلایا مین نے
اوسکو یعنی تلوار کو دوسری بار پس وہ جیسے اول تھی اوس سے بھی بہتر ہوگئی وہ مضمون فتح اور نصرت کا ہے جو خدا کیطرف سے

مسلمانونکو حاصل ہوا اور صاحب روضہ نے بعد بیان مضمون خواب لکھا ہے کہ تعبیر خواب کی یہ کی ہے کہ زرہ محکم مدینہ منورہ ہے اور رخنہ ذوالفقار وہ مصیبت ہے جو مجھکو پہونچیگی اور کشتہ ہونا گاؤنکا وہ کشتن ہے جو صحابہ پر واقع ہوگی اور مذبوح ہونا گوسفند کا یہ ہے کہ کیٹہ قریش قتل کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی مراد اس سے ایک سردار ہے کافرونکا الغرض حسب عادت شریف اپنے صحابہ سے مشورہ کیا کفار سے جنگ کرنیکے بارہ مین بعضونکی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ سے باہر نکلنا چاہیے اور بعضو نکی یہ رائے ہوئی کہ محصور ہوکر مدینہ مین بیٹھنا چاہیے اور کہتے ہین کہ حضور کی رائے بھی انکی رائے کے مطابق تھی لیکن حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک جماعت مہاجرین اور سعد بن عبادہ اور ایک قوم اوس اور خزرج نے کہا کہ اگر ہم مدینہ مین محصور ہونگے تو دشمن اس فعل کو ہمارے ضعف پر حمل کرینگے اور جرأت اور قوت انکو زیادہ ہوجاویگی اور اللہ تعالی نے ہمکو بدر مین باوجودیکہ ہم تین سو سے زیادہ نہ تھے نصرت دی آجکے دن لشکر ہمارا قوی ہے اور شمار مین بھی زیادہ ہے اور مدت سے آرزو ایسے دنکی ہمکو تھی اور مالک بن سنان نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی ہمکو دو مین سے ایک حاصل ہے نصرت یا شہادت اور ہمکو دونون محبوب ہین اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اوس کی جسنے قرآن مجید تمپر نازل کیا ہے مین روزہ نکھولونگا جبتک مشرکین سے اپنی تلوار سے نہ لڑونگا اور نعمان بن مالک کہ دلاوران اور جانبازان انصار سے تھے اونہونے عرض کیا گائیکا ذبح ہونا جو حضور نے خواب مین دیکھا ہے میرا مقتول ہونا ہے قسم اوس خدا کی کہ سوا اوسکے کوئی خدا نہین ہے مین آتا ہون بہشت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سبب سے عرض کیا اس سبب سے کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہون مین اور معرکہ جنگ مین دشمنونسے منہ نہین پھیرتا ہون مین حضرت نے فرمایا سچ کہتا ہے اور حضرت نعمان جنگ احد مین شہید ہوئے القصہ صحابہ نے اسقدر مبالغہ اور الحاح کیا کہ حضرت سرور عالم نے بھی باہر نکلنے پر میل کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور نصیحتین فرمائین اور امر فرمایا ساتھ جد اور اجتہاد کے اور خبر دی کہ نصرت تمکو ہوگی اگر صبر کروگے اور ثابت قدم رہوگے اور حکم دیا کہ کارسازی لشکر مین مشغول ہو جو لوگ کہ باہر جانے پر حریص تھے خوش ہوئے جب نماز عصر حضور نے پڑھ لی حجرۂ شریف مین تشریف لیگئے صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما ہمراہ گئے اور عمامہ شریف حضرت سید عالم کے سر مبارک پر باندھا اور زرہ حضور کو پہنائی اور

جماعت جنگ کو درست کیا اور ایک خلق کثیر دروازہ حجرہ شریف پر صف باندہے حضور کا انتظار کر رہی تھی سعد بن
معاذ اور اسید بن حضیر نے کہا کہ حضرت سرور عالم پر آسمان پر سے وحی آتی ہی بہتر ہے کہ زمام اختیار کو حضور کے ہاتھ مین دیدو اور
آپ سے مبالغہ نکرو یہ گفتگو بین صحابہ آپسمین کر رہے تھے کہ آفتاب عالمتاب سماءت افق حجرۂ منورہ سے برآمد ہوا
یعنی سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیمات گھر سے مسلح ہو کر نکلے زرہ پہنے ہوئے اور عمامہ سر پر رکھے ہوئے
اور پٹکا ادہم کا باندہے ہوئے اور تلوار حمائل کیے ہوئے اور نیزہ ہاتھ مین لیے ہوئے جب صحابہ نے سرور عالم کو اس ہیئت
اور شان سے دیکھا سب حیران ہو گئے اور پشیمان ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو نہین چاہیے کہ حضور کی خلاف
رای اقدس کے کام کرین جو کچھہ حضور کو بہتر معلوم ہو وہی ہمکو کرنا چاہیے خطا ہوئی کہ اس امر مین ہمنے مبالغہ کیا
ارشاد ہوا پہلے ہمنے تمسے کہا تھا تمنے نہ سنا اور مبالغہ اور الحاح کیا اب سزاوار نہین ہے کہ خدا کا رسول ہتیار لگا دے
اور پھر رکھہ دے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ احکم کرے اوسکو اور اوسکے دشمن کے درمیان اب جو کچھہ مین کہون اور کرون
اوسکو سنو اور کرو صبر اور استقامت کرو کہ فتح تمہاری ہوگی شیخ نے لکھا ہی مدارج مین کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم غزوہ احد مین باہر نکلنے سے کارہ تھے شاید اسیوجہ ابتدائی جنگ مین لشکر اسلام مین تزلزل واقع ہوا اور
آخر مین خود سرور عالم نے مدینے سے باہر نکلنا اختیار کیا آخرکار لشکر اسلام کو فتح اور نصرت حاصل ہوئی الغرض
جب حضور کا عزم ہوا باہر تشریف لیجانیکا تین علم درست کیے لوائے اوس سعد بن عبادہ کو دیا اور لوائے خزرج بن
منذر کو عطا کیا اور لوائے مہاجرین کہ خاص حضور کا لوا تھا سیدنا علی مرتضیٰ کو عطا فرمایا اور بعض کہتے ہین مصعب
بن عمیر کو اور عبد اللہ بن مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور خود بدولت مع یاران وفادار کے جانب احد
روانہ ہوئے اور حضور کے لشکر ظفر پیکر مین ہزار آدمی تھے سو آدمی اوسمین زرہ پوش تھے اور ایک روایت مین ہے
کہ کل نو سو آدمی کا لشکر تھا اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دو نو زرہ پہنے ہوئے جناب سید عالم کے
آگے آگے چلتے تھے مقام شیخین مین پہونچے ایک لشکر دکھائی دیا اور آواز سخت حضور کے سمع مبارک مین پہونچی پوچھا
یہ کون لوگ ہین عرض کیا یہودی ہین حلیف عبد اللہ بن ابی کے حلیف وہ لوگ کہلاتے تھے جو آپسمین قسم کھاتے تھے

ایک دو میں انکی شراکت کر نیکی وقت سختی اور جنگ کے حضور نے ارشاد کیا مدینہ لوا اہل شرکت سے اہل شرکت پر یعنی کفا
کو ساتھ لیکر کافر سے لڑنا نچاہیے اور حضور نے وہان اپنے لشکر کا جائزہ لیا اور صحابہ کے لڑکونکو مثل عبداللہ ابن عمر اور
زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور زید بن ارقم اور براء ابن عازب اور ابو سعید خدری اور سمرہ بن جندب
اور رافع بن خدیج وغیرہم کو بسبب کم سنی کے حکم دیا کہ مدینہ کو پلٹ جاوین لوگون نے عرض کیا حضرت رافع
تیرانداز ہے اونکو اجازت دیجئے ہمراہ لشکر کے چلنے کی سمرہ بن جندب نے عرض کیا حضور نے رافع کو اجازت دی مین اوس سے
قوی ہون اوسکو دبا رہا ہون ارشاد ہوا کشتی لڑو کشتی مین سمرہ نے رافع کو گرا دیا حضور نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو
بھی اجازت دی یہ کمال فیض صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ بچونکو خدا اور رسول کی اس درجہ
محبت تھی کہ خدا کی راہ مین جان دینے کو اچھا جانتے تھے اور ایسے حریص تھے کفار کے قتل پر الحاح کر کے اجازت
جنگ لیتے تھے اسی کا نام ایمان ہے جب آفتاب غروب ہوا حضرت بلال نے اذان کہی حضور نے نماز مغرب کو جماعت سے
پڑھا اور عشا کو اوسی منزل مین قیام ہوا سرور عالم نبی النجار مین فروکش ہوے اور محمد بن مسلمہ کو حکم دیا کہ پچاس
آدمی ہمراہ لیکر حفاظت کرین لشکر کی اور مشرکین مکہ قریب سے دیکھ رہے تھے کہ اہل اسلام کیا کرتے ہین اونہون نے
بھی عکرمہ ابن ابی جہل کو اپنے لشکر کی حفاظت کیواسطے مقرر کیا جب صبح کا وقت آیا حضور بیدار ہوے اور ایک
ایسا شخص چاہا جو اچھی راہ سے دشمنونکے پاس پہونچاوے حضرت سرور عالم نے طلب کیا ابو خیثمہ حارثی نے عرض کیا
یہ کام مین کرونگا جناب سید عالم گھوڑے پر سوار ہوے اور ابو خیثمہ آگے آگے چلے اور مقام احد مین حضرت کو پہونچا دیا
حضور جب احد مین پہونچے نماز صبح کا وقت آگیا تھا حضرت بلال نے اذان کہی اور تکبیر کہی حضور نے صفین درست کر
اور نماز صبح کو جماعت سے ادا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زرہ پہنے ہوے تھے دوسری زرہ اور اوسکے اوپر پہنی اور
سر مبارک پر خود رکھا شیخ نے لکھا ہے کہ یہان سے معلوم ہوتا ہے تمسک اسباب کے ساتھ کرنا منافی توکل کو نہین ہے
اسواسطے کہ سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کیا ہے اور درحقیقت توکل اہل حق کا اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے
اور اسباب جمع کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور داخل ہے بندگی مین اور حضور تمام انسانون سے بڑھکر جوان مرد اور شجاع تھے

اور جو بڑا شجاع ہوتا ہے اوسکو لڑائی مین دو دفعہ بھی زیادہ ہوتا ہی اور ہتیار اور آلات جنگ کو بھی اسباب سے زیادہ نگاہ رکھتا ہے اور عبد اللہ ابن ابی کہ سرگروہ تھا منافقین کا مع اپنی جماعت کے کہ تخمیناً تین سو آدمی تھے احد کے پہونچنے سے پہلے پلٹ گیا اور ایک قول یہ ہے کہ حضور نے بسبب اوسکے کفر اور نفاق کے پھیر دیا الغرض جب سید عالم مع اپنے ہمراہیان باصدق وصفا کے احد مین پہونچے دونو لشکر و نمین صفین بندہین اہل اسلام نے جبل احد کی جڑ مین صفین باندہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کی صفونکو سیدہا کیا اور اسطرح سے لشکر اسلام صف باندہے کھڑا تھا کہ احد اونکے پیچھے تھا اور مدینہ منورہ سامنے اور جبل عنیس دہنی جانب اور اس پہاڑ مین ایک گھاٹی تھی اوسمین یہ خطر تھا کہ دشمن کمین کرین اور اوس راہ سے لشکر اسلام پر حملہ آور ہون سید عالم نے عبد اللہ ابن جبیر کو مقرر کیا اور پچاس مرد تیرانداز اونکے سپرد کیے تا کہ اوس راہ کی حفاظت کرین اور نچھوڑدین اوس راہ کو کہ کفار لشکر اسلام پر آپڑین اور حکم دیا کہ اگر کفار آنیکا قصد کرین اونکو تیرونسے مارنا اور وصیت کی اون لوگونسے کہ کبھی مالمین اپنی جگہ سے نہلنا خواہ مسلمان غالب ہون خواہ مغلوب اور اوسقدر مبالغہ کیا حضور نے کہ اونسے ارشاد کیا کہ اگر غالب ہون اور اعدا کو ہزیمت دین اور مال غنیمت جمع کرین تم اس جگہ کو نچھوڑنا اور اگر وہ غالب آئین اور ہمکو قتل کرین تب بھی یہانسے نہلنا اور عکاشہ بن محصن کو حضور نے میمنہ یعنی لشکر کا دہنا بازو مقرر کیا اور ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی کو بایان بازو کیا اور ابو عبیدہ بن جراح اور سعد ابن ابی وقاص کو آگے کے لشکر پر متعین فرمایا اور مقداد بن عمرو کو پیچھے لشکر کے کیا مشرکین مکہ نے بھی اپنی صفونکو آراستہ کیا خالد بن ولید کو میمنہ پر اور عکرمہ ابن ابی جہل کو میسرہ پر اور ابو سفیان کو قلب لشکر مین مقرر کیا اور صفوان بن امیہ یا عمرو ابن عاص کو سوارونکا امیر کیا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو تیراندازونپر سردار کیا اور علم لشکر طلحہ بن طلحہ کو دیا کہ جسکو کبش کیتبہ کہتے تھے جب دونو لشکر آراستہ ہو گئے لڑائی شروع ہوئی اول شخص جسنے کفار نابکار سے لشکر جرار یان نامدار جناب سید ابرار پر تیر اندازی کی ابو عامر فاسق تھا اور اوسکو عامر راہب بھی کہتے تھے پچاس مرد اپنی قوم کے لیکر نکلا اور آواز دی کہ مین ہون ابو عامر لعنۃ اللہ علیہ یاران نبی کریم نے فرمایا کہ اے حق چھپا

بِكَ وَلَا اَهْلًا یا فاسق اوسنے اور اوسکی قوم نے تیراندازی شروع کی اور چند غلام قریش کے اوسکے ساتھ تھے وہ لشکر پہ پتھر پھینکنے لگے اہل اسلام نے بھی تیر اور پتھر مارنا شروع کیا یہانتک کہ وہ بدکار بھاگا معہ اپنے ہمراہیوں کے اور یہ بدبخت قبل ولادت باسعادت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتا تھا اور اوصاف حمیدہ حضور کے بیان کرتا تھا بعد بعثت کے پھر گیا اور مقابلہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے الحق بغیر حکم خدا اور اوسکی ہدایت کے علم کچھ کام نہین آتا بعد اوسکے طلحہ علم بردار قریش نکلا اور رجز پڑھا اور مبارز طلب کیا شیر میدان وغا سیدنا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا میدان جنگ مین برآمد ہوے اور اوس کافر سے مقابلہ کیا اور تلوار اوسکے سر پر ماری مغز تک سر اوسکا کٹ گیا اور گھوڑے سے گرا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ دشمن پر فتح پاکر پھرے اور اپنی صف لشکر مین جلوہ افروز ہوے یارون نے کہا کہ تمنے اوسکا کام ختم کیون نکیا فرمایا جب وہ گرا ستر اوسکا کھل گیا اور مجھکو اوسنے قسم دی کہ اب مجھکو قتل نکرو شرم معلوم ہوئی مجھکو کہ پھر اوس سے تعرض کرون اور جانتا ہون کہ قریب تر ہلاک ہوجاویگا اور بعض روایت مین ہے کہ مصعب بن عمیر نے اوسکو قتل کیا اور کہتے ہین کبش کتیبہ جسکے قتل کی حضور نے خبر دی تھی وہ ہی تھا اوسکے قتل ہونے سے سرور عالم خوش ہوے اور تکبیر کہی سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور صحابہ نے لشکر اعدا پر حملہ کیا اور اونکی صفونکو توڑ دیا اور اضطراب لشکر کفار مین پیدا کردیا بعدہ عثمان ابن ابی طلحہ نے علم کفار کا اوٹھایا حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار اوسکی دونو شانون کے درمیان مین ماری ایک ہاتھ اور شانہ اوسکا گر پڑا اور پھٹا اوسکا دکھائی دینے لگا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فتح پاکر پلٹے اور فرماتے تھے مین بیٹا ہون حاجیونکے پانی دینے والیکا یعنی عبد المطلب کا کہ سقایۃ حرم جسکے حوالہ تھی بعدہ ابو سعید بن ابی طلحہ نے کافرونکا علم لیا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک تیر اوسکے مارا وہ تیر اوس کافر کے حنجرہ پر پڑا مثل کتے کی زبان اوسکی نکل آئی پھر مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے علم لیا عاصم بن ثابت ابن ابی افلح نے اوسکے تیر مارا وہ بھی قریب ہلاکت کے پہونچا کفار نے اوسکو اوٹھا لیا اور اوسکی مان سلافہ بنت سعد کے پاس لیگئے اوسنے پوچھا کہ کسنے تجکو تیر مارا اوسنے کہا کہ مین پہچانتا نہین ہون لیکن یہ سنا مین نے کہ اوسنے کہا کہ مین ہون ابن ابی افلح سلافہ نے اوسدن نذر کی

کہ عاصم کے کاسہ سر مین شراب وہ شخص پی گئے اور جو شخص سر اوسکا کاٹیگا وسکو سواونٹ دیگی بعدہ وہ کافر بھی واصل جہنم کو پہونچا پیچھے علم کافر کلاب بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے اوٹھایا زبیر ابن عوام رضی اللہ عنہ نے اوسکو قتل کیا بعدہ جلاس ابن ابی طلحہ بجائے اوسکے علم بردار ہوا طلحہ ابن عبد اللہ نے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے ارطاہ بن شرحبیل نے علم لیا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسکو بھی مارا اوسکے بعد شریح بن قارظ نے علم قریش لیا راوی کہتا ہے مین نہین جانتا اوسکو کسنے قتل کیا بعدہ ایک مرد تھا بنی عبد الدار کا صواب نامی اوسنے علم اوٹھایا بعضے سعد ابن ابی وقاص نے اور بعضے سیدنا علی مرتضیٰ نے اور بعضے قزمان نے اوسکو بھی قتل کیا غرض قوم علمداران قریش سب قتل ہوگئے اور بنی عبد الدار سے کوئی باقی نرہا کہ علمداری کرے علم کفار بالکل سرنگون ہوا اور ہزیمت اونکی لشکر پر پڑی اور ایک روایت مین ہے کہ بعد سبکے عمرہ دختر علقمہ علم بردار لشکر قریش تھی اور بعد اسکے کہ دس آدمیون سے زیادہ نے علم مشرکون کا اوٹھایا یہانتک کہ عمرہ حارثیہ نے علم لیا اور سب مارے گئے جسنے لشکر کفار سے اوٹھایا سرنگون ہوا بعدہ مسلمانون نے یکبارگی اعداء دین پر حملہ کیا صاحب روضہ نے بعد مقتول ہونے علم برداران لشکر قریش کے لکھا ہے کہ کہتے ہین جنگ احد مین حضور ایک تلوار ہاتھ مین لیے تھے کہ اوس تلوار کی ایک طرف یہ عبارت لکھی تھے

فِي الْجُبْنِ عَارٌ وَفِي الْإِقْبَالِ مَكْرُمَةٌ وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا يَنْجُو مِنَ الْقَدَرِ یعنی نامردی مین عار ہی اور سامنے کرنے مین مکرمت ہے اور آدمی بسبب بودے پن کے نجات نہین پاتا ہے تقدیر سے یعنی جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کردیا ہے وہ ہوتا ہی یعنی اگر موت ہے تو بھاگنے سے بھی آویگی اور فرمایا نبی کریم نے کون اس تلوار کو مجھ سے لیتا ہی اور حق اسکا ادا کرتا ہے ایک جماعت صحابہ نے اوس تلوار کو مانگا حضرت سرور عالم نے کسیکو نہ دیا ابو دجانہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حق اسکا کیا ہی فرمایا حق اسکا یہ ہے کہ دشمنون پر مارے تاکہ برباد اور خراب ہون ابو دجانہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اسکو لونگا اور حق اسکا ادا کرونگا حضور نے وہ تلوار حضرت ابو دجانہ کو دیدی اور ابو دجانہ بہت بڑے شجاع اور پہلوان تھے اور جسوقت عصابہ احمر سر پر باندہتے تھے لوگ جانتے تھی اسوقت خوب لڑینگی حضرت ابو دجانہ نے وہ عصابہ احمر باندھا اور تلوار حضور کے دست مبارک سے لی اور جھومتے ہوئے اور اٹھلاتے ہوئے

پہلے حضرت سرور عالم نے فرمایا یہ وہ رفتار ہے جسکو خدا تعالیٰ دشمن رکھتا ہے الا ایسے مقام پر یعنی وقت مقابلہ کفار کے خدا کی راہ مین ابودجانہ جس گروہ کفار پر حملہ کرتے تھے اوسکو درہم او برہم کردیتے تھے اور جو دشمن اونکے سامنے آتا تھا وہ اونکی تلوار سے ہلاک ہوتا تھا یہانتک کہ پہونچے سفیح جبل مین ہندہ زوجہ ابوسفیان کی اور وہ عورتونکے ساتھہ بیٹھی ہوی تھی اور وہ سب دف بجاتی تھین اور کشتگان بدر پر نوحہ کرتی تھین ابودجانہ نے تلوار اوٹھائی تا کہ ہندہ کو قتل کرین اور پھر ہاتھہ روک لیا اور اپنے دل سے کہا کہ تلوار رسولکریم کی اس سے گرامی تر ہے کہ ایک عورت کے خون سے اوسکو آلودہ کرین القصہ مسلمانون نے حملہ کیا اور کافرونکو تلوارونپر رکھلیا اور مارنا شروع کیا یہانتک کہ اونکے لشکرگاہ سے اونکو باہر کردیا اور کیفیت یاران رسولکریم کے ہاتھہ رہا عورتین کفار کی فریاد اور واویلا کرتی تھین اور دف اونہونے ہاتھونسے ڈالدیئے اور دامن جامونکے اوٹھالیے چنانچہ اونکی پنڈلیان اور چھاگلین دکھائی دیتی تھین اور اس خرابی سے پہاڑ کیطرف بھاگی جاتی تھین مسلمانون نے پیچھا کفار کا چھوڑدیا اور مال کفار کا لوٹنے لگے خالد بن ولید نے مع ایک جماعت مشرکین کے چاہا کہ پہاڑ کی گھاٹی سے مسلمانونکے پیچھے آجاوین تیرانداز جنکو حضور نے حفاظت کو مقرر کیا تھا اونہونے تیرونسے اونکو پھیر دیا چندبار خالد نے اسکا قصد کیا مگر پیش نجاسکا آخر پھر گئے اور رکھاتمین بیٹھہ رہے جب لشکر فتحیاب ہوا اور اعداء دین کو ہزیمت ہوئی اور صحابہ مال غنیمت جمع کرنیلگے گروہ تیراندازونکا جو گھاٹی پر حفاظت کرتا تھا اونہونے کہا کہ اب ہمارا یہان توقف کرنا بیکار ہے عبداللہ بن جبیر جو اوسکے امیر تھے اونکو مانع ہوے اور سمجھایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت اونکو یاد دلائی اونہونے نمانا اور صبر نکیا اور کہا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہین دیا تھا جو تم کہتے ہو اور اکثر اونمین سے چلے گئے اور مال غنیمت لوٹنے لگے اور عبداللہ بن جبیر تھوڑے آدمیونکے ساتھہ جو دس بھی نتھے اوسی جگہ ٹھیر رہے خالد بن ولید نے دیکھا کہ گھاٹی پر چند آدمیونسے زیادہ نہین ہین پھر پڑے اور عکرمہ ابن ابی جہل اور دوسرے کفار نے بھی اونکی موافقت کی اور عبداللہ ابن جبیر اور اونکے ہمراہیونپر حملہ کیا اور اونکو سبکو شہید کیا اور مسلمانونکے پیچھے سے اونپر حملہ کیا صفین اونکی پریشان کردین گھوڑے اونکے پلٹے اور ہوا مخالف چلی اور قبل اوسکی ہوا موافق تھے

اور مدارج مین ہے کہ جب کفار اوس گھاٹی سے لشکر اسلام پر آگرے اور قتال کرنے لگے اضطراب عظیم مسلمانونمین
پیدا ہوگیا اور لشکر پراگندہ ہوگیا اور اسقدر انتشار ہوا کہ آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے چنانچہ اسید بن حضیر کو
دو زخم مسلمانونکے ہاتھ سے لگے اور ابو بردہ کو بھی دو زخم پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا ارشاد کیا
کہ وہ بھی اللہ کی راہ مین ہے یعنی اونکا زخمی ہونا خدا کیواسطے ہے اور اجر اونکے واسطے ثابت ہے اور حضرت یمان پدر حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہما مسلمانونکے ہاتھ سے مقتول ہوئے ہرچند کہ حذیفہ چلاتے رہے کہ ای بندگان خدا یہ میرا باپ ہے
اور مسلمان ہے کسینے نہ سنا اور اونکو شہید کیا حضرت حذیفہ نے کہا اللہ تعالی تمکو بخشے اور تمپر رحمت کرے اور ہمیشہ
حضرت حذیفہ دعای خیر اور مغفرت کرتے تھے اپنے باپ کے قاتلونکو اور یہ کمال قوت ایمان تھی صحابہ کرام کی اور
ظہور تھا آیہ کریمہ رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ کا کہ باوجود باپ کے قتل ہونیکے بسبب محبت اخوت ایمان کے اونکے واسطے
دعا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت قاتلونسے حذیفہ کو دلوادی حضرت حذیفہ نے اوسکو لے لیا اور
مسلمانونپر اوسکو تصدق کردیا الغرض کفار غالب آگئے اور مسلمان مقتول ہوئے اور یہ سب مضمون بسبب شومی
نافرمانی نبی کریم کے واقع ہوا اور اوس جماعت تیر اندازونسے ظہور مین آئی کہ مال دنیا کیواسطے اونہون نے
رسول اللہ کی نصیحت کو فراموش کردیا اور حقیقت مین یہ تحدید تھی اللہ کیطرف سے مسلمانونکو تاکہ آئندہ حضرت
رسول کریم کی نافرمانی سے ڈرتے رہین اور حضرت سرور عالم کی اطاعت مین سراپا رضا اور تسلیم ہوجاوین الغرض
جب لشکر اسلام کو ہزیمت ہوئی شیطان جعال بن سراقہ کی صورت پر متمثل ہوا اور آواز دی الا ان محمداً قد
قُتِلَ یعنی اسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے اور یہ امر باعث زیادتی پریشانی کا ہوا صحابہ کے حق مین الغرض
بہت سے مسلمان شہید ہوئے اور اکثر مسلمان بھاگ گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محل پر ثابت قدم رہے
اور جنگ مین مصابرت فرمائی اور حضور اپنی کمانسے خود تیر مارتے تھے اور دشمنونکو تیرونسے اپنے پاس سے دفع فرماتے تھے
اور ملائکہ اوسدن حاضر تھے مگر عام طور پر اونہوننے مقابلہ نہین کیا جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام مردونکی
صورت پر سفید کپڑے پہنے ہوئے حضرت سید عالم کے داہنے اور بائین پر کھڑے تھے اور جناب سرور عالم کی محافظت

کرتے تھے اور کفار سے لڑتے تھے اور صاحب روضہ نے صاحب تلخیص المغازی سے نقل کیا ہے کہ چودہ شخص صحابہ سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین میں سے ابوبکر صدیق اور
علی مرتضی اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد ابن ابی وقاص و طلحہ بن عبد اللہ اور ابوعبیدہ بن الجراح اور زبیر بن
عوام اور انصار سے حباب بن منذر اور ابودجانہ اور عاصم بن ثابت اور سہیل بن حنیف اور اسید بن حضیر
اور سعد بن معاذ اور حارث بن صمتہ اور کہتے ہین کہ محمد بن مسلمہ بھی انہین مین سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین
اور انہین سے آٹھ آدمیون نے اوس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر جان دینے پر خدا کی راہ مین
بیعت کی تین تھے مہاجرین سے اور پانچ نے انصار سے اور کہتے ہین کہ تیس شخص یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے حضور کے آگے لڑ رہے تھے اور ہر ایک کہتے تھے وَجْهِي دُونَ وَجْهِكَ وَنَفْسِي دُونَ نَفْسِكَ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ غَيْرَ مُوَدَّعٍ اور سیدنا علی مرتضی کرم اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ جب کفار نے مسلمانون پر
غلبہ کیا حضرت سرور عالم میری نظر سے چھپ گئے مین مقتولون مین گیا اور خوب طرح دیکھا سید عالم کو نہ پایا مینے
دلمین کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون مین سے نہین ہین کہ کافرونکے مقابلہ پر صف جنگ سے ہٹ جاوین
اور مقتولونمین بھی نہین ہین مجھکو یہ گمان ہوا کہ اللہ تعالی نے ہمارے فعل کی وجہ سے ہم پر غضب کیا اور اپنے رسول
کو آسمان پر اوٹھا لیا پس مینے اپنے دل سے کہا کہ کوئی شے بہتر اس سے نہین کہ مقابلہ کرونمین تاکہ شہید
ہوجاؤن تلوار نکالکر گروہ مشرکین پر مینے حملہ کیا وہ سب منتشر ہوگئے ناگاہ حضرت سرور عالم کو اون
کے درمیان مین مینے سلامت دیکھا سمجھ گیا کہ اللہ تعالی نے اپنے بزرگ فرشتونسے اپنے رسول کی حفاظت
کرائی ہے اور منقول ہے کہ جنگ احد مین جب مسلمان شکست اوٹھا کر پلٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تنہا چھوڑا حضرت سید عالم خشمگین ہوے اور آنحضرت نے نظر کی سیدنا علی مرتضی کو دیکھا اپنے
پہلو مین کھڑا ہوا فرمایا اے علی تو کیون نہ اپنے بھائیونسے ملگیا جناب امیر نے عرض کیا آیا کافر ہوجاؤن یعنی
بعد ایمان کے مجھکو آپکی اقتدا ہے یعنی مجھکو آپسے کام ہے اور ان بھائیونسے کہ جنہون نے مال غنیمت کیواسطے

شکست اوٹھانی کیا کام ہے ناگاہ ایک گروہ کفار کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف متوجہ ہوا حضور نے ارشاد کیا کہ
اے علی میری حفاظت کر اور حق خدمت اور نصرت کا ادا کر حضرت اسد اللہ نے اوس قوم پر حملہ کیا اور سب کے کافر ذلکو قتل کیا
اور اونکی جماعت کو پراگندہ کر دیا منقول ہے کہ جب سیدنا علی مرتضیٰ نے یہ دلاوری اور مردانگی کی جبرئیل علیہ السلام نے
کہا یا رسول اللہ یہ کمال مواسات اور جوانمردی ہے کہ علی آپکے ساتھ کرتے ہین حضور نے ارشاد فرمایا اِنَّہٗ مِنِّیْ وَاَنَا
مِنْہُ بتحقیق علی مجھسے ہی اور مین اوس سے ہون یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص و یگانگی سے یعنی ہم اور وہ
ایک ہین ایک دوسرے سے جدا نہین ہین اور مروی ہے کہ جب رسول کریم نے یہ کلمہ ارشاد کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا
وَاَنَا مِنْکُمَا اور مین تم دونو سے ہون اور منقول ہے کہ غیب سے ندا ہوتی تھی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ
اِلَّا ذُوالْفِقَارُ اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت سرور عالم نے فرمایا اے علی سنتے ہو تم اپنی مدح کہ وہ فرشتہ جسکا
نام رضوان ہے آسمان پر کہتا ہے دلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو
اس طریقہ سے بعض بڑے محدثین اور اہل سیر نے لکھا ہے لیکن ذہبی جو محک رجال ہین اونھون نے اسکی راویکی تکذیب
اور تضعیف کی ہے واللہ اعلم اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ ظاہر اقصہ نادعلیا مظہر العجائب بھی اسی معرکہ مین
واقع ہوا ہے لیکن ان حدیث کی کتابون مین ذکر اوسکا نہین کیا ہے اور فی الحقیقت جناب امیر عرب نے ایسا کچھہ
حق شجاعت اور مقاتلہ کا ادا کیا اور ایسی مردانگی دکھائی کہ اوس سے زیادہ تصور مین نہین آ سکتی رضی اللہ عنہ روایت
ہے قیس سے اونھون نے اپنے باپ سعد سے روایت کیا اونھون نے کہا کہ مین نے علی مرتضیٰ سے سنا کرم اللہ وجہہ فرمایا
اونھون نے کہ جنگ احد مین سولہ ضرب مجھہ پر پہونچی اور مین چار ضرب ایسی تھی کہ مین زمین پر گر پڑا اور جب مین زمین پر گرتا تھا
ایک مرد خوبصورت جسمین خوشبو آتی تھی بازو میرا پکڑتا تھا اور مجھکو کھڑا کر دیتا تھا اور کہتا تھا کہ کافرون پر حملہ کر تو خدا اور
اوسکے رسول کی طاعت مین ہے اور وہ دونو تجھسے راضی ہین بعد لڑائی کے یہ حال مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا سرور عالم نے فرمایا کہ تم اوسکو پہچانتے ہو مین نے عرض کیا نہین لیکن وحیہ کلبی کے مشابہ تھا ارشاد کیا
ہو علی اللہ تعالیٰ تیری آنکھہ کو روشن کرے وہ جبرئیل تھے علیہ السلام اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی بکر جوانمردی

جنگ احد مین وقوع مین آئی ہین اور بہت بڑا قتال اونہون نے کیا ہے چنانچہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ طلحہ اون لوگونسے ہے کہ جو کچھ حق اوسپر تھا یعنی خدا اور رسول کا بجالایا اور کہتے ہین کہ حضرت طلحہ نے اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سپر کیا اور ابن قمیہ کی تلوار کو حضرت سے رد کیا اوس زخم کی وجہ سے ہاتھ اونکا شل ہوگیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت طلحہ نے اپنے ہاتھ کو اوس تیر کا سپر کیا تھا جو ایک کافر نے سید عالم پر مارا تھا وہ اونکی ایک انگلی پر پڑا اور اسوجہ سے ہاتھ اونکا بیکار ہوگیا اور منقول ہے کہ جنگ احد مین اسّی زخم حضرت طلحہ نے کھائے تھے اور باوجود اوسکے لڑتے جاتے تھے ایکبار دو ضرب تلوار کی اونکے سر پر لگی تھین اوسکی شدت سے وہ گر کر بیہوش ہوگئے تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آکر پانی اونکے منہ پر ڈالا اونکو ہوش آگیا پوچھا کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے صدیق اکبر نے کہا بخیریت ہین اور حضور ہی نے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے حضرت طلحہ نے فرمایا الحمد للہ جو کچھ مصیبت بعد اسکے ہو آسان ہے یعنی غرض فقط صحت حضور سے ہے سبحان اللہ کیا سچے عاشق تھے اللہ کے حبیب کے جنکو بجز حضرت کی سلامتی کے کوئی غرض ہی نہ تھی

من و دل گر فدا شدیم چہ باک ۔۔۔ غرض اندر میان سلامت اوست

ایسے ہی عاشقونکا قول ہے اور مروی ہے کہ انس ابن نضر چچا انس ابن مالک کے جنگ بدر مین حاضر نہ تھے اونہون نے چاہا کہ احد مین حاضر ہوکر اوسکا عوض کرین جب پہونچے احد مین لوگونسے حضرت سرور عالم کا حال پوچھا اونہون نے کہا کہ ایسا سنتے ہین کہ حضرت شہید ہوگئے انس نے فرمایا یہ روایت ہے تمکو کہ تم زندہ رہو اور رسول خدا کو کافر شہید کرین اور بعدہ دشمنون کیطرف متوجہ ہوئے اتفاقاً سعد ابن ابی وقاص یا سعد ابن معاذ سے ملاقات ہوئی انس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی مین بو جنت احد کی جانب سے سونگھتا ہون اور قلب لشکر کفار پر حملہ کیا اور بہت سخت لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے کچھ اوپر اسّی زخم اونکے جسم پر لگے تھے اور یہ حال کثرت زخمونکی کثرت سے ہوگیا تھا کہ جثہ اونکا پہچانا نجاتا تھا اونکی انگلی پر ایک تل تھا اوسکی وجہ سے اونکی بہن نے پہچانا اور سعد ابن ابی وقاص جنہون نے اول تیر خدا کی راہ مین مارا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو تیر اندازی پر حکم کیا تھا اور فرماتے تھے اے سعد تیر مار فدا ہون تجھپر میرے مان باپ اور مالک بن زہیر ایک کافر تھا کہ کتنے ایک

مسلمان اوسکے زخم سے مقتول اور مجروح ہوے تھے حضرت سعد نے تیر اوسکی آنکھہ پر مارا وہ تیر اوس ملعون کے سر کے پیچھے
نکلگیا اور وہ جہنم کو پہونچا مسلمان اوسکی ضرر رسانی سے چھوٹ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر حضرت سعد کو
دی فرمایا اللہ تیری دعا قبول کرے اور مضبوط کرے تیری تیر اندازی کو چنانچہ سعد بہ برکت دعائے نبی کریم مستجاب الدعوات
ہوگئے لوگ اونسے دعا کراتے تھے مروی ہے کہ حضرت سعد آخر عمر مین نابینا ہوگئے تھے لوگون نے کہا اے سعد بیمار
تمہاری دعا سے شفا پاتے ہین تم اپنے واسطے کیون نہین دعا کرتے ہو کہ بینا ہو جاؤ جواب دیا حضرت سعد نے
کہ چاہا ہوا اللہ کا اور اوسکا حکم اپنی بینائی سے زیادہ مجھکو محبوب اور پسندیدہ ہے اللہ اکبر یاد رہے جناب رسالت
ہے کہ حضرت کے یار ومعین اس مرتبہ اعلی پر تسلیم اور رضا تھی یہ سب فیضان صحبت پاک تھا رضی اللہ عنہ اور
ابو طلحہ انصاری حضرت سرور عالم کے سامنے کھڑے تھے اور اپنے کو اونہون نے حضرت سرور عالم کا سپر بنایا تھا اور
فن تیر اندازی مین بڑے کامل تھے اور کمان کو سخت کھینچتے تھے دو تین کمانین اوس دن اونکے ہاتھ سے ٹوٹین اور آواز
بھی اونکی بلند تھی پچاس تیر اونکی ترکش مین تھے سبکو لشکر کفار پر مارا اور جب تیر مارتے تھے نعرہ کرتے تھے اور کہتے تھے
یا رسول اللہ نَفْسِی دُوْنَ نَفْسِکَ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ جان اور تن میرا تم پر فدا ہو اے رسول اللہ کے اور جب
تیر اونکے ختم ہوگئے حضور ایک لکڑی زمین سے اوٹھا کر اونکو دیتے تھے اور فرماتے تھے ارم یا ابا طلحہ جب وہ اوسکو
کمان مین لگاتے تھے وہ لکڑی تیر ہو جاتی تھی اور دشمن پر مارتے تھے اور جب کوئی مسلمان ترکش لیے ہوے حضرت کے
سامنے آتا تھا فرماتے تھے تیر یہان ڈالدے ابو طلحہ کیواسطے تا کہ دشمن کو مارے اور فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ آواز ابو طلحہ کے لشکر مین بہتر ہے چالیس مردون سے اور مروی ہے کہ عبد ابن جحش کی تلوار ٹوٹ گئی حضرت
سرور عالم نے ایک شاخ درخت خرما کی اونکو دیدی وہ اونکے ہاتھ مین تلوار ہوگئی جیسے کہ جنگ بدر مین عکاشہ
کیواسطے ہوگئی تھی اور جان نثاران جناب رسالت سے ایک حضرت حنظلہ تھے کہ اونکو حنظلۃ الغسیل اور
غسیل الملائکہ کہتے ہین وہ مدینہ منورہ مین تھے اور زوجہ سے ہمبستر تھے صبح غسل کر رہے تھے ایکطرف سر دھویا تھا
کہ ناگاہ سنا کہ وقت صحابہ پر تنگ ہے اور ایک روایت مین ہے کہ غیب سے اونہون نے آواز سنی یا خیل اللہ ارکبی

تھیں اوسوقت اونکو طاقت قیام کی نرہی اور احد مین پہونچے اور محاربہ کیا اور بہت کافرونکو قتل کرکے شہید
ہوے حضرت سید عالم نے دیکھا کہ ملائکہ اونکو نہلاتے ہین حضور نے تعجب کیا کہ یہ کیا حالت ہے اور فرمایا حال اوسکا
جمیلہ اوسکی زوجہ سے پوچھو جمیلہ نے حال واقعی ظاہر کیا حضور نے فرمایا کہ بسبب جنابت کے غسل اوسکو دیا گیا اور
ابو اسید ساعدی سے منقول ہے کہ جب مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کی نعش پر گیا
دیکھا کہ پانی اونکے سر سے ٹپکتا تھا یہ حال مین نے حضور جناب رسالت مین عرض کیا اور عجیب حکایات سے یہ حکایت ہے
کہ عمرو بن جموح انصاری لنگڑے تھے اور اونکے چار لڑکے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد
کرتے تھے جب اونہون نے چاہا کہ غزوہ احد مین شریک ہون اونکی قوم کے لوگون نے منع کیا اور کہا کہ تم لنگڑے ہو
اور معذور ہو تمپر تکلیف نہین ہے اور تمہارے چار لڑکے حضرت کی خدمت مین ہین عمرو نے کہا کیا اچھا ہو کہ بیٹے میرے
بہشت مین جاوین اور مین تمہارے سامنے بیٹھا رہون اونکی زوجہ نے کہا مین دیکھتی ہون کہ وہ بھاگ آیا ہے
عمرو نے یہ کلام زوجہ کا سنا اور ہتیار لیے اور دعا کی اے اللہ میرے مجھکو نہ پھیرنا میری زوجہ کیطرف وہ باہر نکلے اور حضرت کی
حضور مین قوم کا مانع آنا بیان کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین امیدوار ہون اپنے لنگڑے پیر سے جنت مین چلون
حضور نے شفقت سے فرمایا کہ تمکو معذور کیا ہے اللہ تعالی نے تمپر تکلیف نہین رکھی ہے عمرو نے مگر حضور سے درخواست کی اونکو
اجازت دی ابو طلحہ کہتے ہین کہ مین نے عمرو بن جموح کو جنگ گاہ مین دیکھا کہ چلتے تھے اور کہتے تھے قسم ہے خدا کی مین مشتاق ہون
جنت کا اور بیٹا اونکا اونکے پیچھے دوڑتا تھا دونون لڑے اور شہید ہوے اور مروی ہے کہ ہند زوجہ عمرو نے اپنے شوہر اور پسر کی
نعش کو اونٹ پر رکھا اور مدینہ کا قصد کیا تاکہ اونکو دفن کرین اونٹ ہند کا زانو کے بل بیٹھ گیا اونہون نے مارکر اوٹھایا
جب وہ مدینہ کیطرف متوجہ ہوتی تھین اونٹ بیٹھ جاتا تھا ایکبار اونٹ کو اوٹھا کر ہند نے احد کیطرف اوسکا منہ کر دیا وہ
چل نکلا ہند نے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ارشاد ہوا کہ اونٹ تیرا مامور ہے اور حضرت نے پوچھا کہ عمرو نے
کچھ کہا تھا ہند نے کہا ہان یا رسول اللہ جب وہ احد کو چلنے لگے تو رخ بقبلہ ہوکر دعا کی تھی کہ اے میرے اللہ مجھکو
میری اہل کیطرف نہ پھیرنا حضرت نے فرمایا کہ اسی وجہ سے اونٹ مدینہ کیطرف نہین چلتا اللہ تعالی نے حضرت عمرو کو

ایسا مقبول کرلیا تھا کہ جو اللہ سے مانگتے تھے وہ ہی کرتا تھا اور یہ کرامت ہے عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ کی اور
کھلا ہوا معجزہ ہے جناب رسالت کا اور منجملہ معجزات جناب سرورعالم کے ہے حال شہادت مصعب بن عمیر
رضی اللہ عنہ کا مروی ہے جب مسلمانونکو جنگ احد مین ہزیمت ہوئی مصعب بن عمیر لوا مہاجرین اونکے ہاتھ مین
تھا ابن قمیہ ملعون نے اونپر حملہ کیا اور ضرب شمشیر سے دہنا ہاتھ اونکا گرا دیا بائین ہاتھ مین اونہون نے علم کو لے لیا
اور کہا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اوس ملعون نے دوسری ضرب مین دست چپ بھی اونکا
کاٹا مصعب نے پھر وہی کلمات کہے اور لوا کو دونون بازوون سے اپنے سینہ سے لگا لیا پھر اوس ملعون نے تیر اونکو
مارا وہ گر پڑے اور کہتے ہین کہ آیۃ اوسوقت تک نازل نہوئی تھی اللہ تعالی نے اپنا کلام پاک پہلے نزول سے
اونکی زبان سے کہلایا الغرض جب وہ گر پڑے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ مصعب کیصورت پر بھیجا اور علم
اسلام اوس فرشتہ نے اوٹھا لیا اور آخر روز مین جب جنگ سے فراغت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا آگے آ اے مصعب اوس فرشتہ نے کہا مین مصعب نہین ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے کہ وہ فرشتہ
ہے اللہ تعالی نے مومنین کی مدد کا اسکو بھیجا ہے بعدہ ابوالروم برادر مصعب نے اوس علم کو لے لیا اور حضرت سرورعالم
کے آگے آگے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور مصعب بن عمیر اجلہ صحابہ سے ہین حضرت سرورعالم نے اونکو قبل ہجرت کے
مدینہ منورہ مین بھیجدیا تھا تاکہ انصار کو علم دین اور کتاب اللہ اور فقہ تعلیم کرین اور مصعب بڑے مالدار تھے
اور بڑے عیش مین اونہون نے پرورش پائی تھی جب مسلمان ہوئے بڑے زاہد ہو گئے چنانچہ دیکھا ایکروز حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ چمڑا بکری کا کمر مین باندھے تھے فرمایا حضور نے دیکھو اس مرد کو کہ روشن کیا اللہ تعالی
نے اسکے دلکو ایمان کیواسطے دیکھا ہے مین نے کہ ماں باپ اسکے دو سو درہم کا حلہ اسکو واسطے خرید کرتے تھے خدا
اور رسول کی محبت نے اسحال پر اسکو کردیا ہے جو دیکھتے ہو روایت کیا ہے اس حدیث کو ابونعیم نے اربعین صوفیہ
مین اور منجملہ جان نثاران حضرت کے وہب بن قابوس مزنی اور اونکے بھتیجے حارث بن عقبہ تھے اول تو وہ
مال غنیمت جمع کرنے مین مشغول ہوئے جب خالد بن ولید اور عکرمہ ابن ابی جہل لشکر اسلام پر آ گرے

وہب اور حارث نے ثابت قدم رہکر داد مردانگی دی اس اثنا مین ایک گروہ اشرار کا جناب سید ابرار کیطرف متوجہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اس گروہ کو دفع کرتا ہے وہب نے کہا مین ہون یا رسول اللہ اور تیر بار کر مشرکین کو ہٹا دیا بعدہ اور ایک گروہ اعدا کا ظاہر ہوا حضور نے کہا کون ہے اس لشکر کے مقابلہ پہ وہب نے پھر وہی جواب دیا اور تلوار سے اونپر حملہ کیا اور پھیر دیا پھر اور ایک گروہ کفار کا دکھائی دیا حضرت نے فرمایا انکے مقابلہ کیواسطے کون ہے وہب نے عرض کیا مین ہون یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اوٹھ اور جنت کی خوشخبری سے گویا حضور نے خبر دیدی اونکو کہ وقت جنت مین داخل ہونیکا آگیا اور زمانہ حیات دنیا قطع ہوا وہ ایسے سچے اللہ کے محب تھے اس بشارت سے خوش ہوکر صف کفار مین در آئے کافرون نے اونکو درمیان مین لیکر تیرون اور تلوارون سے گرا دیا بعد اوسکے حارث اونکے بھتیجے بھی خوب لڑکر شہید ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ موت میری مثل مزنی کی موت کے ہو سعد ابن ابی وقاص کہتے ہین کہ جو دلاوری اور شجاعت مین نے جنگ احد مین مزنی سے دیکھی کسی لڑائی مین کسی شخص سے نہین دیکھی اور کہا اونہون نے دیکھا مین نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرھانے مزنی کے بعد اونکے قتل ہونیکے کھڑے تھے اور فرماتے تھے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ فَاِنِّي عَنْكَ رَاضٍ راضی ہو اللہ تجھسے تحقیق مین تجھسے راضی ہون سبحان اللہ

بیچہ نازرفتہ باشد زجہان نیاز مندی	کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

کیا مرتبہ اللہ تعالی نے جان نثاران نبی کریم کو مرحمت کیا تھا اور کیا خدا کی شان ہے کہ بہت قوی الایمان صحابہ کو اس معرکہ مین لغزش ہوگئی گو اللہ تعالی نے اوسکو معاف کردیا اپنے حبیب کے طفیل سے اور بعض ضعیف الایمان اوس روز سبقت لیگئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ چنانچہ مروی ہے عمرو ابن ثابت ایک شخص تھا کہ جسکو دین اسلام مین شک تھا ہر چند اوسکی قوم نے اوسکو سمجھایا تھا مگر نفع نہوا تھا اتفاقاً اوس روز کہ مسلمان جنگ کو جاتے تھے پردہ غفلت اونکے دل سے اوٹھ گیا اور زیور یقین کا دل پر چھا گیا ہتیار لگائے اور لڑائی مین شریک ہوکر مقابلہ کیا یہانتک کہ شہید ہوئے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا تحقیق وہ اہل جنت سے ہے اور لکھا ہے

کہ ایک یہودی تھا مخریق نام احبار بنی اسرائیل سے صاحب مال اور کتب انبیا مین صفات نبی آخر الزمان دیکھے
ہوے لیکن بسبب عداوت کے یہودیت پر قائم تھا جب در حضور جنگ احد کو باہر نکلے اسلام مخریق کے دلمین آگیا
یعنی قوم کو بھی اونھون نے دعوت اسلام کی اور کہا کہ بتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین ایمان لاؤ
اونپر اور نصرت دو اونکو تاکہ سعادت دارین حاصل ہو قوم کے لوگون نے کہا آج ہفتہ کا دن ہے لڑنا نہی ہے
اونھون نے جواب دیا کہ یہ حکم دین یہودیت کا ہے شریعت محمدی نے اوسکو منسوخ کر دیا پس وہ خود اوٹھے اور
تلوار لی اور حضرت سرور عالم کیخدمت بابرکت مین حاضر ہوے اور ایمان لائے اور وصیت کی کہ میرا مال
بعد میرے مالک زمان حضرت سید عالم کا حق ہے گویا اللہ تعالی نے نور اسلام سے اونکے دل پر ظاہر کر دیا تھا
کہ وقت آخر گیا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ وہ مشرکین پر حملہ آور ہوے اور مرتبۂ شہادت پایا حضرت نے اونکی مدح کی
اور مال اونکا مسلمانون پر موافق اونکی وصیت کے صرف کیا رضی اللہ عنہ جوانمردان صحابہ کا حال اس غرض سے
مذکور ہوا تا کہ ہم اہل اسلام واقف ہون کہ اسلام اسی کا نام ہے کہ خدا اور رسول کی محبت اسقدر ہونا چاہیے
کہ جانتک اللہ کیواسطے دریغ نکرے حضور کا فیض صحبت وہ تھا کہ عورتونکو اسقدر قوت ایمانیہ تھی کہ وہ راہ خدا
مین جان دینے کو فخر جانتی تھین چنانچہ ثابت ہے کہ جنگ احد مین نساء مومنات ہمراہ تھین خدمت کرتی
تھین مجاہدین کی اور اونکو جنگ گاہ مین پانی دیتی تھین اور بعض نے خود جہاد کیا اور کفار سے لڑین
جیسا کہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حالمین لکھا ہے شیخ نے مدارج مین کہ وہ ایک شیر زن تھین اور وہ تھے
باتفاق اپنے شوہر زید بن عاصم اور عمارہ اور عبد اللہ اپنے دونو بیٹونکے جنگ احد مین بہت بڑا اہتمام کیا
نسیبہ خود کہتی ہین کہ جنگ احد مین ایک مشک تھی میرے پاس مسلمانونکو مین پانی پلاتی تھی جب دیکھا
دشمنان دین قتالمین مسلمانون پر دراز ہوے پانی پلانا مین نے موقوف کیا اور کفار سے قتال کرنے لگی
کہ تیرہ زخم مجھکو لگے منجملہ اونکے ایک زخم ایسا کاری تھا کہ ایک سال اوسکا علاج مین نے کیا لوگون نے پوچھا
کہ وہ زخم کسکے ہاتھ سے لگا تھا اونھون نے جواب دیا کہ ابن قمیہ لعین کے ہاتھ سے مین نے بھی اوسپر بہت سی ضربین

پہونچائین لیکن وہ دو زرہ پہنے تھا اسوجہ سے کارگر نہوئین اور جب وہ زخم کاری مجھکو لگا سید عالم نے میرے بیٹے عمارہ کو آواز دی کہ اپنی ماں کی خبر لے جلد جا اور زخم باندھ دے نسیبہ کہتی ہین کہ مین اور میری اولاد حضور کے سامنے مقابلہ کر رہی تھی اور صحابہ ہزیمت اوٹھائے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جاتے تھے میرے پاس سپر نتھی ناگاہ حضور نے ایک صحابی کو دیکھا اوسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اوسکو دیجو قتال پر مستعد ہے اوسنے سپر ہاتھ سے ڈالدی مین نے سپر اوٹھالی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد سے حملہ اعدا کو دفع کرتی تھی ایک سوار نے کفار مین سے تلوار مجھپر ماری کارگر نہوئی مین نے تلوار اوسکے گھوڑے پر ماری گھوڑا اوسکا گر گیا اور وہ گھوڑے سے جدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ناظر حال تھے حضور نے میرے بیٹے کو آواز دی کہ اگر پسر ام عمارہ اپنی ماں کیطرف دوڑ پس مین نے اور میرے لڑکے نے موافق حکم حضور کے متفق ہوکر اوس کافر کو قتل کیا عبد اللہ بن نسیبہ کہتے ہین کہ اوسدن ایک مشرک نے ایسا زخم مجھپر پہونچایا کہ خون اوسکا بند نہوتا تھا میری ماں نے زخم میرا باندھا اور کہا کہ اوٹھ کفار سے مقابلہ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام عمارہ جو قوت اور ہمت تو رکہتی ہے کسکو ہے فی الواقع اپنی جان دینے سے اولاد کا قتل کرنا بہت سخت تر ہے مگر محبت رسول اللہ نے سب آسان کردیا تھا عبد اللہ کہتے ہین اس اثنا مین وہ شخص جسنے مجھکو زخمی کیا تھا ہمارے سامنے سے گذرا حضور نے فرمایا اے ام عمارہ یہ شخص ہے جسنے تیرے لڑکے کو زخمی کیا ہے پس میری ماں نے ایک تلوار اوس کافر کی پنڈلی پر ماری کہ وہ گر گیا جناب سرور عالم ہنس دیے چنانچہ دندان مبارک دکھائی دیے اور فرمایا کہ قصاص اپنے لڑکے کا لیا تو نے اے ام عمارہ شکر ہے اللہ کا کہ اوسنے تجھکو تیرے دشمن پر فتح دی اور تیری آنکھ کو اوسکے ہلاک سے روشن کیا نسیبہ نے کہا یا رسول دعا فرمایئے کہ مین اپنے اہلبیت کے ساتھ آپکے رفیقو نسے ہون جنت مین حضرت سید عالم نے اونکی اور اونکے شوہر اور بیٹو نکے حق مین دعا کی اے میرے اللہ ان سبکو میرا رفیق جنت مین کر یا

نے کہا کہ بعد اس دعا کے جو مصیبت چاہے مجھپر ہو مجھکو کچھ باک نہین ہے معلوم ہوا کہ حضور کے یاران باوفا
کو فقط حضور کی رفاقت دارین مین مقصود ہے اور فقط رضائی جناب نبوت درکار ہے اور اسیطرح جان نثاری
اور فرمانبرداری کیوجہ سے وہ افضل ہین بعد انبیا کے تمام عالم سے رضوان اللہ علیہم اجمعین حال حضور کے
یاران باوفا کا مذکور ہو چکا اب حال خاص جناب سید عالم کا اس غرض سے بیان ہوتا ہے تا کہ اہل اسلام کو
معلوم ہو کہ محبوب خدا نے خود کسقدر تکالیف اللہ کیواسطے اپنے نفس نفیس پر اوٹھائی ہین اور کس کوشش اور
سعی سے خدا کے دین کو پھیلایا ہے اب ہم پر لازم ہے کہ دین خدا کی ہم بھی اعانت کرین اور تکالیف سے
نڈر ہین کہ یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حضور کی نافرمانی سے بچے رہین کہ نافرمانی رسول
باعث خرابی ہے دارین مین کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ چار شخصون نے کفار قریش سے آپسمین عہد کیا تہا
کہ حضور کو شہید کرین ایک اونمین سے ابن قمیہ ہے جو تمام قوم سے بڑہکر بدکار اور سخت تہا دوسرا عتبہ ابن
ابی وقاص بہائی حضرت سعد ابن ابی وقاص کا تیسرا عبد اللہ ابن شہاب زہری اور چوتہا ابن ابی خلف
اور ایک روایت مین ہے کہ عبد بن حمید اسدی بہی انہین مین سے ہے لعنہم اللہ الغرض یہ سب متفق ہو کر حضرت
سید عالم پر حملہ آور ہوے گو وہ ارادہ اونکا باطل تہا اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ
یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ خلاصہ مضمون اس آیہ شریفہ کا
یہ ہے کہ کفار چاہتے ہین کہ اللہ تعالی کے نور کو بجہادین یعنی جناب سرور عالم کو جو اللہ کے نور ہین قتل کرین
اللہ تعالی [illegible]تا ہے کہ ہم اوس نور کو کامل کرینگے اگرچہ کافرونکو ناگوار ہو لیکن اونہون نے اپنے نزدیک
کوشش کو پورا کیا چنانچہ مروی ہے ابن قمیہ ملعون نے اسقدر پتہر اوس گوہر درج رسالت پر مارے کہ
رخسارہ انور خون آلودہ ہوا اور حلقے خود کے رخسارہ مبارک مین کہ آئینہ جمال حضرت الوہیت تہا ایسے
پیوست ہو گئے کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے آگے کے دانت سے ایک حلقے کو پکڑکر کہینچا دانت
اونکا گر پڑا دوسرے حلقے کو اونہون نے دوسرے دانت سے پکڑکر کہینچا وہ دانت بہی گر گیا پیشانی پر انوار

جناب سید ابرار کی زخمی ہو گئی اور خون اوس سے جاری ہوا اور ریش مبارک پر ٹپکنے لگا حضرت
سید عالم روئے شریف سے خون کو پاک کرتے تھے اور سر مبارک اور چہرۂ پر انوار پر ملتے تھے اور فرماتے تھے
کیونکر فلاح پاویگی وہ قوم کہ ایسا کام کیا اپنے رسول سے حالانکہ وہ رسول بلاتا ہے اونکو خدا کیطرف جبرئیل
علیہ السلام آئے اور یہ آیہ شریفہ لائے لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ
نہیں ہے تمکو اس امر سے کوئی چیز اللہ ہی کو اختیار ہے چاہے اونکو بخشدے اور رجوع کرے ساتھ رحمت کے اون پر
چاہے عذاب کرے اونپر کہ وہ ظالم ہیں یعنی آپکو اونکی فکر کیوں ہے آپ تبلیغ احکام اور جہاد کے مامور ہیں آپ اپنا
کام کیے جائیے ہم جو چاہینگے اونکے واسطے کرینگے چاہیں عذاب کریں چاہیں چھوڑ دیں کہ وہ ظالم ہیں اور ایک روایت
میں ہے کہ جناب رحمت عالم خون کو پونچھتے جاتے تھے اور اہتمام فرماتے تھے کہ کوئی قطرہ زمین پر نگرے اور ارشاد
کرتے تھے کہ اس خون سے اگر کچھ بھی زمین پر گرے تو آسمان سے عذاب اہل زمین پر نازل ہو کہ ہلاک کردے اہل زمین کو
اور ایکبھی شخص قسم کہانسے نہ اوسکے بعد دعا کی حضور نے کہ اے رب میرے بخشدے میری قوم کو اسواسطے کہ وہ میرے رتبے سے
واقف نہیں ہیں سبحان اللہ کیا رحمت واسع تھی رحمۃ العالمین کی کہ اوسوقت بھی خدا کیواسطے دعا مغفرت کی
اور اونکیطرف سے عذر خواہی کی کہ لا علم ہیں مگر غضب خدا کا ہوا اون ظالموں پر کہ ایسے نبی کریم کو ایذا دیتے تھے اور
شقاوت سے نہ باز آتے تھے چنانچہ مروی ہے کہ عتبہ ابن ابی وقاص نے پتھر جناب سید عالم پر مارا وہ پتھر
حضور کے نیچے کے ہونٹ پر لگا اور آگے کے دانت نیچے کیطرف کے ٹوٹ گئے اور عبداللہ ابن شہاب نے ایک پتھر
مرفق شریف پر مارا اور زخمی کیا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب سید عالم کی
روئے پر انوار سے خون جاری ہوا میرے باپ مالک بن سنان نے منہ اپنا مقام زخم پر رکھا اور خون چوستے تھے اور
پیجاتے تھے اور لوگوں نے اسمیں کچھ کلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے خونکو مساس کریگا
وہ آتش دوزخ سے محفوظ رہیگا اور ایک روایت میں ہے سیدنا علی مرتضی اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا خون کو روئے مبارک سے دھوتے تھے شیر خدا پانی لاتے تھے اور بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زخم کو دہوتی تھیں ہرچند دہویا لیکن خون نہ رکا آخر جناب سیدہ نے ایک ٹکڑا بوریے کا جلا کر زخم میں بھرا
تب خون بند ہوا اور صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں
نقل کیا ہے کہ عبد الرزاق نے معمر سے اور معمر نے زہری سے روایت کیا ہے کہ ستر ضربیں تلوار کی اوس دن
انور سید البشر پر پڑیں اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو اون سب سے بچایا اور بعد اوسکے حضرت ابن حجر نے کہا ہے احتمال
رکہتا ہے یا تو عدد ستر کی جو مروی ہیں صحیح تعداد ہے یا مبالغہ ہے یعنی مراد کثرت ہے اور کہتے ہیں ابن قمیہ لعین نے
ایک تلوار کا ہاتھ حضرت سید عالم کے حوالہ کیا وہان پر ایک گڑہا تھا حضرت چونکہ اوس دن دو زرہ پہنے تھے
اوس لعین کی ضرب اور ہتیار ونکے ثقل سے اوس گڑہے میں گر پڑے اور زانو مبارک چھل گئے اور لوگونکی
نظر سے چھپ گئے اوس ملعون نے پکار کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہوے اور شیطان نے بھی ندا کی ابوسفیان نے
پوچھا کسنے یہ کام کیا ابن قمیہ بولا اوس شخص نے ابوسفیان نے کہا کہ میں کنگن تیرے ہاتھ میں پہناؤنگا جسطرح
اہل عجم لڑنیوالونکو پہناتے ہیں اور مروی ہے کہ جب سید عالم اوس گڑہے میں گرے حضرت طلحہ آئے اور حضرت کو
اوٹھا لیا اپنی بغل میں لیکر اور صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ حضرت طلحہ اوس گڑہے میں اوتر کر بیٹھ گئے حضرت
سید عالم نے اونکے دوش پر پیر رکھا اور سیدنا علی مرتضی نے اوپر سے ہاتھ پکڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر
نکل آئے اور اون پانچون اشقیا کو بد دعا دی سال بھر اونکو نگذرا تھا بعضے اوسیدن مارے گئے اور بعضے اسی
سال جہنم کو پہونچے قبیح حالت سے چنانچہ مروی ہے کہ ابن قمیہ نے جب تلوار حضرت سرور عالم کو ماری کہا اس ضرب کو
مجھسے لو میں ابن قمیہ ہون حضرت نے فرمایا أَقْمَأَكَ اللّٰهُ وَأَذَلَّكَ ذلیل اور خوار کرے تجھکو اللہ تعالی
اوسی سال وہ شقی بکریونکے گلے کے قریب ایک پہاڑ پہ سوتا تھا اللہ تعالی نے ایک مینڈہا جنگلی اوسپر بھیجا
اوسنے سینگ اپنا اوس ملعون کی پیٹھ پر رکھا اور حلق سے اوسکے نکال لیا اور اس خرابی سے قہر خدا میں مبتلا
ہوکر جہنم پہونچا اور ابی ابن خلف سے حضرت سرور عالم نے ایکوقت میں فرمایا تھا کہ تیرا قاتل میں ہون وہ اسی طرح
قریش کے ساتھ جنگ احد میں آتا تھا ابوسفیان اوسکو زبردستی لائے اور تفصیل اوسکی یہ مروی ہے کہ وہ کافر اسیران بدر میں تھا

جب فدیہ اوسنے قبول کیا اور رہائی پائی تا کہ مین جاکر فدیہ ادا کرے اوس ظالم نے حضرت کی حضور مین
کہا آخر تحقیق میرا ایک گھوڑا ہے اوسکو اسقدر دانہ کھلاؤنگا تا کہ فربہ ہوا اور اوس گھوڑے پر سوار ہوکر تمہارے
مقابلہ پر آؤنگا اور تمکو قتل کرونگا سید عالم نے ارشاد کیا بلکہ مین تجھکو قتل کرونگا اوسی حالت مین کہ تو اوس
گھوڑے پر سوار ہوگا اور تیرا قتل میری ہاتھ سے ہونیوالا ہے انشاء اللہ تعالی جنگ احد مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
یاروں سے فرمایا کہ ابی ابن خلف سے آگاہ رہنا کہ وہ ناخلف میرے عقب سے نہ آوے اگر دیکھنا اوسکو آتے ہوے مجھسے کہدینا چونکہ
زبان مبارک سے ارشاد ہو چکا تھا اوسکی نسبت مین قضائی الٰہی نے باوجودیکہ وہ خائف تھا اوسکو جنگ پر
مستعد کر دیا پس ناگاہ وہ شقی اوسی گھوڑے پر سوار دکھائی دیا جب اوس ملعون نے سید عالم کو
دیکھا سخنان ناسزا جو اوسی کافر کے سزاوار تھے بکنے لگا اور کہا یا محمد ابی تمہارے ہاتھ سے نجات نپاویگا
اگر تم آجکے دن میرے ہاتھ سے بچ گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر حکم ہو ہم اسپر حملہ کرین اور دوزخ مین
پہونچا دین حضرت نے فرمایا نہ اور صبر کیا یہانتک کہ ابی قریب آگیا زبیر حضرت کے سامنے کہڑے تھے
اور ایک حربہ اونکے ہاتھ مین تھا سید عالم نے اوس حربہ کو اونسے لیکر ابی پر مارا اوس ملعون کی
گردن پر لگا فوراً اوسنے گھوڑا اٹھایا اور اپنے لوگونمین پہونچا اور گھوڑے سے گر پڑا اور گائی کیطرح
چلانے لگا قوم نے کہا کہ زخم تیرا کیا ہے ذرا سا چھل گیا ہے اگر ایسا زخم ہم مین سے کسیکے آنکھہ مین لگتا
تو کچھہ باک نہوتا تو اسقدر آہ و نالے کیون کرتا ہے اوسنے کہا تم جانتے ہو یہ زخم کسکی ضرب کا اثر ہے مین
اس زخم سے نہ بچونگا ہلاک ہونگا یہ زخم جو مجھہ پر لگا ہے اگر تمام اہل الحجاز پر ہوتا سب یکبارگی
ہلاک ہو جاتے اسواسطے کہ محمد نے مجھکو خبر دی ہے کہ تیرا قاتل مین ہونگا اور کہا اوسنے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اگر لکڑی خس کی میرے منہ پر مار دیتے تو مین ہلاک ہو جاتا اور اسی طرح سے فریاد اور
نالہ کرتا رہا یہانتک کہ مشرکین کی مکہ مین پہونچنے کے قبل ایک منزل پر مر گیا اور جہنم مین پہونچا
اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ صاحب مواہب واقدی سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا عبداللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ ابی بن خلف بطن رابغ مین مرا اور کہا اونہون نے کہ مین بطن رابغ مین
سیر کرتا تھا تھوڑی رات گئی تھی ناگاہ ایک آگ کا شعلہ نکلا مجھکو ہیبت اوس سے آئی دفعتًا اوس
آگ مین سے ایک آدمی نکلا زنجیر مین بندھا ہوا اوس زنجیر کو کھینچتے تھے اور وہ فریاد کرتا تھا شدت تشنگی
سے اور وہ ملایک کہتا تھا اسکو پانی نہ پلانا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل کیا ہوا ہے یہ ابی
بن خلف ہے لعنت اللہ علیہ اور ابن عبد بن حمید اسدی نے بھی جناب سید عالم پر حملہ کرنیکے قصد سے
گھوڑا دوڑایا حضرت ابو دجانہ نے ایک ضرب شمشیر سے اوسکو قتل کیا شیخ نے لکھا ہے کہ حال عتبہ اور
عبد اللہ بن شہاب کا معلوم نہین کہ وہ کیونکر اور کب ہلاک ہوئے صاحب معارج نے کہا ہے
بالاجمال کہ باقی وہ پانچون ملعون بھی اوسی سال مین بری حالت سے مرے الغرض جب
سرور عالم اوس نشیب سے برآمد ہوئے صحابہ نے حضور کو دیکھا سلامت پایا ہر طرف سے جمع ہوئے
حضور اوس جماعت صحابہ کے ساتھ احد کی گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے جب حضور مع جماعت یاروں کے
نیچے پہاڑ کے پہنچے ابو سفیان اور ایک جماعت مشرکین نے چاہا کہ دوسری طرف سے پہاڑ پر چڑھ جاوین
اور بقیہ لشکر اسلام پر غالب ہوں اور حضور کو اوس گھاٹی مین آفت دین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعا کی الٰہی وہ کافر اوپر آنے کے نہین ہین کہ ہم پر غلبہ پاوین اللہ تعالی نے اونکے دلون مین
ایک خوف پیدا کر دیا کہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھ سکے اور ایک روایت مین ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے مع ایک جماعت صحابہ کے اونکو روکا اور اوس گروہ اشرار سے مقابلہ کیا یہانتک کہ اونکو ہٹا دیا
جناب سرور عالم نے بسبب کمال ضعف کے نماز ظہر کو بیٹھکر ادا کیا بعد قصد فرمایا کہ پہاڑ کے اوپر
تشریف لیجاوین ایک بڑا پتھر راہ مین ملا بسبب ضعف کے حضرت اوسپر چڑھ نہ سکے حضرت طلحہ
بیٹھ گئے حضرت اونکے دوش پر پیر رکھکر اوپر چڑھ گئے اور فرمایا طلحہ نے اپنے اوپر جنت کو واجب کر لیا
حضرت پہاڑ پر تشریف لیگئے اور ابو سفیان کا قصد ہوا کہ مع اپنے لشکر کے مکہ کو پلٹ جاوین اور منظور ہوا

کو دریافت ہوجاوے کہ کون کون شہید ہوا ہے ہزاداران اسلام سے اور کون کون زندہ ہین ابو سفیان نے آگے بڑھکر آواز دی یا قوم ہین محمد ہین حضرت نے فرمایا جواب نہ دو پھر ابو سفیان نے کہا آیا قوم مین ابن ابو قحافہ ہین حضرت نے ارشاد کیا جواب نہ دو پھر کہا ابو سفیان نے آیا قوم مین عمر ابن خطاب ہین حضرت نے کہا جواب نہ دو جب ابو سفیان نے جواب نپایا اپنی قوم سے کہا کہ مین نے جنکا نام لیا ہے سب شہید ہوے اگر زندہ ہوتے جواب ضرور دیتے حضرت فاروق کو طاقت ضبط کی نرہی بلند آواز سے کہا اے دشمن خدا جھوٹا ہے تو اللہ تعالی نے سبکو تیری جان کیواسطے زندہ رکھا ہے ابو سفیان نے اوسوقت اپنے بت کی مدح کی اور کہا اُعْلُ ہُبَل یعنی بلند ہو اے ہبل کہ تیری برکت سے ہمکو فتح ہوئی حضرت نے فرمایا اوسکے جواب مین کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ اللہ بڑا ہے اور بزرگ ہے ابو سفیان نے کہا اَلْعُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَکُمْ حضرت نے ارشاد کیا جواب دو اللّٰہُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ پھر ابو سفیان نے کہا آجکا دن بدر کے مقابل ہے اور لڑائی مثل ڈول کے ہے کہ کبھی ایک بھرتا ہے اور دوسرا خالی اور کبھی وہ بھرتا ہے اور یہ خالی حضرت فاروق نے کہا کہ وہ دن اور یہ دن برابر نہین ہے اسواسطے کہ ہمارے مقتول جنت مین اور تمہارے مقتول دوزخ مین ہین پھر کہا ابو سفیان نے ہمارے تمہارے وعدہ درمیان مین وعدہ سال آئندہ کا ہے بدر مین اور ابو سفیان مع اپنے لشکر کے پلٹا اور مکہ کو روانہ ہوا جب لشکر اشرار پلٹ گیا صحابہ کو دغدغہ پیدا ہوا کہ مبادا کفار مدینہ منورہ کو توجہ نکرین حضرت سیدنا علی مرتضی کو بھیجا کہ حال اونکا دریافت کر و جناب امیر بموجب ارشاد کے خبر لائے کہ مشرکین مکہ کو گئے حضرت سید عالم نے فرمایا کہ آج سے کفار قریش کبھی ہمپر غالب نہونگے اور ہم مکہ کو فتح کرینگے انشاء اللہ تعالی جب مشرکین چلےگئے اہل اسلام اپنے شہدا کو دیکھنے لگے اور زخمیونکو اوٹھانے لگے حضرت نے فرمایا میرے چچا حمزہ کا کیا حال ہے حارث بن قیس حضرت کے پاس سے اوٹھے تاکہ حضرت حمزہ کی خبر لادین اونکو دیر ہوئی حضرت سیدنا علی مرتضی اونکے پیچھے تشریف لیگئے اور حارث کے پاس پہونچے اوسوقت کہ وہ حمزہ کے سرہانے کھڑے تھے حضرت حمزہ کو آپنے جب شہید پایا یا عنایا امیر بہت روئے اور سید عالم سے

یہ واقعہ بیان کیا حضور اوسکے ہمراہ ہوے اور بنفس نفیس آکر حضرت حمزہ کے سر پر کھڑے ہوے پایا اپنے چچا کو مقتول
اور اسحالمین کہ اون ظالمون نے قابو پاکر اونکو مثلہ کیا تھا اور سینہ حضرت حمزہ کا چاک کرکے
جگر شریف کو نکال لیا تھا یہ حال ملاحظہ فرما کر حضرت سید عالم کو بہت ملال ہوا اور روئے
اسواسطے کہ حضرت حمزہ آپکے چچا بھی تھے اور برادر رضاعی بھی تھے حضور اونکو بہت دوست رکھتے تھے
اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضور نے نہین کھڑا ہوا ہون کسی مقام پر کہ ختم دلانیوالا مجھکو
اس مقام سے زیادہ ہو اور فرمایا واللہ اگر قابو پاؤنگا قریش پر تیس آدمی اونکے اور ایک روایت مین ہے
ستر آدمی اونکے مثلہ کرونگا جبرئیل علیہ السلام اوسوقت یہ آیہ کریمہ لائے وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ
مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ مراد یہ ہے کہ اگر تم اونسے بدلا لو تو جیسا اونہون نے
کیا ہے تم ویسا اونکے ساتھ کرو اور اگر صبر کرو تو بہتر ہے صبر کرنیوالیکو سید عالم نے فرمایا کہ مین نے
صبر کیا اور اوس ارادہ سے حضور باز آئے اور [illegible] مین [illegible] عائے حضرت کی حضرت
حمزہ کیواسطے اور بعدہ کفارہ قسم [illegible] [illegible] [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عم مکرم
کے پاس تھے حضرت صفیہ پھوپی رسول کی بہن حضرت حمزہ کی ظاہر ہوئین حضرت نے اونکے فرزند
حضرت زبیر سے کہا کہ اپنی مان کو پھیر لیجاؤ تاکہ اپنے بھائیکو اس حالمین نہ دیکھین شاید اونکو
طاقت ضبط کی نرہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بڑھکر والدہ سے کہا کہان جاتی ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہے کہ تم پلٹ جاؤ حضرت صفیہ نے فرمایا اے فرزند مین نے سنا ہے کہ
میرے بھائی حمزہ کو شہید کیا ہے اور مثلہ کیا ہے اور مین جانتی ہون کہ یہ [illegible] محنت طلب
رضائے خدا مین اوسکو پیش آئی ہے اور تکلیف رضائی خدا کیواسطے او [illegible] ہے
امید رکھتی ہون کہ خدا عزوجل مجکو صبر دیگا اور ایک روایت مین کہ اونہون نے یہ فرمایا
کہ یہ جو کچھ خدا کی راہ مین اوسکو پہونچا ہے تھوڑا ہے یعنی رضائے الہی اور وصال خدا بہت

وقت سے ملتا ہے اونکو سہولیت سے حاصل ہوا ہے زبیر نے اگر کلام یان کا حضرت سے عرض کیا
حضور نے اونکو اجازت دی حضرت صفیہ تشریف لائین اور بھائیکو جب اوس صورت پر دیکھا اللہ تعالے
سے بھائیکو واسطے دعا مغفرت کی لیکن گریہ کو نہ روک سکین روتی ہوئی حضور بھی اونکے رونے سے رو دیے اور حضرت سیدہ بھی رونے لگین
حضور نے جناب سیدہ اور حضرت صفیہ سے فرمایا کہ بشارت ہو تمکو جبرئیل آئے اور کہتے ہین حمزہ کو ساتون
آسمانون مین اسد اللہ و اسد رسولہ لکھا ہے یعنے اللہ اور اللہ کے رسول کا شیر اور مروی ہے کہ سید عالم
نے صحابہ سے فرمایا سعید بن ربیع بن عمر انصاری بدری کا حال دریافت کرو وہ بھی حضور کے
سچے عاشقون سے تھے ایک مرد انصاری نے اونکو کشتون مین دیکھا کہ حیات سے اونکے ایک
رمق باقی ہے اونہون نے سلام حضرت کا اونسے کہا حضرت سعید نے جواب دیا کہ میرا سلام حضور رسالت
مین عرض کرو اور عرض کرو میری طرف سے جزا دے اللہ تعالی آپکو ہماری طرف سے اے پیغمبر خدا اسکے
بہت اچھی جزا کہ دی ہے کسی پیغمبر کو اوسکی امت سے اور یارونکو میرا سلام کہدو اور یہ پیغام دیدو
کہ اگر اپنے پیغمبر کے فرمان برداری اور خدمتگذاری مین تقصیر کروگے تو تمکو اللہ تعالی جلشانہ کی
حضور مین کچھ عذر نہوگا یہ کہکر اونہون نے انتقال فرمایا اون مرد انصاری نے پلٹ کر یہ حال
عرض کیا آپنے فرمایا اے اللہ میرے راضی ہو سعید ابن الربیع سے الغرض حضور نے اول حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ پر نماز پڑہی اور بعد اوسکے دوسرے شہدا پر بعدہ بدون غسل کے اونہین خون آلودہ کپڑونکے
ساتھ اونکو دفن کیا اور آخر روز مین مدینہ منورہ کیطرف متوجہ ہوئے تمام مرد اور عورتین
مدینہ کی حضور کے استقبال کو نکلین اور جناب سرور عالم کی سلامتی پر خدا کا شکر کیا اور جو کچھ مصیبت
اونپر پیش آئی تھی حضور کی سلامتی کے مقابل اونہون نے اوسکو سہل جانا اور سب عرض کرتے تھے
کہ یا رسول ہر مصیبت آپکی مصیبت کے سوا سہل اور آسان ہے ایک بی بی تھین کہ اونکے باپ اور شوہر
اور فرزند اور دو عزیز شہید ہوئے تھے وہ لوگونسے پوچھتی تھین کہ رسول اللہ زندہ ہین اگر حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین تو ہمکو کیسیکے مرنے سے باک نہین اعتزہم غمگین نہین ہین رنج چہ تجدداریم
یعنی ہمہ داریم ہمہ ۔ اور جب حضور قبیلہ بنی عبد الاشہل مین پہونچے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ
عنہ جس قبیلہ سے ہین کبشہ بنت رافع والدہ حضرت سعد بن معاذ کی باہر نکلین اور دوڑتی تھین
تاکہ جمال باکمال مصطفوی سے آنکھونکو روشن کرین اور حضور گھوڑے پر سوار تھے حضرت
سعد نے باگ حضور کے اسپ کی پکڑکر عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری مان ہے جو حضور کی ملازمت مین
حاضر ہوتی ہے حضور نے فرمایا مرحبا اونکو اس وقت وہ حاضر ہوئین حضور کے قریب پہونچین دیدار پرانوار سید عالم
سے مشرف ہوئین اور عرض کیا یا رسول اللہ جب ہمنے آپکو سلامت پایا ہر ایک مصیبت ہم اوسکو
اوٹھا سکتے ہین حضرت سلطان انبیاء نے عمرو بن معاذ اونکے بیٹے کی تعزیت ادا کی اور فرمایا ای ام سعد
بشارت ہو تمکو اور بشارت دو اپنے اہل کو کہ جو لوگ شہید ہوے ہین منازل جنت مین پہونچے ہین اور سیر
کرتے ہین اور شفاعت اونکی اونکے لوگونکے حق مین قبول ہوئی ام سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اس
دل سے ہم راضی ہین اور بعد اس بشارت کے جو ارشاد ہو چکا یہ تہنیت ہے نہ مقام تعزیت
اور عرض کیا یا رسول اللہ اونکے بازماندہ لوگون کیواسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا ای اللہ اونکے دلکے
غمونکو دور کر اور اونکو اس مصیبت پر اجر دے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ مجروح ہین اپنے
گھرونکو چلے جاوین اور زخمونکا علاج کرین میرے ساتھ نجاوین اور بنی اشہل مین قریب تیس ۳۰
آدمیونکے زخمی تھے حضرت سعد فقط آپکے ساتھ دولتسرا نبوت تک گئے اور حضور کو مکان پر پہونچا کر
اپنے گھر گئے اور منقول ہے کہ جب اہل مدینہ سید عالم کے استقبال کو نکلے فاطمہ دختر حضرت حمزہ بھی
راستہ پر آئی تھین دیکھا لشکر جناب سید البشر گروہ گروہ آتا تھا ہر چند اوس لشکر مین تلاش کیا اپنے
باپ کو نہ پایا ناگاہ صدیق اکبر کو دیکھا اونسے پوچھا کہ میرے باپ کہان ہین وہ لشکر مین دکھائی نہین دیتے
صدیق اکبر کا دل بھر آیا اور آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریف

لاتے ہین جب سید عالم بھی تشریف لائے او باپ کو اونہون نے نہ دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے آئین اور حضور کے مرکب کی باگ پکڑ لی اور پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کہان ہے سید البشر نے
فرمایا مین تیرا باپ ہون اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ اس ارشاد سے بوے خون آتی ہے
اور رونے لگین تمام صحابہ اونکے رونے سے روئے۔ پہر فاطمہ نے کہا یا رسول اللہ کیفیت میرے باپ کے
شہادت کی ارشاد کیجئے حضرت نے فرمایا ای فرزند اگر مین اونکا حال کہونگا تجکو قوت صبر کی نہوگی
یہ سنکر وہ اور زیادہ رونے لگین اور مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین
داخل ہوئے اکثر انصار کے گہرونسے آواز گریہ بہی سنی بسبب شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فرمایا حضرت نے
لیکن حمزہ کا بواکی کوئی نہین یعنی حمزہ ایسے عورتین بواوسکے واسطے روئین نہین رکہتا انصار نے جب
یہ سنا اپنی عورتونسے کہا کہ پہلے حمزہ کے گہر جاؤ اور اونکے واسطے گریہ کرو بعد اپنے گہر مین آکر
اپنے شہدا پر گریہ کرو عورتین انصار کی حضرت حمزہ کے گہر مین جمع ہوئین اور آدہی رات تک اونکیواسطے
روتی رہین حضرت سید عالم سو گئے تھے جب بیدار ہوئے آواز گریہ بیبیان حضرت حمزہ کے گہر سے
سمع شریف مین پہونچی پوچھا یہ آواز کیسی ہے لوگون نے عرض کیا زنان انصار آپکے چچا کیواسطے
روتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعا کی راضی ہو اللہ تم سے اور تمہاری اولاد اور
تمہاری اولاد کی اولاد سے صاحب عقد نے بعد اس روایت کے لکہا ایک روایت مین ہے کہ فرمایا مقصود میرا
یہ نہتا کہ عورتین جمع ہون اور حمزہ پر گریہ کرین اور نہی کی نوحہ کرنے سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
شہدائے احد کی شان مین فرمایا ہے جب وہنون نے اس عالم سے انتقال کیا اللہ تعالے نے اونکی
ارواح کو ورلایا ایسے جسمون مین کہ صورت اونکی جیسے طیور کی ہے ہر روز چڑیان بہشت کی نہرونکے
کنارون پر پانی پینے آتی ہین اور میوہ ہائے جنت کہاتی ہین اور تمام جنت کے باغونمین اور مکانونمین
اوڑتی پہرتی ہین اور قرارگاہ اونکا بعد جنت کی سیر کے طلائی قندیلین ہین عرش رب العالمین کے

سایہ مین جب وہ اپنے تئین ایسی آسائش مین پاتے ہین کہتی ہین کون ہے جو ہمارے بہائیون سے ہمارا پیغام پہونچا دے کہ ہم بہشت مین کمال جمعیت خاطر کے ساتھ کہاتے ہین اور پیتے ہین تاکہ ہمارے بہائی فرصت کو غنیمت سمجہین اور خدا کی راہ مین کوشش کرتے رہین اور اسلئے دین سے جہاد کرتے رہین کمی نکرین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین تمہارا پیغام پہونچا دیتا ہون پس یہ آیۂ کریمہ اللہ تعالی نے نازل فرمائی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا تا آخر حاصل اس آیہ شریفہ کا یہ ہے جو اللہ کی راہ مین قتل ہوئے ہین اونکو مردہ نسمجہو وہ زندہ ہین کہاتے ہین اور آسائش کرتے ہین اوس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اونکو رحمت کی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالی اونپر تجلی کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو چاہو مجہسے مانگو وہ کہتی ہین اے پروردگار کیا مانگین تجہسے سوا اسکے کہ بہشت مین ہین اور جو کچہ چاہیے وہ ہمکو میسر ہے جب یہی اصرار ہوتا ہے وہ عرض کرتی ہین کہ اے رب ہم یہ چاہتے ہین کہ ہماری ارواح کو ہمارے جسمون مین پہیرکر دنیا مین بہیجدے تاکہ پہر تیری رضا کیواسطے تیری راہ مین شہید ہون ارشاد ہوتا ہے جب ہم قبض کرتے ہین پہر دنیا مین نہین بہیجتے ہین معلوم ہوتا ہے اس روایت سے کہ خدا کی راہ مین جان دینے مین مزا اور لذت حاصل ہوتی ہے جو نعمات اور لذائذ جنت بہی [illegible] اسیوجہ اہل منصب کا قول ہے

جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل		تو بدیدہ انصاف ایدل این مگو یا آن نکو

طلحہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ احد سے فارغ ہوئے خطبہ پڑہا حضور نے اور اللہ تعالی کی حمد کی اور مسلمانونکی تعزیت کی اور مسلمانونکو خبر دار کیا اوس اجر و ثواب جو اللہ تعالی جلشانہ نے مقرر کیا ہے بعدہ یہ آیہ کریمہ پڑہی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا اونہونے کہ زیارت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی اور کہا اے پروردگار تیرا بندہ اور پرستش کرنے والا تیرا بندہ تیرا رسول گواہ ہے کہ یہ لوگ تیری رضا کیواسطے مارے گئے ہین اور فرمایا جو کوئی انکی زیارت کریگا قیامت تک

اور سلام کریگا انپر یہ جواب کہینگے اور مروی ہے کہ جناب سید عالم ہر سال شہدائے احد کی زیارت کو
تشریف لیجاتے تھے اور فرماتے تھے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور بعد جناب رسالت
کے یہی طریقہ شیخین کا رہا اور فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ ایکروز مین صحرائے احد مین گذری اور کہا
مین نے السلام علیک یا عم رسول اللہ آواز سنی مین نے علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور
عطاف بن خالد مخزومی اپنی خالہ سے روایت کرتی ہین کہا اونہون نے کہ مین شہدائے احد کی
زیارت کو گئی اور میرے ساتھ فقط دو غلام تھے اور کوئی نہتا اور مین نے سنا تھا کہ حضرت نے
فرمایا ہے شہدا زندہ ہین جو اونپر سلام کہتا ہے وہ جواب دیتے ہین پس مین نے سلام کیا اور جواب سنا
کہا اونہون نے یعنی شہدا نے کہ ہم تمکو پہچانتے ہین میرا جسم کانپنے لگا ہیبت سے پس مین جلد گہا
سوار ہوئی اور وہان سے روانہ ہوئی اور مروی ہے کہ بعد پلٹنے کے سرداران لشکر مشرکین نے باہم گفتگو
کی ابوسفیان وغیرہ کی رائے ہوئی کہ پھر پلٹکر مقابلہ کرین صفوان بن امیہ نے اوسکو ناپسند کیا اور
کہا ایسا نہو کہ وہ بھی مجمع کرین اور اوس اور خزرج ملکر حملہ آور ہون [illegible] دگرگون ہوجاے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ اونکی مراجعت کا سنا روز جنگ کی صبح کو یعنی بروز یکشنبہ
حضرت بلال سے فرمایا کہ منادی کردو کہ حکم خدا ہے مشرکین پر جہاد کرنیکو حاضر ہو اور سوا حاضران
احد کے اور کوئی نہ آوے اور یہ اسواسطے تہا کہ مشرکین کو معلوم ہو اہل احد لڑائی سے عاجز
نہین ہوے ہین کہ دوسرے یارون سے مدد لین حضور کے یاران باوفا نے جب یہ سنا
بجا آوری حکم پر جان اور دل سے مستعد ہوے اور پٹیان زخمون پر باندہکر جان دینے کو حاضر ہوے
سید عالم بھی سلاح جنگ لگاکر صحابہ سے ملے اور ام مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور علم لشکر کو
سیدنا علی مرتضی کو اور برادیتی سیدنا صدیق اکبر کو دیا اور روانہ ہوے اور ایک موضع مین کہ مدینہ منورہ
سے تین میل پر ہے قیام کیا معبد ابن ام معبد کہ ہنوز مسلمان نہوے تھے لیکن حضور سے اونکو

محبت تھی مکہ کو جاتے تھے راہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور صحابہ کی تعزیت کی اور روانہ
ہوئے راہ مین لشکر مشرکین سے پہونچے ابوسفیان نے پوچھا کیا حال ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
اونکے صحابہ کا معبد نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم معہ ایک جماعت کے مدینہ منورہ سے باہر نکلے ہین
تمسے انتقام لینے کو مین نے حمراء الاسد مین اونکو چھوڑا ہے کافرون نے کہا تم کیا کہتے ہو اونہون نے
کہا خدا کی قسم سچ کہتا ہون اور میری تصور مین ہے کہ تم اس منزل سے چلنے سے پہلے
اونکے گھوڑون کی پیشانیان دیکھوگے یہ سنتے ہی مشرکین کو بہت بڑا خوف پیدا ہوا
اور بکمال عجلت کے ساتھ مکہ کیطرف روانہ ہوے الحمد للہ علی ذالک باوجود کسیقدر
غلبہ پانیکے یہ ہیبت اہل اسلام کی اونکے دلو مین تھی کہ تھم نہ سکی اور معبد نے اس حال سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی الغرض جب مشرکین بتعجیل مکہ کو روانہ ہوگئے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی معہ اپنے صحابہ کے مدینہ منورہ کو تشریف لائے جنگ احد مین
ستر صحابہ شہید ہوے چار مہاجرین سے اور چھیاسٹھ انصار سے مروی ہے کہ صحابہ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ مصیبت ہمکو کسوجہ سے پہونچی اللہ تعالی جلشانہ نے جواب مین یہ آیہ کریمہ نازل کی
وَلَمَّا اَصَابَتْکُمْ مُصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِثْلَیْهَا قُلْتُمْ اَنّٰی هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ یعنی جب پہونچی ہمکو
مصیبت کہا تمنے یہ کیون ہوے تم کہو اے محمد یہ پہونچی ہے تمہارے نفسونسے کہ مخالف حکم کے
کیا حاصل یہ ہے کہ صحابہ کو وقت اور مصیبت جو پڑی اس لڑائی مین سبب اسکا یہی ہوا کہ خطا کی دھونے
اور حضور کے حکم کے خلاف اونسے وقوع مین آیا اللہ تعالی نے اوسکی تنبیہ کی مگر یہ کمال فضل ہے اللہ تعالی کا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یار و نپر کہ ظاہر مین تنبیہ کی کہ وہ مقتول ہوے اور واقعی مین مرتبہ اونہونے
پایا کہ حیات چند روزہ دیکر حیات ابدی حاصل کی اور در حقیقت یہ بھی معجزہ ہے جناب سید عالم کا
اور ظہور ہے حضرت کے پیشین گوئی کا خبر دی تھی جناب سرور عالم نے اسیران بدر کی رہائی کیوقت

آزاد اونکا چھوڑ دو گے فدیہ لیکر اسیقدر مسلمانون مین سے شہید ہونگے اور صحابہ نے اسکو قبول کر لیا تھا چنانچہ
اوسکے مطابق وقوع مین آیا ستر قیدی رہا کیے تھے ستر صحابہ احد مین شہید ہوے اور اس جنگ مین
صحابہ کو جو ہزیمت ہوئی وہ بھی معجزہ جناب رسالت کا تھا اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرما دیا تھا کہ اگر تم صبر اور استقلال کرو گے فتح تمہاری ہوگی پس جنسے صبر ہو سکا اونہون نے ہزیمت
اوٹھائی اور جنگ گاہ سے چلے گئے اور جنہون نے ثابت قدمی کی اور استقلال رکھا گو تھوڑے تھے اللہ تعالے
نے اونپر کفار کو غالب ہونے دیا بلکہ کفار کے دلونمین باوجود کثرت قلیل سے ایسی ہیبت ڈالدی کہ
وہ پہلے میدان جنگ سے چلے گئے اور وہ چند صحابہ جو ہمراہ سید عالم کے جنگ مین ثابت قدم رہے میدان
اونہین کے ہاتھ رہا پس وعدہ فتح جو صبر کرنے پر مشروط تھا حسب ارشاد نبی کریم اوس جماعت
قلیل کے حق مین پورا ہوا اور دوبارہ جب نبی کریم نے مدینہ منورہ مین جا کر خود اون کفار پر حملہ کیا
اوسوقت اللہ تعالی نے ایسی ہیبت اونکو ناپاک اونکے دلون مین ڈالدی کہ خبر آمد آمد مجاہدان دین سنکر وطن کو بھاگے
یہ کھلی ہوئی نصرت ہے مسلمانونکی اور اگر نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو فی الحقیقت احد مین فتح ہے مسلمانونکی
اور شکست ہے کافرونکی اسواسطے کہ مشرکین مکہ حملہ آور ہوے تھے اور لشکر جمع کرکے جناب سید عالم پر چڑھائی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقط اونکا حملہ روکنے کو باہر نکلے تھے تا کہ اونکو اپنے ملک سے ہٹا دین اور اہل مدینہ
اونکے شر سے محفوظ رہین جو غرض مشرکین کی تھی پوری نہوئی بلکہ ناکام واپس گئے اور جو غرض جناب
سید البشر کی تھی وہ پوری ہوئی کہ اپنے ملک سے اونکو نکالدیا پس شکست اوسکی ہے جو ناکام رہا اور
مقصد اوسکا جنگ مین پورا نہوا اور جو اپنے مقصد پر کامیاب ہوا اور جو چاہا تھا اوسکو پورا کیا
فتح اوسکی ہے اور ایذا جو جنگ مین سید عالم کو کفار کے ہاتھ سے پہونچی اوسمین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جوہر شجاعت کھل گئی اہل شجاعت کے نزدیک زخم کھانا زیور ہے مردانگی اور دلیری کا اور انبیا
علیہم السلام کی شان سے ہے خدا کیواسطے کفار کے ہاتھ سے تکلیف اوٹھانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو

تحمل جانتے تھے اور خدا کی رضا کیواسطے نہایت خوشی سے ایذا کو قبول کرتے تھے اگر حضور خود اس
تکلیف کو اللہ کی رضا کیواسطے قبول نکرتے تو کفار نابکار کی کیا طاقت تھی کہ حضرت کو ایذا پہنچا
سکتے حضور نے اپنی قوت دفع اعدا مین دکھلادی ایک ذرا سا حربہ کا تیر یکا ابی ابن خلف کی گردن لگا دیا
تھا تڑپ تڑپ کر مر گیا اسی لڑائی مین ایک لکڑی خرمے کی ایک صحابہ کو دیدی وہ تلوار ہو گئی اور اوس
تلوار سے اونہون نے اعدا کو قتل کیا ایسا صاحب اعجاز اگر اونکے مٹانے پر مستعد ہو جاتا تو قہر حضور
قہر خدا تھا کون مخالف اوس سے نجات پاتا دکھلا دیا نبی کریم نے کہ ہمکو اللہ تعالی نے ہر طرح کی
قوت دی ہے مگر ہم پابند ہین رضائے الٰہی کے جیسے باذن اللہ دفع اعدا پر قوت رکھتے ہین ایسے ہی
اللہ کی رضا کیواسطے ایذا اوٹھانے پر قوت صبر بھی ہمکو حاصل ہے اور جنگ احد مین یہ بھی ظاہر کیا
کہ جناب سرور عالم کا ناصر اور معین خود اللہ تعالی جلشانہ ہے آپ محتاج لشکر کے نتھے گو لشکر ہزیمت پا
مگر حضرت غالب رہے چنانچہ اسیوجہ سے صاحب مواہب نے بعض علما سے نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ کہے
کہ جناب سرور عالم کو ہزیمت ہوئی اوس سے توبہ کرانا چاہیے اور اگر توبہ نکرے قتل کرنا چاہیے اسیطرح
جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین بے ادبی اور بے تعظیمی کا کلمہ کہے مستحق سزا ہے اسواسطے
کہ حضور کی محبت اور تعظیم ایمان ہے اللھم اجعلنا من احبائہ امین یارب العالمین وصلوۃ والسلام
علے سیدنا محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وعلے آلہ واصحابہ اجمعین اللھم صل وسلم وبارک علیہ

تمام شد رسالہ یازدہم بحمد اللہ وقوتہ

الحمد للہ کہ یہ گیارھوان رسالہ ابو الحسنات قطب الدین احمد کے اہتمام سے
ماہ مبارک صفر المظفر ۱۳۰۴ سنہ ہجری مطابق نومبر ۱۸۸۶ عیسوی مطبع
نامی لکھنؤ مین طبع ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ میں اکثر جزء بعد اجرائے طبع ہو کے شائقین کی خدمت میں عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی رہتی ہیں۔ قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

۱	۲	۳	۴	۵	۶
جنۃ الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
نور الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر المعجزات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر حضرت خاتم الانبیاء و المعجزات	کحل العینین فی ذکر سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
بشیر الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندر جال
بحر طلسم	دریائے طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فصاحت گلستان
مجموعہ خطب علی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہویں	فضائل چار یار	عملیات نادرہ
مجموعہ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ زنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابیں مطبع میں موجود ہیں اور ہر قسم کا کام مطبع میں طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کے مال کی ضرورت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے —

العبد

قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خاں — اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء

اشتہار | برکت آثار

اس ماہ میمنت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب گنجینہ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد داود علی خانصاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہر روایات صحیحہ کو
اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک
رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے
تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال
پر ملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالے
یکے بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ نہم
ہی جسکا نام کحل العینین فی ذکر سید الکونین ہے مطبع
نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت
مصنف ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۳ھ مین طبع ہو گیا ہے
لہذا کوئی صاحب بلا اجازت طبع قصد طبع کا
نفرمایئن راقم سے طلب کرلین -

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابوتراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ بارہواں رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الانبیا سے یہ

سکینۃ القلوب

فی

ذکر المحبوب

مولفہ شیدا آل احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفےٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یار لعلی [illegible] المشہور [illegible] القرشی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳[illegible] ھ

فہرست کتاب سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اَنْفَسَهُمْ عَرَبًا وَّعَجَمًا + وَاَشَدَّهُمْ بِهٖ رَاْفَةً وَّرَحْمًا + وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتَحَ اللّٰهُ بِهٖ اَعْيُنًا عُمْيًا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا وَّاٰذَانًا صُمًّا +

صبا تحیت شوقم بآنجناب رسان
پیام ذرۂ بیدل بآفتاب رسان

درانمقام کہ آرامگاه حضرت اوست
زمین ببوس و سلام من خراب رسان

اے رحمت عالمے کہ رحمت از تست
عصیان از ما چنانکہ عصمت از تست

لطفے بکن و روے مگردان از ما
چون پشتیے عاصیان امت از تست

کسکی آمد کا غلغلہ ہے بپا
ہر طرف ہے جو شور صلّے علٰے

باغ عالم مین کون آتا ہے
گل جو پھولا نہین سماتا ہے

غم دلون سے جو سبکے دور ہے آج
کسکے میلاد کا سرور ہے آج

بار باعث کھلا مسرت کا
جشن ہے ایسے کی ولادت کا

جس پہ تھا دو جہان کا دار و مدار
گردش چرخ تھی پے لیل و نہار

نہ فلک جسکی جستجو مین تھے
اور ملک جسکی آرزو مین تھے

شاہ یثرب ثلاثہ بطحے
اُسے نوحہ خوان ما اوسے

جو ازل سے ہے پیشوا سب کا
جو ابد تک ہے مقتدا سب کا

حق سے جو ہمکو بخشوائیگا
جس سے عالم نجات پائیگا

فخر عالم محمد عربی
مکی و ہاشمی و مطلبی

صلوۃ اللہ سرمدم بادا
بر محمد و آلہ الامجاد

مخمس

رکھتے ہیں گو دوش پہ اپنے گنہ کا بار ہم
پر ہیں مداح جناب سید ابرار ہم

پا گئے اوسکا ہم نہیں گر طاقت گفتار ہم
لطف پائینگے وصف کو سے احمد مختار ہم

لینگے خالق سے صلہ میں خلد کا گلزار ہم

ہے تو شان تجلی صاف ظاہر ہو گیا
حضرت موسیٰ کیصورت غش ہے خلق خدا

ست [illegible] ہے زمانہ طور ہے ارض و سما
وادی ایمن ہیں کیوں نہ بجا جلسہ شرکا

پڑھ رہے ہیں کسکا وصف روئے پر انوار ہم

خلق کا سید ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
ذات کا مظہر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے

شافع محشر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
مالک کوثر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے

ہیں اوسی مولیٰ کے لئے سب تشنہ دیدار ہم

بھیجی ہے خوشبو سوا ہو با خود عنبر فشان
خانۂ عطار کیصورت ہو گلیوں سے عیان

بوئے عطا گیں ہے لب جا و ابھی کون مکان
گیسوے مشکیں حضرت کی پڑیں ہیں جہاں

مشک عنبر کی کرین تو سوتا لک انبار ہم

مبتلا ہے ہجر [illegible] سا گو ہم سبھی
اور خوف روز حشر ہے بدا شک [illegible]

پر نہیں مایوس اپنے دل میں ہم ہیں کبھی ۔ رحمۃ اللعالمین کے ہم ہیں عاصی امتی

ہیں ازل سے مستحق رحمت غفار ہم

اشتیاق دید میں عشاق ہونگے مبتلا ۔ جذب دل بڑھا ہوگا ہو کے سامنا اب برملا

اسطرف سے آرزو وہاں غیرت عشق خدا ۔ لطف ہوگا معرکہ میں حشر کے او صدمزا

جب خدا سے ہونگے اوسکے طالب دیدار ہم ۔ اللہم صل علی محمد وسلم و بارک علیہ

اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہے کَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ جیسا بھیجا ہے ہم نے تم میں رسول تمہی میں کے یعنی تمہاری جنس سے کہ پڑھتا ہے تم پر آیتیں ہماری اور صاف کرتا ہے تمکو یعنی کفر سے اور ضلالت سے اور سکھاتا ہے تمکو کتاب اور کلام اور سکھاتا ہے تمکو ایسی چیزیں کہ تم کبھی نہ جانتے تھے یعنی تمہاری عقل کو اوسکی دسترس نہ تھی [illegible] اور شکر کرو میرا اور کفران نکرو میری نعمت کا [illegible] ارسلنا کا کاف تشبیہ متعلق ہے فاذکرونی سے پس معنی اس آیۃ کے یہ ہوئے کہ یاد کرو [illegible] جیسا کہ ہم نے بھیجا تم میں رسول ایسی صفات کا اور فاذکرونی پر واشکروا لی کا عطف کیا ساتھ [illegible] واسطے جمع کے موضوع ہے پس معنی یہ ہوئے کہ شکر کرو میرا جیسا کہ بھیجا میں نے رسول اور شکر کے معنی یہ ہیں کہ تو ایسا کام کرے خواہ ایسا بیان کرے کہ نعمت دینے والیکی نعمت کو مشہور کرے چونکہ قرآن قطعی ہے اور قرآن الہی کلام ہے ذکر کرینگا اور شکر کرینگے لہذا یہ حکم موافق اصول کے مفید ہے فرضیت کو متعلق کرنا فاذکرونی اور واشکروا لی کا کما ارسلنا کے ساتھ صریح دلالت کرتا ہے ماموریت ذکر جناب سرور عالم پر اسواسطے کہ ویسا ذکر اللہ تعالے کا اوسیوقت ہوگا جب ہم بیان کرینگے کہ اللہ تعالی نے ان صفات کا رسول ہمپر بھیجا اور واشکروا لی کا عطف فاذکرونی پر ظاہر کرتا ہے کہ نعمت ظہور جناب سید عالم کا شکر اللہ جل جلالہ کو واسطے مطلوب ہے اور شکر یاد کرنا ہے نعمت کا

چنانچہ تفسیر حقانی مین اسی جگہ پر مذکور ہے کہ منع کرنا کفران سے حکم ہے شکر کا اور شکر ذکر ہے اور تفسیر بیضاوی مین ہے کہ اُشکروا لی ما انعمت علیکم شکر کرو اوسکا کہ نعمت کی مین نے ساتھ اوسکے تمپر اور اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالی نے بیان کیا نعمت ارسال رسول کو اور اوسکی صفات کو جو ہمکو نفع پہونچانیوالے ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسی نعمت کا ذکر اور اسی نعمت کا شکر کے ہم مامور ہین اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ کاف تشبیہ کا متعلق ہے و لاتم نعمتی کے ساتھ یعنی قبلہ بیت المقدس سے منسوخ کرکے کعبہ کیطرف قرار دیا تاکہ پوری کرے تمپر اپنی نعمت جیسا کہ بھیجا تممین رسول یعنی جیسا کہ رسول تمپر وہ بھیجا جو افضل ہے تمام رسولون سے اور اول ہے تمام مخلوق سے خلقت اوسکی ویسی ہی اپنی نعمت تمپر پورا کرنے کیواسطے قبلہ بھی تمہارا کعبہ قرار دیا جو افضل ہے تمام مساجد و معابد سے اور پہلا معبد ہے جو زمین پر اللہ تعالی نے ابو البشر آدم علیہ السلام کیواسطے خود قائم کیا تھا اور پھر تعمیر کرایا اوسکو اپنے دوست ابراہیم خلیل اللہ سے جسکا لقب ہے بعدہ حکم فرمایا ذکر کا اور شکر کا پس جمیع انعامات ان آیات مین ارشاد ہوکر امر ذکر اور شکر فرمایا ہے دلالت النص سے اونہین نعمتونکا ذکر اور شکر مسلمانون پر واجب ہے مگر چونکہ اس حکم مین کوئی وقت اور کوئی قسم اور کوئی تعداد ذکر کی تشریح کے ساتھ ارشاد نہین ہوئی ہے لہذا اصدق ولسے محمد الرسول اللہ کے کہنے سے فرض ادا ہوجاتا ہے لیکن چونکہ بیان نعمت کہ مراد اوس سے ذکر جناب سید عالم ہی مامور ہے اور موافق اصول کے ہر مامور بہ اپنی ذات مین احسن ہے اور عبادت ہے لہذا تمام ذکر فضائل جناب سرور عالم ہمارے حق مین عبادت ہے اور اپنی ذات مین احسن ہے علی الخصوص اون صفات محمدیہ کا بیان جو اس آیہ کریمہ مین خود اللہ تعالی نے ارشاد کیے ہین زیادہ تر افضل ہے اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالی نے سب کچھ اوصاف اپنے حبیب کریم کے بیان کر دیے ہین چنانچہ فرمایا ہے علما نے کہ لفظ ارسلنا اشارہ ہے حضور کی رسالت اور بعثت کیطرف اور لفظ من موضوع ہے واسطے ابتدا کے پس منکم اشارہ ہے حضور کے ذکر باسعادت کیجانب اور یتلو علیکم آیاتنا اشارہ ہے معجزات کا اور یزکیکم اشارہ ہے حضور کے اخلاق اور فیوض در تعلیم امور باطن کا اور یعلمکم الکتاب والحکمۃ اشارہ ہے تعلیم احکام شریعت کا جو کتاب و سنت سے مستنبط ہے اور یعلمکم مالم تکونوا تعلمون اشارہ ہے تعلیم معرفت

الٰہی کا جل جلالہ یہ حال حضور کی رسالت اور بعثت اور ولادت باسعادت اور معجزات باہرات اور فیض باطنی اور تعلیم ظاہری وغیرہ کا جو کچھ بیان ہوگا وہ سب شرح ہے اس آیہ شریفہ کی اور آیہ کریمہ اوسکا متن ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے خود حضور کی ان حالاتکو بیان کیا ہے لہذا مختصر بیان ان صفات کا کیا جاتا ہے واسطے اتباع سنت الٰہی کے مختصر حال حضور کی رسالت اور بعثت کا یہ ہے کہ اگلے کل انبیا کی رسالت مخصوص ہوتی تھی بعض اقوام بنی آدم کیواسطے اور حضرت سید عالم کی رسالت عام ہے تمام مخلوق کو شامل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ نہین رسول کیا ہمنے تمکو الا کافہ انسان کیواسطے اور دوسری آیہ شریفہ مین ارشاد کیا ہے قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا کہو اے محمد مین رسول ہون اللہ کا تمہاری سبکی طرف کہا ہے قاضی نے اس آیہ پاک کی تفسیر مین اَلْخِطَابُ عَامٌّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوثًا إِلَى كَافَّةِ الثَّقَلَيْنِ وَسَائِرُ الرُّسُلِ إِلَى أَقْوَامِهِمْ یعنی خطاب عام ہے اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کافہ ثقلین کیطرف اور سب انبیا اپنی قومون کیطرف اور بخاری شریف مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً یعنی ہر نبی کہ مبعوث کیے گئے تھے اپنی قوم کیطرف خاص کر کے اور مبعوث کیا گیا ہون مین کافہ ناس کیطرف اور صحیح مسلم مین ہے کہ کل مبعوث کیے گئے تھے اپنی قوم کیطرف خاص کر کے اور مبعوث کیا گیا ہون مین کل سرخ اور سیاہ کیطرف شارحین نے لکھا ہے کہ سرخ سے مراد عجم کے گورے لوگ اور سیاہ سے انکے سوا اور انسان مراد ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ سرخ سے مراد ہین انسان اور سیاہ سے جن امام نووی نے فرمایا ہے کہ یہ سب صحیح ہی لیس بالتحقیق حضور مبعوث کیے گئی ہین اون کل کیطرف کتب عقائد سے ثابت ہوتا ہے کہ اجماع ہے تمام اہل سنت والجماعت کا قدیم سے اسامر پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہین ثقلین کیطرف اور صاحب درمختار نے لکھا ہے کہ منکر عموم رسالت نبی کریم بھی کافر ہے اور ذکر ولادت شریف کا بلفظ منکم جسپر تشدید ہے تفصیل اوسکی بیان ولادت مین آویگی وَيُعَلِّمُهُمْ آيَاتِنَا

جو اشارہ ہے حضرت کے معجزات کا پس حضور کے معجزات کی کیفیت کیا اور کی حد علم ہمیں ہو سکتی انکا انبیاء کے معجزات
محدود تھے موسیٰ علیہ السلام بڑے نبی معظم تھے اونکو اللہ تعالیٰ نے نو معجزے عنایت کیے تھے چنانچہ قرآن مجید میں فرماتا ہے
تسع آیات اور حضور کی نسبت میں خود فرمایا لنریہ من آیاتنا آیات کو اللہ تعالیٰ نے مضاف کیا ہے ضمیر
متکلم کیطرف اور ضمیر ذات کیطرف مندرج ہوتی ہے ایسی عجیب نشانیاں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے خاص ہیں وہ ظاہر
کی ہیں رسول کریم نے اور اللہ تعالیٰ کے آیات کی حد نہیں ہے پھر کیا کوئی بیان کر سکتا ہے کہ کیا ہو سکتا ہے حضور کے
معجزے انکو ایک قسم معجزات کی کرامات اولیاء امت محمدیہ ہیں کہ تا قیام قیامت خلق میں جاری رہینگے پس اسقدر ہمکو
سمجھ لینا چاہیے کہ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد ولا تحصی ہیں بعدہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب
کی صفت یزکیہم تمکو پاک کرتا ہے یہ صفت بھی معجزہ نبی کریم کے کسی نبی میں نہ تھی انبیاء کا کام تھا راہ خدا کی تعلیم
کرنا اور طریقہ عبادت سکھانا اونہوں نے راستہ بتا دیا جو اوس راستہ چلا اگر عنایت خدا اوسکیطرف متوجہ ہوئی
وصول مقصد سے فائز ہو گیا یہ شان ہمارے نبی کریم کی ہے کہ حضور نے اپنے فیض سے ہزاروں [illegible]
کافروں کو مومن اور [illegible] بنا دیا چنانچہ مروی ہے کہ فتح مکہ میں فضالہ ابن عمیر روایت کرتے ہیں
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف بیت اللہ شریف میں مشغول تھے اور صحابہ سب مطمئن ہو گئے تھے بسبب مکہ
فتح ہو جانے کے اوس وقت میرے دل میں یہ مضمون آیا کہ اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کروں اور
یہ سوچ کر حضرت کیطرف چلا ایک مرتبہ حضور نے میری طرف دیکھکر فرمایا آؤ فضالہ کیا تو اپنے دل میں یہ تصور کرتا ہے
کہ اللہ کے رسول کو قتل کرے فضالہ کہتے ہیں میں ڈر گیا اور کہا میں نے لا یا رسول اللہ نہیں اے رسول اللہ
پھر حضرت سرور عالم نے دست مبارک میرے سینہ پر رکھ دیا اور دعا دی قسم ہے خدا کی قبل حضرت کا ہاتھ رکھنے کے
مجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا حضرت کا اور جس وقت آپنے دست مبارک رکھ دیا کوئی شخص حضور سے زیادہ مجھکو
محبوب نہ تھا اور جنگ حنین میں شیبہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم تنہا میدان میں رہ گئے تھے میں نے ارادہ کیا کہ حضرت کے
چچا حضرت امیر حمزہ نے میرے آبا کو قتل کیا ہے آج اوسکا بدلا حضرت سید عالم سے لوں اور میرا ارادہ تھا کہ تمام

انسان اگر آپکے مطیع ہو جاوینگے میں اطاعت نکرونگا الغرض میں نے حضرت کیطرف قصد کیا جب قریب آپکے پہونچا
دیکھا میں نے شعلہ آگ کا مثل برق کے میرے اور انکے درمیان میں پیدا ہوا اور قریب تھا کہ مجھکو جلا دے پس فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے شیبہ نزدیک آجا میں قریب آگیا حضور نے دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور
فرمایا کہ اے پروردگار اسکو شر شیطان سے پناہ دے اللہ تعالی نے وہ قصد میرے دل سے بالکل نکال ڈالا قسم ہے خدا کی
اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو محبوب ہوگئے اپنے چشم وگوش سے اور فرمایا حضور نے کفار سے قتال کر
پس میں حضور کے آگے جاتا تھا اور کافروں سے لڑتا تھا قسم ہے خدا کی اوسوقت اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو
اوسکو بھی قتل کرتا خیال کرنا چاہیے کہ کیسی قوت کفر سے پاک کرنیمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے
دی تھی کہ ایسے وقت میں کہ حضور کفار کے نرغے میں تھے اور ہجوم تھا اعدائے دین کا اور خاطر شریف اونکے اوپر
متوجہ تھی جب شیبہ کو دیکھا دریافت کرلیا کہ اس شخص میں استعداد قبولیت فیض ہے فوراً توجہ فرمائی اور طرفۃ العین
میں ایسے کفر شدید سے پاک کردیا اور بجائے کفر کے ایمان کامل اونکے دل میں بھر دیا اور پاک کردینے کی صفت حضور
میں اس مرتبہ پر تھی جو آپکے اتباع اور محبت میں اپنی خودی کو مٹا کر آپکے مظہر ہوگئے تھے وہ جسکو چاہتے تھے دم بھر میں پاک کردیتے
تھے چنانچہ مثنوی شریف میں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سیدنا علی مرتضی سے اور ایک کافر سے مقابلہ ہوا
جب حضرت رضی اللہ عنہ نے اوسپر غلبہ پایا تلوار نکالی اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا

او خدو انداخت بر روئے علی — افتخار ہر نبی وہر ولے
او خدو انداخت بر روئے کہ ماہ — سجدہ آرد پیش او در سجدہ گاہ

یعنی اوس نے بے ادبی کی تھوک دیا حضرت امیر نے تلوار ہاتھ سے ڈالدی اور اوسکے حال پر توجہ فرمائی اور ایک نظر فیض اثر سے اوسکو کفر سے پاک کردیا اور مومن کیا

اے علی کہ جملہ عقل و دیدہ — شمہ وا گو از انچہ دیدہ
تیغ حلمت جان ما را چاک کرد — آب علمت خاک ما را پاک کرد
بازگو دانم کہ این اسرار ہوست — زانکہ بے شمشیر کشتن کار اوست

انسان اگر آپکے مطیع ہوجاوینگے مین اطاعت نکرونگا الغرض مین نے حضرت کیطرف قصد کیا جب قریب آپکے پہونچا دیکھا مین نے شعلہ آگ کا مثل برق کے میرے اور اونکے درمیان مین پیدا ہوا اور قریب تھا کہ مجھکو جلاوے پس پایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے شیبہ نزدیک آجا مین قریب آگیا حضور نے دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا کہ الٰہی اوسکو شر شیطان سے پناہ دے اللہ تعالی نے وہ قصد میرے دل سے بالکل نکالڈالا قسم ہے خدا کی اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو محبوب ہوگئے اپنے چشم وگوش سے اور فرمایا حضور نے کفار سے قتال کر پس مین حضور کے آگے جاتا تھا اور کافرونسے لڑتا تھا قسم ہے خدا کی اوسوقت اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو اوسکو بھی قتل کرتا خیال کرنا چاہیے کہ کیسی قوت کفر سے پاک کرنیمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے دی تھی کہ ایسے وقت مین کہ حضور کفار کے نرغہ مین تھے اور ہجوم تھا اعداے دین کا اور خاطر شریف اونکے دفع پر متوجہ تھی جب شیبہ کو دیکھا دریافت کرلیا کہ اس شخص مین استعداد قبولیت فیض ہے فوراً توجہ فرمائی اور طرفۃ العین مین ایسے کفر شدید سے پاک کردیا اور بجاے کفر کے ایمان کامل اونکے دلمین بھردیا اور پاک کردینے کی صفت حضور مین اس تبہ پر تھی جو آپکے اتباع اور محبت مین اپنی خودی کمو کر آپکے مظہر ہوگئے تھے وہ جسکو چاہتے تھے دم بھر مین پاک کردیتے تھے چنانچہ مثنوی شریف مین مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سیدنا علی مرتضی سے اور ایک کافر سے مقابلہ ہوا جب حضرت رضی اللہ عنہ نے اوسپر غلبہ پایا تلوار نکالی اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا

اوخدو انداخت بر روے علی	افتخار ہر نبی و ہر ولے ؎
اوخدو انداخت بر روے کہ ماہ	سجدہ آرد پیش او در سجدہ گاہ

یعنی اوسنے بے ادبی کی تھوک دیا حضرت امیر نے تلوار ہاتھ سے ڈالدی اور اوسکے حال پر توجہ فرمائی اور ایک نظر فیض اثر سے اوسکو کفر سے پاک کردیا اور مومن کیا

اے علی کہ جملہ عقل و دیدہٗ	شمۂ وا گو از انچہ دیدہٗ ؎
تیغ حلمت جان ما را چاک کرد	آب علمت خاک ما را پاک کرد
باز گو دانم کہ این اسرار ہوست	زانکہ بے شمشیر کشتن کار اوست

اے علی تم سراسر عقل اور بصر ہو کچھ بیان تو کرو جو کچھ تمنے دیکھا ہے تمہاری تیغ حلم نے میری جانکو چاک کیا ہے اور تمہاری آب علم نے میری خاک کو پاک کیا ہے صاف بیان کیجیے مین جانتا ہون کہ یہ بھید اوسی خالق مطلق کے ہیں اسواسطے کہ بے تلوار کے مارنا اوسی کا کام ہے

باز گوا ے باز عرش خوش شکار	تا چہ دیدی این زمان از کردگار
چشم تو ادراک غیب آموختہ	چشمہائے حاضران بر دوختہ

صاف بیان کیجیے اے باز عرش اچھا شکار کرنیوالے کیا دیکھا اسوقت آپنے کردگار سے یعنی اللہ تعالی نے کیا آپکو دکھا دیا تمہاری آنکھ نے چھپی باتوں کا ادراک نا سیکھا ہے اور حاضرین کی آنکھیں بند ہین یعنی جو اسرار الہی دیکھتے ہو ہم لوگ نہین دیکھ سکتے ہین

یا تو واگو انچہ عقلت یافتست	یا بگویم انچہ بر من تافتست
از تو بر من تافت چون داری نہان	می فشانی نور چون مہ بے زبان
لیک اگر در گفت آید قرص ماہ	شب روان را زود تر آرد براہ

یا تو آپ بیان کرین جو کچھ آپکی عقل کو حاصل ہوا ہے یا مین کہون جو کچھ مجھپر تجلی ہوئی ہے آپسے مجھپر نور چمک رہا ہے آپ چھپاتے کیون ہین پہونچاتے ہین نور آپ بے زبان مثل ماہ کے یعنی آپکی توجہ سے نور ہدایت آپکا بطور پرتو میرے دل پر پڑا رہا ہے اور قلب میرا نورانی ہوتا جاتا ہے لیکن اگر کلام کرے قرص ماہ تو رات کے چلنے والونکو جلد تر راہ حق پر لے آوے یعنی آپ مثل ماہ کے ہین آپکا نور بے تعلیم زبانی کے دلونکو منور کرتا ہے اگر زبان سے کچھ ارشاد ہو تو جلد تر سالک واصل ہو الغرض بہت سے کلمات اوس نو مسلمان نے جوش تپاکی محبت سے کہے بعدہٗ اولیا مدینۃ العلوم نے زبان حقیقت الہام الموٗلی اور ارشاد فرمایا

گفت من تیغ از پئے حق میزنم	بندۂ حقم نہ مامور تنم
شیر حقم نیستم شیر ہوا	فعل من بر دین من باشد گوا
من چو تیغم وان زنندہ آفتاب	ما رمیت از رمیت در حراب
رخت خود را من زرہ برداشتم	غیر حق را من عدم انگاشتم

من چو تیغم پر گہرہائے وصال	زندہ گردانم نہ کشتہ در قتال
سایہ ام من کدخدایم آفتاب	حاجبم من نیستم او را حجاب
خون بنوشد گوہر تیغ مرا	باد از جا کے برد میغ مرا
جز بیاد او بجنبد میل من	نیست جز عشق احد سرخیل من
چون در آمد علتے اندر غزا	تیغ را دیدم نہان کردن سزا
تا احب اللہ آید نام من	تا کہ ابغض للہ آید کام من

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اللہ ہی کے ہو گئے ہیں جو کام کرتے ہیں اوسیکی رضا کیواسطے کرتے
ہین اسوقت تک مین خدا کیواسطے تجسے قتال کرتا تھا اب ایک علت دوسری لڑائی مین پیدا ہو گئی یعنی تو نے
وہ فعل کیا جو میری ذات سے متعلق ہے اسلئے تلوار کا روکنا ہی مجھکو سزاوار تھا تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ ہم اللہ کیواسطے محبت
کرتے ہین اور اللہ ہی کیواسطے بغض کرتے ہین ہم اوسکی محبت مین محو ہین اپنا تعلق باقی ہی نہین ہے اور صفت پاک
کرنیکی حضرت سید عالم کی ابتدا امت پر جاری ہیگی حضرت نے کمال رحمت سے طریقہ عبادت کے امت کو وہ تعلیم کیے ہین
کہ جو کوئی مسلمان اونکو کریگا اونکی برکت سے گناہ سے پاک ہو جاویگا چنانچہ مذکور ہو چکا ہے کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ گناہون سے
پاک کرتے ہین سوا اسکے ایک طریقہ توبہ کا حضور نے سکھادیا ہے کیسا ہی گنہگار ہو جب دل مین نادم ہو کر گناہ کو ترک کر دیگا
تو جو گناہ اوس سے سرزد ہو چکے ہین اونسے پاک ہو جاویگا اور اگر باوجود اس وسعت رحمت کے کوئی امتی رسول کریم کا
مبتلائے معاصی ہو کر بے توبہ مر جاویگا تو قیامت کے دن شفاعت نبی کریم اوسکو اللہ تعالیٰ سے پاک کرادیگی الحمد للہ
علی ذالک اور جو اتباع کامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے ہین اونکو حضور ایسا پاک کرتے ہین کہ صفات بشری سے
بھی پاک ہو کر مظہر صفات خدا ہو جاتے ہین چنانچہ حدیث شریف قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی زبان سے
فرماتا ہے کہ جو میرا تقرب حاصل کرتے ہین ساتھ نوافل کے یعنی مجاہدات اور ریاضات شاقہ کرتے ہین جو اوپر فرض نہین ہین
اونکی سماعت اور بصارت ہو جاتا ہون مجھکو سے سنتے ہین اور مجھکو سے دیکھتے ہین اور مجھکو سے چلتے ہین اور مجھکو سے بولتے ہین

اور بعدہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ اور تعلیم کرتا ہے تمکو کتاب اور حکمۃ ایسا تعلیم کیا ہے جناب رسالت پناہ نے امت کو کہ علماء امت کو علم مین یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے کہ حضور نے خود فرمایا ہے علماء میری امت کے مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے شب معراج مین سید الانبیا سے پوچھا کہ آپنے اپنی علماء امت کو مثل ہمارے فرمایا ہے حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی کیا تم اونکا امتحان کر لوگے چنانچہ روح امام حجۃ الاسلام کے حاضر ہوے اور حضرت موسی علیہ السلام سے گفتگو کی اور موسی علیہ السلام نے تسلیم کر لیا کہ فی الواقع علماء امت محمدی کی ایسی شان ہے اور اسکو ثقات گواہ فضل کے مفصل پر اونکی تصانیف موجود ہین جسکو شک ہو کتب تفاسیر اور فقہ اور اصول وغیرہ کو دیکھے کہ وہ اپنے مصنفونکی علم اور فضل پر خود گواہی دیرہی ہین بعد اوسکے اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ یعنی سکھاتا ہے تمکو وہ جسکو تم جان نسکتے تھے یعنی عرفان الٰہی تمکو سکھاتا ہے یہ بھی حضور کے خصائص سے ہے اگلے انبیا علیہم السلام خود عارف تھے لیکن عرفان تعلیم نکرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم عرفان اپنے یارونکو تعلیم فرمایا اور یہ علم سینہ بسینہ اوسنے امت محمدی مین جاری ہوا اور حضور کی تو یہ شان تھی کہ جو شخص صدق دل سے ایمان لایا اور ایک نظر حالت ایمانیہ مین حضور کو دیکھا عارف ہوگیا اسواسطے کہ آپکی دید دید خدا حاصل ہوتی تھی چنانچہ حدیث مین ہے من رانی فقد رای الحق پس جسکو دید خدا حاصل ہوگئی اوسکے عارف ہونے مین کیا شک ہا اور حضور کا تو مرتبہ ہی اللہ تعالی نے آپکے یاران نامدار مین جو محبت نبی کریم مین محو ہو کر آئینہ جمال محمدی ہو گئے تھے اونکو یہ رتبہ دیا تھا کہ اونکے دیکھنے سے اور اونکی ادنی توجہ سے کافر دم بھر مین عارف ہوجاتے تھے چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف مین لکھا ہے کہ قیصر روم کا وکیل اوسکا فرستادہ مدینہ منورہ مین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی

ملاقات کو حاضر ہوا اور لوگونسے پوچھنے لگا

گفت کو قصر خلیفہ اے حشم	تا من اسپ و رخت را آنجا کشم

کہان ہے قصر خلیفہ کا تاکہ مین وہان جاؤن

قوم گفتند ش کہ او را قصر نیست	مر عمر را قصر جان روشنیست

گرچہ از میری درآوازہ ایست	ہیچ درویشان مرادرا کازہ ایست
اے برادر چون نہ بینی قصر او	چونکہ در چشم دلت رستست مو
چشم ودل از موئے علت پاک دار	وانگہان دیدار قصرش چشم دار

لوگون نے اوسکو جواب دیا کہ اونکا قصر نہین ہے خاص کر اونکا قصر جان روشن ہے اگرچہ وہ امیر کہلاتے ہین مگر مثل درویشون کے اونکا چھپرکا مکان ہے اور جو اونکا قصر ہے اوسکو تو دیکھ نہین سکتا اسواسطے کہ تیرے دل کی آنکھ مین مو کفر جمے ہوئے ہین پہلے چشم دلکو مو علت سے پاک کر اوسوقت اونکے قصر کے دیکھنے کی امید کر

چون رسول روم این الفاظ تر	در سماع آورد شد مشتاق تر

جب رسول روم نے یہ اوصاف سنے زیادہ تر مشتاق ہوا اور بجا ڈہونڈنے لگا

ہر طرف اندر پئے آن مرد کار	می شدی پرسان او دیوانہ دار
کاینچنین مردی بود اندر جہان	وازجہان مانند جان باشد نہان

ہر طرف وہ قاصد ڈہونڈتا تھا اور دیوانہ دار لوگونسے پوچھتا تھا کہ ایسے بھی لوگ دنیا مین ہین کہ اتنے بڑے نامور ہوکر مثل جانکے نہان رہین

دید اعرابی زنے اورا دخیل	گفت عمر اینک بزیران نخیل
زیر خرمابن زخلقان اوجدا	زیر سایہ خفتہ بین سایہ خدا

ایک اعرابی عورت نے اوسکو پتہ بتایا کہ خلیفہ یہ درخت کے نیچے ہین درخت خرما کے نیچے خلق سے جدا دیکھ لے سایہ مین سو رہا ہے خدا کا سایہ

آمد آنجا او وازدور ایستاد	مرعمر را دید ودر لرزہ فتاد
ہیبتے زان خفتہ آمد بر رسول	حالتے خوش کرد بر جانش نزول
مہر وہیبت ہست ضد یکدگر	آن دو ضد را دید جمع اندر جگر

گفت با خود من شہان را دیدہ ام
پیش سلطانان مہ گردیدہ ام
از شہانم ہیبت و ترسی نبود
ہیبت این مرد ہوشم را ربود
بس شدستم در مصاف و کارزار
ہمچو شیر اندم کہ باشد در شکار
بسکہ خوردم بس زدم زخم گران
دل قوی تر بودہ ام از دیگران
بے سلاح این مرد خفتہ در زمین
من بہفت اندام لرزان ہیبت این
ہیبت حق ست این خلق نیست
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

یعنی قاصد نے جب حضرت خلیفہ کو دیکھا ہیبت سے جسم اوسکا کانپنے لگا اور اپنے دلمین اوسنے کہا کہ مین بڑے بڑے بادشاہونکے پاس گیا ہون اونکی مجھپر ہیبت نہین ہوئی اور بہت سی لڑائیونمین مثل شیر ونکے مین نے حملہ کیا اور کبھی مین نہین ڈرا بے ہتیار کے یہ ایک مرد زمین پر سو رہا ہے مین مارے ہیبت کے تمام بدن سے کانپ رہا ہون یہ کیا بات ہے آخر سمجھا کہ یہ ہیبت حق ہے خلق سے نہین ہے ہیبت اس مرد صاحب دلق کی نہین ہے الغرض وہ قاصد کھڑا رہا تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر المومنین بیدار ہوئے اوسنے سلام کیا آپنے جواب دیا اور اپنے قریب بلا لیا اور راز کی باتین اوس سے ارشاد کین

بعد ازان گفتش سخنہائے دقیق
در صفات پاک حق نعم الرفیق
شیخ کامل بود و طالب مشتہے
مرد چابک بود و مرکب در گہے
دید آن مرشد کہ او را شاد داشت
تخم پاک اندر زمین پاک کاشت

چونکہ حضرت خلیفہ مرشد کامل اور وہ مرد طالب تھا اور استعداد قبولیت فیض کی رکھتا تھا آپنے تخم پاک یعنی علم عرفان زمین پاک یعنی اوسکے دلمین بو دیا جب اوسپر حال روح منکشف ہوا اوسنے سوال کیا کہ جان پاک نے اوس مقام اعلی سے اس اسفل کیطرف کیونکر نزول کی

مرغ بے اندازہ چون شد در قفس
گفت حق بر جان فسون خواند و قصص

برعدم ہا کان ندارد چشم و گوش
چون فسون خواند ہمین آید بجوش

از فسون او عدم ہا زود زود
خوش معلق میزند سوے وجود

اور بہت راز اوسکو تعلیم کیے

از عمر چون آن رسول این را شنید
روشنیے در دلش آمد پدید

محو شد پیشش سوال و ہم جواب
گشت فارغ از خطاب و از جواب

اصل را دریافت بگذشت از فروع
بہر حکمت کرد در پرسش شروع

الغرض اوس کافر کو حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ نے ایکدم بھر مین عارف کردیا اور جناب سیدنا علی مرتضیٰ سے تعلیم عرفان بہت جاری ہوئی اور تا قیامت یہ علم خلفائی جناب مرتضیٰ سے سینہ بسینہ جاری ہے اور یہ سب فیض جناب سید عالم کا اللہ تعالیٰ نے یہ صفات نبی کریم کے ارشاد فرما کر حکم دیا کہ مجھکو یاد کرو اور خبر اوسکی یہ فرمائی کہ ہم تمکو یاد کرینگے کیا کیا ہے رحم اللہ تعالیٰ نے امت پر بطفیل اپنے حبیب کریم کے اور بعدہ شکر کا امر کیا اور بعد شکر کے اور تاکید کے فرمایا بکفران نعمت نکرو اسیواسطے علماے دین نے ایام ولادت مین علی الخصوص یوم ولادت مین کہ افضل الایام ہے بعد عید دلانیوالا اس نعمت کا ہے محفل میلاد رسالت کو مستحسن قرار دیا ہے اسواسطے کہ اس محفل شریف مین اسی نعمت کا بیان ہوتا ہے اور تشریف لانا حضور کا یعنی پیدا ہونا اولاد آدم مین کہ مولد شریف اسی سے عبارت ہے خود بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین ارشاد کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ترجمہ اس آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ تحقیق آیا تم مین ایک رسول تمہاری ذاتون سے اور تمہاری جنس سے یعنی اولاد آدم سے غالب ہے اوسپر یعنی دشوار ہے اوسپر یہ کہ مشقت مین پڑو تم اور نقصان اوٹھاؤ تم دنیا اور آخرت مین اور حریص ہے تمپر اور بہت رافت اور رحمت کرنیوالا ہے مومنون کے ساتھ مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیہ شریفہ مین بہت سے مطالب بیان کیے ہین فرمایا ہے لقد جاءکم آیا تم مین انکے واسطے پہلے سے ہونا ضرور ہے تاکہ لفظ آنیکی اوسپر صادق آوے لہذا اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ وجود آنحضرت کا سید عالم کا

اصلا ہم تسلیم پہلے ہی ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے فرمایا ہے نبی کریم نے انا من نور اللہ والخلق
کلھم من نوری میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام خلق میرے نور سے ہے آدم بھی خلق میں سے ہیں پس
وجود اونکا بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے آپ اصل ہیں تمام خلق کے اور ایک حدیث میں یہ فرمایا ہے کہ میں
نبی تھا درحالیکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی آدم کی خلقت سے پہلے سے حضور نبی ہیں اور آنیوالے کیواسطے
یہ بھی ضرور ہے کہ اول اور کسی مقام سے ہو ورنہ لفظ آنیکا صادق نہ ہوگا پس آیۂ شریفہ لقد جاءکم سے صاف ظاہر ہے
کہ نبی کریم اول فضائے قرب الٰہی میں آئے رب سے کہ اصل تھے جب اللہ تعالی نے زمین آسمان کو بنالیا اور آدم کو پیدا کیا
اور اولاد کو اونکی نسل سے پھیلایا تب اوس نور شریف کو جو اصل ہے تمام مخلوق کا بسبب اپنی رحمت کے حکم دیا کہ اولاد
آدم میں جلوہ گر ہو واسطے ہدایت کے پس وہ نور شریف اولاد آدم میں تشریف لایا اور فعل جاء کا اسناد رسول
کیطرف ہے یعنی حضور خود اپنی رحمت سے ہم افتادگان خاک کیطرف متوجہ ہوئے اور ہم میں تشریف لائے بعدہ ارشاد کیا
من انفسکم یعنی آیا رسول تمہاری ذات والنسب سے اس مقام پر اللہ تعالی خبر دیتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کی
اپنی امت پر اسواسطے کہ اگلے انبیا کو جو اللہ تعالی نے اونکی قوموں پر بھیجا ارشاد فرمایا والی عاد اخاھم
ھودا حضرت ہود کو اللہ تعالی نے قوم کا بھائی فرمایا اور اسی طرح حضرت لوط اور حضرت صالح اور حضرت شعیب
کو قوم کا بھائی ارشاد کیا اور اخوت کئی قسم کی ہوتی ہے اخوت نسبت اخوت رضاع اخوت اتباع اخوت وطن
اخوت اسلام یہ سب اخوتیں موجب شفقت اور محبت ہیں لیکن شدت کیوقت اور انحراف کیوجہ سے باعث کراہت
اور نفرت کے ہو جاتی ہیں اسیوجہ سے کل انبیا علیہم السلام قوم پر شفیق تھے لیکن جب قوم نے انحراف کیا اور اونکو
ایذا دی آخر الامر انبیا نے بھی اپنی قوموں کو بددعا کی اور نفرت قوم سے اونکو پیدا ہو گئی چنانچہ نوح علیہ السلام نے
دعا کی کہ اے اللہ کسی کافر کو زمین پر نہ چھوڑ اور سب برباد ہو گئے اور وقت نزول عذاب کے انبیا نے اوس قوم معذب سے کنارہ کیا
اور علیحدہ ہو گئے اور قیامت کے دن کوئی بھائی کسی دوسرے بھائی کی شراکت نکریگا بلکہ بھائی بھائی سے بھاگے گا
یوم یفر المرء من اخیہ چنانچہ کل انبیا بھی اوسدن نفسی نفسی فرماتے ہونگے اور بیان شفاعت میں مذکور ہو چکا ہے

کہ جب لوگ ہول حشر سے پریشان ہونگے اللہ کیطرف وسیلہ ڈھونڈینگے اور کل انبیاء اولوالعزم کیخدمت مین حاضر ہوکر
درخواست شفاعت کرینگے سب انبیا ایک مضمون نفسی جوابدینگے کہ آج ہمارا رب ایسے غضب مین ہے کہ نہ قبل اسکے کبھی
ایسا غضب مین ہوا تھا اور نہ آئندہ ہوگا او نفسی نفسی فرماوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے بھائی
نہین فرمایا بلکہ ارشاد کیا رسول من انفسکم آیا رسول تمہاری ذاتون سے یعنی اشارہ اسطرف ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نسبت اپنی امت سے ایسی ہی جیسے نسبت جانکو جسم سے ہوتی ہے بسبب کمال شفقت اور رحمت کے
ہر چند لوگ امت کے گناہ کرتے ہین لیکن حضور شفاعت کرینگے اور کسیوقت مین اور کسی حالتمین امت سے دست کشی نکرینگے
اور قیامت کے روز کہ سب انبیا نفسی نفسی کہتے ہونگے جناب سید عالم اوسوقت بھی امتی امتی فرماوینگے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان	چہ باک از موج بحران را کہ باشد نوح کشتیبان

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ اور دوسری قرأت مین بروایت انس رضی اللہ عنہ لفظ انفسکم مین فاکو فتح ہے
یعنی اَنفَسکم اس قرأت سے معنی اس آیہ شریفہ کے یہ ہوے کہ ہر آئنہ آیا تم مین رسول تمہارا نفیس تر لوگون سے ایک نفاست
اجداد جناب نبوت کی یہ ہے کہ پاک کہا ہے اللہ تعالی نے حضور کے نسب کو سفاح جاہلیت سے از آدم تا بہ عبد اللہ
جسقدر اجداد محمدی ہین سب زنا سے پاک ہین چنانچہ اول جب نور محمدی حضرت آدم سے منتقل ہو کر حضرت شیث کو
سپرد ہوا ہے اوسوقت بحکم الٰہی آدم نے حضرت شیث سے عہدنامہ لکھوالیا تھا اس مضمونکا کہ اس نور کی محافظت کرنا اسیطرح
سے کل اجداد محمدی سے پہلے عہدنامہ حفاظت نور شریف کا لکھوالیا جاتا تھا بعدہ وہ نور شریف اوسکے سپرد ہوتا تھا
اور اخیر مین حضرت قیذار کیوقت سے عہد زبانی فقط لیا جاتا تھا اور اسیطرح کل خباثت سے پاک تھے اجداد محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اپنی طہارت نسب شریف کی خبر دی ہے فرمایا ہے
نکالا گیا ہون مین اصلاب پاک سے طرف ارحام پاک کے اور مشکوۃ مین صحیح مسلم شریف سے بروایت واثلہ مروی ہے
کہتے ہین راوی کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا کنانہ
کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے اور چھانٹ لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور برگزیدہ کیا مجھکو

بنی ہاشم سے الغرض قرات آیہ کریمہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اور احادیث جناب نبوت سے صاف
ظاہر ہے کہ اجداد نبوی کل خباثت سے پاک تھے اور طاہر اور برگزیدہ کیا تھا اللہ تعالی نے اونکو حبیب اللہ تعالی
نے اونکو تمام اولاد آدم مین نفیس تر یاد فرمایا اور نبی کریم نے اونکی طہارت اور برگزیدگی کو ثابت کیا تو ضرور
ہے کہ وہ کل شرک اور کفر سے بھی پاک ہون اسواسطے کہ شرک وہ ہے کہ جسکو اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ
نَجَسٌ یعنے مشرکین نجس ہین پس نجاست طہارت کے ساتھ جو صفت ہے اجداد نبوت کی کب جمع ہو سکتی ہے دوسری
آیہ کریمہ مین اللہ تعالی شرک کی نسبت مین فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ تحقیق اللہ تعالی شرک کرنیوالیکو نہ بخشیگا اور بخشیگا اوسکے سوا جسکو چاہے پس شرک سا فعل قبیح
جو قطعی غیر مغفور ہے وہ برگزیدہ مین کب پایا جا سکتا ہے اور شرک کرنیوالونکو اللہ تعالی قرآن مجید مین صدہا
مقام پر برا کہتا ہے اور اونکی مذمت کرتا ہے اور اجداد نبوی کو نفیس تر اولاد آدم مین فرماتا ہے اس درجہ اونکی مدح
کرتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ شرک اور کفر سے پاک تھے اور خیال کرنا چاہئے کہ مکھی وغیرہ جو کپڑے نجاست پر بیٹھ جاتی
ہین اللہ تعالی نے حضور کے جسم اطہر پر اونکا بیٹھنا گوارا نفرمایا پھر کیونکر نور محمدی کو ایسے لوگونمین سپرد کرتا جنمین
نجاست شرک ہوتی اور اللہ تعالی جلشانہ نے مضمون طہارت اجداد نبوی شرک اور کفر سے دوسری آیہ شریفہ
وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ مین صراحت سے ظاہر فرمایا ہے اس آیہ کریمہ کے یہ معنی ہین کہ دورہ دیا ہے تمکو
اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنیوالونمین یعنی اون لوگونمین جو موحد خدا پرست ہین اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے اس آیہ شریفہ کی تفسیر مین مروی ہے کہ آئی مِنْ نَبِیٍّ اِلٰی نَبِیٍّ نبی کے معنی آگاہ کے ہین پس اس قول سے
معلوم ہوتا ہے کہ اجداد نبوی تنہا خدا پرست ہی نہ تھے بلکہ عارف خدا تھے اور شایان مرتبہ جناب سرور عالم بھی
یہی ہے کہ اجداد محمدی کی ایسی شان ہونا چاہیے اسواسطے کہ اللہ قرآن مجید مین قسم کھاتا ہے اوس بلدہ پاک کی
جہان ظہور فرمایا ہے نبی کریم نے اور قسم کھاتا اللہ تعالی کا واسطے اوس بلدہ پاک کی اظہار عظمت کے ہے پس جب
زمین کو حضور کے ہونے سے یہ شرف حاصل ہوا تو انسان جو بموجب آیہ کریمہ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ تمام مخلوق مین برگزیدہ

اور ظہور نور سید عالم اونمین ہوا اونکو کیونکر شرف اور عظمت عند اللہ حاصل نہوگی اور جب آیات قرآنی اور احادیث نبوی خود اسکے مثبت ہین تو اب کیا اسمین محل کلام ہے اور بعض علما جنکا قول اسکے خلاف ہے اونکو شبہہ پیدا ہوا ہے اس آیہ کریمہ سے کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ آزَرَ یعنی جبکہ ابراہیم نے اپنی اب آذر سے اور آذر کا کفر قطعی ہے اور ابراہیم حضور کے دادا ہین پس آذر بھی حضور کا جد ہوا جواب اس شبہہ کا جو علما حضرت کے کل اجداد کے ایمان کے قائل ہین یہ دیتے ہین کہ لفظ اب باپ و ردادا اور چچا سبکی نسبت مین جاری ہوتا ہے پس اس آیہ سے آذر کا پدر ابراہیم ہونا ثابت نہین ہوتا ہے چنانچہ شیخ نے مدارج مین اسکو بدلائل لکھا ہے اور اول اسکا ذکر بھی آچکا ہے لہذا یہان زیادہ تر تفصیل نہین کی الغرض اللہ جلشانہ نے بعد اظہار فضل اجداد نبوی کے بعض صفات انجناب کریم کے ارشاد کیو فرمایا عزیز بعض مفسرین کا قول ہے کہ عزیز آگے کی عبارت سے متعلق نہین ہے مستقل ایک صفت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے عزیز کے معنی ہین غالب چنانچہ غلبہ جناب سرور عالم ظاہر ہے تیئیس ۲۳ برس کا زمانہ حضور کے رسالت کا ہے اس تھوڑے سے زمانہ مین دین محمدی کل ادیان پر غالب ہوگیا بڑے بڑے بادشاہ جو روے زمین پر تھے مثل ہرقل بادشاہ روم اور یزدجرد بادشاہ ایران کے جنکے ہزارہا برس کی حکومتین تھین اور لاکھون فوج جنکے پاس لڑنیوالی تھی تھوڑے عرصہ مین اونکی سلطنتین برباد ہوگئین اور امارات اسلامیہ وہان قائم ہوگئے جنگ شام مین ایک ایک صحابی نے ہزار ہزار کافرونسے مقابلہ کیا اور ببرکت جناب رسالت کے صحابہ ہی غالب ہوے اور جبتک اہل اسلام حضرت سید عالم کے طریقہ پر قائم رہے برابر اسلام کا غلبہ ہوتا رہا جب مسلمانون نے وہ طریقہ پسندیدہ چھوڑ دیا اللہ تعالی ناخوش ہوا اور اپنی نعمت کو اوٹھا لیا تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ وہ غلبہ اور عظمت فقط اوس نبی غالب اور معظم کی اتباع کی برکت سے تھا اور بعض مفسرین فرماتے ہین کہ عزیز آگے کی عبارت سے متعلق ہے یعنی غالب ہے اوس رسول پر یہ کہ مشقت مین پڑو تم یعنی تمسے جو افعال خلاف حکم خدا وقوع مین آتے ہین اور وہ سبب ہین تمہاری سختی مین گرفتار ہونیکے اور مشقت مین پڑنیکی فکر اوسکے دفع کی اور تردد اوسکا کمال شفقت سے اونہونے اپنے اوپر غالب کرلیا ہے

اور بعد اوسکے فرمایا حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ اور وہ رسول حریص ہے تمھارے اوپر یعنی تمھاری نجات پر اور تمکو راہ نجات
دکھانے پر حرص وہ صفت ہے جو کم نہین ہوتی ہے اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے کہ ہر چند ہم تمھارے واسطے وعدہ نجات
کرتے جاتے ہین اور تمھاری اجر کو بڑھاتے جاتے ہین مگر اونکی تسکین نہین ہوتی ہے وہ ہر وقت تمھاری ترقی مدارج
کے خواہان رہتے ہین اور تمھارے واسطے بھلائی ہمسے مانگے جاتے ہین چنانچہ حرص نبی کریم امت کی بہتری پر
دیکھنا چاہئے کہ لیلۃ المعراج سے رات کہ اوسوقت خاص مین بلا حجاب اللہ تعالی کی لقا آپکو حاصل تھی اور
بلا واسطہ محب اور محبوب مین راز و نیاز کی باتین ہوتی تھین اوسوقت بھی نبی کریم نے اللہ تعالی سے ہمارے واسطے
بہت کچھ مانگا اللہ تعالی نے وہ سب دیا مگر حضور پھر بھی تا وفات شریف ہمارے واسطے دعا مانگتے رہے تا اللہ تعالی
نے قرآن مجید مین اپنے حبیب کی تسکین کیواسطے یہ آیہ کریمہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا تا آخر آیہ نازل کی
اور اوسمین صاف صاف حضرت سے فرمادیا کہ آپ اپنی امت کے گنہگارون سے کہدین کہ اللہ کی رحمت سے ناامید
نہون اللہ سب گناہون کو بخشدیگا تحقیق اللہ تعالی مغفرت کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے اس آیہ کریمہ سے
صاف ظاہر ہے کہ کل امت محمدی مغفور ہے سوا اسکے اللہ تعالی نے آپکو مرتبہ شفاعت مرحمت کیا ہے حشر کے
دن اللہ تعالی سے گنہگاران امت کو بخشوائینگے اور اللہ تعالی آپکی شفاعت قبول کریگا اور امت محمدیہ کو
بطفیل نبی کریم وہ مراتب دیگا کہ اہل حشر گمان کرینگے کہ اس نبی کی امت مین سب نبی ہی معلوم ہوتے ہین
اور ان سب حالانکہ حضور کو مجرد تسکین امت کیواسطے فرمادیا ہے باینہمہ باقتضاے شان حرص ہمیشہ امت
کیواسطے دعاے مغفرت فرماتے رہے بعدہ اللہ تعالی نے فرمایا بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ الرَّحِيمٌ یعنی وہ رسول
مومنین کیساتھ رؤف ہین اور رحیم ہین فرمایا ہے علما نے کہ رافت مین مبالغہ ہے رحمت سے اور بعض کہتے
ہین کہ مستحق پر رحم کرنا رحمت ہے اور غیر مستحق پر رحم کرنا رافت ہے ہمارے نبی کریم کو اللہ تعالی نے رؤف بھی
فرمایا ہے اور رحیم بھی فرمایا ہے یعنی پرہیزگارون پر اور گنہگارون پر کل پر رحیم ہین بلکہ یہ مضمون کمال امت پر دلالت کرتا
ہے کہ نسبت پرہیزگارون کے گنہگارون پر زیادہ تر حضور کو توجہ ہے اسواسطے کہ جو پرہیزگار ہین اونکے پاس تقوے

موجود ہے اور ہم ایسے گنہگاروں کو فقط حضور صلعم کی رحمت کا سہارا ہے

در کوے نیکنامی مارا گذر ندادند ٭ گر تو نمی پسندی تغییر کن قضارا ٭

پس ہمارے سردار کہاں باپ سے زیادہ ہمارے حالوں پر رحیم ہیں ہماری مجبوری پر نظر کر کے زیادہ تر ہم پر مہربان ہیں

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو ٭ کہ مستحق کرامت گناہگارانند ٭

چنانچہ شب معراج میں حضور نے اس شان رحمت کو ہم عاصیان پر ظاہر بھی کر دیا جب فضائے قرب الٰہی میں پہونچے
اور حضور نے جناب احدیت میں تحیت کو پیش کیا ادہر سے جواب ہوا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
سلام ہو تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکت اوسکی رحمت عالم نے اسکے جواب میں عرض کیا السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین سلام ہو ہم پر اور اللہ کے بندے صالح ہیں جناب الٰہی سے سوال ہوا کہ تمنے عباد صالحین کو
علیحدہ مذکور کیا پھر کلمہ جمع کا یعنی علینا کیوں کہا علیّ کہا ہوتا یعنی مجھ پر اسواسطے کہ تم تو یہاں تنہا ہو [illegible]
نے جواب میں عرض کیا کہ اے اللہ جو تیرے بندے صالح ہیں اونپر تو تیرا سلام اور رحمت ہی ہے میں نے کلمہ جمع میں اپنی امت
کے گنہگاروں کو شامل کر لیا اونکو بجز میرے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے سبحان اللہ کیا شان امت پروری و عاجز
نوازی ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اگلے انبیا علیہم السلام کا یہ طریقہ تھا کہ اپنی امت کے اچھوں کو اپنے ساتھ لیتے تھے
اور بروں کو خدا کے سپرد کرتے تھے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ابراہیم نے اپنی امت کے نسبت میں کہا
من تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم جسنے میرا اتباع کیا پس تحقیق وہ مجھ سے ہے اور جسنے عصیان کیا
پس تو غفور الرحیم ہے اور عیسی علیہ السلام کا قول قرآن مجید میں ہے گنہگاروں کی نسبت میں انہم عبادک
وہ تیرے بندے ہیں تو جان اور ہمارے نبی کریم کی یہ شان تھی کہ ایک مرتبہ انہیں دو آیتوں کو جنکا اوپر ذکر ہوا ہے
حضور نے پڑہا اور رو دیے جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم تمہاری گریہ کے سبب سے
واقف ہیں لیکن بیان تو کرو کہ کس شے نے تمکو رولایا حضور نے فرمایا کہ اے جبرئیل میں نے قرآن مجید میں پڑہا
قول ابراہیم اور عیسی کا ایسے دونوں نبیوں نے گنہگاروں سے دست برداری کی مجھکو خیال آیا کہ سردار جب

شفقت

عاجزی کیوقت اپنے متعلقین سے اوٹھالیگا تو کیا حال اونکا ہوگا پس مجھکو اپنی امت کے گنہگار یاد آگئے جیسے
ہوگا کہ مین اپنی امت کے گنہگاروں سے ہاتھ اوٹھالون اللہ تعالی نے اپنے حبیب کی تسکین فرمائی اور کمال
رافت نبی کریم یہ ہے کہ ہمارا وجود بھی نہ تھا فقط تعینات مین ایک تعین حقیقت محمدی کا تھا اوسوقت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نے جو عبادت خالق کی لاکھون برس کی تھی وہ بغلبہ رحمت مین امت کو دیدی
اور شفاعت گنہگاران امت کی حضرت الوہیت سے طلب فرمائی اور جب عالم دنیا مین ظہور ہوا ہمیشہ نجات
امت کی فکر مین مصروف رہے اور عبادت شاقہ فرماتے رہے چنانچہ جب آیہ کریمہ فتہجد بہ نافلۃ لک عسی
ان یبعثک ربک مقاما محمودا نازل ہوئی اور اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالی نے آپکو حکم دیا نماز تہجد
پڑہنے کا اور خبر امین اوسکی امیدوار کیا حضور کو مقام محمود مین قیام کا اور مقام محمود موافق حدیث کے مقام
شفاعت ہے خلاصہ یہ کہ حضور سے فرمایا کہ نماز تہجد پڑہو تو ہم تمکو اختیار شفاعت دین چونکہ شفاعت مین کام
امت کا نبتا تھا نبی کریم نے اس نماز مین بڑی سعی اور کوشش کی چنانچہ مروی ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
آپ فرماتے ہین کہ نہ پوچھو جیسے کچھ حسن اوس نماز کا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبکو پڑہتے تھے اور ایک
روایت مین مذکور ہے کہ نماز تہجد مین قیام اسقدر حضرت سید عالم فرماتے تھے کہ دونو پیر ونپیر ورم ہو جاتا تھا
پس درحقیقت یہ سب باعث رحمۃ للعالمین کی امت عاصی کی نجات کیواسطے تھی مروی ہے کہ بعد وفات
جناب سید موجودات کے ام المومنین محبوبہ حبیب اللہ حضرت عائشہ صدیقہ روتی تھین اور فرماتی تھین
کہ آج ایسے نبی نے اس عالم سے پردہ کیا جو تمام عمر محبت امت کیوجہ سے ایک انکو آسائش سے نسویا اور ایکدن انکو سیر ہوکر
جو کی روٹی تناول نفرمائی اور کمال رحمت یہ ہے کہ بعد وفات کے بھی حضور کو دیکھا تو قبر شریف مین لب مبارک
ہلتے تھے جب کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت نبی کریم قبر شریف مین بھی دعاء مغفرت امت مین مشغول ہین
کمال رحمت سے ہماری رسول کریم نے ہماری تسکین کردی کہ تم یہ نجاننا کہ جبتک زندہ تھے ساتھ حیات ظاہری کے
اوسیوقت تک تمہارا خیال تھا اب جو اس عالم سے پردہ کیا ہمکو بھول گئے نہین اب بھی اس تخلیہ مین

وہ ہی رافت اور رحمت تمہارے حال پر ہے اور جسوقت قبر مبارک سے حشر کے دن برآمد ہونگے اوسوقت بھی یہی کیفیت حضور کی ہوگی اور جبتک کہ امت کو جنت میں داخل نہ کرالینگے تسکین خاطر شریف نہوگی اور ایسے رؤف اور رحیم تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر کہ خبر گرفتاری امت حضور کو ملال دیتی تھی چنانچہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آئے آپنے پوچھا اسوقت کہانسے آتے ہو اونہوں نے عرض کیا دوزخ کیجانب سے حضرت نے فرمایا حال دوزخ کا بیان کرو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ دوزخ کے سات طبقے ہیں اور ہر ایک طبقے کا حال بیان کیا اور یہ کہدیا کہ یہ طبقہ فلان قوم کیواسطے ہے اور نسبت ساتوین طبقے کے کہا کہ وہ طبقہ کل طبقات دوزخ سے عذاب مین کم ہے مگر اوس کم کی وہ سختی بیان کی کہ العیاذ باللہ ایک ساعت بھر کیواسطے بھی وسمین مبتلا ہونا تمام عمر کی لذت نعمات دنیا کو مٹا دیگا مگر جبرئیل علیہ السلام نے یہ بیان نکیا کہ وہ طبقہ فلان لوگون کیواسطے ہے جناب سید عالم نے فرمایا کہ اے جبرئیل تمنے یہ نکہا کہ یہ طبقہ کسکے واسطے ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مین عرض نہین کرسکتا حضور نے فرمایا کہ تمہارے نہ کہنے سے مجھکو تردد ہوا اب ضرور تمکو کہنا ہوگا کہ یہ طبقہ کسکے واسطے ہے اوسوقت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ طبقہ اللہ تعالے نے آپکی امت کے گنہگارونکی واسطے مقرر کیا ہے چند روز کیلیے جسوقت نبی کریم نے یہ سنا اسقدر خاطر شریف کو ملال ہوا کہ روتے ہوے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لیگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رحمت عالم کو ندیکھا چونکہ وہ حضور کے عاشق زار تھے اور بے دیدار پر انوار کے اونکو قرار نتھا دیوانہ وار اطراف اور جوانب مدینہ منورہ مین حضور کو ڈھونڈنے لگے ناگاہ ایک چرواہا ملا اوس سے پوچھا کہ تجھکو ہمارے سردار کی کچھ خبر ہے اوس چرواہے نے کہا کہ مین اونسے واقف نہین ہون مگر تین دن ہوے ہین ایک شخص شہر سے روتے ہوے آئے ہین اور اس غار مین بیٹھے ہوے رو رہے ہین مگر ملین نے ایسا پر تاثیر رونا کسیکا نہین دیکھا تین دن سے میرے جانورون نے چرنا چھوڑ دیا ہے اوس غار کیطرف جاتے ہین اور روتے ہین صحابہ سمجھ گئے کہ یہ شان حضرت سرور عالم کی ہے اور وہان گئے دیکھا کہ رحمت اللعالمین گریہ وزاری مین مشغول ہین اور شدت ملال سے یہ حال ہے کہ چہرہ انور

پہچانا نہیں جاتا تھا تب بڑے یار جناب سید ابرار کے تھے اونھون نے عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ میرے فدا ہوں
ارشاد تو فرمائیے کہ وجہ اسقدر ملال کی کیا ہے حضور نے جواب نہ دیا اور زیادہ پریشان ہوئے تب اونھون نے
حضرت سلمان فارسی کو بھیجا کہ آستانہ بنت رسالت پر جا کر حضرت سیدہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ سب حال عرض کرو وہ تشریف لاویں جناب رسالت کو اونسے محبت زیادہ ہے شاید یہ عقدہ اونکے آنے سے
حل ہو الغرض سلمان فارسی نے آستانہ نبوت پر حاضر ہو کر عرض کیا سلام ہو آپ پر اے بنت رسول الثقلین روز سے
جناب سید عالم ایک غار میں بیٹھے ہوے رو رہے ہیں ہر چند صحابہ نے استفسار حال کیا حضور کچھ نہیں فرماتے ہیں آپ
تشریف لیچلیے شاید آپسے کچھ فرماویں جناب سیدہ کو اپنے پدر بزرگوار سے نہایت محبت تھی چنانچہ ثابت ہے کہ
بعد وصال جناب سرور عالم حضرت سیدہ کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا بلکہ ہر وقت گریہ و زاری میں گذرتا تھا یہانتک
کہ اہل مدینہ نے عرض کیا کہ یا بنت رسول اللہ کسیوقت تو گریہ و زاری کو موقوف کرو کہ ہم لوگ بھی آسائش پاویں تب جناب
بی بی فاطمہ علیہا السلام بقیع شریف میں جا کر رویا کرتی تھیں بسبب کمال رحمت کے تا کہ اہل شہر کو تکلیف نہو اور
شدت درد فراق پدر میں بغیر لاحق ہونے کسی عارضہ جسمانی کے بعد چھ ماہ کے خود بھی اس عالم سے انتقال کیا
اور پدر بزرگوار سے جا واصل ہوئیں چونکہ جناب سیدہ کو اسقدر حضور سے محبت تھی سلمان فارسی سے جناب سرور عالم
کا حال سنکر گھبرائیں اور فرمایا اے سلمان اگر آیۃ پردہ کی نازل نہو چکی ہوتی تو فاطمہ ایسی ہی ننگے سر چلتی ذرا ٹھہر جا
میں سر اوڑھ لون الغرض ردائے مبارک اوڑھکر جناب سیدہ حاضر ہوئین اور سلام عرض کیا حضور نے جواب
نہ دیا حالانکہ حال یہ تھا کہ جب جناب سیدہ آتی تھیں حضور اوٹھ کھڑے ہوتے تھے اور بوسہ دیتے تھے اونکی پیشانی پر
چونکہ جناب سیدہ اسدرجہ التفات کی عادی تھیں او سرور جب حضور کو مخاطب بنایا عرض کیا یا رسول اللہ
بیان تو کیجیے کہ کیا حال ہے اور کیون اسدرجہ آپ ملول اور محزون ہین حضرت نے اسکا بھی جواب نہ دیا
اسوقت حضرت فاطمہ زہرا بے اختیار رونے لگیں اللہ تعالی جلشانہ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آپ فاطمہ کی تسکین کریں اسوقت حضور نے

صاحبزادی کو دبایا افاطمہ اس سے زیادہ اور کیا مصیبت ہوگی تیرے باپ پر جبرئیل نے خبر دی تھی کہ میری امت کے گنہگار چندروز کیواسطے جہنم میں گرفتار ہونگے اللہ اکبر کیا رافت اور رحمت تھی حضور کو ہم گنہگار و نپر ہم اپنی گرفتاری سنکر پشیمان نہیں ہوتے اور خوف آخرت سے نہیں ترتے اور نبی کریم ایسے ہمارے حال و نپر رحیم تھے کہ خبر گرفتاری امت نے اسقدر حضرت کو رلادیا بس امید قوی ہے کہ کبھی رحمت عالم ہماری جہنم میں گرفتار رہنے کو گوارا نکرینگے اور اللہ تعالی نے موافق اپنے وعدہ کے اپنے حبیب کے رضامند کرنیکو ہمکو دوزخ سے نجات دیگا صاحب قصیدہ بردہ کہتے ہیں

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا	مِنَ الْعِنَایَۃِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْہَدِمِ

مبارک ہو ہمکو اے گروہ اسلام ہمارے واسطے عنایت سے الیسا رکن ہے جو کبھی منہدم نہوگا اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ حضور کو خبر گرفتاری امت سے تو اسقدر ملال ہوا تو ضرور ہے کہ گرفتاری امت زیادہ رنج پہونچاویگا اور اللہ تعالی کا وعدہ ہے حضرت سے آپکو رضامند کرنیکا اور یہاں برخلاف اسکے وقوع میں آویگا جواب اسکا یہ ہے کہ اگر امت کو گرفتاری جہنم کا خوف نہ دلایا جاتا سب خداپرستی چھوڑ دیتے اور نافرمانی پر کمر باندھتے گو وہ اللہ تعالی کی رحمت اور نبی کریم کی شفاعت سے بسبب ایمانکے مغفور بھی ہوتے لیکن جو مراتب اور مدارج خداپرستی کے ہیں وہ کہاں سے پاتے حضرت سرور عالم ماں باپ سے زیادہ ہمپر رحیم ہیں آپکو یہ مضمون گوارا نہوا کہ امت میری خداپرستی کے فضل سے محروم رہے لہذا واسطے تادیب کے خود حضور نے چندروز کی گرفتاری امت کو سنادیا جیسے ماں باپ لڑکونکو معلم کے سپرد کرتے ہیں کہ اونکو زجر کرے اور مارے تا کہ فضل علم حاصل کریں لیکن جب لڑکے پر مار پڑتی ہے بمقتضائے شفقت ماں باپکو ملال ضرور ہوتا ہے بس اسیطرح جہنم عاصیان امت مرحومہ کیواسطے سودمند ہے مگر بمقتضائے شان رافت گرفتاری امت باعث ملال خاطر شریف جناب رسالت ہے از معجزات جناب سرور عالم میں مروی ہے کہ انس ابن مالک کے گھر میں ایک دسترخوان تھا جب وہ میلا ہوجاتا تھا حضرت انس اوسکو جلتے ہوئے تنور میں ڈالدیتے تھے میل اوسکا جلجاتا تھا اور کپڑا صاف ہوجاتا تھا لوگوں نے اسکا سبب پوچھا کہ آگ اس کپڑیکو جلاتی کیوں نہیں ہے فرمایا حضرت

انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم نے اس دسترخوان پر کھانا کھایا ہے دست مبارک نے اس کپڑے سے مس کیا ہے بدینوجہ آگ اسکو جلا نہیں سکتی جب میلا ہوتا ہے میں آگ مین ڈالدیتا ہوں میل جلجاتا ہے اور صاف نکل آتا ہے یہی حال ہے عاصیان امت مرحومہ کا کہ نار جہنم سے کسافت معاصی جلجاویگی اور وہ لوگ پاک اور صاف ہوکر بشفاعت نبی کریم جنت مین داخل ہونگے اور منجملہ حضور کے رافت اور رحمت کے ہے کہ جیسے حضور حیات ظاہری مین ہمارے حالونپر متوجہ تھے ایسی ہی توجہ اسوقت بھی حضور کو ہے تمام امت پر اور جو کوئی امتی زرا خلوص اور محبت سے کوئی کام کرتا ہے اوسکی طرف زیادہ تر حضور متوجہ ہوتے ہین چنانچہ مروی ہے کہ ایک سوداگر تھا اور اوسکو حضور کے ساتھ ایک بہت بڑا خلوص تھا ماہ ربیع الاول مین حضور کی ولادت باسعادت کے دن محفل میلاد شریف کرتا تھا اور تمام مال اور اسباب اپنا خدا کی راہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیوجہ سے خیرات کردیتا تھا اوسکے ہمسایہ مین ایک یہودی رہتا تھا اتفاق سے یوم ولادت شریف تھا اور اوس تاجر کے گھر مین سامان جشن ولادت تھا اوس یہودی کی عورت نے اپنے شوہر سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ یہ مرد مسلمان آجکے دن کل اپنا مال و اسباب خیرات کردیتا ہے یہودی نے جوابدیا کہ یہ دن ہے انکے رسول کی ولادت کا یہ مرد مسلمان اوسکی خوشی کرتا ہے اور اپنا مال خیرات کرتا ہے شبکو اوس یہودی کی عورت نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص سراپا نور سربسر حسن اور جمال تشریف لائے اور تمام مکان اونکے نور سے روشن ہوگیا اوس عورت نے پوچھا آپ کون ہین ارشاد ہوا مین ہون محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص جو تیرا ہمسایہ ہے ہماری ولادت کی خوشی کرتا ہے اور محفل میلاد ترتیب دیتا ہے مین بھی شریک ہوتا ہون آج تو نے اپنے شوہر سے متعجب ہوکر سبب اسکا پوچھا تھا مین نے کہا کہ مین خود تمکو مطلع کردون جب وہ عورت بیدار ہوئی آثار نورانیت گھر مین دیکھی صدق دلسے مسلمان ہوگئی اور خدا کی یاد کرنیلگی صبح کو اوسکا شوہر جو رات کو کہین گیا تھا گھر مین آیا بی بی کو اور حال مین پایا حال پوچھا اوس عورت نومسلمہ نے جوابدیا کہ تو مجھسے کلام نکر مین مومنہ ہون اور تو یہودی ہے اوس مرد نے کہا

کہ جنہونے تجھکو بشارت دی اونہونے مجھکو بھی سرفراز کیا مین بھی مسلمان ہوگیا سبحان اللہ
کیا امت پروری اور بندہ نوازی ہے اور کیون نہ توجہ ہو حضور کو اپنی مجالس ذکر کیطرف اللہ تعالی فرماتا ہے
فاذکرونی اذکرکم تم مجھکو یاد کرو مین تمکو یاد کرون جب اللہ تعالی اپنے ذکر کرنیوالونکو
یاد کرتا ہے تو جناب سید عالم کہ متخلق باخلاق اللہ ہین ضرور واسطے اتباع سنت الٰہی کے اپنی یاد کرنیوالون پر
توجہ فرماوینگے اور محفل میلاد محمدی برگزیدہ محفل ہے کہ جسمین خدا اور رسول دونونکا ذکر ہوتا ہے حضور کی ولادت
باسعادت کا بیان کرنا خدا تعالی کی صفت خالقیت اور صنعت کا بیان کرنا ہے پس امید قوی ہے کہ اللہ
اور اللہ کا حبیب دونونکی توجہ ہو حاضرین محفل شریف پر اسیوجہ سے بعض علماء امت سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ
ہمنے امتحان کیا ہے کہ جس گھر مین محفل ولادت شریف ہوتی ہے سال بھر تک اوس مقام مین برکت رہتی ہے اور
حاضرین محفل مبارک سال بھر آفت اور بلاے محفوظ رہتے ہین اور یہ محفل جب ہوگی عبادت ہوگی لیکن ماہ مبارک
ربیع الاول مین کہ ماہ ولادت شریف ہے اور بھی زیادہ احسن ہے اس محفل شریف کا منعقد کرنا خصوصًا تاریخ ولادت
مین اسواسطے کہ شب ولادت اور یوم ولادت افضل ہے تمام دنون اور راتون سے فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ
شب ولادت بہتر ہے شب قدر سے اسواسطے کہ شبقدر مین جبریل علیہ السلام زمین پر معہ جماعت ملائکہ آتے ہین
اور خدا کا سلام لاتے ہین اور یہ وہ شب مبارک ہے کہ جسمین اللہ تعالی کا محبوب تمام خلق کا سردار ہے اور خود سراپا رحمت
ہے زمین پر تشریف لایا ہے اور انعامات خدا ایسا نتک جبریل کا شبقدر مین آنا یہ سب اوسی نبی کریم کے طفیل سے
امت کو حاصل ہوا پس جیسا شرف ہے نبی کریم کو جبریل پر ایسا ہی فضل ہے شب ولادت باسعادت کو لیلۃ القدر پر
اور فرمایا ہے علماء اہل محبت نے کہ ماہ رمضان شریف کہ بہت بزرگ مہینہ ہے اور یوم جمعہ کہ افضل الایام ہے اس دن مین
اور اس ماہ مین ولادت شریف نہوئی مین نکتہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے وہ فضل اور عظمت
ذاتی عنایت کی ہے کہ آپ دوسرے سے عظمت اور برکت حاصل نہین کرتے ہین بلکہ آپکی شان سے دوسرے زمانونکو فضیلت
اور برکت ہو پہونچانا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ماہ ولادت اور یوم ولادت بہ برکت ظہور جناب رسالتمآب معظم ہوگیا اور واسطے اوسکی

اظہار عظمت کے عبادت خدا اوسمین مشروع کیگئی چنانچہ اوپر بیان ہوچکا ہی کہ نبی کریم نے یوم دوشنبہ کو روزہ رکھنیکا حکم دیا صحابہ نے سبب پوچھا حضور نے ارشاد کیا کہ اوسدن مین پیدا ہوا ہون اور علماء اہل نکات نے فرمایا ہے کہ یوم دوشنبہ مین ولادت باسعادت ہونمین نکتہ ہی کہ دوشنبہ کو عربی مین یوم الاثنین کہتے ہین چونکہ ذات کامل الصفات سید المرسلین کی برزخ کبریٰ ہی درمیان وجوب و امکان کے پس بسبب تعلق جانبین کے مضمون

اثنین کا ادھی ن پایا جاتا ہے بقول رشیدی رحمۃ اللہ علیہ

اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق سے شامل
خواص اوس برزخ کبرا مین حرف مشدد کا

لہذا اس اظہار شرف کیواسطے ولادت باسعادت دوشنبہ کو ہوئی اور ماہ مبارک ربیع الاول مین ولادت شریف کے ہونمین نکتہ لکھا کہ ربیع کہتی ہین فصل بہار کو زبان عرب مین اور اول کے معنی ہین پہلا چونکہ سید عالم بوستان امکان کے پہلی بہار ہین اور بحر قدیم کی موج اول لہذا ماہ مبارک ربیع الاول اس مناسبت سے ماہ ولادت قرار پایا اور اولیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث نبوی اور اقوال علماء امت سے ثابت ہے اکثر اہل سیر اور اہل احیاء ایسکے قائل ہین چنانچہ صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہی کہ مذہب اہل سنت وجماعت یہ ہے کہ ازل مین کوئی شے ممکن اور موجود نتھا چنانچہ حدیث صحیح كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ یعنے تھا اور نتھی ساتھ اسکے کوئی شے اسی پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے بعد اسکے کہ ممکنات معدوم تھی انکو ایجاد کیا اور تاخیر خلق اشیا مین عجز سے نتھی بلکہ قدرت ذات باری تعالیٰ سے منفک نہین ہے اور علما کا اختلاف ہے بیچ اسکے کہ اول کون شے مخلوق ہوئی ایک گروہ کہتا ہی کہ اول قلم موجود ہوا اور ایک جماعت اسکی قائل ہے کہ اول مخلوقات نور نبوت محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور سبب اختلاف یہ ہے کہ اول مخلوقات کے باب مین اخبار مختلفہ وارد ہوئے ہین ایک حدیث یہ ہے أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ آخر حدیث تک یعنی اول اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا اور دوسری حدیث یہ ہے أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِي اول شے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی میرا نور ہے اور وجہ جمع کی درمیان ان احادیث مختلفہ کے برتقدیر صحت کے واللہ اعلم یہ ہے کہ اول حقیقی نور ہمارے رسول کریم کا ہے اور اولیت عقل اور قلم کی اضافی ہے

یعنی اول مخلوق مجردات سے عقل تھی اور اول مخلوق اجسام سے عرش تھا اور مدارج النبوۃ میں شیخ نے لکھا ہے کہ اول مخلوقات
اور واسطہ صدور کائنات اور واسطہ خلق عالم و آدم نور محمدی اور جوہر ذات نبوی ہے صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ
حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اول وہ شے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی میرا نور ہے اور تمام مکنونات
علوی اور سفلی اوسی نور سے اور اوسی جوہر سے پیدا ہوئے ہیں اور نسبت حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلُ کے
شیخ نے لکھا ہے محدثین محققین کے نزدیک صحت کو نہیں پہونچی ہے اور حدیث اول ما خلق اللّٰہ القلم کی
نسبت کہا ہے کہ مراد اس سے بعد العرش ہے اور مروی ہے کہ جب قلم پیدا ہوا اللہ جل شانہ نے اوسکو حکم دیا کہ لکھ
عرض کیا کیا لکھوں ارشاد ہوا لکھ جو کچھ ہو چکا ہے اور ہونیوالا ہے ابد تک شیخ لکھتے ہیں کہ اس روایت سے
معلوم ہوتا ہے کہ خلقت قلم سے پیشتر ایک کائن تھا اور علما نے کہا ہے کہ قبل از خلقت قلم خلقت عرش اور
کرسی اور ارواح کی اور خلقت نور محمدی ان سب سے بھی پہلے ہے اور جسطرح حضور کی خلقت سب سے پہلے ہے اسیطرح
نبوت بھی آپکی اول سب سے ہے چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے تھا میں نبی درحالیکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے
اخبار میں ہے کہ جب مخلوق ہوا نور جناب رسالت اور نکالے گئے اوس نور سے انوار انبیا علیہم السلام حکم دیا اللہ تعالیٰ
نے اپنے حبیب کے نور کو کہ دیکھ انوار انبیا کی طرف پس نظر کی اوس نور نے اور چھپالیے انوار انبیا کو یعنی
غالب ہوگیا جیسے نور آفتاب تاروں کو چھپالیتا ہے عرض کیا انوار انبیا نے کہ یہ کون ہے جس نے چھپالیا ہمکو نور نے
ہمارے انوار کو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ نور محمد ابن عبداللہ کا ہے اگر تم اوسپر ایمان لاؤ تو ہم تمکو نبی
کریں انبیا نے کہا ہم سب ایمان لائے اوسپر اور اوسکی نبوت پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں گواہ ہوں تمہارے
اس قول پر آیۂ میثاق کے یہی معنی ہیں پس ہمارے حضرت کریم نبی الانبیا ہیں اور قیامت کے دن یہ معنی ظاہر ہوجاینگے
کہ کل انبیا حضور کے لواے شریف کے نیچے ہونگے اور پھر جب قلم پیدا ہوا اوسکو حکم ہوا کہ ساق عرش اور جنت کے
دروازوں پر اور قبوں پر اور شمشیروں پر لکھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک روایت میں ہے لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء بعد اوسکے جب آدم علیہ السلام مخلوق ہوے نور محمدی انکی پیشانی میں رکھا گیا

اور ایک روایت مین ہے کہ پشت آدم مین رکھا گیا اوس نور کی برکت سے اللہ تعالی نے سکھا دئے آدم کو نام
تمام مخلوقات کے اور واسطے اوس نور کے اظہار عظمت کے ملائکہ کو حکم دیا آدم کو سجدہ کرو ملائکہ نے سجدہ کیا اور آدم جنت مین
رہے جب اونسے خطا سرزد ہوئی اور زمین پر آئے مدت تک روتے رہے آخرکار اوس نور شریف کا وسیلہ پکڑا اور اوسکے
واسطے دعا مغفرت کی خطائے آدم علیہ السلام معاف ہوئی اور آدم علیہ السلام کی اولاد پیدا ہوئی وہ
نور شریف اصلاب پاک سے ارحام پاک مین انتقال فرماتا گیا بیہقی نے اپنے سنن مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیدا کیا مجھکو سفاح جاہلیت سے کسی چیز نے نہین
پیدا ہوا ہون مین مگر نکاح اسلام سے اور سیدنا علی مرتضی سے مروی ہے کہ فرمایا سید عالم نے نکلا ہون مین نکاح سے
اور نہین نکلا ہون مین سفاح سے آدم سے یہانتک کہ پیدا ہوا مین اپنے باپ اور مان سے نہین پہونچا ہے مجھکو سفاح اہل جاہلیت
سے کچھ بھی اور ایک حدیث مین ہے کہ فرمایا حضور نے ہمیشہ نقل کرتا رہا اللہ تعالی جل شانہ مجھکو اصلاب طیبہ سے
ارحام طاہرہ مصفا اور مہذب مین اور نہین نکلتی تھین دو شاخین مگر یہ کہ ہوتا تھا مین اونمین سے
بہتر شاخ سے یعنی میرے جد کے جب دو لڑکے ہوتے تھے تو جو اونمین بہتر ہوتا تھا وہ میرا جد ہوتا تھا اور ابو نعیم نے
دلائل مین ام المومنین عائشہ صدیقہ سے اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا حضور نے کہا
جبرئیل نے کہ پھرا ہون مشارق اور مغارب مین مین نہین دیکھا مین نے کسی مرد کو فاضل تر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور نہین دیکھا مین نے کسی مرد کی اولاد کو فاضل تر اولاد ہاشم سے اور صحیح بخاری شریف مین ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوٹھایا گیا ہون بہتر قرن بنی آدم سے قرناً
بعد قرن یہانتک کہ پیدا ہوا مین ایسے قرن سے کہ جسمین ہون کیا اہتمام بلیغ ہے اللہ تعالی جل شانہ کا اپنے حبیب کی عظمت
مین جیسے اجداد محمدی کو بہتر کیا ہے تمام اولاد آدم سے ویسے ہی بہترین قرن مین انتقال نور محمدی بھی فرمایا
اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا اپنی خلق کو اور پھر برگزیدہ کیا اونمین سے اولاد آدم کو اور
بعدہ برگزیدہ کیا مجھکو عرب سے آگاہ ہو جو عرب کو دوست رکھتا ہے بسبب میری دوستی کے اونکو دوست رکھتا ہے

اور جو شخص دشمنی کرتا ہے عرب سے بسبب میری دشمنی کے دشمنی کرتا ہی اوسنے اللہ اکبر کیا عظمت ہے اللہ کی حبیب کی
کہ جس ملک مین آنحضرت کی ولادت ہوئی اوس ملک کے سب رہنے والے آپکے طفیل سے برگزیدہ ہوگئے الغرض
نور شریف اس شان اور عظمت سے منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب حضرت کو پہنچا ایک تشریف لایا نام اونکا شیبہ عبد المطلب ہوا
اونکا نام ہوا کہ ہاشم کی انتقال کے بعد مطلب انکی چچا نے اونکو پرورش کیا اور دستور عرب مین تھا کہ جو یتیم کو پرورش کرتا تھا وہ یتیم اوسکا
عبد کہلاتا تھا اور بعض علما نے اور بھی وجوہ اسمین لکھے ہین الغرض جب مطلب نے انتقال کیا عبد المطلب انکی جانشین ہوا
مکہ ہوئے اور تمام اہل مکہ اونکے مطیع اور معتقد ہوئے اور سب اونکی تعظیم اور تکریم کرتے تھے اور بدن عبد المطلب سے خوشبو مشک کی
آتی تھی اور نور محمدی اونکی پیشانی مین چمکتا تھا اور جب اہل مکہ پر کوئی امر سخت پیش آتا تھا عبد المطلب کو
پہاڑ پر لیجاتے تھے اور اونکے وسیلے سے اللہ جل شانہ سے دعا کرتے تھے اور ایام قحط مین اونکے وسیلے سے پانی مانگتے تھے
برکت نور محمدی سے کے جو اونکی پیشانی مین چمکتا تھا اونکے مطلب حاصل ہوجاتے تھے اور کعب احبار سے منقول ہے کہ
جب نور محمدی عبد المطلب کو ملا اور اس فضل سے وہ سرفراز ہوے ایک روز مقام حجر مین سوتے تھے جب بیدار ہوے
آنکھین اونکی سرمگین تھین اور لباس جسم کا نہایت نفیس اور حسین تھا عبد المطلب متحیر ہوے کہ کسنے سرمہ لگایا ہے اور
کسنے پہنایا ہے اور یہ حال اپنے باپ سے بیان کیا وہ اونکو کاہنو نکے پاس لیگئے اور یہ حال اونسے کہا کاہنوں نے
جواب دیا کہ پروردگار نے اذن دیا ہے اس لڑکے کو کہ نکاح کرے الغرض اس اہتمام سے نکاح ہوا عبد المطلب کا اور
اولاد اونکے پیدا ہوئی حضرت عبد اللہ جب پیدا ہوے تو جناب رسالت اونکو سپرد ہوا عبد اللہ تمام اولاد عبد المطلب
مین صاحب حسن و جمال تھے اور صفات حمیدہ اللہ تعالی نے اونکو دیے تھے جب آوازہ حسن و جمال عبد اللہ کا مشہور ہوا
زنان قریش اونپر فریفتہ ہوئین اور خود اونسے خواہان وصال ہوتی تھین اللہ تعالی برکت نور شریف کے اونکی
عفت اور عصمت کو نگاہ رکھتا تھا اہل کتاب کو بھی علامات سے معلوم ہوگیا تھا کہ سید الانبیا حبیب کبریا نور مصطفی
عبد اللہ کے صلب مین ہین اور انہی سے ظاہر ہونگے اسوجہ سے عبد اللہ کے دشمن ہوگئے تھے اور ہمیشہ اونکی ہلاکت کے درپے
مستعد رہتے تھے اللہ تعالی اونکے شر سے بھی بچاتا تھا چنانچہ مروی ہے کہ ایکروز حضرت عبد اللہ شکار کو تشریف لیگئے تھے

ایک جماعت کثیرہ اہل کتاب کی تلوارین لیے ہوے شام سے بقصد قتل عبد اللہ پہونچے وہب بن مناف نانا حضرت
سید عالم کے بھی اوسی صحرا مین تھے اونہون نے دیکھا کہ کچھ سوار غیب سے ظاہر ہوے اور وہ اس عالم کے لوگون سے مشابہ نتھے
اور اون سوارون نے اوس گروہ سے عبد اللہ کو بچالیا وہب نے جب یہ حال دیکھا گھر مین آکر اپنے اہل سے کہا کہ مین
آمنہ اپنی لڑکی کو عبد اللہ کے نکاح مین دونگا اور اپنے دوستون کے ذریعہ سے عبد المطلب سے پیغام دلوایا عبد المطلب
بھی فرزند کے نکاح کی فکر مین تھے کہ جو عورت حسب نسب مین شریف تر ہو عبد اللہ کا اوسکے ساتھ نکاح
کرین چونکہ حضرت آمنہ ان صفات کے ساتھ متصف تھین عبد المطلب راضی ہوگئے اور حضرت عبد اللہ کا
نکاح حضرت آمنہ کے ساتھ کردیا روایت ہے کہ رقیقہ بنت نوفل ایک عورت بنی اسد کی کعبہ شریف
کے پاس کھڑی تھی عبد اللہ اودہر جا نکلے اوس عورت نے جو عبد اللہ کو دیکھا عاشق ہوگئی اور کہا اے عبد اللہ
سو اونٹ تمکو دونگی مجھسے قربت کرو حضرت عبد اللہ نے بسبب عفت اور حیا کے انکار کیا اور چلے گئے دوسرے دن
ایک عورت قبیلہ بنی خثعم کی کہ علم کہانت مین اوسکو بڑی مہارت تھی اوسنے چاہا کہ مال اور دولت دیکر عبد اللہ کو
فریب دے اور ویسے ہی کلام کیے جیسے اول عورت نے کیے تھے حضرت عبد اللہ اوسکے فریب مین نہ آئے اور بہانہ کیا کہ
مین ابھی مکان پر جاکر رمی جمرات کرکے آتا ہون جب مکان پر پہونچے حضرت آمنہ سے ہم بستر ہوے اور وہ امانت الٰہی
یعنی نور نبوی حضرت آمنہ کے حمل مین تشریف لایا بعدہ عبد اللہ کا اوسی عورت کی طرف گذر ہوا اوسنے وہ نور مبارک
عبد اللہ کے چہرہ پر نہ پایا پوچھا میری بات سے پہلے تم کسی عورت سے ہم بستر ہوے حضرت عبد اللہ نے جواب دیا ہان مین اپنی زوجہ
منکوحہ آمنہ بنت وہب سے ہم بستر ہوا اوس عورت نے کہا مجھکو تمسے کچھ کام نہین ہے مینے ایک نور تمہاری پیشانی مین دیکھا تھا
مین چاہتی تھی کہ وہ نور مجھکو ملجاوے مگر وہ دوسرے کے نصیب مین تھا شیخ نے مدارج مین لکھا ہے استقرار نطفہ زکیہ مصطفویہ
حضرت آمنہ کے رحم مبارک مین قول اصح پر اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوا اسیوجہ سے امام احمد حنبل شب جمعہ کو لیلۃ القدر
سے افضل کہتے ہین کہ خیرات اور برکات اور کرامات اور سعادات جو اس شب مین اہل عالم اور مومنین پر نازل ہوے ہین
قیامت تک بلکہ ابد تک نہونگے اور اگر اسیوجہ سے شب میلاد سرور عالم کو شب قدر سے افضل جانین سزاوار ہے

تشریح کی ہے ساتھ اسکے علمانے اخبار مین وارد ہے کہ اوس راتکو ملک اور ملکوت مین ندا کی کہ تمام عالم کو بتا
انوار قدس کے منور کر دو اور فرشتے زمین اور آسمانکے مسرت کرنیلگے اور خازن جنت کو حکم ہوا کہ دروازہ فردوس
اعلی کو کھولدے اور عالم کو خوشبو سے معطر کردے اور کل طبقات سماوات اور ہر ایک بقعہ ارض پر بشارت دے
کہ آج نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پکڑا اور کیونکر یہ اہتمام نہوتا کہ مصدر تمام خیرات اور برکات اور کرامات
اور انوار اور اسرار کا اور مبدع خلق عالم اور اصل اصول فرع بنی آدم کا زمانہ ظہور قریب آگیا تھا اور مروی ہے
کہ اوس راتکی صبح کو تمام بت روے زمین کے اوندہے گر پڑے اور تمام بادشاہان روے زمین کے تخت اولٹ گئے اور زبانیں
بادشاہونکی بند ہوگئین تمام روز کلام نکر سکے اور کل مکانات روشن ہوگئے کوئی گہر وہ نتھا جسمین نور نہو اور
سب جانور گویا ہوگئے اور خوشخبری ہی مشرق و مغرب نے بحر و حوش کو ضا۔ روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ جب نور محمدی نے
حضرت آمنہ کے حمل مین قرار پایا ایک روایت مین ہے کہ ملائکہ آسمانکو خوشی اور مسرت ہوئی اور جبرئیل زمین پے
اور علم سبز محمدی کو لائے اور بیت اللہ شریف کی چہت پر نصب کیا اور تمام روے زمین کے ملکونمین خوشخبری دی
کہ نور محمدی نے آمنہ کے رحم مین قرار پایا تاکہ بہترین خلق اوس سے بنایا جاوے اور بہترین امت پر مبعوث ہووے
خوشا وقت اوس امت کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیغمبر ہون اور مروی ہے کہ اوس شب مبارک کی صبح کو تمام
روے زمین کے بت سرنگون ہوگئے اور تخت ابلیس لعین کا اوندھا ہوگیا اور چالیس دن تک لیسا ہی اولٹا پڑا رہا
اور کہتے ہین ایک فرشتہ اوس چالیس دن مین اوسکے تخت پر موکل تھا اور اوسکو قعر دریا مین لیجاتا تھا شیطان
جلگیا اور منہ اوس ملعون کا سیاہ ہوگیا اور بہ شم اوسکو ہوا سراسیمہ اور حیران دوڑتا پھرتا تھا یہانتک کہ جبل
ابو قبیس پر چڑہا اور فریاد کی تمام شیاطین وہان اوسکے پاس جمع ہوئے اور پوچھا اے سردار تجھکو کیا ہوگیا ہے اوسنے
جواب دیا کہ تم سب ایسے ہلاک ہوئے کہ قبل اسکے کبھی ہلاک نہوے تھے اونھون نے پوچھا کچھ حال تو کہہ کیا واقعہ پیش آیا
اوسنے کہا یہ عورت یعنی آمنہ خاتون حاملہ ہوئین ساتھ محمد کے عزت دنیا اور آخرت کے اوسکے ساتھ ہے اب تو بتا
بتون کو نہ پوچھیگا وہ مبعوث ہوگا ساتھ شمشیر قاطع کے کہ بعد اوسکے زندگی نہوگی ۔ تو مدد لگا اور بشارت

باطل کریگا اور بتونکو توڑ ڈالیگا اور زنا اور شراب کو اور سود کو حرام کریگا اور اوسکے زمانہ دولتمین ہم آسمانونپر
جانہ سکینگے اور اخبار آسمانی نہ سننے پاوینگے کہانت کو وہ مٹا دیگا اور حق کہیگا اور عدل کریگا اور ظلم کو
برباد کر دیگا اور تمام روے زمین کو مسجد بنا کے آراستہ کر دیگا جیسے آسمان تارونسے مزین ہے اور تمام دنیا مین
جہان کہین ہم جاوینگے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر وہان آشکارہ ہوگا اور امت اوسکی ایسی جماعت
ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اونکی وجہ سے مجھکو اپنی درگاہ سے ملعون کیا ہے بعد اسکے مجھکو کوئی نصیب دنیا سے نہوگا
چونکہ شیطان علیہ اللعن کو حضرت سید عالم کی تشریف آوری سے بہت کچھ صدمات پہونچے اور بڑی ذلت
اوسکو ہوئی اسوجہ سے حضور کی ولادت شریف کے ذکر سے گبھراتا ہے اور اوسکو اپنی ابتداء مصیبت کا زمانہ یاد آتا ہے
لہذا وہ ملعون بنی آدم کو اغوا کرتا ہے اور انواع انواع طرحکے فریب سے اونکو حضور کے ذکر ولادت شریف سے روکتا ہے
اور باز رکہتا ہے تاکہ میری فضیحت کا اعلان نہو لیکن جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہین اونپر اوسکا تسلط
کب چل سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنے حبیب کریم کا عاشق صادق کر دیا ہے وہ لوگ باتباع صحابہ کرام ہمیشہ
ذکر محمدی مین مشغول رہتے ہین علی الخصوص زمانہ ولادت باسعادت مین تمام بلاد مین یہ ذکر شریف پھیل جاتا ہے
اور ذکر شریف کی برکات سے اہل اسلام ذاکرین اور سامعین کو منافع دینی اور دنیاوی حاصل ہوتے ہین
اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور جناب سید عالم نو مہینے والدہ ماجدہ کے حمل مین رہے جو تکالیف عورتونکو
حمل مین ہوتی ہین حضرت آمنہ کو نہین ہوئین چنانچہ حضرت آمنہ سے منقول ہے وہ فرماتی ہین کہ مجھکو معلوم نہین ہوا
کہ مین حاملہ ہون جو ثقل عورتونکو حمل مین ہوتا ہے مجھکو نتھا فقط اسقدر تہا کہ معمولی جو عورتونکا ہے منقطع
ہوگیا تھا اور بعض روایات سے پایا جاتا ہے کہ ثقل حضرت آمنہ کو تھا ابو نعیم نے ان دونو روایتونکو جمع کیا ہے
کہ ابتداء زمانہ حمل مین ثقل تھا اور آخر مین جاتا رہا الغرض دونو امر خلاف عادت ہین علماء اہل برکات
فرماتے ہین کہ اول مین جو ثقل معلوم ہوا وہ ثقل جسم اطہر جناب نبوت کا نتھا کیونکہ جسم منور سراسر نور تھا اور
اگر جسم والا باعث ثقل ہوتا تو ضرور تھا کہ جسقدر زمانہ حمل گذرتا ثقل زیادہ ہوتا جاتا بلکہ وہ ثقل جو حضرت آمنہ کو

معلوم ہوا اسوجہ سے تھا کہ وہ امانت عظمیٰ کہ جسکا بار آسمان اور زمین اور پہاڑ نہ اوٹھا سکتے تھے اور بقول بعض محققین
حضرت آدم علیہ السلام نے اوسکو اوٹھا لیا تھا وہی امانت آئی حضرت آمنہ کو سپرد ہوئی تھی بمقتضائے
بشریت اول ثقل معلوم ہوا پھر جب وہ نور شریف مستقر ہوا اور فیوض اوسکے حضرت آمنہ کو پہونچے استعداد اونکی
بڑھ گئی اور ظرف اونکا قوی ہوگیا اسوجہ سے ثقل جو اول میں معلوم ہوتا تھا جاتا رہا اللھم صل وسلم وبارک علیہ
ابو نعیم نے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہ ایک نشانی حضور کی حمل میں آنے کی یہ تھی کہ کل جانور قریش کے اوس
رات کو گویا ہوے اور کہا حمل میں آئے رسول کریم قسم ہے پروردگار کعبہ کی وہ امام ہیں تمام دنیا کے اور چراغ ہیں اہل دنیا کے
اور ایک روایت میں ہے کہ کل جانور روے زمین کے گویا ہوے اور یہی کلمات کہے اور فرمایا ہے حضرت آمنہ نے کہ ایک آنیوالا میرے
پاس آیا اور میں درمیان خواب اور بیداری کے تھی اور کہا تو حاملہ ہے گویا میں نہیں جانتی ہوں کہ میں حاملہ ہوں
پھر کہا تو حاملہ ہے ساتھ بہترین امت کے اور ایک روایت میں ہے ساتھ بہترین خلق کے اوس وقت سے مجھکو
معلوم ہوا کہ میں حاملہ ہوں اور فرمایا ہے حضرت آمنہ نے کہ زمانہ حمل کے چھ مہینے میں ایک آنیوالا آیا آسمان
اور زمین سے کہ بشارت ہو تجکو وہ وقت پہونچا کہ ظاہر ہوں ابوالقاسم میمون و مبارک اور حضرت آمنہ سے
مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب سید عالم میرے پیٹ میں تھے میں نے واقعہ میں دیکھا کہ ایک نور مجھسے جدا ہوا تمام عالم اوس
نور سے منور ہوگیا اور دیکھا میں نے بصریٰ کے مکانات کو بصریٰ ایک شہر ہے شام کیطرف اور حضرت عبد اللہ اور
حضرت آمنہ کو سوا نبی کریم کے اور اولاد نہیں ہوئی یہ کمال مضمون ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
جیسے حضور صدف ممکنات میں بے مثل اور یکتا تھے اور کوئی آپکے صفات کمال میں آپکا شریک نہ تھا اسیطرح
اللہ تعالیٰ نے صلب پدر اور رحم مادر میں بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یکتا رکھا [illegible]
حضور والدہ کے حمل میں تھے کہ حضرت عبد اللہ نے مدینہ منورہ میں وفات کی اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت
سید عالم دو برس تین مہینہ کے تھے جب حضرت عبد اللہ نے انتقال کیا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے [illegible] کہا ہے کہ جب حضرت عبد اللہ نے وفات کی ملائکہ نے عرض کیا اے پروردگار تیرا پیغمبر یتیم ہو گیا محمد صلی اللہ

علیہ وسلم تیرے پیغمبر حبیب فرمایا اللہ تعالی نے جو ایک ہین دونون کا نگہبان اور مددگار والا درکیفیات
کثرت الا ہون صلوۃ اور سلام بھیجو اوسپر اور برکات مانگا اوسکے واسطے اور دعا کرو اوسکے لیے اللھم صل وسلم
وبارک علیہ تمام اہل سیر متفق ہین کہ ولادت باسعادت عام الفیل مین واقع ہوئی اصحاب فیل کی بربادی کے
چالیس روز کے بعد یا پچپن روز کے بعد ولادت فرمائی ہے نبی کریم نے ماہ مبارک ربیع الاول مین تاریخ ولادت مین
اختلاف ہے لیکن اہل مکہ کی عادت ہے کہ ربیع الاول کی بارہوین تاریخ مقام ولادت باسعادت پر زیارت کو
حاضر ہوتے ہین اور شب دوازدہم مین مولد شریف پڑھتے ہین اور جو کچھ سرور ولادت کا لازمہ ہین بآسائش و ذوق
مین ادا کرتے ہین چونکہ ولادت شریف اوسی بقعہ پاک مین ہوئی ہے لہذا ظن غالب ہے کہ یہی تاریخ حضور کے
ولادت شریف کی اور مروی ہے کہ شب ولادت مین بہت آیات الٰہی مشاہدے کیے گئے چنانچہ عثمان ابن عاص رضی اللہ
سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ مین حاضر تھی حضور کی ولادت کیوقت دیکھا مین نے ایک نور کہ خانہ اور سب
اوس نور سے روشن ہوگیا اور دیکھا مین نے تارونکو نزدیک ہوتے گئے مجھ سے ایسے کہ مین گمان کرتی تھی کہ مجھ پر گر پڑینگے
بعض علما اہل نکات نے کہا ہے وہ تارے نہ تھے انوار الٰہی تھا کہ بسبب حضور کے مقام ولادت کی طرف متوجہ تھا
اسیطرح جس مقام پر ذکر شریف جناب سید عالم کا ہوتا ہے انوار خدا کا حاضرین پر رحمت کے دونپر نزول ہوتا ہے
اہل اسلام خیال کرتے ہین کہ جو تعلق اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ دلونکو وقت ذکر شریف کے ہوتا ہے اور وقتون مین
نہین ہوتا ہے یہی نشانی نزول انوار الٰہی کی دل پر ہے اور بعض کا قول ہے کہ جناب سید عالم چونکہ تمام خلق کے سردار
ہین اور جمیع اہل عالم مین حضور کے شوق دیدار پر انوار مین اجرام علوی کا یہ حال ہوا تھا کہ مقام علو کو چھوڑ کر بجانب سفلی
نیچے اوتر آئے تھے اور بعض کہتے ہین کہ اللہ تعالی جل شانہ نے واسطے اظہار مسرت کے تارونکو مقام ولادت پر
بھیجا اور کیا تھا ہماری لوگونکو چاہیے کہ جان و مال کو اپنے نبی کریم کی سرور ولادت مین نثار کرین اور یہ ہدیہ احقر پیش کر کے
اوسکے عوض مین دولت لازوال یعنی رضا مندی اللہ اور رسول کی حاصل کرین عبد اللہ ابن عمرو ابن عاص سے روایت ہے
اونہون نے کہا کہ مقام فاطمہ وادی مین کہ مکہ معظمہ سے قریب ہے ایک راہب تھا اہل شام سے عیص نام وہ کہا کرتا تھا کہ قریب ہے

وہ زمانہ کہ پیدا ہو تم مین اہل مکہ ایسا لڑکا کہ اطاعت کرین اوسکی عرب اور مالک ہو ملک عجم کا اور یہ زمانہ اوسکی
ولادت کا ہے اور جو لڑکا کہ مکہ مین پیدا ہوتا تھا وہ اوسکا احوال پوچھا کرتا تھا جب صبح ولادت محمد کی آئی عبد المطلب
اوس راہب کے پاس گئے اور خبر دی اوسکو حضور کے پیدا ہونیکی اوس راہب نے کہا یہ وہی لڑکا ہے کہ جسکی مین خبر دیا
کرتا تھا تمکو اور پوچھا اونکا نام کیا رکھا تمنے عبد المطلب نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوسنے قسم ہے خدا کی مین
چاہتا تھا تم مین اس مولود کو وجود کو تین خصلت کے ساتھ کہ تین اوس لڑکے کو اون تین صفت کے ساتھ پیدا
ہوں اول نکلنا اوسکے ستارہ کا کل کی شب مین دوسرے پیدا ہونا اوسکا دوشنبہ کے دن تیسرے موسوم ہونا ساتھ
اسم محمد کے حضرت ام المومنین جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا اونہونے کہ مکہ مین ایک یہودی تجارت
کرتا تھا جب حضور کی شب ولادت آئی اوس یہودی نے کہا اے گروہ قریش آیا تم مین آج رات کو کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے
لوگون نے کہا ہمکو معلوم نہین ہے اوس یہودی نے کہا پیدا ہوا اس امت آخر کا پیغمبر اوسکی دونون شانون کے درمیان ایک
علامت ہے اور یہین باہم مجمع مین لیں لائے اوس یہودی کو حضرت کی والدہ ماجدہ کے پاس یہودی نے کہا اپنے لڑکے کو
میرے پاس لاؤ اور کھولا اوسنے حضرت سید عالم کی پشت مبارک کو اور دیکھا اوس علامت یعنی مہر نبوت کو
بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور کہا واللہ بنی اسرائیل سے نبوت جاتی رہی روایت کیا ابو نعیم نے اور فرمایا
حضرت آمنہ نے کہ جب چھ مہینے حمل کے گذرے ایک شخص میرے پاس آیا خواب مین اور کہا مجھسے اے آمنہ تم حاملہ
ہوئی ہو بہترین اہل عالم سے جب وہ پیدا ہون نام اونکا رکھنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ سے مروی ہے
وہ فرماتی ہین جب مجھکو پیش آئی وہ حالت جو عورتونکو وقت ولادت فرزند کے ہوتی ہے مین تنہا تھی
گھر مین اور عبد المطلب طواف کعبہ کرتے تھے سنی مین نے ایک آواز بلند کہ اوس سے مجھکو ڈر پیدا ہوا پھر دیکھا
مین نے کہ ایک مرغ سفید نے اپنے بازو میرے دل پہ ملے وہ ڈر جاتا رہا اور درد جو کچھ تھا وہ بھی دفع ہو گیا پس مین نے
ایک شربت سفید اپنے پاس دیکھا پس لے لیا مین نے اوسکو اور قرار آگیا مجھکو پھر دیکھا مین نے ایک نور بلند اور
دیکھا مین نے اپنے قریب بلند قامت عورتونکو گویا کہ عبد مناف کی لڑکیان ہین مجھکو تعجب ہوا کہ یہ کیونکر آگئیں

پس تین مین سے ایک عورت نے کہا مین ہون آسیہ زوجہ فرعون اور دوسری نے کہا مین ہون مریم بنت عمران
اور باقی دوسری عورتین حوران جنت تھین اور سخت ہوا مجھپر حال اور ہر ساعت آواز سنتی تھی مین اول آواز سے
زیادہ تر بلند اور زیادہ تر اچھی والی اور اوسی حال مین دیکھا مینے کہ ایک دیبائے سفید درمیان آسمان اور زمین کے پھیلی ہوئی
بچھی ہے اور دیکھا مینے مردونکو کہ آسمان اور زمین کے درمیان مین کھڑے ہین اور انکے ہاتھونمین نقرئی ابریقین ہین
پھر دیکھا مینے کہ ایک ٹکڑی چڑیونکی میرے سامنے آئی یہانتک کہ چھپالیا اونہونے میرے حجرہ کو منقارین اونکی زمرد کی
ہین اور بازو انکے یاقوت کے اور اوٹھالیا اللہ تعالی نے میری بصر سے پردہ دیکھا مینے مشارق و مغارب کی
زمین کو اور دیکھے مینے تین علم ایک مغرب مین اور مشرق مین اور ایک بیت اللہ شریف کی چھت پر یہ اشارہ
اسطرف تھا کہ دین محمدی بیت اللہ سے شروع ہوگا اور مشرق سے مغرب تک پھیل جاویگا الغرض یہ سب امور
شب ولادت باسعادت مین ظاہر ہوئے جب خاص وقت ولادت شریف آیا مروی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت آمنہ کے
پاس آئے اور شراب طہور حضرت آمنہ کو تین مرتبہ اصرار کرکے پلائی یہ اشارہ اسطرف ہے کہ جبتک شراب محبت سے

خوب سرشار ہوکر بیخود نہوے دیدار حبیب کردگار حاصل نہین ہوتا

رخ دلدار را نقاب توئی	چہرۂ یار را حجاب توئی

بعدہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ حضرت آمنہ کے شکم اطہر پر پھیرا اور عرض کرنے لگے

جلوہ فرما اے رسول کبریا	جلوہ فرما اے نبی الانبیا
جلوہ فرما سید امی لقب	جلوہ فرما سرور عالی نسب
جلوہ فرما رحمۃ للعالمین	جلوہ فرما ای شفیع المذنبین

جناب سید عالم راز دنیائے محبوبیت مین مستغرق تھے عالم ظہور کیطرف متوجہ نہوے جبرئیل علیہ السلام نے جب
استغنا ہے جناب رسالت کو دیکھا شوق مین آکر اللہ جلشانہ کے نام کا واسطہ پیش کیا اور کہا

جلوہ فرما سبب نام کبریا	ابن عبد اللہ رسول دوسرا

پس ہوئے جناب مصطفے ۔۔۔ جسطرح ہو بدر کامل پر ضیا

الا یا معشر الاسلام برخیزید برخیزید ۔۔۔ بیاید سید آنام برخیزید برخیزید

توجہ کرد بر ما عاصیان شاہ گدا پرور ۔۔۔ پئے تعظیم این ہنگام برخیزید برخیزید

مرحبا یا نور عینی مرحبا ۔۔۔ مرحبا جد الحسینی مرحبا

ایکہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ ۔۔۔ مرحبت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

آفرین بر دل نرم تو کہ از بہر ثواب ۔۔۔ کشتۂ غمزۂ خود را بہ نماز آمدہ

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا عَلَمَ الْہُدٰی ۔۔۔ یَا مَنْ تَسَمّٰی اَحْمَدًا وَّمُحَمَّدًا

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُکَحَّلًا وَّمُطَیَّبًا ۔۔۔ وَالنُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِہٖ یَتَوَقَّدُ

ھٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ ۔۔۔ وَالْجِزْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مَنَصَّۃِ حُسْنِہٖ ۔۔۔ ھٰذَا مَلِیْحُ الْکَوْنِ ھٰذَا اَحْمَدُ

فَیَقُوْلُ یَا عُشَّاقُ ھٰذَا الْمُصْطَفٰی ۔۔۔ وَیَقُوْلُ یَا مُشْتَاقُ ھٰذَا اَحْمَدُ

ھٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَۃً ۔۔۔ ھٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَسَیِّدُ

اِنْ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ اُعْطِیَ رُشْدَہٗ ۔۔۔ بِاللّٰہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَرْشَدُ

اِنْ کَانَ یُوْسُفُ قَدْ اَفَاقَ جَمَالُہٗ ۔۔۔ وَاللّٰہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَزْیَدُ

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّہُ فِیْ حُبِّہٖ ۔۔۔ ھٰذَا ھُوَ الْحُسْنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ

قَالَتْ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ بِاَسْرِھِمْ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکَ ۔۔۔ یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

چاند وہ نکلا ہے جسکا مطلع ہے شاہ خاور پہ حسن مطلق کا ہے مظہر او سپہ عاشق خود بنا دو ہے یا نبی سلام علیک

چہرۂ انور وہ زیبا والضحیٰ ہے وصف جسکا ٭ اوسکو دیکھا حق کو دیکھا مہر کرتا ہو اوسکا ہمسر ٭ یا نبی سلام علیک

بیعت اوسکی بیعت حق دست اوسکا دست خالق ٭ قرب رب دین سب خالق ہو مقرب اوس کے ٭ یا نبی سلام علیک) مظہر حق ہے وہ یکتا جسکا ہمسر بھی نہوگا ٭ ہوسکا کوئی نہ عاشق بھی اوسکے برابر ٭ یا نبی سلام علیک

تم نبی الانبیا ہو تم حبیب کبریا ہو ٭ شافع روز جزا ہو سب جہانکے تم ہو سرور ٭ یا نبی سلام علیک) لیلۃ المعراج مین بھی یاد امت کے نہ بھولے ٭ ختم ہے امت نوازی تم پہ اے میر پیمبر ٭ یا نبی سلام علیک آپ پیارے سخا ہین

	معدن جود و عطا ہین ٭ آپکے ہم سب گدا ہین آئے ہین حضرت کے در پر ٭	

یا رسول اللہ جئنا للزیارۃ قاصدین		نرتجی منک الشفاعۃ عند رب العالمین

اے شہنشاہ دو عالم سید اولاد آدم ٭ اے معظم اے مکرم رحم کر ہون سخت مضطر ٭ یا رسول اللہ جئنا آپ ہین رحمت کے دریا مین ہون عصیان سر تا پا ٭ پاک فرما مجھکو شاہا چشم رحمت سے نظر کر ٭ یا رسول اللہ جئنا شاہ شیر مہر بطحیٰ اپنے در پر مجھکو بلوا ٭ جلوہ حسن اپنا دکھلا چشم رحمت سے نظر کر ٭ یا رسول اللہ جئنا اے مدنی برقعہ وکی نقاب سایہ نشین چند بود آفتاب ٭ قافلہ شد و اپسی ما بہ بین ٭ اے کس ما بیکس ما بہ بین ٭ گر نظر از راہ عنایت کنی ٭ جملہ مہمات کفایت کنی ٭ یار شو اے مونس غمخوارگان ٭ چارہ کن چارۂ بیچارگان ٭ اے شب گیسوے تو روز نجات آتش سودا تو آب حیات ٭ عقل شدہ شیفتہ روے تو ٭ سلسلۂ شیفتگان موے تو ٭ چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم گر تو برانی بکہ رو آوریم ٭ اے بسر اپردہ یثرب بخواب ٭ خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب ٭ خیز و شب منتظران روز کن ٭ طلع نظامی طرب اندوز کن ٭ اللھم صل وسلم وبارک علیہ سبحان اللہ ایسا آفتاب عالمتاب ہدایت کا اس عالم مین جلوہ گر ہوا کہ بموجب آیہ کریمہ جاء الحق وزھق الباطل ظلمت کفر و بدعت خود بخود محو ہو گئی اور روشنی اسلام کی تمام عالم مین پھیل گئی چند سال وہ نیر ہدایت اہل مکہ کے ابر ظلم مین پوشیدہ رہا یعنی اہل مکہ ہر قسم کی ایذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچاتے تھے اور ترقی دین حق کو روکتے تھے لیکن حضور کی زبان ہدایت کھلی ہوئی تھی اور جوہر صبر سید عالم کی ایذا ے قریش کیوجہ سے چمکتی جاتی تھی

اور یہ امر بھی امت کیواسطے باعث ہدایت تھا تاکہ معلوم کرلین کہ اللہ تعالی کی راہ مین جبتک اسطرح مستقل ہونگے
اور تکالیف کو خدا کیواسطے گوارا نکرینگے قرب الہی حاصل نہوگا یہ طریقہ کامل حضرت نے امت کو تعلیم کردیا حکمت فاد مطلق
اس امر کی مقتضی ہوئی کہ جو ہر صبر اور رضا و تسلیم ہمارے حبیب کی کھلگئی اب عظمت اور شوکت بھی انکی خلق مین
ظاہر ہو تاکہ معلوم ہوجاوے کہ جو اللہ کیواسطے ایذا اوٹھاتا ہے اللہ تعالی اپنے فضل سے اوسکو مرتبہ عزت پر پہونچاتا ہے
اور اپنی عظمت اور جلالت کا اوسمین ظہور کردیتا ہے اظہار اسکا اسطرح کیا کہ جناب سید عالم کو مکہ معظمہ سے
ہجرت کا حکم دیا اور مدینہ منورہ مین کہ وہانکے لوگونکی خلقت مین ابتدا سے مادہ محبت اپنے حبیب کا پیدا کر رکھا تھا
حضرت کو پہونچایا اور اہل عناد کی تنبیہ اور تادیب کیواسطے سرور عالم کو جہاد کا مامور کیا اگلے انبیا
علیہم السلام کی ایذا پہونچانیوالونپر اللہ تعالی اونکی دعا سے عذاب بھیجتا تھا واسطے کفار کی تنبیہ کے جناب
سید عالم چونکہ رسول ذو الاقتدار اور نبی مختار ہین اللہ تعالی نے آپکو وہ قوت دی ہے کہ تمام عالم مین آپ
تصرف کرسکتے ہین لہذا حضور کی اظہار قوت کیواسطے حکم جہاد کا اللہ تعالی نے دیا تاکہ ظاہر ہو کہ وہ خود
اللہ کے فضل سے قوت رکھتے ہین شر اعدا کے دفع کیواسطے اور خود اونکو تنبیہ کرسکتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حالات جہاد سے یہ مضمون بخوبی ظاہر ہوتا ہے منجملہ حضور کی فتوحات کے مکہ معظمہ کا فتح ہونا بھی ہے کہ بغیر قتال کے
محض آپکی ہیبت اور جلالت سے فتح ہوگیا اور کفار قریش جنکو بڑا دعوی شجاعت کا تھا اونہونے مارے ڈر کے ہتیار
رکھدیے تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب حدیبیہ مین حضرت سید عالم اور اہل قریش مین باہم صلح ہوگئی اور عہدنامہ
تحریر ہوگیا جناب سید عالم نے مدینہ منورہ کیطرف مراجعت کی بعد مراجعت کے راہ مین اللہ تعالی نے سورہ
فتح مسلمانونکی تسکین کیواسطے نازل کی اول سورہ پاک مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو اور اپنے
حبیب پر ظاہر کیا چنانچہ ارشاد فرمایا ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا
ہمنے کھولدیا تمہارے واسطے فتح مبین کو فرمایا ہے شیخ نے اس آیۂ کریمہ کے تحت مین کہ فتوح اور فیوض ظاہری اور

باطنی اور کرامات اور برکات کھلی ہوئی اور پوشیدہ جو اللہ تعالی کیطرف سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فائض ہین بعضے
ہین ایک اونمین سے ہے فتح ہونا شہرونکا اور مسخر ہونا بندونکا اور حاصل ہونا مال غنیمت کا اور قوی ہونا دین کا اور
زیادہ ہونا امت کا اور شائع ہونا احکام اسلام کا اور بہت بڑی فتح سب فتوحات سے فتح مکہ ہے کہ اوسکی حاصل ہونے سے
تمام قبیلے عرب کے اور گروہ کے گروہ خلق مسلمان ہوگئے اور اس سورہ شریفہ مین وعدہ ہے اس فتح کے حاصل ہونیکا بسبب
تحقق وقوع کے ساتھ ماضی کی تعبیر کیا گیا اور مبین کے معنی ہین ظاہر یعنی ظاہر ہے عزت اور شوکت اوسکی دین
مین اور بعد اوسکے فرمایا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اسکے معنی مین مفسرین کے اقوال بہت
ہین بعضی کہتے ہین کہ مالک اپنے بندے کو کبھی سرفراز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نے تیرے سب گناہ اگلے پچھلے بخشدیے ہین
تجسے باز پرس کسی امر کی نکرونگا حالانکہ وہ بندہ بیگناہ ہوتا ہے اور مالک بھی اوسکو بیگناہ جانتا ہے یہ کہنا فقط
واسطے تشریف اور تکریم کے ہوتا ہے مالک کے ارشاد سے یہ ضرور نہین ہے کہ بندہ گنہگار بھی ہو اسیطرح پر اللہ تعالے
نے اپنی حبیب کریم کی اظہار عظمت کیواسطے یہ فرمایا ہے کیونکہ نبی کریم معصوم ہین اللہ تعالی قرآن مجید مین
فرماتا ہے کہ آپنے کلام نہین کیا اپنی خواہش سے مگر جو خدا کیطرف سے وحی ہوتی تھی وہ فرماتے تھے جب کلام بھی
بغیر خدا کی وحی کے حضور نکرتے تھے تو نسبت گناہ آپکی طرف کب صحیح ہوگی اور شیخ نے مدارج مین فرمایا ہے کہ
بعض محققین نے کہا ہے کہ مغفرت یہان کنایہ ہے عظمت سے پس معنی اس آیہ کریمہ کے یہ ہین اللہ تعالی نے تمکو نگاہ
رکھا ہے بیچ اوس زمانہ کے جو گذر گیا تمہاری عمر سے اور جو آخر ہوگا یعنی ابتدا سے انتہا تک تم معصوم ہو اور
مدارج مین ہے کہ ابن عطا نے کہا ہے کہ جمع کی گئی ہین اس سورہ شریفہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے
بڑی نعمتین متعدد فتح مبین اجابت کی نشانیونمین سے ہے اور مغفرت محبت کی نشانیونمین اور اتمام نعمت اختصاص
کی نشانیونمین اور ہدایت ولایت کی نشانیونمین پس مغفرت تبریہ اور تنزیہ ہے حضرت سید عالم کا تمام
نقصانون اور عیبون سے اور اتمام نعمت پہونچانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ کاملہ مین اور ہدایت
ملانا ہے واسطے مشاہدہ کے الغرض اس سورہ شریفہ مین سوا اظہار عظمت جناب رسالت کے وعدہ ہے

فتح مکہ کا اور آخر رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو صاف صاف ظاہر کردیا ہے فرمایا ہے کہ البتہ داخل ہو گے تم
مسجد حرام میں امن پائے ہوئے اور بالونکو منڈوائے ہوئے اور اس وعدہ اور پیشین گوئی کا اسطرح ظہور ہوا کہ عہدنامہ
حدیبیہ میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ طرفین ایک دوسرے کے ہم عہدوں اور حلیفوں سے تعرض نکریں اور جو جسکے ساتھ چاہے
عہد کرے چنانچہ بنو بکر نے قریش سے عہد کیا اور خزاعہ نے جناب سید عالم ﷺ سے اور ان دونو قبیلوں میں زمانہ جاہلیت
سے آپسمیں دشمنی تھی بعد عہدنامہ حدیبیہ کے ایک شخص بنو بکر سے حضرت سید عالم کی ہجو میں بے ادبی کرنیلگا ایک شخص قوم
خزاعہ کا وہاں کھڑا تھا اوسنے منع کیا اوسکا سر توڑ ڈالا اوس مرد خزاعی نے اوسکو مارا اور اپنی قوم سے استغاثہ
کیا الغرض بنو بکر نے قریش سے مدد مانگی چند قریشی بسبب حضور کی عداوت کے مستعد ہوئے اور چہرہ پر نقاب ڈالے تاکہ کوئی
اونکو نہ پہچانے اور ہمراہ بنو بکر کے ہوکر اونہوں نے خزاعہ پر شبخون مارا اور بہت آدمی خزاعہ کے قتل ہوئے قریشیونکو یہ زعم تھا
کہ ہمکو کسی نے پہچانا نہیں ہے ہمارا مدد دینا پوشیدہ رہیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شب میں یہ حال بھی معلوم ہوگیا
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جس شب کو بنو بکر اور خزاعہ میں قتال ہوا اوسکی صبح کو جناب سید عالم ﷺ نے
مجھسے فرمایا اے عائشہ مکہ میں حادثہ ہوا قریش نے عہد کو توڑ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ گمان کرتے ہیں
کہ قریش آپکے عہد توڑنے پر دلیری کرینگے حالانکہ آپنے اونکی تلوار کو فنا کردیا ہے حضرت نے فرمایا ہاں عہد کو
توڑا اوس امر کیواسطے کہ خدا نے اونکے واسطے چاہا ہے عرض کیا میں نے وہ امر خیر ہے یا شر فرمایا خیر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ
اور طبرانی معجم میں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک شب میں نے
سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضو کرنے کی جگہ پر فرماتے ہیں لبیک لبیک تین مرتبہ اور نصرت نصرت
تین مرتبہ جب آپ باہر نکلے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ باتیں کرتے تھے کیا کوئی شخص آپکے پاس تھا اوس سے
کلام فرماتے تھے ارشاد کیا یہ پکارنیوالا بنی کعب کا تھا خزاعہ سے مجھسے مدد مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ قریش نے
بنو بکر کی مدد کی اور شبخون ہمپر مارا اوسکے تین دن کے بعد عمرو بن سالم خزاعی چالیس سواروں کے ساتھ مکہ سے
مدینہ منورہ میں آیا تاکہ حضور کو اس واقعہ کی اطلاع دے اور آپسے استغاثہ کرے اور مدد چاہے حضرت سید عالم

اوٹھ کھڑے ہوے ردا ایسکہ کھینچتے تھی ردا مبارک کو زمین پر اور فرماتے تھی نصرت میری آوے یعنی اگر مین تمکو نصرت نہ دون اوس شئ سے جس سے کہ مین اپنے نفس کو نصرت دیتا ہون یہ مضمون حضور نے واسطے اتحاد اور اخلاص کے اور اونکی تسکین خاطر کو فرمایا راوی کہتا ہے گویا ایک ابر تھا آسمان پر پس فرمایا حضور نے یہ ابر فریاد کرتا ہے اور خبر دیتا ہے بنی کعب کی مدد کرنیکی اور حضور نے اون استغاثہ کرنیوالوں سے فرمایا تم اپنے دیار کو پلٹ جاؤ اور غمگین نہو ایام فتح اور نصرت کے قریب آگئے ہین خیال کرنا چاہیے کہ حضور کے ہم عہد لوگون نے جو اسوقت تک ایمان نلائے تھے جبوقت غمی کے دور و دراز فاصلہ سے حضور کیجانب رجوع کیے سید عالم نے اسوقت مدینہ منورہ مین فرمایا لبیک یعنے مین موجود ہون تمھاری نصرت کو جیسا کہ حضرت میمونہ خالہ کی روایت سے صاف ظاہر ہے پس جب کوئی امتی بنی کریم کا وقت غلبہ مصیبت کے حضور کیطرف توجہ کریگا تو رحمت عالم کیونکر نہ اوسکی اعانت کرینگے اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ اور مروی ہے کہ حضرت سید عالم نے اوسوقت صحابہ سے یہ ارشاد کیا گویا مین دیکھتا ہون کہ ابو سفیان آیا مدت صلح کو بڑہانا اور تجدید کرنا چاہتا ہے اور شرمندہ اور خاسر مکہ کو پلٹ گیا ہے یہی پیشین گوئی تھی حضرت سرور عالم کی اور وقوع مین آئی چنانچہ مروی ہے کہ قریش اپنے فعل سے پشیمان ہوے اور ابو سفیان کو حضور کی خدمت مین بھیجا کہ عذر کرے کہ یہ فعل ہمارے مشورہ سے نہین ہوا ہے اور عہد کو تازہ کرے اور مدت صلح کو بڑہاوے ابو سفیان مدینہ مین آکر اول اپنی دختر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہ ازواج مطہرات مین سے ہین گیا اور چاہا کہ حضرت سرور عالم کے بچھونے پر بیٹھے ام المومنین نے اوس فرش کو لپیٹ دیا ابو سفیان نے کہا تمنے اس بچھونیکو مجھسے دریغ کیا ام حبیبہ نے فرمایا یہ بچھونا پاکو نکے سید کا ہے اور تو مشرک ہے اور نجس ابو سفیان خشمگین ہو کر وہانسے نکل آیا اور حضور کے پاس حاضر ہو کر درخواست تجدید عہد کی کچھ جواب نپایا پھر حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اور جناب سیدہ اور حضرت علی مرتضی سے سفارش کی درخواست کی سب نے جواب دیا اور ابو سفیان شرمندہ ہو کر مکہ کو پلٹ گیا بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامان سفر درست کرنیلگے اور صحابہ کو حکم دیا کہ سفر کی طیاری کرو اور ہتیار اپنے ساتھ لو اور مقصد کسی شخص سے بیان نہین فرمایا کہ

ارادہ کدہر کاہے حاطب صحابی رسول اللہ مین اونہو نتے اہل مکہ کو خط لکھا اور یہ مضمون تحریر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر آراستہ کرتے ہین مین گمان نہین کرتا ہون کہ سوا مکہ کے اور کسیطرف تشریف لیجاوینگے کچھہ اپنی فکر کرو اور ایک عورت مزنیہ کو وہ خط دیا کہ اہل مکہ کو پہونچا دے اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو اس حالسے مطلع کر دیا سرور عالم نے سیدنا علی مرتضی اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو حکم دیا کہ روضہ خاخ کو جاؤ وہان تمکو ایک عورت ملیگی ہودج مین سوار اوسکے پاس ایک خط ہے اوس سے لیلو سب صحابہ اوس مقام پر پہونچے اوس عورتکو دیکھا خط اوس سے مانگا اوسنے انکار کیا اوسکی تلاش کی خط نہ نکلا صحابہ نے قصد مراجعت کا کیا سیدنا علی مرتضی نے کہا بخدا خدا کا رسول جھوٹ نہین کہتا اور نہ آسمان سے اوسکو جھوٹ خبر دیجاتی ہے اور تلوار اپنے میان سے نکالی اور کہا یا تو خط دیدیا اپنا سر دیگی وہ عورت ڈر گئی اور اپنے بالونمین سے اوسنے خط نکالکر دیدیا وہ خط حضور کے سامنے پیش ہوا آپنے حاطب کو بلایا اور فرمایا یہ کام تو نے کیا اور کیون کیا حاطب نے عرض کی حضور جلدی نکرین مجھے خدا کی قسم مین مومن ہون خدا اور خدا کے رسول کے ساتھہ لیکن مین قریش کا حلیف ہون اور اونسے الگ نہین ہون اور کوئی شخص مکہ مین ایسا نہین ہے جو میرے مال اور اہل و عیال کی حمایت کرے بخلاف آپکے اور صحابہ مہاجرین کے کہ اونکے سبکے اقربا ہین مکہ مین وہ اونکے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہین مین نے یہ فعل اس غرض سے کیا کہ میرا حق قریش پر ثابت ہوجاوے تاکہ وہ مکہ مین میرے اہل و عیال کی محافظت کرین سید عالم نے فرمایا آگاہ ہو کہ حاطب تمسے سچ کہتا ہے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھکو اجازت دین تو مین اس منافق کا سر کاٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر یہ اہل بدر سے ہے اِنَّ اللّٰہَ اَطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یعنی اہل بدر سے اللہ تعالی نے فرمایا ہے تم جو چاہو کرو تم بخشدیے گئے اور ایک روایت ہے کہ جنت تمکو واجب ہوگئی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سنکر رو دیے اور کہا خدا اور رسول بڑے جاننے والے ہین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ الغرض جناب سید عالم نے جب ارادہ سفر مکہ کا مصمم کیا قبائل عرب جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو جمع کیا اور سامان سفر مہیا فرمایا اور صحیح اقوال ہے دوسرے

رمضان شریف سنہ ہجری کو حضرت سرور عالم مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور ازواج مطہرات سے حضرت ام سلمہ کو ہمراہ لیا اور ام مکتوم یا ابو ذر غفاری کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا جب شہر سے باہر نکلے لشکر ظفر پیکر کا حساب کیا سات سو مہاجرین تھے اور تین سو گھوڑے اونکے ساتھ تھے اور چار ہزار مرد انصاری یا نسو گھوڑے اونکے ہمراہ تھے باقی اور قبائل کے لوگ تھے شیخ نے مدارج مین لکھا کہ مجموع دس ہزار آدمی تھے اور بعضو نے بارہ ہزار کی روایت کی ہے اور جمع دونو روایت کو یون کیا ہے کہ مدینہ منورہ سے دس ہزار آدمی نکلے ہونگے اور باقی لوگ راہ مین شریک ہوتے گئے یہانتک کہ بارہ ہزار کا مجمع ہو گیا جب سید عالم منزل الصلصل مین پہنچے حضرت زبیر کو دو سو آدمی ہمراہ کرکے بطریق طلیعہ آگے بھیجدیا اور منزل قدید مین حضور نے علم تیار کیے اور مہاجرین اور انصار اور سب قبیلونکو تقسیم کر دیے اور اسی منزل مین بنو سلیم قریب ہزار آدمی کے جو سب نیزہ دار اور اکثر سوار خدمت بابرکت مین حاضر ہوے اور لشکر اسلام مین داخل ہوے اور بعض اہل مکہ بقصد ہجرت مکہ سے نکلے تھے وہ بھی راہ مین حضور سے ملے چنانچہ حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے اہل و عیال کے راہ مین حضرت سے ملے حضور اونکے حاضر ہونیسے بہت خوش ہوے اور حکم دیا کہ مال اور اسباب اپنا مدینہ منورہ کو بھیجدو اور خود ہمراہ چلو اور فرمایا اے عباس تمہاری ہجرت آخر ہجرت ہے جیسے میری نبوت آخر نبوت ہے اور مروی ہے کہ ابو سفیان بن حارث حضرت کے چچا زاد بھائی اور عبداللہ بن امیہ حضرت کے پھوپی کے بیٹے یہ دونو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی مین بہت مبالغہ کرتے تھے راہ مین حاضر ہوے اور مسلمان ہو گئے الغرض حضرت سرور عالم اوس مقام پر جسکو اب ٹھنڈا پانی کہتے ہین اور مکہ معظمہ سے چار فرسخ ہے پہونچے صحابہ کو حکم دیا کہ ہر شخص اپنے مقام پر آگ جلاوے اور اوسوقت تک قریش کو حضور کی تشریف آوری کا حال معلوم نتھا مگر خائف تھے اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضور مکہ کا قصد ضرور کرینگے ابو سفیان نے قریش نے کہا تم باہر جاکر خبر تو لو اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو ہمارے واسطے اونسے امان مانگو پس ابو سفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ مکہ سے باہر نکلے دیکھا تمام میدان کو آگ نے گھیر لیا ہے یعنی ہر جگہ آگ روشن ہے

اور بہت کثرت سے خیمے دیکھے اور آواز گھوڑونکی سنی پریشان ہوکر آپس مین کہنے لگے نہ معلوم ہوتا ہے کہ بنی کعب نے
اپنی تمام خزاعہ کو جمع کیا ہے تاکہ مقابلہ کرین دوسرے نے کہا خزاعہ مین اسقدر لوگ کہان ہین قسم ہے خدا کی
ہمنے سوای حاجیونکے قافلہ کے اسقدر آگ کبھی نہین دیکھی ہے عباس ابن عبد المطلب کہتے ہین کہ مین نے
وادی مین شوکت لشکر اسلام دیکھکر میرے خیال مین آیا کہ حضرت سید عالم اگر اس شان سے قہر کرکے یکایک
قریش پر پہونچینگے سب برباد ہوجاوینگے اور نشان اونکا باقی نہ رہیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص
سواری کے خچر پر مین سوار ہوا اور چلا یہانتک کہ مقام اراک مین پہونچا اس خیال سے کہ اگر کوئی مکہ کا
جانیوالا ملے تو اوس سے یہ حال بیان کردون کہ وہ اہل مکہ کو خبر کردے تاکہ وہ کچھ فکر کرلین ناگاہ آواز
ابو سفیان اور بدیل کی مین نے سنی اور پہچانا اونکو اور پکارا اونسے کہا واے ہو تجھپر آیا حنظلہ اوسنے
میری آواز پہچانی اور کہا کیا ابو الفضل ہے مین نے کہا ہان اوسنے پوچھا یہ کیا ہے یعنی آگ کیسی روشن ہے مین نے
کہا واے ہو تجھپر یہ خدا کے رسول ہین دس ہزار سپاہ جرار کے ساتھ تمپر پہونچ گئے ہین اوسنے کہا ہم کیا علاج کرین مین نے
کہا میرے خچر پر سوار ہوجا تاکہ مین حضرت سید عالم کے پاس لیجاؤن اور تیرے واسطے امان مانگون ابو سفیان میرے
خچر پر سوار ہوا اور بدیل بن ورقہ اور حکیم دونون مکہ کو پلٹ گئے اور ایک روایت مین ہے کہ بدیل اور حکیم بھی
ابو سفیان کے ساتھ حضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر ایمان لائے حضرت عباس کہتے ہین کہ ہم عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے خیمہ کے دروازے پر پہونچے اونہون نے دیکھا اور تلوار میان سے نکالی اور دوڑے اس قصد سے کہ مجھسے
پہلے پہونچکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو سفیان کے قتل کی اجازت حاصل کرین مین نے خچر کو تیز کیا اور اونسے
پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ مبارک مین حاضر ہوا اوسیوقت حضرت عمر بھی پہونچے اور عرض کیا یا رسول اللہ
یہ دشمن خدا ابو سفیان ہے حق تعالی نے مجھکو اوس پر غالب کیا ہے ایسے حال مین کہ نہ اوسکو امان دیگئی ہے
اور نہ ایمان لایا ہے مجھکو اجازت دیجیے کہ اوسکو قتل کرون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے
ابو سفیان کو امان دی ہے اور اپنی پناہ مین لیا ہے عمر اوسکی قتل پر جلدی کرتے ہین اور ایک روایت مین ہے

کہ حضرت نے فرمایا ای ابوسفیان ایمان لاتا کہ سلامتی تجھکو حاصل ہو ابوسفیان نے کہا قسم ہے لات وعزی کی یہ
یہ کیونکر کرون حضرت فاروق نے جب یہ سنا فرمایا اگر حضرت کے خیمہ مبارک سے باہر ہوتا یہ کام پھر نکر سکتا یعنی تجھکو
قتل کرتا اب حرمت مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجبور ہون حضرت عباس کہتے ہین مین نے کہا ای عمر
تمکو ابوسفیان سے اسیوجہ سے عناد ہے کہ وہ اولاد ابن مناف سے ہے اگر اولاد عدی سے ہوتا یعنی تمہارے قبیلہ سے تو
اسقدر مبالغہ نکرتے حضرت فاروق نے جواب دیا ای عباس ایسی باتین نکرو اسواسطے کہ تمہارا ایمان لانا مجھکو اپنے
باپ کے ایمان لانیسے زیادہ تر اچھا معلوم ہوا اگر وہ زندہ ہوتا اور ایمان لاتا تو مین اسقدر خوش نہوتا اسواسطے
کہ مین جانتا ہون کہ تمہارا ایمان لانا جناب سید عالم کو بہت اچھا معلوم ہوا ہے حضور نے میری تسکین کی اور فرمایا
آجکی رات ابوسفیان کو اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح کو میرے پاس لانا جب صبح کو مین نے ابوسفیان کو خدمت شریف مین حاضر کیا
حضور نے ارشاد کیا ای ہو تجھپر ای ابوسفیان ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تجھکو معلوم ہو کہ سوا اللہ تعالی جلشانہ کے کوئی
معبود قابل پرستش نہین ہے ابوسفیان نے کہا میری مان باپ فدا ہون آپ کیا کریم اور حلیم ہو تم کہ باوجود ہمارے
اسقدر ظلم اور ایذ پہونچانیکے لطف فرماتے ہو اب جانا مین نے کہ کوئی خدا سوا اللہ تعالی کے نہین ہے اگر ہوتا تو ہمکو
نفع پہونچاتا اور مدد ہماری کرتا حضرت سرور عالم نے فرمایا وہ وقت نہین آیا کہ تجھکو معلوم ہو کہ مین خدا کا رسول ہون
ابوسفیان نے کہا ابتک میرے دلمین شک تھا اور توقف کرتا تھا عباس نے کہا وای ہو تجھپر ای ابوسفیان کبتک باتین کو
بڑھاؤ گے جلد ایمان لاؤ ورنہ ابھی عمر آویگا اور تمہاری گردن ماریگا ابوسفیان نے کہا اشھد ان لاالہ الا اللہ وان
محمدا الرسول اللہ حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایسا شخص ہے جو فخر اور شرف اور مرتبہ کو دوست
رکھتا ہے اسکو ایسے مرتبہ کے ساتھ سرفراز کیجیے کہ اہل مکہ مین سربلند ہو حضرت سید عالم نے فرمایا جو ابوسفیان کے
گھر مین آویگا اوسکو امن ہے اور جو شخص ہتیار ہاتھ سے ڈالدیگا اوسکو امن ہے جب ابوسفیان رخصت ہو کر روانہ
ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عباس ابوسفیان کو ابھی جانے ندو اپنے ساتھ رکھو اور ایک تنگ مقام
مین کھڑا کرو تاکہ تمام لشکر اسلام شان وشوکت سے اوسکے آگے سے گذرے اور رعب اور ہیبت اسلام کی اوسکے دلمین

تھا او بخور نخوت اور عناد او سکا ٹوٹے عباس نے آواز دی کہ اے ابا حنظلہ ٹھہر جا ابوسفیان نے ڈر کر کہا اے بنی ہاشم مگر
تمہارے دلمین کچھ غدر ہے عباس نے جواب دیا اہل نبوت غدر نہین کرتے ہین الغرض عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان
کو ایک تنگ راستہ پر لیجا کر کھڑا کیا لشکر اسلام فوج فوج کمال عزت اور شوکت کے ساتھ گذرتا تھا اور حضرت
عباس ہر ایک کی تعریف کرتے تھے اور ابوسفیان کے دلکو آتش حسد اور غیرت سے جلاتی تھی اول سب سے سپاہ شوکت
پناہ حضرت خالد بن ولید کی دکھائی دی ہزار آدمی بنی سلیم کے اونکے ساتھ تھے اور دو نشان تھے ابوسفیان نے پوچھا
یہ کون ہے عباس نے کہا خالد بن ولید ہے جب حضرت خالد ابوسفیان کے برابر پہونچے اونھون نے اور اونکے ہمراہیون نے
تین بار باآواز بلند تکبیر کہی اور زلزلہ ابوسفیان کی جانمین ڈالا اور حضرت خالد کے پیچھے حضرت زبیر ابن عوام
پانسو دلاور ہمراہ لیے ہوے تکبیر کہتے ہوے اور علم سیاہ لیے ہوے گذرے بعد اونکے تین سو جوان بنی غفار کے ظاہر ہوے
اونکا علم حضرت ابوذر غفاری کے ہاتھ مین تھا وہ بھی تکبیر کہتے ہوے گذرے عباس نے اس قبیلہ کا حال بھی ابوسفیان
سے کہا ابوسفیان نے کہا مجھکو انسے کچھ کام نہین ہے بعدہ بنو کعب بن عمرو کہ اونمین پانسو سوار نامی تھے اور علم اونکا
بشیر بن سفیان کے ہاتھ مین تھا پہونچے ابوسفیان نے اونکا حال پوچھا حضرت عباس نے کہا یہ لوگ حلیف ہین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اوسکے ہزار آدمی قبیلہ مزینہ کے نکلے اونمین تین علم تھے ابوسفیان نے اونکا بھی حال
سنکر کہا ہمکو انسے کام نہین ہے بعدہ قوم جہینہ کے لوگ پہونچے آٹھ سو آدمی شجعان کے اونمین تھے اور چار علم اونکے
ساتھ تھے اور اونکے پیچھے تین سو آدمی قوم اشجع کے گذرے حضرت عباس نے جب اونکا حال بیان کیا ابوسفیان نے
کہا سب سے زیادہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ لوگ دشمن تھے حضرت عباس نے کہا اللہ تعالی نے محبت اسلام کو انکے
دلون مین قائم کر دیا ابوسفیان نے کہا کہ مین نے انکو بھی دیکھا اب بھی مجھکو کام نہین ہے یہانتک کہ لشکر ظفر موج جناب سید عالم کا
دکھائی دیا حضرت سید البشر ناقہ قصوی پر سوار تھے اور پانچہزار مرد مسلح اعیان مہاجرین اور اشراف انصار سے
ہمرکاب سرور عالم تھے آراستہ او پیراستہ تکبیر کہتے ہوے اور ایک طرف حضور کے آپکے یار غار صدیق نامدار تھے اور دوسری جانب
اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور جناب رحمت عالم اپنے یار دونسے باتین کرتے جاتے تھے ابوسفیان نے عجب ہیبت

اور شوکت دیکھی وحشت اور ہیبت اوسپر غالب ہوئی اور کہا اے عباس ملک تمہارے بھتیجے کا بہت قوی
اور عظیم ہوگیا حضرت عباس نے فرمایا ویحک یا ابا سفیان یہ ملک و سلطنت نہیں ہے یہ نبوت اور رسالت
ہے منقول ہے کہ اوسدن حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کہ علم انصار اونکے ہاتھ میں تھا ہزار جوان انصار
کے ساتھ جاتے تھے جب ابوسفیان کے برابر پہنچے حضرت سعد نے فرمایا آجکا دن لڑنے اور خون بہانیکا ہے
آج وہ دن ہے کہ حرمت حرم کی حلال کیجاویگی آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالی خوار کریگا کفار قریش کو بعدہ حضرت سعد نے
اپنے یاروں سے فرمایا اے اوس وخزرج آج کینہ روز احد کا نکال لو حضرت سعد تو یہ کہکر بڑھگئے ابوسفیان نے
فریاد کی یارسول آپنے اپنی قوم کے قتل کا حکم دیا ہے حضور نے فرمایا نہیں ابوسفیان نے کلام حضرت سعد بیان کیا
رحمت عالم نے ارشاد کیا سعد نے یہ کلام اپنی طبیعت سے کیا ہے سہو و غلطی سے آجکا دن لطف و رحمت کا دن ہے آج وہ
دن ہے کہ اللہ تعالی قریش کو عزیز کریگا آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالی اپنے گھر کی تعظیم کو زیادہ کریگا خاطر جمع رکھو
اور ایمان لاؤ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد نے جھوٹ کہا آج وہ دن ہے کہ
اللہ تعالی اس گھر کی تعظیم کریگا اور خلعت اوسکو پہنا دیگا ابوسفیان نے کہا یارسول اللہ تم بہت اچھے
کریم اور رحیم اور صلہ رحم کرنیوالے ہو میں شفیع کرتا ہوں خدا کو اور تمہاری قرابت کو جو قریش کیساتھ ہے
اونکے قتل سے ہاتھ اوٹھاؤ اور اپنے اقربا پر رحم اور عاطفت کرو سبحان اللہ کیا شان ہے اوسکی ایکدن وہ تھا کہ
یہی قریش حضور کو ایذا پہونچاتے تھے اور ستاتے تھے یا اوسنے اپنے فضل سے اپنے حبیب کریم کو تھوڑے سے زمانہ
میں ایسا غالب کردیا کہ اتنا بڑا سردار قریش کا اسطرح حضرت سید عالم سے عاجزی کرتا تھا هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ سچا ہے اللہ اور اللہ کا رسول
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ حضرت سید عالم تشریف لیگئے حضرت عباس نے ابوسفیان سے کہا تم جلد مکہ جاؤ
اور قریش کو ڈراؤ کہ ایمان لاویں تاکہ قتل ہونے سے اور قیدی غنیمت سے نجات پاویں ورنہ الاہلاک ہونگے
ابوسفیان دوڑے ہوے مکہ میں آئے اور لوگوں کو کہا کہ نبی کریم نے فرمایا ہے جو شخص گھر میں اویگا یا ہتیار ہاتھ سے

ڈالدیگا یا اپنے گھر مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہیگا یا مسجد حرام مین چلا آویگا اوسکو امان ہے قوم کے لوگ کہنے لگے قبحک اللہ یہ کیا خبر لایا ہے ہمارے واسطے اور مروی ہے کہ سپاہ شوکت پناہ سید عالم کی جب مقام ذی طوی مین پہنچی سب نے توقف کیا یہانتک کہ سرور عالم بھی تشریف لائے اوسدن غبار اسقدر بلند ہوا تھا کہ پہاڑونکی چوٹیون پر پہونچا تھا قریش کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانیکی خبر نتھی ابوسفیان سے پوچھا تمہارے پیچھے کون ہے اور یہ غبار کیسا ہے ابوسفیان نے کہا وا آئے تم پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑا لشکر جو آہن اور فولاد مین غرق ہے ہمراہ لیکر پہونچگئے اور اکثر اونکے ساتھ ایسی بہادر اور دلاور لوگ ہین کہ کوئی شخص اونسے مقابلہ نہین کرسکتا ہے اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ قبل ابوسفیان بکیر ال ورحلیم مکہ مین آچکے تھے پس کچھ نہین ہے کہ حال حضور کے تشریف لانیکا اونکو معلوم نہوا ہو یہ استفسار حال کرنا قریش کا بسبب اونکی بیحواسی کے تھا صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ جب سید عالم مقام ذی طوی مین پہونچے اور اوس آراستہ لشکر کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپکو دیا تھا ملاحظہ کیا اس امر پر نظر فرمائی کہ ایک وقت وہ تھا کہ حضور تنہا پوشیدہ مکہ سے تشریف لیگئے تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے اس شان اور شوکت سے اسقدر سپاہ جرار کے ساتھ مکہ معظمہ کو لیجاتا ہے تو اضعاً للہ سر مبارک کو جھکالیا ایسا کہ لحیہ شریف چوب پالان شتر لگتی تھی اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے پالان شتر پر اللہ تعالیٰ کا سجدہ شکر کیا اور حضرت زبیر کو فرمایا کہ گروہ مہاجرین کو لیکر بلندی کی راہ سے مکہ معظمہ مین آؤ اور علم خاص کو مقام حجون مین گاڑو اور وہانسے آگے نجانا جبتک مین خود نہ آلون اور خالد بن ولید کو حکم دیا کہ متعدد قبائل کے فوج ہمراہ لیکر پستی کی راہ سے مکہ مین داخل ہو اور اپنا علم منتہائے بادی مکہ مین نصب کرو اور جو لوگ بیادہ تھے اونکو حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ کرکے راہ بطن وادی سے روانہ کیا اور خود بدولت خاص صحابہ کو ہمراہ لیکر راہ اذاخرہ سے روانہ ہوا اور سب لوگونسے فرمادیا جو تمسے مقابلہ اور مقاتلہ کرے اوس سے مقاتلہ کرنا ورنہ نہ لڑنا اور جب مقام حجون مین پہونچا میر اخیمہ وہان نصب کردینا چنانچہ خیمہ مبارک ادیم سرخ کا وہان ایستادہ کیا گیا مروی ہے کہ عکرمہ ابن ابی جہل اور صفوان

بن امیہ اور سہیل بن عمرو ایک جماعت قبائل مختلفہ کے ہمراہ لیکر حضرت خالد کے سد راہ ہوئے اور مقام خندمہ مین حضرت خالد سے لڑائی اونہوننے شروع کی حضرت خالد نے بھی مجبور ہوکر اونسے مقابلہ کیا اور بڑی لڑائی ہوئی فوج کفار پسپا ہوئی یہانتک کہ مقام خردرہ مین کہ مسجد حرام کے دروازہ سے متصل ہے پہونچے اٹھائیس آدمی فوج کفار کے مارے گئے اور دو مرد حضرت خالد کے لشکر کے شہید ہوئے جناب سید عالم نے دور سے چمکنا تلوارونکی اور نیزونکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے مین نے لڑنیکو منع کیا تھا لوگوننے عرض کیا حضرت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی جماعت خالد سے برسر مقابلہ ہوئی ناچار بضرورت اونہوننے بھی قتال کیا جب وہ لڑائی ختم ہوگئی حضور نے خالد سے فرمایا کہ مین نے منع کیا تھا تم کیون لڑے خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ ابتدا جنگ ادہر سے ہوئی مین نے ضرورتسے اونکو دفع کیا حضرت نے فرمایا قضاء اللہ خیر قضائے الٰہی بہتر ہے اور طبرانی نے طریق ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب سید عالم جب مکہ معظمہ مین داخل ہوئے لوگوننے عرض کیا یا رسول اللہ یہ خالد بن ولید ہے کہ تلوار کھینچے ہوئے اہل مکہ کو قتل کرتا ہے حضرت نے ایک صحابی سے فرمایا کہ خالد سے کہدے کہ تلوار اونسے اوٹھالے یعنی قتل نکرے اون صحابی نے حضرت خالد سے جاکر کہا حضرت سرور عالم فرماتے ہین تلوار اونمین رکہدی یعنی قتل کر جسپر قابو پا حضرت خالد نے ستر آدمی اوسوقت قتل کیے صاحب روضہ لکھتے ہین کہ بعضی تفاسیر مین دیکھا گیا کہ سید عالم نے حضرت خالد پر عتاب کیا اور فرمایا باوجود اسکے کہ مین نے آدمی بھیجا اور منع کیا کیون تم لڑے خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے جسکو بھیجا تھا اونہوننے کہا کہ حضرت فرماتے ہین انکو قتل کر حضور نے اون صحابی سے پوچھا کہ مین نے تجھسے کیا کہا تھا عرض کیا حضور نے فرمایا تھا کہ قتال نکرے مین نے چاہا کہ حضور کا پیغام خالد سے کہون ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ سر اوسکا آسمان پر تھا اور پیر اوسکے زمین پر اور ایک حربہ اوسکے ہاتھ مین تھا اوسنے وہ حربہ میرے سینہ کیطرف سیدھا کیا اور کہا خالد سے کہدے کہ اونکو قتل کر اور اگر نہ کہیگا تو مین اس حربہ سے تجھکو قتل کرونگا حضرت سید عالم نے فرمایا صدق اللہ صدق رسولہ سچا ہے اللہ اور سچا ہے اوسکا رسول حق نے احد مین حمزہ کی شہادت کیوقت

کہا تھا کہ اگر قریش پر غلبہ پاؤنگا ستر آدمی اونکے قتل کرونگا اوسپر ن اللہ تعالیٰ نے مجھکو منع کیا لیکن آج اوسکو منظور ہوا
کہ جو کچھ اوسکے رسول کی زبان سے نکلگیا ہی اوسکو پورا کرے اسوجہ سے یہ امر ظہور مین آیا خیال کرنیکا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ
کو کسدرجہ اپنے حبیب کا پاس خاطر ہے کہ جو بات کسیوقت مین زبان مبارک سے نکلجاتی ہی گو حضور کو اوسکا خیال بھی
نرہے اللہ تعالیٰ اوسکو پورا کرتا ہے اپس جسبات مین کہ نبی کریم کو کد اور کوشش ہے مثل مغفرت امت کے اوسکو اللہ تعالےٰ
کیونکر پورا نکریگا اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ اور ایک روایت مین ہے کہ جناب سید عالم کی حضور مین عرض کیا
لوگون نے کہ ایک گروہ اوباش اور سفہائی مکہ کا شرارت کرتے ہین اور مقابلہ پر مستعد ہین حضور نے فرمایا کاٹو
اونکو جو حق کاٹنے کا ہی بموجب ارشاد کے صحابہ نے تلوارین کھینچین اور اوباشونکو قتل کرنیلگے ابوسفیان حضرت
سید عالم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوی اور عرض کیا یارسول اللہ قریش ہلاک ہوے رحمت عالم نے رحم فرمایا
اور حکم دیا کہ اب قریش کو قتل نکرو بس گروہ شقاوت شعار جنہون نے مقابلہ کیا تھا ہزیمت اوٹھا کر پہاڑونکی
چوٹیون پر چڑھ گئے اور پہاڑونکی کھوہ اور گڑھون مین چھپنے لگے اور بعضے شہر سے نکلکر صحرا اور میدانون مین بھاگ گئے
اور بعضے گھرون مین بیٹھ رہے اور دروازہ بند کرلیے اور مروی ہے کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب
مقام حجون مین پہونچے اپنے خیمہ مبارک مین تشریف لیگئے اور غسل فرمایا اور گرد و غبار کو سر اقدس اور چہرہ انور سے
پاک کیا اور نماز چاشت کی آٹھ رکعتین تخفیف کے ساتھ پڑھین بعد ہتھیار لگائے اور خود سر پر رکھا سوار
صف باندھے ہوے حجون سے خدمت تک انتظار جناب سید ابرار مین کھڑے تھے سرور عالم اپنے ناقہ پر سوار ہوے
دہنی طرف حضور کے آپکے یار غار صدیق اکبر تھے اور بائین جانب اسید بن حضیر اور بلال بن رباح اور عثمان
بن طلحہ ملازم رکاب تھے حضور سورہ فتح ساتھ قرأت لینہ اور ترجیع کے پڑھتے ہوے سیدھا احرام کے احاطہ
مسجد حرام مین تشریف لائے اور اوس بقعہ پاک کو اپنے فیض قدم سے زیادہ نورانی اور بابرکت
کردیا اور حجر اسود کو اوس چوب سے جسے اکثر حضور ہاتھ مین رکھتے تھے استلام کیا یعنی چوب کو اوس سے
مس کرکے چوم لیا اور باواز بلند تکبیر فرمائی سب مسلمانون نے بھی حضور کی اتباع مین تکبیر کہی چنانچہ

آواز تکبیر سے شہر مکہ کانپ گیا اور مشرکین پہاڑون پر سے یہ حالات دیکھ رہے تھے اور سنتے تھے اور حسد سے
جلے جاتے تھے بعدہ سرور عالم نے طواف کیا اور یہ سواری آپ کی تری اور تین سو ساٹھ بت جو اطراف کعبہ معظمہ مین
رکھے ہوئے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ ابلیس نے اونکے پیرونکو سیسے سے زمین مین محکم کر دیا تھا جناب سید عالم
کے دست مبارک مین ایک چوب تھی حضور اوس چوب سے بتون کیطرف اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا وہ بت اوندھے منہ گرتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ
پیٹھ کے بل گرتے تھے اور سیرت ابن ہشام مین حضرت عباس سے مروی ہے اونہون نے کہا کہ حضرت سید عالم جس
بت کے منہ کیطرف اشارہ کرتے تھے وہ پیٹھ کے بل گرتا تھا اور جسکی پشت کیجانب اشارہ کرتے تھے وہ منہ کے بل گرتا تھا
اور جمع اون دونون روایتونکا ابن ہشام کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم گوشہ کمان کا بتونکی آنکھون مین چبھوتے تھے تا کہ ذلت بتونکی اور اونکی پرستش کرنیوالونکی ظاہر
اور معلوم ہو جاوے کہ یہ معبود باطل ایسے عاجز ہین کہ نہ کسیکو نفع پہونچا سکتے ہین نہ نقصان پہونچا سکتے
ہین اور کسی شے کو خود اپنے سے دفع نہین کر سکتے ہین اور ہبل اور اصاف اور نائلہ جو بڑے بت تھے سب
توڑ ڈالے گئے اور بعض کتب سیر مین ہے کہ چند بڑے بت بلند مقام پر رکھے ہوئے تھے وہان پر ہاتھ نہ پہنچتا تھا حضرت
علی مرتضی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ قدم شریف میرے شانہ پر رکھین اور ان بتونکو گرا دین سید عالم نے
فرمایا اے علی مجھکو طاقت بار نبوت اوٹھانیکی نہین ہے تم میرے کندہے پر پیر رکھکر یہ کام انجام دو واسطے
امتثال حکم کے جناب ولایت مآب حضور کے دوش مبارک پر چڑھے اور بتونکو اوتار لیا اوس حالت مین سرور عالم
نے پوچھا اے علی آپکو اسوقت کیسا پاتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ یہ دیکھتا ہون کہ حجابات کھل گئے ہین اور
گویا سر میرا ساق عرش تک پہونچا ہے اور جس چیز کیطرف مین ہاتھ بڑھاتا ہون ہاتھ مین آجاتی ہے حضور نے
ارشاد کیا اے علی خوشا وقت تمہارا کہ کام حق کرتے ہو اور حبذا حال میرا کہ مین اوسکا بار اوٹھاتا ہون
اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت سرور عالم نے ارشاد کیا اے علی جو تم چاہتے تھے پایا جناب امیر نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ

قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو رسول برحق کیا ہے یہ دیکھتا ہون مین اگر چاہون آسمان تک معلق ہو پہنچا دون بعدہ جناب رسالتمآب نے اون بتونکو زمین پر پھینکیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کعبہ مکرمہ کے پرنالیکے قریب سے پھاند پڑے بسبب حضور کے ادب کے اور بخیال شفقت کے جو باہم نبی اور ولی مین تھے اور جب زمین پر آئے تبسم کیا حضرت نے پوچھا تم نے کیون تبسم کیا عرض کیا اسوجہ سے کہ مین نے اپنے کو ایسے مقام بلند سے گرایا اور کوئی الم اور صدمہ مجھکو نہ پہونچا حضور نے فرمایا تمکو کیونکر صدمہ پہونچتا حالانکہ محمد نے تجھکو اوٹھایا تھا اور جبرئیل نے تجھکو اوتارا مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان سے کہا ہبل جسپر تم احد مین ناز کرتے تھے ٹوٹ گیا ابو سفیان نے کہا مجھکو اب چھوڑ دو سرزنش نکرو اگر محمد کے خدا کے ساتھ دوسرا خدا ہوتا تو یہ معاملہ پیش نہ آتا اور مروی ہے کہ کفار مکہ نے تصویرین ملائکہ اور انبیا کی بیت اللہ شریف کی دیوار پر بنائی تھین حضور نے حضرت فاروق کو عثمان بن طلحہ کے ساتھ بھیجا کہ اونکو مٹا دو حضرت فاروق حسب الحکم بیت اللہ مین گئے اور سب صورتونکو مٹا دیا سوا حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی صورتونکے بعدہ حضرت خود بیت اللہ مین تشریف لیگئے چند صحابہ ہمراہ تھے دروازہ بیت اللہ شریف کا آپنے بند کرا دیا کہ لوگونکا ہجوم نہو اور جب سید عالم نے ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی صورتونکو دیکھا فرمایا اے عمر مین نے تمسے کہا تھا کہ سب تصویرونکو مٹا دینا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ابراہیم اور اسمٰعیل کی صورتین ہین اسوجہ سے میرے دل نے نچاہا کہ انکو مٹا دون حضور نے فرمایا انکو بھی مٹا دو لعنت کرے خدا اون لوگونپر کہ جھوٹے اونکی پیدا کی جو نہوا ویسی تصویر بنا دین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی جو تصویرین بنائی تھین اونکے ہاتھ مین قمار کی تیریں تھی حضور نے فرمایا قاتلہم اللہ یہ لوگ جانتے تھے کہ انبیا نے کبھی قمار نہین کھیلا یعنی جان بوجھکر یہ فعل بد کیا ہے بعدہ زعفران حضور نے منگا کر اون تصویرونکو زعفران سے بھر دیا اور ایک روایت مین ہے کہ ڈول مین پانی منگا کر اونکو دھو ڈالا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منتسبات

مغلوبین کے ساتھ بے ادبی نکرنا چاہیے اسواسطے کہ تصویرونکو مٹانا شریعت محمدی مین لازم ہے لہذا
حضور نے نقشہ ابراہیم خلیل اللہ اور اسمٰعیل علیہما السلام کو مٹا دیا لیکن ادب سے مٹایا اور تھوڑی دیر
حضور بیت اللہ مین ٹھیرے اور نماز اندر کعبہ مکرمہ کے پڑہی اور دعا مانگی بعدہ دروازہ بیت اللہ شریف کا
کھولدیا گیا سید عالم بیت اللہ شریف کی چوکھٹ پر کھڑے ہوا اور دونو بازو دروازے کے دونو ہاتھونسے
پکڑے خالد بن ولید لوگونکو دروازے پرسے ہٹارہے تھے کنجی بیت اللہ شریف کی حضور کے
دست مبارک مین تھی سیدنا علی مرتضےٰ نے آگے بڑہکر عرض کیا یارسول اللہ منصب کعبہ کے دربانی کا
اپنے اہلبیت کو مرحمت کیجیے جیسا کہ زمزم شریف کا پانی پلانا اونکے تعلق کیا ہے حضرت سید عالم نے عثمان
ابن طلحہ کو بلایا اور فرمایا کنجی لو آج دن ہے وفا کرنیکا اور احسان کرنیکا اور سیدنا علی مرتضیٰ سے فرمایا
کہ مین ایسا کام تمہارے سپرد کرونگا کہ لوگونکو تمسے نفع پہونچے نہ ایسا کام کہ لوگو تکو گمان ہو کہ او رونسے
تمکو نفع پہونچے اور مروی ہے کہ جسوقت سید عالم بیت اللہ کے دروازیکے بازو پکڑے کھڑے تھے
فرمایا آپنے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب لوگ مکہ کے کھڑے ہوے
انتظار کررہے تھے کہ دیکھیے سید عالم ہمارے ساتھ کیا کرتے ہین اسوجہ سے کہ اونکے ہاتھونسے حضور کو
بہت ایذا پہونچی تھی حضرت رحمۃ اللعالمین نے فرمایا کیا کہتے ہو اور کیا گمان کرتے ہو میری جانب
اپنے بارہ مین عرض کیا ہم اچھا کہتے ہین اور اچھا گمان کرتے ہین آپ ہمارے برادر کریم ہین اور
فرزند ہین برادر کریم کے کہ ہمپر قدرت پائی ہے اور یہ اشارہ کیا اونہونے حضرت یوسف علیہ السلام
اور اونکے بھائیونکے قصہ کیطرف حضور نے فرمایا جب تم مجھپر یہ گمان کرتے ہو مین بھی وہ ہی کہتا ہون
جو میرے بھائی یوسف نے کہا تھا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
سبحان اللہ کیا شان رحمت ہے ہمارے نبی کریم کی اور کیا قدرت ہے ہمارے رب رحیم کی یہ وہ ہی قریش
تھے جنھون نے حضرت کو اسقدر ایذا دی کہ اپنے وطن مالوف کو چھوڑدیا اور تنہا مدینہ منورہ کو ایکبار

کے ساتھ تشریف لیگئے تھے یا تھوڑے زمانہ کے بعد سید عالم کو اپنے فضل و قدرت سے غلبہ دیا کہ اس عظمت اور جلالت کے ساتھ مکہ معظمہ مین داخل ہوا اور قریش اسطرف پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین عاجزانہ حاضر ہوے اور سید عالم نے ایسے ایسے ایذا دینیوالونپر شایان رحمت اور رعاجز نوازی ہے اسطرح پر لطف اور رحمت کی اللھم صل وسلم وبارک علیہ بعدہ جناب رسول کریم نے خطبہ کمال فصاحت اور بلاغت کے ساتھ پڑھا اور نصائح فرمائی اور احکام خدا سے لوگونکو آگاہ کیا مروی ہے کہ جب وقت نماز ظہر کا آیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اونہونے اذان کہی کفار بعض پہاڑونپر تھے اور بعض مسجد حرام مین اونہون نے آواز جب اذان کی سنی کلمات بد کہے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس سے آگاہ کیا نبی کریم نے اونکو سبکو بلایا اور ہر ایک سے فرمایا کہ تمنے یہ کیا کہا تھا وہ شرمندہ ہوے یہ معجزہ حضور کا دیکھکر بہت لوگ ایمان لائے ارباب سیر نے لکھا ہے کہ جب سید عالم نے مکہ کو فتح کیا تمام قبائل عرب نے آپکی اطاعت کری الا دو قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے اور وہ لوگ بڑے لڑنیوالے اور سرکش تھے سردار دونو قبیلونکے باہم ملے اور آپسمین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگونسے لڑے ہین جو علم حرب سے واقف نہ تھے اور اونپر فتح پائی ہے ایسا نہو ہماریطرف بھی متوجہ ہون قبل اسکے کہ وہ ہماریطرف توجہ کرین ہم ہی اونکیطرف چلین چنانچہ مالک بن عوف سردار ہوازن اور کنانہ سردار بنی ثقیف نے لشکر آراستہ کیا اور حضور سے مقابلہ کرنیکو نکلے اور تمام اسباب اپنا اور لڑکے بالے اور جانور اپنے ساتھ لیے اس غرض سے کہ جب مال اور اسباب اور لڑکے اور عورتین ہمراہ ہونگی تو قوم کے لوگ بہت مستعد ہو کر لڑینگے ہرچند بعض مرد دیرینہ نے منع بھی کیا کہ عورتونکا اور بچونکا لڑائی مین لیجانا مصلحت نہین ہے لیکن مالک بن عوف نے نمانا مجبور ہو کر قوم نے اوسکا ساتھ دیا اور لشکر کفار روانہ ہوا اور حنین مین ہو پہنچے جب خبر اونکی حضرت سرور عالم کو معلوم ہوئی حضور نے ایک صحابی کو بھیجا تاکہ اونکا حال دریافت کرین جب وہ واپس آئے اور حال جو دیکھا تھا عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لشکر ترتیب کیا اور عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم کیا اور معاذ ابن جبل کو احکام شریعت سکھانیکو اسلئے مکہ مین چھوڑا اور

خود بدولت بارہ ہزار آدمیونکے ساتھ مکہ سے باہر نکلے اور راہ سے ایک اور صحابی کو لشکر اعدا کا حال دریافت
کرنیکو روانہ کیا اونہوں نے بعد دریافت حال کے حضور سے اونکا ارادہ اور کیفیت اونکے سامانکی عرض کی حضور نے ہنسے اور
فرمایا امید ہے کہ یہ سب مال مسلمانونکو غنیمت مین ملے اور مروی ہے کہ مالک بن عوف نے بھی تین آدمیونکو بھیجا تا کہ لشکر اسلام کا
حال دریافت کرکے اوس سے بیان کرین وہ لوگ خبر لیکے گئے اور اونکے جسم کا ہر بند کانپتا تھا مالک نے اونسے پوچھا کہ تمپر کیا
واقعہ گذرا جو تمہارا یہ حال ہے اونہوں نے کہا ہمنے سفید کپڑے پہنے ہوئے ایسے مرد ابلق گھوڑونپر سوار دیکھے کہ مثل اونکے کبھی
نہ دیکھے تھے قسم ہے خدا کی اگر وہ تمسے قتال کرینگے تو تمکو قوت اونسے مقابلہ کی نہوگی اسواسطے کہ وہ اہل آسمان سے
ہین اگر ہمارا کہنا مانو تو پلٹ جاؤ معہ اپنی قوم کے اسواسطے کہ جیسا اونکو ہمنے دیکھا تم لوگ دیکھوگے تو یہی حال تمہارا
سبکا ہوگا مالک نے کہا خواری ہو تمکو تم تمام لشکر سے بودے ہو اور اونکو اپنے پاس حفاظت مین رکھا اسوجہ سے کہ مبادا خبر
اونکے رعب کی سب فوج مین مشہور ہوجاوے اور ایک شخص کو جو لشکر مین بڑا بہادر مشہور تھا لشکر اسلام کا حال دریافت
کرنیکو بھیجا اوسکا بھی وہی حال ہوا باوجودیکہ مالک نے یہ حال دیکھا لیکن دعوی جنگ سے باز نہ آیا اور مروی ہے
کہ بعض صحابہ نے اپنی کثرت جماعت پر نظر کرکے کہا کہ آجکے دن بسبب قلت فوج کے ہم مغلوب نہونگے یعنی ہم لوگ بہت ہین
مغلوب نہونگے یہ نزدیکانہ اپیش بود حیرانی خدا اللہ تعالی کو منظور ہوا کہ تنبیہ کردے تا کہ آئندہ اپنے کثرت فوج پر بھروسہ نکرین
اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں اور سمجھ لیں کہ نصرت کثرت سے نہیں ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالی کی اعانت سے ہوتی ہے لہذا اول
صورت ہزیمت کی نمودار ہوئی اور بعدہ اللہ کے فضل سے محض جناب سید عالم کی قوت سے فتح نمایان حاصل ہوئی
ظاہر کردیا اللہ تعالی نے کہ ہمارا حبیب لشکر کا محتاج نہیں ہے محض اپنی قوت سے اور ہمارے فضل سے اعدا پر غالب
ہوتا ہے صورت واقعہ حنین کی یہ واقعہ ہوئی کہ جب لشکر اسلام وادی حنین کے قریب پہونچا مالک بن عوف مسلمانونپر
سبقت کرکے رات ہی کو اپنی فوج کو اوس وادی مین لے آیا اور اونکو جنگ پر تحریص کی اور حکم دیا کہ راستونپر چھپکر
بیٹھ رہو جب لشکر نبی کریم کا ظاہر ہو یکبارگی اونپر حملہ کردو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو اپنی فوج کو ترتیب دیا
اور نشان لوگونکو تقسیم کیے مہاجرین کے نشان عمر ابن خطاب اور علی ابن ابیطالب اور سعد بن ابی وقاص کو

دیے اور اوس اور خزرج مین ہر ایک خاندانکے نشان علیحدہ اونکے سردار ونکے پاس تھے اور جسقدر قبائل عرب تھے ہر ایک قبیلہ کا نشان علیحدہ تھا وقت طلوع صبح کو وادی حنین مین کہ ایک نشیب مین تھا بستی کی راہ سے داخل ہوئے چونکہ راستہ تنگ تھا سب لوگ ایکبارگی نجا سکتے تھے بضرورت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور متعدد راستونسے داخل ہوئے خالد ابن ولید قبیلہ بنی سلیم کے ساتھ مقدمہ لشکر اسلام تھے اہل ہوازن کمینگاہ مین چھپے تھے اور مسلمانونکو اوسکا علم نتھا اور وہ سب بہت بڑے تیر انداز تھے یکبارگی اونہون نے حملہ کیا اور تیرونکا مینہ برسادیا پہلے مقدمہ لشکر اسلام کا پیر اوٹھ گیا اسوجہ سے کہ اکثر اونمین بے ہتیار ونکے تھے اور اونکے پیچھے کفار قریش تھے اور نومسلم لوگ تھے کہ ایمان ابے اونکے دلونمین قرار نپکڑا تھا وہ بھی بھاگے یہ حال دیکھ کر باقی صحابہ بھی پریشان ہوکر متفرق ہوگئے اور ایسا تفرقہ مسلمانونمین پڑا کہ چند لوگ باقی رہگئے اکثر اونمین سادات بنی ہاشم حضور کے بنی اعمام تھے اور وہ دلاوران نامدار سید ابرار کو ہر طرف سے گھیرے ہوے تھے عباس کا ب سید عالم کی پکڑے تھے اور ابوسفیان ابن حارث لگام اور حضور اوسوقت بیضا نام خچر پر سوار تھے اور ایک روایت مین ہے کہ دلدل پر سوار تھے اور ہر طرف صحابہ کے پیچھے جاتے تھے اور فرماتے تھے ای انصار اللہ اے انصار رسول مین بندہ اور رسول خدا کا ہون لیکن کوئی پیچھے نہ پھرتا تھا کفار قریش نومسلمان کہ ہنوز ظلمت کینہ اور حسد ونکے دلونسے دور نہوئی تھی کلمات نامناسب کہتے تھے حضرت سید عالم میدان جنگ مین کھڑے ہوگئے چند لوگونے حضور کا ساتھ دیا اور ثابت قدم رہے اونکی تعداد مین قول مختلف وارد ہوئے ہین ایک روایت مین ہے کہ سوسے کم تھے اور ایک روایت مین ہے کہ اسی اور ایک روایت مین ہے بارہ اور ایک روایت مین ہے کہ دس آدمی تھے اور ایک روایت مین ہے کہ چار شخص تھے تین بنی ہاشم سے حضرت علی مرتضی اور عباس عم رسول اللہ اور ابوسفیان بن حارث حضرت کے چچازاد بھائی اور چوتھے حضرت عبداللہ ابن مسعود حضرت علی مرتضی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سامنے حضور کی حفاظت کرتے تھے اور ابوسفیان ابن حارث لگام خچر کی پکڑے تھے اور عبداللہ ابن مسعود بائین جانب محافظت کرتے تھے جو شخص اعدائے دین سے حضرت کیجانب توجہ کرتا تھا وہ مارا جاتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ سرور عالم تنہا تھے صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہیکہ غالبا یہ روایت

کہ ایسا ہوگی نہایت قریب ہے پاس پر حمل کیجائے کہ اولیٰ مین ایسا ہی ہوگا بعد اوسکے چند لوگ جمع ہوگئے ہونگے
اور سو آدمی اون چار دن پانچ کے جنکے نام اوپر مذکور ہوے ہین اور بھی بعض صحابہ کے اسمار وایا تمین دیکھے
گئے ہین پھر لوٹ بہت تھوڑے لوگ رہگئے تھے اور مروی ہے کہ جب نبی کریم نے دیکھا کہ ہمراہی متفرق ہوگئے مرکب
بڑھایا کہ کفار پر خود حملہ کرین ابوسفیان ابن حارث نے مرکب کی لگام اور عباس ابن عبد المطلب نے حضور کی
رکاب پکڑ لیتا اور خوف تھے آپکو چھوڑا اور اعدا کیجانب جانے ندیا اور مروی ہے کہ جناب سید عالم اسوقت فرماتے تھے مین
نبی ہون جھوٹ نہین ہے مین بیٹا ہون عبد المطلب کا یہ کمال شجاعت ہے نبی کریم کہ ایسے وقت مین تنہا دشمن پر حملہ
کرتے تھے اور حسب نسب ظاہر فرماتے تھے تاکہ جو لوگ لشکر اعدا مین واقف نہین ہین پہچان لین اور رجوع
ہوسکے اونسے کرلین اور حقیقت مین یہ امر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب کمال توکل کے وقوع مین آیا
چونکہ حضرت سرور عالم کو اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ تھا اور مشاہدہ تھا حقیقت کا اور خوب جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ
موافق اپنے وعدہ کے آپکو غالب ہی کریگا اور ویسا ہی ہوا چنانچہ منقول ہے کہ جناب سید عالم نے حضرت عباس سے
فرمایا کہ صحابہ کو آواز دو اور ان کلمات سے پکارو یا معشر الانصار یا اصحاب السمرہ یا اصحاب سورۃ البقرہ
حضرت عباس کی آواز بہت بلند تھی اونھون نے بموجب حکم کے آواز دی صحابہ نے جب آواز اونکی سنی جواب دیا
لبیک لبیک حاضر ہین ہم حاضر ہین ہم اور حضرت عباس کی آواز کیطرف دوڑے کمال عجلت کے ساتھ اور
خدمت شریف مین حاضر ہوے جب قریب سو آدمی کے جمع ہوگئے کفار سے مقابلہ ہونیکا مروی ہے کہ جناب سید عالم
سواری سے اوترے اور ایک مٹھی مین خاک اوٹھا کر لشکر اعدا کیطرف پھینکی اور فرمایا شاہت الوجوہ بعدہ
سوار ہوے کوئی شخص اہل ہوازن سے وہ باقی نرہا جسکی آنکھون اور دہن مین خاک بھر نگئی ہو اور ایک
روایت یہ ہے کہ حضور سوار تھے حضرت علی مرتضیٰ یا حضرت عباس سے ایک مٹھی بھر سنگریزہ مانگے اور اعدا
کیجانب پھینکی اور خدا کی حمد کی اور اوسپر بھروسہ کیا اور فرمایا شکست ہے کافرونکی قسم ہے محمد کے رب کی جبریل
علیہ السلام نے سرور عالم سے کہا کہ آج آپکو وہ کلمات تلقین کیے جو موسیٰ کو تلقین کیے تھے جسوقت دریائے نیل پھاڑا گیا تھا اللہ تعالیٰ

جلیل الشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کی اپنے کلام قدیم مین خبر اسطرح فرماتا ہی وَمَا رَمَیْتَ اِذْ
رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی تمنے نہین پھینکی تھی ای محمد وہ مٹی اللہ نے پھینکی تھی یہ اظہار حضور کے کمال قرب کا
ہے اللہ تعالی کے ساتھ کہ اللہ تعالی حضور کے فعل کو اپنا فعل فرماتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ
منقول ہے کہ جب سوا آدمی حضرت کی حضور مین جمع ہوا اور کفار سے قتال کرنیلگے ہوا ان اونٹکے دودہ
دوہنی کے مقدار پر بھی نہ ٹھہر سکے اور جبیر ابن مطعم سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے جنگ حنین مین جسوقت مسلمان
تلوارین کھینچکر کافرونپر حملہ آور ہوے دیکھا مین نے کہ ایک شے مثل کسا سیاہ کے پیدا ہو گئی اور ہمارا اونکا عرصہ
درمیان مین آگئی غور کرکے مین نے دیکھا تو سیاہ چونٹیان تھین اور وہ صحرا مین منتشر ہوگئین تمام میدان اون سے بھر گیا
مجھکو یقین تھا کہ وہ فرشتے تھین بعدہ لشکر اعدا کو ہزیمت ہوئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا اونہون نے
کہ حضرت سرور عالم نے کنکریان جو مشرکین پر پھینکین آواز اونکی ایسی معلوم ہوئی جیسے آسمان سے طشت مین
کنکر نیسے پیدا ہوتی ہے اور سعد بن جبیر سے روایت ہے اونہون نے کہا حقتعالی نے اوسدن اپنے رسول کی مدد کی
پانچہزار فرشتون سے بعد لڑائی کے ایک شخص نے اعدا کے لشکر سے کہا کہان ہین وہ مرد کہ جو ابلق گھوڑونپر سوار تھے
اور سفید کپڑے پہنے تھے ہمکو اونہین لوگون نے قتل کیا ہے یہ امر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین عرض کیا
ارشاد فرمایا وہ فرشتے تھے روایت ہی کہ مالک ابن اوس نے کہا کہ چند آدمی میری قوم کے معرکہ حنین مین
حاضر تھے اونہون نے بیان کیا کہ جب حضرت سید عالم نے کنکریان ہمپر مارین اور دعا کی ہماری سبکی آنکھون مین
ریگ بھر گئی اور ایک اضطراب عظیم ہمارے دلون مین پیدا ہوا اور اوسدن دیکھا ہمنے کہ لوگ سفید کپڑے پہنے ہوے ابلق
گھوڑونپر سوار تھے درمیان آسمان اور زمین کے اور سبز عمامہ باندھے تھے اور شملہ درمیان دونو شانونکے لٹکا رکھے تھے
ہمکو اسقدر بھی قوت نتھی کہ اونکو اچھی طرح سے دیکھین بسبب کمال رعب کے اور شیبہ بن عثمان سے مروی ہے
کہا اونہون نے کہ ایک جماعت قریش کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کیطرف نکلی مین بھی اونکے ساتھ
ہو لیا اس طمع پر کہ جب دونو لشکر آپسمین مختلط ہونگے شاید میرا قابو چلجاوے آنحضرت پر اور آپکو اپنے باپ ور بھائی اور اقربا کے عوض مین جو

احد میں مارے گئے ہیں قتل کردوں اور میرا یہ قصد تھا کہ اگر تمام عرب و عجم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرلینگے
تو بھی میں اطاعت نکرونگا اور اوس سفر میں مستعد تھا کہ اپنے ارادہ کو پورا کروں اور روز بروز میرا یہ قصد بڑھتا جاتا
تھا جب نوبت مقابلہ کی آئی اور صحابہ کو ہزیمت ہوئی دیکھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ گھوڑے سے اوتر پڑے
تھے میں نے تلوار سیاست نکالی اور آپکی داہنی طرف آیا دیکھا میں نے عباس کو وہ ایک زرہ سفید مثل چاندی کے پہنے ہوئے
کھڑے ہیں اور حضرت کی حفاظت کر رہے ہیں میں نے دل میں کہا کہ اس جانب سے کام نہ نکلیگا اوسواسطے کہ حضور کے چچا بھی
محافظت کر رہے ہیں پھر میں آپکے بائیں جانب سے آیا اوسطرف آپکے چچازاد بھائی ابوسفیان ابن حارث کھڑے
تھے میں نے دل میں کہا ادہر سے بھی کچھ نہوگا پھر میں آپکے پیچھے آیا اور چاہا کہ تلوار لگاؤں ناگاہ دیکھا میں نے کہ ایک
آگ کا شعلہ مثل برق کے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں پیدا ہوا اور قریب تھا کہ مجھکو جلا دے میں نے
اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا حضرت سرور عالم نے میری طرف التفات کیا اور فرمایا اے شیبہ قریب آ میں آگے بڑھا
حضور نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور کہا اللہ اسکو شر شیطان سے اپنی پناہ میں رکھ غرض اللہ تعالی نے وہ قصد
میرے دل سے دفع کر دیا قسم ہے خدا کی اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو اپنی آنکھوں اور کانوں سے زیادہ دوست تھے
اور حضرت نے مجھے ارشاد کیا جا کفار سے مقابلہ کر میں حضور کے آگے جاتا تھا اور کافروں سے تلوار سے لڑتا تھا اور خدا
جانتا ہے میں چاہتا تھا کہ اپنے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کروں اور اگر اوسوقت باپ میرا زندہ ہوتا
تو میں اوسکو بھی قتل کرتا بعدہ مرکب حضور کا حاضر کیا گیا آنحضرت سوار ہوئے اور اعدا کیطرف توجہ فرمائی
لشکر اعدا کو ہزیمت ہوئی اور متفرق ہو گئے سید عالم نے بعد فتح کے اپنے خیمہ مبارک میں مراجعت کی میں بھی
حضرت کے خیمہ مبارک میں حاضر ہوا تا کہ حضرت کے چہرہ انور کو دیکھوں اور بجز لقائے حضور کے اور کوئی غرض مجھکو نتھی
حضرت سید عالم نے مجھسے فرمایا اے شیبہ اللہ تعالی نے جو کچھ تیرے واسطے چاہا بہتر ہے اوس سے جو تو اپنے دل میں
چاہتا تھا اور جو کچھ میرے دل میں تھا وہ سب بیان فرمایا اور میں نے کسی سے اوسکو ظاہر نکیا تھا پس میں نے کہا
اشھد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ بعدہ میں نے عرض کیا آپ مغفرت میرے واسطے مانگے حضور نے فرمایا

محرم اللہ لک اس روایت سے خیال کرنا چاہیے کہ کیا قوت توجہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو دی تھی کہ باوجودیکہ
اوس وقت دفع اعدا کیطرف متوجہ تھے حضرت شیبہ میں استعداد قبولیت ایمان جب دیکھی ایک نظر توجہ میں دل اونکا
پاک کر دیا جو اعدا پر اسقدر شفقت اور رحم فرماتے تھے اور اونکو کرم سے دم بھر میں پاک کر دیتے تھے ایمان
لانیوالوں پر اونکو کیا کچھ توجہ ہوگی اور اپنے غلاموں کو کیسا پاک کرینگے

چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ما ہمہ تشنہ دہانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی
آمدہ سوی تو قدسی پئے درمان طلبی

اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیہ مروی ہے کہ جب لشکر کفار کو ہزیمت ہوئی تین گروہ ہوگئے بعضی طائف کو
چلے گئے اور بعضی اوطاس کو بھاگ گئے اور بعضی بطن نخلہ کو چلے گئے حضرت سید عالم نے ابو عامر اشعری کو ایک
جماعت کا سردار کر کے عقب میں بھاگے ہوئے لوگوں کے جو مقام اوطاس میں گئے روانہ کر دیا اور مال غنیمت حنین کو
حضور نے ایک مقام پر جمع کر دیا اور ایک صحابی کو اوسپر امیر مقرر کیا اور خود بدولت مع لشکر اسلام کے طائف
تشریف لیگئے اور بعد فتح طائف کے جب مراجعت فرمائی اور اوس مقام پر تشریف لائے مال غنیمت حنین کا جہان
جمع تھا حضور نے وہ سب مال غنیمت اور جو کچھ مال فتح اوطاس و طائف جمع ہوا تھا مجاہدین پر تقسیم کیا چھ ہزار
لونڈی اور غلام اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زیادہ گوسفند اور چار ہزار اوقیہ چاندی تھی مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوس مال کو تقسیم کیا مجاہدین پر خصوصاً جو لوگ نو مسلم تھے اور نور ایمان اونکے دلوں میں قرار گزین نہ تھا اونکو
بہت کچھ دیا چنانچہ منقول ہے کہ جب نقد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جمع کیا تھا ابوسفیان بن حرب آئے اور کہا یا
رسول اللہ آج آپ تمام قریش سے زیادہ مالدار ہیں حضرت مسکرا دیے ابوسفیان نے کہا ہاں رسول اللہ اس مال سے مجھکو دیجیے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا چالیس اوقیہ چاندی انکو دو اور سو اونٹ دے ابوسفیان نے کہا یا رسول اللہ میرے
بیٹے یزید کا حصہ دیجیے حضور نے اوسیقدر اونکو بھی دیا ابوسفیان نے کہا حضرت معاویہ میرا دوسرا لڑکا ہے اوسکا بھی حصہ دیجیے

حضور نے اوسیقدر اونکو بھی عطا کیا ابوسفیان نے عرض کیا مان باپ میرے آپ پر فدا ہون قسم ہے خدا کی
آپ کریم ہین جنگ کیوقت بھی اور آشتی کیوقت بھی نہایت درجہ کرم و مروت فرمائی آپنے اللہ تعالے آپکو
جزائے خیر دے اسیطرح حضور نے اور بھی سرداران قریش کو بخشش اور عطا کی اور یہ عطا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حصہ سے یعنی خمس سے کی تھی مروی ہے کہ جب سید عالم نے قریش
اور تمام اہل عرب کو اسطرح پر عطا کیا اور انصار کو اوسقدر نہ دیا انصار کو ملال ہوا اور آپسمین کہا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام قبائل قریش کو اسطرح پر دیتے ہین اور ہمکو عطا نہین فرماتے ہین حالانکہ
خون اُن کافرون کا ہماری تلوارون سے ٹپکتا ہے حضرت سرور عالم کی حضور مین حال انصار
کے ملال کا عرض کیا گیا حضور نے انصار کو بلایا اور ادیم کے خیمہ مین اونکو جمع کیا اور سوائے انصار
کے دوسرون کو خیمہ مبارک مین نہ رکھا اوسوقت حضور نے حمد و ثنا اللہ تعالے جلشانہ کی جو
اوسکے سزاوار تھی بیان کی اور فرمایا اے گروہ انصار یہ کیا کلام تمہارا مین نے سنا ہے
تمنے کہا ہے یا نہین انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے شرفا اور رؤسا نے کچھ
نہین کہا ہے لیکن نوجوانون نے کچھ کہا ہے راوی کہتا ہے جھوٹ بولنا انصار کا دستور نتھا
پس حضرت سرور عالم نے فرمایا اے میرے یارون مین نے تمکو گمراہ پایا اللہ تعالے نے
میرے سبب سے تمکو توفیق ہدایت کی دی اور قبل میرے آنیکے تم آپسمین ایک دوسرے
کے دشمن تھے اللہ تعالے نے میرے واسطے سے تمکو آپسمین الفت دی اور تم درویش تھے
اللہ تعالے نے میری وجہ سے تمکو غنی کر دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب نعمات کو جو
اللہ تعالے نے انصار کو حضور کیواسطے سے عنایت کیے تھے اچھی طرح سے بہ ترتیب بیان کیا
اور ارشاد کیا اے انصار جواب دو انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے مان باپ فدا ہون
آپ پر ہم آپکو کیا جواب دین حالانکہ منت خدا اور اوسکے رسول کیواسطے ہے اور بڑا افضل اور

احسان آپکا ہم پر ہے حضور نے ارشاد کیا قسم ہے خدا کی اگر تم چاہتے ہو تو کہو اور اوس
قول مین صادق اور مصدوق ہو کہ تم ہم مین آئے درحالیکہ تمہاری قوم تمہاری تکذیب کرتی
تھی ہمنے تصدیق کی اور کوئی تمہاری پروا نکرتا تھا ہمنے تمکو نصرت دی اور تمکو قوم نے وطن
سے نکال دیا ہمنے تمکو جگہ دی اور تم فقیر تھے ہمنے تمہارے ساتھ مواسات کی صاحب شفہ
نے لکھا ہے کہ یہ کلمات سید عالم نے بطور تواضع کے اور انصاف کے ارشاد کیے ورالا در حقیقت
نعمت ظاہرہ اور احسان کھلا ہوا حضرت سرور عالم کا ان سب امور مین انصار پر تھا اسواسطے
کہ حضور اگر ہجرت فرماکر مدینہ منورہ مین قیام نفرماتے تو اونکو اور دوسرے لوگونکو کچھ فرق نہوتا
یعنے اونکو دوسرونپر فضل نہوتا اور اسیوجہ سے انصار نے عرض کیا کہ خدا اور رسول کا ہمپر احسان ہے
اور ایک روایت مین ہے کہ انصار نے عرض کیا ہم خوش ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے بعدہ
حضرت سرور عالم نے ارشاد کیا کہ قریش جہالت سے قریب العہد تھے اور مصیبت مین مبتلا
تھے مین نے چاہا کہ اس مال سے اونکی مصیبت کا جبر کرون اور اونکے دلونکو ایمان کے ساتھ
الفت دون راضی نہین ہو تم کہ لوگ گوسفند اور اونٹ ساتھ لیکر گھرونکو جاوینگے اور تم
رسول کے ساتھ اپنے گھرونکو جاؤگے قسم ہے خدا کی جو کچھ تم ساتھ لیکر جاؤگے بہتر ہے
اوس سے جو وہ لوگ لیکر جاوینگے اگر سب لوگ ایک میدان اور ایک راہ مین جانا اختیار
کرین اور انصار دوسرے میدان اور راہ مین چلین مین انصار ہی کے راہ مین چلونگا انصار میرے
جامہ اندرونی مین جو جسم سے ملا رہتا ہے انصار یہ عنایت اور مہربانی رحمت عالم کی دیکھکر خوش
ہوگئے اور اونکی تسکین ہوگئی اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول کی عنایت کا
مقتضی متاع دنیا نہین ہے بلکہ مال دنیا اغیار کو دیتے ہین اور توجہ خاص سے حصہ اپنے خدام اور احباب کو
مرحمت کرتے ہین اور وہ نعمت لازوال ہے اے اللہ بتصدق رسول کریم کے اور بواسطہ جان نثاران

پہنچی کے ہمکو بھی حضور کے اصحاب کے غلاموں میں کر دیوا اور جو نعمات اونکو دیتے تھو اوسمین سے ہمکو بھی حصہ دے

مسکین حسن مسیگوید اے وقت عشاق تو خوش	گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

اور یا رسول اللہ ہم حضور کو اللہ کے حضور مین وسیلہ کرتے ہین کہ اللہ تعالی اس وسیلہ سے ہمکو نیچ فضل سے سرفراز کرے اور یا نبی اللہ آپسے ہم استعانت چاہتے ہین کہ اپنی رحمت سے ہم گنہگارونکو بھی اپنی محبت سے ممتاز کیجیے

شد لغلامی در تصرف جوانیم ہمہ باہمہ پیر سد غمت قسمت بندہ ہم بدہ	مہر بہمہ اتفقد سے بیہ غلام خویش را خاص بدیگران کمن ہمہ تہ غلام خویش را

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ الحمد للہ کہ ان رسائل میلاد شریف کے تحریر کی ابتدا اوسط ایام تشریق جمادی الثانی مین کہ ایام حضرت سرور عالم کے حمل مین تشریف لانیکے ہین ہوئی اور شب ولادت باسعادت یعنی شب دوازدہم ماہ مبارک ربیع الاول کو بمقام آثار شریف جناب سید المرسلین اختتام ہوا اللہ تعالی اس مقام پر انوار کی برکت اور اس شب مبارک کی حرمت اس ہدیہ احقر کو بارگاہ جناب نبوت مین مقبول کر دے اور کاتب کیواسطے اسکو ذریعۂ نجات کرے آمین آمین آمین یا رب العالمین فقط

تمت

خدا کے فضل سے بارہوان رسالہ مسمی سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب ماہ اول ماہ مبارک ربیع الاول سنۃ ۱۳۰۴ھ اہتمام سے
خیر الامم ابو الحسنات قطب الدین احمد کے
مطبع نامی لکھنؤ مین طبع
ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخیر کے طبع ہوکے شائقین کی خدمتمین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین ۔ قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

۱	۲	۳	۴	۵	۶
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
نور الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر البرکات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صفات حبیب العباد المعجزات	کحل العینین فی ذکر سید الکونین	تسکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
تسبیح الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف خلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندرجال
بحر طلسم	دریائے طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صہبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	نام العاشقین	دستور پارسی نامہ	فصاحت چمنستان
مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس کیا ہوئین	فضائل چار یار	عملیات نادرہ
مجموعہ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزلیۃ الفہوم	رسالہ زنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط وکتابت سے دریافت ہوسکتا ہے اور جس قسم کے مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

المشتہر

قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ گولہ گنج ابو تراب خان ماہ مئی سنہ ۱۸۸۶ع

اشتہار برکت آثار

ان ایام میمنت آوان مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینۂ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علی خانصاحب نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے
لکھا ہی روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہی پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سی بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ
علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہی اور تیرہوین
رسالہ مین حال پرملال وفات خلاصۂ کائنات ہی بحمد اللہ تعالے
یکے بعد دیگرے طبع ہو رہی ہین - اب رسالہ دوازدہم بھی جسکا
نام سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب ہی مطبع **نامی** لکھنؤ مین
بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۰ھ
مین طبع ہو گیا ہی - لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد
طبع کا نفرمائین راقم سے طلب کرلین -

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی
لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

هو الهادی

اندنون رسالہ عجالہ عبرت افزا ہوش ربا جسمین حال وفات خاتم النبیین
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین الی یوم الدین مسطور ہے

منبع الاحسان
فی
ذکر وفات نبی آخر الزمان

مولفہ عاشق رسول خدا پیرو سنن ہدا مقبول انس وجان
حافظ حاجی غلام محمد ہادی علی خان لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنو مین طبع ہوا
سنہ ۱۳۰۲ ہجری

فہرست منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ خِطَابِهٖ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی وَهُوَ حَیٌّ فِیْ قَبْرِهٖ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

زہے شان حبیب سید مقبول کونینی — رسول اعظمی مسند نشین قاب قوسینی

نخستین جلوہ حسن قدیمی عالم آرائی — معلّٰے گوہر والا نژاد جد حسنینی

محیط رحمتی دریائے جودی مخزن فیضی — شفیع الامتی عالم نوازی قرۃ العینی

یا نبی اللہ السلام علیک — انما الفوز والفلاح لدیک

بسلام آمدم جوابم دہ — مرہمی بر دل خرابم دہ

بس بود جاہ و حشمتشام مرا — یک علیک از تو صد سلام مرا

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ تم ایک میت ہو اور وہ سب یعنی خلق ایک میت ہین
اللہ تعالے نے اس آیہ شریفہ مین حضور کی وفات شریف کو علحدہ فرمایا اور ہماری
سب کی موت کو جدا ذکر کیا تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ حضور کی وفات ہماری سی موت نہین ہے
جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت ہماری سی خلقت نہین ہے اگر حضور کی وفات
ہماری سی موت ہوتی تو اللہ تعالے اس مقام پر لفظ موت کو دوجا پر نہ ارشاد کرتا فرمادیتا کہ تم
اور وہ سب میت ہین اسمین کلام مختصر ہوتا اور کلام کا مختصر ہونا فصاحت ہے اور اللہ تعالی
اس کتاب پاک کو کمال فصاحت پر نازل کیا ہے پس بڑھانا لفظ میت کا بعد اِنَّكَ کے صاف
ظاہر کرتا ہے اس مدعا کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا مضمون کچھ اور ہی ہے
علماے محققین کے نزدیک حضور کی وفات کا مضمون اسیقدر ہے جیسے بادشاہ عادل دربار
عام مین امورات رعایا کی اصلاح ہر نوع کی کرکے تخلیہ کرے اپنی آسایش کیواسطے اور اپنی
حصول لذاید مین مصروف ہو مگر اوسوقت بھی بسبب شان عدالت اور رحمت کے
رعایا کیطرف اوسکو ایک نوع کی توجہ رہتی ہے لیکن اوسوقت مین بجز اخص الخواص ہر ایک
باریاب نہین ہوسکتا ہے اسیطرح جناب سید عالم کی حیات ظاہری دربار عام تھا حضور نے
اوسمین ہماری ہر قسم کی اصلاح فرمائی اور راہ راست ہمکو خدا کے ملنے کی تعلیم کی جب سب
کام امت کے پورے کردیئے تو حجۃ الوداع مین اللہ تعالے نے تکمیل دین کی خبر دی یعنی یہ آیہ
شریفہ نازل کی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ تا آخر آیہ یعنی آج کے دن ہمنے تمہارے دین کو
کامل کردیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کردیا جناب سید عالم اور بعض خواص صحابہ سمجھ گئے کہ اب
دین پورا ہوچکا زمانہ آپ کے پردہ کرنے کا قریب آگیا اور جناب الٰہی نے اوسی ایام حج مین مقام
منا مین سورۂ شریفہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کو نازل فرمایا اس سورۂ پاک کا مضمون یہ ہے

فصل اس بیان مین کہ حضور کی حیات اور ممات مین کچھ فرق نہین ہے

جب آ گئی مدد اللہ کی اور فتح اور دیکھا تمنے آدمیون کو کہ داخل ہوتے ہین اللہ کے دین مین لشکر کے لشکر پس تسبیح کرو تم ساتھ اپنے رب کی حمد کی اور استغفار کرو تحقیق وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اس سورہ شریف مین اللہ تعالے نے خوب ظاہر کر دیا کہ تمہارے ظاہر کرنیکی غرض تھی دین حق کا ظاہر کرنا اور پھیلانا وہ غرض پوری ہو گئی دین پھیل گیا اور لاکھون آدمی مسلمان ہو گئے اور عظمت اور شوکت اسلام کما حقہ ظاہر ہو گئی اب اللہ کی عبادت مین مشغول رہو یہ اشارہ ہے اسکا کہ اب تخلیہ کرو چونکہ جناب سید عالم سچے عاشق ہین اللہ کے مثل آپ کے کوئی خدا کا عاشق نہین ہے اور آیہ قرآنی سے ثابت ہے کہ خدا کے دوستون کو جو سچے ہین موت کی تمنا ہوتی ہے اسواسطے کہ اغیار سے جدا ہو کر محبوب سے ملنا ہر محب کو پسندیدہ ہوتا ہے جناب سرور عالم چونکہ سردار ہین اللہ کے دوستون کے اور سید الصادقین ہین لہذا حضور نے بھی آخرت کو پسند کیا اور تخلیہ فرمایا اور سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف مین زندہ ہین جیسے حیات دنیا مین زندہ تھے اور بمفہوائے آیہ کریمہ وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ہر آن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقی مدارج ہے مضمون کمی کا حضور کی نسبت مین ہو نہین سکتا اسواسطے کہ صریح خلاف ہے آیہ موصوفہ کے البتہ اسقدر مضمون ہے کہ آپ بسبب تخلیہ کے بجز اخص الخواص کے ہر ایک حضور مین باریاب نہین ہو سکتا ہے اور نیز جناب سرور عالم کو خدا کی یاد مین استغراق غالب ہے اور یہ کیفیت معلوم ہوتی ہے جو نزول وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل درود شریف مین فرمایا ہے مشکوۃ شریف مین بسند ابو داؤد و بیہقی کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسا ہی کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی سلام بھیجنے والا مجھ پر مگر پھیر دیتا ہے اللہ روح میری یہانتک کہ جواب دیتا ہون سلام کرنیوالون کو سلام کا

مراد یہان روح کے پھیر دینے سے یہ ہے کہ بعد وفات شریف کے سرور عالم بجمیع الوجوہ مشاہدہ الٰہی مین مستغرق ہین جب کوئی امتی صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے اوسوقت باجازت الٰہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین اور سلام کا جواب ارشاد فرماتے ہین اور اگر مراد اس سے زندگی بعد موت کے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے تعدد موت لازم آوے اور یہ صریح خلاف ہی قرآن مجید کے اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ سورۂ دخان مین مؤمنین کے وصف مین ارشاد فرماتا ہے لَا یَذُوقُونَ فِیہَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ نہ چکھین گے بیچ اوس جہان کے موت سوا پہلی موت کے تفسیر مدارک مین مَوْتَةَ الْأُولَىٰ کی تفسیر مین لکھا ہے وہ موت کہ چکھ چکے ہین اوسکو دنیا مین یعنی سوائے اوس موت کے جو دنیا مین ہو چکی دوسری موت اونکو نہو گی پس جب مومنین کیواسطے سوائے موت دنیا کی دوسری موت نہین ہے تو جناب سید عالم کی نسبت مین کب یہ ممکن ہے اور شیخ محدث دہلوی نے اس حدیث کے ترجمہ مین لکھا ہے اس جگہہ اشکال لاتے ہین کہ یہ مضمون مخالف حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی برزخ مین اسواسطے کہ پھیرنا روح کا آنحضرت پر سلام کیوقت مین دلالت رکھتا ہے مفارقت روح پر حضرت صلی اللہ وسلم کے جسم شریف سے بعض اوقات مین اور جواب دیتے ہین یعنی علماء امت کہ مراد عود روح سے نہ عود کرنا اوسکا ہی بیچ بدن کے بعد مفارقت کے بلکہ افاقہ اور توجہ اوسکا ہے اس عالم کیطرف اور سننا صلوٰۃ اور سلام امت کا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہین برزخ مین احوال ملکوت کے ساتھ اور مستغرق ہین مشاہدہ رب العزت مین جیسا کہ دنیا مین حالت وحی مین ہوتی تھی پس تعبیر کی گئی افاقت آنحضرت کی اوس مشاہدہ اور استغراق سے ساتھ رد روح کے جیسا کہ حدیث معراج مین واقع ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بیدار

ہوا ہیں درحالیکہ ہون بین مسجد حرام مین پس یہ بیدار ہونا افاقہ اور نکلنا ہے اوس عالم کے مشاہدہ سے نہ خواب سے جاگنا اسواسطے کہ معراج خواب مین نہ تھا اور پر مذہب حق کے اور نیز حیات انبیا صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم اور رد اونکی روح کا بعد افاقت موت کے ہے ایک بار سلسلہ جاری ہونے سنت الٰہی کے اور بعد اوسکے کوئی زمانہ خالی نہین ہے اور مفارقت روح کی اور صلوۃ اور سلام امت سے پہیرنا اوسکا مقرر بعد آخر ہی مگر عذاب کرنے مین داخل ہے واجب ہی تنزیہ ساحت عزت اور کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سے پس چاہیے کہ ہمیشہ حیات مین ہین ختم ہوا کلام شیخ کا اور بیان حیات سرور عالم کا رسائل میلاد شریف مین ہو چکا ہے بدین وجہ یہان اسیقدر پر اکتفا کی اور نبی کریم چونکہ ہمارے اوپر رؤف اور رحیم ہین لہذا ہر فعل حضور کا ہمارے واسطے سبب فلاح اور نجات ہی جیسیکہ تشریف آوری نبی کریم ہماری حق مین رحمت اور خیر ہے کہ نکالا ہمکو ظلمت سے اور پہنچایا نور کیطرف اور کہولدیے ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اور ہر طرح کا سامان نجات کا ہمارے واسطے جمع کردیا اسیطرح سے وفات فرمانا بھی حضور کا ہمارے حق مین رحمت ہی تاکہ اوس عالم مین بہی امت گنہگار کیواسطے راحت کے اسباب مہیا فرماوین چنانچہ حدیث شریف ہی صاحب روضۃ الاحباب نے لکہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا اونہون نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے کہ فرماتے تہی کہ جس شخص کے میری امت سے دو فرط ہون گے یعنی دو لڑکے نابالغ اوسکے مرے ہونگے اللہ تعالیٰ اوسکو اونکے واسطے سے بہشت مین داخل کریگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کا کوئی فرط نہو اوسکا کیا حال ہوگا فرمایا حضور نے مین فرط ہون اپنی امت کا ہرگز مصیبت رسیدہ نہونگے مثل میری مصیبت کے یعنی میرے فراق سے زیادہ کوئی غم اونکے واسطے نہین ہے

اور فرط اوسکو کھتے ہین کہ جس کو قافلہ سے آگے روانہ کردیتے ہین تاکہ منزل پر جاکر قافلہ کے واسطے
سامان مہیا کرے تو فرط جسطرح ولادت باسعادت کی مسرت سبب نجات ہے عذاب آخرت سے اوسیطرح
واقعہ جانکاہ وفات حضرت نبوی کو یاد کرکے رونا اور اندوہناک ہونا بھی باعث مغفرت ہے چنانچہ
مروی ہے کہ بعد وفات جناب سید کائنات کے ایک جماعت صحابہ نے بسبب کمال حزن کے
سکونت مدینہ منورہ کو چھوڑدیا اونسے بے جمال باکمال محمدی مدینہ دیکھا نگیا حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے
بھی جانب شام سفر کا ارادہ کیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اگر تم یہین رہو اور جو کام حضرت کے
زمانہ مین کرتے تھے اوسیکا شغل کرو تو بہتر ہے بلال نے کہا مجھکو تحمل نہین ہے کہ بے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے یہان رہون اگر تمنے مجھکو اسواسطے آزاد کیا ہے کہ دنیا مین کوئی نفع تم کو مجھسے پہنچے جو خدمت
تم کہو اوسکو مین بجالاؤن اور اگر مجھکو بطمع ثواب اخروی آزاد کیا ہے تو مجھکو خدا پر چھوڑدو صدیق اکبر
رونے لگے اور فرمایا مینے تمکو بطمع ثواب آزاد کیا ہے اور اوسکو دنیا مین نہین چاہتا ہون حضرت بلال شام کو
تشریف لیگئے اور مدت تک وہان رہے ایک مرتبہ جناب سید عالم کو خواب مین دیکھا حضور نے براہ
عاشق نوازی فرمایا اے بلال تونے مجھپر جفا کی اور میرے جوار سے چلا گیا اب قصد میری زیارت کا
کر بلال خواب سے بیدار ہوئے اور شوق زیارت مین مدینہ کو چلے اوس زمانہ مین جناب سیدہ علیہا السلام
نے بھی انتقال فرمایا تھا جب حضرت بلال مدینہ مین پہنچے ہر شخص سے جو ملتا تھا احوال اہلبیت نبوت کا
پوچھتے تھے لوگ کہتے تھے کہ علی مرتضی اور حسنین اور ازواج مطہرات سب لوگ خیریت سے ہین اور جناب
سیدہ کا حال کوئی نکہتا تھا جب حضرت بلال آستانہ نبوت پر پہنچے حسنین علیہما السلام سے ملاقات
ہوئی صاحبزادگان والاتبار کو سلام عرض کیا اور مراتب تعظیم ادا کیے اور خیریت جناب سیدہ
بنت رسول اللہ دریافت کی شاہزادے رونے لگے اور فرمایا اللہ تجھکو اجر دے محبت فاطمہ کا وہ تو
بھی اس عالم فانی سے انتقال کیا حضرت بلال یہ سنکر بہت روئے اور کہا اے جگر گوشہ رسول

کسقدر جلیلہ پر ریزہ گوار ستے مل گئین اور نقل کرتے ہین حضرت بلال سے اونکے بعض دوستون نے استدعا کی کہ وقت نماز ظہر کا آگیا ہے کیا خوب ہو اگر تم اذان کہو اور اس بارہ مین بہت الحاح اور مبالغہ کیا حضرت بلال مسجد نبوی کی چھت پر چڑہے اور اذان کہی اہل مدینہ جمع ہوئے تاکہ اذان اونکی سنین جب اونہون نے اللہ اکبر کہا مدینہ منورہ کے سب گھرون سے شور آہ وفغان بلند ہوا جب اسمقام پر پہنچے اشھد ان محمدا الرسول اللہ مدینہ مطہرہ مین کوئی متنفس تہا جو نہ رویا اور آہ وفغان نکی تا آنکہ لڑکیان گھرون سے نکل آئین اور رونے لگین اور وہ دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کا دن ہوگیا حضرت بلال نے جب اذان سے فراغت کی فرمایا ای لوگون بشارت ہو تمکو تا آنکہ حضرت سرور عالم کو روئین گی آتش دوزخ کو نہ دیکھین گی صاحب روضۃ الاحباب اس روایت کو لکہکر لکہا ہے مخفی نرہے کہ یہ فضیلت حضرت سید عالم کے اہل زمان کے ساتھ مخصوص نہین ہے بلکہ یہ امیدواری ہے کہ تمام امت اجابت قیام قیامت تک جو حضور کی وفات شریف سے غمگین ہونگی اور حسرت کرین گے اور درد فراق نبوی سے گریہ وزاری کرین گے اس حکم مین داخل ہونگی یعنی اس غم جانکاہ کیوجہ سے رونے سے عذاب جہنم سے نجات پاوینگی اسواسطے کہ وفات حضور تمام امت کیواسطے مصیبت ہے جیساکہ اوپر حدیث سے ثابت ہوچکا ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ جب معلوم ہوچکا کہ فراق نبوی سے رونا ہی سبب نجات ہے تو اب کسیقدر حال پر ملال وفات جناب سید موجودات کا مختصرا بیان ہوتا ہے مروی ہے کہ جب سورۂ اذاجاء نازل ہوئی سید عالم نے جبرئیل سے فرمایا گویا مجھکو آگاہ کرتے ہین کہ اس عالم کو چھوڑنا چاہیے جبرئیل ع نے کہا آپ غمگین نہون وللاخرۃ خیرلک من الاولی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے آخر بہتر ہے آپکیواسطے اول سے اور جناب سید عالم نے اوسوقت سے کار آخرت مین کوشش اور اجتہاد حد سے زیادہ کیا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد نازل ہونے سورۂ اذاجاء کے یہ کلمات بہت فرماتے تھے سبحانک اللھم اغفرلی انک انت التواب

الرحیم صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ کلمات کیون بہت فرمایا کرتے ہین ارشاد کیا آگاہ ہو
مجھکو عالم بقا مین بلایا ہے اور رونے لگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ موت سے روتے ہین
حالانکہ اللہ تعالے نے آپ سے فرمایا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ حضور نے فرمایا
فاین حول المطلع واین ضیق القبر وظلمۃ اللحد واین القیمۃ والاھوال یہ ارشاد حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا واسطے تنبیہ امت کی تہا کہ یہ سختیان اور بلائین پیش آنے والی ہین اونسے ڈرتے رہنا چاہیے
اور نیز خوف علامت ہے خدا کی شناخت کی جو شخص اوسکو پہچانتا ہے وہ ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالے
خود قرآن مجید مین فرماتا ہے ڈراتے ہین اللہ سے اوسکے بندو نمین سے جاننے والے ہین عبد اللہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سرور عالم نے وفات شریف سے ایک مہینا پیشتر اپنی وفات کی
خبر دی خواص صحابہ کو ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ کے گہر مین بلایا جب نظر مبارک ہم لوگون پہ پڑی
رونے لگی اور یہ گریہ حضور کا بسبب کمال رحمت اور شفقت کے تہا صحابہ پر اس تصور سے جو شدت الم
فراق حضور سے اونکو پیش آنیوالا تہا اور اوسوقت فرمایا مرحبا ہو تم کو اور زندہ رکہے اللہ تمکو ساتہہ سلامتی کے
جمع کرے تم کو اللہ رحم کرے تم کو اللہ نگاہ رکہے تم کو اللہ درست اور پورا کرے تم کو اللہ جگہہ دے تم کو اللہ
سلامت رکہے تم کو اللہ رزق دے تم کو اللہ فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ یہ دعا اگرچہ بظاہر صحابہ کی جانب
متوجہ ہے کہ حضور مین حاضر تہے لیکن حقیقت مین تمام امت کو شامل ہوگی اور تمام خطابات شرع کا
یہی حکم ہے الغرض بعد دعا کے فرمایا رسول کریم نے وصیت کرتا ہون مین تم کو تقوی کی اور خدا سے
ڈرنیکی اور تم کو خدا کے سپرد کرتا ہون اور اپنا خلیفہ کرتا ہون اور ڈراتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی عقاب سے
اور مین اوسکی طرف سے ڈرانے والا ہون تم کو چاہیے علو اور عتو اور تکبر اللہ تعالے پر اوسکے بندون
اور ملکونکے درمیان مین نکرنا اسواسطے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا
لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ یعنی اس دار آخرت کو کیا ہے

ہمنے ایسے لوگونکو واسطے کہ زمین مین اپنی بڑائی اور فساد نہین کرتے ہین اور عاقبت پرہیزگارون کیوسطے ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالے نے اَلَیۡسَ فِیۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡمُتَكَبِّرِيۡنَ یعنی تکبر کرنیوالونکی جگہہ جہنم میں ہے ابن مسعود کہتے ہین کہ ہم لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی وفات کب ہوگی فرمایا زمانہ فراق قریب پہنچا ہے اور وقت پھرنے کا جانب خدا اور سدرۃ المنتہی اور جنت ماوی اور رفیق اعلی کر قریب آتا ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ غسل آپ کو کون دے فرمایا مردان اہلبیت میرے اور وہ شخص جو مجھسے قرابت رکھتا ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ کس کپڑیکا آپ کو کفن دین فرمایا اس جامہ مین جو مین پہنے ہون اور اگر چاہنا جامۂ مصری یا حلۂ یمنی یا جامہ سفید کا کفن دینا پوچھا ہمنے یا رسول اللہ نماز آپ پر کون کون پڑہے اور ہم لوگ رونے لگے جناب سید عالم بھی رو دیے اور فرمایا صبر کرو اور گریہ وزاری نکرو رحمت کرے خداے تعالے تم پر اور تمہارے گناہ بخشے اور جزاے خیر دے تم کو تمہارے رسول کیطرف سے جب مجھکو نہلا کر کفن پہنانا میری قبر کے کنارہ اس گھر مین مجھکو رکھدینا اور تھوڑی دیر کیواسطے باہر چلے جانا پہلے سب سے میرا دوست جبرئیل مجھپر نماز پڑہیگا بعدہ میکائیل اوسکے بعد اسرافیل اوسکے بعد ملک الموت ایک بڑے گروہ ملائکہ کے ساتھہ اور ایک روایت مین ہے کہ اول میرا رب مجھپر نماز پڑہیگا یعنی اپنی رحمت خاص بھیجیگا بعدہ جبرئیل وغیرہ بہ ترتیب مذکورہ بعد اوسکے تم لوگ گروہ گروہ آکر نماز پڑہنا اور مجھکو ایذا نہ دینا ساتھہ فریاد اور نوحہ کے اور چاہیے کہ ابتداے نماز مجھپر مردان اہلبیت میرے کرین بعدہ زنان اہلبیت نماز پڑہین بعد اوسکے کل صحابہ اور جو میرے یار مجھسے غائب ہین اون کو سلام پہچانا اور جو شخص میرے دین کی پیروی کرے اور میری سنت کی متابعت کرے اوسکو بھی میرے جانب سے سلام پہونچانا

صد سلام از ما بہر دم صبح و شام بس بود جاہ و احتشام مرا	بر تو ہم بر آل و اصحابت تمام یک علیک از تو صد سلام مرا

اور مروی ہے کہ نبی کریم ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا جبرئیل ؑ سے دورہ کرتے تھے سال وفات مین
حضور نے دو مرتبہ پڑہا اور ہر سال رمضان شریف مین ایک عشرہ اعتکاف فرماتے تھے اوس
سال رمضان مین دو عشرہ اعتکاف کیا اور نماز پڑہی حضور نے شہداء احد پر شہادت کی آٹہہ برس
بعد یعنی اونکے واسطے دعاے مغفرت کی بعدہ منبر شریف پر کھڑے ہوئے اور فرمایا مین تمہارا فرط
ہون یعنی آگے چلنے والا تمہارا اور گواہ ہون تم پر اور تمہاری جاے وعدہ حوض کوثر ہے اور مین اوسکو
دیکھتا ہون درحالیکہ یہان کھڑا ہون اور دی گئی ہین مجھکو کنجیان زمین کی یہ اشارہ ہے فتح بلاد کیطرف
اسی واسطے بعد اسکے فرمایا مین اس امر سے نہین ڈرتا ہون کہ تم بعد میرے مشرک ہوجاؤگے
لیکن اسبات سے ڈرتا ہون کہ تم کو دنیا کیطرف رغبت نہو جاوے اور ہلاک ہو اور فتنہ مین پڑجاؤ
اور اوسی سال آخر ماہ صفر مین سید عالم مامور ہوئے کہ اہل بقیع کیواسطے دعاے مغفرت کرین
چنانچہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شب کو حضور میرے گھر مین
تھے اور مین سوتی تھی جب بیدار ہوئی حضرت کو جامہ خواب مین نپایا مین بھی حضرت کے پیچھے
باہر نکلی دیکھا مین نے کہ سید عالم بقیع مین تشریف لیگئے اور فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین
تم ہمارے واسطے پیش رو ہو اور ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہین اے اللہ میرے نہ حرام کر
ہم پر اونکا اجر اور نہ فتنہ مین ڈالنا ہم کو اونکے بعد اے اللہ میرے بخشدے اہل بقیع کو اور ابو مویہبہ
مولائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدہی رات کو
مجھہ کو جگایا اور فرمایا کہ مجھہ کو حکم ہوا ہے کہ اہل بقیع پر جاؤن اور اونکے واسطے مغفرت مانگون
اور مجھہ کو ہمراہ لیا اور اہل بقیع پر تشریف لیگئے اور بہت دیر تک کھڑے رہے اور دعاے مغفرت
کی اور اسقدر اونکے واسطے دعا کی کہ مجھہ کو آرزو ہوئی کہ کاش مین بھی ان اہل قبور مین سے ہوتا
تاکہ شرف اس دعا کا پاتا اور اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوارا ہون تم کو وہ

دعاے مغفرت فرمانا واسطے اہل بقیع اور شہداء احد کے

نعمتین جنمین تم ہو اور دور ہواون فتنون سے جسمین لوگ ہین اور نجات دی ہے اور خلاص کیا ہے تم کو خدا نے اوس سے تحقیق پیش ہین لوگون کو فتنے مثل شب تاریک کی ٹکڑون کے اور آخر اوسکا اول سے متصل ہو اور آخر اون فتنون کا بدتر ہے اول سے بعدہ راوی کہتے ہین کہ حضور نے مجھسے فرمایا اے موہبہ کنجیان دنیا کی خزانونکی میرے سامنے پیش کی گئین اور مجھکو اختیار دیا اسمین کہ چاہون دنیا مین ہمیشہ رہون اور بعد اوسکی جنت مین جاؤن اور چاہون لقاے خدا حاصل کرون اور بعدہ بہشت مین جاؤن مینے عرض کیا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ آپ خزائن دنیا اور اوسکی بقا کو اور بعدہ بہشت مین داخل ہونیکو اختیار کرین فرمایا نہین مینے اپنے رب کی لقا کو اور بہشت کو اختیار کر لیا اور جب حضور وہان سے پلٹے بیمار ہوئے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ ایک روز رسول کریم بقیع مین تشریف لائے اور فرمایا کاش دیکھتا مین اپنے بہائیونکو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بہائی نہین ہین فرمایا تم میرے اصحاب ہو بہائی میرے وہ ہین جو بعد میرے آوینگے اور وہ پیدا نہین ہوے ہین مین اونکا فرطہون حوض پر عرض کیا گیا یا رسول اللہ جو لوگ آپکے بعد آوینگے اور اونکو آپنے نہین دیکھا ہے قیامت کے دن آپ اونکو کیونکر پہچانین گے فرمایا تم مین ایک شخص کے پاس سیاہ گھوڑے ہون اور دوسرے کے پاس ایسے گھوڑے ہون کہ ہاتھ پاؤن اور پیشانی اونکی سفید ہون تو وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچانینگے اور فرمایا اوٹھینگے میری امت کے لوگ قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر آثار وضو سے یعنی منور اور تابان ہونگے اونکے چہرہ اور ہاتھ اور پاؤن اور ایک روایت مین ہے کہ ایک شبکو حضور مامور ہوئے کہ بقیع مین جاکر اہل بقیع کیواسطے دعائے مغفرت کرین حضرت تشریف لیگئے اور دعائے مغفرت کی اور پلٹ آئے اور استراحت فرمائی پہر حکم ہوا کہ بقیع مین جاکر اونکے واسطے استغفار کرو پہر

سید عالم وہان تشریف لیگئے اور دعا کی اور پلٹ آئے اور آرام فرمایا پھر حکم ہوا کہ جاؤ شہدائے احد کیواسطے دعائے مغفرت کرو حضور وہان تشریف لیگئے اور شہدائے احد کیواسطے دعا کی اور جب وہان سے پلٹ کر دولت سرا پر تشریف لائے اور دعا اور وداع احیا اور اموات سے فارغ ہوئے درد سر لاحق ہوا سوال کیا ہے علما نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرزندونکو جو نصائح فرمائے اور اونکے حق مین دعا کی اور کلمات وداع فرمائے اوسکا سبب ظاہر ہے کہ حضور اس عالم سے پردہ کرتے تھے اموات کی وداع کرنے مین اور اونکے حق مین دعا کرنے مین کیا حکمت تھی اسواسطے کہ وہ بھی عالم برزخ مین ہین اور حضور بھی اوسی عالم مین تشریف لیجاتے تھے جواب اوسکا یہ دیا ہے کہ جیسا جنت مین مقام حضور اعلیٰ اور ارفع ہے کہ دوسرا اوس مقام پر پہونچ نہین سکتا ہے اسی طرح عالم برزخ مین بھی مقام حضور کا اعلیٰ اور ارفع ہے کہ کسی کو وہان رسائی ممکن نہین ہے اور نیز زمانہ وفات مین حضور کو استغراق خدا کی یاد مین غالب ہے لہذا ایک نوع کا پردہ اموات سے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اسواسطے کمال کرم سے اونکو بھی وداع کیا اور اونکے واسطے بھی دعائے مغفرت بکرات فرمائی اللھم صل وسلم وبارک علیہ بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب سید عالم بقیع سے تشریف لائے مجھکو درد سر تھا مین نے کہا وارأساہ حضرت سرور عالم نے فرمایا بل انا یا عایشۃ وارأساہ یعنی بلکہ مجھکو درد سر لاحق ہوا ہے اور مین کہتا ہون وارأساہ اور حضور نے میری تسلی کیواسطے بطریق مزاح کے فرمایا کیا تمہارا نقصان ہوگا اے عائشہ کہ میرے سامنے تم اس عالم کو چھوڑو اور مین تمہارے سرہانے کھڑا ہون اور تمہارے کام مین مشغول ہون اور تمہاری تجہیز اور تکفین کرون اور تم پر نماز پڑہون اور دفن کرون تم کو اور دعائے مغفرت کرون تمہارے واسطے محبوبہ نبی کریم کہتی ہین کہ مینے بھی ہنسی سے کہا مین گمان کرتی ہون کہ آپ

میرے مرنیکو دوست رکھتی ہین اگر مین مرجاؤنگی تو آپ اوسیدن آخر وقت مین میرے گھر مین
دوسری عورت کی ساتھہ عروسی کرین گے سید عالم ہنس دیے اور فرمایا تمہارا درد جاتا رہیگا
لیکن یہ درد سر جو مجہہ کو ہے اسکا جانا مشکل ہے اور یہ اشارہ تہا کہ یہ درد سر مرض وفات ہے
اور سید عالم نے فرمایا مینے چاہا تہا کہ کسی کو ابوبکر اور عبدالرحمن اونکے پسر کے پاس بہیجون تاکہ وہ
آوین اور اونسے عہد کرون عہد خلافت تاکہ نہ کہین کہنے والے اور آرزو نکرین آرزو کرنیوالے
یعنی کوئی دوسرا سوائے ابوبکر کے آرزو اور دعوی خلافت نکرے پہر مینے کہا یعنی اپنے دل مین
ابا رکہتا ہے خدا اور مومنین اس سے یعنی دوسرے کی دعوی خلافت سے اور ابتدائے مرض
جناب سید عالم کو حضرت میمونہ خاتون کے گھر مین ہوا۔ اور جب مرض حضور کا سخت ہوگیا
سب ازواج مطہرات جمع ہوئین آپ نے فرمایا مکرر کہ کل مین کہان رہونگا مراد یہ تہی کہ ازواج
مطہرات اجازت دین کہ حضور حضرت عائشہ صدیقہ کے مکان مین قیام فرمائین اور
ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تصریح ازواج سے فرمایا کہ مجہہ سے
نہین ہوسکتا ہے اس مرض مین کہ مین تمہارے سب کی گھرون مین پہرون اور رعایت
تقسیم کی ادا کرون اگر تم سب اجازت دو تو مین عایشہ رض کے گھر مین رہون اور تم سب مان
میری تیمارداری کرو سب بی بیان راضی ہوگئین کہ حضور حضرت عایشہ رض کے گھر مین رہین
پس جناب سید عالم حضرت میمونہ خاتون کے گھر سے باہر نکلے دونون ہاتھہ اہلبیت کی کندہے پر
رکھے ہوئے اس صورت سے کہ پاے مبارک زمین پر خط کہینچتے تہے یعنی پاے مبارک نہ رکہہ سکتے
تہے اور سر اقدس ایک کپڑے سے بندہا ہوا تہا الغرض اوٹہا کر حضور کو حضرت صدیقہ کی گھر مین
لائے مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجہکو آرزو ہے کہ حضور
کی تیمارداری مین کرون اور شرائط خدمت بجا لاؤن فرمایا اے ابوبکر اگر مین سوائے اہلبیت کے

بیان مرض وفات مین

دوسرے سے تیمارداری کراؤن تو مصیبت اونکی زیادہ ہوجاوے لیکن تمہی جو نیت کی اجر تمہارا
اللہ تعالے پر ثابت ہوگیا بعدہ مرض جناب سید عالم زیادہ تر سخت ہوا چنانچہ منقول ہے
کہ نبی کریم بستر شریف پر کروٹین لیتے تھے ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر بی بی عایشہ رضہ فرماتی
ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم سے کوئی ایسا کرے تو آپ ناخوش ہوتے ہین فرمایا
حضور نے اے عایشہ رضہ مرض میرا بہت سخت ہے اور اللہ تعالے انبیا اور صالحین پر بلا بہت
سخت تر بھیجتا ہے اور جس مومن پر بلا اور ایذا بھیجتا ہے یہان تک کہ اگر کانٹا اوسکے پیر مین چبھتا ہے
اللہ تعالے اوسکی عوض مین اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اور خطا اوسکی معاف کرتا ہے اور فرمایا نبی کریم
نے قسم ہے اوس خدا کی کہ نفس میرا اوسکی دست قدرت مین ہے کوئی شخص زمین پر نہوئے
کہ ایذا مرض سے یا غیر مرض سے اوسکو پہونچی لیکن یہ کہ جھڑ جاوین گناہ اوسکے جیسے جھڑ جاتی ہین
پتے درختون سے خزان مین اور حضرت صدیقہ سے مروی ہے وہ فرماتی ہین کہ نہین دیکھا
مینے کسی کو کہ مرض اوسکا سخت تر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض سے یہ بھی دلیل
حضور کے افضل ہونیکی ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے
کہا آیا مین حضور کی خدمت مین آپ قطیفہ مین جسم مبارک کو چھپائے تھے قطیفہ کہتے ہین اوس
کپڑے کو جسمین بہت سے کپڑونکے ٹکڑے سیئے ہوئے ہون پاتا تھا مین حرارت تپ کی اوس
کپڑے کے اوپر سے اور میرے ہاتھ سے تحمل نہو سکا کہ حضور کے جسم مبارک کو مس کرون پس
مین متعجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی بلا انبیا سے سخت تر نہین ہے
اور جس طرح اونکی بلا سب سے مضاعف ہے اوسی طرح اونکا آجر بھی سب سے مضاعف ہے اور یہ سنت
جاری ہے کہ بعض انبیا کو اوسنے فقر مین مبتلا کیا یہان تک کہ سوائے ایک ملبوس کی اون کو
میسر نتھا رات دن وہی پہنے رہتے تھے حضور کے فعل اور قول نے تعلیم کردیا کہ تکالیف دنیا نعمت

خدا ہے کہ اپنے بندگان خاص کو عنایت کرتا ہے اور وہ سبب ہے حصول درجات آخرت کا اللھم
صل وسلم وبارك عليه اور مروی ہے کہ روز پنجشنبہ کے جب سخت ہوا مرض حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا منظور ہوا حضور کو کہ تحریر کر دین ایک عہدنامہ پس فرمایا عبدالرحمن بن ابوبکر رضی
لاؤ تم شانہ یا تختہ کہ لکھدون ابوبکر کو ایک کتاب کہ اختلاف نہو اوسمین جب ارادہ کیا عبدالرحمن رض
نے کہ جا کر لاوین فرمایا حضرت نے ابار کہتا ہے اللہ تعالے اور مومنین کہ اختلاف کرین
ابوبکر رض کی نسبت مین یہ دلیل ہے حضرت صدیق رض کی خلافت پر صریح اور واقعی مین حضور نے
جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ کسی نے صحابہ اور اہلبیت سے اونکی بابرہ مین اختلاف نہین کیا
اور نیز کتب صحاح مین مروی ہے کہ جب اشتداد مرض سید عالم پر زیادہ ہوا اوسوقت صحابہ
حجرہ شریف مین مجتمع تھے فرمایا حضور نے کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت مین ہے کہ شانہ
میرے واسطے لاؤ تاکہ تمہارے واسطے ایک وصیت لکھدون کہ بعد میرے ہرگز گمراہ نہو
پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے کہا کہ جو کچھ ارشاد ہوا بجا لانا چاہیے دوات اور صحیفہ
لانا چاہیے تاکہ جو کچھ حضور کو منظور ہو لکھدین اور بعض نے کہا کہ مناسب نہین ہے کہ سرور عالم کو
اسوقت مین کتابت مین مشغول کرین اسواسطے کہ وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
تنگ ہے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بھی دوسرے گروہ سے تھے اونہون نے کہا
کہ درد والم حضرت سرور عالم پر غالب ہے اور قرآن شریف ہمارے پاس ہے اور ہم کو
کافی ہے اور باہم ہر دو گروہ مین گفتگو ہونے لگی اور آوازین بلند ہوئین حضرت سید عالم نے
فرمایا میرے آگے سے اوٹھ جاؤ کہ منازعت اور آواز بلند کرنا رسول کے حضور مین مناسب
نہین ہے اور تین وصیتین کین اول یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا دوسری یہ کہ
جماعت عرب کی قاصدونکی جو تمہارے پاس آوے اونکو جائزہ اور صلہ دینا جیسا کہ مین

دیتا ہون اور تیسری وصیت واللہ اعلم راوی کو بھول گئی یا کسی مصلحت سے نہین کہی حدیث
مین اسیقدر مروی ہے بعض لوگ اس روایت سے یہ شبہہ پیدا کرتے ہین کہ حضرت کو جناب
ولایتمآب سیدنا علی مرتضی کا خلیفہ کرنا منظور تھا یہ قیاس یہان صحیح نہین آتا کیونکہ
حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے جو اس امر پر دلالت کرے بلکہ روایت اول کو اسی
روایت کے ساتھہ جمع کرنے سے البتہ ایک مضمون خلافت حضرت صدیق رضہ کا ظاہر
ہوتا ہے اور نیز ظاہر ہے کہ یہ ارشاد حضور کا امر ایجابی نتھا کوئی وحی اس بارہ مین نازل نہوئی تھی
ورنہ جناب سید عالم بفحوائے آیہ کریمہ یَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ عَلَيْكَ ضرور اوسکو لکھوا دیتے
بلکہ حضور فقط ہماری اصلاح کے واسطے اپنے کرم سے اوسوقت کچھہ وصیت فرمانا چاہتے تھے جب
حضرت فاروق نے کہ حیات نبی کریم مین وزیر جناب رسالت تھے اور حالت صحت مین جو امر
اصلاح کا ہوتا تھا حضور کی خدمت مین عرض کر دیا کرتے تھے اور نبی کریم اونکی رائے کو پسند کرتے تھے
یہ عرض کیا کہ کتاب اللہ ہم کو کافی ہے حضور سمجھہ گئے کہ جب یہ کتاب اللہ پر قائم ہین اور دین مین
راسخ ہین تو اب ضرورت اور نصیحت کی نہین ہے اسواسطے کہ کتاب اللہ مین سب کچھہ
موجود ہے اور چونکہ اوسوقت توجہ حضور کو جانب رفیق اعلی کی تھی بلند ہونا آواز کا ناپسند ہوا
لہذا حکم دیا کہ اوٹھ جاؤ نہ بسبب ناراضی کے کیونکہ رضامندی حضور کی گروہ صحابہ سے حضرت
سید عالم کے اقوال سے جو زمانہ وفات شریف تک اونکی نسبت مین فرمائے ہین بخوبی ثابت
ہوتی ہے اور مروی ہے کہ نبی کریم نے زمانہ مرض مین صدیق اکبر کو حکم دیا کہ امامت کرین
اور لوگون کو نماز پڑھاوین چنانچہ حضرت صدیق نے امامت کی ایک روایت مین ہے
تین روز اور ایک روایت مین ہے کہ سترہ نمازون مین اور کیفیت اوسکی یہ مروی ہے
کہ حضرت بلال نے اذان کہی ایام مرض مین جناب سید عالم نے عبداللہ ابن زمعہ سے فرمایا

باہر جاکر ابوبکر سے کہدو کہ نماز پڑہیں لوگون کے ساتھہ پس نکلی عبد اللہ ابن زمعہ پایا حضرت عمر کو دروازہ پر ایک جماعت مین کہ ابوبکر اونمین نہ تھے پس کہا اونہون نے حضرت فاروق سے کہ نماز پڑہو لوگونکے ساتھہ یعنی امامت کرو جب تکبیر کہی حضرت فاروق نے اور تہی آواز اونکی بہت بلند حضور نے اونکی آواز سنی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابا کرتا اللہ اور مومنین غیر ابوبکر سے اور اس کلمات کو تین بار فرمایا حضرت فاروق نے عبد اللہ سے کہا کہ تمنے یہ برا کام کیا مین یہ سمجھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمسے فرمایا کہ مجہہ کو حکم دو عبد اللہ نے کہا نہین قسم ہے خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے حکم نہین فرمایا کہ مین کسیکو حکم دون اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت بلال نے اذان کہی اور آستانہ نبوت پر حاضر ہوئے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہا ارشاد ہوا ابوبکر سے کہدے کہ وہ نماز پڑہاوے پس نکلی حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہاتہہ سے سر پیٹتے ہوئے اور روتے ہوے کہ ہاے امید قطع ہوئی اور پیٹھہ ٹوٹ گئی کاش میری ماں مجہہ کو نہ جنتی اور اگر جنا تہا تو قبل آجکے دن کو مین مرجاتا اور نہ دیکہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین پس داخل ہوے حضرت بلال مسجد کے دروازہ مین اور کہا اے ابوبکر رسول اللہ حکم فرماتے ہین کہ آگے جاؤ اور نماز پڑہو لوگونکے ساتھہ صدیق اکبر نے جب مسجد کو جناب سید عالم سے خالی دیکہا چونکہ نہایت نرم دل اور اندوہگین تہے اپنے کو سنبہال نسکے بیہوش ہوکر گر پڑے اور خاک پر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگے

درنمازم خم ابروئے تو ام یاد آمد	حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

صحابہ یہ حال دیکہہ کر فریاد و زاری کرنے لگے آواز صحابہ سمع شریف مین پونہچی حضور نے فرمایا اے فاطمہ یہ آواز گریہ کیسی ہے جو آتی ہے سیدہ نے عرض کیا یہ مسلمانونکی رونیکی آواز ہے چونکہ حضور کو مسجد مین نہین دیکہا اسواسطے روتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سیدنا علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اون پر تکیہ کر کے باہر تشریف
لائے مسجد مین اور نماز پڑہی اور فرمایا اے گروہ اسلام تم اللہ کی پناہ اور حفظ مین ہو اور اللہ
تعالیٰ میرا خلیفہ ہے تمہارے اوپر تقویٰ کرنا اور خدا سے ڈرتے رہنا مین دنیا سے مفارقت
کرتا ہون اور اوسکو چھوڑتا ہون اور مروی ہے حضرت صدیقہؓ سے فرمایا اونہون نے کہ گران ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بسبب شدت مرض کے مسجد مین نجاسکے وقت تہا
نماز عشا کا اور صحابہ منتظر تہے حضور کے پوچہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا لوگ نماز
پڑہ چکے ہین مینے عرض کیا نہین حضور کا انتظار کر رہے ہین فرمایا پانی میرے واسطے مخضب مین
رکہو تعمیل حکم کی گئی حضور نے وہ پانی اپنے اوپر ڈالا اور جسم مبارک کو دہویا اور قصد کیا اوٹہنے کا
بیہوش ہو گئے بعد ایک زمانہ کے ہوش آیا اور پوچھا کہ لوگون نے نماز پڑہ لی مینے عرض کیا حضور
کے منتظر ہین پہر حضور نے اوسی طرح پانی جسم مبارک پر ڈالا اور قصد اوٹہنے کا کیا اور بیہوش ہو گئے
تین مرتبہ اسی طرح اوٹہے اور غسل فرمایا بیہوش ہوئے تیسری مرتبہ جب ہوش آیا حضرت صدیق
کے پاس آدمی بہیجا کہ نماز پڑہا دین جب پیغامبر آنحضرت کا پیغام حضور کا صدیق اکبر کو پہنچایا
حضرت صدیقؓ نہایت رقیق القلب تہے آپنے حضرت فاروق سے کہا کہ تم نماز پڑہا دو حضرت
فاروق نے کہا تم اس کام کے واسطے مجہسے احق ہو صدیق اکبر نے لوگونکے ساتہہ نماز پڑہی مروی ہے
کہ صدیق اکبر نماز پڑہا رہے تہے کہ حضور کو کچہہ مرض مین تخفیف ہوئی سید عالم دو شخصونکے درمیان مین
کہ جنمین سے ایک حضرت عباسؓ تہے باہر تشریف لائے اور صدیق اکبر کے پہلو مین بیٹہے صدیق اکبر نے
جب سرور عالم کو دیکہا ارادہ کیا کہ پیچہے ہٹین حضور نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور حضور نے بیٹہہ
کر نماز پڑہی صدیق حضور کے مقتدی تہے اور سب لوگ صدیق اکبر کے مقتدی تہے یعنی صدیق
اکبر تکبیر کہتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال پر واقف ہوتے تہے اور اوس کی

موافق ارکان نماز ادا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ صدیق اکبر امام تھے چنانچہ حضرت ابن عباس سے
مروی ہے کہ کہا اونھون نے کہ جناب سید عالم نے اپنی امت مین سے کسی کے پیچھے نماز نہین پڑھی
مگر ابوبکر کے پیچھے ایک بار اور عبد الرحمن ابن عوف کے پیچھے ایک بار سفر مین ایک رکعت فرمایا
محدثین نے کہ حضرت سید عالم کا صدیق اکبر کو اس مبالغہ کے ساتھہ امام کرنا دلیل واضح ہے
خلافت صدیق اکبر پر چنانچہ مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ نے فرمایا حضرت صدیق سے
کہ مقدم کیا تم کو رسول اللہ نے پس کون ہے کہ تم کو پیچھے کرے اور مروی ہے امام حسن بصری
رضی اللہ عنہ سے کہا اونھون نے کہ فرمایا سیدنا علی مرتضیٰ نے کہ آگے کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ نماز پڑہاوے اور مین حاضر تھا غائب نہ تھا اور صحیح تھا کوئی مرض نہ تھا
اور اگر چاہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مجکو مقدم کرتے یعنی کوئی شے مانع آپ کو نہ تھی پس
راضی ہوا اپنی دنیا کیواسطے یعنی امارت اور خلافت کیواسطے کہ انتظام دنیا اوس سے متعلق ہے
ساتھہ ایسے شخص کے کہ راضی ہوا اللہ اور اوسکا رسول ہمارے دین کیواسطے یعنی امامت
نماز کے لیے کہ محبر دین ہے صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ صحت کو پونہچا ہے کہ دوشنبہ
کے دن کہ حضور کی عمر شریف کا آخر روز تھا صدیق اکبر مسلمانون کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے
کہ جناب سید عالم دو شخصون پر تکیہ کیے ہوئے حجرۂ مبارک کے دروازہ تک تشریف لائے اور پردہ
حجرہ کا اوٹھایا اور یارونکو دیکھا اور اونکی نماز کی صفون کو ملاحظہ فرمایا خوش ہوئے اور تبسم کیا
صدیق اکبر نے چاہا کہ صف پیچھے ہٹین اس خیال سے کہ حضور تشریف لاتے ہین تاکہ نماز پڑہاوین
حضور نے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ نماز کو پورا کرو اور پردہ حجرہ شریف کا ڈال دیا اور اوسی دن
وفات فرمائی اور وفات شریف سے پانچ روز پیشتر فرمایا حضور نے آگاہ ہو کہ تم سے پہلے ایک
جماعت تھی کہ اپنے انبیا اور صلحا کی قبرون کو مسجد بناتے تھے یعنی اونکو سجدہ کرتے تھے تم کو لازم ہے

کہ ایسا نکرنا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی خدا نے یہود اور نصارا کو کہ بنا یا اونہون نے اپنے انبیا کی قبرونکو مساجد اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے اے اللہ میری قبر کو بعد میرے بت نکرنا سخت ہوجیو غضب خدا کا اوس قوم پر کہ بنایا اپنے انبیا کی قبرونکو اونہون نے مساجد مین تم کو اوسکی ممانعت کرتا ہون ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ قبور کو سجدہ کرنا خواہ سجدہ تعبدی ہو خواہ سجدہ تعظیمی ہو دونون ممنوع اور سبب ملعونیت ہین اور روایت ہے سہیل بن سعد سے کہا اونہون نے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات دینار اور رکھوا دیے تہے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جب مریض ہوئے حضرت فرمایا ام المومنین سے کہ بہیجدو اونکو کہ خرچ کرین اور بیہوش ہوگئے اور بی بی عائشہ چونکہ حضور کی خدمت گذاری مین متوجہ تہین اس وجہ سے اونسے تعمیل اس حکم کی نہ ہوئی یہان تک کہ تین بار حضرت سرور عالم نے اونسے حکم دیا اور ہر بار بعد حکم کے بیہوش ہوگئے اور حضرت صدیقہ کو خدمت گذاری سے تعمیل حکم کی نوبت نہ آئی بعدہ بہیجدیا اونکو سیدنا علی مرتضی کے پاس اور خیرات کردیا اونکو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ حضرت صدیقہ کے سینہ مبارک پر تکیہ کیے ہوئے تہے کہا اے عائشہ کیا ہوا سونا عرض کیا اونہون نے میرے پاس ہے فرمایا خیرات کردو اوسکو اور بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا پوچہا خیرات کیا اوسکو عرض کیا اونہون نے نہین کیا پس منگایا اوسکو اور اون دینارون کو دست مبارک مین رکہا اور فرمایا کیا ہے گمان محمد کا اپنے پروردگار کے ساتھ اگر اوس سے ملاقات کرے اور یہ دینار اوسکے پاس ہون اور مروی ہے کہ جب شام ہوئی روز دوشنبہ کی حضرت ام المومنین نے ایک بی بی انصاریہ کے پاس کہ اونکی دوست تہین چراغ بہیجا کہ تمہارے گھر مین تیل ہو تو تہوڑا اسمین دیدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو حالت نزاع ہی خیال کرنا چاہیے کہ اوسی وقت سات دینار خیرات کیے اور گھر میں تیل تک جلانیکو نہ تھا
یہ تعلیم تھی نبی کریم کی امت کو کہ دنیا میں اس طرح بسر کرنا چاہیے اور مروی ہے کہ ایام مرض میں ایک
دن حضور کو کچھ خفت حاصل ہوئی آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا
اور فرمایا انصار میرے جامہ دان ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ میرے کرش اور جامہ دان ہیں یعنی میرے
خاص لوگ ہیں اور میرے محل راز ہیں اور فرمایا میں اونکی طرف ہجرت کی اونھوں نے مجھکو جگہہ
دی اور میرے ساتھ نصرت اور محبت اور اخلاص اور دوستی اور مواسات کی قسم ہے اوس خدا کی
کہ نفس میرا اوسکی دست قدرت میں ہے میں دوست رکھتا ہوں اونکو اور مروی ہے کہ جب انصار نے دیکھا
کہ حضور کا مرض روز بروز زیادہ ہوتا ہے اونکو اپنے گھر میں صبر اور آرام نہ تھا سراسیمہ مسجد شریف کو
گرد پھرتے تھے اور کہتے تھے ہم ڈرتے ہیں کہ سرور عالم دنیا سے نقل کریں اور بعد حضور کے ہمارا کیا حال ہو
بعض مردان اہلبیت نے حال اونکا خدمت بابرکت میں عرض کیا سید عالم اوٹھے اور ایک ہاتھ
سیدنا علی مرتضیٰ کو کندھے پر اور ایک ہاتھ فضل بن عباس کے کندھے پر رکھا پائے مبارک زمین پر
گھسٹتے تھے اور حضرت عباس آگے آگے حضور کے چلتے تھے یہانتک کہ مسجد شریف میں پونچے اور منبر شریف
کے اول زینے پہ جلوس فرمایا اور عصابہ سر مبارک پر باندھا لوگ سب جمع ہوئے خدمت شریف میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد حمد اور ثنائے الٰہی جلشانہ کو فرمایا اے گروہ مردم مینے سنا کہ تم میری
موت سے ڈرتے ہو گویا منکر موت ہو اور کس وجہ سے پیغمبر کی موت کا انکار کرتے ہو کیا تمکو خبر نہیں دی
میری موت سے اور تمہاری موت سے فرمایا انک میت وانہم میتون اور ارشاد کیا کوئی
پیغمبر اپنی قوم میں ہمیشہ نہیں رہا ہے تو میں تم میں ہمیشہ رہوں جانو تم اور آگاہ ہو کہ ہمکو اور تمکو سبکو
خدا کیطرف جانا ہے وصیت کرتا ہوں میں تمکو کہ مہاجرین اولین کے ساتھ نیکی کرنا اور وصیت
کرتا ہوں میں مہاجرین کو کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کریں اور سورۂ والعصر پڑھی

اور فرمایا جاری ہونا امور کا خدا کے حکم سے ہے تم کو چاہیے کہ کسی امر کے ظہور مین جلدی نکرو اسواسطے
کہ اللہ تعالیٰ کسی کی جلدی کیواسطے تعجیل نہین کرتا ہے اور جو شخص اسکا درپے ہو کہ خدا کے حکم پر
غالب ہو جاوٗن وہ مغلوب ہوتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا کے ساتھ خدعہ کرے وہ خراب ہوتا ہے
اور یہ آیہ کریمہ پڑہی فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اور وصیت
کرتا ہون مین تمکو انصار کی نسبت مین اور فرمایا اے انصار بعد میرے ایک جماعت کو تم پر اختیار کرینگے
اور تم پر ترجیح دینگے انصار نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونکے ساتھ کیا کرین فرمایا صبر
کرنا یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچو ان نصائح مین حضور نے اشارہ کیا ہے اون مفاسد
کے طرف جو بعد حضور کے امرائے بنی امیہ اور مروانیہ اور عباسیہ وغیرہ سے وقوع مین آنیوالے تھے اور بعد
ختم خلافت راشدہ کے واقع ہوئے بعد اوسکے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
قریش کے حق مین بہی لوگونکو وصیت کیجیے فرمایا وصیت کرتا ہون ساتھ اس امر کے یعنی خلافت
قریش ہی کا حق ہے اور ارشاد کیا الائمة من القریش امامت قریش کو ہے اور دوسرے لوگ
اونکے سپرد ہین نیک لوگ قریش کے نیکونکے تابع ہین اور بدکار لوگ قریش کے بدکارونکے تابع ہین اے
قریش قبول کرو میری وصیت کو لوگونکے حق مین ساتھ نیکی کے اور اونکے ساتھ نیکی کرنا اے گروہ مردم
بہ تحقیق گناہ کے سبب سے نعمتین متغیر ہوتی ہین اور قسمتین بدل جاتی ہین جب لوگ نیک ہوتے
ہین حاکم اور والی اونکے اونسے نیکی کرتے ہین اور جب لوگ بدکار ہو جاتے ہین حاکم اونسے بدی کرتے ہین
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
اور فضل ابن سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے کہ ایام مرض مین ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر باہر تشریف لائے اور منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور عصابہ
سر مبارک پر باندہے تھے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا کہ لوگون کو ندا کر دو تاکہ سب جمع ہون

مین چاہتا ہون کہ وصیت کرون اور کہدو لوگو نسے کہ یہ آخر وصیت ہے رسول خدا کی تم کو حضرت بلال
نے تعمیل حکم کی اور مدینہ منورہ کے راستون مین منادی کر دی یعنی پکار کر کہدیا کہ نبی آخر الزمان
کی وصیت آخر ہے سب لوگ چلو اور سنلو سب چھوٹے بڑے یہ ندا سنکر بسبب اضطراب کے
گھرونکا ین کھلی ہوئی چھوڑ کر مسجد شریف مین جمع ہوئے یہانتک کہ باکرہ لڑکیان گھرونسے
نکل آئین اور اسقدر لوگ جمع ہوے کہ مسجد مین اونکی گنجایش نہ تھی فرمایا وسعت دیدو
اونکو جو تمہارے پیچھے ہین بعد اوسکے خطبہ نہایت بلیغ اور طولانی پڑہا اور احکام شریعت اور نصائح اور
آداب جو کچھہ مناسب وقت تھا تعلیم کیا اور فرمایا ای لوگون اب وقت تمسے جدا ہونیکا قریب آگیا
جس شخص کا مجھہ پر کوئی حق ہو آج اوسکو مجھسے پورا کرلے اگر مینے کسیکو مارا ہو یا برا کہا ہو یا اوسکی حق مین
کچھہ قصور کیا ہو مجھسے قصاص لے لی اور اسکا خیال نکرے کہ اگر وہ مجھسے قصاص لیگا تو مین اوس سے
عداوت کرونگا آگاہ ہو کہ میری طبیعت ایسی نہین ہے اور مین اس سے دور ہون مجھکو تم مین سے
زیادہ تر دوست وہ ہے کہ اگر اوسکا کچھہ حق مجھہ پر ہو یا اوسکو ادا کرلے یا معاف کر دے تاکہ اپنے اللہ کے ساتھہ پاک
اور صاف ہو کر ملون اور مین یہ گمان کرتا ہون کہ ایک مرتبہ کا کہنا میرا کافی نہین ہے یعنی اسکو مکرر کہونگا
تاکہ جسکا حق مجھہ پر ہو اوسکو پورا کرلے حضرت فضل کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماکر
منبر پر سے اوترے اور نماز ظہر حضور نے پڑہی اور پھر منبر پر تشریف لیگئے اور اوسی کلام کو اعادہ کیا
ایک شخص اوٹھہ کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے تین درم آپ پر ہین فرمایا مین کسی شخص کی تکذیب
نہین کرتا ہون اور قسم نہین دیتا ہون لیکن یہ کہو یہ تین درم مجھہ پر کیونکر ہین اوس نے کہا یا رسول اللہ
ایک دن ایک مسکین آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپنے مجھسے فرمایا تھا کہ تین درم اسکو دیدو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فضل تین درم اسکو دیدو اور فرمایا اے لوگون جس
شخص پر کسی کا حق ہو آجکے دن چاہیے اوسکو ادا کر دے اور یہ نہ دل مین کہے کہ مین فضیحت سے

ڈرتا ہون آگاہ ہو کہ فضیحت دنیا کی آخرت کی فضیحت سے آسان ہے ایک شخص اوٹھا
اور کہا یا رسول اللہ تین ۳ درم مین نے مال غنیمت سے خیانت کیے ہین اوسکا گناہ میری
گردن پر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون خیانت کی تھی اونہون نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھکو اوسکی حاجت تھی ارشاد کیا اے فضل تین ۳ درم اس سے لے لے پھر
ارشاد کیا اے لوگون اگر کسی شخص مین ایسی کوئی صفت ہے کہ اوسکی وجہ سے فعل بد
اوس سے وقوع مین آتا ہے چاہیے کہ اوٹھہ کھڑا ہو تا کہ مین دعا کرون ایک شخص اوٹھہ کھڑا
ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین بڑا جھوٹ بولنے والا اور فحش بکنے والا اور بہت سونیوالا
ہون حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ اسکو صدق عنایت کر
اور جب یہ جاگنا چاہے نیند کو اوس سے دفع کر پھر دوسرا شخص اوٹھا اور کہا یا رسول اللہ
مین جھوٹا اور منافق ہون کوئی بدی ایسی نہین ہے جو مجھہ سے نہوئی ہو حضرت سیدنا
فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا اے شخص تو نے اپنے کو فضیحت کیا سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی فضیحت آخرت کی فضیحت سے آسان ہے اور دعا کی اوسکے
حق مین اے اللہ اسکو صدق اور راستی اور ایمان عنایت اور اسکے دل کو بدی سے دور رکھہ
اور نیکی کیطرف مائل کر بعد اوسکے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کوئی بات کہی نبی کریم ہنس
دیے اور فرمایا عمر میرے ساتھہ ہے اور مین عمر کے ساتھہ ہون اور حق عمر کے ساتھہ ہے
جہان ہو اور ایسی ہی وعظ اور نصیحت فرما کر دولت سرا مین تشریف لیگئے اور ایسی نصائح
حضور نے کل مجلس کو فرمائی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور حضرت صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود مین میرے سینہ سے تکیہ
لگائے تھے کہ ناگاہ عبد الرحمٰن ابی بکر آئے اور اونکے ہاتھہ مین ایک تر مسواک تھی حضرت سرور عالم نے

اوس مسواک کی طرف خوب غور سی دیکھا مین سمجھہ گئے کہ حضور مسواک کرنا چاہتی ہین آپکو مسواک کی حاجت ہی مینی عرض کیا کہ یہ مسواک آپ کے واسطے لون حضرت سرورعالم نے سر مبارک سے اشارہ کیا کہ ہان لے لو پس مینے اوسکو لے لیا اور چبایا اور نرم کیا بعد اوسکی سید عالم کو دیا آپ نے مسواک خوب کی جسطرح مسواک کرتے تھے اوس سی اچھی طرح سی پھر مجھکو دیدی اور دست مبارک گر پڑا یا مسواک ہاتھہ سی چھوٹ پڑی پس جمع کیا اللہ تعالی نے میرے لعاب کو آنحضرت کی لعاب مبارک کی ساتھہ دنیا کے آخر اور آخرت کے اول روز مین اور صاحب مواہب نے اوس حدیث سی جسکو عقیلی نے تخریج کیا ہے نقل کیا ہے کہ حضرت سید عالم نے حضرت عائشہ صدیقہ سی فرمایا کہ میرے واسطے ایک تر مسواک لاکر چباؤ اور بعدہ مجھکو دو تم مین چباؤن تاکہ ملجاوے لعاب تمہارا میرے لعاب سی اور آسان ہو مجھہ پر موت اور حضرت عائشہ سی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق آسان کی گئی مجھہ پر موت اسواسطے کہ دیکھا مینی بیاض کف دست عائشہ کو جنت مین اور دوسری حدیث مین ابن سعد وغیرہ سے مرسلاً وارد ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دیکھا مینے اوسکو بہشت مین یہان تک کہ آسان ہوگئی مجھہ کو موت اوسکی سبب سی گویا دیکھتا ہون عائشہ کی دونون کف دست کو ان روایات سی ظاہر ہے کہ حضرت سید عالم کو بی بی عائشہ صدیقہ کے ساتھہ کس درجہ محبت تھی بغیر اونکی حضرت سرور عالم کو تسکین نہو سکتی تہی لہذا خدا تعالی جل شانہ نے اپنے حبیب کی تسکین خاطر کے واسطے اپنی قدرت سی متمثل کیا حضرت صدیقہ کو حضرت کے واسطے جنت مین اور یہ سنت الہی قدیم سے جاری ہے کہ خاصان خدا کو جس شی سے محبت دنیا مین ہوتی ہے اللہ تعالی وقت وفات کے وہ شے اونکو جنت مین دکھا دیتا ہے کہ اس عالم کا چھوڑنا اونکو اچھا معلوم ہو اور چونکہ اعلی درجہ کی محبت اونکو اللہ تعالے کے ساتھہ ہوتی ہے لہذا اپنی لقا کی

بہی مشرف کرتا ہے چنانچہ صاحب مواہب نے اسی بارہ مین امام حسن بصری سے نقل کیا ہے
کہ اونہون نے فرمایا ہے چونکہ موت بحکم طبیعت مکروہ ہوتی ہے آسان کر دیا ہے اللہ تعالی نے
اوسکو انبیا اور اپنے دوستون پر ساتھہ اپنی لقا کے اور ساتھہ ہر ایک چیز کے جسکو دوست
رکھتے ہین اور اونمین سے کوئی شخص مرتا ہی نہین ہے جب تک کہ موت کا مشتاق اور محب
نہین ہوتا ہے بسبب حاصل ہوجانے اپنی پسندیدہ اور مرغوب شی کے تم کلامہ یہی سبب تہا
کہ قریب زمانہ وصال کے اللہ تعالے نے اول متمثل کیا حضرت صدیقہ کو جنت مین اپنی حبیب کے
تسکین کیواسطے اور ظاہر کیا اوسکو نبی کریم نے حضرت صدیقہ کے اظہار فضل کے لیے اور پہر
تجلیات خاص اپنی سید عالم پر فرمائین کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد اصلی تہا
اور دستور ہے کہ محب کو لقائے محبوب سے سیری نہین ہوتی ہے بلکہ جسقدر قریب ہوتا جاتا ہے
آتش شوق اوسکی بہڑکتی جاتی ہے اسیوجہ سے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وقت سکرات کے
دعا کرتے تہے ملادے مجہکو رفیق اعلی سے یعنی اپنی سے اور یہی آخر کلام تہا حضور کا دنیا مین اور
مروی ہے کہ اللہ تعالے نے ایام مرض مین وصال شریف سے تین روز پیشتر حضور کے اظہار
عظمت اور فضل کیواسطے جبرئیل علیہ السلام کو برابر ہر روز مزاج پرسی کو بہیجا چنانچہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس مرض وفات مین اور کہا اللہ تعالے سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ کیا حال ہے آپکا
اور مزاج کی کیا کیفیت ہے حضور نے فرمایا اے امین اللہ اپنے کو دردناک پاتا ہون اور بعض
روایت مین ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیلؑ اپنے تئین
مغموم اور اندوہگین پاتا ہون اوسکے دوسرے روز پہر جبرئیلؑ آئے اور اوسی طرح مزاج
پرسی کی اور حضور نے بہی ویسا ہی جواب دیا تیسرے روز پہر جبرئیل علیہ السلام آئے

[illegible]

اونکے ساتھ ملک الموت تھے اور ایک اور فرشتہ اسمٰعیل نام کہ ستر ہزار فرشتون پر اور ایک ایک اونمین
سے ایک لاکھ فرشتون پر حاکم ہے اور ہر ایک اون فرشتون سے ستر ہزار یا لاکھ فرشتون پر حاکم ہی
اور کہا جبرئیل علیہ السلام نے یا رسول اللہ اللہ تعالےٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور پوچھتا ہی مزاج کیسا ہے
فرمایا حضور نے دردناک پاتا ہون اور پوچھا سید عالم نے کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا ملک الموت ہی یا رسول اللہ اور یہ آخر عہد میرا ہے دنیا مین اور آخر عہد تمہارا ہی دنیا مین
اور بعد آپ کے اولاد آدم مین سے کسی پر نہ آؤنگا اور بعد آپ کے زمین پر نہ اترونگا یعنی وحی لیکر

مرا بان تو باید شکر چہ سود کند	مرا میان تو باید کمر چہ سود کند
چو یوسفم تو نباشی مرا مصر چہ کار	چو ہمدمم تو باشی سفر چہ سود کند

بعد اوسکے راوی کہتا ہے کہ سرور عالم پر سکرات اور شدت اور سختی اوسکی ظاہر ہوئی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا حضور اوسمین ہاتھ ڈالتے تھے
اور چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ ای میرے
اللہ میری اعانت کر سکرات موت پر اور ایک روایت مین ہے کہ فرماتے تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٌ یعنی کوئی معبود نہین ہے مگر اللہ اور بتحقیق موت کیواسطے سکرات
ہے اور وقت سکرات کی یہ کیفیت حضور کی تھی کہ رنگ حضور کا کبھی سرخ ہو جاتا تھا اور
کبھی زرد ہو جاتا تھا اور کبھی دہنا ہاتھ اور کبھی بایان ہاتھ کھینچتے تھے اور چہرہ پرانوار پر پسینا
آگیا تھا اور جب اس عالم سے تشریف لیگئے یہ کلمات فرمائے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَاَلْحِقْنِیْ
بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ یہ آخر کلام ہے جو سنا مینے حضرت سید عالم
سے اس روایت سے شدت سکرات موت جو سرور عالم پر ظاہر ہوئی حضرت شیخ نے
مدارج مین اوسکی نسبت مین چند وجوہ علماے عارفین سے نقل کیے ہین خلاصہ اونکا

یہ ہے کہ جناب سید عالم پر کرب و الم جس کو سکرات موت تعبیر کیا ہے ظاہر ہونے مین وجہہ
اول یہ لکھی ہے کہ مزاج شریف حضور کا کمال اعتدال پر تہا اور قوت ادراک حضور کی
نہایت درجہ پر قوی تہی اسوجہہ سے ادراک اور احساس الم کا بہی حضور کو زائد تہا جیسے
ترازو جس کے دونون پلہ برابر ہوتے ہین اور عمدہ ہوتا ہے اگر اوسکے ایک پلہ مین کوئی
خفیف شے بہت چہوٹی بہی رکہہ دو تو اوسکی طرف ترازو جہک جاتا ہے دوسری وجہہ
یہ ہے کہ روح پر فتوح کو جسم شریف کے ساتہہ تعلق قوی تہا اور آنحضرت کی نفس کریم کے ساتہہ
تعشق تہا اور مزاج شریف سرور عالم کا مادہ اصلیہ صورت حیات اور قوام اوسکی حقیقت کا
تہا جب قطع ہوا وہ تعلق جسم مقدس اور نفس مکرم سے سخت معلوم ہوا الم
اوس سے جدا ہونیکا بسبب کمال تعلق اور تعشق کے جو مزاج پاک کو جسم شریف اور نفس
کریم کے ساتہہ تہا تیسرے ۳ یہ کہ ایسی کیفیت اور ایسے حال کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جاری ہونا سبب ہے امت کی تسلی کا جب ایسی شدائد مین مبتلا ہون اسواسطے کہ جب
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو خدا کے حبیب تہے اور اللہ کے نزدیک تمام خلق سے معظم اور مکرم
تہے اونکو واسطے یہ صورت ہوئی تو ہم کو بہی اوسکی برداشت کرنا آسان ہوگیا چوتہی ۴ یہ کہ حقیقت
شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع ہے تمام امت کی حقائق کی بلکہ تمام کائنات کی اور
منشا ہے وجودات اصلیہ اور فرعیہ کا اور ساری ہے تمام جواہر اور اعراض اور ارواح
اور اجسام کے حقائق مین پس گویا جدا ہونا روح شریف کا جسم لطیف سے جدا ہونا ہی ہر روح کا
ہر جسم سے اور ہر حیات کا ہر زندہ سے پس جو کچہہ کہ حاصل ہوا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
شدت اور کرب سے بہت تہوڑا ہے بسیار سے اور ایک قطرہ ہے بحار سے پانچوین ۵ یہ کہ
نبی کریم امت کی کل بار کے اوٹہانیوالے ہین یعنی یہ کرب جو ظاہر ہوا انجیال گرفتاری امت کے

تھا لہذا جب جبرئیل نے خوشخبری مغفرت امت کی پہونچائی بستر استراحت پر حضور نے
آرام فرمایا اور عالم بقا کیطرف متوجہ ہوئے چھٹی یہ کہ قاعدہ مستمرہ ہے کہ جب کسی شخص کو
قواعد مملکت سپرد کیے جاتے ہین او رخلیفہ او رمتولی کیا جاتا ہے امور سلطنت مین اور طلب
کیا جاتا ہے درگاہ بادشاہی مین اور بدل دیا جاتا ہے دوسری مملکت مین تو لا بد اوس کو
رجوع کرنے مین اندیشہ ہوتا ہے چونکہ سرور عالم کو تمام اکناف اور آفاق کے جملہ کاروبار
علی الاطلاق سپرد کیے گئے ہین اگرچہ بخش دیا آپ کو حساب اور کتاب ہر حال اور ہر بات
مین نسبت اوس ملکیت عظیم کے جو آنحضرت کو سپرد تھی لیکن باوجود اسکی یعنی بخشش
دیے جانے کی ہیبت اور دہشت سلطانی باقی ہے کہ کیا سر انجام پاوے گا اور یہ دہشت
اور ہیبت بسبب خدا کے پہچاننے کی ہے جو زیادہ پہچانتا ہے وہ زیادہ ڈرتا ہے اور ساتوین
وجہ کہ خلاصہ اور اصل سب وجوہ کی یہی ہے کہ اللہ تعالے جل جلالہ نے اوسوقت خاص مین
تجلیات صمدیت یعنی بے نیازی اور تنزلات احدیت اور وہ اسرار جو قرار گزین تھی صفات
کی پاکی کے پردون مین اور وہ مشاہدات جو پردہ کے تھی اسماء صفات مین اپنی حبیب کو
ہدیہ مین پیش کئی تھی اور کوئی شک نہین ہے اون حالات کی گران اور بڑے ہونے مین مفاجات
مذکورہ کے پیش آنے مین ظاہر ہوتے ہین چنانچہ وقت نزول قرآن شریف کی حالت وحی
مین بھی ایسی ہی حالات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش آتے تھے حضرت صدیقہ فرماتی
ہین کہ شدت سرما مین وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی اور آپ کی پیشانی کو
انوار سے پسینا ٹپکنے لگتا تھا اور اللہ تعالے آپکی خطاب مین فرماتا ہے اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ
قَوْلًا ثَقِیْلًا یعنی قریب ہے کہ القا کرینگے ہم تم پر کلام بھاری پس موت سرور عالم کی کہ
حقیقت مین حیات تھی بسبب افاضات الٰہیہ کے اوسکو سکرات مشاہدات کی تھی

تو ظاہر ہوتے تھی بسبب جسمانیت طاقتونکی تنگی کے مخص عالم عیان سی صورت سکرات مجاہدات مین اور حاصل اسوجہہ کا وہی ہے کہ اوسحالت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم محل تہا اور اتمام تھی اون تجلیات اور مفاتحات کی یعنی صورت سکرات بسبب اون تجلیات خاص کے ظاہر ہوئی تھی آٹھوین یہ کہ تھی اوسوقت مین لقائے خاص حق جل وعلا کی اوس ڈر اور ہیبت اور اجلال کی ساتھہ مناسب وقت اور حال کے بیچ معرفت عبودیت اور قرب حضرت ذو الجلال کے کہ ہرگز قبل اوسکے اس خصوصیت سی نہ تھی اور ایک ایسی حالت تھی کہ اوسیوقت اور حال کو مخصوص تھی نوین یہ کہ جناب رسالت کو شوق لقائے ربی طاری تہا گویا چاہتی تھی کہ نفس شریف کو عالم ناسوت سی باہر لاوین اور سرعت کی ساتہہ غیب لاہوت مین درلاوین لہذا ناشی ہوتی تھی پھر عالم طبیعت اور ضغطہ لبستی مزاج البشریت سے ایسی حالت کہ قوی ہوتا تہا ساتہہ اوسکے انفعال اور ظاہر ہوتی تھی حکومت اوسحال کی اور کیفیت سکرات کی حقیقت سی اللہ تعالی واقف ہے اسواسطے کہ حضور کے حالات کی حقیقت کا ادراک کسی کو مخلوقات سی ممکن نہین ہے جو کچھہ علمانے لکھا ہے اوسمین جو مناسب وقت معلوم ہوا لکھا گیا اب حالات وفات شریف مذکور ہوتے ہین کہ وہ ہمارے واسطے ہادی اور رہبر ہین مروی ہے کہ اول کلمہ جو ایام رضاعت مین حضور نے فرمایا اللہ اکبر تہا اور آخر کلمہ جو زبان مبارک سی وقت وفات شریف کے نکلا الرفیق الاعلی تہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے فرمایا اونہون نے کہ اکثر جسکی وصیت سید عالم نے مرض وفات مین کی وہ نماز تھی اور احسان کرنا مملوکون کے ساتہہ یہانتک تو تلجلج کرتا تہا سینہ مبارک یعنی دم چڑہتا تہا اور زبان کام نہ دیتی تھی حاصل یہہ کہ آخر وقت تک حضور نے نماز کی اور مملوکونکی ساتہہ احسان کرنیکی تاکید فرمائی اور ایسا ہی

مروی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور منقول ہے کہ اذن مانگا سرورِ عالم سے ملک الموت نے
بعدہٗ آئے اور حضور کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یا احمد اللہ تعالیٰ نے
مجھہ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ کی فرمان برداری کرون جو کچھ حضور ارشاد
کرین اگر حکم دیجے قبض کرون روح مقدس کو اور اگر ارشاد ہو کہ قبض نکر اسمین بھی تعمیل حکم
کرون مخیر کیا ہے اللہ تعالےٰ نے آپ کو یعنی آپ کو اختیار دیا دونون امرمین سے جسکو چاہے
اختیار کیجیے پھر جبرئیل نے کہا یا محمد اللہ تعالےٰ آپ کا مشتاق ہے اور آپ کو بلاتا ہے پس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت وہ کام کر جسکا حکم دیا گیا ہے جبرئیل
نے یہ سنکر کہا یہ آخر مرتبہ آنا ہے میرا زمین پر آپ میری حاجت تھے دنیا سے اور آپ کے واسطے
مین آتا تھا دنیا مین شعر

رفت ہر بوی سر زلف تو حتی بچمن ‏ ورنہ کو بوی نسیم سحری بود غرض

پس حضرت عایشہ صدیقہ نے سر مبارک تکیہ پر رکھہ دیا اور اوٹھہ کھڑی ہوئین اس حالت
مین کہ سنہ پیٹ تین تھین یعنی بسبب شدت غم و اندوہ کے کہ فراق حبیب خدا سے
طاری تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور کی وفات شریف
کے دن اللہ تعالےٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ زمین مین ہمارے حبیب کے پاس جاؤ
اور پرہیز کرنا اس سے کہ بے اذن کے اونکے پاس پہنچنا اور بے اجازت کے قبض روح نکرنا
پس عزرائیل دولت سرائے رسالت کے باہر اعرابی کی صورت پر کھڑے ہوے اور کہا
السلام علیکم اہل بیت النبوۃ ومعدن الرسالۃ ومختلف الملائکہ اجازت دیتے ہو مجھہ کو
کہ اندر آؤن رحمت ہو خدا کی تم پر جناب سیدہ بنت رسول اللہ حضور کے سرہانے بیٹھی ہوئین
تھین اپنے جواب دیا کہ رسول اللہ اپنے حال مین مشغول ہین یہ وقت ملاقات کا نہین ہے

ف حاضر ہونا حضرت عزرائیل کا واسطے حصول اجازت قبض روح پر فتوح کے

پھر اونھون نے اذن مانگا وہی جواب پایا تیسری بار پھر اذن مانگا اور آواز بلند کہا یہانتک
کہ جسقدر لوگ گھر مین تھے اوس آواز بلند کی ہیبت سے کانپ گئے حضور ہوش مین آئے اور
آنکھین کھولدین اور پوچھا کیا حال ہے جناب سیدہ نے کیفیت بیان کی فرمایا اے فاطمہ
جانتی ہو یہ کون ہے یہ ہی توڑنیوالا لذتونکا قطع کرنیوالا آرزوون کا اور خواہشونکا اور
متفرق کرنیوالا جماعتونکا بیوہ کرنیوالا عورتونکا اور یتیم کرنیوالا لڑکون اور لڑکیونکا حضرت
فاطمہ نے جب یہ سنا رونے لگین حضور نے فرمایا اے بیٹیا وہ نہین حاملان عرش تیرے
رونے سے روتے ہین اور اپنے دست مبارک سے بی بی فاطمہ کے چہرۂ مبارک سے آنسو پونچھے اور
دل جوئی کی باتین کین اور بشارتین دین اور بعض روایات حدیث مین ہے کہ حضور نے
حضرت سیدہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ تو میرے اہلبیت مین سب سے پہلے مجھ سے ملیگی اور تو
سردار ہے جنت کی عورتون کی اور فرمایا اے پروردگار میرے صبر دے فاطمہ کو میری
مفارقت مین جناب سیدہ نے کہا واکرباہ فرمایا حضور نے تیرے باپ پر بعد آج کے کبھی
کرب اور اندوہ نہوگا یعنی کرب بسبب تعلق جسمانی کی حالت مرض مین لازم بشریت ہے
وہ قطع ہوجاتا ہے اور جناب سیدہ سے فرمایا کہ اپنے لڑکونکو میرے پاس لے آؤ جناب سیدہ
حسنین علیہما السلام کو حضرت کے سامنے لائین شاہزادگان والاتبار نے جد ابرار کو
اوس حال مین دیکھا رونے لگے اور اسقدر روئے کہ اونکے رونے سے جسقدر لوگ گھر مین تھے
سب رونے لگے حضرت سرور عالم نے اونکو پیار کیا اور بوسے لیے اور اونکے ساتھ محبت کرنیکا
اور اونکی تعظیم اور احترام کا صحابہ اور تمام امت کو حکم دیا اور ایک روایت مین ہے کہ جو لوگ
حجرۂ شریفہ کے دروازہ پر تھے وہ بھی رونے لگے جب آواز اونکی رونیکی حضور کے سمع مبارک مین
پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رو دیے حضرت ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالے

نے آپ کی اگلی پچھلی کل ذنب بخشدیے ہین آپ کیون روتے ہین فرمایا میرا گریہ امت پر رحمت
اور شفقت کیوجہ سے ہی کہ آیا بعد میرے اونکا کیا حال ہوگا اللہ اکبر کیا شان امت پروری ہے
کہ اوسوقت خاص مین کہ تجلیات خاص اللہ جلشانہ کی حضور پر ہو رہی تہی اور وقت تہا
وصال خاص کا اوسوقت بہی کمال رحمت سی ہم گنہگارونکا خیال پیش نظر تہا افسوس ہے
ہمارے حالون پر کہ ایسی نبی کریم اور رسول رحیم کی یاد سے ہم غافل ہین اللہم صل وسلم وبارک
علیہ مروی ہے کہ بعد اوسکی حضرت عایشہ صدیقہ حضور کے آگے گئین اور عرض کیا
یا رسول اللہ آنکہین کہولیے اور میری طرف دیکہیے اور کچہہ وصیت فرمایے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکہین کہولدین اور فرمایا اے عایشہ میرے پاس آؤ اور
ارشاد کیا کل جو مینے وصیت کی ہے وہی وصیت ہے پہر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
حضور کے آگے حاضر ہوئین اور اوسی طرح عرض کیا حضرت نے اونسے بہی وہی فرمایا
اور تمام ازواج مطہرات سی وصیت فرمائی بعدہٗ فرمایا میرے بہائی علی کو بلاؤ سیدنا علی مرتضیٰ
حاضر ہوے اور سرہانے حضور کے بیٹھے اور سر مبارک کو اپنے زانو پر رکہہ لیا جناب سرور عالم
نے فرمایا اے علی فلان یہودی سے مینے اسقدر روپیہ واسطے تجہیز لشکر اسامہ قرض لیے ہین
ضرور اوسکا قرض ادا کر دینا اور فرمایا اے علی تو سب سی پہلے حوض کوثر پر مجہہ سے ملیگا اور بعد میرے
مکروہات تجہہ کو پونہچین گے دل تنگ نہونا اور صبر کرنا اور جب دیکہنا کہ لوگون نے دنیا کو
اختیار کیا تم آخرت کو اختیار کرنا یہ اشارہ ہے اون مکروہات کیجانب جو عہد خلافت حضرت
خاتم الخلفا سیدنا علی مرتضیٰ مین پیش آئے رضی اللہ عنہ اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے
فرمایا اے علی دوات اور کاغذ لے آؤ تاکہ تمہارے واسطے مین ایک وصیت لکہدون سیدنا
علی مرتضیٰ خود فرماتے ہین کہ مین ڈرا ایسا نہو کہ جب تک مین اسباب کتابت جمع کرون حضرت کا

ف وصیت فرمانا ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو

وسماں جو باوے اور میں دولت وصیت سے محروم رہوں میں نے کہا یا رسول اللہ جو وصیت
آپ کو کرنا منظور ہو فرماویں میں یاد رکھونگا فرمایا الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم یعنی نماز پڑھنا
اور مملوکوں کے ساتھ احسان کرنا اور ایک روایت میں ہے کہ ارشاد کیا اللہ اللہ فیما ملکت ایمانکم
البسوا ظہورھم واشبعوا بطونھم والینوا لھم القول یعنی ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے
مملوکوں کے بارہ میں پہناؤ انکو کپڑا اور بھرو انکے پیٹ اور کلام کرو انسے ساتھ نرمی کے
سیدنا علی مرتضی فرماتے ہیں کہ حضور مجھ سے کلام کرتے تھے اور لعاب دہن شریف مجھ پر آتا تھا پھر
حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا عورتیں پردہ میں سے بیطاقتی کرنے لگیں اور مجھ کو
بھی اسکا تحمل نہ رہا کہ میں حضرت سرور عالم کو اس حال میں دیکھوں میں نے کہا اے عباس مجھکو
سنبھالو عباس آئے اور میں اور انہوں نے ملکر جناب سید عالم کو لٹا دیا اور ایک روایت میں ہے
جب ملک الموت آئے اعرابی کی شکل پر اور اذن مانگا فرمایا کہدو آویں پس ملک الموت
حاضر ہوئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی اللہ تعالے آپ کو سلام فرماتا ہے اور مجھ کو
حکم دیا ہے بلا آپ کے اذن کے قبض روح پر فتوح نکروں فرمایا اے ملک الموت قبض روح
تو ٹھیر جب تک میرا بھائی جبریل علیہ السلام نہ آوے پھر جبریل آئے روتے ہوئے حضور نے فرمایا
اے دوست مجھ کو ایسے حال میں تم نے تنہا چھوڑا جبریل نے عرض کیا بشارت ہو آپ کو
میں ایک خبر لایا ہوں اللہ تعالے نے مالک دوزخ کو حکم دیا ہے کہ روح مطہر میرے حبیب کی
آسمان پر آتی ہے آتش دوزخ کو بجھا دے اور حور عین کو حکم دیا کہ اپنے کو آراستہ کرو اور ملائکہ سے
کہا دو دو صفیں باندھکر کھڑے ہو کہ روح مطہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آتی ہے اور مجھ کو ارشاد
ہوا کہ زمین پر جا اور میرے حبیب سے خبر دے کہ حقتعالے فرماتا ہے کہ بہشت حرام ہے کل انبیا
اور انکی امتوں پر جب تک کہ تم اور تمہاری امت وہاں نجائے اور قیامت کے دن

اتنی شخص تمہاری امت سی بخشونگا کہ تم راضی ہوجاؤگے فرمایا سید عالم نے ای ملک الموت آگے آؤ اور جس امر کے مامور ہو اوسکو پورا کرو گویا کہ نبی کریم امت گنہگار کے وعدہ مغفرت ہی کے منتظر تہی وعدہ مغفرت امت سنتی ہی قصد عالم بقا کا فرمایا شعر

باخبری از سبقت رحمتی		از تو عجائب نبود امتی	

قابض ارواح نے جب اذن پایا روح اطہر کو قبض کیا اور اعلی علیین مین لیگئے اور کہا وا محمداہ

یا رسول اللہ رب العالمین

رفت آن طاؤس عرشی سوی عرش		چون رسید از ما نفس بوی عرش	

اللھم صل وسلم وبارک علیہ جناب علی مرتضیٰ فرماتے ہین کہ مین آسمان سے آواز وا محمداہ کی سنتا تہا کہ فرشتہ کہہ رہا تہا اور بی بی عائشہ رضی سی مروی ہے کہ جب روح مطہر نبی کریم نے جسد اقدس سی مفارقت کی ایسی خوشبو مینے اوس سے سونگہی جو قبل اوسکی ہرگز نہ سونگہی تہی پس مینے حضور کو چادر اوڑہادی اور بعض روایت مین ہے کہ ملائکہ نے اوڑہادی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ جب نبی کریم نے وفات کی مینے اپنا ہاتہہ حضرت کے سینہ اقدس پہ رکہا پس کئی جمعہ گذرے مینے کہانا بہی کہایا اور وضو بہی کیا بوے مشک میرے ہاتہہ سے نہین گئی اور بعد وفات جناب سید عالم کے صحت کی ساتہہ مروی ہے کہ جناب سیدہ نے گریہ وزاری کی اور کہا اے باپ تمنے دعوت حق کو قبول کیا بعد تمہارے وحی اب کس پر نازل ہوگی جبرئیل ہم پر کاہے کو آوینگے اے رب فاطمہ کی روح کو اپنے حبیب کی روح اطہر کے پاس پونہچا اے اللہ مجہہ کو اپنے حبیب کا دیدار نصیب کر اے اللہ مجہہ کو اپنی حبیب کی ثواب سے بے نصیب نکر اور قیامت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سی محروم نکرنا اور اوس وقت سی حضرت سیدہ کو کسی نے ہنستی نہ دیکہا ہمیشہ اندوہگین رہتی تہین اور دیا

کرتی تہین اور اسوقت تک قبۃ الاحزان بقیع شریف مین جناب سیدہ کی درد و غم کا یادگار موجو
ہے کہ اوس سی اہل محبت کی دماغ مین بوئے حزن آتی ہے اور مروی ہے کہ حضرت صدیقہ
گریہ و زاری کرتی تہین اور کہتی تہین افسوس ہے ایسے پیغمبر کا جس نے فقر کو غنا پر اور درویشی کو
تونگری پر اختیار کیا اور حیف ہے اوس دین پرور سے کہ ایک رات کو تمام شب امت کے
گناہونکی غم اور رنج سی بستر راحت پر نہ سویا ہمیشہ ساتہہ قدم ثبات کی محاربہ نفس مین قرار گزین
رہا اور کبہی منہیات کیطرف نظر التفات سی بہی ندیکہا اور کفار کے ضرر پونہچانے سی غبار
ملال کبہی اوسکی قلب روشن پر نہ بیٹہا اور دروازہ احسان اور فضل کا ارباب فقر اور صاحب
حاجت پر نہ بند کیا اور دندان مبارک اوسکی دشمن کے پتہر کی ضرب سی شکستہ ہوے اور پیشانی
مبارک اوسکی عصابہ حوادث روزگار سے باندہی گئی اور شکم اقدس اوسکا دو روز برابر
نان جوین سی سیر نہین ہوا چونکہ اہلبیت نبوت فراق جناب رسالت سی یہانتک کہ اونکو
اپنے اوپر اختیار نہ رہا تہا ملائکہ اونکی تسکین کیواسطے ادائے رسم تعزیت کرتے تہے چنانچہ مروی ہے
کہ دولت سرائے نبوی جو اوسوقت بیت الحزن تہا اوسکی گوشے سے آواز سنی اور کہنی والا معلوم
نہوا کہا اوسنی السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل نفس ذائقۃ الموت وانما
توفون اجورکم یوم القیمۃ آگاہ ہو ہر مصیبت کیواسطے اللہ تعالے کے پاس تسلیہ ہی
اور ہر فوت ہونیوالے کا ایک خلف ہی پس مضبوط رہو خدا پر اور اوسکی طرف متوجہ ہو جزع
نکرو اور بے صبر نہو اسواسطے کہ حقیقت مین مصیبت زدہ وہ شخص ہے جو ثواب سی محروم ہوے
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ اور مروی ہے کہ ایک مرد اشہب اللحیہ جسیم اور صبیح آئے اور لوگون کی
سے گذرے اور روئے بعدہ التفات کیا اونہون نے صحابہ کیطرف اور کہا اللہ کی پاس
ہر مصیبت کا بدل اور ہر فوت شدہ کا عوض اور ہر ہلاک شدہ کا خلف ہی پس اللہ کیطرف

وقت نازل ہونا ملائکہ اور حضرت خضر علیہ السلام کا واسطے تعزیت کے

پہر وا ور اوسکی جانب رغبت کرو اور نظر خدا کی بلا کیطرف ہی اور مصیبت زدہ وہ ہی شخص ہے
کہ جسکی مصیبت کا نقصان صبر سے کامل نکیا جاوے یہ کہہ کر وہ چلو گئے حضرت صدیق اکبر
اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ خضر تہی تمہارے پاس تعزیت کو آئے تہے
اور منقول ہے کہ یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات جناب سرور کائنات ہی
بسبب شدت حزن اور غم کے سراسیمہ اور حیران ہوگئی تہی عقلین اونکی جاتی رہی تہین
اور ہواس باقی نرہی تہی بعضونکی زبانین بند ہوگئی تہین قوت کلام کی نتہی چنانچہ حضرت
عثمان کا ایسا ہے حال تہا مروی ہے کہ حضرت عمر اونکی طرفسے نکلی اور اون پر سلام کیا اونہون
نے جواب ندیا اور بعضی اپنی جگہہ پر سکتہ کیصورت سی رہ گئی تہی جنبش نکرسکتے جناب ولایت
مآب بہی اسی حال مین تہی اور بعضی مریض اور لاغر ہوکر درد فراق نبوی سی دبلی ہوتے ہوتے
اس عالم سی گذر گئی اور بعضون نے دعا کی کہ اللہ ہم کو اندہا کردے ہم سے نہین ہوسکتا کہ اب
دوسرون کو دیکہین اور اسطرح سی فریاد کرتے تہی جیسی حج کرنیوالے حالت احرام مین لبیک
پکارتے ہین اور فریاد کرتے ہین ابیات

دیدہ ز فراق تو زیان می بیند	بر چہرہ ز خون دل نشان می بیند
با اینہمہ من ز دیدہ ناخوشنودم	کو بے رخ تو چرا جہان می بیند

اور اکثر صحابہ نے اس حادثہ جانکاہ کے پیش آنے سے غم فراق محبوب خدا مین اشعار
پر درد بطریق مرثیہ کے فرمائے ہین اور فی الحقیقت یہ وہ غم ہے کہ اسمین گریہ وزاری
کرنا اور اس مصیبت پر صبر نہوسکنا بہی باعث نجات اور حصول اجر ہے چنانچہ
مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے برابر کہڑے
ہوئے اور روئے اور کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہون بالتحقیق جزع

ف حال زار ہونا عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غم مفارقت مین

نہایت قبیح ہے الا آپ پر اور بے شبہہ صبر جمیل ہے مگر آپ سی یعنی ہر مصیبت پر جزع کرنا برا ہے
اور صبر کرنا اچھا ہے لیکن یہ وہ مصیبت ہی کہ جسمین جزع کرنا او ر صبر نکرنا ہی اچھا ہے اسواسطے
کہ یہ سب غلبہ محبت سے ہوتا ہے اور محبت نبی کریم عین ایمان او رمسلمانکی نشانی ہے

جانمن کفر محبت تیرا		عین ایمان ہی اللہ اللہ	

اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کہ جنکی رائے موافق وحی او رکتاب کے تہی
اس صدمہ جان فرسا کے پیش آنے سے اونکی عقلمین اسقدر اختلال ہوگیا تہا کہ فریاد
کرتے تہے اور قسم کہاتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا مگر بیہوشی
ہوگئی ہے جیسی موسی کو ہوگئی تہی یعنی وقت تجلی کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت
فاروق کہتی تہے کہ جناب سرور عالم بسبب وعدہ دیدار کے تشریف لیگئے جیسے موسی تشریف
لیگئے تہے اور کہتی تہے مین امید رکہتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر دنیامین رہینگے
کہ ہاتہہ اور زبان منافقونکی کٹ جاوین بعض منافقین نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیغمبر ہوتے وفات نکرتے حضرت عمر نے جب یہ سنا تلوار کہینچی اور مسجد شریف کے دروازہ
پر کہڑے ہوئے اور کہا جو شخص کہیگا کہ پیغمبر خدا نے انتقال کیا اس تلوار سے اوسکو دو ٹکڑے
کرونگا حضرت فاروق کے فرمانے سی جناب سرور عالم کی وفات مین شبہہ ہوگیا
اسمار بنت عمیس نے اپنے ہاتہہ سے حضور کے دونون شانون کے درمیان مین دیکہا
خاتم نبوت کو نپایا بلند آواز سے کہا کہ مہر نبوت مرتفع ہوگئی سرور عالم نے انتقال فرمایا
اور مروی ہے کہ اس حادثہ کی وقوع کیوقت صدیق اکبر اپنے گہر مین تہے جب اس واقعہ کا
حال سنا بعجلت تمام دولت سرائے نبوت کیطرف روانہ ہوے راہ مین روتی جاتی تہی
اور کہتی جاتی تہی وامحمداہ افسوس پیٹہہ ٹوٹ گئی جب مسجد کے دروازہ پر پہونچی لوگون کو پریشان

پایا کسی طرف ملتفت نہوے اور کلام نکیا اور حضرت صدیقہ کے حجرۂ مبارک مین آئے
اور ردا ے شریف کو چہرہ پر انوار پر سے اوٹھایا اور پیشانی اقدس پر بوسہ دیا اور ایک روایت
مین ہے کہ اپنا دہن حضور کے دہن شریف پر رکہا اور خوشبوے مبارک کو سونگہا اور کہا
وَانَبِیَّاہُ بعدہ سر اوٹھایا اور روئے اور پہر دوسری مرتبہ بوسہ دیا اور کہا وَاصفِیَّاہُ اور پہر
سر اوٹھایا اور روئے اور پہر بوسہ دیا اور کہا وَاخلیلاہُ میرے مان باپ آپ پر
فدا ہون آپ پاکیزہ اور خوشبودار تہے زمانہ حیات مین بہی اور زمانہ وفات مین بہی جمع
نکریگا اللہ تعالے آپ پر دو موتون کو لیکن وہ موت جو آپ کیواسطے لکہی تہی وہ آپ نے
پائی مراد اس سے یہ ہے کہ سب لوگ قبر مین واسطے سوال کے زندہ کیجاتے ہین حضرت
سرورعالم بہی زندہ ہونگے اور حضور کو قبر شریف مین پہر دوسری موت نہوگی آپ کی
حیات باقی اور مستمر رہے گی اور حضور نے خود بہی فرمایا ہے کہ مین گرامی تر ہون اپنے
رب کی نزدیک کہ چہوڑ دے مجہ کو قبر مین چالیس روز بعدہ صدیق اکبر نے عرض کیا کہ
آپ اوس سے برتر ہین جو آپ کا وصف کرتے ہین اور آپ اوس سے بالاتر ہین کہ آپ
رووین اگر ہم کو اختیار ہوتا تو اپنے نفس کو آپ پر فدا کرتے ہم اور اگر آپ میت پر رونیکی
ممانعت نفرما چکے ہوتے تو اسقدر روتے کہ آنکہون سے چشمے جاری ہوتے اے اللہ ہمارے
حبیب کو ہمارا اسلام پونہچا اور یا رسول اللہ ہم کو اپنے رب کے پاس یاد کرنا بعدہ حضرت
صدیق گہر سے باہر آئے دیکہا حضرت فاروق کو اوس حال مین چند بار کہا اے عمر
بیٹہہ جاؤ وہ نہ بیٹہے پس کہا صدیق اکبر نے اے لوگون واقف ہو خدا کے رسول نے
انتقال کیا تمنے نہین سنا ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اپنے حبیب کے خطاب مین
فرمایا ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ اور فرمایا ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ

آفَاتٌ مِتّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ پہر جناب سرور عالم کے منبر شریف پر چڑہے لوگون نے حضرت
عمر کو چہوڑ دیا اور صدیق اکبر کیطرف رجوع ہوئے حضرت صدیق نے خطبہ پڑہا اللہ تعالیٰ کی
حمد اور ثنا کی اور درود پڑہا نبی کریم پر اور کہا جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتے تہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی اور جو خدا ئیتعالے کی پرستش کرتے تہے بتحقیق وہ ایسا
زندہ ہے کہ ہرگز نہ مریگا اور آیہ کریمہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ آخر تک اور آیہ شریف اِنَّکَ مَیِّتٌ
وَاِنَّهُمْ مَیِّتُوْنَ کو پڑہا لوگون نے ان آیتون کو یاد کرلیا اور سمجہے کہ آج یہ آیتین نازل ہوئین
اور حضرت عمر فرماتے ہین کہ قسم ہے خدا کی گویا مینے یہ آیتین سنی ہی نہ تہین جب ابو بکر سے
اونکو سنا جسم میرا کانپنے لگا اور مین گر پڑا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ گویا ہمارے اوپر
ایک پردہ تہا کہ ابو بکر کے خطبہ پڑہنے سے اوٹہا دیا گیا پس اہل مدینہ اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یقین ہوگیا کہ حضور نے انتقال فرمایا سب کہنے لگے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور
بعد صدیق اکبر کے حضرت فاروق نے بہی خطبہ پڑہا اور کہا اے لوگون مینے جو کلام کیا تہا
درحقیقت وہ نہین ہے جو مینے کہا تہا نہین پایا ہون مین اوسکو اللہ کی کتاب مین اور اللہ
کے رسول کے عہد مین لیکن مین امیدر کہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہین
اور ہمارے کاروبار کی تدبیر کرین اور بعد ازان ہمارے انتقال فرماوین پس اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا
رسول کیواسطے وہ جو اوسکے نزدیک تہا نہ وہ جو ہمارے نزدیک تہا اور یہ اللہ کی کتاب ہے
اللہ تعالے نے ساتہہ اوسکے ہدایت کی ہے اپنے رسول کو پس پکڑو اوسکو یعنی کتاب کے
موافق عمل کرو تاکہ راہ راست پاؤ جیسا کہ ہدایت کی گئی ساتہہ اوسکے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بعد خطبہ کے اہلبیت رسالت رضوان اللہ
تعالے علیہم اجمعین سے طریق تعزیت ادا کیا اور تسکین اور تسلی اونکی فرمائی اور کہا کہ

کہ غسل اور تجہیز اور تکفین سید عالم کی آپ لوگون سے متعلق ہے آپ اس کام کو انجام
دین اور یہی وصیت تہی جناب رسالت کی چنانچہ حضرت عباس اور سیدنا علی مرتضیٰ
وغیرہ اس کام مین مشغول ہوئے اور اختلاف ہوا اسمین کہ آیا حضور کا ملبوس شریف
اوتارلین جیسے اور اموات کا اوتار لیا جاتا ہے یا ملبوس شریف ہی مین غسل دین ناگاہ
ایک غفلت سب حاضرین پر طاری ہوگئی اور اوسی حال مین گہر کے ایک گوشہ سے
آواز آئی کہ خدا کے رسول کو اسی پیرہن مین غسل دو جب حضرت عباس نے ارادہ
غسل کا کیا چار زانو ہو بیٹہے اور سیدنا علی مرتضیٰ کو بہی چار زانو بٹہایا تاکہ جناب سید عالم کو
اپنی گود مین بٹہا دین پہر اوس وقت ندا ہوئی کہ حضور کو چت لٹا دو اور غسل دو پس لٹایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ نے اور جناب
ولایت مآب نہلانے لگے اور حضور کو اپنے سینہ پر لے لیا اور کپڑا ہاتہہ پر لپیٹ کر ہاتہہ حضور کے
پیراہن شریف مین کیا اور اسامہ ابن زید اور صالح حبشی مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پیراہن شریف پر پانی ڈالتے تہے اور فضل ابن عباس پیراہن شریف کو جسد اطہر سے
اوٹہائے ہوئے تہے تاکہ جناب مرتضوی بہ آسانی جسم اطہر کو دہوئین اور حضرت عباس
اور قثم ابن عباس جناب ولایت مآب کی اعانت کرتے تہے حضور کو ایک جانب سے دوسری
جانب پہیرنے مین اور غیب سے بہی اس کام مین اعانت ہوتی تہی چنانچہ ایسا معلوم
ہوتا تہا کہ جناب سید عالم خود ایک ہاتہہ سے دوسرے ہاتہہ کیطرف پہرتے ہین اور غیب سے
آواز نہایت لطیف آتی تہی کہنے والا کہتا تہا کہ رسول اللہ کے ساتہہ رفق کرو اور جیسے
کہ اموات کے جسمون سے میل وغیرہ نکلتا ہے حضور کے جسم لطیف سے کچہہ نہین نکلا
جناب مرتضوی نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون کیا پاک اور خوشبودار ہین آپ

حیات مین اور ممات مین اور تین بار حضور کے جسم اطہر کو دہویا آب خالص اور آب برگ کنار اور آب کافور سے اور روایت ہی کہ وقت غسل شریف کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہون کے نیچے اور مقام ناف پہ پانی جمع ہوا تہا جناب ولایت مآب نے اوسکو اپنی زبان سے چاٹ لیا اور فرمایا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ اسیوجہ سے ہی مجہکو علم بہت بڑا اور قوت حفظ الغرض بعد غسل کے تین سفید جامہ سہونی سے کہ اوسمین قمیص اور عمامہ تہا سید کونین کو کفن دیا اور ایک روایت مین ہے کفن شریف مین دو جامہ سفید اور ایک چادر یمانی تہی اور مشک اور حنوط حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن شریف اور اون اعضائے لطیف پر جو سجدہ مین زمین پر لگتی ہین چہڑکا اور کہتے ہین کہ اوس حنوط کو جبرئیل علیہ السلام جنت سے لائے تہے بعدہ حضور کو سریر پر لٹا دیا اور موافق حضور کی وصیت کے گہر مین تنہا دیا اور سب باہر نکل آئے سیدنا علی مرتضی فرماتے ہین کہ دو شنبہ کو حضور نے وفات فرمائی شنبہ تو ہمنے سنا کہ ایک ہاتف آسمان سے ندا کرتا ہے اے گروہ اہل اسلام آؤ اور اپنے پیغمبر پر نماز پڑہو پس وہی ترتیب سے جو خبر ابن مسعود مین بیان ہو چکا ہے گروہ گروہ مسلمانونکا آتی تہا اور ہر ایک علیحدہ علیحدہ نماز پڑہتی تہی جناب مرتضوی نے کہا کہ کوئی شخص امامت کرے حضور کی نماز مین اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے امام ہین حالت حیات مین بہی اور حالت ممات مین بہی اور یہ امر خاص خصائص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور اسیوجہ سے دفن شریف مین تاخیر ہوئی اور مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضی جنازہ اقدس کے سامنے کہڑے ہوئے اور کہا اسے پیغمبر گرامی اور اے دین پرور نامی خدا کا سلام اور رحمت آپ پر ہو اے اللہ ہم گواہی دیتے ہین کہ جو کچہہ آنحضرت پر نازل ہوا وہ سب اونہون نے ہم کو پہونچا دیا اور جو شرط نصیحت تہی امت کے ساتہہ ادا کی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہانتک

کہ غالب کر دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو اے اللہ جو کچھ میرے رسول پر نازل ہوا ہے ہم کو
اوسکی پیروی مین سے کر دی اور جمع کر ہم کو اور اپنے حبیب کو قیامت کے دن لوگون نے آمین کہا
اور اختلاف کیا اصحاب نے کہ حضور کو مسجد مین یا مکان مین یا مقبرۂ بقیع مین دفن کرین
صدیق اکبر نے کہا سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پیغمبر دفن نکیا جاوے
مگر اوسی جگہہ کہ جہان اوسکا قبض روح ہوا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ
نے کہا کہ تمام روے زمین مین کوئی بقعہ اوس جگہہ سے بڑہکر اللہ تعالیٰ کے نزدیک گرامی
نہین ہے کہ جہان اوسکے رسول کی روح پر فتوح کو قبض کیا ہے پس بچہونا حضور کا اوٹہا کر اوسی جگہہ قبر
کہودی گئی اور شب چہارشنبہ کو آدہی رات گئی یا وقت سحر کے اوس امانت عظمی کو پردۂ قبر
مین چہپا دیا اور قبر شریف کو زمین سے بالشت بہر اونچا ماہی پشت کی صورت پر بنایا اور پانی
اوسپر چہڑکا بعد فراغت کے سب لوگ جناب سیدہ کے آستانہ مبارک پر حاضر ہوئے اور تعزیت
کی جناب سیدہ نے پوچہا رسول اللہ کو دفن کر دیا سب نے عرض کیا ہان فرمایا حضرت سیدہ نے
کیونکر تمہارے دلون نے گوارا کیا کہ اوس آفتاب ہدایت کو پردۂ خاک مین چہپایا آخر
آپ نبی رحمت نہ تہے صحابہ نے جواب دیا اے بنت رسول اللہ ہم کو کب یہ امر گوارا تہا
ہم لوگ اس سے اندوہناک تہے لیکن خدا کے حکم سے کیا چارہ الغرض تمام صحابہ اور اہلبیت
اس غم سے دردناک تہے کوئی فراق نبوی مین یہ مضمون ادا کرتا تہا

گر بقدر سوزش دل چشم من بگریستی — بر دل من جملہ مرغان چمن بگریستی
صد ہزاران دیدہ بایستی دل ریش مرا — تا بہر یک خویشتن بر خویشتن بگریستی
دیدہ ہای بخت من بیدار بایستی کنون — تا بدیدی حال من بر حال من بگریستی
آنچہ از من گم شد گر از سلیمان گم شدی — بر سلیمان ہم پری ہم اہرمن بگریستی

کاشکی بودی مرا بر موئے ہر بن دیدہ	تا بر ین چشم و چراغ انجمن بگریستم

اور کوئی حبیب خدا کی جدائی مین اس طرح سرگرم آہ و نالہ تہا

تو بہار من کجا شدان گل سیراب کو	سیتوان دیدن بخواب شاید رفا خواب کو
در شب تاریک ہجران روئمی یابیم باز	روئے منظورم کہ ہم شمع است وہم مہتاب کو
خستگانرا ہمرہم ویاران غمگین را فرح	عاشقانرا بوئے صبح وتشنگانرا آب کو
گر بگریم ور بخندم ہیچ انکارم مکن	گریہ را صدوجہ دارم خندہ را اسباب کو

انس ابن مالک نے کہا ہے کہ کوئی دن مدینہ کا بہتر اور نورانی زیادہ اوس دن سے نہ تہا کہ عالم جس روز وہان تشریف لائے تہے اور کوئی دن ظلمانی اور تنگ تر اوس دن سے نہ تہا کہ اوس آفتاب ہدایت نے اوس روز پردہ کیا صاحب روضہ نے لکہا ہے کہ بعض صحابہ نے مدینہ منورہ کو چہوڑ دیا باہر چلے گئے اور ایک جماعت صحابہ نے مدینہ منورہ مین اقامت اختیار کی اور حضور کے قبر شریف کی زیارت سے دلون کو تسکین دیتے تہے اور خورسند کرتے تہے اور اگر کوئی درد دل پیدا ہوتا تہا تو اوس طبیب باطن کے حضور مین پیش کرتے تہے یعنی قبر شریف کے مقابل کہڑے ہوکر عرض حال کرتے تہے بعضے ظاہر کے کانون سے اور بعضے گوش دل سے جواب سنتے تہے اور قبر شریف مین نہایت درجہ کی صفا اور منتہا مرتبہ کا نور اور ضیا تہا جس شخص نے کہ سرور عالم کو کبہی نہ دیکہا تہا جب قبر پر انوار کو دیکہتا تہا گواہی دیتا تہا کہ اس قبر شریف کا صاحب پیغمبر خدا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک اعرابی کافر حضور کے مزار رحمت نثار پر حاضر ہوا اور قبر شریف کو دیکہا بے اختیار کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لوگون نے اوس سے پوچہا کہ تو نے کیونکر جانا کہ یہ پیغمبر خدا ہین صلی اللہ علیہ وسلم اوسنے قسم کہا کر کہا کہ مین نے اس قبر شریف کو کبہی نہ دیکہا تہا اور نہ جانتا تہا کہ صاحب اس کا کون ہے

لیکن خدانے میرے دل مین الہام کیا اور اشعار پڑہے ترجمہ اونکا یہ ہے گذرا مین طرف قبر شریف نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کلام کیا مجہہ سی حالانکہ قبر کلام نہین کرتی ہے اور قبر کے ساتھہ آثار نبوت قائم ہین مایل ہوتے ہین اوسمین قلب کل مسلمانونکا اور رہتے اگرچہ نہین عہد کیا اے سردار خلق کے آپ سی پس آپ کی قبر نے بیان کر دیا مجہہ کو کہ وہمین ایک بکرم ہی اور سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ فرمایا ہے اونہون نے کہ حضور کے دفن شریف کی تین دن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنے تئین اوسنے جناب سرور عالم کی قبر مبارک پر ڈال دیا اور اوس خاک پاک سی ایک مٹھی خاک اوٹھالی اور اپنے سر پر ڈالی بعدہ کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور ہمنے سنا اور اپنے اللہ تعالی سے لیا اور ہمنے آپ سی پایا اور جو کچہہ آپ پر نازل ہوا یعنی قرآن مجید اوسمین یہ ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور آلودہ گناہ آپ کی پاس حاضر ہوا ہون تاکہ میرے واسطے مغفرت مانگیے اور طلب آمرزش کیجیے پس قبر شریف سی تین مرتبہ آواز آئی کہ تجہہ کو بخشدیا اور شیخ محمد ابن عبد اللہ عینی کہ اکابر مفسرین سے ہین اونہون نے کہا ہے کہ مین جناب رحمت عالم کی قبر شریف کے پاس بیٹہا تہا اعرابی آیا اور حضور جناب رسالت مین اوسنے سلام عرض کیا اور کہا

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهُ	فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِيْ فِدَاءٌ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ	فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اور کہا اے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا ارشاد حق ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور حال یہ ہے کہ مینے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے یعنی گنہگار ہون اللہ تعالی سے مغفرت مانگتا ہون اور آپ سے

عرض کرتا ہون یا رسول اللہ کہ آپ اللہ تعالے سے میری مغفرت مانگین راوی کہتی ہز
کہ مین زیارت کرکے پہرا اور سو گیا واقعہ مین دیکہا مین نے کہ ارشاد ہوا اسے عینی اوس
اعرابی سے جا کر مل اور خوشخبری دے کہ اللہ تعالے نے اوسکو بخشدیا پس مین جاگا
اور اوس اعرابی کے پیچہے گیا اور اوسکو خوشخبری دی بعد ان روایات کی صاحب وفضہ نے
فرمایا ہے آگاہ ہو کہ زیارت قبر شریف کی اعظم قربات اور اجل طاعات سے ہے تمام علما
اسکی قائل ہین کہ زیارت قبر شریف سنت مندوب اور فضیلت مرغوب ہی اور بعض علما
اوسکی وجوب کے قایل ہین بدلیل اس حدیث کے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسنے نہ زیارت کی میری قبر کی البتہ مجہپر ظلم کیا ارشاد کیا ہے حضور نے جسکو
میری امت مین سے وسعت ہوئے اور پہر اوسنے میری زیارت نہ کی پس اوسکے
واسطے کوئی عذر نہین ہے اور حضور کی قبر شریف کی زیارت مین فضیلت اور ثواب
بہت بڑا ہے مروی ہے فرمایا ہے نبی کریم نے جسنے بعد میرے میری قبر کی زیارت کی
[illegible] ہے کہ جیسے مجہکو حیات مین دیکہا اور آخر حدیث خالی ضعف سے نہین ہے رزقنا

	اللہ تعالی زِیَارَةَ قَبْرِهٖ وَاقْبُرْنَا بِبَلَدِهٖ	



صبا تحیت شوقم بآنجناب رسان	پیام ذرہ بیدل بآفتاب رسان
درآنمقام کہ آرامگاہ حضرت اوست	زمین ببوس و سلام من خراب رسان

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال علما سے صاف ظاہر
ہے کہ جناب سید عالم قبر مبارک مین زندہ ہین اور جسطرح حیات ظاہری مین ہمارے معین اور
مددگار تہے وہی شان حضور کی اب بہی قائم ہے اہل حاجت کی عرض کو سنتے ہین اور اللہ تعالے
سے اوسکے واسطے دعا فرماتے ہین اور اللہ تعالی دعا اپنے حبیب کی مقبول کرتا ہے اور ببرکت دعا

اور توجہ جناب نبوت کی مدعا حاصل ہوتا ہے دریاے رحمت محمدی امت پر کہلی ہین اور بحر
رافت نبوی ویساہی جوش پر ہے دست فیض حضور کا کشادہ ہے اودہر سے فیض کے
پونہچانے مین اور توجہہ کے دینے مین کمی نہین ہے مگر صد حیف کہ ہم کو مانگنا نہین آتا ہے اگر ہم اور
بحر کرم اور محیط رحمت سے سائل ہون تو حضور کی شان سے ہی کہ کبہی کسی سائل کے سوال کو
آپ نے رد نہین فرمایا ہماری سوال کو بہی رد نکرین اور ضرور ہم بہی جناب رسالت سے فیضیاب
ہون اور طریقہ جناب سید عالم کیطرف متوجہہ ہونیکا اور حضور کو اپنی طرف متوجہ کرنیکا یہ ہے
کہ ظاہرًا اور باطنًا اطاعت کری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور محبت آپکی دل مین پیدا کری
اس مرتبہ پر کہ سب کی محبت پر غالب ہوجاوی اور محبت کرے آپکی کل منتسبات سے اور اونکی
تعظیم کری اور ہمیشہ حضور دل کے ساتہہ آپ کا ذکر کری اور درود پڑہی آپ پر اور تصور آپ کا
دل مین قائم کری چنانچہ شیخ نے مدارج مین وصل تعلیم معنوی مین فرمایا ہی خلاصہ اوس کا
یہ ہی کہ اگر تو نے کسی وقت خواب مین صورت زیبائے نبوی کو دیکہا ہی تو اوس صورت شریف
کو اوسکی صفات کے ساتہہ اپنے آئینہ تصور مین حاضر کر اور یاد کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور درود بہیج آپ پر اور وقت ذکر کی ایسا ہوجا گویا کہ جناب سید عالم حالت حیات مین تیرے
سامنے تشریف فرما ہین اور تو آپ کو دیکہتا ہے اور جان تو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دیکہتے ہین اور سنتے ہین تیری کلام کو اسواسطے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتہہ متصف ہین
اور صفات باری تعالیٰ سے ہی کہ وہ جلیس ہے اپنے ذکر کرنیوالونکا جیساکہ حدیث قدسی مین ہے انا
جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ مین جلیس ہون اوسکا جو مجہہ کو یاد کرتا ہی اور جناب سید عالم کو اس صفت سے
نصیب وافر ہی یعنی حضور مین اس صفت کا ظہور ہی اور اگر یہ امر تجہسے نہین ہوسکتا ہی اور
تو نے حضور کی قبر شریف کی زیارت کی ہی اور روضہ اقدس کو دیکہا ہی تو اوسکو اپنے ذہن مین جلوہ گر

جسوقت آپ کو یاد کرا ور آنحضرت پر درود بھیج اور اسطرح ہوجا جیسے حضور کی قبر شریف کے پاس
کھڑا ہے اجلال اور تعظیم کے ساتھہ یہان تک کہ مشاہدہ کرے تو جناب سرور عالم کی رونمائی
کو کھلا ہوا اور اگر قبر شریف کی بھی زیارت نہین کی ہے اور روضہ پر انوار کو بھی نہین دیکھا ہے
ہمیشہ صلوٰۃ اور سلام نبی کریم کی حضور مین عرض کرا ور تصور کر کہ حضرت رحمت عالم سنتے ہین
تیری صلوٰۃ اور سلام کو اور اس مین اپنی ہمت کو جمع رکھہ اور باادب رہ یہان تک کہ پہونچے
تیرے صلوٰۃ حضور قلب کیحالت مین جناب رسالت کے پاس اور جمع ہمت کو بہت بڑا
اثر ہے اور شرط اس کی یہ ہے کہ ذکر کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ پر درود پڑھے اور
دوسری طرف مشغول ہو اسواسطے کہ صلوٰۃ بے حضور قلب کے مثل جسم بے روح کے ہے
اور جو عمل نیک ساتھہ حضور قلب کے ہوگا وہ زندہ ہے اور جو غفلت سے ہوگا وہ مردہ ہے اسیوجہ سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمل نیت ہی سے ہے اللھم انا امنت بمحمد و
لم نرہ فلا تحرمنا فی الدارین رؤیته واستعملنا بسنته وتوفنا علی ملته واحشرنا تحت
لوائه واجعلنا من رفقائه واسقنا بکاسه وانفعنا بمحبته اللھم اجمع بیننا و بینه
لا تفرق بیننا و بینه امین یارب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقه وخلیله
وحبیبه محمد واله واصحابه اجمعین اللھم صل وسلم وبارک علیه

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانه کہ رسالہ سیزدہم مسمی بہ **منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان** کہ تتمہ ہے مجموعہ مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات کا ماہ صفر المظفر ۱۳۰۲ ہجری مین تمام ہوا غفار الذنوب ستار العیوب ببرکت اس ذکر خیر کے کاتب اور قلمی اور سامع اور اہل مطبع کا انجام بخیر فرما کے امت محمدی مین حشر فرمائے

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع **نامی** لکھنؤ مین اکثر مرۃ بعد اخریٰ طبع ہوکے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین۔ قیمت عند الدریافت بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی

نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندرجال
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	تحشیہ سیدی	تحشیہ حمیات قانون	ہنس جواہر	دیوان عالم
دیوان صبا	دیوان حضرت علی معہ ترجمہ فارسی	مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	نامہ العاشقین
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الضحیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مقصد الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	فضائل چمنستان	مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس
میلاد شریف مختلق	مجالس گیارہوین	فضائل چار یار	اندرجال کلان	[illegible]	کحل البصر
مجموعہ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	مثنوی [illegible]

سوای انکی اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط کتابت سے دریافت ہوسکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا [illegible] کلکتہ و بمبئی و ڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جاسکتا ہے

السید قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

اعلان

اس زمان برکت آوان مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینہ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی
حافظ حاجی غلام محمد یادعلیخان صاحب نے کتب معتبرہ سے
انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین
جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ
مین حال پرملال وفات خلاصہ کائنات لکھا گیا ہے
بفضلہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے طبع ہوے اب رسالہ سیزدہم
بھی جسکا نام منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان
ہے مطبع ناصری لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۳ ھ مین طبع ہوگیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع
نفرمائین راقم سے طلب کرلین

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع